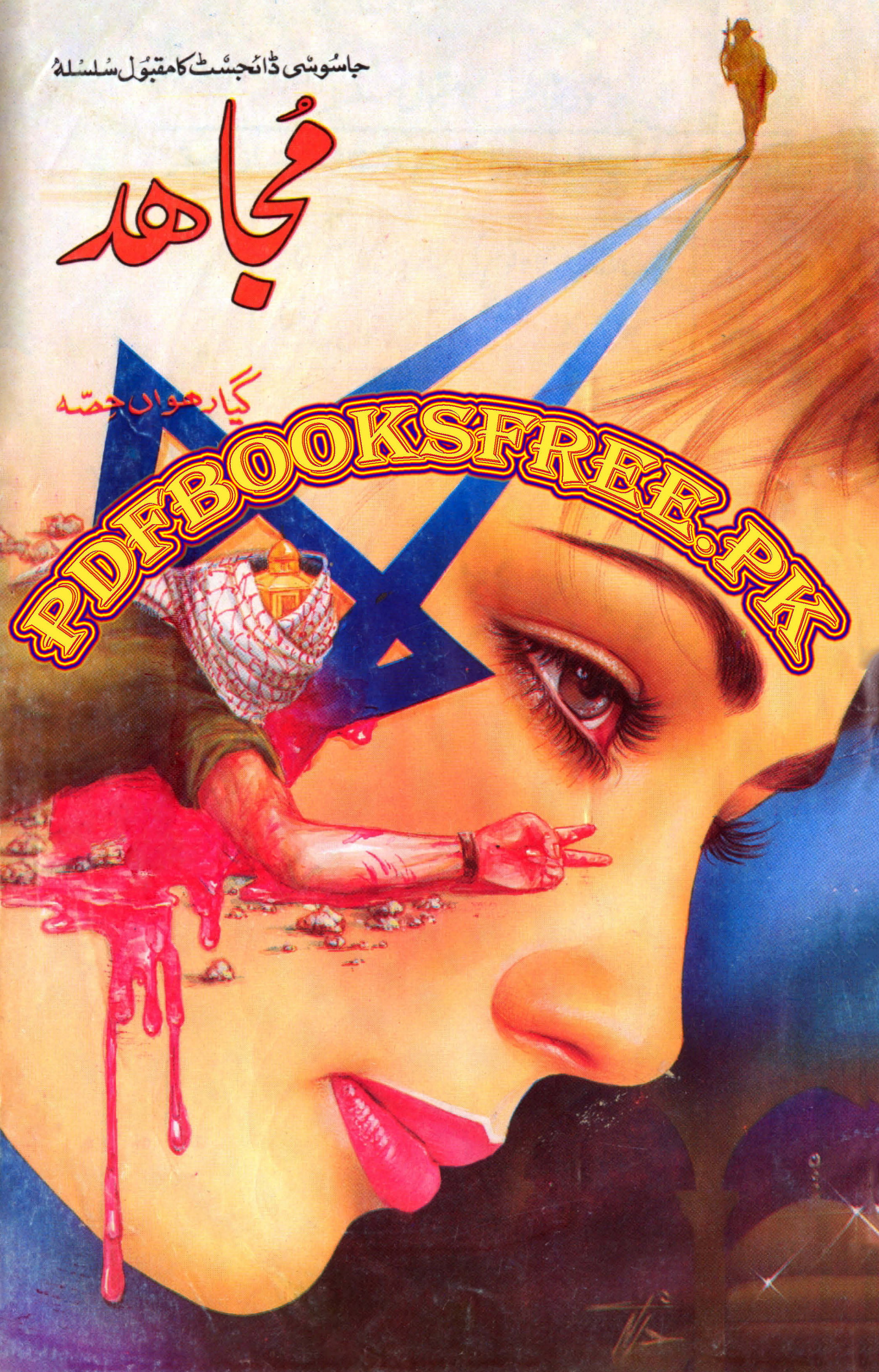
جاسوسی ڈائجسٹ کا مقبول سلسلہ
مُجاھد
گیارھواں حصہ
PDFBOOKSFREE.PK

جاسوسی ڈائجسٹ کا مقبول سلسلہ

آزمائش کی کڑی دھوپ میں ایک پاکستانی جانباز کا سفر

ایک راندۂ درگاہ قوم کی عیاریوں کا طلسم خانہ
ایک ٹھکرائے ہوئے قبیلے کی وحشتوں کا خوں رنگ فسانہ

گیارھواں حصہ

2271 Phone : 61
Shaheen Library
SAHIWAL,

مجاہد

علی یار خان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

Phone : 61940
Shaheen Library
SAHIWAL

آزمائش کی کڑی دھوپ میں ایک پاکستانی جانباز کا سفر

مجاہد

"یہ تو وقت اور حالات پر منحصر ہے" میں نے کہا "مستقبل کے بارے میں کوئی پیش گوئی تو کی نہیں جاسکتی۔"

"میں تو صرف ایک بات جانتی ہوں اور وہ یہ کہ حالات کچھ ہی کیوں نہ ہوں میں تمہارے ساتھ رہوں گی۔"

"بڈ کا تم پر اتنا حق تو نہیں ہے جتنا میڈم کا ہے اس لئے بڈ تم سے صرف درخواست ہی کرسکتا ہے۔ آگے تمہاری مرضی' جو حکم بھی دو گے بڈ اس سے سرتابی نہیں کرے گا۔"

"تم دونوں تو بچے جھاڑ کر میرے پیچھے پڑ گئے ہو" میں نے بے بسی سے کہا "بابا جب وقت آئے گا تب دیکھی جائے گی۔ قبل از وقت میں کیا کہہ سکتا ہوں۔"

"میں کچھ سننا نہیں چاہتی۔ علی گروپ کے ارکان کو تم نے بری طرح نظرانداز کررکھا ہے۔ میں عاطف اور طلحہ کو بلا رہی ہوں۔ اس وقت کے بعد وہ تمہارے چارج میں ہوں گے۔"

میں ایک طویل سانس لے کر رہ گیا اور تہذیب جاکر ان دونوں کو بلالائی۔ عاطف ایک تومند نوجوان تھا جبکہ طلحہ دبلا پتلا تھا مگر اس کی آنکھیں بہت چمکدار تھیں۔ دونوں مجھ سے بڑی عقیدت اور گرم جوشی سے ملے۔

"بیٹھو" تعارف ہوجانے کے بعد میں نے ان دونوں سے بیٹھنے کو کہا۔

"تم دونوں کا تعلق غالباً فلسطین سے ہے؟" میں نے پوچھا اور دونوں نے اثبات میں سرہلادیے۔

"تمہارا انتخاب چونکہ تہذیب نے کیا ہے اس لئے مجھے اعتماد ہے کہ تم دونوں ہی کارآمد ثابت ہوگے" میں نے کہا "یہ بتاؤ طلحہ کہ علی گروپ میں شمولیت سے قبل تم کیا کرتے تھے؟"

"میں ایک ماہر نقب زن ہوں جناب! میں نے مقبوضہ فلسطین میں آنکھ کھولی تھی اور بچپن سے ہی میرے دل میں یہودیوں کے لئے ہر فلسطینی کی طرح نفرت بیٹھی ہوئی تھی۔ ممکن ہے یہی وجہ ہو کہ میں نے نقب زنی کا پیشہ اختیار کرلیا۔"

"کچھ اندازہ ہے کہ تہذیب سے ملاقات ہونے تک تم نے نقب زنی کی کتنی وارداتیں کی تھیں؟"

"تعداد سیکڑوں تک پہنچتی ہے جناب!" طلحہ نے شرمندگی سے کہا "لیکن میرا نشانہ ہمیشہ یہودی ہی بنے۔"

"ٹھیک ہے طلحہ! میں سمجھتا ہوں کہ اپنی دانست میں تم ایک نیک کام کررہے تھے ۔۔۔ تم نقب لگاتے ہوئے کبھی پکڑے بھی گئے ہو؟"

"میں ایک ماہر نقب زن ہوں جناب!" طلحہ نے فخریہ لہجے میں کہا "صرف ایک بار میں پکڑا گیا تھا مگر میرے خلاف کچھ بھی ثابت نہیں ہوسکا۔"

"تمہیں یہودیوں سے اتنی نفرت تھی تو تم تنظیم آزادی فلسطین میں کیوں شامل نہیں ہوگئے۔"

"میرا خیال تھا کہ ان سے الگ رہ کر میں یہودیوں کو زیادہ نقصان پہنچا سکتا ہوں۔"

"پھر اب تم ہماری تنظیم میں کیوں شامل ہوگئے؟" میں نے مسکرا کر کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"میں آپ کے عقیدت مندوں میں سے ہوں۔ یہ تو میری خوش قسمتی ہے کہ میڈم سے ملاقات ہوگئی ورنہ میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ مجھے اتنا بڑا اعزاز بھی مل سکتا ہے۔"

"میں تمہارے جواب سے مطمئن نہیں ہوا طلحہ! صرف عقیدت مندی کی بناء پر تو اتنا بڑا فیصلہ نہیں کیا جاسکتا۔"

"آپ کے کام کرنے کا انداز مختلف ہے جناب! آخر آپ خود بھی تو تنظیم آزادی فلسطین سے علیحدہ ہوگئے مگر ایک دوسری تنظیم میں آپ موجود ہیں۔"

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو طلحہ! یہ تو ذہنی ہم آہنگی کی بات ہوتی ہے" میں نے کہا اور پھر عاطف کی طرف متوجہ ہوگیا "اب تم بھی اپنے بارے میں کچھ بتا ڈالو۔"

"میں نے تنظیم آزادی فلسطین سے چھاپا مار تربیت حاصل کی ہے" عاطف نے کہا۔

"علی گروپ میں شمولیت کے بعد تمہیں غالباً کسی مہم میں حصہ لینے کا موقع نہیں ملا؟"

"جن دنوں میں علی گروپ میں شامل ہوا ان دنوں سارا زور آپ کو تلاش کرنے پر تھا اس لئے ہمیں اب تک کوئی ایسا موقع نہیں مل سکا جہاں اپنی صلاحیتوں کے جوہر دکھا سکیں۔ بہرحال اب توقع ہے کہ کچھ نہ کچھ ضرور ہوگا۔"

"تم لوگوں کو پتا نہیں معلوم ہے یا نہیں معلوم کہ میرا کام کرنے کا طریقہ قدرے مختلف ہے۔ اس لئے تم لوگوں سے جو کام بھی لیا جائے گا ضروری نہیں کہ وہ تمہاری توقعات کے مطابق ہو۔"

"میرے لئے تو اتنا ہی کافی ہے کہ میں یہودیوں کے خلاف علی یار خان کے شانہ بہ شانہ کام کروں گا" طلحہ نے کہا۔

"اور میں کام کرنے کے لئے بے چین ہوں۔ کام کی نوعیت کچھ ہی کیوں نہ ہو۔ مجھے اس سے غرض نہیں" عاطف بولا۔

"ٹھیک ہے" میں نے سرہلایا "تمہیں معلوم ہے کہ اس وقت ہم رینڈل عرف موشے ہاورڈ کی نائب مادام کلارا کے خلاف صف آرا ہیں۔ ہمارا مسئلہ یہ ہے کہ ہمیں اس پر وار کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ زاویے درکار ہیں اور ہمیں اپنے مطلوبہ زاویوں سے بہت کم میسر ہیں۔ ہم نے ان کے خلاف کچھ اقدامات کئے تو ہیں مگر وہ مجھے ناکافی محسوس ہوتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ اس سلسلے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی جائے۔ اس ذیل میں آج رات تمہارے سپرد جو ذمے داری کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ٹرانس میٹر پکڑلو۔ بڈ تمہیں مادام کلارا کی فریکوئنسی بتادے گا اور میں احتیاطاً تم لوگوں کو کوڈ بھی فراہم کردوں گا۔ تمہیں ہر وہ پیغام نوٹ کرنا ہوگا جو اس فریکوئنسی سے نشر کیا جائے۔ ضروری نہیں کہ کوئی پیغام ضرور ہی نشر ہو لیکن یہ بھی ممکن ہے کہ اس طرح کوئی کار آمد بات ہمارے علم میں آجائے۔ زیادہ بہتر یہ ہوگا کہ تم لوگ پیغامات کاغذ پر نوٹ کرنے کے بجائے ٹیپ کرلو تاکہ کسی غلطی کا امکان نہ رہے۔"

"رینا سالومن' مادام کلارا سے ٹرانس میٹر پر بات کرچکی ہے" بڈ نے کہا "تمہیں اب بھی یہ توقع ہے کہ وہ لوگ پیغامات بھیجنے کے لئے ٹرانس میٹر استعمال کریں گے؟"

"ٹیلی فون تو بہت ہی مخدوش ذریعہ ہوتا ہے۔ رہی بات یہ کہ اس کی فریکوئنسی رینا سالومن کے علم میں آگئی ہے تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کوڈ اسی لئے تو بنائے جاتے ہیں کہ اگر کوئی انہیں سن لے تو بھی کچھ سمجھ نہ سکے اور مادام کلارا سوچ بھی نہیں سکتی کہ رینا سالومن اس کے کوڈ سے بھی واقف ہوگی۔"

"سوچ لو چیف! ڈیوڈ ریان' رینا سالومن کے قبضے میں ہے۔ ڈیوڈ کوڈ سے واقف ہے اور کلارا جانتی ہے کہ وہ رینا کے قبضے میں ہے....."

"کچھ ہی دیر پہلے تم مجھے سوچنے سے منع کررہے تھے اور اب خود ہی سوچنے کی دعوت دے رہے ہو" میں نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"ایسی حرکت کرنے سے کیا فائدہ جس کا نتیجہ برآمد ہونے کی توقع نہ ہونے کے برابر ہو" بڈ نے کہا "ہم کوئی عملی قدم بھی تو اٹھا سکتے ہیں۔"

"مجھے جو فیصلہ کرنا تھا کرچکا ..... اب سے چوبیس گھنٹے تک کسی نہ کسی کی ڈیوٹی ٹرانس میٹر پر رہے گی۔"

"ہم ابھی سے کام شروع کئے دیتے ہیں جناب!" عاطف اور طلحہ نے کہا اور بڈ انہیں لے کر باہر چلا گیا۔

"اس پر تو واقعی خون سوار ہورہا ہے" تہذیب نے ہنستے ہوئے کہا "پہلے میں نے اسے ایسے موڈ میں کبھی نہیں دیکھا۔"

"مجھے اس کی وجہ بھی معلوم ہے۔ اسے دراصل عشق لڑانے کا موقع نہیں مل رہا ہے اور اس کا مقصد صرف آزادی حاصل کرنا ہے۔"

تھوڑی دیر بعد بڈ واپس آگیا "میں نے انہیں دھندے سے لگادیا ہے" اس نے کہا "وہ تو اپنا کام کرتے رہیں گے' ہم بھی اپنے لئے کوئی کام دیکھیں۔"

"صبح دیکھیں گے" میں نے بے پروائی سے کہا "اس وقت تو صرف آرام کرنے کا موڈ ہے۔"

"کام پر آرام کو ترجیح نہیں دینا چاہئے" بڈ نے محققانہ شان سے کہا "تم نے کراؤن نائٹ کلب کو کیوں نظرانداز کررکھا ہے چیف!"

"دیکھا' میں نے تم سے کہا تھا ناکہ اس کے سر پر عشق کا بھوت سوار ہورہا ہے" میں نے تہذیب سے کہا۔

"یہ کیا کہہ رہے ہو چیف!" بڈ احتجاجی لہجے میں بولا "تمہیں شاید یاد نہیں رہا کہ کراؤن کلب ان لوگوں کا ایک اڈہ ہے....."

"مجھے خوب اچھی طرح یاد ہے بڈ! لیکن ابھی اس کا وقت نہیں آیا۔ میں وہاں ضرور جاؤں گا مگر آج نہیں' کل رات کو۔"

"بزرگوں نے کہا ہے کہ آج کا کام کل پر نہیں چھوڑنا چاہئے۔"

"تمہاری سزا یہ ہے کہ عاطف اور طلحہ کے ساتھ تم بھی شب بیداری کروگے" میں نے اچانک سخت لہجہ اختیار کرتے ہوئے کہا' مجھے بڈ پر غصہ آگیا تھا۔

"کوئی کام بھی ہو" بڈ نے بوکھلا کر کہا "صرف پیغامات ٹیپ کرنے کا کام تو وہ دونوں بھی کرسکتے ہیں۔"

"وہ دونوں یہ فیصلہ نہیں کرسکتے کہ کس پیغام کی کیا اہمیت ہے۔ تم یہ طے کروگے اور اس کے مطابق قدم اٹھاؤگے۔"

"اور اگر رات بھر میں ایک بھی پیغام نہ پکڑا جاسکا تو" .... بڈ نے کہا' وہ بدستور بوکھلایا ہوا تھا۔

"تو پھر صبح ہونے کے بعد ناشتا کرکے تم سوجانا ___ چلو اب یہاں سے نکلو۔ میں مزید سوال جواب کرنے کے موڈ میں نہیں ہوں۔"

رات گیارہ بجے کے قریب میں اور تہذیب سوگئے اور اس کے بعد میری آنکھ بڈ کی آواز پر کھلی تھی۔

"اٹھو چیف!" بڈ کہہ رہا تھا "ایک نہایت اہم پیغام موصول ہوا ہے۔"

میں فوراً ہی اٹھ بیٹھا۔ سب سے پہلے میری نظر وال کلاک پر پڑی جو تین بجا رہا تھا "کیا بات ہے بڈ؟" میں نے مستعدی سے کہا۔

"پہلے ہاتھ منہ دھوکر نیند کا خمار دور کرلو' ممکن ہے تمہیں اسی وقت حرکت میں آنا پڑے۔"

"خمار کے بچے' یہ بتاؤ کہ بات کیا ہے" ہماری آوازیں سن کر تہذیب بھی اٹھ بیٹھی تھی۔

بڈ نے ایک پرچہ میری طرف بڑھادیا جس پر بڈ نے کچھ تحریر کررکھا تھا۔ میں نے بڈ سے کاغذ لے کر تیزی سے اس پر نگاہ دوڑائی۔ تہذیب بھی میرے شانے کے اوپر سے تحریر پڑھ رہی تھی۔ لکھا تھا۔

"مارشل! تمہیں جنوبی افریقہ سے آنے والی پرواز نمبر ایس جی آر ۱۴۹ کے ذریعے سفر کرنے والے ایک مسافر سے جو کچھ وہ تمہیں دے' وصول کرکے ہیڈ کوارٹر پہنچانا ہے۔ مسافر تمہیں ٹرانزٹ لاؤنج میں ملے گا۔ اس کی پہچان یہ ہے کہ اس نے دھوپ کا سیاہ چشمہ لگا رکھا ہوگا اور اس کے ہاتھ میں ایک انگریزی اخبار ہوگا جسے وہ الٹا پڑھ رہا ہوگا۔ تم اس سے وقت پوچھوگے جس کے جواب میں وہ کہے گا کہ میرے پاس گھڑی نہیں ہے۔ یہ جواب سن کر تم اسے وقت بتاؤگے جو بالکل غلط ہوگا۔ اس غلط وقت بتانے کے عوض وہ تمہیں ایک تحفہ دے گا جسے لے کر تم سیدھے ہیڈ کوارٹر پہنچوگے۔ خیال رہے کہ اس شخص سے مزید کوئی بات کرنے کی ضرورت نہیں۔"

"یہ پیغام کب موصول ہوا تھا؟" میں نے بڈ سے سوال کیا۔

"آدھے گھنٹے سے زیادہ ہوگیا ہے' دراصل پیغام کوڈ ورڈز میں تھا۔ اسے ڈی کوڈ کرنے میں اتنی دیر لگ گئی۔"

"اب یہ معلوم کرنا پڑے گا کہ فلائٹ نمبر ایس جی آر ۱۴۹ یہاں کس وقت پہنچ رہی ہے" میں نے بیڈ سے اترتے ہوئے کہا۔

"میں معلوم کرچکا ہوں چیف!" بڈ نے کہا "فلائٹ کا شیڈول ٹائم چار بج کر پچاس منٹ ہے۔ اس پرواز کے زیادہ تر مسافر لی اوائے سی کے طیارے میں سوار ہوجائیں گے جو یہاں سے چھ بجے پرواز کرے گا۔"

"ٹھیک ہے بڈ! یہ اہم نوعیت کا معاملہ معلوم ہوتا ہے۔ اسے دیکھنا پڑے گا۔ عاطف اور طلحہ سے کہو کہ چلنے کے لئے تیار ہوجائیں۔"

"کیا مجھے چھوڑ کر چلے جاؤگے" تہذیب نے کہا۔ اس نے اگرچہ ابتدائی گفتگو نہیں سنی تھی مگر وہ معاملے کی تہہ تک پہنچ گئی تھی۔

"نہیں' تم بھی ساتھ ہی چلوگی۔ دراصل یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس کے بارے میں ہمیں کچھ بھی نہیں معلوم ___ ہم مارشل تک سے واقف نہیں ہیں۔ اس لئے ہم سب کا موجود ہونا ضروری ہے۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پندرہ منٹ بعد ہم سب گاڑی میں سفر کر رہے تھے۔ صبح ساڑھے تین بجے شی گورائے کی سڑکیں سناٹے میں ڈوبی ہوئی تھیں۔ تہذیب میرے ساتھ اگلی سیٹ پر تھی۔ بقیہ تینوں افراد پچھلی نشست پر تھے۔

ائرپورٹ پہنچنے تک ہمیں دو تین جگہ روکا گیا مگر ہمارے پاس کاغذات پورے تھے اس لئے ہم چیکنگ کے مرحلے سے صاف گزر گئے۔

"ہمارے پاس دو صورتیں ہیں" ائرپورٹ کے پارکنگ ایریا میں پہنچ کر میں نے کار پارک کرتے ہوئے کہا "یا تو ہم خود اس شخص سے وہ چیز حاصل کرنے کی کوشش کریں جو جنوبی افریقہ سے آرہا ہے۔ ظاہر ہے وہ مارشل کو پہچانتا تو ہے نہیں اس لئے اسے بہ آسانی دھوکا دیا جاسکتا ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ ہم مارشل کو تلاش کرنے کی کوشش کریں۔"

"دونوں ہی صورتوں میں ہمیں دشواریوں کا سامنا کرنا پڑے گا" بڈ نے کہا "ٹرانزٹ لاؤنج تک پہنچنا آسان نہیں ہوگا' اگر ہم کسی صورت میں وہاں پہنچ بھی گئے تو مارشل وہاں موجود ہوگا اور اس سے ٹکراؤ لازمی ہوجائے گا۔ میرا خیال ہے ہم اس ٹکراؤ کے متحمل نہیں ہوسکتے۔ اس لئے کہ وہاں سے بچ کر نکلنے کے امکانات نہ ہونے کے برابر رہ جائیں گے۔"

"تمہارا خیال بالکل درست ہے بڈ!" میں نے کہا "دوسری صورت میں ہمیں صرف یہ خطرہ ہوگا کہ ممکن ہے مارشل ہماری نظروں سے بچ کر نکل جائے' ممکن ہے ہم اسے تلاش ہی نہ کرسکیں لیکن یہ کوئی ایسا بڑا مسئلہ نہیں ہے۔ اس صورت میں زیادہ سے زیادہ یہی ہوگا کہ ہم کامیاب نہیں ہوسکیں گے اور اس سے ہماری صحت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔"

"میرے خیال میں مارشل کے ہماری نظروں سے بچ نکلنے کے امکانات نہ ہونے کے برابر ہیں" بڈ نے کہا۔

"ہمیں نہیں معلوم کہ مارشل کون ہے۔ ممکن ہے وہ ائرپورٹ کے اسٹاف کا ہی کوئی آدمی ہو اور ہم کسی عام آدمی کو ہی ڈھونڈتے رہ جائیں؟"

"پھر کیا صورت ہوگی؟" بڈ نے سوال کیا۔ اس کے لہجے سے پریشانی ظاہر ہورہی تھی۔

"صورت یہی ہوگی کہ ہم سب ایک دوسرے سے لاتعلق رہ کر اسے تلاش کرنے کی کوشش کریں گے' بلکہ اگر تم ٹرانزٹ لاؤنج تک پہنچ سکو تو مسئلہ ہی حل ہوجائے گا۔ ٹرانزٹ لاؤنج میں تمہیں صرف اس شخص پر نظر رکھنی ہوگی جو جنوبی افریقہ سے آرہا ہے۔ جو بھی شخص اس سے ملے اسے نگاہ میں رکھ لو' اگر یہ دیکھ سکو کہ اس نے کیا چیز وصول کی ہے تو اور بھی اچھا ہے۔"

"میں سمجھ گیا چیف!" بڈ نے سر ہلایا "تم بے فکر رہو۔ یہ کام بہت آسان ہے۔ ٹرانزٹ لاؤنج تک پہنچنا میرے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہوگا۔"

ہم سب کار سے اترے اور الگ الگ ائرپورٹ کی طرف بڑھ گئے۔ ائرپورٹ کی وسیع و عریض عمارت روشنیوں میں جگمگا رہی تھی۔ صبح کے تقریباً ساڑھے چار بج رہے تھے لیکن اس کے باوجود بھی ائرپورٹ کی عمارت بالکل سناٹے میں ڈوبی ہوئی نہیں تھی بلکہ انٹرنیشنل ڈیپارچر لاؤنج کی طرف تو خاصا رش نظر آرہا تھا۔ مسافروں کی تعداد کم اور انہیں الوداع کہنے والوں کی تعداد زیادہ تھی۔

میں نے ائرپورٹ پر ایک سرے سے دوسرے تک چکر لگا ڈالا۔ ائرپورٹ کہیں کا بھی ہو کسی وقت بھی وہاں سناٹا نہیں ہوسکتا بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ ائرپورٹ وہ واحد جگہ ہوتی ہے جہاں آکر دن اور رات کی تمیز کرنا مشکل ہوجاتا ہے۔ چوبیس گھنٹے گہما گہمی اور ہماہمی رہتی ہے۔ اور کچھ نہیں تو عملے کے افراد کی تعداد ہی اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ اگر مسافر ایک بھی نہ ہو تب بھی سناٹے اور تنہائی کا گمان تک نہ گزرے۔

ائرپورٹ بلڈنگ کا چکر لگانے کے دوران میں نے ایک ایک فرد کا چہرہ بغور دیکھا مگر ایسا کوئی شخص نظر نہیں آیا جس پر میں مارشل ہونے کا شبہ کرسکتا۔

ٹھیک پونے پانچ بجے اعلان ہوا کہ جنوبی افریقہ سے آنے والی پرواز اپنے مقررہ وقت پر آرہی ہے۔ میں نے دل ہی دل میں حساب لگایا۔ صرف پانچ منٹ باقی رہ گئے تھے۔ تہذیب' عاطف اور علیہ نظر نہیں آرہے تھے۔ بڈ کے بارے میں بھی مجھے علم نہیں تھا کہ وہ ٹرانزٹ لاؤنج تک پہنچنے میں کامیاب ہوسکا ہوگا یا نہیں۔ اور اس خیال کے ساتھ ہی مجھے احساس ہوا کہ میں نے یہ کام بڈ کو سونپ کر غلطی کی ہے۔ یہ کام تو خود مجھے کرنا چاہئے تھا۔

میں مضطرب ہوگیا۔ کبھی کبھی غلطی ہو ہی جاتی ہے۔ میں ٹرانزٹ لاؤنج میں خود موجود ہوتا تو اور بات ہوتی۔ مارشل کو نکلنے نہ دیتا۔ اگر وہ ائرپورٹ اسٹاف کا کوئی ممبر ہوا تو اسے اس دروازے سے نکلنے کی کیا ضرورت ہے جو مسافروں کے لئے مخصوص ہے؟ اندر ہی اندر اس قدر راستے ہیں کہ ہم سر مارتے رہ جائیں گے اور وہ کہیں کا کہیں نکل چکا ہوگا۔

میں نے بے تابی سے گھڑی دیکھی۔ پانچ بجنے میں پانچ

منٹ باقی تھے گویا پرواز اتر چکی ہوگی۔ ممکن ہے بڈ ٹرانزٹ لاؤنج تک پہنچنے میں کامیاب بھی ہوگیا ہو۔ اب اگر میں بھی اندر جانے کی کوشش کرتا تو...

اچانک میری نگاہ سیاہ رنگ کی اس کار کی طرف اٹھ گئی جو ابھی ابھی آکر رکی تھی۔ عقبی نشست کا دروازہ کھلا اور ایک خوش پوش نوجوان برآمد ہوا۔ کار اسے اتار کر پارکنگ ایریا کی طرف بڑھ گئی تھی۔ میری نظریں اس نوجوان پر جم گئیں جو نہایت اطمینان سے ہجوم میں راستہ بناتا ہوا گیٹ کی طرف بڑھ رہا تھا۔ غیر ارادی طور پر میرے قدم بھی اٹھنے لگے۔ میں اس نوجوان کے قریب ہونا چاہتا تھا۔

لاؤنج کے داخلی گیٹ پر اسے روک لیا گیا۔ ہر غیر متعلق آدمی کو روک لیا جاتا ہے۔

"میں صرف ٹرانزٹ لاؤنج تک جاؤں گا" نوجوان نے مسلح محافظ کی مٹھی گرم کرتے ہوئے کہا "میرے انکل جنوبی افریقہ سے آرہے ہیں۔"

میں نوجوان سے صرف چند قدم ہی پیچھے تھا لیکن میں یہ نہیں دیکھ سکا کہ نوجوان نے کتنے بڑے نوٹ سے محافظ کی مٹھی گرم کی تھی کہ وہ سراپا اخلاق بن گیا تھا۔

"اوہ' ضرور جائیے جناب" محافظ نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا "آپ لوگوں کی خدمت کرنا تو ہمارا فرض ہے۔"

نوجوان اندر داخل ہوگیا اور میں وہاں سے ہٹ آیا۔ گیٹ کے قریب کافی لوگ کھڑے اندر جھانکنے کی کوششیں کر رہے تھے۔ کچھ شیشے کی دیواروں سے اندر دیکھ رہے تھے مگر وہاں سے ٹرانزٹ لاؤنج نظر نہیں آسکتا تھا۔ انہی لوگوں میں مجھے تہذیب بھی نظر آگئی۔ میں نے اس کے عقب میں پہنچ کر اس کے شانے پر ہاتھ رکھا۔ تہذیب چونک کر میری طرف پلٹی۔

"گاڑی میں جاکر بیٹھو اور میرا انتظار کرو۔ ان دونوں کو بھی ساتھ ہی لیتی جاؤ۔"

"کوئی کامیابی ہوئی؟" تہذیب نے سوال کیا مگر میں نے جواب دینے کے بجائے ہاتھ کے اشارے سے اسے چلے جانے کو کہا۔ اس بات میں کوئی شبہ نہیں رہ گیا تھا کہ اندر داخل ہونے والا نوجوان ہی مارشل تھا۔ بڈ چونکہ آس پاس کہیں دکھائی نہیں دے رہا تھا اس لئے یہی گمان کیا جاسکتا تھا کہ وہ اندر پہنچ چکا ہوگا۔

میں دوبارہ گیٹ کے نزدیک آکر کھڑا ہوگیا۔ اتنا اطمینان تو مجھے ہوگیا تھا کہ اب اگر بڈ نہ ملا تو بھی کوئی بات نہیں۔ مارشل تو نظروں میں آہی چکا ہے۔ اسے ائرپورٹ سے اغوا کرلینا مشکل نہ ہوتا اور اگر اس کا موقع نہ ملتا تو اسے راستے میں کہیں گھیرا جاسکتا تھا۔ علی الصباح سناٹے میں ڈوبی ہوئی سڑکوں پر سے کسی کو اغوا کرلینے میں زیادہ وقت نہیں ہوتی۔

مجھے زیادہ دیر انتظار نہیں کرنا پڑا۔ شیشے کی دیوار کے پار بڈ مجھے گیٹ کی طرف آتا نظر آرہا تھا۔ میں گیٹ سے اور قریب ہوگیا۔ اس کے پیچھے میں نے اس نوجوان کو بھی آتے دیکھا تھا جس پر مجھے مارشل ہونے کا شبہ تھا مگر وہ ابھی دور تھا۔

گیٹ سے باہر آتے ہی میں نے بڈ کو چھاپ لیا "جلدی بتاؤ کہ اس نے کیا لیا ہے؟"

"ڈن ہل کا پیکٹ... اس کے کوٹ کی دائیں جیب میں ہے اور وہ..."

"بس اتنا کافی ہے۔ کار میں جاکر میرا انتظار کرو" میں نے تیزی سے کہا اور بڈ سے دور ہٹ گیا۔ نوجوان بہت خوش اور مگن دکھائی دے رہا تھا۔

گیٹ سے باہر نکل کر وہ بھیڑ میں راستہ بناتا ہوا باہر کی طرف جانے لگا۔ اس بھیڑ میں اس کے نزدیک پہنچنا میرے لئے زیادہ مشکل نہیں تھا۔ میں بس ایک لمحے کے لئے اس سے قریب ہوا تھا اور میں اپنا کام کر گزرا تھا۔ اس کے کوٹ کی جیب سے ڈن ہل کا پیکٹ میری جیب میں منتقل ہوگیا تھا لیکن شاید نوجوان کو اپنی جیب ہلکی ہونے کا احساس ہوگیا تھا۔ اس نے اپنی جیب پر ہاتھ مارا تھا اور اس نے پلٹنے میں انتہائی پھرتی دکھائی تھی مگر اپنی تمام تر پھرتی کے باوجود وہ مار کھا گیا تھا۔ میں تو پہلے ہی اس سے دور ہوچکا تھا۔

"میرا پرس" مارشل چیخا "کسی نے میری جیب کاٹ لی ہے" اس کی آواز بڑی پاٹ دار تھی اور اس میں فریاد تھی۔ وہ ایک ہارا ہوا جواری تھا۔ ایک ایسا جواری جو ایک ہی داؤ میں اپنا سب کچھ ہار چکا تھا۔

اس کی چیخ کے نتیجے میں اس کے گرد کے لوگ کائی کی طرح پھٹ گئے۔ کچھ پرسان حال کے لئے اس کے نزدیک آگئے مگر اس کے چہرے پر تو دیوانگی کے آثار تھے۔ میں بھی اس بھیڑ میں رک گیا۔ جلد بازی کھیل بگاڑ سکتی تھی۔ میں اس سے دور ہونے کی شعوری کوشش کرتا تو اس کے علاوہ دوسروں کی نظروں میں بھی آسکتا تھا اور میں ایسی کوئی حماقت کرنے کے موڈ میں نہیں تھا۔ ویسے بھی ایسی کی حالت سے لطف اندوز ہونے کے لئے میں اپنا تھوڑا سا قیمتی وقت تو برباد کر ہی سکتا تھا۔

"کیا ہوا بھائی صاحب" ایک شخص نے ہمدردانہ لہجے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں کہا۔ اس احمقانہ سوال نے جلتی پر تیل کا کام کیا۔

"میں کہہ رہا ہوں میری جیب لٹ گئی ہے اور تم پوچھ رہے ہو کیا ہوا" مارشل دہاڑا "وہ جو کوئی بھی ہے یہیں کہیں ہے۔ خبردار کوئی اپنی جگہ سے نہ ہلے۔ میں پولیس کو طلب کر رہا ہوں۔"

وہ اس قدر بدحواس ہو چکا تھا کہ اسے یہ بھی اندازہ نہیں کہ جو کچھ وہ کر رہا ہے اس کا نتیجہ کیا نکلے گا۔ اس کا اس قدر بدحواس ہونا میری سمجھ میں آتا تھا لیکن دوسروں کے لئے یہ معاملہ ناقابل فہم تھا کہ اس کے پرس میں ایسی کون سی قیمتی شے تھی۔ جس کے لئے وہ اس قدر بدحواس ہو رہا تھا۔ شاید دوسروں نے اس پہلو پر غور کرنے کی ضرورت بھی نہیں محسوس کی ہوگی۔ وہ تو پولیس کا نام سنتے ہی بدک گئے تھے۔ پھر اگر پولیس موجود ہوتی تو شاید ان لوگوں کو روکے رکھنا پولیس کے بس سے بھی باہر ہوتا۔ ہر شریف آدمی پولیس کے چکر میں پھنسنے سے ڈرتا ہے۔

ایئرپورٹ پر پولیس موجود تھی۔ ایئرپورٹ کے حفاظتی دستے کے جوان بھی تھے۔ جب تک وہ جائے واردات پر پہنچے وہاں ایک آدمی بھی نہیں بچا تھا۔ میں بھی وہاں سے کھسک چکا تھا۔ مارشل پر تو یوں معلوم ہوتا تھا جیسے کوئی دورہ پڑ گیا ہو۔ اس نے کئی لوگوں کو پکڑنے کی کوشش بھی کی تھی مگر وہ اکیلا کس کس کو پکڑتا۔ اینگلز کے ایک کارندے کو چوٹ دے کر میں صاف بچ نکلا تھا۔

میں کار کے نزدیک پہنچا تو میں نے دیکھا کہ بڈ غائب ہے۔ ابھی میں کوئی سوال بھی نہیں کرنے پایا تھا کہ بڈ نمودار ہو گیا۔

"بڈ کی اپنی بھی کچھ ذمے داریاں ہوتی ہیں" اس نے میرے کچھ کہنے سے قبل ہی بولنا شروع کر دیا "میں تمہیں وہاں تنہا چھوڑ کر کس طرح آسکتا تھا؟"

"چلو کار میں بیٹھو" میں نے خشک لہجے میں کہا "بعض اوقات ایسی حرکتیں مسائل کھڑے کر دیتی ہیں لہٰذا جو کہا جائے وہی کیا کرو۔"

"بڈ کے معاملے میں تمہیں نرمی کرنی پڑے گی ورنہ تمہارا یہ غیر لچک دار رویّہ تمہارے ہی لئے پریشانی کا سبب بن جائے گا" بڈ نے کار میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

اسے جواب دینے کے بجائے میں نے کار اسٹارٹ کر دی اور اسے پارکنگ ایریا سے نکالنے لگا۔

"تم کچھ ناراض معلوم ہوتے ہو چیف! حالاں کہ بڈ تمہارے لئے ایک کارنامہ سرانجام دے کر آیا ہے" بڈ نے کہا۔

"یہ کارنامہ تو کوئی بھی کر سکتا ہے" میں نے طنزیہ لہجے میں کہا "تمہارے سپرد جو کام کیا گیا تھا وہ اتنا مشکل تو نہیں تھا۔ گیٹ پر متعین محافظوں کی مٹھی گرم کر کے کوئی بھی ٹرانزٹ لاؤنج تک پہنچ سکتا تھا۔"

"میں دوسرے کارنامے کی بات کر رہا ہوں" بڈ نے کہا "اس کارنامے کی جو تمہاری حکم عدولی کے نتیجے میں۔۔۔"

"تم لوگوں نے کیا فضول قسم کی گفتگو شروع کر دی۔" یکایک تہذیب نے اکتا کر کہا "پہلے یہ بتانا چاہئے تھا کہ مقصد حاصل ہوا یا نہیں۔"

"ایک عدد ڈن ہل کا پیکٹ ملا ہے" میں نے تمسخرانہ انداز میں کہا "دیکھنا یہ ہے کہ اس میں سے کیا برآمد ہوتا ہے۔"

"تم نے اس شخص کو نظرانداز کر دیا چیف جو مارشل کو لے کر آیا تھا۔ اس کا تعلق بھی اینگلز سے ہی ہے۔ اسے مارشل کے محافظ کے طور پر بھیجا گیا تھا۔ حالات پر نظر رکھنا اس کی ذمے داری تھی اور کسی غیرمعمولی صورت حال میں مارشل کی مدد کرنے کے لئے اسے مارشل کے ساتھ بھیجا گیا تھا لیکن حالات جس طرح اچانک پیش آئے ان میں ظاہر ہے وہ کچھ بھی نہیں کر سکتا تھا سوائے اس کے کہ ہیڈ کوارٹر کو مطلع کر دے اور وہ اس نے کر دیا۔"

"تمہیں یہ تفصیلات کس طرح معلوم ہوئیں؟" میں نے حقیقتاً حیران ہو کر پوچھا۔ یہ بات تھی بھی حیرانی کی۔ بڈ تو میری نظروں کے سامنے رہا تھا علاوہ ان چند منٹوں کے جن کے دوران اسے واپس کار میں آکر بیٹھنا تھا مگر وہ کہیں غائب ہو گیا تھا۔ لازمی سی بات ہے کہ اس کی یہ معلومات ان چند منٹوں کی ہی مرہون منت ہو سکتی تھیں اور چند منٹوں کے دوران اتنی معلومات کا حصول قطعی ناقابل فہم تھا۔

"اسی لئے تو کہتا ہوں چیف کہ بڈ کو احکامات کا پابند کرنے کی کوشش مت کرو ورنہ بڈ ناکارہ ہو کر رہ جائے گا۔ بڈ کے لئے آزادی بہت ضروری ہے" بڈ نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔ اس کی یہ عادت مجھے اکثر کھل جاتی تھی کہ وہ کسی بات کا جواب سیدھی طرح نہیں دیتا تھا۔ اس وقت اسے موقع مل گیا تھا لہٰذا وہ مجھ سے معلوم نہیں کب کب کے انتقام لے لیتا۔ میں اس سے سختی سے کہتا تو وہ اور پھیلنا شروع کر دیتا لہٰذا میں نے نرمی سے کام لینے کا فیصلہ کیا۔

"میں نے کبھی تمہیں پابند کرنے کی کوشش نہیں کی بڈ!" میں نے محبت بھرے لہجے میں کہا "میں تمہاری قدر و قیمت سے پوری طرح واقف ہوں۔"

"تمہارے لہجے سے نہیں بلکہ وقت کی نزاکت سے مجبور ہو کر بڈ تمہیں بتا رہا ہے کہ ہم خطرے میں ہیں۔ یہ مت سمجھنا کہ تم بڈ کو بے وقوف بنانے میں کامیاب ہو گئے ہو۔"

"تمہیں کیا ہو گیا ہے بڈ! اگر ہم خطرے میں ہیں تو کم سے کم الفاظ میں تفصیلات بتاؤ" تہذیب نے غصیلے لہجے میں کہا "یہ تمہارا کون سا طریقہ ہے کہ وقت کی نزاکت دیکھے بغیر بے تکی ہانکے چلے جاتے ہو۔"

"سوری میڈم! بات دراصل یہ ہے کہ جب چیف نے مارشل کی جیب سے پیکٹ اڑایا تو اس کا ساتھی جو سیاہ رنگ کی کار میں موجود تھا کار سے اتر کر یہ معلوم کرنے کے لئے آیا کہ مارشل کے ساتھ کیا حادثہ پیش آگیا ہے۔ اس کے لئے اصل صورت حال کا اندازہ کرنا زیادہ مشکل ثابت نہیں ہوا اور وہ مزید وقت ضائع کئے تیزی سے کار میں واپس گیا اور اس نے کسی نامعلوم آدمی کو اس حادثے سے مطلع کر دیا۔"

میری نگاہ عقب نما آئینے کی طرف اٹھ گئی۔ دور دور تک کوئی گاڑی نہیں تھی۔ سامنے بھی کوئی گاڑی نظر نہیں آرہی تھی۔ عام دستور کے مطابق ایئرپورٹ شہر سے کئی میل دور بنایا گیا تھا اور ایئرپورٹ کے نزدیک کسی بھی قسم کی آبادی نہ ہونے کی وجہ سے اس سڑک پر ٹریفک کا دباؤ بہت کم ہوتا تھا۔ اگر بڈ کی فراہم کردہ اطلاعات درست تھیں تو ہمیں راستے میں گھیرنے کی کوشش کی جا سکتی تھی۔

"تم نے بہت دیر کر دی بڈ!" میں نے کہا "ہم ایئرپورٹ سے ڈیڑھ میل دور نکل آئے ہیں۔ اگر تم پہلے ہی بتا دیتے تو ہم ایئرپورٹ پر ہی رک جاتے اس لئے کہ ممکن ہے وہ لوگ پیکٹ کی بازیابی کے لئے راستے میں کوئی کارروائی کریں۔"

"معلوم نہیں اس پیکٹ کی کیا اہمیت ہے" تہذیب بڑبڑائی "لیکن یہ بات یقینی ہے کہ وہ ان کے لئے کسی خاص اہمیت کا حامل ضرور ہے اور وہ اس کے غائب ہو جانے پر نچلے ہرگز نہیں بیٹھیں گے۔"

میرا ذہن بہت تیزی سے کام کر رہا تھا۔ اس وقت سڑک پر ٹریفک نام کو بھی نہیں تھا اور آگے مزید تین میل تک یہ حال تھا کہ اس سڑک کے علاوہ کوئی اور سڑک نہیں تھی۔ یعنی ہم کہیں مڑ بھی نہیں سکتے تھے۔ لے دے کر یہی صورت رہ گئی تھی کہ ہم واپس ایئرپورٹ چلے جاتے یا پھر ہم میں سے کوئی ایک پیدل جاتا۔

"ٹھیک ہے تہذیب" میں نے ایک طویل سانس لے کر کہا "ہم ایئرپورٹ واپس چل رہے ہیں تم وہاں سے کلارا کو فون کر دینا۔ اس سے کہنا کہ تم اسے شدید نقصانات سے دوچار کرنے کے بعد ملک سے باہر جا رہی ہو۔ ڈن ہل کے پیکٹ اور اس شخص کا حوالہ بھی دے دینا جو زہریلی سوئی کا نشانہ بنا تھا۔"

ایئرپورٹ پر بظاہر کسی افراتفری کے آثار نہیں تھے۔ ڈن ہل کے پیکٹ کی واپسی کے لئے معلوم نہیں اینگلز نے کیا انتظامات کئے۔ یہ بات بہرحال طے تھی کہ انہوں نے کچھ نہ کچھ ضرور کیا ہوگا۔

"تم لوگ ریستوران میں چلو۔ ہم ذرا فون کر کے آتے ہیں" میں نے کار سے اتر کے بڈ سے کہا اور تہذیب کے ساتھ ایئرپورٹ کے اس حصے کی طرف بڑھ گیا جہاں ایک قطار میں کئی ٹیلی فون بوتھ تھے۔

"اس وقت وہ لوگ پیکٹ کے چکر میں پھنسے ہوں گے لہٰذا تم آرام سے اپنا کام کر سکتی ہو" میں نے تہذیب سے کہا "ویسے بھی اس بات کا امکان نہ ہونے کے برابر ہے کہ کلارا کا ذہن اس طرف منتقل ہوا ہوگا۔ پھر بھی احتیاطاً اس سے کم از کم گفتگو کرنا۔"

تہذیب ٹیلی فون بوتھ کی طرف بڑھ گئی اور میں اس سے کچھ فاصلے پر رک گیا۔ کسی مشکوک شخص کے نظر آنے پر میں حرکت میں آنے کے لئے پوری طرح تیار تھا لیکن ایک تو مجھے کوئی مشکوک شخص نظر نہیں آیا اور دوسرے تہذیب نے بہت تیزی دکھائی۔

"میں نے اسے بتا دیا کہ پیکٹ ہمارے قبضے میں ہے اور فی الحال میں شی گورائے سے باہر جا رہی ہوں۔ یہ بھی کہہ دیا ہے کہ اگر وہ راہ راست پر نہ آئی تو اس کے اور آدمی بھی ہلاک ہوں گے۔"

"ٹھیک ہے تہذیب! اب ان لوگوں کی توجہ ملک سے باہر جانے والوں پر مرکوز ہو جائے گی اور ہم یہاں ناشتا کر کے اطمینان سے نکل چلیں گے۔"

ناشتا کرنے تک دن پوری طرح طلوع ہو چکا تھا اور راستے میں کسی خطرے سے دوچار ہونے کا امکان کم ہو گیا تھا لہٰذا ہم ناشتا کر کے واپسی کے لئے روانہ ہو گئے اور بغیر کسی رکاوٹ کے واپس اپنی رہائش گاہ تک پہنچ گئے۔ ہم سب یہ جاننے کے لئے بے چین تھے کہ آخر اس پیکٹ میں کیا ہے جس کی خاطر اتنی رازداری برتی گئی تھی۔

میں نے جیب سے پیکٹ نکالا۔ پیکٹ پر سیلوفین موجود نہیں تھی۔ بڈ اور تہذیب متجسس انداز میں میرے اوپر جھک آئے تھے۔ عاطف اور طلو بھی بہت بے چین تھے مگر اخراجا کچھ بول نہیں پا رہے تھے۔ میں نے پیکٹ کھولا اور یہ دیکھ کر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حیران رہ گیا کہ اس میں صرف ایک سگریٹ کم تھی اور سب سے زیادہ حیران کن بات یہ تھی کہ سگریٹیں اور پنی بالکل درست حالت میں تھی۔ قطعی معلوم نہیں ہوتا تھا کہ انہیں دوبارہ پیک کیا گیا ہے۔

"اس بھاگ دوڑ کا اتنا فائدہ تو ہوا کہ ہم سگریٹوں کے معاملے میں خود کفیل ہو گئے" میں نے مسکرا کر کہا۔

"تم مجھ پر طنز کر رہے ہو چیف! میں نے ہی تمہیں ان سے متعلق اطلاع فراہم کی تھی" بڈ نے کہا "لیکن تمہیں ابھی کوئی تبصرہ نہیں کرنا چاہئے۔"

"میں طنز نہیں کر رہا" میں نے کہا "دھوکا تو کسی کو بھی ہو سکتا ہے۔ آدمی کام کرتا ہے تو اس سے غلطیاں بھی سرزد ہوتی ہیں۔ جو کام ہی نہیں کرتے ان سے کیا غلطی ہو گی۔"

"پھر وہی بات" بڈ بھنا گیا "میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے' اس بڈھے نے یہی پیکٹ مارشل کے حوالے کیا تھا۔"

"ممکن ہے" میں نے بے پروائی سے کہا "لیکن بظاہر تو یہ ایک ان چھوا پیکٹ معلوم ہوتا ہے۔"

"اس پر کوئی خفیہ پیغام بھی ہو سکتا ہے" بڈ بولا "جو ویسے نظر نہ آتا ہو اور کسی کیمیاوی طریقے سے گزرنے کے بعد ظاہر ہوتا ہو۔"

"ہونے کو تو سب کچھ ہو سکتا ہے لیکن سوال یہ ہے کہ ہمیں اس کی اصلیت تک پہنچنا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہماری کسی غلطی سے اس کی اہمیت ختم ہو جائے۔"

"کیا مطلب؟" بڈ نے چونک کر کہا۔

"ہمیں نہیں معلوم کہ اس پیکٹ کا راز کیا ہے۔ اس کی اہمیت تو بہرحال مسلمہ ہے اور یہ بھی طے ہے کہ اس کا کوئی خاص مقصد ہے ضرور۔۔۔ جن لوگوں تک اسے پہنچنا تھا وہ اس سے فائدہ اٹھانے کا طریقہ ضرور جانتے ہوں گے۔"

"تمہارا مطلب ہے اب ہمیں براہ راست مادام کلارا پر ہاتھ ڈال دینا چاہئے؟"

"اب یہ مطلب بھی نہیں ہے" میں نے ہنس کر کہا "میں جو کچھ بھی کہہ رہا تھا محض انتہائی احتیاط کے پیش نظر کہہ رہا تھا ورنہ زیادہ سے زیادہ یہی ہو گا کہ ایک ایسی چیز ضائع ہو جائے گی جس کے بارے میں ہمیں یہ بھی نہیں معلوم کہ اس کی اہمیت کی نوعیت کیا ہے۔ لہٰذا میں اس میں سے سگریٹیں نکال رہا ہوں' اگر کچھ ضائع ہو گیا تو ہمیں اپنی لاعلمی کی وجہ سے اس کا زیادہ افسوس نہیں ہو گا۔"

میں نے ایک ایک کر کے تمام سگریٹیں پیکٹ سے نکال کر میز پر ڈھیر کر دیں۔ کوئی خاص بات نظر نہیں آئی۔ پھر پنی کا نمبر آیا۔ اس سے بھی کچھ حاصل نہیں ہوا۔ ہم لوگوں نے بے بسی سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

"تمہارے ذہن میں کوئی بات نہیں آ رہی" میں نے عاطف کی طرف دیکھا "تم نے تو چھاپہ مار کارروائیوں کی تربیت حاصل کی ہے۔"

"تربیت تو میں نے ضرور حاصل کی ہے جناب لیکن اول تو ہمیں جاسوسی کی تربیت نہیں دی جاتی اور اگر دی بھی گئی ہوتی تو بھی اس کے اتنے طریقے ہیں کہ شاید ہی کوئی ایک شخص ان سب کا احاطہ کر سکتا ہو۔"

میں نے اثبات میں سر ہلایا "یہی تو مشکل ہے۔ ہمیں یہ بھی نہیں معلوم کہ ہمیں کس چیز کی تلاش ہے لہٰذا کوئی امکانی طریقہ بھی سمجھ میں نہیں آتا علاوہ اس کے کہ ہم اس پیکٹ کا مکمل آپریشن کر ڈالیں۔"

"بالکل کر دینا چاہئے" تہذیب نے کہا "میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اس معاملے میں تم اتنا تردد کیوں کر رہے ہو؟"

"تردد نہیں کر رہا بلکہ احتیاط پیش نظر ہے" میں نے پیکٹ کے جوڑ کھولتے ہوئے کہا۔ چند سیکنڈ کے اندر اندر پیکٹ پوری طرح ادھڑ چکا تھا۔

"مجھے ایسا لگتا ہے کہ یہ کسی خاص نشے میں ڈوبے ہوئے سگریٹ ہیں" بڈ نے کہا "ممکن ہے مادام کلارا نشے کی عادی ہو۔۔۔"

"ڈھنگ کی بات نہیں کر سکتے تو بے تکی ہانکنے سے بھی گریز کرو۔ شی گورائے میں منشیات کی کیا کمی ہے۔"

"اب تو لے دے کر سگریٹیں ہی رہ گئی ہیں" تہذیب نے کہا "لہٰذا جو بھی رائے دے گا سگریٹوں سے متعلق ہی دے گا۔"

"تو پھر کیا خیال ہے' ان کے تمباکو کا تجزیہ کرا لیا جائے؟" میں نے کہا۔

"ممکن ہے کسی سگریٹ کے اندر کوئی چیز پوشیدہ کر دی گئی ہو؟" طلو نے کہا۔

"اب تو یہی ایک بات قرین قیاس رہ گئی ہے" میں نے کہا "لہٰذا اب ہم ہر سگریٹ میں سے تمباکو نکالیں گے لیکن واضح رہے کہ سگریٹوں کے اندر سے کچھ برآمد ہونے کے امکانات نہ ہونے کے برابر ہیں۔"

"تم تو ہر امکان یوں ہی رد کر دیتے ہو چیف! پہلے ان میں سے تمباکو تو نکالو۔"

"یوں ہی رد نہیں کر دیتا' ٹھوس بنیادوں پر کرتا ہوں۔ یہ

ممکن ہی نہیں کہ کسی سگریٹ میں سے تمباکو کو نکال کر اس میں دوبارہ بھرا جائے اور سگریٹ کے کاغذ پر کوئی شکن نظر نہ آئے۔"

"کہتے تو تم ٹھیک ہو" تہذیب نے تائید کی "لیکن ہم کوئی امکان کیوں چھوڑیں۔"

"میں یہ کب کہہ رہا ہوں" میں نے سگریٹیں تمام افراد میں تقسیم کرتے ہوئے کہا "ابھی ہم سب مل کر تمام سگریٹوں میں سے تمباکو نکالے دیتے ہیں جو کچھ بھی ہو گا سامنے آ جائے گا۔"

تمام سگریٹوں میں سے تمباکو نکالنے میں چند منٹ سے زیادہ نہیں لگے مگر نتیجہ وہی ڈھاک کے تین پات رہا۔

"اب بتاؤ" میں نے ایک طویل سانس لے کر بڈ سے کہا "ہم نے سارے جتن کر کے دیکھ لئے مگر کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔"

بڈ کیا جواب دیتا۔ اس کے چہرے پر مایوسی بکھری نظر آ رہی تھی۔

"ممکن ہے چیف!" اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا "کہ مجھ سے دیکھنے میں کوئی غلطی ہوئی۔ ممکن ہے اس پیکٹ کے ساتھ اس بڈھے نے مارشل کو کوئی اور چیز بھی دی ہو جسے میں نہ دیکھ سکا ہوں۔"

"تسلیم کرو کہ تم ایک جلد باز آدمی ہو اور اس معاملے میں بھی تم نے جلد بازی کا مظاہرہ کیا ہے" میں نے بڈ کو گھورتے ہوئے کہا۔

"میں تسلیم کرتا ہوں چیف!" بڈ نے سر جھکا لیا "لیکن سمجھ میں نہیں آتا کہ بڈ سے اتنی بڑی غلطی کس طرح ہو گئی۔"

"ضرورت سے زیادہ خود اعتمادی ایسی صورت حال پیدا کر دیتی ہے۔ آئندہ جب تمہیں کوئی کام سونپا جائے تو اسے بہت احتیاط سے سرانجام دینا" میں نے سخت لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے چیف!" بڈ نے ڈوبی ہوئی آواز میں کہا اور تہذیب بے ساختہ ہنس پڑی۔

"کیوں اس کا خون خشک کر رہے ہو علی!" تہذیب نے اپنی ہنسی پر قابو پانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

تہذیب کی اس بات پر بڈ نے چونک کر تہذیب کی طرف دیکھا لیکن اس کا انداز ایسا ہی تھا جیسے اسے تہذیب کی اس بات پر بھی شبہ ہو۔

"خون خشک کر رہا ہوں؟" میں نے حیرت سے کہا "ارے اس کی جلد بازی کے باعث ہمیں نقصان ہو گیا۔ اصل چیز

مشہور مصنفین کی مشہور کتابیں
روشنی کے مینار
اسلام کے خاموش مبلغوں اولیائے کرام کے دلچسپ اور پُراثر واقعات ضیاء تسنیم بلگرامی کے قلم سے
قیمت ۴۰ روپے ڈاک خرچ ۱۶ روپے
ضیاء تسنیم بلگرامی کے مضامین
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
قیمت ۴۰ روپے ڈاک خرچ ۱۶ روپے
کالی کہانیاں
جرائم، جادو، شیطان ازم، ارواح، طنز و مزاح، اسرار و خوف، سسپنس اور تجسس پر مبنی ۲۶ کہانیاں
قیمت ۴۰ روپے ڈاک خرچ ۱۶ روپے
نک ویلوٹ کی چوریاں
قیمت جلد اول ۴۰ جلد دوم ۴۰
ڈاک خرچ فی جلد ۱۶ روپے
کتابیات پبلی کیشنز

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مارشل لے کر نکل گیا اور یہ سگریٹ کا بے کار پیکٹ ہمارے حصے میں آگیا۔"

"یہ پیکٹ اتنا ہی بے کار ہوتا تو مارشل اس کے غائب ہونے پر اس طرح دیوانہ نہ ہو جاتا" تہذیب نے معنی خیز لہجے میں کہا اور بڈ اچھل پڑا۔

"بڈ کے ساتھ تمہارا سلوک اچھا نہیں ہے چیف!" بڈ نے شکایتی انداز میں کہا "تم نے مجھے خواہ مخواہ اتنی بری طرح ڈانٹا حالاں کہ میں بالکل بے قصور ہوں۔"

"مارشل صرف اداکاری کر رہا تھا" میں نے خشک لہجے میں کہا "تم نے وہ مثل نہیں سنی' ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور؟"

بڈ کے چہرے پر ایک بار پھر ہوائیاں اڑ گئیں۔ اس کی سمجھ میں نہیں آیا تھا کہ میں مذاق کر رہا ہوں یا سنجیدہ ہوں۔

"کیا تم نے اس بات پر غور کیا تھا کہ پیکٹ کے ساتھ کوئی اور چیز بھی اس کے حوالے کی جا سکتی ہے؟" میں نے کہا۔

"نہیں" بڈ نے نفی میں سر ہلایا "پیکٹ دیکھنے کے بعد مجھے اتنا ہوش ہی نہیں رہا تھا کہ کسی اور چیز پر توجہ دیتا۔"

"یہی تمہاری غلطی ہے۔ محض اتنا سا کام تو ہر شخص کر سکتا تھا جو تم نے کیا ہے۔ ہم لوگوں کی خصوصیت تو یہ ہونی چاہئے کہ ان باتوں پر بھی توجہ رکھیں جو بعید از امکان ہوں۔ کیا میں غلط کہہ رہا ہوں؟"

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو چیف!" بڈ نے انتہائی سنجیدگی سے کہا "یہ واقعی میری غلطی تھی لیکن میں نے اپنی اسی غلطی سے سبق لیا ہے۔ آئندہ ایسی غلطی کا اعادہ نہیں ہوگا۔"

"آدمی اپنی کسی غلطی سے کچھ سیکھ لے تو سمجھو اس نے اپنی کی ہوئی غلطی کو اپنے لئے کارآمد بنا لیا" میں نے کہا "اب تم اپنے اعتراف پر قائم رہنا۔"

"قائم نہ رہنے کا کیا سوال ہے چیف! مجھے اس بات سے شدید صدمہ پہنچا ہے کہ میری غلطی کی وجہ سے ایک اہم چیز ہمارے ہاتھ سے نکل گئی۔"

"کہنے کا مطلب یہ ہے کہ خاص حالات میں ایسا بھی ہو سکتا تھا کہ دوسروں کی توجہ ہٹانے کے لئے کسی بڑی چیز کی آڑ میں کوئی چھوٹی سی چیز ادھر سے ادھر کی جاتی" میں نے کہا "تمہاری قسمت اچھی تھی کہ حالات خاص نہیں تھے لہٰذا انہیں یہ حرکت کرنے کی ضرورت بھی نہیں تھی۔ جو کچھ بھی ہے اسی پیکٹ میں ہے۔"

بڈ مجھے حیرت سے دیکھنے لگا "تم بھی عجیب ہو چیف! کبھی کچھ کہتے ہو' کبھی کچھ کہتے ہو۔"

"میں ان امکانات کی بات کر رہا تھا جن کی طرف تمہاری توجہ نہیں گئی۔ میرا مقصد صرف اتنا تھا کہ آئندہ کسی موقع پر تم کوئی نقصان اٹھانے سے محفوظ رہو۔"

"تمہارا مطلب ۔۔۔۔۔ تمہارا مطلب ہے مجھ سے کوئی غلطی نہیں ہوئی" بڈ نے اٹک اٹک کر کہا "ہماری مطلوبہ شے یہی پیکٹ ہے۔"

"بالکل۔" میں نے سر ہلایا "یہی پیکٹ ہماری مطلوبہ شے ہے جس کے لئے اس وقت مادام کلارا کے آدمی پاگل ہو رہے ہوں گے۔"

بڈ کے انداز سے الجھن ظاہر ہونے لگی "اگر اصل چیز واقعی یہی ہے تو اس میں سے ابھی تک کچھ برآمد کیوں نہیں ہوا؟"

"وجہ یہ ہے کہ سائنس نے بہت ترقی کر لی ہے" میں نے ایک طویل سانس لے کر کہا "خفیہ تحریریں لکھنے کے ایسے طریقے ایجاد ہو چکے ہیں کہ ان کے لئے ایک علیحدہ لیبارٹری کی ضرورت ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اگر پہلے سے علم نہ ہو تو کوئی غلط طریقہ اختیار کرنے کے نتیجے میں خفیہ طریقے سے لکھی جانے والی کوئی تحریر ضائع بھی ہو سکتی ہے۔ زیادہ امکان اس بات کا رہ گیا ہے کہ اس پیکٹ میں کسی جگہ ایسی ہی کوئی خفیہ تحریر ہو سکتی ہے جس کے ذریعے کوئی انتہائی اہم پیغام بھیجا گیا ہو۔ کوئی ایسا پیغام جسے بھیجنے کے لئے ٹرانس میٹر کو بھی غیر محفوظ تصور کیا گیا ہو۔ کوئی اتنا اہم پیغام جس کے لئے ضروری کوڈ ورڈز پر انحصار کرنے کو خطرناک سمجھا گیا ہو۔ احتیاط در احتیاط یوں ہی تو نہیں برتی گئی ہوگی۔"

"خدا کا شکر ہے کہ مجھ سے غلطی نہیں ہوئی ۔۔۔۔ ورنہ تم نے تو مجھے دہلا ہی دیا تھا" بڈ نے کہا "اب اگر تم کہو تو میں اس پیکٹ پر کوئی خفیہ تحریر تلاش کرنے کے لئے کسی لیبارٹری کا بندوبست کروں؟"

"یہ کوئی اتنا معمولی کام نہیں بڈ! اس کے لئے رازداری بنیادی شرط ہے جو ہمیں آسانی سے میسر نہیں آسکتی ۔۔۔۔ خاص طور پر شی گورائے میں کہ یہاں اسرائیل کی حامی حکومت ہے" میں نے کہا "لیکن میرا خیال ہے کہ اس پیکٹ پر خفیہ تحریر تلاش کرنے کا مرحلہ بعد میں آئے گا۔ ابھی تو یہ اقدام قبل از وقت ہوگا۔ ایک کام ہمیں اور بھی کرنا ہے اور مجھے حیرت ہے کہ تم میں سے کسی کا ذہن اس طرف کیوں منتقل نہیں ہوا؟"

"اب بھی اگر تم مطمئن نہیں ہوئے تو اب فلٹر راڈز کے سوا اور بچا ہی کیا ہے" تہذیب نے کہا "اور فلٹر راڈز کے اندر کچھ ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔"

"سوال پیدا ہو یا نہ ہو یہ ہماری آخری امید ہیں۔ اگر ان میں سے بھی کچھ نہ نکلا تو پھر یہ بات یقینی ہو جائے گی کہ ہمیں کوئی خفیہ تحریر ہی تلاش کرنی ہے" میں نے ایک فلٹر پر انگلیوں کا ہلکا سا دباؤ ڈالتے ہوئے کہا "پھر یہ بات بھی ہے کہ اس قسم کی خفیہ چیز ایسی ہی جگہ چھپائی جانی چاہئے جو کسی کے وہم و گمان سے بھی باہر ہو۔ جس طرف کسی کا ذہن بھی نہ جا سکتا ہو۔"

چھٹی سگریٹ پر میں چونک پڑا۔ مجھے محسوس ہوا تھا کہ فلٹر کے اندر کوئی چیز موجود ہے۔

"کیا بات ہے؟" تہذیب نے مجھے چونکتے دیکھ کر تیزی سے کہا "کیا کچھ برآمد ہوا؟"

"ہاں' اس فلٹر کے اندر کچھ محسوس تو ہو رہا ہے" میں نے جوشیلے لہجے میں کہا اور جلدی جلدی دیگر فلٹر بھی چیک کرنے لگا۔ تین اور فلٹروں پر مجھے شبہ ہوا اور میں نے انہیں علیحدہ کر لیا۔

"ان چار فلٹروں کے اندر کوئی نہ کوئی چیز موجود ہے۔" میں نے کہا اور ایک فلٹر کو بڑی احتیاط سے پھاڑنا شروع کیا۔ روئی کے فلٹر کے درمیان سے آخرکار ہماری محنت کا ثمر نکل ہی آیا۔ یہ ایک مائیکرو فلم تھی۔

مائیکرو فلم دیکھتے ہی سب کے چہرے خوشی سے کھل اٹھے "یہ ہماری پہلی کامیابی ہے" بڈ نے خوشی سے کہا "اب مادام کلارا کو پتا چلے گا۔"

"ان لوگوں کی اتنی احتیاط ظاہر کرتی ہے کہ اس فلم میں واقعی کوئی انتہائی اہمیت کی چیز ہوگی" تہذیب مالکم ایکس بولی۔

"میں نے اس لئے آپ کے ساتھ شامل ہونے کا فیصلہ کیا تھا کہ یہ سنسنی مجھے کہیں اور نہیں مل سکتی تھی" عاطف نے کہا۔

وہ لوگ تبصرے کر رہے تھے اور میں دوسرے فلٹروں میں سے بھی مائیکرو فلمیں نکال رہا تھا۔ ہماری جدوجہد نتیجہ خیز ثابت ہوئی تھی۔ دشمن کی چار مائیکرو فلمیں ہمارے قبضے میں تھیں۔

"اب کیا خیال ہے تہذیب" میں نے مسکرا کر کہا "تم تو کہہ رہی تھیں فلٹر میں سے کچھ برآمد ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔"

"اپنا اندازہ غلط ہونے کی سب سے زیادہ خوشی بھی مجھے ہی محسوس ہو رہی ہے لیکن سوال یہ ہے کہ ان مائیکرو فلموں میں ہے کیا؟"

تہذیب کے اس سوال نے میرے سوا سب کو چونکا دیا۔ مائیکرو فلمیں برآمد ہونے کی انہیں اتنی خوشی ہوئی تھی کہ وہ یہ بھی بھول گئے تھے کہ یہ فلمیں ہمارے لئے اس وقت تک بے کار ہیں جب تک مائیکرو پروجیکٹر نہ میسر ہو۔

"شی گورائے میں تو مائیکرو پروجیکٹر کا حصول بہت دشوار ہوگا۔" بڈ بڑبڑایا "لیکن اگر تم کہو تو بڈ کوشش کر سکتا ہے۔"

"کوشش تو ہر معاملے میں ضرور کرنی چاہئے لیکن کوششوں کو ایک حد کے اندر ہی رہنا چاہئے" میں نے کہا "شی گورائے تو خیر بہت چھوٹی سی جگہ ہے' بعض بڑے بڑے ممالک میں بھی مائیکرو پروجیکٹر کسی عام دکان سے نہیں مل سکتا۔ تاہم اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ ہم خاموش ہی ہو کر بیٹھ جائیں۔ یہاں بھی شاپنگ کے بہت بڑے بڑے سینٹر ہیں۔ ممکن ہے کہیں سے مائیکرو پروجیکٹر مل ہی جائے۔"

"مائیکرو پروجیکٹر مہیا کرنا میری ذمے داری ہے چیف! لیکن تمہیں میری بات پر بھی کچھ توجہ دینی چاہئے۔"

"کون سی بات؟" میں نے چونک کر کہا۔

"مادام کلارا کے خلاف کوئی ٹھوس قدم اٹھانے کے بارے میں سوچو ۔۔۔۔ کراؤن نائٹ کلب پر ہلہ بولو۔ وہ ان کا بہت بڑا اڈہ ہے۔"

"جن مقامات پر مائیکرو پروجیکٹر ملنے کی توقع ہو سکتی ہے کیا ان مقامات کی نگرانی نہیں ہو رہی ہوگی؟" اچانک تہذیب نے کہا اور میں چونک پڑا۔

"ٹھیک کہہ رہی ہو۔ درحقیقت اس موقع پر ہم تک پہنچنے کے لئے ان کے پاس واحد ذریعہ یہی ہے لہٰذا ہم میں سے ہر ایک کو ایسی جگہوں سے دور رہنا چاہئے۔"

"یہ کیا بات ہوئی" بڈ بگڑ کر بولا "اگر ہم یوں ڈر کر بیٹھ گئے تو وہ لوگ ہم پر بالکل ہی حاوی آجائیں گے اور ہم ان کے خلاف کچھ بھی نہیں کر سکیں گے۔"

"بنیادی بات یہ ہے کہ مائیکرو پروجیکٹر کا ملنا ہی مشکل ہے تو پھر اس کی خاطر خود کو خطرے میں کیوں ڈالا جائے؟" میں نے کہا۔

"چلو ٹھیک ہے۔ میں تمہاری بات مانے لیتا ہوں لیکن اگر اس احتیاط پسندی کے نتیجے میں مائیکرو فلمیں اپنی اہمیت کھو بیٹھیں تو کیا ہوگا؟"

"اس بات کا فیصلہ تو اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب ہمیں یہ معلوم ہو جائے کہ ان مائیکرو فلموں میں کون سے راز

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پنہاں ہیں۔" تہذیب نے کہا۔

"اس کے علاوہ فوری اہمیت کی حامل چیزوں کے لئے کبھی مائیکرو فلموں کا سہارا نہیں لیا جاتا" میں نے کہا "مائیکرو فلموں کو ہمیشہ یا تو مستقل اہمیت یا پھر طویل المیعاد منصوبوں وغیرہ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے لہٰذا یہ اندیشہ بے سود معلوم ہوتا ہے کہ اگر ہم ان فلموں سے فوری فائدہ نہ اٹھا سکے تو یہ رائگاں ہو جائیں گی۔"

"ظاہر ہے جو بات تمہارے منہ سے نکل گئی تم اس کے حق میں دلیلوں کے انبار ہی لگاتے جاؤ گے اور چوں کہ تم باس بھی ہو لہٰذا ماتحت تو ویسے بھی تم سے بحث نہیں کر سکتے۔"

"یہ کیا بکواس ہے" میں نے غصیلے لہجے میں کہا "میں نے کب خواہ مخواہ تم لوگوں پر اپنے فیصلے مسلط کرنے کی کوشش کی ہے؟"

"تم سمجھ نہیں رہے" تہذیب نے ہنستے ہوئے کہا "بڈ کا غصہ اصل میں اس بات پر ہے کہ تم نے اس کے کہنے کے مطابق کراؤن نائٹ کلب پر چڑھائی کیوں نہیں کی؟"

"ہاں اور کیا" بڈ نے بڑی سنجیدگی سے سرہلایا "اپنی ہی اپنی چلائے جا رہے ہو۔ بڈ کی کوئی سنتا ہی نہیں۔"

"تمہاری ایک نامعقول فرمائش نظر انداز کرنے کا خمیازہ اس صورت میں بھگتنا پڑے گا کہ تم مجھ پر بے بنیاد الزامات عائد کرو گے" میں نے بڈ کو گھورتے ہوئے کہا۔

"ایک اچھے باس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے ماتحتوں کی ضروریات کا خیال رکھے" بڈ نے ڈھٹائی سے کہا "ورنہ ردعمل کے طور پر تو کچھ بھی ہو سکتا ہے۔"

"تم نہایت بے ہودہ آدمی ہو۔ تم سے ذرا صبر نہیں ہو سکتا۔ آج کی رات کے لئے میرا پروگرام یہی تھا کہ ہم کراؤن نائٹ کلب کی طرف جائیں گے۔"

"تھا' کا کیا مطلب ہے چیف!" بڈ بوکھلا کر بولا "کیا اب تم نے اپنا پروگرام تبدیل کر دیا ہے۔"

"وہ تو کرنا ہی پڑے گا" میں نے بے رخی سے کہا "ورنہ کیا تمہارے خیال میں مجھے اپنے اوپر الزامات عائد کرانے کا شوق ہے؟"

"ارے نہیں چیف! توبہ.... توبہ" بڈ نے اپنے دونوں کان پکڑتے ہوئے کہا "اب کیا بڈ کو اتنا بھی حق نہیں ہے کہ وہ تم سے مذاق کر سکے۔"

بڈ کے انداز میں اتنی بے ساختگی تھی کہ تہذیب کے ساتھ ساتھ عاطف اور طلحہ بھی ہنس پڑے اور میں بڈ کو خشمگیں نظروں سے [illegible]

"تم بہت فراخ دل ہو چیف! اس لئے تو بڈ تمہارا ہو کر رہ گیا ہے ورنہ کتنے ہی لوگوں کی تمنا ہے کہ بڈ ان کے ساتھ کام کرے مگر بڈ تو تمہارا دیوانہ ہے۔"

"بس بس" میں نے ہاتھ اٹھا کر کہا "زیادہ خوشامدیں کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آج رات میں کراؤن نائٹ کلب جا کر وہاں کے حالات بھی دیکھ لوں گا۔"

"یعنی.... یعنی تم اکیلے وہاں جاؤ گے" بڈ نے حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر مجھے دیکھا۔

"ہاں' میرا پروگرام یہی ہے کہ وہاں اکیلے ہی جاؤں لیکن اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟"

"تمہیں اپنا خیال رکھنا چاہئے چیف!" بڈ بڑبڑایا "تمہاری زندگی بہت اہم ہے لیکن تمہیں ذرا احساس نہیں ہے۔"

"میری زندگی اہم ہے تو میرے لئے زیادہ بہتر یہ نہیں ہو گا کہ میں چوڑیاں پہن کر گھر بیٹھ رہوں؟" میں نے طنزیہ انداز میں کہا۔

"میرا یہ مطلب نہیں تھا" بڈ نے بوکھلا کر کہا "اس قسم کی خطرناک جگہوں پر تمہارا تنہا جانا کسی طرح بھی مناسب نہیں ہے' تمہیں اپنے تحفظ کا خیال رکھنا چاہئے۔"

"تو یوں کیوں نہیں کہتے کہ تم خود بھی میرے ساتھ جانا چاہتے ہو؟"

"میں تم سے کچھ نہیں کہتا چیف! اگر تم مناسب سمجھو تو مجھے ساتھ لے چلو۔ نہ مناسب سمجھو تو میں اصرار بھی نہیں کروں گا۔"

"اب تم راہ راست پر آئے نا" میں نے کہا "اب میں تمہیں بتاتا ہوں کہ آج رات کے لئے میرا منصوبہ کیا ہے اور اس میں تم لوگوں کو کیا رول کرنا ہے۔"

○☆○

سورج غروب ہونے کے بعد میں تہذیب کے ساتھ شی گورائے کی سڑکوں پر نکل آیا۔ کار کا رخ میں نے سنسان سڑکوں کی طرف موڑ دیا تھا۔ پروگرام کے مطابق تہذیب کو مادام کلارا سے ٹرانسمیٹر پر گفتگو کرنی تھی اور اس کے لئے ضروری تھا کہ اس سے گفتگو کے دوران ہم متحرک رہیں ورنہ ہم مارے جاتے۔ ایسے آلات کی کمی نہیں تھی جو نشریات کی سمت اور فاصلے کی نشان دہی کر دیتے ہیں۔

"میں تمہاری موت بات کر رہی ہوں کلارا بھوری بلی" رابطہ قائم ہونے پر تہذیب نے بڑے شگفتہ لہجے میں کہا "تم نے ریتا سالومن سے عدم تعاون کا رویہ اپنا کر اچھا نہیں کیا۔ ریتا سالومن کے بارے میں تمہیں یہ معلوم نہیں ہو گا کہ اگر وہ ایک بار میدان عمل میں اتر آئے تو پھر اس کی راہ میں کوئی مشکل حائل نہیں ہو سکتی۔"

"میں نے تمہارے بارے میں سنجیدگی سے غور کیا ہے" کلارا کی آواز آئی "لیکن تم نے تو کہا تھا کہ تم ملک سے باہر جا رہی ہو؟"

"عین وقت پر مجھے خیال آیا کہ شاید تم میرے اس طرح چلے جانے کو میدان چھوڑنے پر محمول کرو اور مجھے یہ ہرگز گوارا نہیں ہے لہٰذا میں نے اپنا پروگرام ملتوی کر دیا ہے۔"

"تم جو چاہو کہہ سکتی ہو۔ اس لئے کہ فی الحال تمہارا پلہ بھاری ہے اور وقتی طور پر مجھے تمہاری برتری تسلیم کرنے میں کوئی عار نہیں ہے۔"

تہذیب بڑے زہریلے انداز میں ہنسی "پے در پے شکستیں تمہارا مقدر بنی ہیں' اس کے باوجود بھی تمہارے یہ تیور ہیں۔"

"یہ سب باتیں چھوڑو اور مجھے یہ بتاؤ کہ تمہارا مطالبہ کیا ہے؟" کلارا نے کہا۔

"سب سے پہلے میں نے تمہیں خبر دی کہ تمہارا ایک آدمی ولسن گوٹے مل سے ایک آدمی کا کٹا ہوا سر لے کر آ رہا ہے لیکن تم نے اس بات کو اس لئے اہمیت نہیں دی کہ یہاں کی حکومت کے جو کرتا دھرتا ہیں ان سے تمہارے اچھے مراسم ہیں۔ پھر ہم نے تمہارے ایک آدمی کو اغوا کیا' تم نے اسے بھی کوئی اہمیت نہیں دی۔ شاید اس لئے کہ وہ آدمی تمہارے نزدیک زیادہ اہم نہیں ہو گا۔ اس کے بعد میرے چکر میں تمہارا ایک آدمی مارا گیا۔ تم لوگ پھر بھی راہ راست پر نہیں آئے لیکن میں دیکھ رہی ہوں کہ ڈن مل کے ایک معمولی سے پیکٹ نے تمہارے کس بل نکال دیئے ہیں" تہذیب نے معنی خیز لہجے میں کہا "کیا اس پیکٹ کی اہمیت بہت زیادہ ہے؟"

"اس کی اہمیت بہت زیادہ بھی نہیں ہے" کلارا نے گڑبڑا کر کہا "دراصل میں تمہاری طرف دوستی کا ہاتھ بڑھانا چاہتی ہوں۔"

"خواہ مخواہ" تہذیب ہنس پڑی "یا میں تمہیں بہت زیادہ اچھی لگنے لگی ہوں؟" تہذیب کے لہجے میں طنز کی بہت گہری کاٹ موجود تھی۔ کلارا تلملا کر رہ گئی ہو گی۔

"تم غلط سمجھ رہی ہو" اس نے بڑی احتیاط سے کہا "آپس میں تصادم کا نتیجہ ہم دونوں کے ہی حق میں مضر ہو گا۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ ہم مصالحت کی کوئی راہ نکال لیں۔"

"یہی بات تو میں نے بھی تم سے ابتدا میں کہی تھی جو اس وقت تمہاری سمجھ میں نہیں آئی تھی لیکن شکر ہے کہ تمہیں جلد ہی عقل آ گئی۔ ورنہ بہت بڑے بڑے نقصانات اٹھا کر تم آخر کار اسی نتیجے پر پہنچتیں۔"

"ٹھیک ہے" کلارا نے جلدی سے کہا "اب تم یہ بتا دو کہ تمہارا مطالبہ کیا ہے؟"

"بہت سادہ اور آسان سا مطالبہ ہے" تہذیب نے کہا "تمہارے غیر قانونی کاروبار میں پچاس فیصد حصہ ہمارا بھی ہونا چاہئے۔"

"پچاس فیصد" کلارا نے بڑی مشکل سے کہا "اتنا بڑا حصہ تو کسی بنیاد پر ہی دیا جا سکتا ہے۔"

"بنیاد تو موجود ہے کلارا ڈیئر" تہذیب چہکی "ریتا سالومن نہیں چاہے گی تو تم لوگ شی گورائے میں کچھ بھی نہیں کر سکتے۔"

میرے کان ان دونوں کے درمیان ہونے والی گفتگو پر مرکوز تھے مگر میری تمام تر توجہ ڈرائیونگ کی طرف تھی۔ میں بہت تیز کار چلا رہا تھا اور تیزی سے سڑکیں تبدیل کر رہا تھا تاکہ کوئی آلہ ہماری صحیح نشان دہی نہ کر سکے۔

"جو کچھ تم نے ابھی تک دیکھا وہ میرے آدمیوں کی کارکردگی کا ادنیٰ سا نمونہ ہے" تہذیب کہہ رہی تھی "میں تمہیں ڈھیل دے رہی ہوں تاکہ کم سے کم نقصان کے عوض تمہیں زیادہ سے زیادہ عقل آ جائے۔ غور کرو تو یہ تمہارے لئے ایک سنہری موقع ہے۔ ہم نے اب تک تمہیں کوئی بڑا نقصان پہنچانے سے گریز کیا ہے لیکن اگر تمہاری روش یہی رہی تو پھر اپنی مصلحت کوشی کی موجودہ روش ترک کر دینی پڑے گی۔"

"سنو ریتا" کلارا نے کہا "ہم یہاں کوئی کاروبار نہیں کر رہے کہ اس کی آمدنی میں سے پچاس فیصد تمہارے حوالے کر دیں گے۔"

"ریتا سالومن کی معلومات میں آج تک کوئی شخص بھی اضافہ نہیں کر سکا۔ تم مجھے یہ بتانے کی کوشش مت کرو کہ تم لوگ کیا کر رہے ہو اور کیا نہیں کر رہے ہو اس لئے کہ تمہارے بارے میں ہم وہ کچھ بھی جانتے ہیں جو شاید تمہیں بھی معلوم نہ ہو۔"

"اوہ! تو تم نے ڈیوڈ ریان پر تشدد کر کے اس کی زبان کھلوائی!"

"اور ڈیوڈ ریان کو کس کی نشان دہی پر اغوا کیا تھا؟" تہذیب نے طنزیہ لہجے میں کہا "نہیں کلارا ڈیئر! ہم اپنی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

معلومات کے لئے کسی ایک ذریعے کے محتاج نہیں ہیں۔ جو لوگ کسی ایک ذریعے پر انحصار کرتے ہیں ان کی زندگی بھی بڑی مختصر ہوتی ہے۔"

کلارا کے پاس اس بات کا کوئی جواب نہیں تھا۔ یہ ایک ایسی گتھی تھی جسے وہ کسی طرح بھی سلجھا نہیں پا رہی تھی۔ یہ ممکن تھا کہ ڈیوڈ کی زبان کھلوا کر ان کے بارے میں معلومات حاصل کرلی گئی ہوں مگر پھر سوال یہ پیدا ہوتا تھا کہ ڈیوڈ تک کس طرح پہنچے؟ اور سب سے بڑا دھاکا تو یہ تھا کہ جو مائیکرو فلمیں انتہائی خفیہ طریقے سے منگوائی گئی تھیں ہمیں اس کے بارے میں کس ذریعے سے اطلاع ملی۔

"ڈیوڈ ریان کو انگلی بھی نہیں لگائی گئی کلارا!" چند لمحوں کے بعد تہذیب نے دوبارہ کہا "اگر تمہیں اس پر شبہ ہے تو اس سے تمہاری بات کرائی جا سکتی ہے۔"

"نہیں' اس کی ضرورت نہیں ہے" کلارا نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا "لیکن تمہارے مطالبے پر غور کرنے کے لئے مجھے وقت درکار ہوگا۔"

"تم غور کرو تو تمہیں محسوس ہوگا کہ میرا مطالبہ ناجائز نہیں ہے۔ اگر ہم چاہیں تو تم لوگ شی گورائے میں کچھ بھی نہیں کر سکتے۔"

"مجھے اس بات پر حیرت ہے کہ تم اچانک ہی نمودار ہوئی ہو۔ میں نے کبھی کسی سے تمہارا ذکر تک نہیں سنا۔"

"ایسا ہی ہوتا ہے کلارا! ریتا سالومن کے شکار کبھی اس کا تذکرہ بھی زبان پر نہیں لاتے۔ کچھ عرصے بعد تم بھی یہی کروگی۔ مجھے بھی نام و نمود کا شوق نہیں ہے۔ اگر کسی موقع پر تم یہ بھی کہہ دو کہ ریتا سالومن تمہاری جوتیوں کی خاک کے برابر بھی نہیں ہے تب بھی میں برا نہیں مانوں گی لیکن اس کے لئے شرط یہی ہے کہ ہمیں باقاعدگی سے ہمارے حصے کی رقم ادا کرتی رہو۔"

"میں کوشش کروں گی کہ تمہارے لئے کچھ رقم کی منظوری مل جائے" کلارا نے کہا "تاکہ تمہارا کام بھی چلتا رہے۔"

"میں بھیک نہیں مانگ رہی ہوں کلارا!" تہذیب غرائی "ہمیں مستقل طور پر تمہارے منافع کی پچاس فیصد رقم چاہئے ہوگی ورنہ تمہیں شی گورائے سے اپنا بوریا بستر گول کرنا پڑے گا۔"

"یہاں ہمارے کاروبار ضرور ہیں ریتا! لیکن اس سے کہیں زیادہ ہمارے اخراجات ہیں۔"

"یا کل آمدنی کا پچاس فیصد یا کل اخراجات کا پچاس فیصد" تہذیب نے فیصلہ کن لہجے میں کہا "اس سے کم پر کوئی سودا نہیں ہو سکتا۔"

"تم زیادتی کر رہی ہو۔۔۔ ہمارے وسائل بہت محدود ہیں۔ تم نے شاید ہم سے غلط توقعات وابستہ کر رکھی ہیں۔"

"ریتا سالومن کبھی غلطی نہیں کرتی کلارا بھوری بلی!" تہذیب نے زہریلے لہجے میں کہا "ابھی تک تم اس خوش فہمی کا شکار معلوم ہوتی ہو کہ شاید ہم ڈن ہل کے پیکٹ کی اصلیت تک نہیں پہنچ سکے۔ میں تمہاری خوش فہمی دور کر دینا چاہتی ہوں۔ تمہاری اطلاع کے لئے عرض ہے کہ ہم نے سگریٹوں میں پوشیدہ مائیکرو فلمیں برآمد کرلی ہیں۔"

ایک بار پھر دوسری طرف سناٹا چھا گیا۔ یہ بات اگرچہ بہت زیادہ غیر متوقع نہیں تھی لیکن اس کے باوجود یہ اطلاع کسی بم کی طرح کلارا کے اعصاب پر گری تھی۔ اس کا بس چلتا تو ریتا سالومن کو گولیوں سے چھلنی کر دیتی لیکن اس کی بدقسمتی یہ تھی کہ ہم مکمل تاریکی میں تھے اور ہم تک پہنچنے کے لئے اس کے پاس کوئی سرا بھی نہیں تھا۔

"تمہیں سانپ کیوں سونگھ گیا بھوری بلی!" تہذیب نے زہریلے لہجے میں کہا "کیا میں تمہیں یہ بھی بتاؤں کہ تمہارے آدمی مجھے ساحلی تفریح گاہ میں ڈھونڈتے پھر رہے تھے اور یہ کہ انہوں نے مجھے تلاش کرنے کے لئے اس شخص کا سہارا بھی لیا تھا جو ٹیلی فون کے نزدیک کاؤنٹر پر موجود تھا؟"

"میں نے واقعی تمہیں سمجھنے میں غلطی کی تھی" کلارا نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا "لیکن میری درخواست ہے کہ ان مائیکرو فلموں کو ضائع نہیں ہونا چاہئے۔"

"کیا تم نے مجھے اتنا احمق سمجھ رکھا ہے کلارا! وہ فلمیں تو تمہارے خلاف سب سے مضبوط کارڈ ہیں۔ ہم بھلا انہیں کس طرح ضائع کر سکتے ہیں۔"

"میں خود مختار نہیں ہوں ریتا! ورنہ میں ابھی معاملے کو ختم کر دیتی لیکن مشکل یہ ہے کہ مجھے بھی کچھ دوسرے لوگوں سے منظوری لینا پڑتی ہے۔"

"میں اس بات سے بخوبی واقف ہوں کلارا! ہم نے تمہیں چھیڑنے سے قبل طویل عرصے تمہارا بہت قریب سے جائزہ لیا ہے۔ تمہارے تمام طریق کار ہمارے علم میں ہیں۔ اگر تم کہو تو میں شی گورائے میں تمہارے اڈوں کے بارے میں تفصیلات فراہم کر دوں۔ میں تمہیں یہ بھی بتا سکتی ہوں کہ کہاں سے تمہیں کتنی آمدنی ہوتی ہے۔"

"میں نے تم سے کہا ناکہ میں اس وقت تمہیں کوئی حتمی جواب نہیں دے سکتی۔"

"لیکن میں تمہیں بتا سکتی ہوں کہ آئندہ تمہارا جواب کیا ہوگا۔۔۔ تم معمولی رد و قدح کے بعد بڑی سے بڑی رقم ادا کرنے کے لئے بھی تیار ہو جاؤگی اور ادائیگی بھی ہمارے طے شدہ طریق کار کے مطابق کروگی لیکن اس آڑ میں تم ہم تک پہنچنے کی کوشش کروگی اور میں تمہیں پیشگی اطلاع دے رہی ہوں کہ تمہاری یہ کوشش ناکام بنادی جائے گی؟"

"تمہارے تمام خدشات غلط ثابت ہوں گے" کلارا نے کہا "میں پوری کوشش کروں گی کہ تمہارا مطالبہ من و عن تسلیم کرلیا جائے۔"

"تم مجھ پر کوئی احسان نہیں کروگی" تہذیب زہریلے لہجے میں بولی "یہ تو تمہاری مجبوری ہے۔"

کلارا نے تہذیب کے جواب پر کوئی رد عمل ظاہر کرنے کے بجائے سرسری لہجے میں کہا "لیکن میں تم سے رابطہ کس طرح قائم کروں گی؟"

"اس کے لئے تمہیں فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ صبح نو بجے کے قریب میں تم سے خود ہی رابطہ کروں گی۔"

تہذیب نے گفتگو کرکے ٹرانسمیٹر کا سوئچ آف کر دیا "کیا خیال ہے علی! میں نے تسلی بخش گفتگو کی ہے نا؟"

"تم اپنا رول غیر معمولی خوش اسلوبی سے نبھا رہی ہو" میں نے تعریفی نظروں سے اس کی طرف دیکھا "اگر تم میں یہ خوبی نہ ہوتی تو تم علی یار خان کی منظور نظر کیوں ہوتیں۔"

○☆○

کراؤن نائٹ کلب کے وسیع و عریض احاطے میں اسٹیل گرے کلر کی چمچماتی ہوئی مرسڈیز داخل ہوئی اور پارکنگ لاٹ میں جاکر رک گئی۔ اسٹیل گرے کلر کی اس مرسڈیز سے عمدہ قسم کے سوٹ میں اترنے والا میں خود تھا۔ میرے ہاتھوں کی انگلیوں میں بیش قیمت جواہرات کی انگشتریاں نظر آرہی تھیں۔ میں ایک خاص مقصد کے تحت اس حلئے میں یہاں آیا تھا۔ بڈ نے اس کلب کے بارے میں تفصیلی معلومات مجھے فراہم کردی تھیں۔ یہاں کے دستور کے مطابق جب بھی کوئی اجنبی اور امیر شخص یہاں داخل ہوتا تھا تو اسے یہاں موجود لڑکیاں گھیر لیتی تھیں۔ وہ لڑکیاں خاص طور پر اس مقصد کے تحت وہاں ملازم رکھی گئی تھیں۔ وہ نہ صرف ہر قسم کی رفاقت کے لئے تیار رہتی تھیں بلکہ ان کی کوشش یہ بھی ہوتی تھی کہ کسی طرح اس شخص کو جوئے خانے میں لے جائیں جہاں بڑے پیمانے پر جوا ہوا کرتا تھا اور وہاں سے کسی بھی شخص کا جیت کر نکلنا محال تھا۔

پارکنگ لاٹ سے نکل کر کلب کی عمارت کی طرف بڑھتے وقت مجھے وہ لڑکی نظر آگئی۔ انتہائی حسین و جمیل' اس لڑکی نے مغربی لباس بڑے سلیقے سے زیب تن کر رکھا تھا۔ اس کے کسی انداز سے عامیانہ پن ظاہر نہیں ہوتا تھا اور نہ اس کے بارے میں یہ شبہ کیا جا سکتا تھا کہ وہ خاص اس مقصد کے تحت یہاں ملازم رکھی گئی ہوگی۔

"ہائے" نزدیک پہنچنے پر اس نے اپنی مترنم آواز میں کہا "میں دیکھ رہی ہوں کہ آپ یہاں تنہا آئے ہیں۔"

"معاف کیجئے گا میں آپ کو پہچان نہیں سکا" میں نے بے رخی سے کہا "کیا ہم پہلے بھی کہیں مل چکے ہیں؟"

"اوہ معاف کرنا" وہ خجل سی ہوگئی "پہلے مجھے اپنا تعارف کرا دینا چاہئے تھا' خیر کوئی بات نہیں' اب کرا دیتی ہوں۔ مجھے فلورا کہتے ہیں اور میں ایک مقامی فرم میں ٹائپسٹ ہوں۔"

"اچھا" میں نے سپاٹ لہجے میں کہا "تو میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں۔"

"یہ بہت مہنگی جگہ ہے۔ کبھی کبھار دل گھبراتا ہے تو اس طرف نکل آتی ہوں" اس نے اداسی سے کہا "وقتی طور پر کسی کی رفاقت میسر آجاتی ہے تو تھوڑی بہت دیر کے لئے دل بہل جاتا ہے۔ کبھی کوئی نہیں ملتا تو یوں ہی واپس چلی جاتی ہوں۔ اتنی مہنگی تفریح میں تو مہینے میں ایک بار بھی افورڈ نہیں کر سکتی۔"

"ہوں" میں نے اسے غور سے دیکھا "تو تم نے اس لئے مجھے روکا تھا؟"

"معلوم نہیں تم میرے بارے میں کیا خیال کرو لیکن میں نے تو سوچا تھا تم اکیلے ہو۔ شاید تم بھی میری طرح تنہائی محسوس کر رہے ہوگے اس لئے۔۔۔"

"تم نے بہت اچھا کیا مائی ڈیئر فلورا" میں نے مسکرا کر کہا "میں بھی کسی کی حسین رفاقت کا متمنی تھا لیکن میرے ساتھ مشکل یہ ہے کہ میں رفاقت خریدنے کا قائل نہیں ہوں۔ یہ ایسی چیز ہے ہی نہیں جس کی خرید و فروخت کی جائے۔ یہ تو باہمی رضامندی کے سودے ہوتے ہیں۔ اگر کوئی صرف فرض نبھانے کے لئے ساتھ دے تو شدید ذہنی کوفت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔"

"میں بھی ہر کس و ناکس کو اپنا ساتھی نہیں بناتی' اگر کوئی دل کو بھا جائے تو ٹھیک۔۔۔ ورنہ میں واپس چلی جاتی ہوں۔"

"گویا آج شام خوش قسمتی میرا مقدر ہے" میں نے معنی خیز لہجے میں کہا "اگر میں کسی اور چیز کی خواہش کرتا تو وہ بھی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بالکل تمہاری طرح میری جھولی میں آگرتی۔"

اس نے مسکرا کر میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیں "خوش قسمت تو میں ہوں" اس نے بڑی بے باکی سے کہا "ورنہ کہاں میں اور کہاں تم جیسا وجیہہ نوجوان....."

میں زور سے ہنس پڑا "تمہاری صحبت میں بڑا پُرلطف وقت گزرے گا۔ تم تو گفتگو کے فن میں بھی طاق ہو۔"

"معلوم نہیں کیوں تم نے ابھی تک اپنا نام نہیں بتایا!" اس نے شکایتی انداز میں کہا۔ یوں جیسے مجھ سے شکایت کرنا اس کا حق ہو۔ میں اچھی طرح سمجھ رہا تھا کہ وہ ہر ایک کو ایسے ہی انداز دکھا کر گھیرتی ہوگی۔ جس طرح اس نے میری تعریف کی تھی اوروں کی تعریف بھی اسی طرح کرتی ہوگی۔ وہ تو خیر اس بات کے پیسے لیتی تھی لیکن میں خوب جانتا تھا کہ ہر لڑکی اسی قسم کے نسوانی ہتھیار سے لیس ہوتی ہے۔ اس کے بارے میں پتا ہی نہیں چلتا کہ وہ کب سنجیدہ ہے اور کب بے وقوف بنا رہی ہے۔ دنیا میں ایسے لوگوں کی بھی کمی نہیں جو اس قسم کے جال میں پھنس جاتے ہیں اور بزعم خود یہی سمجھتے رہتے ہیں کہ وہ خود صنف نازک کو بے وقوف بنا رہے ہیں لیکن ایک نہ ایک دن انہیں معلوم ہو ہی جاتا ہے کہ وہ اپنی تمام تر چالاکیوں کے باوجود... چوٹ کھا گئے ہیں۔ اس انکشاف کے بعد، تھوڑا بہت وقت پچھتاوے میں گزارنے کے بعد وہ از سر نو نکل کھڑے ہوتے ہیں... دوبارہ بے وقوف بننے کے لئے۔

میں ان تمام حقائق سے باخبر تھا لہٰذا یہ کیوں کر ممکن تھا کہ میں دھوکا کھا جاتا لیکن میں اس پر ظاہر نہیں کر سکتا تھا کہ میں اس کی اصلیت سے واقف ہوں۔ میں تو یہاں آیا ہی بے وقوف بننے کے لئے تھا لہٰذا میں نے ایک طویل سانس لی اور مسکرا کر کہا "خاکسار کو ایڈم ڈی فلوک کہتے ہیں۔ آپ آسانی کی خاطر مجھے صرف ایڈی کہہ کر بھی مخاطب کر سکتی ہیں۔"

"ٹھیک ہے" وہ مسکرائی "کیا تم یہاں اکثر آتے رہتے ہو مسٹر ایڈی؟" اس نے سوال کیا حالاں کہ وہ اچھی طرح جانتی تھی کہ میں نے پہلی بار کراؤن نائٹ کلب کے احاطے میں قدم رکھا ہے۔ یہ کیسے ممکن تھا کہ وہ وہاں آنے جانے والوں سے واقف نہ ہو۔ آخر وہ وہاں مستقل ملازم کی حیثیت سے کام کر رہی تھی۔

"نہیں، میں آج پہلی بار یہاں آیا ہوں" میں نے کہا "اور میری خوش قسمتی کہ تم جیسی خوش جمال دوشیزہ رہنمائی کے لئے مل گئی۔ ورنہ میں تو یہاں کے قوانین سے قطعی لاعلم ہوں۔"

"اس اعتبار سے تو واقعی تم خوش قسمت ہو" اس نے کمال بے تکلفی سے میرا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا "آؤ، پہلے ٹکٹ خرید لیں، پھر اندر چلیں گے۔"

دو ٹکٹ خریدنے کے بعد میں اس کے ساتھ اندر داخل ہو گیا "یہ کلب اس اعتبار سے منفرد ہے کہ یہاں ہر قسم کا ماحول میسر آجاتا ہے" اس نے میرے ساتھ اندر داخل ہوتے ہوئے کہا "تم یہ بتاؤ کہ تمہارا موڈ کیا ہے؟"

"جی چاہتا ہے کہ پُرسکون سے گوشے میں بیٹھ کر تم سے باتیں کرتے ہوئے رات بتا دوں" میں نے بڑے رومانٹک لہجے میں کہا اور وہ ہنس پڑی۔

"میں خود بھی ایسے ہی موڈ میں ہوں..... تو پھر آؤ لان کی طرف چلتے ہیں۔"

مجھے نہیں معلوم تھا کہ وہاں کوئی لان بھی ہے اور اگر ہے تو کس قسم کا ہے لیکن مجھے اس بات پر زیادہ غور نہیں کرنا پڑا۔ چند راہداریوں سے گزرنے کے بعد ایک دروازے سے نکل کر ہم ایک لان میں پہنچ گئے جہاں باقاعدہ میزیں اور کرسیاں بچھی ہوئی تھیں۔ اس کشادہ لان کے گرد اونچی دیوار تھی اور دیوار کے ساتھ ساتھ کنج بنے ہوئے تھے جن کے اندر بھی بیٹھنے کا انتظام تھا۔ مزے دار بات یہ تھی کہ وہاں بجلی کا کوئی بندوبست نہیں تھا۔ روشنی کے لئے میز پر دو خوب صورت ڈیزائن والی لالٹینیں جل رہی تھیں جن کی مدھم روشنی نے ماحول کو کچھ زیادہ ہی رومانٹک بنا دیا تھا۔

"کمال ہے بھئی" میں نے واقعی حیران ہوتے ہوئے کہا "یہ تو بالکل ویسا ہی ماحول ہے جس کی مجھے اس وقت خواہش تھی لیکن یہاں تو چند ہی میزیں آباد نظر آرہی ہیں۔"

"یہاں صرف وہی لوگ آتے ہیں جو بہت زیادہ خوش ذوق ہوتے ہیں" فلورا نے اپنے نرم و نازک ہاتھوں سے میرا ہاتھ تھام کر دور افتادہ کنج کی طرف بڑھتے ہوئے کہا "اس لان کا نام گوشۂ عافیت ہے اور ایک اسی کی کشش مجھے یہاں کھینچ کر لے آتی ہے۔"

وہ میرا ہاتھ تھامے تھامے مجھے ایک کنج تک لائی جس کے برابر والے دونوں کنج غیر آباد نظر آرہے تھے۔ فلورا کے عزائم اچھے دکھائی نہیں دے رہے تھے تاہم اب میں یہاں آگیا تھا تو مجھے بھگتنا ہی تھا۔

کنج میں قدم رکھتے ہی میرے ہوش اڑ گئے۔ میرا خیال تھا کہ کنج کے اندر بھی نشستوں کی ترتیب وہی ہوگی جو باہر ہے۔ یعنی ایک میز کے گرد چار کرسیاں..... مگر وہاں تو منظر ہی کچھ اور تھا۔ میز دیوار میں نصب تھی اور اس کے سامنے

ایک صوفہ نما نشست جس کے پہلو اور عقب کی دیواریں اتنی اونچی تھیں کہ دوسری طرف بیٹھا ہوا آدمی بلکہ جوڑا پوری طرح چھپ کر رہ جائے۔ گویا اگر یہاں بیٹھنا تھا تو اس کے ساتھ ایک ہی نشست پر بیٹھنا پڑتا اور اس کے بعد جو کچھ بھی ہوتا اسے سوچ کر ہی مجھے جھرجھری سی آگئی لیکن مشکل یہ تھی کہ میں جو قدم اٹھا چکا تھا اسے واپس بھی نہیں لے سکتا تھا لہٰذا دل پر جبر کر کے مجھے ایک قدم اور اٹھانا پڑ گیا۔ میرے ہاتھ پر فلورا کے گداز ہاتھ کے دباؤ میں اضافہ ہو گیا تھا۔

"بہت عمدہ ہے" میں نے بڑی مشکل سے کہا۔ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ میں کس جنجال میں پھنس گیا ہوں۔ مجھے اس سے اس قدر بے باکی کی توقع نہیں تھی۔

"تو پھر تم اچانک اتنے بجھے بجھے کیوں نظر آنے لگے" اس نے میرے کانوں میں سرگوشی کی۔

"میں بجھا ہوا" میں گھبرائے ہوئے سے انداز میں ہنس پڑا "نہیں تو، میں تو ذرا بھی نہیں بجھا..... تمہیں غلط فہمی ہوئی ہوگی۔"

"تو پھر مجھ سے کھنچ کیوں رہے ہو" اس نے میرے کاندھے سے سر ٹکاتے ہوئے کہا۔ اس کی آواز جذبات سے بوجھل ہو رہی تھی "کیا میں اتنی ہی بری ہوں۔"

اچانک مجھے خیال آیا کہ میں انتہائی نامناسب رویے کا مظاہرہ کر رہا تھا۔ اگر کوئی لڑکی اس قسم کے رویے کا مظاہرہ کرے اور ساتھ ہی وہ نوجوان اور حسین بھی ہو تو مرد کی عقل پر پتھر پڑ جانے چاہئیں۔ میرے رویے کا کھنچاؤ اسے شبے میں ڈال سکتا تھا اور ممکن ہے اس کے بعد مجھے اپنے مقاصد کے حصول میں دشواریوں کا سامنا کرنا پڑ جاتا۔

میں نے یکلخت اس کی کمر کے گرد ہاتھ ڈال کے اسے خود سے قریب کرنے کی کوشش کی جس کی قطعی کوئی گنجائش نہیں تھی۔ اس کے سراپا سے خوشبوؤں کی لپٹیں اٹھ رہی تھیں۔ اس نے بہت عمدہ قسم کا سینٹ لگا رکھا تھا لیکن اس سے بھی بڑھ کر اس کے جسم اور زلفوں کی مہک تھی۔

"یہ تم مجھے کہاں لے آئیں فلورا۔" میں نے اس کے کان میں سرگوشی کی "مجھے ڈر ہے کہ کہیں ضبط کا دامن میرے ہاتھوں سے نہ چھوٹ جائے۔ کہیں میں بہک نہ جاؤں۔"

"بہک جاؤ نا۔" وہ آنکھیں بند کئے کئے بولی "کیا بہکنے کے لئے بھی اجازت لینے کی ضرورت ہوتی ہے؟"

"اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہوتی مگر اس میں ماحول کا بھی تو بہت دخل ہوتا ہے۔ میں ضبط کا آدمی ہوں۔ ایک بار ضبط کا دامن ہاتھوں سے چھوٹ جائے تو بڑی مشکل ہو جاتی ہے۔"

"معلوم نہیں تم کس قسم کی باتیں کر رہے ہو۔ یہ باتیں کرنے کا وقت تو نہیں ہے۔" وہ کسمسا کر بولی۔

"میرے خیال میں یہاں بیٹھ کر تو باتیں نہیں کی جا سکتیں۔ یہاں بڑی گھٹن ہے۔ کسی روز میں اپنے غریب خانے پر تمہاری دعوت کروں گا۔ اس روز تمہیں میرے بارے میں اندازہ ہوگا۔ اسی روز تمہیں پتا چلے گا کہ جب میرے ہاتھوں سے ضبط کا دامن چھوٹتا ہے تو کیا قیامت آتی ہے۔ میری مانو تو اس وقت باہر کھلی ہوا میں چل کر بیٹھتے ہیں۔"

فلورا ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی "تم نے سارا موڈ تباہ کر دیا۔" وہ تنک کر بولی "چلو، باہر ہی چلتے ہیں۔"

میں نے دل ہی دل میں خدا کا شکر ادا کیا اور اس موقعے سے فائدہ اٹھانے میں کسی بھی قسم کا تساہل نہیں برتا اس کے ساتھ اس کنج تنہائی میں بیٹھ کر خود پر قابو رکھنا جس قسم کا کڑوا امتحان تھا اس قسم کے امتحانوں سے میں ہمیشہ بچ نکلنے کی ہی کوشش کرتا تھا۔

ہم ایک بیرونی میز پر آبیٹھے۔ میں نے دو تین گہری گہری سانسیں لے کر کھلی فضا سے آکسیجن کی وافر مقدار اپنے پھیپھڑوں میں داخل کی۔ اس سے مجھے اپنی پراگندہ ذہنی ختم کرنے میں بڑی مدد ملی ورنہ فلورا کے غیر متوقع حملے نے میرے ہوش و حواس تتر بتر کر کے رکھ دیے تھے۔ میں یہ فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا کہ اس نے صرف میرے ساتھ ہی اس قسم کی حرکت کی تھی یا یہ اس کا مستقل طریقۂ واردات تھا؟ دونوں کے امکانات برابر تھے۔ مرد ذات کو کسی خوبرو لڑکی کی رفاقت میسر آجائے تو وہ سب کچھ بھول جاتا ہے۔ بلکہ لڑکی کا خوبرو ہونا کچھ ایسا زیادہ ضروری بھی نہیں ہے۔ جذبات کی آندھی میں تو بعض اوقات بھدی لڑکیاں بھی حسین معلوم ہونے لگتی ہیں۔

ہم کھلے آسمان تلے بچھی ہوئی میز کے گرد لگی کرسیوں پر تو بیٹھ گئے تھے مگر فلورا کا موڈ خراب ہو گیا تھا۔ میں خوب سمجھتا تھا کہ خواہ اسے واقعی مجھ پر غصہ آرہا ہو لیکن وہ زیادہ دیر مجھ سے کھنچی نہیں رہ سکے گی۔ معاملہ اس کی ملازمت کا تھا۔ اسے تنخواہ ہی اس بات کی ملتی تھی کہ نو واردوں کو گھیر گھار کر جوے ں میز تک پہنچا دیا جائے۔ خود میں بھی یہی مقصد لے کر یہاں وارد ہوا تھا۔ آج تک وہ دوسروں کا شکار کھیلتی چلی آرہی تھی مگر آج اس کا سابقہ خود ایک شکاری سے پڑ گیا تھا۔ ایک ایسے شکاری سے جو خود شکار ہو کر شکار کھیلنے کے لئے آیا تھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"کیا تم مجھ سے ناراض ہو گئیں فلورا ڈیئر۔" میں نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے بڑے رومینٹک لہجے میں کہا مگر اس نے ہاتھ کھینچ لیا۔

"مجھے بے وقوف بنانے کی کوشش مت کرو۔" وہ منہ پھلا کر بولی "کوئی اور بات کرو۔"

"اچھا چلو کوئی اور بات کرتے ہیں۔ یہ دیکھو کتنی سیاہ رات ہے اور کلب کے نیون سائن کی جلتی بجھتی روشنیوں کا عکس جب تمہارے حسین چہرے پر پڑتا ہے تو یوں معلوم ہوتا ہے جیسے......"

"پھر تم نے میرے متعلق گفتگو شروع کی۔" اس نے جھنجلا کر میری بات کاٹ دی۔

"اچھا چلو اپنی بات کرتا ہوں۔" میں نے بڑی سعادت مندی سے کہا "مجھے بڑی سخت بھوک لگ رہی ہے مگر یہاں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی پرسان حال ہی نہیں ہے۔"

"اوہ! تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا تھا۔" فلورا کا رویہ یک بیک ہی تبدیل ہو گیا "یہاں کسی قسم کی مداخلت نہیں کی جاتی۔" اس نے میز کے نیچے ہاتھ ڈالا۔

"یہ...... یہ کیا کر رہی ہو۔" میں نے بوکھلا کر کہا اور وہ ہنس پڑی۔

"گھبراؤ مت...... میں ویٹریس کو بلانے کے لئے گھنٹی کا بٹن دبا رہی ہوں۔"

"یہاں گھنٹی کا کیا کام؟" میں نے حیران ہو کر کہا "یہاں تو بجلی ہی نہیں ہے۔"

"یہاں سب کچھ مصنوعی ہے۔ یہ چیزیں زمین میں نصب ہیں اور بجلی کے تار زمین کے اندر سے گزارے گئے ہیں۔ جسے کچھ منگوانے کی خواہش ہوتی ہے وہ میز کے نیچے نصب بٹن دبا کر ویٹریس کو طلب کر سکتا ہے۔"

میں نے تفہیمی انداز میں سر ہلایا۔ افریقہ کی ایک پس ماندہ ریاست میں اس قسم کی پُرتعیش آسائشات مہیا کرنا ایگلز جیسی تنظیم کا ہی حصہ تھا۔

چند ہی لمحوں کے اندر اندر ایک طرح دار ویٹریس مینو کارڈ لئے نمودار ہوئی اور ہم دونوں کے سامنے ایک ایک مینو رکھ کر ایک طرف کھڑی ہو گئی۔

"کھانے تم اپنی پسند سے منگواؤ گی" میں نے فلورا کی طرف جھک کر کہا "اس سلسلے میں مجھ سے کچھ مت پوچھنا۔"

فلورا نے مجھ سے بحث نہیں کی اور اپنی مرضی سے آرڈر نوٹ کروایا۔

"تم مجھے عام لوگوں سے مختلف لگ رہے ہو۔" ویٹریس کے جانے کے بعد فلورا نے مجھ سے کہا "ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے مجھ پر فدا ہونے کی اداکاری کر رہے ہو۔"

خاصا شدید حملہ تھا۔ میری طبیعت صاف ہو گئی اور مجھے سنبھل کر بیٹھ جانا پڑا، لیکن اگر جواب میں، میں اپنی صفائی پیش کرنے بیٹھ جاتا تو مجھ سے بڑا احمق کوئی اور نہ ہوتا۔

"تم بھی مجھے دوسری لڑکیوں سے مختلف لگی ہو۔" میں نے طنزیہ لہجے میں کہا "ایسا لگتا ہے جیسے دل و جان سے مجھ پر فدا ہو گئی ہو۔"

فلورا کو اس قسم کے جواب کی توقع نہیں تھی لہٰذا وہ بری طرح گڑبڑا گئی "ایسی تو کوئی بات نہیں ہے...... تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔"

"یعنی تم دل و جان سے مجھ پر فدا نہیں ہوئیں...... گویا تم بھی اداکاری کر رہی ہو۔" میرا لہجہ بدستور طنزیہ تھا۔

"میری بات چھوڑو۔" اس نے سنبھالا لیتے ہوئے کہا "میں نے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ اس قسم کے مہنگے کلب کو افورڈ کرنے کے لئے مجھے دوسروں کا سہارا لینا پڑتا ہے اور یہ بڑی واضح بات ہے کہ دوسرا شخص اگر مجھ پر کچھ خرچ کرے گا تو اپنی رقم کو زیادہ سے زیادہ کارآمد بنانے کی کوشش کرے گا۔ آج تک ایسا نہیں ہوا کہ میرے ساتھ آنے والے کسی شخص نے فلور شو دیکھنے کی خواہش ظاہر نہ کی ہو۔ سب کو کسی پُرسکون گوشے کی تلاش ہوتی ہے......"

"میں نے تم سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ میں رفاقتیں خریدنے کا قائل نہیں ہوں۔ میں سمجھا تھا تم دوسری لڑکیوں سے قدرے مختلف ثابت ہو گی مگر تم بھی ویسی ہی ثابت ہوئیں۔ اگر میں ایسی ہی رفاقت کا متلاشی ہوتا تو میرے گرد حسین و جمیل لڑکیوں کا ایک غول ہوتا اور سب کی سب مجھ پر فدا ہو رہی ہوتیں۔ دولت اتنی ہی بری چیز ہے فلورا۔ آدمی اگر دولت مند ہو تو اس کے لئے بڑا مسئلہ کھڑا ہو جاتا ہے۔ وہ یہ فیصلہ کر ہی نہیں سکتا کہ کون اس کی ذات سے مخلص ہے اور کس کی نظر اس کی دولت پر ہے۔ میرا خیال ہے جب آدمی کے پاس دولت آتی ہے تو وہ مخلص دوستوں کی نعمت سے محروم ہو جاتا ہے۔"

"مجھے اپنے رویئے پر افسوس ہے ایڈی ڈیئر۔" فلورا نے بڑی اپنائیت سے کہا "میں تمہارا کرب محسوس کر سکتی ہوں لیکن میں خود کو بے قصور سمجھتی ہوں۔ میرا قصور اگر ہے تو صرف اتنا کہ مجھے اچھی جگہوں پر آنے جانے کا شوق ہے جس کی وجہ سے مجھے غیر اخلاقی حرکات میں ملوث ہونا پڑتا ہے۔ جس طرح مال و متاع مسئلہ ہے اسی طرح حسن بھی

ایک وبال ہے۔ ہر شخص ہمدردی کا لبادہ اوڑھ کر چلا آتا ہے۔ مجھے بتاؤ میں کیسے طے کروں کہ کون میرے لئے مخلص ہے؟"

"میں سمجھتا ہوں" میں نے ہمدردی کا مظاہرہ کیا "تمہارے ساتھ بھی وہی مسئلہ ہے لیکن اصل چیز ذہنی ہم آہنگی ہے۔ لوگ میری ہاں میں ہاں تو ملاتے ہیں مگر ان کا عمل ان کے قول کی نفی کرتا ہے۔ میں کسی بھی بحث میں نہیں پڑنا چاہتا لیکن حقیقت یہ ہے کہ میں اس یکسانیت سے اکتا چکا ہوں۔ شاید زندگی کے معمولات سے اکتا کر آج پہلی بار اس طرف نکل آیا تھا۔"

ویٹریس کھانا لے آئی تھی اور میز پر چن رہی تھی۔ اس دوران مکمل خاموشی رہی۔ غالباً فلورا ایک مشکل شکار سے نبرد آزما ہونے کے لئے حملے کے کسی نئے زاویئے پر غور کر رہی تھی۔

"تم نے اپنے بارے میں کچھ بتایا نہیں۔" ویٹریس کھانا لگا کر چلی گئی تو فلورا نے مجھ سے کہا۔

"تم نے اس کا موقع ہی کب دیا۔" میں نے مسکرا کر کہا "اور ویسے بھی میرے پاس بتانے کو کچھ زیادہ نہیں ہے۔ میں ایک چھوٹا سا کاروباری آدمی ہوں۔ امپورٹ کے کاروبار سے اتنی آمدنی ہو جاتی ہے کہ دال روٹی چلتی رہے۔"

"واہ" فلورا ہنس پڑی "کسر نفسی ہو تو ایسی...... جتنی رقم تم میرے سامنے خرچ کر چکے ہو صرف اس سے ایک پورا گھرانہ اپنے مہینے بھر کے اخراجات پورے کر سکتا ہے۔"

"اسے میں کسر نفسی نہیں کہتا۔ اس لئے کہ میں ہمیشہ اپنا موازنہ اپنے سے بڑے لوگوں سے کرتا ہوں۔ ان کے مقابلے میں میں واقعی اتنا ہی غریب ہوں۔ میں ہمیشہ امراء کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرتا ہوں۔ اس سے آدمی کی حیثیت اور مرتبے میں اضافہ ہوتا ہے۔ آدمی جتنی زیادہ فضول خرچی کرتا ہے۔ اتنا ہی معاشرے میں اس کے وقار اور مرتبے میں اضافہ ہوتا ہے۔"

"اپنی موجودہ روش پر چلتے رہو گے تو واقعی غریب ہو جاؤ گے۔" فلورا نے کہا۔

"امارت ہو تو پوری طرح ہو، غربت ہو تو پیٹ بھر کے ہو۔" میں نے بے پروائی سے کہا "مجھے درمیان میں معلق رہنا پسند نہیں ہے۔"

"عجیب آدمی ہو۔ لوگ تو دولت حاصل کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے اور تم اتنی بے پروائی سے بات کر رہے ہو۔"

"میں بھی دولت کے حصول کا کوئی موقع گنوانے کا قائل نہیں ہوں۔ خواہ اس میں کتنا ہی بڑا خطرہ کیوں نہ مول لینا پڑے۔"

میں فلورا کو موقع دے رہا تھا کہ وہ مجھے جُوا کھیلنے کی ترغیب دے۔ یوں تو یہ کام میں خود بھی کر سکتا تھا لیکن میرے جو عزائم تھے ان کے لئے ضروری تھا کہ کسی کو یہ شبہ نہ ہونے پائے کہ میں خود سے وہاں آیا ہوں۔ ان لوگوں کو یہ تاثر دینا ضروری تھا کہ مجھے وہاں گھیر کر لایا گیا ہے۔

"تمہاری باتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ موقع ملنے پر تم جوا کھیلنے سے بھی دریغ نہیں کرو گے۔" فلورا نے کہا اور میں ہنس پڑا۔

"دریغ نہ کرنے کی بھی خوب رہی۔ ارے میں تو اکثر و بیشتر کھیلتا رہتا ہوں لیکن چھوٹا موٹا کھیل مجھے سخت ناپسند ہے۔ کھیل لمبا ہونا چاہئے۔ آر یا پار والا معاملہ اچھا رہتا ہے۔"

فلورا نے مجھے بڑے غور سے دیکھا۔ یوں جیسے اندازہ کرنا چاہتی ہو کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اس میں کتنی صداقت ہے لیکن میرے چہرے پر کوئی تاثر نہیں تھا۔ میں تو سر جھکائے کھانا کھانے میں مگن تھا۔

"کیا تم یہاں بھی اسی ارادے سے آئے تھے؟" کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد فلورا نے کہا اور میں نے چونک جانے کی اداکاری کی۔

"کس ارادے سے؟" میں نے اسے حیرت سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"جُوا کھیلنے کے ارادے سے؟"

"خاص اس مقصد سے تو نہیں آیا تھا لیکن اگر موقع مل جائے تو میں ہرگز دریغ نہیں کروں گا۔"

"گویا پیسہ ہی تمہارا مقصد حیات ہے؟" فلورا نے چبھتے ہوئے لہجے میں کہا۔ شاید اسے اپنی توہین کا خیال آ گیا تھا جس کا سبب میں تھا۔

"دنیا میں ہر شخص کا مقصد حیات یہی ہوتا ہے۔" میں نے بے پروائی سے کہا "فرق بس اتنا ہے کہ کوئی اس کا اعتراف کر لیتا ہے اور کوئی نہیں کرتا۔"

فلورا نے مجھے گھور کر دیکھا "جن لوگوں کا مقصد حیات صرف پیسہ ہوتا ہے وہ اسے اتنی بے دردی سے خرچ نہیں کرتے۔" اس نے بھنا کر کہا "معلوم نہیں کیوں تم مجھ سے غلط بیانی کر رہے ہو۔"

"ہر دو افراد کے درمیان طرز فکر کا فرق ضرور ہوتا ہے۔ اس طرز فکر کے باعث رویوں اور ردعمل میں بھی فرق ہوتا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہے۔ زندگی کو برتنے کا میرا اپنا ایک انداز ہے۔ اگر کوئی اور یہ چاہے کہ میں اس کے انداز میں زندگی کو برتوں تو ظاہر ہے کہ یہ ممکن نہیں ہے۔ میں دولت کے حصول کے لئے سب کچھ کر سکتا ہوں مگر میں جو کچھ کماتا ہوں اگر اسے خرچ ہی نہ کروں تو پھر محنت کرنے کی کیا ضرورت رہ جاتی ہے؟"

"تم تو سنجیدہ ہو گئے" وہ ہنسنے لگی "میں نے تو یوں ہی ایک بات کہہ دی تھی ورنہ مجھے کیا ـــــ میں خود تو کھیلتی نہیں لیکن اگر تم کھیلنا چاہو گے تو تمہاری رہنمائی کرنا میں اپنا فرض سمجھوں گی۔"

"تم جیسے حسین ساتھی کی صحبت میں کھیلنے کا لطف دوبالا ہو جائے گا" میں نے اسے شرارت آمیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"بس تم اس قسم کی باتیں مت کرو۔ تمہارے منہ سے یہ باتیں مجھے زہر لگتی ہیں۔ تم تو بس دولت کی باتیں کرو۔"

"آج لک میرے ساتھ ہے۔" میں نے مسکرا کر کہا "تم دیکھ لینا، تم میرے ساتھ ہو گی تو جیت میرا مقدر بن جائے گی۔"

"یہاں کھیل بڑے پیمانے پر ہوتا ہے۔" فلورا سنجیدگی سے بولی "کہیں ایسا نہ ہو کہ تم کسی لمبے نقصان سے دوچار ہو جاؤ۔"

میں سمجھ گیا کہ وہ مجھے ذہنی طور پر شکست کے لئے آمادہ کر رہی ہے۔ اس کی اس بات سے یہ چیز بھی یقینی ہو گئی تھی کہ یہاں پر کھیلنے والا جیت کر نہیں جا سکتا۔ ایک اسی کلب پر کیا منحصر تھا۔ یہ تو دنیا بھر کے قمار خانوں کا دستور ہے اگر یہ نہ ہو تو تمام قمار خانے ویران ہو جائیں۔

"جس چیز میں بڑے نقصان کا خدشہ ہو تو اس میں بڑا فائدہ ہو ہی نہیں سکتا لہٰذا اس طرف سے بے فکر رہو۔"

کھانا کھانے کے بعد فلورا مجھے لے کر قمار خانے میں پہنچ گئی۔ ایک کشادہ ہال تھا جس میں ایک طرف بار کاؤنٹر بھی بنا ہوا تھا۔ اگرچہ وہاں طبقہ امراء سے تعلق رکھنے والے متعدد افراد نظر آ رہے تھے لیکن اس کے باوجود وہاں ہر قسم کا نشہ کیا جا رہا تھا۔ شرابوں کے جام تو خیر ہر میز پر نظر آ رہے تھے لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہاں آزادانہ طور پر چرس بھی پی جا رہی تھی۔ کئی ایگزاسٹ فین چلنے کے باوجود فضا مسموم ہو رہی تھی۔ متعدد میزوں پر پوکر، برج اور فلیش ہو رہا تھا۔ رنگ برنگے ٹوکنوں کی ڈھیریاں ادھر سے ادھر ہو رہی تھیں۔ ہر میز پر ایک لڑکی ضرور موجود تھی۔ میں نے ایک نظر ہی میں اندازہ کر لیا کہ وہاں پر موجود تمام لڑکیاں کلب کی ملازم ہیں۔

"کیا کھیلنا پسند کرو گے؟" فلورا نے دروازے کے پاس کھڑے کھڑے مجھ سے پوچھا۔

"فلیش کے علاوہ اور کچھ مجھے آتا ہی نہیں۔" میں نے سادگی سے کہا اور فلورا مجھے لے کر ایک میز کی طرف بڑھ گئی۔ اس میز پر پہلے سے دو افراد موجود تھے جو فلیش ہی کھیل رہے تھے۔ ہمیں اپنی طرف آتے دیکھ کر وہ ہماری طرف متوجہ ہو گئے۔ اپنے اطوار سے وہ لوگ ہرگز بڑے طبقے کے نمائندہ نہیں لگتے تھے مگر ان کے جسم پر نظر آنے والے لباس انہیں امیر ہی ظاہر کرتے تھے۔ یہ کوئی خاص بات نہیں تھی۔ تمام قمار خانوں میں اسی قسم کے ملازمین بھرتی کئے جاتے ہیں جو دیکھنے میں کچھ نظر آتے ہیں اور ان کی حقیقت کچھ اور ہوتی ہے۔ یہ لوگ شاطر ہوتے ہیں اور بے ایمانی کے ذریعے لوگوں کی جیبیں خالی کرا لیتے ہیں۔ اس کے عوض انہیں معقول تنخواہ ملتی ہے اور قانون سے تحفظ الگ فراہم ہوتا ہے۔

"خوش آمدید جناب۔" ان میں سے ایک شخص نے اٹھ کر بڑی گرم جوشی سے مجھ سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا "میں ٹونی ہوں اور یہ ایڈگر ہے۔" اس نے اپنے بیٹھے ہوئے ساتھی کی طرف اشارہ کیا۔ حلیوں کی طرح ان کی نام بھی بدمعاشوں والے ہی تھے۔

"میں ایڈم ڈی فلوک ہوں اور یہ میری دوست فلورا۔" میں نے بھی جواباً گرم جوشی کا مظاہرہ کیا اور پھر ہم دونوں خالی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"فلیش جب تک کم از کم تین افراد کے درمیان نہ ہو اس وقت تک لطف ہی نہیں آتا۔" ایڈگر نے کہا "بدقسمتی سے ہمیں کوئی تیسرا آدمی کھیلنے والا نہیں مل رہا تھا ـــــ"

"میں آپ سے متفق ہوں مسٹر ایڈگر۔" میں نے کہا "لیکن میں یہاں پہلی بار آیا ہوں اس لئے ذرا ابھی جھجک رہا تھا۔ مس فلورا البتہ یہاں آتی رہتی ہیں اس لئے ان کی معیت میں میں بھی آ گیا۔"

ایک باوردی ویٹر ٹیبل کے نزدیک آ کھڑا ہوا تھا۔ فلورا نے مجھ سے کہا "کھیلنے کے لئے ٹوکن منگوا لو۔"

میں نے جیب سے پرس نکال کر فلورا کے حوالے کر دیا۔

"یہ نیک کام تم اپنے ہاتھوں سے سرانجام دو گی۔"

فلورا نے پرس مجھ سے لے لیا جو بڑے بڑے نوٹوں سے بھرا ہوا تھا۔ ٹونی اور ایڈگر نے معنی خیز نظروں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ پرس اس طرح فلورا کے حوالے کر دینے سے انہوں نے یہی نتیجہ اخذ کیا ہو گا کہ ایک بہت بڑا

گدھا ان کے چنگل میں پھنس گیا ہے۔ میں ان کی نظروں سے بظاہر بے نیاز قربان ہو جانے والے انداز میں فلورا کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"اس میز پر موجود تمام لوگ میرے مہمان ہیں ـــ" میں نے اچانک چونک کر کہا "آپ لوگ اپنے لئے اپنی پسندیدہ چیزیں منگوا سکتے ہیں۔ بل کی ادائیگی میں کروں گا۔"

فلورا نے چند بڑے نوٹ نکال کے ویٹر کے حوالے کر دیئے تھے اور وہ ٹوکن لینے کے لئے چلا گیا تھا۔ فلورا نے پرس میری طرف بڑھایا تو میں نے بے پروائی سے کہا "آج کی رات یہ سب حساب کتاب تم ہی سنبھالو۔ میں تو صرف کھیلوں گا۔ تم تو میری لک ہو۔ مجھے یقین ہے کہ میں اس میز سے جیت کر ہی اٹھوں گا۔"

"کیوں نہیں مسٹر ایڈم ڈی فلوک۔" ٹونی نے کہا۔ اس کے لہجے میں ہلکا سا تمسخر تھا جسے میں نے نظرانداز کر دیا۔

"کھیل میں ہار جیت تو ہوتی ہی رہتی ہے مسٹر ٹونی۔" میں نے کہا "لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ کھیل تفریحاً ہی کھیلا جائے اور جو فریق بھی ہارے وہ اسے اپنی انا کا مسئلہ نہ بنائے۔"

"ہم تو خیر ان چیزوں کے عادی ہیں۔" ٹونی نے کہا "لیکن آپ نئے معلوم ہوتے ہیں۔ آپ کو اس بات کا زیادہ خیال رکھنا ہو گا۔"

"مجھے ہارنے کا بہت تجربہ ہے" میں نے بے پروائی سے کہا "آج فلورا کی لک سے جیتنے کا تجربہ بھی ہو جائے گا۔"

"آپ کو مس فلورا پر بڑا مان ہے۔" ایڈگر نے کہا "کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ مان ٹوٹ جائے۔"

"فلورا میری لک ہے۔" میں نے فلورا کو میٹھی نظروں سے دیکھا "آج سے قبل میں جیتنے کے معاملے میں کبھی اتنا پُر یقین نہیں ہوا جتنا آج ہوں۔"

ان لوگوں نے بے پروائی سے شانے جھٹکے جیسے کہہ رہے ہوں ہماری طرف سے جہنم میں جاؤ۔

تھوڑی ہی دیر میں ٹوکن آئے اور کھیل شروع ہو گیا۔ کھیل شروع ہوتے ہی فلورا کرسی کھسکا کر میرے برابر آ گئی تھی۔ میں سمجھ گیا کہ اس کا مقصد کیا ہے۔ ویسے تو وہ دونوں شاطر تھے لیکن انہیں بھی مدد کی ضرورت پڑ سکتی تھی۔ اس وقت جب پتے انہوں نے خود بانٹے ہوں اور یہ مدد انہیں فلورا فراہم کرتی۔ میرے پتے دیکھ کر انہیں اشارہ کر دیتی۔

میں بہت اناڑی پن سے کھیل رہا تھا اس لئے فلورا کو دخل اندازی کرنے کی ضرورت پیش نہیں آ رہی تھی۔ میں سمجھ گیا کہ اس کا مقصد کیا ہے۔ آدھ گھنٹے کے اندر اندر میرے ٹوکن ختم ہو گئے اور میں نے فلورا سے مزید ٹوکن منگوانے کی فرمائش کر دی۔

مزید ٹوکن آنے کے بعد میں مزید ڈیڑھ گھنٹے تک ہارتا رہا۔ اس دوران فلورا مجھ سے تقریباً چپکی بیٹھی رہی تھی۔

آدھے گھنٹے بعد اتفاق سے میرے پاس اچھے پتے آ گئے۔ ٹونی اور ایڈگر نے محض چند چالیں چلنے کے بعد پتے پھینک دیئے۔ مجھے اندازہ ہو گیا کہ فلورا نے انہیں میرے پتوں سے آگاہ کر دیا ہے۔

"اب تم دیکھنا نہیں" میں نے احمقانہ انداز سے مسکرا کر کہا "لک ذرا دیر سے شروع ہوئی مگر ہو گئی۔"

میں نے پتے سمیٹ کر پھینٹے اور ایڈگر سے کٹوا کر بانٹ دیئے۔ اس دوران میں اپنا کام کر چکا تھا۔ تینوں میں سے کوئی بھی میرا کرتب نہیں دیکھ سکا تھا۔ شروع میں چند چالیں بلائنڈ چلی گئیں۔ ان چالوں کے دوران میں ہر دفعہ چال کی رقم بڑھا دیتا تھا۔ وہ لوگ چند ہی چالوں میں پریشان ہو گئے لیکن ان کے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا کہ اپنے پتے اٹھا لیتے۔ ان دونوں کے پاس اچھے پتے تھے لہٰذا وہ کھیل جاری رکھنے پر آمادہ ہو گئے۔ میں مستقل کٹ کر رہا تھا اور ہر دفعہ چال دگنی کرنے کا سلسلہ بھی جاری تھا۔ چند ہی منٹ کے اندر اندر تمام ٹوکن میز کے وسط میں پہنچ چکے تھے۔

"اب بہت ہو گئی" ٹونی نے مجھ سے کہا "بلائنڈ کھیلنے کی بھی ایک حد ہوتی ہے۔"

"لک میرے فیور میں آ گئی ہے۔ فلورا ٹوکن اور منگواؤ۔" میں نے بڑی بے نیازی سے کہا۔ مجھے اپنے پتے دیکھنے کی کیا ضرورت تھی۔ وہ میرے علم میں تھے۔ بلکہ میرے علم میں تو ان دونوں کے پتے بھی تھے۔

"کھیل خواہ مخواہ لمبا ہو رہا ہے۔" ایڈگر بولا "جب تک تم کٹ دیتے رہو گے ہم سائڈ شو بھی نہیں لے سکتے۔"

"اس پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ تم لوگ سائڈ شو لے سکتے ہو۔"

ان دونوں نے مجھے گھور کر دیکھا مگر کچھ کہے بغیر سائڈ شو لے لیا۔ ٹونی کے پاس فرسٹ راؤنڈ تھا اور ایڈگر کے پاس تین ڈگیاں ـــ ٹونی نے پتے پھینک دیئے اور میرے اور ایڈگر کے درمیان مقابلہ شروع ہو گیا۔

"کیا بقیہ رات بلائنڈ ہی کھیلتے رہو گے؟" ایڈگر نے مضحکانہ انداز میں کہا اور میں نے سنجیدگی سے سر کو اثباتی جنبش دی۔

"اب جبکہ لک میری فیور میں آ گئی ہے تو جس طرح میرا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جی چاہے گا کھیلوں گا۔"

"پتے اٹھالو ڈیئر۔" فلورا نے اٹھلا کر کہا "اگر خدانخواستہ تمہارے پاس ہلکے پتے ہوئے تو۔۔۔"

"یہ ممکن ہی نہیں ہے۔" میں نے بڑے یقین سے کہا "تم میری لک ہو، تمہاری موجودگی میں ہارنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔"

"گزشتہ دو گھنٹوں سے تم جیت ہی تو رہے ہو۔" ٹونی نے طنزیہ لہجے میں کہا مگر میں نے اس کے طنز کو یکسر نظرانداز کر دیا۔

"فیصلہ تو کھیل کے اختتام پر ہوتا ہے۔" میں نے بڑی سنجیدگی سے کہا "اور آج تو لک میرے فیور میں ہے۔ آج میں کیسے ہار سکتا ہوں۔" میں نے فلورا کے شانے پر ہاتھ رکھ دیا۔

چند مزید چالیں چلنے کے بعد میں نے پتے اٹھالئے۔ اس وقت تک میرے اندازے کے مطابق جتنی رقم میں ہارا تھا اس سے دگنی میز پر پڑی تھی۔ میں نے بڑی احتیاط سے پتے دیکھے۔ اس قدر احتیاط سے کہ فلورا بھی نہیں دیکھ سکی۔ پتے دیکھنے کے بعد میں نے انہیں دوبارہ میز پر رکھا اور چال چل دی۔ ایڈگر نے متوقع نظروں سے فلورا کی طرف دیکھا مگر وہ بے چاری تو کچھ دیکھ ہی نہیں سکی تھی۔

"لاؤ ڈیئر! میں بھی تو دیکھوں تمہارے پاس کیا ہے۔" فلورا نے پتوں کی طرف ہاتھ بڑھایا مگر میں نے اسے روک دیا۔

"یہ کیا غضب کر رہی ہو۔" میں نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا "کھیلنے کا شعبہ میرا ہے۔ اس میں دخل دو گی تو ساری لک رخصت ہو جائے گی۔"

ایڈگر کا چہرہ اتر گیا۔ وہ لوگ ویسے کھیل ہی نہیں سکتے تھے چنانچہ چند اور چالیں چلنے کے بعد اس نے شو لیا اور ہار گیا۔

"میں نہ کہتا تھا کہ تم میری لک ہو" میں نے فلورا کی طرف دیکھا اور سارے ٹوکن سمیٹ کر اپنے سامنے رکھ لئے۔ ٹونی اور ایڈگر کے چہرے فق ہو گئے تھے۔

اس کے بعد میں مسلسل جیتتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ دو بج گئے۔ دو بجے کلب بند ہو جاتا تھا۔ اس وقت تک میرے سامنے ٹوکنوں کا انبار لگ چکا تھا۔ وہ دونوں ایڑی چوٹی کا زور لگانے کے باوجود میرا کچھ نہیں بگاڑ سکے تھے اور مجھے کینہ توز نظروں سے گھور رہے تھے مگر میں ان کی نظروں سے بے نیاز ٹوکن شمار کر رہا تھا۔

"اب یہ ٹوکن کیش کرا دو ڈارلنگ" میں نے فلورا سے کہا "میں نہ کہتا تھا کہ تم میری لک ہو۔"

فلورا مسکرائی۔ صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ دل پر جبر کرکے مسکرائی ہے۔ پھر اس نے ویٹر کو بلا کر اس سے ٹوکن کاؤنٹر پر لے چلنے کو کہا۔ میں نے اٹھنے سے قبل ٹونی اور ایڈگر سے ہاتھ ملایا۔

"میں پھر یہاں آؤں گا دوستو۔" میں نے مسکرا کر کہا "اور اپنی لک کے ساتھ آؤں گا۔ مجھے یقین ہے کہ جیت دوبارہ میرا مقدر بنے گی۔"

مسکرانے کی کوشش میں ان دونوں کے ہونٹ کھنچ کر رہ گئے تھے۔ اس سے قبل میں انہیں فلورا کو کسی قسم کا اشارہ کرتے بھی دیکھ چکا تھا لیکن مجھے اس کی پروا نہیں تھی۔

میں فلورا کے ساتھ اٹھ کر کاؤنٹر پر آیا جہاں ٹوکنوں کے عوض حاصل ہونے والی خطیر رقم مجھے ایک بریف کیس میں رکھ کر پیش کی گئی۔

"ہمارا کلب آپ کے لئے خوش قسمت ثابت ہوا ہے جناب۔" کاؤنٹر پر موجود منیجر نے خوش اخلاقی کا مظاہرہ کیا۔ "ہمیں توقع ہے کہ آپ آئندہ بھی یہاں آتے رہیں گے۔"

"تمہارا کلب نہیں بلکہ فلورا میری لک میرے ساتھ تھی اس لئے میں جیتا۔ اب آئندہ میں فلورا کے بغیر نہیں کھیلوں گا۔"

رقم سے بھرا ہوا بریف کیس لے کر میں فلورا کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے ہال سے باہر نکل آیا۔ مجھے اندازہ تھا کہ مجھے گھیرنے کی کوشش کی جائے گی۔ میں یہ بھی محسوس کر رہا تھا کہ فلورا مجھے غلط راہداریوں میں لے جا رہی ہے۔ میں نے فلورا پر کچھ ظاہر نہیں ہونے دیا اور اس سے رومینٹک گفتگو کرتا ہوا اس کے ساتھ چلتا رہا۔ پھر ایک راہداری سے مڑتے ہی مجھے اور فلورا کو رک جانا پڑا۔ سامنے ہی ٹونی اور ایڈگر کھڑے تھے۔ ان دونوں کے ہاتھوں میں ریوالور نظر آ رہے تھے اور چہرے پر خوفناک تاثرات پھیلے ہوئے تھے۔

"اپنے ہاتھ اٹھالو۔" ٹونی نے سفاکانہ انداز میں کہا "آج تک کوئی شخص ہم سے جیت کر نہیں جا سکا۔"

فلورا کے منہ سے ایک مرگل سی چیخ برآمد ہوئی جبکہ میں نے بریف کیس سمیت اپنے دونوں ہاتھ بلند کر دیئے۔ میں ایک ایسے کلب میں دو ریوالوروں کی زد میں تھا جو مادام کلارا کا گڑھ تھا۔

"اب ہم دیکھیں گے کہ تمہاری لک تمہیں کیسے بچاتی ہے۔" ایڈگر نے مضحکانہ انداز میں کہا۔ اس کا اشارہ فلورا کی طرف تھا۔ فلورا اگرچہ انہی لوگوں کی ساتھی تھی لیکن میں نے اس کے سلسلے میں جو رویہ اپنایا تھا اس کے پیش نظر یوں معلوم ہوتا تھا جیسے میں اس کا اسیر ہو کر رہ گیا ہوں۔ ان لوگوں نے بھی یہ ظاہر کرنا مناسب نہیں سمجھا تھا کہ فلورا ان کی ساتھی ہے اور فلورا نے بھی اپنے ہاتھ اٹھا لئے تھے مگر اس کے چہرے پر وہ گھبراہٹ نہیں تھی جو ایسے مواقع پر ہونی چاہئے۔

میں اسے کیا بتاتا کہ میری اسی لک نے تو مجھے ان لوگوں کے چنگل میں لا کر پھنسایا ہے۔ میں اس سے یہ تو نہیں کہہ سکتا تھا کہ میں ان کے گٹھ جوڑ سے واقف ہوں۔ مجھے تو خود کو انجان ہی ظاہر کرنا تھا۔ وہ دونوں چھٹے ہوئے بدمعاش تھے اور انہوں نے مجھے ایک سنسان راہداری میں گھیرا تھا۔ وہ دو تھے اور میں اکیلا تھا۔ وہ مسلح تھے اور میں نہتا تھا اور پھر سب سے بڑھ کر یہ کہ ضرورت پڑنے پر ان کی مدد کے لئے ان کے بہت سے ساتھی بھی آ سکتے تھے۔ اگرچہ یہ بات ان کے حاشیہ خیال میں بھی نہیں ہو گی کہ انہیں کسی کی مدد کی ضرورت بھی پڑ سکتی ہے۔ وہ اتنے ہی پُراعتماد تھے۔

"دیکھو، تمہارا جو بھی معاملہ ہے میرے ساتھ ہے، خبردار جو تم نے میری محبوبہ کی طرف نظریں اٹھا کر بھی دیکھا۔" میں نے برا مانتے ہوئے کہا "تمہیں رقم چاہئے تو لے لو لیکن اسے میرے ساتھ رہنے دو۔"

میرے جواب پر ان لوگوں سے زیادہ حیرت فلورا کو ہوئی تھی۔ شاید میں اس کی سمجھ سے باہر تھا۔ ٹونی اور ایڈگر تو مجھے بے وقوف سمجھ رہے تھے لیکن فلورا کس طرح بے وقوف سمجھتی؟ جب میں نے جیتنا شروع کیا تھا اس کے بعد اسے اپنے پتے تک نہیں دیکھنے دیئے تھے۔

"ہم تم سے رقم بھی چھین لیں گے اور تمہاری محبوبہ کو بھی اغوا کر لیں گے۔" ٹونی نے کہا۔ وہ لوگ مجھ سے تفریح لینے کے موڈ میں آ گئے تھے۔ انہیں معلوم ہو گا کہ رات کے ڈھائی بجے کلب کی اس سنسان راہداری میں کسی غیر متعلقہ شخص کی آمد کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

"اگر تم نے اس قسم کی کوئی حرکت کی تو میں تم لوگوں کی شکایت کر دوں گا۔" میں نے غصیلے لہجے میں کہا "جس شخص پر مجھے غصہ آ جائے میں اس کا پیچھا آسانی سے نہیں چھوڑتا۔"

"کس سے شکایت کرو گے مسٹر ایڈم ڈی لوک؟" ایڈگر نے ہنس کر کہا۔ "اور کیا شکایت کرو گے؟"

"میں کلب کے ذمے دار افراد سے تم دونوں کی شکایت کروں گا۔ اگر انہوں نے میری بات پر کان نہیں دھرے تو پھر میں پولیس میں رپورٹ درج کرا دوں گا۔ تم مجھے نہیں جانتے۔ میں بہت خطرناک آدمی ہوں۔"

"ان لوگوں سے بحث مت کرو ایڈی!" فلورا نے دھیمی آواز میں کہا "یہ اچھے لوگ نہیں معلوم ہوتے۔ رقم خاموشی سے ان کے حوالے کر دو۔"

"میں نے کب انکار کیا ہے۔" میں نے جھنجلا کر کہا "لیکن میں یہ ہرگز برداشت نہیں کر سکتا کہ کوئی تمہاری طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھے۔"

ٹونی اور ایڈگر کی آنکھوں میں حیرت کے آثار نظر آئے "یعنی تمہیں اس بات کا افسوس نہیں ہو گا کہ تم سے ایک خطیر رقم چھین لی گئی؟" ٹونی نے حیرت سے کہا۔

"یہ خطیر رقم ہے؟" میں نے حقارت سے کہا "تم جیسے غریبوں کے لئے یہ خطیر رقم ہو گی۔ میں تو اس سے کئی گنا زیادہ رقمیں ایک ہی رات میں ہار جاتا ہوں۔"

ان دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ آپس میں کوئی بات کی اور پھر ایڈگر نے مجھ سے کہا "تمہارے بائیں جانب جو دروازہ ہے اسے کھولو اور اندر داخل ہو جاؤ۔"

"چلو فلورا۔" میں نے کہا۔ ان لوگوں نے کوئی اعتراض نہیں کیا اور میں فلورا کے ساتھ اس کمرے میں داخل ہو گیا۔ دروازہ میں نے کھلا ہی چھوڑ دیا تھا۔ یہ اعلیٰ درجے کے فرنیچر سے آراستہ ایک بیڈ روم تھا۔ کمرے کے وسط میں ڈبل بیڈ تھا۔ ایک کونے میں ایک رائٹنگ ٹیبل اور ایک کرسی تھی اور ایک دیوار کے ساتھ ایک عدد صوفہ سیٹ بھی رکھا نظر آ رہا تھا۔ میں نے رقم سے بھرا ہوا بریف کیس رائٹنگ ٹیبل پر رکھا اور خود بیڈ پر جا کر بیٹھ گیا۔ فلورا کو بھی ہاتھ پکڑ کر میں نے اپنے برابر ہی بٹھا لیا تھا۔

ٹونی اور ایڈگر میرے عقب میں کمرے میں داخل ہوئے تھے اور انہوں نے دروازہ بھی بند کر دیا تھا۔ موجودہ صورت حال سے سب سے زیادہ متاثر فلورا نظر آ رہی تھی۔ اس کے لئے نہ صرف اپنی حیثیت کا تعین کرنا دشوار تھا بلکہ اپنا ردعمل ظاہر کرنا بھی ایک مسئلہ تھا۔ اندرونی طور پر تو وہ ان سے ملی ہوئی تھی مگر ان سے تعلق بھی ظاہر نہیں کر سکتی تھی۔ اس کی ہمدردیاں ان لوگوں کے ساتھ تھیں مگر اسے میرا ساتھ دینا پڑ رہا تھا۔ حالات کے موجودہ نہج کی ذمے دار وہی تھی۔ اس نے اپنا رول عمدگی سے نبھایا ہوتا تو میں جیت

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نہیں سکتا تھا، ہارتا ہی رہتا اور جب میں ہارتا ہی رہتا تو یہ خرابی پیدا نہ ہونے پاتی۔

"تم فکر مت کرو فلورا!" میں نے فلورا کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر سہلاتے ہوئے کہا "شاید یہ لوگ میری طرح ہارنے کے عادی نہیں ہیں اس لئے انہیں رقم کی طرف سے تھوڑی سی فکر لاحق ہو گئی ہے ورنہ یہ دل کے برے نہیں معلوم ہوتے۔"

"ہاں! ہم بہت اچھے لوگ ہیں۔" ایڈ گر نے طنزیہ لہجے میں کہا "تم سے رقم لینے کے بعد تمہاری محبوبہ کی پوجا کریں گے۔"

میں اس کے جملے کا مطلب اچھی طرح سمجھتا تھا لیکن اس وقت میں نے طے کر رکھا تھا کہ ہر بات کا مطلب غلط ہی سمجھوں گا لہٰذا ایڈ گر کی اس بات پر بھی میں نے خوشی کا اظہار کیا۔ "دیکھا! میں نہ کہتا تھا، یہ تمہیں کچھ نہیں کہیں گے۔ اب یہ خود ہی تمہاری پوجا کرنے کو کہہ رہے ہیں۔" پھر میں ان دونوں سے مخاطب ہوا۔ "تمہارا شکریہ دوستو! میرے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ تم فلورا کو کچھ نہ کہو۔ اتنی عزت افزائی کی ضرورت نہیں کہ تم اس کی پوجا ہی کرنے بیٹھ جاؤ۔"

اگرچہ وہ لوگ مجھے ابتدا ہی سے سادہ لوح سمجھ رہے تھے لیکن انہیں مجھ سے اتنی حماقت کی توقع بھی نہیں تھی۔ ایک لمحے کو تو یوں محسوس ہوا جیسے انہیں اپنی سماعت پر یقین ہی نہ آیا ہو پھر ٹونی نے ایک طویل سانس لی۔ "تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ فلورا سے دست بردار ہو جاؤ۔" اس نے اپنے ریوالور والے ہاتھ کو جنبش دیتے ہوئے کہا "ورنہ ہمیں کچھ ناگوار فرائض انجام دینے پڑیں گے۔"

"سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔" میں اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ "فلورا میری لک ہے۔ تم اسے مجھ سے جدا نہیں کر سکتے۔"

دونوں ہنسنے لگے۔ "خدمت کرو اچھے بچے۔" ایڈ گر نے الفاظ چباتے ہوئے کہا۔ "کیوں کہ ہم ضد کرنے والوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا کرتے ہیں۔"

"اور لاش اس طرح غائب کر دیتے ہیں کہ کبھی اس کا سراغ مل ہی نہیں سکتا۔" ٹونی نے مضحکہ خیز سنجیدگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔

"تم لوگ مجھ سے واقف نہیں ہو۔ میں اچھوں کے ساتھ اچھا اور بروں کے ساتھ برا ہوں۔ تم فلورا کو نہیں جانے دو گے تو میں اسے زبردستی اپنے ساتھ لے جاؤں گا۔"

"اچھا" ایڈ گر نے یوں کہا جیسے اسے کوئی انتہائی تعجب خیز خبر سننے کو ملی ہو۔ "یہ بات تم نے پہلے کیوں نہیں بتائی۔"

"سنو ایڈی!" فلورا میرے نزدیک آ کر خوف زدہ سے انداز میں بولی۔ "ان لوگوں سے بحث مت کرو اور اپنی جان بچا کر یہاں سے نکل جاؤ۔ یہ لوگ مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔"

"اس بات پر میں تم سے ناراض بھی ہو سکتا ہوں فلورا! تم ایڈم ڈی فلوک کو ایک بزدلانہ قدم اٹھانے کی تلقین کر رہی ہو۔"

ٹونی نے چھت شگاف قہقہہ لگایا۔ "میں نے برسوں سے اتنی مزاحیہ بات نہیں سنی تھی۔ کیا تم اکثر اسی قسم کی باتیں کرتے ہو؟"

"ضرور کرتا ہو گا۔" ایڈ گر نے میرے کچھ بولنے سے قبل تیزی سے کہا "اگر اس کی باتیں تمہیں اتنی ہی پسند آ رہی ہیں تو اسے پال لیتے ہیں۔"

"اے... میں کوئی جانور نہیں ہوں کہ تم مجھے پالنے کی باتیں کر رہے ہو۔" میں نے احتجاجی لہجے میں کہا۔

میری یہ بات ایڈ گر کو بہت پسند آئی اور اس نے بھی ٹونی کی طرح ایک زوردار قہقہہ بلند کیا۔ "جانور تو سب پالتے ہیں۔" اس نے ہنسی ضبط کرتے ہوئے کہا "لیکن ہمارے شوق ذرا مختلف قسم کے ہیں۔"

فلورا میرے کاندھے سے لگی کھڑی تھی۔ میں محسوس کر رہا تھا کہ اس پر خوف غالب آ رہا ہے۔ اس خوف کی وجہ غالباً یہ رہی ہو گی کہ وہ ان لوگوں کی سفاکی سے واقف تھی اور اسے میرے بے گناہ مارے جانے کے خیال سے خوف آ رہا تھا۔ اس کی اس کیفیت سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں تھا کہ وہ فیلڈ ورکر نہیں ہے۔ اس کی خدمات صرف بھولے بھالے لوگوں کو پھانس کر جوئے خانے تک لے جانے اور پھر انہیں ہروانے تک ہی محدود معلوم ہوتی تھی ورنہ فیلڈ ورکر کبھی کشت و خون سے نہیں گھبراتے۔

"ایک لطیفہ اور بھی تو ہے۔" ٹونی نے اپنے مخصوص انداز میں کہا "ذرا انہیں دیکھو۔" اس نے فلورا کی طرف اشارہ کیا جو میرے کندھے سے لگی کھڑی تھی۔ "انہیں بھی اس سے ہمدردی ہو گئی ہے۔ جیسے یہ خود بڑی پارسا ہیں۔"

"ٹونی!" فلورا نے سخت لہجے میں کہا "ذرا ہوش میں رہ کر گفتگو کرو۔ میرے بارے میں گفتگو کرتے وقت تمہیں اپنے اور میرے درمیان فرق ملحوظ رکھنا چاہئے۔"

"اوہو ہو ہو..." ٹونی ہنسا۔ "بی مینڈکی کو بھی زکام ہو گیا۔ شاید تم نے غور نہیں کیا کہ تمہیں اس کمرے میں لانے سے ہمارا مقصد کیا تھا؟"

"ہمارے سینوں میں بھی دل دھڑکتے ہیں فلورا ڈیئر" ایڈ گر نے خالص لوفروں کے انداز میں کہا۔ "کچھ حسرتیں مچلتی ہیں۔ آج کی رات ان حسرتوں کے نکالنے کی رات ہے۔ تمہارے اس حسین سراپا پر تھوڑا سا ہمارا بھی حق ہے۔ کاش کبھی تم نے غور کیا ہوتا۔" ایڈ گر نے ایک سرد آہ بھری۔ "لیکن تمہیں اپنے گاہکوں سے اتنی فرصت کہاں کہ کبھی ہم مسکینوں کے بارے میں بھی غور کرو۔"

غصے کی شدت سے فلورا کانپنے لگی۔ "اپنی اوقات میں رہ کر بات کرو ایڈ گر! یہ مت بھولو کہ تمہاری کوئی غلط حرکت تمہیں کس انجام سے دوچار کر دے گی۔"

"یہ تم لوگ کس قسم کی گفتگو کر رہے ہو۔" میں نے پریشانی کا مظاہرہ کیا۔ "تمہاری ایک بات بھی میرے پلے نہیں پڑ رہی۔ کیسی حسرتیں اور کہاں کے گاہک؟"

"یہ بچوں کے سمجھنے کے معاملات نہیں ہیں۔" ٹونی نے مجھے چمکارا۔ "لہٰذا تمہیں ان معاملات میں دخل اندازی نہیں کرنی چاہئے لیکن ہم وعدہ کرتے ہیں کہ جو کچھ بھی کریں گے تمہاری آنکھوں کے سامنے کریں گے۔"

وہ دونوں ابھی تک دروازے کے سامنے کھڑے تھے۔ ان کا انداز ایسا تھا جیسے فرار ہونے کی کوشش تک کرنے کا موقع دینے کے لئے تیار نہ ہوں۔

"شکریہ" میں نے بڑی ممنونیت سے کہا "اتنی بات تو میری سمجھ میں آ گئی کہ تم لوگ میری فلورا کو مجھ سے چھینو گے نہیں۔"

"ہرگز نہیں۔" ایڈ گر نے کہا "ہم اسے بھلا تم سے کیوں چھیننے لگے۔ ہم اسے تمہارے سامنے دریافت کریں گے۔ ہمارا لطف بھی دوبالا ہو جائے گا اور تمہیں بھی سن بلوغ تک پہنچنے میں مدد ملے گی۔"

"تم لوگ حد سے گزر رہے ہو۔" فلورا کی مٹھیاں بھنچ گئیں۔ "میں تصور بھی نہیں کر سکتی تھی کہ تم لوگ اتنے گھٹیا پن کا مظاہرہ بھی کر سکتے ہو؟"

"زیادہ پارسا بننے کی کوشش مت کرو۔" ٹونی نے اسے گھورا۔ "یہ مکالمے اس سے بولنا جو تمہارے کرتوتوں سے واقف نہ ہو۔ پھر ہم کیوں محروم رہیں؟"

"بالکل محروم مت رہو۔" میں نے سر ہلایا "محروم رہنا بہت خراب بات ہے اس سے احساس محرومی پیدا ہوتا ہے جو بہت سے جرائم کا سبب بن جاتا ہے۔"

"تم خاموش رہو۔" فلورا بگڑ گئی۔ "تم ایک گھامڑ آدمی ہو۔ جو بات سمجھ میں نہ آئے اس میں دخل مت دیا کرو۔"

"یہ بات سمجھ میں نہیں آئی۔" دفعتاً ایڈ گر بڑبڑایا۔ "کوئی شخص اس قدر احمق نہیں ہو سکتا اور اگر ہو تو اس قدر دولت مند نہیں ہو سکتا۔"

ایڈ گر کے اس تجزیے پر ٹونی اور فلورا دونوں ہی چونک پڑے۔ ایڈ گر نے ایسی بات کہی تھی جسے نظر انداز کرنا آسان نہیں تھا۔ اس کی بات میں وزن تھا۔

"احمق تم خود ہو گے مسٹر!" میں نے بڑی سنجیدگی سے کہا "میں اپنے بارے میں ایسی باتیں سننے کا عادی نہیں ہوں۔ تم جیسے معلوم نہیں کتنے لوگ میرے ملازم ہیں اور اس خیال میں بھی مت رہنا کہ میں تم لوگوں کی باتیں نہیں سمجھ رہا۔ مجھے اندازہ ہو گیا ہے کہ تم لوگ فلورا کے ساتھ کوئی غلط حرکت کرنا چاہ رہے ہو۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ فلورا کو لے کر یہاں سے چلا جاؤں۔" میں نے فلورا کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا "تم لوگوں کی بہتری اسی میں ہے کہ مجھے راستہ دے دو۔"

"ہمارے ہاتھوں میں کھلونے نہیں ریوالور ہیں۔" ٹونی نے کہا "ادھر تم نے ایک قدم اٹھانے کی کوشش کی اور ادھر ہم نے فائر کیا۔"

میں یوں ساکت و صامت ہو گیا جیسے ابھی تک اس حقیقت سے بے خبر رہا ہوں۔ میری حالت دیکھ کر دونوں قہقہے لگانے لگے۔ وہ میری خوف زدگی سے محظوظ ہو رہے تھے۔

"تم یہاں سے چلے جاؤ۔" فلورا نے کپکپاتی ہوئی آواز میں کہا "مجھ پر جو بھی گزرے گی بھگت لوں گی میری خاطر تم کیوں خود کو خطرے میں ڈال رہے ہو؟"

"اس لئے کہ تم میری لک ہو اور کوئی شخص بھی قسمت سے دامن نہیں بچا سکتا۔ ویسے بھی کسی کو خطرے میں چھوڑ کر چلے جانا ایڈم ڈی فلوک کی روایت کے خلاف ہے۔"

"اب ہم اپنی روایات کا عملی نمونہ پیش کریں گے۔" ایڈ گر نے کہا۔ "لہٰذا تم فلورا کو چھوڑ کر ادھر کونے والی کرسی پر بیٹھ جاؤ۔"

"یہ ممکن نہیں ہے" میں نے فلورا کو خود سے اور قریب کرتے ہوئے کہا۔ "تم دونوں میں سے کسی میں ہمت ہو تو مجھے فلورا سے دور کر کے دکھا دے۔"

"معلوم ہوتا ہے تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔" ایڈ گر نے مجھے گھورتے ہوئے کہا "اگر تم اس سے دور نہ ہوئے تو میں تمہیں گولی مار دوں گا۔"

"گولی مارنا تمہارے اختیار میں ہے لیکن مجھ سے اپنا حکم منوانا تمہارے اختیار میں نہیں ہے۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"ہم اپنے احکامات منوانا خوب جانتے ہیں۔" ایڈگر نے ریوالور جیب میں رکھتے ہوئے کہا اور پھر ٹونی کو اشارہ کرتا ہوا میری طرف بڑھنے لگا۔

"کیا تم پاگل ہو گئے ہو۔" فلورا ہذیانی انداز میں چیخی۔ "ان لوگوں کی بات کیوں نہیں مان لیتے۔ یہ تمہیں جان سے ماردیں گے۔"

"جان دے دینا گوارا ہے مگر پیچھے ہٹنا منظور نہیں ہے۔" میں نے فلورا کا بازو سختی سے پکڑتے ہوئے کہا "انہیں بھی پتا چل جائے گا کہ بعض لوگ جھکتے نہیں ٹوٹ جاتے ہیں۔"

میری نگاہ ایڈگر پر مرکوز تھی جو آہستہ آہستہ میری طرف بڑھ رہا تھا جبکہ ٹونی ہاتھ میں ریوالور لئے پہلے سے زیادہ مستعد نظر آ رہا تھا۔ اگر ایڈگر کو معمولی سا بھی خطرہ لاحق ہوتا تو ٹونی فائر کردینے سے دریغ نہ کرتا۔

میرے کسی انداز سے جارحیت ظاہر نہیں ہو رہی تھی جبکہ ایڈگر بہت محتاط تھا۔ اگرچہ وہ مطمئن تھا کہ میں اس کے حق میں خطرناک ثابت نہیں ہو سکتا لیکن اس کے باوجود وہ محتاط تھا۔ غالباً وہ کسی نامعلوم سے خوف کا شکار تھا۔ اس کے اندر کی کوئی حس اسے میری جانب سے خبردار کر رہی ہوگی تب ہی تو وہ اس قدر احتیاط برت رہا تھا۔ ورنہ میں نے اپنی جانب سے انہیں یہ باور کرانے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی تھی کہ میں ایک نہایت معصوم اور بے ضرر قسم کا انسان ہوں۔ ایڈگر کی انتہائی کوشش یہ تھی کہ اس کے چہرے کے تاثرات زیادہ سے زیادہ خوفناک ہوں تاکہ میں محض اس کے تاثرات سے خوف زدہ ہو کر ان کے کہنے پر بے چون و چرا عمل کرنے کے لئے تیار ہو جاؤں مگر اسے اندازہ نہیں تھا کہ جو کچھ وہ کر رہا ہے اس کے حق میں کس قدر مضر ثابت ہو سکتا ہے۔

فلورا کی خوف زدگی بڑھتی چلی جارہی تھی۔ مگر میں نے اسے اس طرح جکڑ رکھا تھا کہ وہ خود کو چھڑا نہیں پا رہی تھی۔ ان لوگوں کی ساتھی ہونے کے باوجود اس کی ہمدردیاں میرے ساتھ ہو گئی تھیں اور یہ کوئی ایسی انوکھی بات نہیں تھی۔ میری ذات میں اسے اپنے لئے تحفظ محسوس ہوا تھا۔ جبکہ ان دونوں کی اصلیت اس پر شاید پہلی بار کھلی تھی۔ وہ اس کے ساتھی ہونے کے باوجود اس کی عزت سے کھیلنے کے درپے تھے۔ پیشہ ور عورت کی بھی ایک عزت ہوتی ہے جسے وہ بھیڑیوں کے حوالے بہرحال نہیں کر سکتی۔

مجھ سے چھ فٹ کے فاصلے پر ایڈگر رک گیا۔ اب وہ مجھ پر حملہ کرنے کے لئے کسی مناسب زاویے کی تلاش میں تھا۔ اس کے ساتھ مشکل یہ تھی کہ اسے مجھ پر حملہ کرنا تھا اور فلورا کو بچانا تھا۔ یہ بڑی مہارت کا کام تھا جو اس جیسے تھرڈ کلاس غنڈے کے بس کا روگ نہیں تھا۔ ایسے باریک کاموں کے لئے جس مہارت کی ضرورت ہوتی ہے وہ بغیر پریکٹس کے حاصل نہیں ہو سکتی اور پریکٹس کے لئے محنت کرنا پڑتی ہے۔ وقت الگ دینا پڑتا ہے۔ ایڈگر اور ٹونی جیسے غنڈے تو شرفا پر زور چلا سکتے ہیں۔ ان لوگوں سے الجھ سکتے ہیں جو لڑائی جھگڑے سے دور بھاگتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ وہ اپنے ہی جیسوں سے مقابلہ کر سکتے ہیں۔

"میری لک میرے ساتھ ہے ایڈگر!" میں نے مضحکانہ انداز میں کہا "تمہارے لئے بہتر یہی ہے کہ واپس چلے جاؤ اور یاد رکھو جس کے ساتھ لک ہو اس کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔"

ایڈگر پر میری بات کا وہی اثر ہوا جس کی مجھے توقع تھی۔ اس کے بھنچے ہوئے جبڑے مزید بھنچ گئے اور اس نے اپنی آنکھیں مزید سکیڑ لیں۔ یوں جیسے اس کی ان حرکتوں سے میری صحت پر کوئی ناخوش گوار اثر پڑ سکتا ہو۔ بلاشبہ وہ ایک غنڈہ تھا مگر اس وقت مجھے ایک مسخرہ نظر آ رہا تھا۔ مدمقابل کو خوف زدہ کرنے کے لئے محض تاثرات سے کام لینا میری نظر میں مسخرہ پن کے زمرے میں ہی آ سکتا ہے۔

کمرے میں بڑا بوجھل سکوت طاری ہو گیا تھا۔ ایڈگر غصے کے عالم میں تھا۔ احمق سے احمق آدمی بھی آتشیں اسلحے کی ہولناکیوں سے واقف ہوتا ہے لہٰذا میری طرف سے تمام تر احمقانہ حرکتوں کے ارتکاب کے باوجود یہ بات اس کے حلق سے نہیں اتر رہی تھی کہ میں دو ریوالور والوں سے بھی کیوں خوف زدہ نہیں ہوا۔ یقیناً کوئی نہ کوئی بات تھی۔ کوئی ایسی بات جسے سمجھنے سے یہ لوگ قاصر تھے۔ شاید یہی الجھن اس کے پیروں کی زنجیر بن گئی تھی اور وہ مجھ پر حملہ کرنے سے جھجک رہا تھا۔

"آگے بڑھو ایڈگر!" دفعتاً ٹونی نے جھنجلا کر کہا "اس احمق کو ٹھیک کرنا تو محض چند لمحوں کا کام ہے تم اتنی دیر کیوں لگا رہے ہو؟"

ایڈگر نے اثبات میں سر ہلایا اور بہت سنبھل سنبھل کے ایک قدم اور آگے بڑھایا۔ عین اسی لمحے میں نے بھی حرکت میں آنے کا فیصلہ کیا اور فلورا کو چھوڑ کر برق رفتاری سے ایڈگر پر حملہ کر دیا۔ پہلے میں نے اس کے سر پر حواس سے بیگانہ کر دینے والی ضرب لگائی۔ ایڈگر کو ہاتھ پیر ہلانے

تک کا موقع نہیں ملا تھا۔ سر پر ضرب لگنے کی وجہ سے اس کے حواس جواب دے گئے لیکن میں نے اسے گرنے تک کی مہلت نہیں دی اور انتہائی پھرتی سے اسے دونوں ہاتھوں کی مدد سے سر سے اوپر بلند کیا اور پوری قوت سے ٹونی پر دے مارا۔ ڈھائی من وزنی ایڈگر اس سے ٹکرایا اور ٹونی اپنے عقب میں کمرے کے دروازے سے بری طرح ٹکرایا۔ کمرے کی محدود فضا میں ایک دھماکا سا ہوا۔ ریوالور ٹونی کے ہاتھ سے نکل چکا تھا۔ خود اس کے منہ سے کرب میں ڈوبی ہوئی ایک کراہ خارج ہوئی تھی۔ اس کے دہری چوٹ لگی تھی۔ وزنی ایڈگر کو میں نے اس پر پھینک دیا تھا اور پھر وہ دروازے سے بھی ٹکرایا تھا۔ ایڈگر تو پہلے ہی بے ہوش ہو چکا تھا۔ ٹونی بے ہوش تو نہیں ہوا تھا مگر اس کی حالت کچھ ایسی زیادہ ٹھیک بھی نہیں تھی۔ چوٹ، صدمے اور ذہنی جھٹکے نے اس کا حلیہ بدل کر رکھ دیا تھا۔ میں نے آگے بڑھ کے ٹونی کے ہاتھ سے گرا ہوا ریوالور اٹھا لیا اور ٹونی کو اس کی زد پر لے لیا۔

"اپنے پیروں پر کھڑے ہو جاؤ ٹونی!" میں نے ریوالور لہراتے ہوئے کہا "مجھے معلوم ہے کہ موقع ملتے ہی تم ایڈگر کی جیب سے ریوالور نکالنے کی کوشش کرو گے۔"

ٹونی کے پاس تعمیل کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔ وہ دروازے کا سہارا لے کر بدقت تمام اپنے پیروں پر کھڑا ہو سکا۔ فلورا سناٹے کے عالم میں یہ سب کچھ دیکھ رہی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے اسے سکتہ ہو گیا ہو۔

"[illegible] خیریت چاہتے ہو تو چپ چاپ ادھر کرسی پر بیٹھ جاؤ۔ [illegible] کرنے کی کوشش کی تو میری کارکردگی تم دیکھ ہی چکے ہو۔"

ٹونی لڑکھڑاتا ہوا بڑی مشکل سے کرسی تک پہنچا اور اس پر ڈھیر ہو گیا۔

"میں رقم سے بھرا ہوا بریف کیس تم لوگوں کے حوالے کر رہا تھا مگر تم ناشکرے ہو" میں نے متنفرانہ انداز میں کہا "اگر تم نے اسی پر صبر کر لیا ہوتا تو تمہاری یہ درگت نہ بنتی۔ اب نہ تمہیں رقم ملے گی اور نہ فلورا ۔۔۔ کیوں ہنی؟" میں نے تائید طلب نظروں سے فلورا کی طرف دیکھا اور وہ یوں چونک پڑی جیسے ابھی تک کوئی بھیانک خواب دیکھتی رہی ہو۔

"کیا کہہ رہے ہو" اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا اور میں ہنس پڑا۔

"میں کہہ رہا ہوں تم میری لک ہو۔ جب تک تم میرے ساتھ ہو مجھے شکست نہیں ہو سکتی۔ پہلا مظاہرہ جوئے کی میز پر ہوا تھا اور دوسرا ابھی ابھی ہوا ہے اور اب تم بھی میری اس بات سے اختلاف نہیں کر سکتیں۔"

فلورا نے میری طرف دیکھ کر پھر پلکیں جھپکائیں جیسے اس کی سمجھ میں کچھ نہ آ رہا ہو مگر میں ٹونی کی طرف متوجہ ہو چکا تھا۔

"ہاں تو مسٹر ٹونی دی ڈفر! تمہارا لطف دوبالا ہوا یا نہیں؟ اور اگر کہو تو اب میں تمہیں سن بلوغ تک پہنچاؤں؟"

فلورا کی طرح ٹونی نے بھی کچھ نہ سمجھنے والے انداز میں پلکیں جھپکائیں اور میں اسے چڑانے والے انداز میں ہنس پڑا۔

"جتنے لوگوں کو بلند بانگ دعوے کرتے دیکھا ان سب کا حشر تم جیسا ہی ہوا۔ ڈینگیں ہانکنے والوں کی وقعت میری نظروں میں کسی رینگنے والے کیڑے سے زیادہ نہیں ہوتی۔"

ٹونی اس بار بھی خاموش ہی رہا۔ اس کے اعصاب بہت بری طرح متاثر ہوئے تھے۔ بات تھی بھی ایسی ہی۔ وہ ایک یقینی جیتی ہوئی بازی ہار گیا تھا۔ اگر اس کا دماغ الٹ جاتا تو بھی کوئی زیادہ قابل تعجب بات نہیں تھی لیکن اس اثناء میں فلورا خود کو سنبھالنے میں کامیاب ہو گئی تھی۔ وہ بیڈ سے اٹھی اور جھپٹ کر میرے پاس آ گئی۔

"سنو! تم یہاں سے نکل جاؤ" اس نے ہانپتے ہوئے کہا "جو کچھ ہو چکا ہے اسے میں کسی نہ کسی طرح سنبھال لوں گی۔"

"نہیں فلورا مائی لک! ایڈم ڈی فلوک کا کسی جگہ سے چلے جانا اس قدر آسان نہیں ہے جتنا تم نے سمجھ رکھا ہے۔ جب تک سارے معاملات طے نہیں ہو جائیں گے میں یہاں سے نہیں جاؤں گا۔ یہ میرا آخری فیصلہ ہے۔ اب [illegible] سے یہ بات مت کہنا۔"

فلورا خوف زدہ سے انداز میں چند قدم پیچھے ہٹ گئی "تم آخر کیا بلا ہو؟" اس نے بے بسی سے کہا "نہتے ہو کر بھی تم نے دو مسلح غنڈوں کو قابو میں کر لیا اور اب میری بات بھی نہیں مان رہے۔ شاید تمہیں اندازہ نہیں ہے کہ میری بات نہ مان کر تم کتنی بڑی مصیبت میں پھنس جاؤ گے۔ تم واقعی بہت بڑے احمق ہو۔"

"میرا نام ایڈم ڈی فلوک ہے اور میں مشکلات سے نہیں گھبرایا کرتا۔ اس کی ایک چھوٹی سی مثال تمہارے سامنے ہے۔" میں نے ایڈگر اور ٹونی کی طرف اشارہ کیا۔

"تم سمجھتے کیوں نہیں" وہ اپنے ماتھے پر ہاتھ مار کے بولی "ان لوگوں کی تو اوقات ہی کچھ نہیں ہے۔ میں تمہاری مدد کرنا چاہتی ہوں۔ میری بات مانو اب بھی یہاں سے چلے جاؤ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ورنہ معلوم نہیں کیا ہو جائے۔"

"میں سب سمجھ رہا ہوں ہنی" میں نے بلند آواز میں کہا "یہ دونوں بہت چھوٹے لوگ ہیں تبھی معمولی سی رقم کی ہار برداشت نہیں کر سکے۔ ممکن ہے ان کے کچھ اور مددگار بھی ہوں مگر میں کسی سے نہیں ڈرتا۔ میرا نام ایڈم ڈی فلوک ہے سمجھیں؟"

ٹونی کرسی پر ساکت بیٹھا ہم دونوں کو دیکھ رہا تھا۔ ایڈگر دروازے کے ساتھ بے حس و حرکت پڑا تھا اور میں ریوالور بدست فلورا کے مقابل کھڑا تھا۔ فلورا کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ وہ مجھے یہاں سے جانے پر کس طرح رضامند کرے۔ اسے مجھ سے ہمدردی ہو گئی تھی اور اسی وجہ سے وہ میرے ساتھ بھلائی کرنے کی خواہاں تھی ورنہ اس کی بلا سے مجھ پر کچھ بھی گزرتی۔ اسے کیا دلچسپی ہو سکتی تھی۔

"اچھا مجھے ایک بات بتاؤ" اس نے بڑی بے بسی سے کہا "تم مجھے کیا سمجھتے ہو؟"

"تم میری لک ہو" میں نے نہایت سادگی سے کہا "اس کے علاوہ میں کچھ اور سمجھنا بھی نہیں چاہتا۔"

"اگر تم واقعی ایسا سمجھتے ہو تو کیا تم میری ایک معمولی سی بات بھی نہیں مان سکتے۔ اس وقت تم یہاں سے چلے جاؤ۔ میں تم سے بعد میں مل لوں گی لیکن اگر تم نے میری بات نہ مانی تو میں تم سے کبھی نہیں ملوں گی۔"

"تم ایڈم ڈی فلوک کو میدان چھوڑنے کی تلقین کر رہی ہو اور میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ یہ کسی قیمت پر ممکن نہیں ہے۔ جب تک یہ معاملہ ختم نہیں ہو جاتا' میں یہاں سے نہیں ٹلوں گا۔ رہی یہ بات کہ تم مجھ سے نہیں ملوگی تو میں ان دھمکیوں میں آنے والا نہیں ہوں۔ تم مجھ سے ملو یا نہ ملو لیکن میں ان دونوں کو نہیں چھوڑوں گا۔ انہوں نے ایڈم ڈی فلوک کو للکارا ہے۔ میں انہیں ایسی سزا دوں گا کہ یہ زندگی بھر یاد رکھیں گے۔"

"تم آخر چیز کیا ہو؟" فلورا زچ ہو گئی "تم پر کسی بات کا اثر ہی نہیں ہوتا۔"

میں ٹونی کو موقع دے رہا تھا۔ مجھے یقین تھا کہ مجھے غافل پا کر وہ مجھ پر حملہ کرنے کی کوشش ضرور کرے گا۔ دوسری طرف یہ بھی تھا کہ میں ایک خاص مقصد کے تحت کراؤن نائٹ کلب میں داخل ہوا تھا۔ اگر میں ٹونی اور ایڈگر جیسے غنڈوں سے الجھ کر لوٹ جاتا تو میرا وقت ضائع ہی ہوتا۔ میرا خیال تھا کہ جلد یا بدیر کوئی نہ کوئی مداخلت ضرور کرے گا لیکن اب مجھے اپنے خیال پر نظرثانی کرنا پڑ گئی تھی۔ اگر کسی جانب سے مداخلت ہوتی تو اب تک ہو چکی ہوتی۔

"میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ تم کس بات سے خوف زدہ ہو؟" میں نے فلورا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا "مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے تمہیں کوئی خوف ہے اور تم مجھ سے بات کرتے ہوئے ہچکچا رہی ہو۔"

"جو شخص اپنا دشمن خود ہو جائے کوئی اور اس کے لئے کچھ نہیں کر سکتا" فلورا بڑبڑائی پھر اونچی آواز میں بولی "تمہارا جو جی چاہے کرو۔ میں اب کسی معاملے میں مداخلت نہیں کروں گی۔"

جس وقت فلورا یہ بات کہہ رہی تھی میری پشت ٹونی کی طرف تھی۔ میں نے محسوس کیا کہ جملہ ختم کرتے کرتے فلورا کی آنکھیں خوف سے پھیل گئی تھیں۔ یقیناً ٹونی مجھ پر حملہ کرنے کے لئے حرکت میں آیا تھا۔ میں بڑی پھرتی سے پلٹا۔ ٹونی بریف کیس لئے مجھ پر جھپٹ رہا تھا۔ مجھے پلٹتے دیکھ کر وہ مجھ پر حملہ کر بیٹھا لیکن میں نے نہ صرف اس کا وار خالی دیا بلکہ اس کی ٹھوڑی پر پوری قوت سے ایک گھونسا بھی رسید کر دیا۔ ٹونی کے حلق سے درد میں ڈوبی ہوئی ایک کراہ خارج ہوئی اور وہ اچھل کر دور جا پڑا۔ بریف کیس اس کے ہاتھ سے چھوٹ گیا تھا اور اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنی ٹھوڑی دبا رکھی تھی۔ میں لپک کر اس کے سر پر پہنچ گیا اور گریبان سے پکڑ کر اسے کھینچ کر کھڑا کر دیا۔

"تمہیں کچھ اندازہ ہوا ٹونی کہ تمہاری حیثیت میرے مقابلے میں کیا ہے" میں نے اسے جھنجھوڑ کر کہا۔

"مم ـــ مم ـــ میں تم سے معافی چاہتا ہوں" ٹونی نے اٹک اٹک کر کہا۔ اس کی باچھوں سے خون بہہ رہا تھا۔

میں نے اسے ایک زوردار دھکا دیا اور وہ ایک بار پھر لڑکھڑاتا ہوا فرش پر گر پڑا "تم نے مجھ سے معافی مانگی ہے ٹونی! اس لئے میں نے تمہیں چھوڑ دیا ہے لیکن اب جو کچھ میں تم سے پوچھوں گا اگر تم نے اس کے درست جواب نہ دیئے تو میں تمہاری کسی ٹوٹ پھوٹ کا ذمے دار نہیں ہوں گا۔ سب سے پہلی بات تو یہ بتاؤ کہ مجھے کلب کے اندر گھیرنے کی ہمت تمہیں کیوں کر ہوئی؟"

ٹونی کا چہرہ میرے پہلے ہی سوال پر تاریک ہو گیا لیکن وہ بزدل آدمی تھا۔ اگر بزدل نہ ہوتا تو ایڈگر کے ساتھ مل کر مجھے نہ گھیرتا۔ اب اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ مجھ سے غلط بیانی کرتا۔ اس وقت تو وہ کسی طرح اپنی جان چھڑانے کے درپے تھا۔

"تم بہت بڑی مصیبت میں پھنس گئے ہو" اس نے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا "جسے تم اپنی لک کہہ رہے ہو وہ اس کلب کی تنخواہ یافتہ ہے۔"

میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ ابھر آئی "میں نے تم سے کہا تھا کہ مجھ سے غلط بیانی مت کرنا مگر تم نے ابتداء ہی غلط بیانی سے کی۔ بتاؤ تمہارا کیا حشر کروں؟"

"میں نے ـــ میں نے کوئی غلط بیانی نہیں کی ـــ تم اس سے خود پوچھ کے دیکھ لو کہ یہ کلب کی ملازم ہے یا نہیں؟" ٹونی نے خوف زدہ سے انداز میں کہا۔

"مجھے صرف یہ بتا دو کہ اگر فلورا کلب کی ملازم ہے تو اس سے میرے مصیبت میں پھنسنے کا کیا تعلق ہے؟"

"یہ تمہیں پھانس کر یہاں لائی تھی اور اسی نے تمہیں ہروایا تھا۔ اس کا کام یہی ہے اور اس بات کی تنخواہ ملتی ہے اسے۔"

میں نے فلورا کی طرف دیکھا جس کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔ اس نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ میں نے ہاتھ اٹھا کے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور ٹونی سے بولا "تمہیں یہ احساس بھی نہیں ہے کہ تم کس درجے کی دروغ گوئی کر رہے ہو۔ فلورا نے مجھے ہروایا نہیں بلکہ جتوایا ہے۔ مجھے اس سے غرض نہیں کہ یہ کس کی ملازم ہے اور کیا کرتی ہے۔ میں تو صرف یہ جانتا ہوں کہ یہ میری لک ہے اور دوسری بات یہ کہ مجھ سے غیر متعلق باتیں مت کرو۔ جو سوال میں نے کیا تھا مجھے اس کا جواب چاہئے۔"

"میں ـــ میں اور ایڈگر اس کلب کے ملازم ہیں" ٹونی نے اٹک اٹک کر کہا "ہم یہاں آنے والوں کو شارپنگ کر کے ہراتے ہیں جس کے عوض ہمیں معقول رقم ملتی ہے۔"

"تو یہ بات ہے" میں نے تفہیمی انداز میں یوں سر ہلایا جیسے ٹونی نے کوئی انکشاف کیا ہو۔ حالاں کہ میں اس حقیقت سے پہلے ہی باخبر تھا "لیکن تم کس قسم کے شارپر ہو کہ میں تمہارے سامنے سے جیت کر اٹھا؟"

"کبھی کبھی ایسا بھی ہو جاتا ہے۔ جب قسمت کسی کے ساتھ ہوتی ہے تو شارپنگ کرنے کے باوجود ہم ہار جاتے ہیں لیکن ہم اس شخص سے بعد میں رقم چھین لیتے ہیں۔"

"تم لوگ بڑا نیک کام کرتے ہو" میں نے طنزیہ لہجے میں کہا "لیکن جب میں رقم تمہارے حوالے کرنے کو تیار تھا تو پھر تم نے بات کیوں بڑھائی؟"

ٹونی اپنے ہونٹوں پر زبان پھیر کر رہ گیا۔ اس کے منہ سے کوئی آواز نہ نکل سکی تھی۔

"اس لئے تاکہ تمہاری نیت فلورا پر خراب ہو گئی تھی!"

میں نے تمسخرانہ انداز میں کہا "تمہاری اور فلورا کی حیثیتوں میں ایسا فرق ہو گا کہ فلورا تمہارے لئے شجر ممنوعہ بن کے رہ گئی ہو گی لہٰذا تم نے اس موقع سے فائدہ اٹھانے کا فیصلہ کیا۔ میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا؟"

ٹونی نے اثبات میں سر ہلایا۔ اس کی ساری اکڑ فوں نکل کر رہ گئی تھی اور وہ خوف زدہ بھی نظر آنے لگا تھا۔

اچانک دروازے کا ہینڈل گھومتا دکھائی دیا۔ میں نے بے اختیار ریوالور کا رخ دروازے کی طرف کر دیا مگر اندر آنے والی ایک حسین و جمیل لڑکی تھی۔ کمرے کا منظر دیکھ کر اس کی آنکھیں خوف سے پھیل گئی تھیں "یہاں کیا ہو رہا ہے؟" اس نے بمشکل کہا۔

میں نے ریوالور کی نال جھکا لی "کوئی خاص بات نہیں ہے۔" میں نے بے پروائی سے کہا "کچھ غلط فہمیاں پیدا ہو گئی تھیں جنہیں ہم لوگ دور کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔"

لڑکی نے عجیب سی نظروں سے مجھے دیکھا پھر ٹونی اور ایڈگر کو دیکھا "بابی تم لوگوں کو تلاش کر رہا تھا" اس نے ٹونی سے کہا "لیکن تم لوگ میری خواب گاہ میں کیوں داخل ہوئے ـــ اور یہ شخص کون ہے؟"

"میں تم سے کہہ رہی تھی یہاں سے چلے جاؤ مگر تم نہیں مانے" فلورا نے سرگوشیانہ انداز میں کہا "اب بھگتو۔"

"اچھی لڑکی یہ بات مجھ سے پوچھو" میں نے بلند آواز میں کہا "یہ لوگ زبردستی مجھے یہاں لے آئے تھے اور فلورا کے لئے بھی ان کے عزائم اچھے نہیں تھے۔"

"مگر تم کون ہو؟" اس نے حیرت سے کہا "میں نے پہلے تو تمہیں کبھی نہیں دیکھا؟"

"میں پہلی بار یہاں آیا تھا اور اس مہربان لڑکی فلورا کے ساتھ فلیش کھیلنے گیا تھا۔ یہ دونوں کھیل میں مجھ سے ہار گئے۔ میں جیتی ہوئی رقم لے کر جا رہا تھا کہ انہوں نے ہم دونوں کو اس راہداری میں روک لیا اور ریوالور کی نال پر اس کمرے میں لے آئے۔ میں رقم ان کے حوالے کرنے کو تیار تھا مگر میں یہ برداشت نہیں کر سکتا تھا کہ یہ فلورا پر بری نظر ڈالیں۔ انہیں اس حال کو میں نے پہنچایا ہے۔"

فلورا کے انداز سے یوں معلوم ہو رہا تھا جیسے اس کے جسم میں جان ہی نہ رہ گئی ہو۔ شاید وہ اس بات سے خوف زدہ تھی کہ کہیں یہ بات دوسرے لوگوں تک نہ پہنچ جائے۔ اسے یہ خوف ہو گا کہ معلوم نہیں میرے ساتھ کس قسم کا سلوک کیا جائے۔

"احاطے میں جو مرسڈیز کھڑی ہوئی ہے وہ کہیں تمہاری

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تو نہیں ہے؟" اس لڑکی نے پوچھا۔

"ہاں وہ میری ہی گاڑی ہے۔۔۔ مگر تمہیں اس گاڑی کا علم [illegible] طرح ہوا؟"

"باس بہت پریشان ہے۔ ایڈگر، ٹونی اور فلورا کا کوئی پتا نہیں چل رہا تھا اور پھر ایک مرسڈیز احاطے میں موجود تھی جس کا کوئی دعوے دار بھی نہیں تھا۔ پورا کلب خالی ہو چکا ہے اور اب اگر تم یہاں سے جانا چاہو تو بھی یہ ممکن نہیں ہے کہ تم باس کی اجازت کے بغیر یہاں سے باہر نکل سکو لہٰذا میرا مشورہ ہے کہ باس سے مل لو۔"

باس سے ملنے کی نوید سن کر فلورا کا چہرہ تاریک ہو گیا۔ میں نے اسے محسوس کیا مگر اس پر توجہ دیئے بغیر بولا "مجھے نہیں معلوم کہ تمہارا باس کون ہے اور اس سے ملاقات کس طرح ممکن ہے؟"

"تم بس میرے ساتھ آؤ" اس نے کہا اور واپسی کے لئے پلٹ گئی۔

"کاش تم میری بات مان لیتے" فلورا نے ایک ٹھنڈی سانس لے کر کہا "اب دیکھو تم پر کیا گزرتی ہے۔"

میں نے فلورا کے شانے پر ہولے سے تھپکی دی "تم میری لک ہو فلورا! جب تک تم میرے ساتھ ہو میرا کچھ نہیں بگڑ سکتا۔"

ٹونی اٹھ کھڑا ہوا تھا اور ہمارے ساتھ ساتھ اس طرح چل رہا تھا جیسے کسی قیدی کو مقتل کی طرف لے جایا جا رہا ہو۔

ہم لوگ مختلف راہداریوں سے گزر کر ایک اور زینے سے ہو کر پہلی منزل پر واقع ایک ایسے کمرے کے سامنے پہنچے جس پر [illegible] تختی لگی ہوئی تھی۔ تو وارد لڑکی نے دروازے پر [illegible] دستک دی اور اندر داخل ہو گئی۔ ہم سب باہر ہی رکے [illegible] تھے۔ ٹونی اور فلورا کا برا حال ہو رہا تھا جب کہ [illegible]یت بے پروائی سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔

ہم لوگ چند منٹ یوں ہی کھڑے رہے پھر کمرے کا دروازہ کھلا اور اسی لڑکی نے سر باہر نکال کر کہا "تم سب اندر آجاؤ۔"

سب سے پہلے میں نے آگے بڑھنے کے لئے قدم اٹھائے لیکن میں فلورا کا ہاتھ پکڑنا نہیں بھولا تھا۔ اس نے مجھ سے ہاتھ چھڑانے کی بھرپور کوشش کی تھی مگر یہ اس کے لئے کہاں ممکن تھا۔ چناں چہ باس کے کمرے میں اس طرح داخل ہوا کہ میرے دائیں ہاتھ میں ریوالور تھا اور بائیں ہاتھ سے میں نے فلورا کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا جب کہ ٹونی میرے عقب میں تھا۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی بھاری تن و توش والا وہ شخص نظر آیا جو ایک بڑی میز کے عقب میں ریوالونگ چیئر پر بیٹھا تھا۔ اس کے سر پر بال نہ ہونے کے برابر تھے لیکن اس کے باوجود اسے دیکھ کر کسی کٹ کھنے کتے کا تصور ذہن میں ابھرتا تھا۔ مجھے حیرت ہوئی کہ وہ شخص رات کے تین بجے آفس میں کیوں بیٹھا تھا۔

"تمہیں میرے کمرے میں ریوالور سمیت داخل ہونے کی جرأت کیسے ہوئی؟" اس نے کاٹ کھانے والے انداز میں کہا۔

"یہ آپ کے ماتحت مسٹر ٹونی کا ریوالور ہے جناب!" میں نے بڑے ادب سے کہا "میں نے ان سے چھینا تھا۔ مجھے یہاں کے آداب معلوم نہیں تھے لیکن اگر آپ کو برا لگا ہے تو میں یہ ریوالور آپ کی خدمت میں پیش کئے دیتا ہوں" میں نے فلورا کا ہاتھ چھوڑا اور ریوالور دونوں ہاتھوں میں رکھ کر اس کے سامنے پیش کر دیا۔

"میز پر رکھ دو" اس نے اپنے مخصوص کاٹ کھانے والے انداز میں کہا اور میں نے نہ صرف ریوالور میز پر رکھا بلکہ ایک کرسی کھینچ کر اس کے مقابل بیٹھ گیا۔

"یہ کیا بے ہودگی ہے" وہ غرایا "کسی میں اتنی جرأت نہیں کہ وہ فاکس ٹریٹ کے سامنے بغیر اجازت بیٹھ جائے۔"

تو اس کا نام فاکس ٹریٹ ہے۔ میں نے سوچا اور اونچی آواز میں بولا "کسی اور میں نہیں ہو گی مگر دیکھ لو ایڈم ڈی فلوک تمہارے سامنے بیٹھا ہے۔"

ٹونی ایک طرف مجرموں کی طرح سر جھکائے کھڑا تھا۔ ہمیں یہاں لانے والی لڑکی بھی کھڑی تھی مگر اس کا انداز مؤدبانہ تھا اور وہ فاکس ٹریٹ کی کرسی کے عقب میں کھڑی تھی۔ شاید وہ اس کی پرسنل سیکریٹری تھی۔

"تمہیں باس کے سامنے ادب ملحوظ خاطر رکھنا چاہئے۔" فاکس ٹریٹ کے عقب میں موجود لڑکی نے کہا "بے ادبی کا مظاہرہ کر کے تم اپنے لئے مشکلات کھڑی کر لو گے۔"

"تم کیوں کھڑی ہو فلورا" میں نے اسے کوئی جواب دینے کے بجائے فلورا کو مخاطب کیا جو دروازے کے پاس کھڑی تھی "یہ کرسیاں کس لئے ہیں۔ آؤ یہاں بیٹھ جاؤ۔"

میں نے محسوس کیا کہ میری بات سن کر فلورا کے جسم میں لرزش سی پیدا ہو گئی ہے جب کہ فاکس ٹریٹ کا چہرہ مارے غصے کے سرخ ہو گیا تھا اور اس نے میز پر رکھا ہوا ٹونی کا ریوالور اٹھا لیا تھا مگر میں نے بظاہر اسے کوئی اہمیت نہیں دی جب کہ درحقیقت میں کسی بھی قسم کی صورت حال سے نمٹنے کے لئے پوری طرح تیار ہو چکا تھا۔ کمرے میں ایک عجیب قسم

کے تناؤ کی سی کیفیت پیدا ہو گئی تھی جس سے صرف میں ہی بے نیاز نظر آ رہا تھا۔

"تم نے سنا نہیں میں نے کیا کہا ہے" میں نے فلورا کو اپنی جگہ سے نہ ہلتے دیکھ کر سخت لہجے میں کہا "تمہیں معلوم نہیں ہے لیکن میں حکم عدولی برداشت نہیں کرتا۔"

مجھے معلوم تھا کہ فاکس ٹریٹ پر قیامت گزر رہی ہے۔ اس کے ماتحتوں کے سامنے اس کی توہین ہو رہی تھی۔ ایسے میں انسان کچھ بھی کر سکتا ہے لیکن میرا اندازہ تھا کہ فاکس ٹریٹ ان لوگوں میں سے ہے جو کوئی بھی قدم اٹھانے سے قبل اچھی طرح غور و خوض کر لینے کے عادی ہوتے ہیں۔ اس کے باوجود بھی میں پوری طرح ہوشیار تھا۔ مبادا کہ وہ غصے سے بے قابو ہو کر مجھ پر فائر کر بیٹھے۔

"ایڈونا مجھے سب کچھ بتا چکی ہے" فاکس ٹریٹ نے اپنے غصے پر قابو پانے کی کوشش کرتے ہوئے خاصے نرم لہجے میں کہا تھا مگر اس کی آواز غصے کی شدت سے بھاری ہو رہی تھی۔

"تم سے میں بعد میں بات کروں گا" میں نے بے پروائی سے کہا "پہلے میں فلورا کو بٹھا دوں تمہیں شاید معلوم نہ ہو یہ میری لک ہے۔ جب تک یہ میرے ساتھ ہے مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔"

میں اپنی جگہ سے اٹھ کر فلورا کے نزدیک گیا اور اسے بازو سے پکڑ لیا "میری موجودگی میں تمہیں مسٹر فاکس ٹریٹ سے ڈرنے کی قطعاً ضرورت نہیں ہے۔ یہ بہت اچھے آدمی ہیں۔ تمہیں کچھ نہیں کہیں گے۔" میں نے فلورا کے بازو پر دباؤ بڑھایا اور وہ نہ چاہتے ہوئے بھی قدم اٹھانے پر مجبور ہو گئی۔ وہ تو خیر ایک نازک سی لڑکی تھی، اگر میں توانا شخص کا بھی بازو پکڑ لیتا تو وہ میرے اشاروں پر ناچنے پر مجبور ہو جاتا۔

"بیٹھ جاؤ فلورا" فاکس ٹریٹ نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ غالباً اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اپنی بے عزتی کرانے سے بہتر ہے کہ جو کچھ میں کرنا چاہتا ہوں خود بھی وہی کہے "مسٹر ایڈم ہمارے مہمان ہیں۔ ان کی خواہش کا احترام کرو۔"

"دیکھا میں نہ کہتا تھا کہ مسٹر فاکس ٹریٹ بہت اچھے آدمی ہیں" میں نے خوش ہو کر کہا۔ فلورا میرے برابر والی کرسی پر بیٹھ گئی تھی۔

"تو مس ایڈونا نے تمہیں مختصراً سب کچھ بتا دیا ہے؟" میں نے بڑے اطمینان سے کہا "میں تم سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا تمہارے کلب میں یہی سب کچھ ہوتا ہے؟"

"ٹونی!" فاکس ٹریٹ نے مجھے جواب دینے کے بجائے سرد لہجے میں ٹونی کو مخاطب کیا "تمام واقعات مجھے تفصیل سے بتاؤ۔"

ٹونی نے کسی گراموفون کی طرح بجنا شروع کر دیا۔ وہ تمام واقعات بلا کم و کاست سنا رہا تھا۔ شاید اس کے اندر فاکس ٹریٹ کے سامنے جھوٹ بولنے کی ہمت نہ تھی لیکن اس نے فلورا کے بارے میں کچھ نہیں کہا تھا۔

"میں رقم ان لوگوں کے حوالے کرنے کے لئے تیار تھا مسٹر فاکس ٹریٹ!" ٹونی کے خاموش ہوتے ہی میں نے کہا "لیکن میں یہ برداشت نہیں کر سکتا تھا کہ یہ لوگ فلورا پر ہاتھ ڈالیں۔"

"کیا انہوں نے اس قسم کی کوئی بات کہی تھی؟" فاکس ٹریٹ نے کہا۔

"بہت واضح الفاظ میں" میں نے کہا "بلکہ انہوں نے تو یہاں تک کہا تھا کہ یہ لوگ فلورا کے ساتھ جو کچھ بھی کریں گے میری آنکھوں کے سامنے کریں گے۔"

"جواب دو ٹونی۔۔۔ جو کچھ مسٹر ایڈم نے کہا وہ کس حد تک درست ہے؟" فاکس ٹریٹ کے لہجے میں بلا کی سفاکی تھی۔

ٹونی کچھ نہیں بولا۔ اس کا جھکا ہوا سر کچھ اور جھک گیا تھا۔

"تم دونوں کا جرم ناقابل معافی ہے ٹونی! تم دو مسلح افراد مل کر ایک آدمی پر قابو نہیں پا سکے اور تم نے فلورا پر بری نظر ڈال کر کلب کے قوانین کی خلاف ورزی کی ہے" فاکس ٹریٹ نے کوئی بٹن دبایا اور اس کے آفس کے دونوں پہلوؤں کی جانب نظر آنے والے دروازے کھلے اور دونوں دروازوں سے دو دو مسلح افراد اندر داخل ہوئے۔ چاروں کے ہاتھوں میں اسٹین گنیں نظر آ رہی تھیں۔

"اسے لے جاؤ اور میرے اگلے حکم تک اسے قید رکھو" فاکس ٹریٹ نے کہا "اور پانچ نمبر سے ایڈگر کو بھی اٹھوا لینا۔ وہ وہاں بے ہوش پڑا ہے۔"

"رحم کرو باس۔۔۔ رحم کرو۔ آئندہ ایسی غلطی نہیں ہو گی" ٹونی گڑگڑانے لگا۔ مگر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ فاکس ٹریٹ کے کانوں تک اس کی آواز پہنچ ہی نہ رہی ہو یہی حال ان لوگوں کا بھی تھا جو کمرے میں داخل ہوئے تھے۔ ٹونی بری طرح چیخ رہا تھا۔ گڑگڑا رہا تھا اور فریادیں کر رہا تھا مگر وہ لوگ اسے گھسیٹتے ہوئے وہاں سے لے گئے۔

"تم نے دیکھا" فاکس ٹریٹ مجھ سے مخاطب ہوا "فاکس ٹریٹ کے حکم کی خلاف ورزی کرنے والے کا کیا انجام ہوتا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہے؟"

"اگر یہ اطلاع ہے تو فاضل ہے اور اگر دھمکی ہے تو اسے واپس لے لو ورنہ رائگاں جائے گی" میں نے بے پروائی سے کہا۔

"میرے ایک اشارے پر تمہارے ساتھ بھی یہی سلوک ہو سکتا تھا مگر میں نے تمہیں چھوڑ دیا۔"

"مجھے چھوڑ کر تم نے مجھ پر کوئی احسان نہیں کیا ہے۔ اس میں بھی تمہارا کوئی مفاد ہوگا۔"

"تم جرأت مند ضرور ہو مگر تمہاری جرأت احمقانہ حد تک بڑھی ہوئی ہے۔ یہ تمہارے لئے نقصان دہ بھی ہو سکتی ہے۔"

"آج تک تو نہیں ہوئی اور مستقبل کے بارے میں میں پیش گوئی کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہوں لیکن تمہارے دل میں کوئی حسرت ہو تو اسے پورا ضرور کر لینا۔"

"تم مجھے چیلنج کر رہے ہو" فاکس ٹریٹ نے مجھے گھورتے ہوئے کہا "جانتے ہو اس کے نتیجے میں تمہارا انجام کیا ہو سکتا ہے؟"

"میں نے کبھی انجام کی پروا نہیں کی.... نہ ہی مجھے چیلنج کرنے اور بڑائی کرنے اور بڑائی ہانکنے کا شوق ہے۔ دعوے کرنے سے مجھے سخت نفرت ہے۔ بس اتنا جانتا ہوں کہ ایڈم ڈی فلوک کو زندہ گرفتار نہیں کیا جا سکتا۔"

فاکس ٹریٹ کی آنکھوں میں دلچسپی کی چمک پیدا ہو گئی "تمہارا نام عجیب سا ہے" اس نے نرم لہجہ اختیار کیا "کیا یہ تمہارا اصلی نام ہے؟"

"اپنا اصلی نام تو مجھے خود بھی یاد نہیں ہے اس لئے کہ اب یہی میرا اصلی نام ہے۔ ماں باپ نے کچھ اور نام رکھا تھا لیکن بعد میں یہ نام دے دیا۔ وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ بچپن میں جس کام میں ہاتھ ڈالتا تھا وہ ہو جاتا تھا۔ لوگ سمجھتے تھے کہ کام اندھی میں ہو گیا ہے۔ ایسا اتنی کثرت سے ہوا کہ مجھے ڈی فلوک کہا جانے لگا۔ ایڈم میرا پسندیدہ نام ہے لہٰذا میں نے ایڈم ڈی فلوک کو مستقل نام کے طور پر اختیار کر لیا۔ آج بھی لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ کامیابیاں اتفاقاً ہی میرے حصے میں آتی ہیں لیکن حقیقت سے صرف میں ہی واقف ہوں۔ ہر کامیابی کے حصول کے لئے میں سخت محنت کرتا ہوں تب کہیں جا کر کامیابی ہوتی ہے۔"

"ایڈگر اور ٹونی بہت ماہر لوگ ہیں۔ تم نے انہیں کس طرح ہرایا؟" فاکس ٹریٹ نے پوچھا۔

"میرے جاننے والے تو یہی سمجھتے ہیں کہ میں اتفاقاً ہی جیت گیا ہوں لیکن یہ غلط ہے۔ ایک شارپر کو شکست دینے کے لئے اس سے زیادہ ماہر شارپر کی ضرورت ہوتی ہے۔ عام آدمی تو کسی شارپر کو شکست دے ہی نہیں سکتا۔"

"میں نہیں مان سکتا" فاکس ٹریٹ نے کہا "تم یہاں اجنبی ہو، تمہیں تو یہ بھی نہیں معلوم کہ یہاں پتوں پر کس قسم کی نشانات لگائے جاتے ہیں؟"

"تو پھر دوسرے لوگوں کی طرح تم بھی تسلیم کر لو کہ میری جیت محض اتفاقی ہوئی ہے۔"

"یہ بھی ممکن نہیں ہے" فاکس ٹریٹ بڑبڑایا "کیا تم میرے سامنے شارپنگ کا عملی مظاہرہ کر سکتے ہو؟"

"میں عموماً اس قسم کے مظاہروں سے گریز کرتا ہوں لیکن تم چوں کہ مجھے پسند آ گئے ہو اس لئے میں تمہارے سامنے یہ مظاہرہ ضرور کروں گا مگر اس کے لئے شرط یہ ہے کہ پتے نشان والے نہ ہوں۔"

فاکس ٹریٹ نے ایڈونا کو گڈی لانے کا اشارہ کیا اور ایڈونا اندرونی کمرے کی طرف چلی گئی اور چند ہی لمحوں میں تاش کی ایک نئی گڈی ہاتھوں میں لئے نمودار ہوئی۔ فاکس ٹریٹ نے اسے گڈی میرے حوالے کرنے کا اشارہ کیا۔

"نہیں فاکس ٹریٹ! گڈی تم اپنے ہاتھوں سے خود کھولو گے۔ جوکر نکالنے کے بعد پتے پھینٹ کر فلورا سے کٹواؤ گے اور ہم تینوں کے درمیان تقسیم کرو گے۔ میں خود کچھ بھی نہیں کروں گا۔"

فاکس ٹریٹ نے مجھے حیرت سے دیکھا "جب تک کچھ بھی نہیں کرو گے تو پھر مظاہرہ کس چیز کا کرو گے؟"

"یہ بھی تمہیں اس وقت بتاؤں گا جب تم پتے بانٹ چکے ہو گے" میں نے کہا اور فاکس ٹریٹ نے میرے کہنے پر عمل کیا۔ میری تمام تر توجہ سمٹ کر اس کے ہاتھوں پر مرکوز ہو گئی تھی۔

"اب جب کہ پتے تقسیم ہو چکے ہیں، میں یہ بتا سکتا ہوں کہ کون جیتے گا" میں نے کہا "تم پتے الٹا کر دیکھ لو فلورا کے پاس سب سے اچھے پتے گئے ہیں۔"

فاکس ٹریٹ نے تینوں کے پتے الٹا کر دیکھے۔ میرے کہنے کے عین مطابق فلورا کے پتے سب سے اچھے تھے۔ فاکس ٹریٹ حیران تو ہوا مگر اسے یقین نہیں آیا۔

"یہ محض اتفاق بھی ہو سکتا ہے" اس نے کہا "صرف یہ بتا دینے سے تمہاری مہارت ثابت نہیں ہوتی۔"

میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ ابھر آئی "اب فلورا سے پتے بٹواؤ" میں نے کہا "میں پھر بتاؤں گا کہ کس کے پتے سب سے اچھے ہیں۔"

دوبارہ فلورا نے پتے بانٹے اور میں نے بتا دیا کہ کس کے پاس سب سے اچھے پتے ہیں۔ فاکس ٹریٹ نے دوبارہ شبہے کا اظہار کیا اور میں نے اسے ایک بار پھر مظاہرہ کر کے دکھایا۔ یہی عمل بار بار ہوا اور ہر بار میرا کہا درست ثابت ہوا۔

"سمجھ میں نہیں آتا" آخر کار فاکس ٹریٹ نے ہتھیار ڈال دیے "بار بار تمہارا اندازہ کیسے درست ہو جاتا ہے۔"

"اندازہ نہیں فاکس ٹریٹ ــــ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ کس کے پاس کیا پتے گئے ہیں۔"

"تم نے تو اب تک پتوں کو ہاتھ بھی نہیں لگایا۔ پھر میں کس طرح مان لوں کہ تمہیں پتوں کا علم ہو جاتا ہے؟"

"اسی چیز کا نام تو مہارت ہے" میں نے کہا "اگر گڈی ایک بار میرے ہاتھ میں آ جائے تو اس وقت تک نہیں نکل سکتی جب تک میں خود نہ چاہوں۔"

"ممکن ہے تم درست کہہ رہے ہو مگر مجھے اس پر یقین نہیں آ رہا ہے۔ جب تک کاٹنے والا ملا ہوا نہ ہو شارپنگ کرنا کس طرح ممکن ہے۔"

میں نے ٹیبل پر پڑے ہوئے پتے سمیٹے اور انہیں پھینٹنے لگا "تم میرے ساتھ ملے ہوئے نہیں ہو نا فاکس ٹریٹ" میں نے پتے پھینٹنے کے بعد اس کے سامنے رکھتے ہوئے کہا "یہ موقع ایسا ہے کہ اگر میں نے فلورا سے پتے کٹوائے تو تم یہی شبہ کرو گے کہ ممکن ہے فلورا بھی مجھ سے مل گئی ہو۔ وجہ یہ ہے کہ جو مظاہرہ میں کرنے والا ہوں اسے تمہاری عقل کبھی تسلیم نہیں کرے گی۔ میں پتے لگا چکا ہوں۔ اب تم انہیں جہاں سے بھی چاہو کاٹو، پتے وہی بٹیں گے جو میں چاہوں گا۔"

"پہلے مجھے بتاؤ کہ تم نے کیا پتے لگائے ہیں" فاکس ٹریٹ نے پتے کاٹنے سے انکار کر دیا۔ اس وقت وہ ایک ایسے بچے کی مانند نظر آ رہا تھا جسے اس کا من پسند کھلونا مل گیا ہو۔

"پوری دنیا میں میرے علاوہ شاید ہی کوئی یہ کرتب دکھا سکے۔ میں نے اکے، بادشاہ اور بیگم کی ٹریل لگائی ہے، تمہارے حصے میں سب سے چھوٹے پتے آئیں گے اور فلورا کے پاس سب سے بڑے۔"

"ٹھیک ہے مسٹر ایڈم! تم نے بہت بڑا دعوا کیا ہے اس لئے میں اسپورٹس مین اسپرٹ کا مظاہرہ کر رہا ہوں۔ ورنہ یہ بھی ممکن تھا کہ میں اوپر سے اکیاون پتے کاٹ دیتا اور سب سے نیچے کا پتا اٹھا کر اسے دیکھ لیتا۔ اس طرح تمہیں لازماً شکست ہو جاتی" فاکس ٹریٹ نے گڈی درمیان سے کاٹتے ہوئے کہا "میں نے گڈی درمیان سے کاٹی ہے لیکن اس کے باوجود مجھے یقین ہے کہ تم اپنا دعوا پورا نہیں کر سکو گے۔"

میں کرسی کھسکا کر اٹھ کھڑا ہوا "مجھے افسوس ہے مسٹر فاکس ٹریٹ!" میں نے معذرت خواہانہ انداز میں کہا "اب میں یہ مظاہرہ نہیں کر سکوں گا۔"

"کیوں ــــ کیا بات ہو گئی؟" فاکس ٹریٹ نے میرے اس طرح اچانک اٹھنے پر حیران ہو کر کہا۔

"ایڈم ڈی فلوک کسی رعایت کا محتاج نہیں ہے" میں نے نخوت سے کہا "میں جو دعوا کرتا ہوں اسے ہر حال میں پورا کرتا ہوں۔ اگر تم مجھے کوئی رعایت دینا چاہتے تھے تو تمہیں مجھ پر ظاہر نہیں کرنا چاہئے تھا۔ مزا تو تب ہی آتا ہے جب مدمقابل اپنی تمام تر صلاحیتیں صرف کرتے ہوئے مجھے شکست دینے کی کوشش کرے۔ اب یہ مظاہرہ صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ جب تم اکیاون پتے کاٹو گے۔"

"تم شکست کھانے پر تل گئے ہو تو میں کیا کر سکتا ہوں۔" فاکس ٹریٹ نے کٹے ہوئے پتے واپس رکھے اور ایک پتا چھوڑ کر بقیہ سارے پتے اٹھا کر میرے سامنے رکھ دیے۔ اس نے میری گڈی اٹھانے کا انتظار بھی نہیں کیا اور نہایت بے صبری سے باقی بچا ہوا پتا اٹھا کر دیکھا اور اس کا چہرہ حیرت کی زیادتی سے بگڑ گیا۔ میرے دعوے کے مطابق وہ ایک بیگم ہی تھی۔

میں نے اطمینان سے گڈی اٹھا کر پتے بانٹ دیے۔ ایڈونا، فلورا اور فاکس ٹریٹ کی نظریں میرے ہاتھوں پر مرکوز تھیں لیکن وہ سب کچھ دیکھتے ہوئے بھی کچھ نہیں دیکھ سکتے تھے۔ میرے ہاتھوں کی صفائی کو تو شاید کیمرا بھی نہیں پکڑ سکتا تھا۔

پتے بانٹے جانے کے بعد میں نے گڈی میز کے وسط میں ڈال دی اور فاکس ٹریٹ سے کہا "اب تمام پتے تم خود ہی اٹھا کر دیکھ لو۔"

فاکس ٹریٹ نے باری باری تمام پتے الٹ دیے اور پھر بے جان سے انداز میں کرسی کی پشت سے ٹک گیا۔ فلورا اور ایڈونا بھی حیرت سے مجھے دیکھ رہی تھیں۔ ہر ایک کے سامنے سے وہی پتے برآمد ہوئے تھے جو میں پہلے ہی بتا چکا تھا۔

"جو کچھ میں نے دیکھا ہے اسے دیکھنے کے باوجود اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا" فاکس ٹریٹ نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا "تم کوئی جادوگر تو نہیں ہو؟"

"میں صرف ایڈم ڈی فلوک ہوں.... اس کے سوا کچھ بھی نہیں ہوں۔ اور آج کی رات میں جو بھی دعوا کروں وہ پورا ہوگا۔ اس لئے کہ میری لک میرے ساتھ ہے" میں نے فلورا کی طرف دیکھا جو ایک ٹک مجھے گھورے جا رہی تھی۔ اس کا تنہا یہ حال نہیں تھا بلکہ فاکس ٹریٹ اور ایڈونا پر بھی اسی قسم کی کیفیات طاری تھیں۔

"تم نے اپنا دعوا پورا کر دکھایا مسٹر ایڈم! میں پورے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ یہ کمال صرف تمہارا ہی حصہ ہے۔"

"ایسا صرف تمہاری وجہ سے ممکن ہوسکا ہے فاکس ٹریٹ! اگر تم فلورا کو میرے برابر بیٹھنے کی اجازت نہ دیتے تو میں ناکام ہوجاتا۔"

فاکس ٹریٹ کے چہرے پر ایک بار پھر حیرت کے تاثرات ابھر آئے "کیا تم سنجیدہ ہو مسٹر ایڈم؟"

"کوئی اپنی لک کے بارے میں بھی غیر سنجیدگی کا مظاہرہ کرسکتا ہے؟"

"تم بہت عجیب آدمی ہو مسٹر ایڈم! تمہاری کسی بات پر یقین ہی نہیں آتا" فاکس ٹریٹ بے بسی سے بولا۔

"بالکل یہی بات میں بھی تمہیں بتا رہا تھا۔ کوئی میری بات کا یقین ہی نہیں کرتا۔ سب یہی سمجھتے ہیں کہ میری کامیابی اتفاقات کی مرہونِ منت ہوتی ہے۔"

فاکس ٹریٹ کسی سوچ میں ڈوب گیا تھا۔ چند لمحے بعد بولا "فلورا تمہاری ہوسکتی ہے مسٹر ایڈم! مگر اس کے لئے تمہیں میری ایک شرط پوری کرنی ہوگی۔"

"جلدی سے بتاؤ" میں نے بے تابی کا مظاہرہ کیا "فلورا کی خاطر میں ہر شرط پوری کرنے کو تیار ہوں۔"

"مجھے تم جیسے کسی ماہر کی تلاش تھی" فاکس ٹریٹ نے بڑی احتیاط سے کہنا شروع کیا "ہم تمہیں معقول تنخواہ دیں گے۔ جیتی ہوئی رقم میں سے دوسروں کو دس فیصد کمیشن دیا جاتا ہے۔ تمہیں دگنا کمیشن دیا جائے گا۔"

"تمہیں کچھ اندازہ بھی ہے مسٹر فاکس ٹریٹ کہ تم کس آدمی سے کس نوعیت کی گفتگو کر رہے ہو؟" میں نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے میں نے تمہیں دگنی رقم کی آفر کی ہے لیکن اگر تمہیں یہ رقم کم معلوم ہوتی ہے تو اس میں مزید اضافے کی گنجائش بھی موجود ہے۔"

"سو فیصد کمیشن بھی نامنظور ہے مسٹر فاکس ٹریٹ! تم نے ابھی دیکھا ہی کیا ہے۔ یہ تو ایڈم ڈی فلوک کی شخصیت کا صرف ایک رخ تھا۔ معلوم نہیں کتنوں کے دل میں یہ حسرت ہے کہ ایڈم ڈی فلوک ان کے لئے کام کرے تو وہ اسے ہیرے جواہرات میں تول دیں لیکن ایڈم اپنی قدر و قیمت سے بخوبی واقف ہے۔ بڑی سے بڑی قیمت بھی میری صلاحیتوں کے سامنے کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔"

"لیکن یہ بھی تو سوچو کہ ہم فلورا کو بھی تمہارے حوالے کر رہے ہیں" فاکس ٹریٹ نے کہا۔ بہت ممکن ہے کہ یہ الفاظ کہتے وقت اس نے خود کو بے وقوف بھی محسوس کیا ہو مگر میں نے اس پر خاصے سنجیدہ ردِ عمل کا اظہار کیا۔

"ہاں یہ بات تو ہے" میں نے قدرے پریشانی ظاہر کرتے ہوئے کہا۔ "مگر میری مجبوری سمجھنے کی کوشش کرو۔ میں ایک شارپر کی حیثیت سے خود کو محدود نہیں کرسکتا۔ اگر میں نے ایسا کیا تو ایڈم ڈی فلوک کی موت واقع ہوجائے گی۔"

فاکس ٹریٹ کے چہرے پر دلچسپی کی چمک نمودار ہوئی "مجھے اندازہ ہے" اس نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا "تم نے ٹونی اور ایڈگر کو زیر کیا تھا جب کہ وہ مسلح اور تم نہتے تھے۔"

"یہ بھی کوئی خاص بات نہیں ہے" میں نے کہا "وہ دونوں تھرڈ کلاس قسم کے لوگ ہیں۔ انہیں زیر کرنا کوئی کمال نہیں ہے۔"

"تمہاری کوئی بات بھی میری سمجھ میں نہیں آرہی۔۔۔ اگر وہ دونوں اتنے ہی بے وقعت تھے تو تم رقم ان کے حوالے کرنے پر کیوں تیار ہوگئے تھے؟" فاکس ٹریٹ نے الجھے ہوئے انداز میں سوال کیا۔

"محض اس لئے کہ رقم کی میری نظروں میں کوئی اہمیت نہیں تھی۔ اگر ہوتی تو اس وقت اس کلب میں موجود تمام رقم میرے قبضے میں ہوتی۔"

فاکس ٹریٹ میز پر رکھے ہوئے ٹونی کے ریوالور سے کھیلنے لگا پھر اچانک بولا "تم میری مرضی کے بغیر یہاں سے کہیں نہیں جاسکوگے۔"

میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ نمودار ہوئی اور میں نے نفی میں سرہلایا "یہ صرف تمہارا خیال ہے مسٹر فاکس ٹریٹ! ضروری نہیں کہ یہ درست بھی ہو۔"

"میرے محافظ غیر معمولی صلاحیتوں کے حامل ہیں۔" فاکس ٹریٹ نے کہا "ان کے شکنجے سے نکلنا آسان نہیں ہے۔ انہیں ایڈگر یا ٹونی مت سمجھو۔"

"مت بھولنا فاکس ٹریٹ کہ یہ ریوالور میں نے از خود تمہارے حوالے کیا ہے۔ میں چاہتا تو یہاں سے نکلنے کے لئے تمہیں یرغمال بھی بنا سکتا تھا۔"

"تم نے اب تک یہ نہیں بتایا کہ تم کون ہو کیا کرتے ہو اور کہاں رہتے ہو؟" اچانک فاکس ٹریٹ نے موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

"میرا نام تمہارے علم میں ہے۔۔۔ پیشے کا اندازہ بھی تم نے لگا ہی لیا ہوگا اور یہ بھی تم سمجھ ہی گئے ہو کہ ہم جیسے لوگوں کا کوئی مستقل ٹھکانہ نہیں ہوتا۔"

"بتانا نہیں چاہتے" فاکس ٹریٹ نے کہا "لیکن ہم تمہارے بارے میں سب کچھ معلوم کرسکتے ہیں۔"

"مجھے افسوس ہے مسٹر فاکس ٹریٹ! جو کچھ میں نے تمہیں بتایا وہی سب کچھ ہے لہٰذا کچھ معلوم کرلینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔"

"تم نے اپنے بارے میں کوئی نہ کوئی غلط بیانی ضرور کی ہے۔" فاکس ٹریٹ بولا "اس لئے کہ تم جیسے لوگ مرسڈیز میں سفر نہیں کرتے۔"

"اوہ" میرے ہونٹ دائرے کی صورت میں سکڑ گئے "تو یہ بات ہے" میں نے کہا "شاید تم مرسڈیز کے نمبروں سے میرے بارے میں معلوم کرنے کا ارادہ رکھتے ہو؟"

"بالکل" فاکس ٹریٹ نے اثبات میں سرہلایا "تم بچ نہیں سکوگے۔ ہم تمہارے بارے میں سب کچھ معلوم کرلیں گے۔"

"تمہیں مایوسی ہوگی مسٹر فاکس ٹریٹ!" میں نے بڑی افسردگی سے کہا "اس لئے کہ وہ مرسڈیز میں نے چوری کی ہے۔"

فاکس ٹریٹ مجھے گھورنے لگا "تم جھوٹ بول رہے ہو۔ اس شہر میں چند مرسڈیز گاڑیاں ہیں۔ احمق سے احمق آدمی بھی چوری کرنے کے لئے مرسڈیز کا انتخاب نہیں کرے گا۔ اس لئے کہ اس کا پکڑا جانا بہت آسان ہوگا۔"

"ایڈم ڈی فلوک ایسے ہی محیرالعقول کاموں کے لئے مشہور ہے مسٹر فاکس ٹریٹ!" میں نے بڑے اطمینان سے کہا "جس کام کے کرنے کا کوئی تصور بھی نہیں کرسکتا۔ ایڈم ڈی فلوک وہ کام بڑی آسانی سے کرگزرتا ہے۔"

"تم نے شاید سوچے سمجھے بغیر جھوٹ بول دیا ہے۔" فاکس ٹریٹ نے مجھے گھورتے ہوئے کہا "لیکن میں یہ برداشت نہیں کرسکتا کہ کوئی شخص مجھے اس طرح بے وقوف بنا کر نکل جائے۔ میں تمہاری اس بات کی تصدیق ضرور کروں گا اور اگر تمہاری یہ بات غلط ثابت ہوئی تو تمہیں معلوم ہوجائے گا کہ فاکس ٹریٹ سے غلط بیانی کرنے کا کیا انجام ہوتا ہے" اس نے انٹرکام پر کسی کو شہر کے تھانوں سے یہ معلوم کرنے کی ہدایت کی کہ کسی جگہ مرسڈیز کی چوری کی رپورٹ تو نہیں درج کرائی گئی۔

میں بڑے اطمینان سے کرسی پر پھیل کے بیٹھ گیا۔ میرے اطمینان کی وجہ یہ تھی کہ مرسڈیز واقعی چوری کی تھی۔ اگر اس کی چوری کی رپورٹ نہ بھی درج کرائی گئی ہوتی تو یہ ثابت کردینا مشکل نہ ہوتا کہ وہ چوری کی کار ہے۔

فاکس ٹریٹ مجھے گھورے جارہا تھا۔ میری بے پروائی اس کے لئے باعثِ تشویش تھی۔ شاید میں پہلا آدمی تھا جو اس کی شخصیت سے مرعوب نہیں ہوا تھا۔ میں ایک ایسی جگہ پر تھا جہاں سے فرار ہونے کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا تھا۔ اس کے ایک اشارے پر میری تکابوٹی ہوسکتی تھی۔ مگر میں یوں بیٹھا تھا جیسے یہاں خیرسگالی کے دورے پر آیا ہوا ہوں یا اپنے پسندیدہ ڈرائنگ روم میں فرصت کے لمحات بے فکری سے گزار رہا ہوں۔

"اگر زحمت نہ ہو تو ایک گلاس پانی ہی پلوا دو" میں نے اچانک ہی ایڈونا کو مخاطب کیا "تم لوگوں میں مہمان نوازی کی ذرا بھی رمق نہیں ہے؟"

"اوہ مجھے افسوس ہے" فاکس ٹریٹ نے کہا "جس چیز کی بھی خواہش محسوس کر رہے ہو بتادو۔"

"میں اکیلا ہی تمہارا مہمان نہیں ہوں۔ میری لک فلورا بھی ہے" میں نے فلورا کو پیار بھری نظروں سے دیکھا "مانا کہ یہ تمہاری ملازم ہے مگر اس وقت تمہاری مہمان ہے۔"

"ٹھیک ہے" فاکس ٹریٹ نے مضطربانہ انداز میں پہلو بدلا۔ "ایڈونا کو بتادو" اس نے فلورا کی طرف دیکھے بغیر کہا۔

"کچھ نہیں" فلورا نے بڑی مشکل سے کہا میں دیکھ رہا تھا کہ فاکس ٹریٹ کے تمام ملازمین اس سے خوف زدگی کی حد تک مرعوب تھے۔ وہ اس کے سامنے زبان ہلانے تک کی جرأت نہیں کرپاتے تھے۔

"تکلف مت کرو فلورا!" میں نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ پھر فاکس ٹریٹ کی طرف متوجہ ہوگیا "تمہیں فلورا کے ساتھ معزز مہمانوں جیسا سلوک کرنا چاہئے۔"

"آپ کیا پینا پسند فرمائیں گی محترمہ فلورا!" فاکس ٹریٹ نے تمسخرانہ انداز میں کہا "اگر زحمت نہ ہو تو مطلع فرمادیجئے۔۔۔ آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔"

فاکس ٹریٹ کے اس اندازِ گفتگو پر فلورا کے چہرے کی رنگت متغیر ہوگئی "میں۔۔۔ میں۔۔۔" وہ صرف ہکلا کر رہ گئی۔

میں نے اچانک ہی کرسی پیچھے کھسکائی اور اچھل کر کھڑا ہوگیا "تم نے میری ساتھی کی توہین کی ہے مسٹر فاکس ٹریٹ!" میں نے انتہائی سخت لہجے میں کہا "تمہیں ان سے معذرت کرنی ہوگی ورنہ ہمارے درمیان مزید گفتگو نہیں ہوسکے گی۔"

فاکس ٹریٹ نے ایک لمحے کے لئے کچھ سوچا پھر ہاتھ ہلا کر بولا "بیٹھ جاؤ مسٹر ایڈم! تم بہت جذباتی آدمی ہو لیکن مجھے احساس ہے کہ اس وقت مجھ سے ہی زیادتی ہوگئی۔ مجھے فلورا سے اس لہجے میں بات نہیں کرنی چاہئے تھی۔"

"اس طرح کام نہیں چلے گا مسٹر!" میں نے بڑے خراب لہجے میں کہا "معذرت کرنی ہے تو براہ راست فلورا سے کرو۔"

میری بات سن کر فلورا کے چہرے پر مردنی چھائی تھی۔ اس نے کبھی تصور بھی نہیں کیا ہوگا کہ وہ کسی ایسی صورت

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حال سے بھی دوچار ہو سکتی ہے۔ میں نے محسوس کیا کہ وہ کچھ کہنا چاہ رہی ہے مگر اس کے منہ سے کسی بھی قسم کی آواز نہیں نکل سکی۔

"تم اس کلب کی ملازمہ ہو فلورا!" فاکس ٹریٹ نے کہا "اور یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ مسٹر ایڈم جیسا غیر معمولی صلاحیتوں کا مالک شخص تمہیں اتنی اہمیت دے رہا ہے۔ تم اس وقت میری مہمان ہو۔ مجھے افسوس ہے کہ میں نے تم سے نازیبا لہجے میں بات کی ہے۔"

فلورا دنگ رہ گئی۔ اس کے کانوں نے وہ الفاظ سنے تھے کہ اسے اپنی سماعت پر یقین نہیں آرہا تھا "یہ..... یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں باس!" اس نے ہکلا کر کہا۔

"باس کبھی غلط نہیں کہتے" میں نے دوبارہ بیٹھتے ہوئے کہا "میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہاری حالت ٹھیک نہیں ہے۔ تمہارے لئے شیری منگواؤں۔"

"نن ــــ نہیں" فلورا نے تھوک نگل کر کہا "سافٹ ڈرنک سے کام چل جائے گا۔"

ایڈونا کمرے سے چلی گئی اور میں فاکس ٹریٹ کی طرف دیکھنے لگا جو کسی گہری سوچ میں گم تھا۔ ایڈونا چند ہی لمحوں میں واپس آگئی۔ میرے لئے پانی اور فلورا کے لئے کوک کی بوتل آگئی تھی۔ اس وقت انٹر کام کا بزر بجا اور فاکس ٹریٹ انٹر کام پر بات کرنے لگا۔

"تمہاری بات درست ثابت ہوئی" فاکس ٹریٹ نے انٹر کام بند کرتے ہوئے قدرے بجھے ہوئے لہجے میں کہا "مرسڈیز رات آٹھ بجے کے قریب چرائی گئی تھی۔"

"ایڈم ڈی فلوک کو جھوٹ بولنے سے نفرت ہے" میں نے کہا "لیکن مکمل تصدیق کے لئے یہ بھی معلوم کرلیجئے کہ یہ وہی مرسڈیز ہے ـــــ"

"ہم کچے کام نہیں کرتے....." فاکس ٹریٹ نے کہا "یہ وہی مرسڈیز ہے۔ لیکن اگر یہ یہاں سے برآمد ہوئی تو ہمارے کلب کی ریپوٹیشن متاثر ہوگی۔"

"بار لوگوں کی ریپوٹیشن کبھی خطرے میں نہیں پڑتی۔ یہ مرض صرف ان لوگوں کو لاحق ہوا کرتا ہے جو مفلس ہوتے ہیں۔"

"تمہارا رویہ میرے ساتھ بہت گستاخانہ رہا ہے۔" فاکس ٹریٹ نے مجھے گھورتے ہوئے کہا "جانتے ہو میں نے تمہارا یہ رویہ کیوں برداشت کیا ہے؟"

میں سنبھل کر بیٹھ گیا "تم جیسے لوگوں کو ذہین ضرورت رہتی ہے اور میں اپنی قدر و قیمت سے بخوبی واقف ہوں۔"

"میرے پاس کام کروگے تو تمہیں ڈسپلن کی پابندی کرنی ہوگی۔ میں اس معاملے میں بہت سخت ہوں۔"

"بھول جاؤ" میں نے بےپروائی سے کہا "ایڈم ڈی فلوک نے کبھی کسی کی برتری تسلیم نہیں کی۔"

"اگر تم ہمیں کام کروگے تو وہاں کے ضابطوں کی پابندی کرنی پڑے گی" فاکس ٹریٹ نے حتی الامکان نرم لہجے میں کہا مگر اس کے لئے خود پر قابو پانا دشوار ہو رہا تھا۔

"تم نے یہ کیوں فرض کرلیا ہے کہ میں تمہارے پاس کام کرنے کی ہامی ضرور بھرلوں گا" میں نے کہا "بہتر یہ ہے کہ مفروضوں کے بجائے حقائق کی بنیاد پر گفتگو کرو۔"

فاکس ٹریٹ نے مجھے گھور کر دیکھا "تم ضرورت سے زیادہ خوش فہمی کا شکار لگتے ہو۔"

"یہ میرا مسئلہ ہے ــــــ کسی اور کو اس سے غرض نہیں ہونی چاہئے کہ میں کتنی خوش فہمی کا شکار ہوں۔"

"تو یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے کہ تم میرے لئے کام نہیں کروگے؟"

"کم از کم شاریر کی حیثیت سے تو ہرگز نہیں" میں نے نفی میں سر ہلایا "تھرڈ کلاس کام تھرڈ کلاس لوگوں کے لئے ہوتے ہیں۔"

"تو پھر تم ہم سے کیا توقع رکھتے ہو؟" فاکس ٹریٹ نے مجھے گھورتے ہوئے کہا۔

"میں تمہارے پاس ملازمت کی درخواست لے کر نہیں آیا مسٹر فاکس ٹریٹ! جو تم مجھ سے اس طرح سوال جواب کر رہے ہو۔ تمہیں میری ضرورت ہوگی۔ مجھے تمہاری ضرورت نہیں ہے۔"

"ٹھیک ہے" فاکس ٹریٹ نرم پڑ گیا "لیکن تمہارے بارے میں ہمیں پوری معلومات بھی تو نہیں ہیں۔ ہمیں کیسے اندازہ ہو سکتا ہے کہ تم کن کاموں کے لئے موزوں ہو اور کن کاموں کے لئے نہیں۔"

"ہر وہ کام جو کوئی اور نہیں کر سکتا ایڈم ڈی فلوک کر سکتا ہے۔ لہٰذا اس معاملے میں سر کھپانے کے بجائے اگر کوئی خاص کام لینا چاہو تو بلا جھجک بتاؤ۔"

فاکس ٹریٹ سوچ میں گم ہوگیا۔ وہ حاکمانہ فطرت کا حامل تھا۔ میرے اطوار اس کے لئے سخت ناپسندیدہ ثابت ہوئے تھے مگر وہ اپنی کسی غرض کے تحت مجھے برداشت کئے جا رہا تھا۔ میں اس کی طرف سے مطمئن نہیں تھا۔ وہ ان لوگوں میں سے معلوم ہوتا تھا جن کے نزدیک اپنی انا سب سے زیادہ اہم ہوتی ہے۔ اس نے مجھے خود سے کمتر فرض کرلیا تھا اس لئے اس کی کوشش یہی تھی کہ کسی طرح مجھے دبا لے۔

"تم کار کی چوری میں ملوث ہو" چند لمحے بعد وہ کسی نتیجے پر پہنچتے ہوئے بولا "اور اس وقت ہمارے رحم و کرم پر ہو۔ اگر میں پولیس کو تمہارے بارے میں اطلاع فراہم کردوں تو تم گرفتار ہو جاؤ گے۔"

"دھمکی دے رہے ہو" میں مسکرایا "میری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ خناس اپنے ذہن سے کیوں نہیں نکال دیتے۔ تمہیں یہ یقین کیوں نہیں آجاتا کہ تم مجھ پر قابو نہیں پا سکوگے' اگر تمہیں پولیس کو اطلاع دینے کا شوق ہو رہا ہے تو اپنا یہ شوق ضرور پورا کرو لیکن اس یقین کے ساتھ کہ مشکل میں تم خود ہی پھنسوگے۔ میں نہ تمہارے ہاتھ لگوں گا اور نہ ہی پولیس مجھ تک پہنچ سکے گی۔"

"تم کتنے ہی باصلاحیت کیوں نہ ہو' درجنوں افراد کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ میرے ایک اشارے پر تمہیں گھیر لیا جائے گا۔ تم اس کلب کی حدود سے باہر قدم نہیں رکھ سکتے۔"

"ممکن ہے اس وقت میں تمہارے سامنے ہتھیار ڈال دوں۔" میں نے ایک طویل سانس لے کر کہا "لیکن تم کب تک مجھے قید رکھوگے؟ کب تک میری نگرانی کراؤگے؟ کبھی تو مجھے موقع ملے گا اور جیسے ہی مجھے موقع ملے گا میں تمہاری دسترس سے نکل جاؤں گا۔ لہٰذا میرا مشورہ ہے کہ عقل کے ناخن لو۔ مجھ سے کوئی کام لینا چاہتے ہو تو افہام و تفہیم کی راہ اختیار کرو۔ وہ اور لوگ ہوتے ہوں گے جو دھمکیوں میں آجاتے ہوں گے۔ میں کسی اور کے لئے کام کرتا بھی ہوں تو آزادانہ انداز میں کرتا ہوں ورنہ نہیں۔"

فاکس ٹریٹ نے تفہیمی انداز میں سر ہلایا شاید بات اس کی سمجھ میں آگئی تھی "تمہاری بعض باتیں مجھے الجھن میں ڈال رہی ہیں۔ تمہیں ان کی وضاحت کرنی ہوگی۔"

"تمہاری الجھن دور کر کے مجھے خوشی ہوگی" میں نے کہا "کام کرنے کے لئے باہمی اطمینان کو میں نہایت ضروری تصور کرتا ہوں۔"

"تم جانتے ہو کہ فلورا کلب کی ملازم ہے اور اس نے اپنی طرف سے تمہیں ہروانے کی پوری کوشش کی تھی۔ پھر تم اسے اپنی لک کیوں قرار دے رہے ہو؟"

"مجھے اس سے کیا غرض کہ وہ کس کی ملازم ہے۔ اس کی وجہ سے مجھے فائدہ پہنچا ہے۔ اس نے جو کچھ کیا وہ اس کا فرض تھا مجھے اس سے کوئی شکایت نہیں ہے۔"

"بات اتنی سادہ نہیں ہے" فاکس ٹریٹ نے کہا "تمہاری جیت میں فلورا کا دخل نہیں تھا۔ اگر وہ نہ ہوتی تب بھی تمہیں جیتنا ہی تھا۔ تمہارا یہ کمال میں اپنی آنکھوں سے دیکھ چکا ہوں۔"

"تم نہیں سمجھ سکوگے مسٹر فاکس ٹریٹ!" میں نے افسردگی سے کہا "جب سے میری ملاقات فلورا سے ہوئی ہے مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے میری نس نس میں ایک نئی توانائی دوڑ گئی ہے۔ تم نے جو کچھ بھی دیکھا وہ بےشک میرا کمال ہے لیکن اگر فلورا میرے ساتھ موجود نہ ہوتی تو میں اتنے اعتماد سے یہ سب کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ دس میں سے تین بار یقیناً مجھ سے غلطی ہوتی ہے۔ ماضی میں یہ تناسب ففٹی ففٹی رہا ہے مگر آج تم نے دیکھا کہ میں نے جو چاہا وہی ہوا۔۔۔ اور مجھے یقین ہے کہ آئندہ بھی وہی ہوگا جو میں چاہوں گا۔"

"کیا تم سچ بول رہے ہو؟" فاکس ٹریٹ نے حیرت سے کہا۔ فلورا بھی حیران ہو کر مجھے دیکھنے لگی تھی۔

"فلورا میری لک ہے مسٹر فاکس ٹریٹ! کیا کوئی شخص اپنی قسمت کے بارے میں بھی جھوٹ بول سکتا ہے؟"

"چلو مان لیا" فاکس ٹریٹ نے بےبسی سے شانے اچکائے "لیکن تمہاری یہ بات درست نہیں معلوم ہوتی کہ تمہارا کوئی ٹھکانہ نہیں ہے۔"

"یہ ایک تلخ حقیقت ہے مسٹر فاکس ٹریٹ! نہ میرا کوئی وطن ہے اور نہ ہی کوئی مستقل ٹھکانہ ہے۔ میں نے کبھی چند روز سے زیادہ کوئی کام نہیں کیا۔ مال و دولت میرے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن میں آج تک سمجھ ہی نہیں سکا کہ میں چاہتا کیا ہوں۔ میں نے بےشمار جرائم کئے ہیں مگر کسی کو نہیں معلوم کہ ان جرائم کے پیچھے میری ذات ہے۔ میں نے آج تک کہیں اپنا سراغ نہیں چھوڑا۔ میں یہ پسند بھی نہیں کرتا کہ زیادہ لوگ میری شخصیت سے واقف ہوں۔ فطرتاً میں جرائم پیشہ ہوں۔ کسی بھی قسم کے جرم کو عار نہیں سمجھتا۔ بس قتل کرنے سے گریز کرتا ہوں۔ یہ بات نہیں کہ میں نے کبھی قتل نہیں کیا بےشک میرے کریڈٹ پر چند قتل بھی ہیں مگر وہ میں نے صرف اس وقت کئے تھے جب مجھے یقین ہوگیا کہ اب اگر میں نے قتل نہ کیا تو خود قتل ہو جاؤں گا۔ میں بےحد محتاط آدمی ہوں۔ تیزی سے ٹھکانے بدلتا رہتا ہوں تاکہ کوئی میرے بارے میں کچھ نہ جان سکے۔"

"اس کی ایک ہی وجہ ہو سکتی ہے" فاکس ٹریٹ نے کہا "تم عدم تحفظ کے احساس میں مبتلا ہو..... تمہیں ہر دم یہ دھڑکا لگا رہتا ہے کہ کہیں گرفتار نہ ہو جاؤ۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"ممکن ہے" میں اس سے فوراً ہی متفق ہو گیا "میرا خیال ہے یہ مسئلہ تو ہر مجرم کو درپیش ہوتا ہوگا۔"

"ہوتا ہے مگر اس حد تک نہیں جس حد تک تم بتا رہے ہو اور پھر روئے زمین پر ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے جس کا حل نہ ہو۔"

"تم نے یہ مسئلہ اٹھایا ہے تو اس کا حل بھی تم ہی بتاؤ" میں نے بے تابی کا مظاہرہ کیا "اپنی موجودہ طرزِ زندگی سے میں بہت غیر مطمئن ہوں۔"

"تمہارے مسئلے کا سادہ سا حل یہ ہے کہ خود کو کسی سے وابستہ کرلو۔ آدمی کسی مشکل میں پھنس جائے تو اس کا کوئی حمایتی بھی تو ہونا چاہئے۔ اپنے لئے کوئی مضبوط سہارا تلاش کرو تاکہ تم اپنا کام بے فکری سے جاری رکھ سکو۔"

"میں سمجھ رہا ہوں تم کیا کہنا چاہتے ہو لیکن مشکل یہ ہے کہ ایڈم ڈی فلوک سے غلامی نہیں ہوتی۔ ہر شخص اپنے سے زیادہ باصلاحیت شخص کو غلام دیکھنا چاہتا ہے۔ معاف کرنا مجھے تمہاری یہ تجویز منظور نہیں ہے۔"

"اب تم واپس کہاں جاؤ گے؟" فاکس ٹریٹ نے اچانک ہی ایک غیر متوقع سوال کر دیا جس کے لئے میں تیار نہیں تھا۔ میں سمجھ رہا تھا وہ بات مزید آگے بڑھائے گا مگر یوں معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ اچانک ہی مجھے ٹرخا دینے پر تل گیا ہو۔

"کوئی ہوٹل تلاش کروں گا" میں نے کہا "لیکن اب تو کسی چھوٹے موٹے ہوٹل کا کھلا ہوا ملنا بھی ممکن نہیں ہے۔ خیر کوئی بات نہیں۔۔۔ میں کوئی سرائے دیکھ لوں گا۔"

"اس حلیے میں تم کسی سرائے کا رخ کرو گے؟" فاکس ٹریٹ نے حیران ہو کر کہا۔

"یہ کوئی ایسی انوکھی بات بھی نہیں ہوگی مجھ جیسے اور بھی ہوتے ہیں جو رات کی تاریکی میں قیام کرتے ہیں اور صبح ہوتے ہی کھسک لیتے ہیں۔"

"اس وقت یہیں رک جاؤ۔ میں تمہارے قیام کا بندوبست کر دیتا ہوں۔ صبح چلے جانا۔"

"معاف کرنا، میں یہاں رہنا گوارا نہیں کروں گا" میں نے کمال صفائی سے کہا "اس کے بجائے میں کسی پارک میں شب بسری کو ترجیح دوں گا۔"

"صبح کے چار بجنے والے ہیں۔ اس وقت تمہارا سڑکوں پر نکلنا مناسب نہیں ہوگا اور پھر تمہارے پاس چوری کی مرسڈیز ہے۔"

"دیکھو مسٹر فاکس ٹریٹ! میں تمہاری طرح گھما پھرا کر بات کرنے کا عادی نہیں ہوں۔ میں دو ٹوک بات کرتا ہوں اور دوسروں سے بھی یہی توقع رکھتا ہوں۔ تم مجھ سے کوئی کام لینا چاہتے ہو مگر ابھی کسی حتمی فیصلے پر نہیں پہنچے ہو اس لئے مجھے اس وقت تک روکنا چاہتے ہو جب تک کہ میرے بارے میں کوئی آخری فیصلہ نہ کرلو۔ یہ کام تم مفت میں کرنے کے خواہاں ہو لیکن تمہیں یہ بات مدِنظر رکھنی چاہئے کہ معاملہ ایڈم ڈی فلوک کا ہے۔ کسی عام آدمی کا نہیں ہے لہٰذا اس کی قیمت بھی ویسی ہی ہوگی۔ اب اس وقت سے میں تمہارا مہمان ہوں۔ اس وقت تک جب تک کہ تم مجھے کوئی جواب نہیں دے دیتے۔ اگر تم چاہو تو میرا تجزیہ رد کرسکتے ہو۔ پھر جہاں میرا جی چاہے گا چلا جاؤں گا اور ہمارے درمیان تعلق ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا۔"

"نہیں" فاکس ٹریٹ نے حیرت سے کہا "تمہارا اندازہ سو فیصد درست ہے۔ تمہارے بارے میں فیصلہ کرنے کے لئے مجھے وقت درکار ہے۔"

"بس تو پھر میں جہاں بھی ٹھہروں گا میرے تمام اخراجات تمہارے ذمے ہوں گے، منظور ہے؟"

"منظور ہے" فاکس ٹریٹ نے بے بسی سے کہا "بتاؤ تمہارے لئے کیا انتظام کیا جائے؟"

"کسی عمدہ سے ہوٹل میں میرے اور فلورا کے لئے ایک سوئیٹ بک کرادو اور اپنی گاڑی میں ہمیں وہاں تک چھڑوا دو۔ اس لئے کہ اب میں مرسڈیز استعمال کرنے کا خطرہ مول نہیں لے سکتا۔"

مجھے معلوم تھا کہ فاکس ٹریٹ مجھ سے اختلاف نہیں کرے گا۔ میں اس کی وجہ بھی جانتا تھا۔ وہ مادام کلارا کو ایک گوہرِ نایاب کی دریافت سے باخبر کرنا چاہتا تھا۔ مجھے معلوم تھا کہ وہ مجھ سے زچ ہو گیا ہے لہٰذا مجھے مادام کلارا کے حوالے کر کے اپنی جان چھڑانے کے درپے ہے۔ جرائم کی دنیا میں ہمیشہ جرائم پیشہ لوگوں کی ضرورت رہتی ہے۔ مجرم ایسے لوگوں کی تلاش میں رہتے ہیں جو ان کی سرپرستی کرسکیں اور جو لوگ سرپرستی کرنے کے قابل ہوتے ہیں وہ جرائم پیشہ لوگوں کی تلاش میں سرگرداں رہتے ہیں۔ فاکس ٹریٹ خود بھی ایک جرائم پیشہ شخص تھا اور ایک صیہونی تنظیم کے لئے کام کر رہا تھا۔ ایک ایسی صیہونی تنظیم کے لئے جسے بین الاقوامی دہشت گرد تنظیم کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔

"تمہارے لئے فائیو اسٹار ہوٹل میں سوئیٹ بک کرا دیا جائے گا اور میں فلورا کو بھی تمہارے ساتھ رہنے کی اجازت دے دوں گا لیکن یہ انتظام عارضی ہوگا۔"

"یہ کہنے کی مطلق ضرورت نہیں ہے" میں نے اس کی

بات کاٹ کر کہا "جیسے ہی تم یہ فیصلہ کرو گے کہ تمہیں میری ضرورت نہیں ہے میں دونوں چیزوں سے دست بردار ہو جاؤں گا۔"

"اس کے علاوہ ایک بات اور بھی ہے" فاکس ٹریٹ بولا "اخراجات کی ادائیگی اس رقم سے کی جائے گی جو تم یہاں سے جیت کر لے جا رہے تھے۔"

"میں اس رقم کو فراموش کر چکا ہوں" میں نے بے پروائی کا مظاہرہ کیا "لہٰذا مجھے اس رقم سے بھی کوئی غرض نہیں ہے۔"

فاکس ٹریٹ نے انٹرکام پر کسی کو ہدایات دیں اور مجھے کلب کے احاطے میں پہنچنے کی ہدایت کی۔ میں اور فلورا اس کی ہدایت کے بموجب احاطے میں پہنچے جہاں دروازے پر ایک کار موجود تھی۔ میں فلورا کے ساتھ پچھلی نشست پر براجمان ہو گیا۔

صبح چار بجے ٹی گورائے کی سنسان سڑکوں پر تیز رفتاری سے سفر کرتے ہوئے ہم دس منٹ کے اندر اندر ٹی گورائے کے واحد فائیو اسٹار ہوٹل پہنچ گئے۔ جہاں ہمارے لئے کمرا بک ہو چکا تھا۔ یہ فاکس ٹریٹ کا اثر و رسوخ تھا جس کی وجہ سے رات کے اس پہر بغیر کسی پوچھ گچھ کے کمرا بک کر دیا گیا تھا۔ اگر میں خود یہ کمرا بک کرانے کی کوشش کرتا تو شاید یہ ممکن ہی نہ ہوتا۔

ڈرائیور ہمیں چھوڑ کر چلا گیا تھا۔ میں فلورا کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے ہوٹل میں داخل ہوا اور کاؤنٹر سے چابی لے کر گیارھویں منزل پر واقع اس سوئیٹ پر پہنچ گیا جو میرے اور فلورا کے لئے بک کرایا گیا تھا۔ فلورا ابھی تک خوف زدہ نظر آ رہی تھی اور اس پر سناٹے کی سی کیفیت طاری تھی۔

"تم یہاں آرام سے بیٹھو، آرام کرو سویٹی! میں ابھی آیا۔" میں نے کہا اور اس کا جواب سنے بغیر تیزی سے کمرے سے باہر نکل آیا۔ اس تبدیل شدہ صورتِ حال سے تہذیب کو باخبر کرنا ضروری تھا۔

لفٹ کے پاس پہنچ کر میں نے بٹن دبا دیا۔ لفٹ اوپر ہی آ رہی تھی۔ چند ہی لمحوں کے اندر اندر لفٹ گیارھویں منزل پر آ کر رکی۔ دروازہ کھلا اور میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ لفٹ میں سے بڈ برآمد ہوا ہے۔

"تم نے ہمیں پریشان کر کے رکھ دیا چیف!" بڈ نے چھوٹتے ہی کہا "اگر تم کچھ دیر اور برآمد نہ ہوتے تو ہم کلب پر ہلہ بول چکے ہوتے۔"

میں نے اِدھر اُدھر دیکھا۔ راہداری سنسان پڑی تھی۔ میں بڈ کا ہاتھ پکڑ کر لفٹ میں داخل ہو گیا اور گراؤنڈ فلور پر جانے کے لئے بٹن دبا دیا "گھبرانے کی کوئی بات نہیں بڈ!" میں نے کہا "میں ان لوگوں کے درمیان پہنچنے کی کوشش کر رہا ہوں۔"

"ضرور کوشش کرو۔ میں کب منع کر رہا ہوں لیکن یہ کون سا طریقہ ہے۔ تم نے ہمیں پہلے بتا دیا ہوتا۔"

"بکواس مت کرو۔ پہلے سے کیسے معلوم ہو سکتا تھا کہ میں کن حالات سے گزروں گا۔۔۔ عاطف اور طلحہ کہاں ہیں؟"

"باہر منڈلا رہے ہیں۔ مجھے اندازہ ہو گیا تھا کہ تم خطرے میں نہیں ہو اس لئے انہیں چھوڑ کر ادھر آ گیا تھا۔"

لفٹ گراؤنڈ فلور پر رکی تو میں اس میں سے نکل کر بڈ کے ساتھ لابی میں آ گیا۔ نائٹ شفٹ کے عملے کے چند افراد کے سوا کہیں کوئی نظر نہیں آ رہا تھا۔ میں بڈ کے ساتھ لابی میں ایک صوفے پر جا بیٹھا۔

"میں فاکس ٹریٹ کو متاثر کرنے میں کامیاب ہو گیا ہوں۔" میں نے بڈ سے کہا "میرا اندازہ ہے کہ وہ مادام کلارا سے بات کرنے کے بعد مجھے اس کے پاس بھیجے گا۔ دیکھو وہاں کیا گزرتی ہے۔"

"ہمارے لئے کیا حکم ہے چیف؟"

"تہذیب سے کہنا کہ مادام کلارا کو کل تک اور الجھائے رکھے۔ مجھے امید ہے کہ کل تک صورتِ حال خاصی واضح ہو جائے گی۔ تم لوگ مجھ پر نظر رکھنا۔ حالاں کہ اس کی ضرورت نہیں ہے مگر میں محض احتیاطاً کہہ رہا ہوں۔ عاطف اور طلحہ کے علاوہ علی گروپ کے دو ارکان اور جو یہاں موجود ہیں ان سے بھی کام لینا تاکہ کسی کو نگرانی کا شبہ نہ ہو سکے۔ مجھے کہیں لے جایا جائے تو تعاقب کرنے کی کوشش مت کرنا۔ میں کوئی خطرہ مول لینے کے موڈ میں نہیں ہوں۔ موقع ملتے ہی تہذیب سے ملنے آؤں گا۔ اب تم جاؤ۔"

بڈ سے رخصت ہو کر میں واپس اپنے کمرے میں آ گیا جہاں فلورا حیران و پریشان بیڈ پر بیٹھی تھی "تم کہاں چلے گئے تھے؟" اس نے مجھے دیکھتے ہی کہا۔

"کوشش کی تھی کہ شب بسری کے لئے کوئی لباس مل جائے مگر اب انہی کپڑوں میں گزارا کرنا پڑے گا۔"

فلورا مجھے عجیب سی نظروں سے دیکھ رہی تھی "تم سمجھ میں نہ آنے والے آدمی ہو" اس نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

"کیوں؟" میں نے ہنس کر کہا "ایسی کیا بات ہو گئی جو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تمہاری سمجھ میں نہیں آئی؟"

"فاکس ٹریٹ جلاد صفت آدمی ہے اور تم اس سے اس طرح بات کر رہے تھے جیسے اس کی کوئی اہمیت ہی نہ ہو۔ کیا تمہیں اس سے خوف نہیں آ رہا تھا؟"

"تمہاری اس بات پر مجھے حیرت ہو رہی ہے۔ مجھے تو اس میں ایسی کوئی بات نظر نہیں آئی جس سے خوف زدہ ہوا جا سکے۔"

"کمال کرتے ہو" فلورا نے آنکھیں نکال لیں "اس کی تو صورت ہی ایسی ہے کہ میں اسے نظر بھر کے دیکھ بھی نہیں سکتی۔"

"تمہاری بات سے مجھے اتفاق ہے" میں مسکرایا "صورت حرام تو وہ ہے۔ اس لئے میں بھی اس کی طرف دیکھنے سے گریز کر رہا تھا۔"

"تم بہت خطرناک آدمی معلوم ہوتے ہو۔ کلب میں ایک سے بڑھ کر ایک خطرناک لوگ موجود ہیں مگر کوئی فاکس ٹریٹ سے آنکھ ملا کر بات نہیں کر سکتا۔"

"تو اس میں میرا کیا قصور ہے۔ مجھے تو وہ ایک عام سا آدمی لگا۔ اس کی ساری اکڑ فوں محض اس وجہ سے ہے کہ کچھ خطرناک لوگ اس کے ملازم ہیں جو اس کے اشارے پر کچھ بھی کر سکتے ہیں۔ اس لئے سب اس سے خوف زدہ رہتے ہیں۔"

"تم نے میرا خون خشک کر ڈالا۔ تمام وقت مجھے یہی دھڑکا لگا رہا کہ کہیں وہ تمہیں قتل نہ کرا دے۔"

"تو اس سے تمہاری صحت پر کیا اثر پڑتا؟" میں نے فلورا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا "تمہارا مجھ سے ایسا کوئی رشتہ تو نہیں ہے کہ میرے قتل سے تمہیں تشویش ہو۔"

فلورا گڑبڑا گئی "میں کچھ بھی سہی، ایک کمزور دل کی لڑکی ہوں۔ اپنی آنکھوں کے سامنے قتل ہوتے نہیں دیکھ سکتی اور پھر تم میرے محسن بھی تو ہو۔"

"میں!" میں نے حیرت سے کہا "میں بھلا تمہارا محسن کس طرح ہو گیا؟ میں تو خود تمہارا ممنونِ احسان ہوں۔ اگر تم نہ مل گئی ہوتیں تو میں شاید وہاں سے یوں ہی واپس چلا جاتا۔"

"بے وقوف مت بناؤ۔ کلب میں مجھے موقع ہی نہ مل سکا ورنہ پوچھتی ...... یہ تم مجھے اپنی لک کس خوشی میں قرار دے رہے تھے؟"

"اب بھی میں اپنے اسی موقف پر قائم ہوں۔ محض تمہاری وجہ سے میں جیت سکا۔ تم میری لک ہو۔"

"تم بہت شاطر آدمی ہو۔ معلوم نہیں تم کس چکر میں ہو۔ تم تاڑ گئے تھے کہ میں ٹونی اور ایڈگر کی مدد کر رہی ہوں۔ اسی لئے تم نے پتے مجھ سے چھپانا شروع کر دیے تھے۔"

"تم ٹھیک کہہ رہی ہو" میں نے بے جھجک اعتراف کر لیا "لیکن اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔"

"ڈھیٹ بھی بہت ہو" وہ مسکرائی "کہہ رہے ہو اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ ارے تم اتنے ماہر شارپر ہو۔ تمہیں تو ہر صورت میں جیتنا ہی تھا۔"

"مجھے افسوس ہے کہ مجھے تم سے پتے چھپانے کے لئے مجبور ہونا پڑا لیکن میں یہ کیسے گوارا کر لیتا کہ میری لک کسی اور کا ساتھ دے ورنہ میں ہرگز تم سے پتے نہ چھپاتا۔"

"پس ثابت ہوا کہ میں ٹھیک کہہ رہی ہوں۔ تمہاری جیت تمہاری اپنی مہارت کا نتیجہ تھی۔"

"ہرگز نہیں ...... شارپر تو میں ہمیشہ سے ہوں مگر کبھی اس طرح نہیں جیتا مجھے محسوس ہو گیا تھا کہ میرے پاس پتے تمہاری وجہ سے آ رہے ہیں۔ تمہارے قرب نے میری صلاحیتوں میں اضافہ کر دیا تھا۔ میرے ہاتھ وہ کرتب دکھا رہے تھے جس کا میں نے کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا۔ میرے دماغ میں ایک ایک پتا محفوظ ہو گیا تھا۔ پتے وہ لوگ بانٹتے تھے اور معلوم مجھے ہوتا تھا کہ کس کے پاس کون سا پتا گیا ہے۔ اب تم ہی بتاؤ کہ اس کو میں کیا کہوں۔"

فلورا کی آنکھوں میں الجھن کے آثار نظر آئے "مگر تم نے تو بہت بعد میں جیتنا شروع کیا تھا اور یہ دعویٰ تم شروع میں ہی کر چکے تھے؟"

"ہاں، اس کی وجہ بھی یہی ہے۔ مجھے تم سے ملنے کے بعد فوراً ہی یہ احساس ہو گیا تھا کہ جیسے میں ایک نیا انسان بن گیا ہوں۔ یوں لگتا تھا جیسے میری ہر صلاحیت میں کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے۔"

"میں بہت بُری لڑکی ہوں ایڈی" فلورا نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا "تم خواہ مخواہ میری دلجوئی کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔"

"تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا۔ میں تمہاری دل جوئی کیوں کروں گا اور اگر تم بری ہو تو مجھے اس سے کیا۔ مجھے تو صرف اس بات سے غرض ہے کہ تم مجھے حد سے زیادہ راس آئی ہو۔ میرا تمہارا ساتھ چند مہینے بھی رہ گیا تو تم دیکھنا ......"

"اور چند مہینے کے بعد کیا ہوگا؟" فلورا نے امید بھری نظروں سے مجھے دیکھا اور میں خوف زدہ ہو گیا۔ مجھے معلوم تھا کہ جب کوئی لڑکی یہ سوال کرتی ہے تو کس قسم کے جواب کی توقع کرتی ہے۔

"چند مہینے کے بعد ہم دنیا کے امیر ترین لوگوں میں شمار کئے جائیں گے" میں نے اپنا خوف چھپاتے ہوئے کہا۔

"ہم؟" اس نے ایک بار پھر مجھے مہمیز کرنے کی کوشش کی مگر میں ٹس سے مس ہونے والا نہیں تھا۔

"ہاں، ہم" میں نے کہا "جو کچھ بھی مجھے حاصل ہوگا اس میں پچاس فیصد تمہارا حصہ بھی ہوگا۔"

"صرف پچاس فیصد" اس نے بڑی مایوسی سے کہا "میں سمجھی تھی تم کوئی بڑی بات کرو گے۔"

"کیا پچاس فیصد کم ہے" میں نے حیرت ظاہر کی "خیر کوئی بات نہیں، اگر تم کہو گی تو میں اس میں اضافہ بھی کر دوں گا۔ آخر تم میری لک ہو۔ تمہارے بغیر میں کچھ بھی نہیں کر سکتا۔"

"تم بھی مجھے بہلاوے دو گے" وہ برا سا منہ بنا کے بولی "یہ تم لوگوں کا عالمی مسئلہ ہے۔ ساری دنیا کے مرد ایک جیسے ہوتے ہیں۔"

"کیا تمہیں میری بات پر شبہ ہے؟ اگر ایسا ہے تو اسے اپنے ذہن سے نکال دو۔ رقم کے معاملے میں، میں نے کبھی بددیانتی نہیں کی۔"

"سب کچھ تو میری نظروں کے سامنے ہوا ہے۔ مجھے کیا بتا رہے ہو۔ جیتی ہوئی تمام رقم تم کلب میں ہی چھوڑ آئے حالاں کہ اس میں تمہاری اپنی رقم بھی شامل تھی۔"

"میری سمجھ میں ایک بات نہیں آئی" میں نے کہا "کیا ٹونی اور ایڈگر مجھے کلب سے باہر نہیں لوٹ سکتے تھے؟"

"اس سے قبل بھی کئی بار وہ جیتے ہوئے لوگوں کو اسی مقام پر لوٹ چکے ہیں۔ وہ راہداری عموماً سنسان پڑی رہتی ہے اس لئے ٹونی اور ایڈگر باہر جانے کی زحمت نہیں کرتے۔ ان کے شکار عام طور پر شریف لوگ ہوتے ہیں اس لئے وہ خون کے گھونٹ پی کر رہ جاتے ہیں۔ پھر سب جانتے ہیں کہ کراؤن کلب کو اعلیٰ سرکاری افسران کی سرپرستی حاصل ہے اس لئے کبھی کسی نے حرفِ شکایت زبان پر لانے کی ہمت ہی نہیں کی۔"

"گویا یہ لوٹ مار فاکس ٹریٹ کے علم میں ہوتی رہی ہے؟" میں نے پوچھا۔

"نہیں، اسے کچھ نہیں معلوم ...... یہ بات صرف چند لوگوں کے درمیان محدود ہے مگر جو لوگ اس طرح لٹے وہ یہی سمجھتے ہیں کہ یہ سب کچھ بھی فاکس ٹریٹ کے ایما پر ہوتا ہے اس لئے کسی کو شکایت کرنے کی ہمت نہیں ہوئی۔"

"تم تو ان لوگوں کے ساتھ ہی کام کرتی ہو۔ پھر ایڈگر اور ٹونی تمہارے پیچھے کیوں پڑ گئے تھے؟"

"ہم ایک کلب کے ملازم ہیں مگر ہماری حدود الگ الگ ہیں۔ تم دیکھ ہی چکے ہو کہ وہ دونوں لفنگے قسم کے لوگ ہیں۔ ایسے لوگ ہر لڑکی پر اپنا پیدائشی حق سمجھتے ہیں۔ ان کی فطرت سے واقف ہونے کی وجہ سے میں ان سے دور ہی دور رہتی ہوں لیکن آج اتفاق سے انہیں ایک موقع مل گیا۔ میں تصور بھی نہیں کر سکتی تھی کہ وہ اس حد تک بھی جا سکتے ہیں۔ فاکس ٹریٹ کا خوف بھی ان کے دلوں سے نکل گیا تھا۔ وہ تو اگر تم نہ ہوتے تو معلوم نہیں وہ میرا کیا حشر کرتے۔"

"فرض کرو میں نہ ہوتا اور تم ان کے ہتھے چڑھ جاتیں تو بعد میں ان دونوں کا کیا بنتا؟"

"فاکس ٹریٹ ان دونوں کو زندہ نہ چھوڑتا۔ ڈسپلن کے معاملے میں وہ انتہائی کریزی ہے۔ معمولی سی بھی خلاف ورزی پر سخت سزائیں دیتا ہے۔ یہ تو بہت بڑا معاملہ تھا۔"

"اور تم مجھے کلب سے بھگانے پر کیوں تلی ہوئی تھیں مائی لک؟" میں نے پوچھا۔

"تم سے ہمدردی ہو گئی تھی اس لئے" فلورا نے کہا "تمہیں اندازہ نہیں تھا کہ فاکس ٹریٹ کس قماش کا انسان ہے اور مجھے یہ نہیں معلوم تھا کہ تم کیا بلا ہو۔ اگر معلوم ہوتا تو کبھی تم سے وہاں سے چلے جانے کو نہ کہتی۔"

"میرے لئے یہی بہت ہے" میں نے ایک ٹھنڈی سانس لی "کہ کسی نے مجھ سے ہمدردی تو محسوس کی۔"

"تم بہت جھوٹے ہو۔ میں مان نہیں سکتی کہ کسی نے کبھی تم سے ہمدردی بھی نہیں کی ہوگی۔"

"کوئی بھی نہیں مانتا" میں نے افسردگی سے کہا "سب اسی قسم کی باتیں کرتے ہیں جیسی تم کر رہی ہو۔"

"تم یہ کوئی پہلا جھوٹ نہیں بول رہے ہو جو میں دھوکا کھا جاؤں، اس سے قبل بھی تم کئی جھوٹ بول چکے ہو۔ مثلاً تم نے کہا کہ تم ایک امپورٹر ہو۔"

"اسے جھوٹ نہیں کہتے فلورا! مصلحت کوشی کہتے ہیں۔ تمہارا کیا خیال ہے۔ پہلی ملاقات میں ہر ایک کو بتا دیا کروں کہ میں ایک جرائم پیشہ آدمی ہوں؟"

"اس کے علاوہ" فلورا نے پہلو بدل کر کہا "تم نے بعض ایسی حرکتیں کیں جو کوئی دوسرا شخص عام حالات میں ہرگز نہیں کرتا۔ مثال کے طور پر تم نے خود کو رقم کی طرف سے بے پروا ظاہر کیا۔ وہ بہت بڑی رقم تھی اور میں نہیں مان سکتی کہ کوئی شخص اتنی بڑی رقم یوں چھوڑ سکتا۔"

مجھے اچانک ہی فلورا کی طرف سے خطرہ محسوس ہونے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

لگا۔ وہ اتنی سیدھی نہیں تھی جتنا میں نے اسے سمجھا تھا۔ اس نے پوری رات میرے ساتھ گزاری تھی۔ اس پوری رات میں میں نے کئی پینترے بدلے تھے اور ان سب کی جواب دہی کرنا میرے لئے ممکن نہیں تھا۔

"تم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ میں نے وہ رقم نہیں لی حالاں کہ میں اسے لے سکتا تھا۔ اب تو مان لو کہ کوئی شخص اتنی بڑی رقم چھوڑ بھی سکتا ہے" میں نے کہا۔

"کوئی بہت بڑا مقصد ہے جسے حاصل کرنے کے لئے تم نے یہ حرکت کی ہے" فلورا نے کہا۔

"یہ میری زندگی کا دلچسپ ترین تجربہ ہے کہ کوئی مجھے میرے بارے میں بتا رہا ہے۔ تمہارے خیال میں وہ مقصد کیا ہو سکتا ہے؟"

"اگر یہی بات مجھے معلوم ہوتی تو جھگڑا ہی ختم نہ ہو جاتا۔" فلورا بولی "لیکن کوئی بات نہیں ـــــ یہ راز بھی تو فاش ہوگا۔"

"تم نے خود کو کن گورکھ دھندوں میں پھنسالیا ہے" میں نے جھنجلاہٹ کا مظاہرہ کیا "یہ بات تمہاری سمجھ میں کبھی نہیں آئے گی۔ میں نے محض تمہاری خاطر وہ رقم چھوڑی تھی۔ ایڈگر اور ٹونی مسلح ہوتے ہوئے بھی میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے تھے جس کا مشاہدہ بعد میں تم نے اپنی آنکھوں سے بھی کرلیا لیکن میں نے بے چون وچرا ان کی بات مان لی۔ محض اس لئے کہ تم میرے ساتھ تھیں۔ میں ان سے الجھتا تو تمہیں نقصان پہنچنے کا خطرہ تھا اور میں خطرہ کسی قیمت پر بھی مول نہیں لے سکتا تھا۔ مجھے معلوم تھا کہ تم ان لوگوں کی ساتھی ہو۔ میں یہ بھی جانتا تھا کہ تم ان لوگوں کو اشارے سے میرے پتّوں سے باخبر کر رہی تھیں۔ اسی لئے میں نے پتے تم سے چھپانا شروع کر دیے تھے۔ لیکن یہ حقیقت بھی اپنی جگہ مسلم تھی کہ تم میری لک ہو۔ مجھے توقع تھی کہ تم میرے ساتھ رہوگی تو میں مستقبل میں بڑے فائدے حاصل کر سکوں گا لیکن اگر خدانخواستہ تمہیں کچھ ہو جاتا تو نقصان میرا ہی ہوتا۔ وہ رقم خواہ کتنی ہی زیادہ کیوں نہ سہی اس کی حقیقت ان فوائد کے سامنے کچھ بھی نہیں جن کی مجھے مستقبل میں توقع ہے لہٰذا مجھے جھگڑے سے بچنے کے لئے ان کا مطالبہ تسلیم کرنا ہی تھا۔ اب اسے بدقسمتی کے سوا اور کیا کہا جائے کہ وہ لوگ تم سے ہی دست درازی پر آمادہ ہوگئے اور مجھے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اپنی تمام مصلحتوں سے دست بردار ہونے پر مجبور ہونا پڑا۔ ورنہ جس خوف نے مجھے ان کے خلاف کچھ کرنے سے روک رکھا تھا وہ یہ تھا کہ کہیں ان دونوں میں کوئی فائر کر بیٹھے اور کوئی بھولی بھٹکی گولی تمہیں نہ لگ جائے۔"

فلورا نے عجیب سی نظروں سے مجھے دیکھا "تم بہت چالاک آدمی ہو۔ تم نے ایک ایسی چیز کو بنیاد بنایا ہے جسے پرکھا بھی نہیں جا سکتا۔"

"فاکس ٹریٹ نے ہر طرح سے پرکھ کے تو دیکھ لیا۔ کیا تمہیں اب بھی کوئی شبہ باقی رہ گیا ہے؟" میں نے حیرت کا مظاہرہ کیا۔

"کیا کہا جا سکتا ہے.... ممکن ہے تم پہلے سے اتنے ماہر ہو اور محض مجھے اہمیت دینے کے لئے___" وہ خاموش ہو کر کچھ سوچنے لگی "سمجھ میں نہیں آتا" کچھ دیر بعد وہ بڑبڑائی "کچھ باتیں تمہارے حق میں ہیں اور کچھ خلاف ہیں___"

"میرا مشورہ یہی ہے کہ اس مسئلے پر کچھ مت سوچو" میں نے ہمدردانہ انداز میں کہا "تمہارے ساتھ مشکل یہ ہے کہ تم اپنے نظریات کی روشنی میں پرکھنے کی کوشش کر رہی ہو۔ کچھ عرصہ میرے ساتھ گزارو گی تو سب کچھ تمہاری سمجھ میں آجائے گا۔"

"تمہارا سب سے بڑا جھوٹ یہ ہے کہ تمہارا کوئی ٹھکانا نہیں ہے" فلورا نے کہا۔ میں اس کے اس سوال کا مطلب سمجھ گیا۔ وہ میرے بارے میں جاننا چاہتی تھی۔ یہ ذاتی دلچسپی کا معاملہ تھا اور میرے حق میں زیادہ خطرناک نہیں تھا۔

"اب میں تمہیں کیسے یقین دلاؤں" میں نے بے بسی ظاہر کی اور وہ مجھے گھورنے لگی۔

"کل کی رات تم نے کہاں گزاری تھی؟" اچانک اس نے سوال کیا۔ وہ میرا جھوٹ پکڑنے پر تل گئی تھی۔

"تم اس پر بھی یقین نہیں کرو گی کہ میں کل شام ہی شی گورائے پہنچا تھا۔ ایئرپورٹ سے شہر آنے کے بعد پہلا نیک کام میں نے یہ کیا کہ مرسڈیز چرائی اور کراؤن کلب پہنچ گیا۔"

"تمہارا سامان کہاں ہے؟" اس نے مشکوک لہجے میں کہا "اب کہہ دو کہ تمہارے پاس سامان تھا ہی نہیں۔"

"یہ حقیقت ہے" میں نے ہنس کر کہا "سامان وغیرہ کا جھنجھٹ وہ لوگ پالتے ہیں جن کے پاس رہنے کا ٹھکانہ ہو۔"

"کم از کم پاسپورٹ تو ہو گا ہی۔" اس نے پاسپورٹ لینے کے لئے ہاتھ پھیلایا۔

"اب تم سو جاؤ اے میری پولیس والی ... صبح ہونے والی ہے" میں نے جھنجلاہٹ ظاہر کی "جس پاسپورٹ پر میں سفر کر رہا تھا وہ جعلی تھا۔ میں اسے ضائع کر چکا ہوں۔"

✿✿✿✽✽✿✿✿

صبح دس بجے میری آنکھ کھلی۔ فلورا سو رہی تھی۔ میں آہستگی سے بیڈ سے نکل آیا لیکن جلد ہی وہ بھی اٹھ گئی۔ اس وقت میں باتھ روم میں تھا۔

نہا دھو کر میں جلد ہی تیار ہو گیا اور ناشتا کمرے میں ہی طلب کر لیا۔ ناشتا آنے تک فلورا بھی تیار ہو گئی تھی۔

"شی گورائے آنے کے بعد میں کچھ بھی نہیں کر سکا مائی لک! ابھی ناشتا کرنے کے بعد میں چند گھنٹوں کے لئے باہر جاؤں گا۔"

"اس حلئے میں" اس نے مضحکانہ انداز میں میرے کپڑوں کی طرف اشارہ کیا جنہیں میں رات کو پہن کر سو گیا تھا اور وہ شکن آلود ہو رہے تھے۔

"اسی لئے میں سامان کے بجائے کیش رکھنا پسند کرتا ہوں۔ ضرورت کے مطابق ایک آدھ جوڑا خرید لوں گا۔ اس کے بعد جیسے بھی حالات ہوئے ان کے مطابق کام ہوتا رہے گا۔"

"تم تنہا جاؤ گے" فلورا نے سنجیدگی سے کہا "میرا مطلب ہے باہر ممکن ہے کہیں تمہیں لک کی ضرورت پیش آجائے۔"

"بے فکر رہو، جب بھی ایسا کوئی معاملہ در پیش ہوا تمہارے بغیر باہر نہیں نکلوں گا لیکن اس وقت میں جن علاقوں کی طرف جاؤں گا تم شاید ان علاقوں کا رخ کرنا بھی گوارا نہ کرو۔"

"تم خواہ مخواہ گھبرا رہے ہو، میں کوئی زبردستی تو تمہارے ساتھ نہیں جا رہی۔ بس یوں ہی پوچھ لیا تھا۔"

"فاکس ٹریٹ کی طرف سے کوئی پوچھ گچھ ہو تو کہہ دینا کہ میں دو بجے تک واپس آؤں گا۔"

میں ہوٹل سے نکل آیا۔ میرا ارادہ تہذیب سے ملنے کا تھا۔ بہت سے اہم معاملات طے کرنے کے لئے اس سے ملنا ضروری تھا۔ اگرچہ اس اسٹیج پر تہذیب سے ملنا ایک خطرناک اقدام تھا لیکن مجھے امید تھی کہ فاکس ٹریٹ نے میری نگرانی کی زحمت گوارا نہیں کی ہو گی۔

میرا اندازہ درست ثابت ہوا۔ کسی نے میرا تعاقب نہیں کیا لیکن اس کے باوجود میں نے احتیاطاً تین ٹیکسیاں تبدیل کیں۔ کوٹھی پر پہنچا تو تہذیب اور بڈ میرے منتظر تھے۔

"تم نے بہت دیر کر دی" تہذیب نے کہا "شاید احتیاط کی وجہ سے تمہیں یہاں پہنچنے میں دیر ہو گئی؟"

میں نے حیرت سے تہذیب کو دیکھا "تم میرا انتظار کیوں کر رہی تھیں؟" میں نے کہا "میں نے اس وقت آنے کا وعدہ تو نہیں کیا تھا؟"

تہذیب ہنسنے لگی "تمہاری نگرانی کرنے کے لئے بڈ ہوٹل میں ہی موجود تھا۔ اس نے تمہیں اکیلے نکلتے دیکھا تو مطمئن ہو گیا اور مجھے فون پر اطلاع کر کے خود بھی یہاں آگیا۔ ہم سمجھ گئے تھے کہ تم اس وقت یہیں آؤ گے۔"

"ہاں" میں نے ایک طویل سانس لی "حالات تبدیل ہو گئے ہیں اور اگر میرا اندازہ درست ہے تو چند روز کے اندر ہم کوئی نمایاں کامیابی حاصل کر لیں گے۔"

طلحہ ڈرائنگ روم میں داخل ہوا۔ وہ ٹرالی چلاتا ہوا لایا تھا جس پر ناشتے کے سارے لوازمات موجود تھے۔

"یہ کیا بھئی" میں نے ہنس کے کہا "میں کوئی مہمان تھوڑی ہوں۔ جس چیز کی ضرورت ہو گی خود ہی کہہ دوں گا۔"

"ہمیں معلوم ہے جناب کہ آپ کی پوری رات مصروف گزری ہے" طلحہ نے کہا "ہمیں اندازہ ہو گیا تھا کہ آپ یہاں آنے والے ہیں اس لئے ہم نے پہلے ہی سے آپ کے لئے ناشتے کا بندوبست کر لیا تھا۔"

"ناشتا تو میں کر کے آیا ہوں، بس مجھے ایک پیالی چائے بنا دو۔" میں نے طلحہ سے کہا اور پھر ان لوگوں کو گزشتہ رات کے واقعات بتانے لگا۔

"مجھے تو کچھ گڑبڑ نظر آ رہی ہے" بڈ نے بڑی سنجیدگی سے کہا۔ "آخر چیف نے فلورا کو اپنی لک کیوں قرار دیا؟"

"مصلحتاً" میں نے کہا "انہیں الجھانے کے لئے کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی تھا۔"

"فلورا ہی کیوں؟" بڈ نے کہا "میں نے اسے دیکھا ہے میڈم! وہ بڑی حسین لڑکی ہے___"

"بس شروع ہو گئے" تہذیب نے منہ بنا کے کہا "ہمیشہ اپنے دماغ سے ہی سوچو گے۔"

"بڈ تمہارا وفادار ہے میڈم! اس لئے تمہارے حصے کا کام بھی کرتا ہے، اگر میں چیف پر نگاہ نہ رکھوں تو معلوم نہیں یہ کیا کر بیٹھیں۔"

"بکواس مت کرو" تہذیب نے اسے گھورا "ہم لوگ یہاں محبت کے ڈرامے اسٹیج کرنے نہیں آئے۔ ہمارے سامنے عظیم مقاصد ہیں۔"

"ٹھیک ہے میڈم!" بڈ نے سر جھکا لیا "تمہیں شاید اسی وقت ہوش آئے گا جب تیر کمان سے نکل چکا ہو گا۔"

تہذیب اسے گھورنے لگی اور مجھے ہنسی آ گئی "ویسے فلورا کو بھی مجھ پر شبہ ہے مگر اس کی سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی کہ میں نے اسے اپنی لک کس مقصد کے تحت قرار دیا

موسیقی کے شائقین کے لیے
اپنے طرز کی اچھوتی کتاب

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

مہدی حسن کا تفصیلی تبصرہ
معہ اُن کی رنگین تصویر کے
اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں

یہ کتاب موسیقی کے اُستاد کی جگہ پوری کرتی ہے

قیمت: ۱۰۰/- روپے ڈاک خرچ: ۸/- روپے
پیشگی رقم بذریعہ منی آرڈر بھیجنے پر ڈاک خرچ معاف

کتابیات پبلی کیشنز
پوسٹ بکس نمبر ۲۳ سید مینشن بلیوسٹریٹ آئی آئی چندریگر روڈ کراچی ۱

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہے۔"

"عقل مند معلوم ہوتی ہے" بڈ نے سرہلایا "ورنہ عام لڑکیاں تو اندازہ ہی نہیں کر پاتیں کہ ان پر ڈورے ڈالے جا رہے ہیں۔"

"اسی لئے تو وہ الجھ کر رہ گئی ہے" میں نے ہنس کر کہا "مجھے اس پر ڈورے ڈالنے کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ وہ تو پکے پھل کی طرح میری آغوش میں گرنے کو تیار تھی۔"

"سن لو میڈم!" بڈ نے اچھل کر کہا "چیف نے کیا الفاظ استعمال کئے ہیں اس لئے کہتا ہوں کہ ان پر ذرا گہری نظر رکھا کرو۔ مردوں کا کوئی بھروسا نہیں ہوتا۔"

"فضولیات مت بکو۔ میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے اور پھر مجھے بہت سی ضروری باتیں بھی کرنی ہیں۔ یہ بتاؤ کہ صبح نو بجے مادام کلارا سے بات ہوئی تھی؟" میں نے تہذیب سے پوچھا۔

"ہوئی تھی" تہذیب نے جواب دیا "اس بار اس کا رویہ خاصا مصالحت آمیز تھا لیکن تمہاری ہدایت میرے پیش نظر تھی کہ فی الحال اسے الجھا کے رکھا جائے اس لئے میں نے اسے ٹال دیا۔"

"وہ کیا کہہ رہی تھی؟"

"مائیکرو فلمیں حاصل کرنے کے لئے بے تاب تھی اور اس کے لئے منہ مانگی رقم دینے کو بھی تیار تھی۔ رقم کی ادائیگی کا طریقہ کار بھی اس نے مجھ پر ہی چھوڑ دیا۔"

"ابھی اس سے کچھ طے کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسے ایک آدھ روز کے لئے الجھائے رکھو۔ پھر جب میں تم سے کہوں اس وقت اس سے کچھ طے کرنا۔"

"تمہارا پروگرام کیا ہے؟" تہذیب نے مجھے غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"کراؤن کلب مادام کلارا کی سرپرستی میں چل رہا ہے۔ اگرچہ یہ ان کا سائڈ بزنس ہے مگر ان کے لئے ایک آڑ بھی فراہم کرتا ہے۔ وہاں کام کرنے والا ہر فرد تو ایگلز سے متعلق نہیں ہو سکتا لیکن ایگلز کے لوگ بھی وہاں ہوں گے ضرور ..... فاکس ٹریٹ کی حد تک تو مجھے یقین ہے کہ وہ اگر ایگلز کا نہیں تو مادام کلارا کا آدمی ضرور ہے۔ ایسی منظم تنظیموں کو باصلاحیت مجرموں کی ہر وقت ضرورت رہتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فاکس ٹریٹ مجھے طرح دینے پر مجبور ہو گیا۔ کراؤن کلب میں ملازمت دینے کی حد تک وہ بااختیار تھا اور اس نے مجھے اس کی پیش کش بھی کر دی تھی لیکن میں نے انکار کر دیا۔ اس سے اگلا مرحلہ یہی ہو سکتا ہے کہ مجھ سے ایگلز کے لئے کام لیا جائے مگر شاید فاکس ٹریٹ اس حد تک بااختیار نہیں ہے کہ اس بارے میں خود کوئی فیصلہ کر سکے اسی لئے اس نے سوچا ہوگا کہ میرا معاملہ آگے بڑھا دے۔ وہاں سے جو فیصلہ بھی ہوگا اس پر عمل کیا جائے گا۔ رات کے اس پہر شاید اس نے مادام کلارا سے رابطہ قائم کرنے کی ہمت نہ کی ہو لیکن مجھے امید ہے کہ آج شام تک کوئی نہ کوئی نتیجہ ضرور نکل آئے گا۔"

"اگر تمہیں ملازمت کی اتنی ہی ضرورت تھی تو مجھ سے کہا ہوتا' میں تمہارے لئے کسی عمدہ سی ملازمت کا بندوبست کر دیتا" بڈ نے کہا۔

"تم نے پھر بے تکی ہانکنا شروع کی" تہذیب نے اسے جھڑکا پھر مجھ سے بولی "اگر تم نے ایگلز میں جگہ حاصل کر بھی لی تو اس سے کوئی فوری فائدہ تو نہیں اٹھا سکو گے۔"

"یقین سے کچھ بھی نہیں کہا جا سکتا" میں نے کہا "میں صرف اسی توقع پہ یہ سب کچھ کر رہا ہوں کہ مجھے ایگلز میں جگہ مل جائے۔ ممکن ہے مادام کلارا اس کے برخلاف فیصلہ کرے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ میں کوئی اہم مقام حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاؤں۔"

"ایگلز کے مقابلے پر فالکن قائم کی گئی تھی لیکن ابھی تک اس نے کسی نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ نہیں کیا" تہذیب بولی۔

"یہ بات ریتا سالومن کہہ رہی ہے یا تہذیب ما لکم ایکس؟" میں نے سوال کیا۔

"اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ حقیقت تو بہرحال اٹل رہے گی یا تم بھی انہی لوگوں میں شامل ہو گئے ہو جو کہتے ہیں یہ مت دیکھو کہ کیا کہا جا رہا ہے؟ یہ دیکھو کہ کون کہہ رہا ہے۔"

"تم غلط سمجھیں ..... دو دن میں ہم نے جو کچھ کیا وہ مادام کلارا کے لئے بہت ہے۔ تم اگر خود کو ریتا سالومن فرض کر لو تو تم نے بڑے کارنامے سرانجام دیے ہیں لیکن بحیثیت تہذیب ما لکم ایکس تمہیں اپنی کارکردگی پر عدم اطمینان کا اظہار کرنے کا اختیار ہے۔"

"ظاہر ہے' میں تو اپنے ہی انداز میں سوچوں گی۔" تہذیب نے کہا "میں کوئی ریتا سالومن تو ہوں نہیں۔"

"یہی تمہاری غلطی ہے ..... جب تم ریتا سالومن کی حیثیت سے سامنے آئی ہو تو تمہیں ایسا ہی انداز فکر بھی اپنانا ہوگا۔ اگر واقعی کوئی ریتا سالومن ہوتی تو کس انداز میں سوچتی۔ اتنی بڑی تنظیم کے مقابلے پر صرف ٹک جانا ہی اس کے لئے بہت ہوتا اور ذرا خود کو مادام کلارا کی جگہ رکھ کر سوچو۔ وہ اس زعم میں مبتلا ہے کہ شی گورائے کی بڑی سے بڑی مجرم تنظیم اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ اس لئے کہ وہ ایک بین الاقوامی دہشت گرد تنظیم کی نمائندہ ہے اور یہاں اس کی جڑیں بہت گہری ہیں۔ لیے اگر یہ معلوم ہو جائے کہ اس کے مقابلے میں تہذیب ما لکم ایکس ہے تو بھی وہ ذہنی طور پر مطمئن ہو جائے گی۔ اس کے مقابلے پر ایک ایسی شخصیت ہے جو اس سے ٹکر لے سکتی ہے لیکن اب تو وہ اپنے سر کے بال نوچ رہی ہوگی۔ آخر ایک گمنام عورت اسے زک پر زک دیے چلی جا رہی ہے۔"

"تم یہ ثابت کرنا چاہتے ہو کہ ہماری کارکردگی بہت عمدہ رہی ہے لہٰذا مطمئن ہو جانا چاہئے؟" تہذیب نے کہا۔

"سمجھنے کی کوشش کرو۔ ہم نے جو طریقہ کار اختیار کیا ہے وہ صبر و استقامت کا متقاضی ہے۔ اگر ہم نے برعکس طریقہ اختیار کیا یعنی اگر ہم اپنی اصل حیثیت میں کھل کر مادام کلارا کے مقابلے پر اتر آئے تو ہمیں اس سے براہ راست مقابلہ کرنا پڑے گا۔ اس سے ہماری رفتار تو تیز ہو جائے گی لیکن ساتھ ہی خطرات بھی بڑھ جائیں گے۔ ممکن ہے ہمیں نقصان بھی اٹھانا پڑ جائے۔ کیا تم یہ گوارا کرلوگی۔ ہمارا مطمح نظر تو یہ ہے کہ خود کم سے کم نقصان اٹھا کر دشمن کو زیادہ سے زیادہ نقصان سے دوچار کیا جائے۔"

"ٹھیک ہے علی!" تہذیب نے ہنس کر کہا "ویسے بھی تم ہی انچارج ہو۔ ہمیں تمہاری بات ماننی پڑے گی۔"

"جب تک میں ہوٹل میں فلورا کے ساتھ مقیم ہوں کوئی ایک فرد میری نگرانی کرتا رہے" میں نے کہا "لیکن میرا تعاقب کرنے کی کوشش نہ کرے۔ جو کچھ بھی ہوگا اس سے میں خود ہی نمٹوں گا کیوں کہ اس موقع پر میں معمولی سا خطرہ بھی نہیں مول لینا چاہتا۔"

❁❁❁✱✱❁❁❁

ٹھیک دو بجے میں ہوٹل واپس پہنچ گیا۔ فلورا کمرے میں موجود تھی۔ وہ وی سی آر پر کوئی انگریزی فلم دیکھ رہی تھی۔ مجھے دیکھ کر اس نے ٹی وی بند کر دیا۔

"باس کا فون آیا تھا" فلورا نے مجھ سے کہا "وہ ناراض ہو رہا تھا کہ تم اسے بتائے بغیر ہوٹل چھوڑ کر کیوں گئے۔"

"اسی لئے میں کسی اور کے لئے کام کرنے سے گریز کرتا ہوں۔ اس سے اجازت لینے کی مجھے کیا ضرورت ہے۔ کیا میں اس کا ملازم ہوں؟" میں نے بڑے خراب لہجے میں کہا۔

"اپنی خیر مناؤ ایڈی! تم باس سے واقف نہیں ہو۔ وہ بہت خطرناک آدمی ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھو۔"

"میں بھی کم خطرناک نہیں ہوں" میں نے سنجیدگی سے کہا "وہ دوسروں کے بل پر اکڑتا ہے جب کہ میں صرف اپنی قوتِ بازو پر بھروسا کرتا ہوں۔ میں ایسے لوگوں سے کیوں ڈروں جو دوسروں کے محتاج ہیں۔"

"تمہارے جانے کے بعد سے اب تک میں تمہارے بارے میں سوچتی رہی ہوں اور اس نتیجے پر پہنچی ہوں کہ تم میں کچھ صلاحیتیں ہیں تو ضرور مگر جتنی تم میں صلاحیتیں ہیں اس سے کئی گنا زیادہ تمہارا دماغ خراب ہے۔"

"معلوم نہیں کیوں اکثر لوگ میرے بارے میں یہی نتیجہ اخذ کرتے ہیں" میں نے افسردہ لہجے میں کہا "میں نے کسی کا کیا بگاڑا ہے۔ دوسروں کے معاملات میں ٹانگ اڑانے سے میں ہمیشہ گریز کرتا ہوں۔ اپنے کام سے کام رکھتا ہوں۔ بس مجھے ملازمت کرنا پسند نہیں ہے جب میں کسی کی ملازمت کرنے سے انکار کرتا ہوں تو اس کی انا کو ٹھیس کیوں پہنچتی ہے۔ ہر شخص کو اپنے بارے میں فیصلہ کرنے کی آزادی ہونی چاہئے۔ مجھے یہ آزادی کیوں میسر نہیں ہے۔ میں تمہارے باس کے پاس ملازمت کی درخواست لے کر تو نہیں گیا تھا۔ میں نے اس کی خوشامد تو نہیں کی تھی کہ وہ مجھے ملازم رکھ لے۔ یہ تو اس کی اپنی خواہش ہے آخر وہ اپنی خوشی پوری کرنے کے لئے میری آزادی کیوں سلب کرنا چاہتا ہے؟"

"مجھے تم سے ہمدردی ہے ایڈی!" فلورا نے نرم لہجے میں کہا "میں تمہارا یہ احسان کبھی نہیں بھول سکتی کہ تم نے میری خاطر خود کو خطرے میں ڈال دیا تھا اور ٹونی اور ایڈگر سے میری جان بچائی تھی لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ فاکس ٹریٹ نے اپنی پوری زندگی میں کسی اور کے ساتھ اتنا نرم رویہ اختیار نہیں کیا ہوگا جتنا تمہارے ساتھ کیا ہے۔ میں تو اس بات پر حیران ہوں کہ آخر ایسا کیوں ہوا؟"

"تم نہیں سمجھو گی ..... اس لئے کہ تمہارے پاس وہ آنکھ نہیں ہے جس سے تم ایڈم ڈی فلوک کی صلاحیتوں کو دیکھ سکو۔ فاکس ٹریٹ نے میری صلاحیتوں کو بھانپ لیا تھا۔ وہ ایک بڑا کلب چلا رہا ہے۔ اس کے ملازمین کی تعداد سیکڑوں میں تو ضرور ہوگی۔ وہ خود بے حد دولت مند بھی ہے۔ ایسے لوگوں میں ایک قسم کی انا ہوتی ہے' انہیں دوسروں کو زیر کرکے عجیب قسم کی تسکین ملتی ہے۔ خاص طور پر اس صورت میں کہ زیر کیا جانے والا شخص ان سے زیادہ باصلاحیت بھی ہو۔ اس مقصد کے لئے یہ لوگ قربانیاں پیش کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ فاکس ٹریٹ چاہتا تو میرے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ساتھ زبردستی بھی کر سکتا تھا مگر اس نے خود پر قابو پایا تاکہ مجھے پوری طرح اپنے تابع کر سکے۔ اب بتاؤ' میں کیا کروں؟"

"تمہاری باتیں دل کو لگتی ہیں لیکن یہ بھی تو سوچو کہ دریا میں رہ کے مگر مچھ سے بیر رکھنا ٹھیک نہیں ہوتا۔ اس طرح اپنا ہی نقصان ہوتا ہے۔"

میں نے فلورا کو غور سے دیکھا "معلوم ہوتا ہے کہ فاکس ٹریٹ نے تمہیں بھی ہدایت دے دی ہے کہ مجھے ہموار کرنے کی کوشش کرو؟"

"ایسی کوئی بات نہیں ہے" فلورا نے نفی میں سر ہلایا "اگر تم غور کرو تو اپنے اس خیال کو خود ہی غلط قرار دے دو گے۔ میں اس کی ایک ادنیٰ سی کارکن ہوں۔ مجھ سے اس قسم کی درخواست کرکے وہ اپنی توہین کا مرتکب نہیں ہو سکتا؟"

"تم نے اچانک ہی عقل مندوں کی سی گفتگو شروع کر دی۔" میں نے کہا اور فلورا ہنسنے لگی۔

"اسے صحبت کا اثر کہتے ہیں" وہ ہنستے ہوئے بولی "صبح تک میں کیسی بے تکی باتیں کر رہی تھی اور دوپہر ہونے تک راہ راست پر آ گئی۔ تم میری باتوں کا برا تو نہیں مانے؟"

"کون سی باتوں کا؟" میں نے انجان بنتے ہوئے کہا۔ حالاں کہ میں خوب سمجھ رہا تھا کہ اس کا اشارہ کن باتوں کی طرف ہے۔

"میں کہہ رہی تھی ناکہ تم کسی بڑے چکر میں ہو اور کسی خاص مقصد کے تحت مجھ سے قریب ہو رہے ہو۔۔۔"

"اوہ اس سے کیا فرق پڑتا ہے" میں نے قہقہہ لگایا "تم چاہو تو میری طرف سے اب بھی تمہیں اجازت ہے۔ تم کچھ ہی کیوں نہ سمجھو' اس سے میری صحت پر کیا اثر پڑے گا۔"

"تمہاری دل آزاری تو ضرور ہوئی ہوگی۔ میں نے تم پر شک و شبے کا اظہار بھی کیا تھا حالاں کہ میں نے بعد میں غور کیا تو مجھے احساس ہوا کہ تمام جرائم پیشہ لوگ تمہاری ہی طرح پر اسرار ہوتے ہیں۔۔۔ جرائم پیشہ کہنے پر تم برا تو نہیں مانے؟"

"میں نے حقیقت کو قبول کرنا سیکھا ہے۔ حقیقت سے نگاہیں چرا کے کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا۔ آدمی خود کو ہی دھوکا دیتا ہے۔ میں جرائم پیشہ ہوں لہٰذا اپنے لئے اس لفظ کے استعمال پر برا بھی نہیں مان سکتا۔"

"شکریہ۔۔۔" فلورا نے کہا "تمہاری بہتری کے لئے میں تمہیں یہی مشورہ دے سکتی ہوں کہ فاکس ٹریٹ سے ذرا مؤدبانہ انداز میں بات کیا کرو۔ وہ اپنے ماتحتوں کے حق میں عام حالات میں برا آدمی نہیں ہے۔"

"تم شاید یقین نہ کرو لیکن یہ حقیقت ہے کہ وہ کسی بھی اعتبار سے مجھ سے بڑا آدمی نہیں ہو سکتا۔ میں نے کبھی خود کو مرکوز کرنے کی کوشش ہی نہیں کی۔ میرا انتشار ہی میری خامی ہے۔"

فلورا کی آنکھوں میں دلچسپی کی چمک لہرائی "اپنے ساتھ ساتھ تم دوسروں کے ساتھ بھی زیادتی کر رہے ہو" اس نے کہا "خود کو مرکوز کرنے کی کوشش کرو۔ اس سے دوسروں کو بھی فائدہ پہنچے گا۔"

"کس کے لئے مرکوز کروں۔۔۔ میں نے بہت کم عمری میں بہت کچھ دیکھا ہے۔ ہر شخص مفاد پرست ہے' کوئی کسی کے ساتھ مخلص نہیں ہوتا بلکہ اکثر لوگ تو اپنے ساتھ بھی نہیں ہوتے۔ ایسے میں انتشار ہی بہتر ہے۔"

فلورا میرے برابر آکر بیٹھ گئی "تم اتنے دل شکستہ کیوں ہو رہے ہو۔ ممکن ہے تمہیں تلخ تجربات ہوئے ہوں لیکن یہ دنیا اچھے لوگوں سے خالی تو نہیں ہے۔"

"مجھ سے کتابی گفتگو مت کرو فلورا! یہ سب باتیں کتابوں میں ہی اچھی لگتی ہیں۔ عملی زندگی کے تجربات ان سب کی نفی کرتے ہیں۔"

فون کی گھنٹی نے فلورا کو جواب دینے کا موقع نہ دیا۔ اس نے ریسیور اٹھا کر کان سے لگایا اور پھر ریسیور میری طرف بڑھایا "باس کا فون ہے" اس نے مجھے بتایا "تم سے بات کرنا چاہتے ہیں۔"

"تم کہاں غائب ہو گئے تھے مسٹر ایڈم؟" میرے ہیلو کہنے پر دوسری طرف سے فاکس ٹریٹ نے کہا "میں نے فون کیا تو معلوم ہوا تم دو بجے تک آؤ گے۔"

"میرا خیال ہے ابھی میں نے تمہاری ملازمت شروع بھی نہیں کی ہے اور تمہارا تحکمانہ انداز عروج کو پہنچا ہوا ہے۔ جب ابھی سے تمہارا یہ حال ہے تو بعد میں کیا ہوگا؟"

"آدمی کو اتنا اکھڑ بھی نہیں ہونا چاہئے" فاکس ٹریٹ نے نرم لہجے میں کہا "میں نے تم سے جواب طلبی تو نہیں کی۔۔۔ ویسے ہی پوچھ لیا تھا۔"

"جو باتیں ذاتیات کے زمرے میں آتی ہیں ان پر مفاہمت نہیں ہو سکتی۔"

"خیر ان باتوں کو چھوڑو۔۔۔ یہ بتاؤ اس وقت میرے پاس آ سکتے ہو؟"

"نہیں' ابھی تو میں نے کھانا بھی نہیں کھایا۔۔۔ کھانا کھانے کے بعد آ سکوں گا۔"

"ٹھیک ہے۔۔۔ ایک گھنٹے بعد تو آ سکو گے۔ میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔"

"مجھے کم از کم ڈیڑھ گھنٹا لگے گا" میں نے کہا "اس سے قبل نہیں آ سکوں گا۔"

"چلو کوئی بات نہیں۔۔۔ ڈیڑھ گھنٹے بعد ہی آ جاؤ۔ میں کلب میں تمہارا منتظر رہوں گا۔"

فون بند کرکے میں فلورا کی طرف مڑا "حالات اور وقت کے ساتھ مفاہمت کرنا سیکھو" فلورا نے مجھ سے کہا "تمہارے اندر ذرا سی بھی لچک نہیں ہے؟"

"میں نہایت لچک دار قسم کا آدمی ہوں مگر جس بات کے لئے تم مجھ میں لچک دیکھنے کی خواہاں ہو وہ کم از کم میرے لئے ممکن نہیں ہے۔"

"بہت ضدی ہو" فلورا نے کہا "خیر چھوڑو۔۔۔ پہلے ہم کھانا کھا لیتے ہیں۔"

فلورا کے ساتھ کھانا کھانے کے بعد میں نے کراؤن نائٹ کلب کا رخ کیا۔ فاکس ٹریٹ نے مجھے اپنے کمرے میں طلب کر لیا اور میں پہلے کی طرح بڑی بے تکلفی سے کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔ رات کی طرح اس وقت بھی ایڈونا اس کی کرسی کے عقب میں کھڑی تھی۔ فاکس ٹریٹ کے انداز سے میں نے اندازہ لگا لیا تھا کہ وہ میری خدمات مستعار لینے کے لئے بے تاب ہے۔ اس کی صورت کیا ہوگی' یہ جاننے کے لئے مجھے تھوڑا سا صبر کرنا تھا۔

"کھانا تو تم کھا کر آئے ہو" فاکس ٹریٹ نے گفتگو کا آغاز کرنے سے قبل کہا "لہٰذا پینے میں جو پسند کرو بتا دو۔"

"کافی یا چائے میں سے کچھ بھی منگا لو" میں نے کہا "ساتھ ہی یہ بھی بتا دو کہ اس طرح زحمت دینے کی کیا وجہ ہے۔۔۔ کیا میرے بارے میں کوئی فیصلہ کر لیا ہے؟"

فاکس ٹریٹ نے ایڈونا سے کافی لانے کو کہا پھر مجھ سے مخاطب ہوا "میں نے تمہارا کمال دیکھتے ہوئے تمہیں بحیثیت شارپر کام کرنے کی پیش کش کی تھی مگر تم نے اسے مسترد کر دیا۔"

"وہ پرانی بات ہوئی فاکس ٹریٹ!" میں نے جان بوجھ کر اس کی بات قطع کرتے ہوئے کہا "اب تو نئی بات کرو۔"

"تم نے اگر میری پیش کش قبول کر لی ہوتی تو اچھا ہوتا۔ اس لئے کہ وہ ایک محفوظ کام ہے جس میں کسی قسم کے خطرات کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔"

"زندگی میں خطرات نہ ہوں تو جینے کا لطف غارت ہو جاتا ہے مجھے خوشی ہے کہ میں نے وہ پیش کش رد کر دی تھی۔ کیا تمہارے پاس میرے لئے کوئی پر خطر کام بھی ہے؟"

"میں تمہاری صلاحیتوں اور تجربات سے ناواقف ہوں لیکن تمہیں یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ فیلڈ ورک میں کسی ایک صلاحیت سے کام نہیں چلتا بلکہ جب تک آدمی بہت سی صلاحیتوں کا مرکب نہ ہو' فیلڈ ورک میں ایک قدم بھی نہیں چل سکتا۔"

"کیا تمہیں ٹونی اور ایڈگر کا حشر یاد نہیں۔۔۔ اس کے بعد مزید کسی واقفیت کی ضرورت ہے؟"

"وہ دونوں لفنگے ہیں" فاکس ٹریٹ کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا "انہوں نے کلب کے قوانین کی کھلی خلاف ورزی کی ہے۔ مجھے نہیں معلوم تھا کہ ان لوگوں نے یہاں اس قسم کی دھاندلیوں کا بازار گرم کر رکھا ہے۔"

"شارپنگ کے ذریعے لوگوں کو لوٹنا تمہارے خیال میں دیانت داری ہے" میں نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"یہ کوئی انوکھی بات نہیں ہے۔۔۔ دنیا بھر میں یہی سب کچھ ہوتا ہے۔ تمہیں ایک قمار خانہ بھی ایسا نہیں ملے گا جہاں قمار خانے کی سرپرستی میں شارپنگ نہ کی جاتی ہو لیکن ہم کسی کو مجبور تو نہیں کرتے کہ وہ ہمارے آدمی کے ساتھ ہی کھیلے۔ لوگ آپس میں بھی کھیلتے ہیں لیکن اگر کوئی شخص ہمارے آدمیوں سے جیت جاتا ہے تو اس سے زبردستی رقم نہیں چھینی جانی چاہئے۔ میں اس چیز کے سخت خلاف ہوں۔ اس سے ہماری ساکھ متاثر ہوتی ہے اور اسی اعتبار سے میں تمہارا شکر گزار ہوں کہ تمہاری وجہ سے ان لوگوں کی دھاندلیاں میرے علم میں آئیں۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ یہ لوگ اس سے قبل بھی کچھ جیتنے والوں کو کلب کے اندر ہی لوٹ چکے ہیں۔ میں انہیں سخت سزا دوں گا۔"

"کیا یہ لاعلمی نااہلی کے زمرے میں نہیں آتی؟" میں نے کہا اور فاکس ٹریٹ کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

"تم بہت کھردرے انداز میں گفتگو کرتے ہو۔ تمہیں اپنے انداز گفتگو میں تھوڑی بہت تبدیلی کرنی چاہئے۔"

"اسے چھوڑو" میں نے بے پروائی سے کہا "اور اصل بات کی طرف آ جاؤ۔"

"ٹونی اور ایڈگر لفنگے ہی سہی مگر جس وقت تم نے ان کو زیر کیا وہ دونوں مسلح تھے۔ ہم اس نکتے کو نظر انداز نہیں کر سکتے اور یہی وجہ ہے کہ ہم تمہارے بارے میں سنجیدگی سے سوچنے پر مجبور ہو گئے۔ تمہارا کسی سے مرعوب نہ ہونا بھی بہت کچھ ظاہر کرتا ہے میں نے بہت غور کیا لیکن میں یہ طے نہیں کر پایا کہ تمہیں کس قسم کی ذمے داریاں سونپی جائیں۔"

"میں نے تم سے کہا تھا کہ جو کام کسی اور سے نہ ہو رہا ہو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تم وہی کام آنکھ بند کرکے ایڈم ڈی فلوک کو سونپ سکتے ہو۔ پھر تمہیں کیا تردد ہے؟"

فاکس ٹریٹ مجھے غور سے دیکھنے لگا "ہمیں سنگین حقائق کا سامنا کرنا ہوتا ہے۔ دوسروں کے دعوؤں پر آنکھ بند کرکے اعتبار کرنا ہمارا شیوہ نہیں ہوتا۔ تم اس سلسلے میں کیا کہتے ہو؟"

"میں تم سے متفق ہوں" میں نے کہا "جو باتیں تم کر رہے ہو وہ عمومی نوعیت کی ہیں اور تمہارا مسئلہ ہیں۔ مجھے تم نے انگیج کیا ہے۔ میرے سامنے مسائل نہیں' مسائل کا حل رکھو۔"

"تم نے یہ بھی کہا تھا کہ تم کسی کے پابند ہوکے نہیں رہ سکتے۔" فاکس ٹریٹ بولا "تمہاری یہ بات مجھے تردد میں مبتلا کررہی ہے۔"

"میں نے ہرگز یہ نہیں کہا تھا...... میں نے یہ کہا تھا کہ میں بے جا قسم کے ڈسپلن کی پابندی نہیں کرسکتا۔ یہ بات سمجھ لو فاکس ٹریٹ کہ میں اپنی خدمات تو فروخت کرسکتا ہوں' اپنی عزتِ نفس کا سودا نہیں کرسکتا۔ یہ بھی سن لو کہ میں جو کام ذمے لے لیتا ہوں اسے اپنی پوری صلاحیت بروئے کار لاکر اختتام تک پہنچانے کی کوشش کرتا ہوں۔"

"ٹھیک ہے۔" فاکس ٹریٹ نے اثبات میں سرہلایا۔ پھر دراز کھول کر اس میں سے ایک چیک نکال کر میری طرف بڑھایا "یہ سٹی بینک کا چیک ہے" اس نے کہا "صرف ایک لاکھ کا...... کل صبح ٹھیک نو بجے تمہیں یہ چیک کیش کرا کے مجھ تک رقم پہنچانی ہوگی۔ یہ پہلا کام کردو' اس کے بعد دیکھیں گے۔"

میں نے چیک فاکس ٹریٹ سے لے لیا "کیا یہ کام کوئی اور نہیں کرسکتا تھا؟" میں نے سرسری انداز میں کہا۔

"یہاں تم اپنی حدود سے تجاوز کررہے ہو۔ جو کام تمہیں سونپا گیا ہے تمہیں صرف اس کی انجام دہی سے غرض رکھنی چاہئے۔"

"اوکے باس" میں نے ہنس کر کہا "مجھے اپنی غلطی کا احساس ہے۔ اب کل صبح ملاقات ہوگی۔"

❁❁❁✱✱❁❁❁

اگلی صبح بینک کھلنے کے ساتھ ہی میں ٹھیک نو بجے بینک میں داخل ہوا۔ شہر کے وسط میں واقع یہ ایک بڑی برانچ تھی۔ اس وقت میں جینز اور شرٹ پہنے ہوئے تھا اور آنکھوں پر دھوپ کا چشمہ تھا جو بینک کے اندر آنے کے باوجود میں نے نہیں اتارا تھا۔ بینک کا عملہ پہلے ہی اپنی اپنی سیٹیں سنبھال چکا تھا مگر کیش اس وقت لاکر روم سے نکالا جارہا تھا۔ اس برانچ میں یقیناً کیش بہت زیادہ رہتا ہوگا اسی لئے یہاں بینک کے دروازے پر متعین گارڈز کے علاوہ اندر بھی کئی مسلح پہرے دار نظر آرہے تھے جو نیلی وردی میں ملبوس ٹہل رہے تھے۔

لوگوں کی تعداد میں اضافہ ہونا شروع ہوگیا تھا مگر بینک کے کاؤنٹر پر سب سے پہلے چیک پیش کرنے والا میں ہی تھا۔ کاؤنٹر کلرک نے مجھ سے چیک کی پشت پر دستخط کرنے کو کہا۔ میں نے ایڈم ڈی فلوک کے فرضی دستخط کرکے چیک واپس اس کی طرف بڑھادیا اور اس نے رجسٹر میں اندراج کرنے کے بعد ایک ٹوکن میرے حوالے کردیا جس پر ایک' نمبر پڑا ہوا تھا۔ چیک کی پشت پر نمبر ڈالنے کے بعد اس نے اپنے برابر والے شخص کی طرف بڑھادیا تھا۔ میں دیواروں کے ساتھ لگے ہوئے صوفوں پر بیٹھنے کے بجائے کاؤنٹر کے ساتھ ہی ایک طرف کھڑا ہوگیا۔ میں چیک پر نظر رکھنا چاہتا تھا۔

دوسرے شخص نے چیک لے کر ایک لیجر کی ورق گردانی کی غالباً وہ اکاؤنٹ کا بیلنس چیک کررہا تھا۔ بیلنس چیک کرنے کے بعد اس نے چیک پر دستخط کئے اور اپنے عقب میں ایک میز پر رکھ دیا۔ اس شخص نے اپنے پاس موجود ریکارڈ سے چیک کے دستخط کا موازنہ کیا اور پھر ایک حیرت انگیز بات ہوئی۔ اس نے پیون کو بلا کر چیک اس کے حوالے کیا اور اس سے کچھ کہا جو فاصلہ زیادہ ہونے کی وجہ سے میں سن نہیں سکا تاہم یہ تو میں دیکھ ہی سکا تھا کہ پیون چیک لے کر اس کیبن کی طرف بڑھ گیا تھا جس پر منیجر کی تختی لگی ہوئی تھی۔ یہ ایک غیر معمولی بات تھی۔ عام طور پر چیک منیجر تک نہیں جاتا مگر مجھے جو چیک دیا گیا تھا وہ منیجر تک لے جایا گیا تھا۔ یقیناً کوئی گڑبڑ تھی۔

مجھے خطرے کا احساس ہوا لیکن میں پیچھے نہیں ہٹ سکتا تھا۔ اب جو بھی ہوتا مجھے بھگتنا ہی تھا۔ اتنا تو مجھے یقین تھا کہ میں کسی بڑی مشکل میں نہیں پھنسوں گا اور اگر پھنسا تو بآسانی اس سے نکل جاؤں گا۔

چند منٹ بڑے سکون سے گزر گئے۔ میرے بعد آنے والوں کے چیک کیش ہو رہے تھے اور وہ رقمیں لے کر جا بھی رہے تھے اب تک پانچ افراد کو ادائیگی کی جاچکی تھی۔ پھر کیشیئر نے میرا نمبر پکارا۔ میں دیکھ رہا تھا کہ میرا چیک کیشیئر کے پاس نہیں آیا تھا۔ پھر اس نے میرا نمبر کیوں پکارا تھا...... بات جو بھی رہی ہو' یہ سوچنے کا وقت نہیں تھا۔ بینک کے کیشیئر کے پاس اتنی فرصت نہیں ہوتی کہ وہ کسی فرد کا انتظار کرتا رہے۔

میں تیزی سے آگے بڑھ کر کیش کاؤنٹر پر پہنچا اور کیشیئر کی طرف ٹوکن بڑھادیا۔ کیشیئر نے مجھ سے ٹوکن لے کر اس پر کھدا ہوا نمبر دیکھا پھر ٹوکن واپس کرکے بولا "آپ منیجر صاحب کے پاس چلے جائیں۔"

میں نے ٹوکن واپس لیتے ہوئے تفہیمی انداز میں سرہلایا اور کاؤنٹر کے عقب سے گھوم کر بینک کے دوسرے سرے پر واقع منیجر کے کیبن کی طرف بڑھنے لگا۔ کیشیئر سے کچھ کہنا سننا فضول تھا۔ وہ تو شاید کچھ جانتا ہی نہ ہو۔

منیجر سے اجازت لے کر میں اس کے کیبن میں داخل ہوگیا۔ سیاہ فام منیجر مجھے سوالیہ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

"میں نے ایک چیک پیش کیا تھا۔" میں نے منیجر سے کہا "لیکن کیشیئر نے مجھے آپ کے پاس بھیج دیا۔ میں نہیں سمجھ سکا ایسا کیوں ہوا؟"

"اوہ! تو یہ چیک آپ نے پیش کیا تھا۔" منیجر نے خوش اخلاقی سے کہا "تشریف رکھئے۔" اس نے اپنے سامنے رکھی ہوئی کرسیوں میں سے ایک کی طرف اشارہ کیا اور میں بیٹھ گیا۔

"میرا وقت بہت قیمتی ہے منیجر صاحب!" میں نے کہا "اور میں اپنا قیمتی وقت یوں ضائع نہیں کرسکتا۔ مجھے بتایئے کہ مسئلہ کیا ہے؟"

منیجر نے ایک طویل سانس لی۔ "میں پوچھ سکتا ہوں کہ یہ چیک آپ کو کہاں سے ملا؟" منیجر نے کہا اس کا لہجہ سرسری تھا مگر میں بہت کچھ محسوس کرسکتا تھا۔

"کیا مطلب؟" میں نے ماتھے پر شکنیں ڈال کر پوچھا۔ "کیا چیک کیش کرانے کے لئے یہ بتانا بھی ضروری ہوتا ہے؟"

"مخصوص حالات میں ہم اپنے کسی بھی کلائنٹ سے یہ سوال کرسکتے ہیں۔" منیجر نے مخصوص پر زور دیتے ہوئے معنی خیز لہجے میں کہا۔

"کیا بینک کے قوانین میں ایسی کوئی شق موجود ہے؟" میں نے سرد لہجے میں کہا "جس کے تحت آپ اس قسم کی پوچھ گچھ کرسکتے ہوں؟"

"فرض کیجئے ہمارا کلائنٹ ہمیں اپنی چیک بک یا چیک بک میں سے کسی چیک کی گمشدگی کی اطلاع دیتا ہے۔" منیجر نے میری آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا "ایسی صورت میں ہم کیا کریں گے؟"

میں دم بخود رہ گیا۔ یہ فاکس ٹریٹ نے میرے ساتھ کس قسم کا کھیل کھیلا تھا لیکن میں نے اپنے حواس یکجا رکھے۔

"میں یہاں مفروضوں پر گفتگو کرنے کی غرض سے نہیں آیا ہوں مسٹر منیجر! اگر اس چیک کے کیش ہونے میں کسی قسم کی قباحت ہے تو آپ چیک واپس کرسکتے ہیں۔"

"میں نے آپ سے پوچھا ہے کہ یہ چیک آپ کو کہاں سے ملا؟" منیجر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"مجھے افسوس ہے مسٹر منیجر!" میں نے اٹھتے ہوئے کہا "میں کسی غیر متعلق سوال کا جواب نہیں دے سکتا۔"

"مجھے پہلے ہی معلوم تھا کہ اس کی نوبت آئے گی۔" منیجر کے سیاہ ہونٹوں پر مسکراہٹ کی ایک لکیر سی ابھری اور اسی وقت اس کے کیبن کا دروازہ کھلا اور مسلح پولیس والے اندر داخل ہوئے۔

"اس شخص کو گرفتار کرنا ہے۔" منیجر نے ان سے کہا۔ "اس نے ایک جعلی چیک کیش کرانے کی کوشش کی تھی۔" منیجر نے ان کی طرف چیک بڑھایا۔ "اس چیک کے مطابق اس کا نام ایڈم ڈی فلوک ہے اور پشت پر اس کے دستخط بھی ہیں۔"

"ہم اس سے پوچھ گچھ کرلیں گے جناب!" ایک سپاہی نے منیجر سے چیک لیتے ہوئے کہا اور دوسرا ہتھکڑی لے کر میری طرف بڑھا میں بری طرح بوکھلا گیا تھا۔ اس صورتِ حال کا تو میں نے تصور بھی نہیں کیا تھا۔ اگر مجھے ذرا سا بھی اندازہ ہوتا کہ بات اس حد تک بھی بڑھ سکتی ہے تو میں پہلے ہی فرار ہوگیا ہوتا مگر اب تو یہ بھی ممکن نہیں رہا تھا۔ دو مسلح پولیس والے کیبن کے باہر بھی موجود تھے اور پوری طرح مستعد نظر آرہے تھے۔ بینک کے مسلح گارڈز الگ مستعد تھے اور ان سب کی توجہ منیجر کے کیبن کی طرف تھی۔ انہیں نہیں معلوم تھا کہ وہاں کیا ہو رہا ہے لیکن یہ اندازہ کرنا کیا مشکل تھا کہ کوئی غیر معمولی صورتِ حال ہے ورنہ پولیس کیوں آتی؟

"کیا ہتھکڑی لگانا ضروری ہے۔" میں نے دھیمی آواز میں کہا "میں شریف آدمی ہوں۔"

"بکواس مت کرو۔" پولیس والا غرایا "شریف لوگ جعلی چیک بھناتے نہیں پھرتے۔ ہاتھ آگے لاؤ ورنہ ہم دوسرے طریقے بھی جانتے ہیں۔"

میں نے ہاتھ آگے بڑھادیا۔ "یہ سب کچھ غلط فہمی کا نتیجہ ہے۔ پولیس اسٹیشن چل کر میں تمہیں سب کچھ بتادوں گا۔ میں وعدہ کرتا ہوں فرار ہونے کی کوشش نہیں کروں گا۔ اگر تم مجھے بغیر ہتھکڑی ڈالے لے چلو تو تمہاری مہربانی ہوگی۔"

پولیس والے کے انداز سے یوں لگ رہا تھا جیسے اس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نے میری ایک بات بھی نہ سنی ہو۔ اس نے بڑے اشماک سے مجھے ہتھکڑی پہنائی اور پھر منیجر سے اجازت لے کر مجھے بینک سے باہر لے آئے۔ غصے کی زیادتی سے میرا برا حال ہو رہا تھا۔ میں مادام کلارا سے ٹکرانے چلا تھا مگر اس کے ایک معمولی کارندے نے مجھے پولیس کے ہاتھوں گرفتار کرا دیا۔ سب سے زیادہ غصہ مجھے خود اپنے آپ پر آ رہا تھا۔ ان چکروں میں پڑنے کی کیا ضرورت تھی۔ مادام کلارا سے الجھنا ہی تھا تو براہِ راست بھی تو الجھا جا سکتا تھا کم از کم یہ درگت تو نہ بنتی۔ اب پولیس والوں سے بھگتو۔ کم بختوں نے ایک نہیں سنی۔ ورنہ تیسری دنیا کے ممالک کی پولیس تو ایسی ہی باتیں سنتی ہے۔

میں بینک میں موجود تمام افراد کی توجہ کا مرکز بن گیا تھا۔ ان میں بچے بوڑھے سبھی تھے۔ خواتین بھی تھیں۔ وہ سب مجھے یوں دیکھ رہے تھے جیسے میں کوئی عجوبہ ہوں۔ ایسا عجوبہ جو انہوں نے پہلے کبھی نہ دیکھا ہو اور نہ مستقبل میں نظر آنے کی کوئی توقع ہو۔ ان سب کی نگاہیں مجھے اپنے جسم میں پیوست ہوتی محسوس ہو رہی تھیں مگر میں سر جھکائے چل رہا تھا۔ میرا انداز ایسا ہی تھا جیسا کسی حقیقی مجرم کا ہو سکتا ہے۔ اور اس میں میری اداکاری کا ذرا سا بھی دخل نہیں تھا۔ جو کچھ بھی تھا فطری تھا۔ میں مجرم نہ سہی مگر اس جھنجلاہٹ میں ضرور مبتلا تھا کہ میں نے غلطی کیوں کی۔۔۔ اس وقت میں یہ سوچنے کو بھی تیار نہیں تھا کہ میں بھی انسان ہوں اور مجھ سے بھی غلطی سرزد ہو سکتی ہے۔

بینک سے باہر نکلے تو بھری پری سڑک تھی۔ بینک سے پولیس والوں کے ساتھ ایک ہتھکڑی بدست شخص کو نکلتے دیکھ کر... مجمع لگ گیا۔ اگر میرے ہاتھ میں ہتھکڑی نہ ہوتی تو اس لمحے سے فائدہ اٹھا کر میں فرار ہونے کی کوشش کر سکتا تھا جب پولیس والوں نے جمع ہو جانے والے لوگوں کو جھڑکی دے کر منتشر کیا تھا۔

بینک کے دروازے کے سامنے ہی پولیس کی موبائل وین موجود تھی۔ اس وین میں سوار کرانے سے قبل میری سرسری سی تلاشی لی گئی۔ شاید انہیں میرے پاس کسی ہتھیار کی توقع بھی جو نہیں تھا۔ اس طرف سے مطمئن ہو کر مجھے وین میں سوار کرا دیا گیا۔ دو پولیس والے میرے دائیں بائیں اور دو سامنے بیٹھے تھے۔ ڈرائیور کے برابر والی نشست پر بھی دو مسلح پولیس والے موجود تھے۔ اس طرح کل سات پولیس والے تھے اور میں تنہا تھا۔ میں نے دل ہی دل میں حساب لگایا کہ اگر میں چاہوں بھی تو فرار نہیں ہو سکتا۔ اول تو میری راہ کی سب سے بڑی رکاوٹ ہتھکڑی تھی۔ بالفرض میں اس کے باوجود کوئی کوشش کرتا تب بھی ان پولیس والوں سے کچھ بعید نہیں تھا۔ انہیں ویسے بھی اپنی انگلیوں پر کنٹرول نہیں ہوتا۔ بوکھلاہٹ میں اس بات کا خیال بھی نہیں کرتے کہ فائرنگ سے ان کے اپنے ساتھی بھی زخمی ہو سکتے ہیں اور فائرنگ شروع کر دیتے ہیں۔

"کب سے جعلی چیک بھنانے کا دھندا کر رہے ہو؟" وین روانہ ہونے سے قبل ایک پولیس والے نے سوال کیا۔

"یہ ایسے قبولنے والا نہیں ہے۔" دوسرے نے ٹکڑا لگایا۔ "صورت سے ہی عادی مجرم لگتا ہے۔ اس پر بڑی محنت کرنی پڑے گی۔ آسانی سے کچھ نہیں اگلے گا۔"

میں خون کے گھونٹ پی کر رہ گیا۔ ان لوگوں کے منہ لگنا فضول تھا۔ وہ تو اپنے باپ پر بھی اعتبار نہ کرنے والے لوگ تھے۔ تہذیب کی بات نہ مان کر میں نے جو غلطی کی تھی اس کا خمیازہ بھی مجھے ہی بھگتنا تھا۔ تہذیب کے ساتھ ساتھ بڈ بھی براہِ راست تصادم کے حق میں تھا جبکہ میرا خیال تھا کہ مادام کلارا پر چھپ کے وار کرنے میں زیادہ فائدہ ہے۔

مگر ایک بات میرے حلق سے نہیں اتر رہی تھی۔ آخر فاکس ٹریٹ نے میرے ساتھ یہ حرکت کیوں کی؟ اس سے اسے کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ اس نے میرے بارے میں کسی سے بھی مشورہ نہ کیا ہو۔ یہ صرف میرا واہمہ ہو کہ وہ مادام کلارا سے یا اپنے سے کسی بڑے سے مجھے اینگلز میں شامل کرنے کی بات کرے گا۔ ممکن ہے اس کی انا کو میرے رویے سے جو ٹھیس پہنچی ہے اس کے نتیجے میں اس نے مجھے سزا دینے کے لئے یہ حرکت کی ہو۔ چیک پر اس کے اپنے دستخط تھے اس لئے میں یقین سے کہہ سکتا تھا کہ اس نے جان بوجھ کر مجھے پھنسوایا ہے۔ خود ہی مجھے چیک کیش کرانے بھیجا اور خود ہی بینک کو چیک بک کی گمشدگی کی اطلاع دے دی تاکہ میں پولیس کے چنگل میں پھنس جاؤں۔ وہ مجھے میری حیثیت کا احساس دلانا چاہتا تھا۔

میں خیالات کے بھنور میں الجھا رہا۔ ایک جرائم پیشہ شخص کو انتقام لینے کے لئے اتنا انوکھا طریقہ اختیار نہیں کرنا چاہئے تھا۔ اگر اس کی انا کو ٹھیس پہنچی تھی تو وہ وہیں حساب بے باق کر سکتا تھا۔ میں اس کے کلب کی حدود میں تھا۔ اس کے ایک اشارے پر اس کے آدمی میری تکا بوٹی کرنے کے درپے ہو جاتے مگر اس نے ایسا نہیں کیا۔ مجھ پر اس کی شخصیت کا جو تاثر مرتب ہوا تھا اس کے اعتبار سے تو اسے اتنا متحمل مزاج نہیں ہونا چاہئے تھا۔ کم از کم انتقام لینے کے لئے تو ہرگز نہیں ہونا چاہئے تھا۔ کسی بڑے فائدے کے لئے تو وہ اپنی توہین برداشت کر سکتا تھا مگر انتقام لینے کے لئے طویل منصوبہ بندی اس کے مزاج کے خلاف معلوم ہوتی تھی۔ پھر آخر یہ ماجرا کیا ہے؟

اچانک میں نے خیالات سے چونک کر عقبی جالیوں سے باہر کی طرف دیکھا اور حیران رہ گیا۔ وین شہر کی حدود سے باہر نکل چکی تھی۔

"تم لوگ مجھے کون سے تھانے لے جا رہے ہو؟" میں نے بلند آواز سے کہا۔

"خاموش بیٹھو۔" ایک پولیس والے نے مجھے جھڑک دیا۔ "پوچھ گچھ کرنے کا حق صرف ہمیں ہے۔"

میں خاموش ہو گیا۔ واقعی مجھے پوچھ گچھ کرنے کا حق نہیں تھا۔ یہ حق تو صرف پولیس والوں کا ہوتا ہے لیکن وہ مجھ سے سوچنے کا اور حیران ہونے کا حق تو نہیں چھین سکتے تھے سو وہ میں ہوتا رہا۔

وین اب جس مقام سے گزر رہی تھی۔ وہاں سڑک کے دونوں طرف کھیتوں کے سلسلے تھے۔ ہم شہر سے بہت دور نکل آئے تھے۔ میں بہت دیر خیالات میں ڈوبا رہا تھا اس لئے مجھے وقت گزرنے کا احساس بھی نہیں ہو سکا تھا مگر اب میں نے ہر قسم کے خیالات ذہن سے جھٹک دیے تھے اور توجہ صرف اس بات پر مرکوز کر دی تھی کہ کسی طرح وہ راستے ذہن نشین کرتا رہوں جن پر وین چل رہی تھی۔

کچھ دیر بعد وین چھدرے کھیتوں کے درمیان ایک پگڈنڈی پر مڑ گئی۔ کچے راستے پر اگرچہ وین سست رفتاری سے چل رہی تھی مگر اس کے باوجود وین کو خاصے جھٹکے لگ رہے تھے۔ میں سنبھل کر بیٹھ گیا۔

کچھ دیر مزید گزرنے کے بعد آخر کار اس تکلیف دہ سفر کا اختتام ہوا اور وین ایک مقام پر رک گئی۔

"تشریف لائیے سرکار!" ایک کانسٹیبل نے وین کا عقبی دروازہ کھولتے ہوئے تمسخرانہ انداز میں کہا اور میں اسے کوئی جواب دیے بغیر اٹھ کھڑا ہوا۔

وین سے اتر کر میں نے اطراف پر ایک سرسری نگاہ ڈالی۔ وین ایک بوسیدہ مکان کے سامنے رکی تھی جو یا تو زیرِ استعمال نہیں تھا یا پھر اس کے مکین اس کی طرف سے کچھ زیادہ ہی بے پروائی برتنے کے عادی معلوم ہوتے تھے۔ مکان کے نزدیک ہی ایک چوڑے منہ والا چوکور کنواں تھا۔ اس سے کھیتوں کو سیراب کرنے کا کام لیا جاتا تھا۔ ان دو چیزوں کے علاوہ تیسری کوئی قابلِ ذکر چیز نظر نہیں آئی۔

"یہ کون سا تھانہ ہے؟" میں نے ان سے پوچھا مگر اب ان کے تیور خاصے بدلے ہوئے نظر آ رہے تھے۔

"تھانے کچہری سے ہم لوگوں کو خدا واسطے کا بیر ہے۔" ان میں سے ایک نے کہا "ہم تو اپنے معاملات خود ہی طے کر لیتے ہیں۔"

میرے ہونٹ بھنچ گئے۔ معاملہ اور زیادہ الجھ گیا تھا اس بات میں تو کوئی کلام نہیں رہا تھا کہ وہ لوگ نقلی پولیس والے تھے۔

وہ لوگ مجھے مکان میں لے کر آئے اور مجھے ایک کمرے میں دھکیل کر دروازہ بند کر دیا۔ ہتھکڑی پہلے ہی کھول دی گئی تھی۔ کمرے میں صرف ایک دروازہ تھا جو باہر سے بند تھا۔ کھڑکی ایک بھی نہیں تھی اور سامان کے نام پر کچھ بھی نہیں تھا۔ میں ایک دیوار سے ٹک کر کھڑا ہو گیا۔ بڈ وغیرہ کو میں نے خود ہی اپنا تعاقب کرنے سے منع کر دیا تھا ورنہ ان میں سے کوئی میرا تعاقب کرتا ہوا یہاں تک ضرور پہنچ جاتا مگر اب تو انہیں معلوم ہی نہیں ہو سکے گا کہ مجھ پر کیا گزری۔

تقریباً دس منٹ بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور وہ دو افراد سادہ لباس میں اندر داخل ہوئے جو وین کی اگلی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے ساتھ وہ شخص بھی تھا جو ڈرائیو کر رہا تھا مگر وہ دروازے میں ہی رک گیا تھا۔ دونوں افراد نہتے نظر آ رہے تھے جب کہ ڈرائیور کے ہاتھ میں خودکار رائفل تھی۔ وہ بہت چوکنا انداز میں دروازے پر کھڑا ہو گیا تھا۔ بقیہ دو افراد مکان سے باہر چلے گئے تھے۔ مجھے ان کی باتیں کرنے اور قہقہے لگانے کی آوازیں آ رہی تھیں۔

ان لوگوں کو کمرے میں داخل ہوتے دیکھ کر میں سنبھل گیا۔ دونوں ہی بے حد تنومند اور اکھڑ مزاج نظر آ رہے تھے۔

"تمہارا نام؟" ان میں سے ایک نے پوچھا۔ اس کا لہجہ سخت تھا اور انداز میں نخوت تھی۔

"چیک پر لکھا ہوا ہے؟" میں نے استہزائیہ لہجے میں کہا "کیا تم نے نہیں دیکھا؟"

"بکواس مت کرو" اس نے پہلے سے بھی زیادہ سخت لہجے میں کہا "جو کچھ پوچھا جائے صرف اس کا جواب دو ورنہ بہت برا حشر ہو گا۔"

میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ ابھر آئی "میرا نام ایڈم ڈی فلوک ہے" میں نے پُرسکون لہجے میں کہا۔

"وہ چیک جو تم نے بینک سے کیش کرانے کی کوشش کی تھی، تمہیں کہاں سے ملا تھا؟"

"میں اس قسم کے کسی بے ہودہ سوال کا جواب نہیں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دے سکتا" میں نے کہا "اور تم لوگ مجھ سے سوال جواب کرنے والے کون ہوتے ہو؟"

میں نے بڑی سختی سے اپنے ہونٹ بھینچ لئے۔ دوسرا شخص بھی مجھے خوں خوار نظروں سے گھورنے لگا تھا مگر وہ منہ سے کچھ نہیں بولا۔

"میں تم سے آخری بار کہہ رہا ہوں کہ جو کچھ پوچھا جائے اس کا جواب سیدھی طرح دو" پہلے والے شخص نے کہا جو اب تک سوال کرتا رہا تھا۔

"میں اب تمہارے کسی سوال کا جواب نہیں دوں گا۔ تم سے جو کیا جائے کرلو" میں نے بے پروائی سے کہا مگر میں ہر قسم کے حالات سے نمٹنے کے لئے تیار ہوچکا تھا۔ میں نہتا تھا اور پوری طرح ان کے رحم و کرم پر تھا لہٰذا ان سے بے پروائی تو سرزد ہونی ہی تھی۔ ضرورت سے زیادہ اعتماد آدمی کو لے بیٹھتا ہے۔

میرے دوٹوک جواب نے اسے برہم کردیا اور وہ دانت پیس کر مجھ پر جھپٹ پڑا۔ میں نے اسے ڈاج دیا، جھک کر اس کے ہاتھوں کے نیچے سے نکلا اور برق سرعت سے ڈرائیور پر جا پڑا جو دروازے میں رائفل لئے کھڑا تھا۔ اسے کچھ سوچنے سمجھنے کی مہلت نہیں مل سکی تھی۔ میں نے ایک ہاتھ رائفل کی نال پر ڈالا اور اس کے ساتھ ہی بڑی بے دردی سے اس کے ایک لات رسید کی۔ رائفل اس کے ہاتھ سے چھوٹ گئی اور وہ حلق سے ایک کرب ناک آواز نکالتا ہوا فرش کی طرف جھکتا چلا گیا۔ مجھے اندازہ تھا کہ چند منٹ تک وہ صرف تڑپتا ہی رہے گا لہٰذا اس کی طرف دیکھنے کی بھی زحمت کئے بغیر میں بڑی پھرتی سے مڑا۔ رائفل میں نے بدستور نال کی طرف سے ہی پکڑ رکھی تھی۔ جس وقت میں پلٹا اس وقت وہ شخص مجھ پر جھپٹنے کی کوشش کررہا تھا جو کمرے میں آنے کے بعد خاموش کھڑا رہا تھا۔ میں نے ایک لمحہ ضائع کئے بغیر رائفل لٹھ کی طرح گھمائی جو اس کے سر پہ پڑی اور وہ اچھل کر پہلو والی دیوار سے ٹکرایا اور پھر زمین پر گر پڑا۔ تیسرا شخص اپنی جگہ یوں منجمد ہوگیا تھا جیسے کسی نے جادو کے زور سے اسے پتھر کے مجسمے میں تبدیل کردیا ہو۔

میں نے اس پر رائفل تانی اور محتاط انداز میں ڈرائیور کی طرف پلٹا جو دروازے میں پڑا تڑپ رہا تھا۔ میں نے اس کے سر پر بھی رائفل کا بٹ رسید کیا اور وہ بھی بے ہوش ہوگیا۔ اب میرے سامنے واحد شخص رہ گیا تھا۔

"ہاں دوست اب بتاؤ" میں نے سفاکی سے کہا "کس کا حشر برا ہوگا؟"

جواب میں وہ صرف تھوک نگل کر رہ گیا۔ اس کے منہ سے کوئی آواز نہیں نکل سکی تھی۔

"مجھے صرف اتنا بتادو کہ تم زبان کھولنا پسند کرو گے یا میں تمہیں موت کے گھاٹ اتاردوں؟"

اس نے پھر کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ کسی سوچ میں پڑگیا تھا۔ شاید سوچ رہا تھا کہ اسے کیا کرنا چاہئے۔

"دیوار کی طرف منہ کرکے کھڑے ہوجاؤ" دفعتاً میں نے غرا کے کہا "میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے۔"

اس نے بڑی بے بسی سے مجھے دیکھا پھر خاموشی سے دیوار کی طرف منہ کرلیا۔ یعنی اسے مرنا گوارا تھا مگر زبان کھولنا منظور نہیں تھا۔ مجھے بھی نہیں معلوم تھا کہ وہ لوگ کون ہیں اور انہوں نے مجھے کس مقصد کے تحت گھیرا تھا۔ میں نے فیصلہ کیا کہ ان کی جانوں سے کھیلنا درست نہیں ہوگا اس لئے میں نے اسے بھی بے ہوش کردیا۔ کوئی اور وقت ہوتا تو میں ان لوگوں کی اصلیت معلوم کرنے کی کوشش ضرور کرتا مگر اس وقت مجھے توجہ اپنے مشن کی طرف مرکوز رکھنا تھی۔ وہ تینوں بے ہوش ہوگئے تھے اور مجھے توقع تھی کہ انہیں دو گھنٹے سے قبل ہوش نہیں آئے گا۔

میں نے تیزی سے ان تینوں کی تلاشی لی اور ان میں سے ایک کی جیب سے وہ چیک برآمد ہوگیا جو تمام فساد کی جڑ تھا۔ میں نے چیک احتیاط سے اپنی جیب میں رکھ لیا۔ پھر میں دوسرے کمرے میں آیا جہاں ایک دیوار پر مجھے پولیس کی وردیاں ٹنگی نظر آرہی تھیں۔ بقیہ چاروں افراد باہر تھے اور اس بات سے بے خبر تھے کہ اندر کیا انقلاب آچکا ہے۔ ان کی خوش گپیوں کی آواز اب بھی میرے کانوں میں آرہی تھی۔ میں بڑی تیزی سے مکان کی تلاشی لینے میں مصروف تھا۔ جلد ہی مجھے مطلوبہ شے مل گئی۔ یہ رسّی کا ایک لچھا تھا رسّی کا لچھا لے کر میں بیرونی دروازے پر آیا جو کھلا ہوا تھا۔ میں نے اس کی اوٹ سے جھانکا۔ چاروں افراد ہاتھ منہ دھوکر واپسی کے لئے پلٹ رہے تھے۔ میں نے محض ایک لمحے کے لئے سوچا اور پھر ہاتھوں میں رائفل لئے دروازے سے باہر آگیا۔ رائفل کا رخ ظاہر ہے انہی چاروں کی طرف تھا۔ مجھے اس طرح مکان سے برآمد ہوتے دیکھ کر وہ چاروں ٹھٹک گئے۔ ان کے ہاتھ مشینی انداز میں سر سے بلند ہوگئے تھے۔

"تم لوگوں کو یقیناً حیرت ہورہی ہوگی" میں نے سفاکانہ لہجے میں کہا "حیرت ضرور کرو مگر اس بات پر کہ میں نے تم لوگوں کو زندہ چھوڑ جانے کا فیصلہ کیا ہے۔"

ان چاروں کے چہروں پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔ کچھ ہی دیر قبل وہ مجھے ہتھکڑی لگا کر یہاں لائے تھے اور اب میرے ہی سامنے مجرموں کی طرح کھڑے تھے۔

"تم تینوں زمین پر اوندھے لیٹ جاؤ اور تم" میں نے ہاتھ سے ایک شخص کی طرف اشارہ کیا "میرے قریب آؤ"

تین افراد بے چون و چرا زمین پر لیٹ گئے اور چوتھا شخص میری طرف بڑھا۔ میں نے اس کے قریب آنے سے قبل ہی رسّی کا لچھا اس کی طرف اچھال دیا "ان تینوں کے ہاتھ پشت پر لے جاکر مضبوطی سے باندھ دو" میں نے اسے حکم دیا اور وہ رسّی کا لچھا لے کر اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھ گیا۔

"بندشیں مضبوط ہونی چاہئیں ورنہ خمیازہ تمہیں بھگتنا پڑے گا" میں نے اسے دھمکی دی اور اپنی جان بچانے کی خاطر اس نے اپنے تینوں ساتھیوں کے ہاتھ خوب مضبوطی کے ساتھ جکڑ کر باندھ دیے۔ جب وہ تینوں کے ہاتھ باندھ چکا تو میں اس کی طرف بڑھا اور اسے بھی اپنے ساتھیوں کے پاس لیٹ جانے کو کہا۔ اس نے میرے حکم کی تعمیل کی اور میں نے بقیہ ماندہ رسّی سے اس کے ہاتھ بھی جکڑ دیے پھر اس بات کا مزید اطمینان بھی کرلیا کہ وہ لوگ کسی طرح بھی اپنی بندشیں خود نہیں کھول سکیں گے۔

"اب تم لوگ آرام کرو دوستو" میں نے مضحکانہ انداز میں کہا "آج کے واقعے سے تمہیں اتنا سبق تو ضرور مل گیا ہوگا کہ جو شخص دوسرے کے لئے گڑھا کھودتا ہے خود ہی اس میں گرتا ہے۔"

ان میں سے کوئی کچھ نہیں بولا۔ شاید انہیں اپنی جانیں بچ جانے کا یقین نہیں آرہا تھا۔ انہیں خوف تھا کہ اگر انہوں نے منہ سے ایک لفظ بھی نکالا تو کہیں میں انہیں ہلاک ہی نہ کرڈالوں۔

میں دوبارہ مکان کے اندر آیا اور اس کمرے میں پہنچ گیا جہاں پولیس والی وردیاں ٹنگی ہوئی تھیں میں نے ان میں سے اپنے سائز کی ایک وردی نکالی اور اپنے کپڑے اتار کر وردی پہن لی۔ پھر میں نے اپنا لباس تہہ کرکے ساتھ لیا اور وہیں سے ایک ریوالور اٹھا کر جیب میں ڈال لیا۔

چند ہی منٹ بعد میں پولیس وین اسٹارٹ کررہا تھا۔ چاروں بدمعاش مکان کے سامنے بندھے پڑے تھے۔ سورج میں تپش بڑھتی جارہی تھی اور مجھے یقین تھا کہ جب تک کوئی بھولا بھٹکا ان کی گلوخلاصی کرائے گا ان کی خاصی بھنائی ہوچکی ہوگی۔

وہ چاروں مجھے حسرت بھری نظروں سے وہاں سے روانہ ہوتے دیکھتے رہے مگر میں نے ان پر توجہ دینے کی زحمت نہیں کی اور طوفانی رفتار سے گاڑی موڑ کر روانہ ہوگیا۔ کچے راستے پر ڈرائیونگ کے نتیجے میں گرد و غبار کے بادل بلند ہورہے تھے۔

سٹی بینک تک پہنچنے میں مجھے آدھا گھنٹا لگا۔ وین میں نے بینک سے ذرا فاصلے پر روک دی تھی اور وین سے اتر کر پیدل ہی بینک کی طرف روانہ ہوگیا تھا۔ بینک کے اندر داخل ہوتے وقت کسی نے خصوصیت سے میری طرف توجہ نہیں دی۔ بینک میں داخل ہونے کے بعد میں نے کسی کاؤنٹر کا رخ نہیں کیا بلکہ سیدھا مینیجر کے کیبن کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ شیشے کے کیبن میں مینیجر تنہا تھا۔ میں دروازہ کھول کر کیبن میں داخل ہوگیا۔ مینیجر نے کسی کو اس طرح اپنے کیبن میں داخل ہوتے دیکھ کر سر اٹھایا اور پھر اس نے مجھے پہچاننے میں ذرا بھی دیر نہیں لگائی۔

"ایڈم ڈی فلوک" اس کے منہ سے بس اتنا ہی نکل سکا۔

"ہاں" میں نے سفاکانہ انداز میں کہا "ایڈم ڈی فلوک ـــــ میرے سر پر خون سوار ہے اور میں تمہارا خون کرنے آیا ہوں۔"

"نن ـــــ نہیں" مینیجر دہشت زدہ ہوگیا۔

"زندگی چاہتے ہو تو یہ چیک کیش کراکے دو" میں نے اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا "ورنہ یاد رکھو میرے دوسرے ہاتھ میں ریوالور ہے۔ مجھے دو منٹ کے اندر اندر کیش چاہئے۔"

مینیجر کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں اور وہ اس قدر حواس باختہ ہوگیا تھا کہ چیک کیش کرانے کے لئے اس نے خود اٹھنے کی کوشش کی تھی۔

"تم یہیں بیٹھے رہو" میں نے سخت لہجے میں کہا "اگر تم نے ذرا بھی حرکت کرنے کی کوشش کی تو میں تمہاری زندگی کی ضمانت نہیں دے سکوں گا۔"

"پ ـــ پ ـــ پھر چیک کیسے کیش ہوگا؟" اس نے ساکت ہوتے ہوئے کہا۔

"تمہارے اندر اتنی ہمت بھی نہیں ہے تو مجھے پولیس کے حوالے کیوں کیا تھا" میں نے حقارت آمیز لہجے میں کہا "اصولی طور پر تو مجھے چاہئے کہ تمہیں ہلاک کردوں لیکن مجھے تم پر ترس آرہا ہے۔ تم اندازہ کرسکتے ہو کہ جو شخص پولیس کا گھیرا توڑ کر آیا ہو اس کے سامنے تمہارے گارڈز کی کوئی اہمیت نہیں ہوگی۔ میں یہ سب کچھ اس لئے کہہ رہا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوں کہ اب میں ذرا سی بھی رعایت نہیں کروں گا۔ ممکن ہے تم کوئی چالاکی دکھانے کی کوشش کرو۔ ایسی صورت میں خواہ میرا حشر کچھ ہی کیوں نہ ہو میں تمہیں گولی ماردوں گا۔"

"مم ۔۔۔ میں کچھ نہیں کروں گا" مینجر نے کانپتے ہوئے لہجے میں مجھے یقین دلانے کی کوشش کی۔

"بکواس مت کرو اور اپنے کسی آدمی کو بلا کر کیش یہیں منگواؤ۔ یاد رکھنا میرا جو ہاتھ میز کے نیچے ہے اس میں دبے ہوئے ریوالور کا رخ تمہاری طرف ہے۔"

مینجر نے لرزتے ہوئے گھنٹی بجائی۔ ایک شخص کیبن میں داخل ہوا۔ مینجر نے اسے چیک فوراً کیش کرا کے لانے کی ہدایت کی۔ اس شخص کے جانے کے بعد میں نے مینجر سے کہا "خود پر قابو پانے کی کوشش کرو۔ کسی کو تمہاری حالت دیکھ کر شبہ ہوا تب بھی میرے ریوالور کی گولی کا نشانہ تم ہی بنو گے۔"

"مم ۔۔۔ مجھے اختلاج ہو رہا ہے" اس نے وحشت زدگی سے کہا "خدا کے واسطے ریوالور جیب میں رکھ لو۔"

"جب مجھے پولیس کے حوالے کر رہے تھے اس وقت تمہیں اختلاج کیوں نہیں ہوا تھا" میں نے زہریلے لہجے میں کہا "تم ایک قابل نفرت انسان ہو۔ اگر تم نے میرے کہنے پر عمل نہیں کیا تو تمہیں گولی ماردوں گا۔"

اس نے بوکھلا کر مسکرانے کی کوشش کی اور اس کے ہونٹ پھیل کر رہ گئے میں نے اس کی اذیت کذائی دیکھ کر بمشکل اپنی ہنسی ضبط کی۔ اتنی دیر میں وہی شخص کیش لے کر آگیا۔ مینجر نے اسے واپس جانے کا اشارہ کیا۔

"رقم گن کر اپنا اطمینان کرلو۔ کہیں بعد میں ایسا نہ ہو کہ ۔۔۔"

"بعد میں کچھ نہیں ہوگا" میں نے بڑے نوٹوں کی گڈیاں جیب میں ٹھونستے ہوئے کہا "اب میں ریوالور جیب میں رکھ رہا ہوں لیکن میں ایک سیکنڈ سے بھی کم وقفے میں ریوالور جیب سے نکال کر تمہیں گولی مار سکتا ہوں۔"

"کیوں ۔۔۔ کیوں" مینجر بری طرح بوکھلا گیا تھا۔

"تم مجھے گاڑی تک چھوڑ کے آؤ گے" میں نے اس کی بات نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

"اس کی کیا ضرورت ہے" اس کی بوکھلاہٹ میں مزید اضافہ ہوگیا۔ وہ اب بھی میری طرف سے خطرہ محسوس کر رہا تھا "میں نے چیک کیش کروا تو دیا ....."

"ز زمت کرو ۔۔۔ میں گدھا نہیں ہوں کہ تمہیں یوں چھوڑ کر چلا جاؤں اور تم مجھے گرفتار کرادو" میں نے درشتی سے کہا۔

"مم ۔۔۔ مجھے اپنی زندگی سے بہت پیار ہے۔ میں کسی سے کچھ نہیں کہوں گا۔"

"تم مجھ سے ایک قدم آگے چلو گے" میں نے سنی ان سنی کرتے ہوئے کہا "تمہاری حالت چوں کہ ٹھیک نہیں ہے اس لئے تم گیٹ پر متعین چوکیدار سے کہو گے تم مجھے چھوڑ کر ابھی آرہے ہو تاکہ وہ مطمئن ہو جائے ۔۔۔"

"تم ۔۔۔ تم مجھے کہاں لے جانا چاہتے ہو؟" مینجر نے کہا۔ وہ بری طرح نروس ہو رہا تھا۔

"احمق آدمی" میں نے دانت پیس کر کہا "میں تمہیں گاڑی تک لے جاؤں گا تاکہ یہاں سے بحفاظت نکل سکوں۔ میں تمہیں کوئی موقع نہیں دے سکتا۔ تم نے ایک بار میرے ساتھ جو سلوک کیا ہے اس کے بعد میرے لئے محتاط رہنا ضروری ہے۔ چلو اٹھو۔"

وہ اٹھ تو گیا مگر اس کی حالت ایسی تھی کہ لوگ خواہ مخواہ اس کی طرف متوجہ ہوتے۔

"پہلے خود پر قابو پاؤ" میں نے اس کی حالت کا اندازہ کرتے ہوئے تختی سے کہا۔ اگر میں اس کے ساتھ نرم رویہ اختیار نہ کرتا تو اندیشہ تھا کہ کہیں وہ بے ہوش ہی نہ ہو جاتا۔

مینجر دھپ سے کرسی میں گر گیا "اگر اجازت ہو تو ایک گلاس پانی پی لوں" اس نے ہانپتے ہوئے کہا۔

"کچھ ہی کیوں نہ کرو مگر خود کو نارمل کرلو۔ میں نہیں چاہتا کہ دوسرے لوگ تمہاری اڑی اڑی رنگت دیکھ کر شکوک و شبہات کا شکار ہوں۔"

مینجر نے چپراسی سے پانی منگوایا اور ایک ہی گھونٹ میں پورا گلاس خالی کر گیا۔ "میں بال بچے دار آدمی ہوں" اس نے پانی پینے کے بعد بھرائی ہوئی آواز میں کہا "تم کیوں میرے پیچھے پڑ گئے ہو؟"

"مجھ سے تعاون کرو گے تو فائدے میں رہو گے۔ بصورت دیگر نقصان اٹھاؤ گے" میں نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا "اگر تمہیں نقصان پہنچانا ہی مقصود ہوتا تو آتے ہی پہنچا دیتا۔"

بات اس کی سمجھ میں آگئی اور اس نے ایک آدھ منٹ کے اندر اندر خود کو سنبھال لیا پھر وہ چلنے کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔

"ایک بار اور وارننگ دے رہا ہوں کہ میرے یہاں سے سلامتی سے نکل جانے پر ہی تمہاری زندگی کا انحصار ہے۔"

"بے فکر رہو اور جو کچھ ہو چکا اسے بھول جاؤ ۔۔۔ میں تمہیں گاڑی تک بحفاظت پہنچا دوں گا۔"

وہ میرے ساتھ باہر نکلا۔ اس کی حالت اس حد تک سنبھل چکی تھی کہ اب کوئی اسے دیکھ کر شبے میں نہیں پڑ سکتا تھا۔ میں اس کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا۔ اس کا تعاون قابل دید تھا۔ آدمی جان بچانے کے لئے کیا کچھ نہیں کرتا۔ اس نے ایک کاؤنٹر پر رک کر بلند آواز میں کچھ ہدایات دیں۔ ایک گارڈ سے مستعد رہنے کو کہا پھر دروازے پر متعین چوکیدار سے کہا کہ وہ مجھے چھوڑ کر واپس آرہا ہے۔ رش میں کسی کو پتا بھی نہیں چلا کہ پولیس والے کی وردی میں وہی شخص ہے جو کچھ دیر قبل یہیں سے گرفتار کر کے لے جایا گیا تھا۔

بینک سے باہر نکلنے کے بعد میں پوری طرح مطمئن ہوگیا۔ اب مجھے کوئی خطرہ نہیں تھا۔ مینجر نے میرے ساتھ بھرپور تعاون کیا تھا۔ اب میں اس کے برابر چل رہا تھا۔

"تمہاری گاڑی کہاں ہے؟" اچانک مینجر نے پوچھا۔ بینک سے فاصلہ بڑھنے کے ساتھ ساتھ اس پر اضطراب طاری ہو رہا تھا۔

"زیادہ دور نہیں ہے" میں نے کہا "وردی وین ہے جس میں مجھے یہاں سے لے جایا گیا تھا۔"

مینجر کچھ نہیں بولا۔ اس کے انداز سے صاف ظاہر تھا کہ جلد از جلد مجھ سے چھٹکارا حاصل کرلینا چاہتا ہے۔ پھر وین دیکھ کر اس کی جان میں جان آئی "اب تو میں واپس جا سکتا ہوں" اس نے کہا۔

"ایسی جلدی بھی کیا ہے" میں نے سنجیدگی سے کہا "کچھ دور گاڑی میں میرے ساتھ چلو۔"

"نن ...... نہیں" وہ ایک بار پھر بوکھلا گیا "تم نے تو کہا تھا۔"

"میں اپنے وعدے پر قائم ہوں" میں نے اس کی بات کاٹ کر کہا "تمہیں سڑک کے کونے پر اتار دوں گا تاکہ تم واپس جا کر پولیس کو اطلاع دو بھی تو میں یہاں سے زیادہ دور نکل چکا ہوں۔"

مینجر کے چہرے کا رنگ اڑ گیا تھا اور اس کے انداز سے یوں لگتا تھا جیسے اپنی زندگی سے مایوس ہوگیا ہو مگر اس کے پاس اپنی زندگی کا چراغ گل ہونے سے بچانے کی واحد صورت یہی تھی کہ میرے کہنے پر عمل کرتا رہے اور اس نے یہی کیا۔ وہ میرے ساتھ وین میں سوار ہوگیا اور میں نے وین اسٹارٹ کر کے تیزی سے آگے بڑھا دی۔ مینجر کے چہرے پر مردنی چھا گئی تھی۔

سڑک کے کونے پر میں نے وین فٹ پاتھ سے لگا کر روک دی۔ مینجر نے بے یقینی سے میری طرف دیکھا۔ اس کا انداز سوالیہ تھا۔

"جلدی کرو" میں نے جھنجلا کر کہا "وین سے اتر جاؤ۔ میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ تمہاری سست رفتاری برداشت کرسکوں۔"

مینجر دروازہ کھول کر نیچے اتر گیا مگر وہ مڑ مڑ کر مجھی کو دیکھے جا رہا تھا۔ اسے خطرہ تھا کہ میں اسے عقب سے گولی ماروں گا لیکن ظاہر ہے میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ مینجر کے اترتے ہی میں نے وین آگے بڑھا دی۔ پولیس وین کا یوں آزادانہ استعمال کرنا ایک خطرناک حرکت تھی مگر وقت بچانے کے لئے میں یہ خطرناک حرکت کرنے پر مجبور تھا۔ میں پولیس کی وردی میں ملبوس تھا اور اس لئے میں نے کسی عام سواری کے بجائے پولیس وین میں ہی سفر کرنے کو ترجیح دی تھی۔ میرے اپنے کپڑے برابر والی سیٹ پر رکھے تھے مگر لباس تبدیل کرنے کا موقع نہیں تھا۔

پندرہ منٹ کے اندر میں کراؤن کلب کے گیٹ پر موجود تھا۔ ہارن کے جواب میں چوکیدار نے باہر جھانکا اور پولیس وین کو دیکھ کر اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ "گیٹ کھولو" میں نے کھڑکی سے سر نکال کر دیکھا اور چوکیدار کی حیرت دوچند ہوگئی۔

"اوہ مسٹر ایڈم!" اس نے بے یقینی سے مجھے دیکھا اور میں بری طرح جھنجلا گیا۔

"مسٹر ایڈم کے بچے! میں کہہ رہا ہوں گیٹ کھولو" میری بات سن کر چوکیدار کے دانت نکل آئے مگر اس نے گیٹ کھولنے میں دیر نہیں لگائی۔

کلب کے احاطے میں وین پارک کرنے کے بعد میں نے پہلے قمیص تبدیل کی اور ٹوپی اتار کر وین میں ہی ڈال دی۔ پھر میں وین سے اتر آیا۔ اب میں عام لباس میں تھا۔ مجھے دیکھ کر کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ میں نے پولیس یونیفارم کی پتلون پہن رکھی ہے۔

فاکس ٹریٹ کے کمرے تک جانے کے دوران مجھے کلب کے کئی ملازمین نظر آئے۔ وہ سب مجھے پہچان گئے تھے۔ میں ان سب کو نظر انداز کرتا ہوا اوپری منزل کی طرف بڑھ گیا۔ اوپری منزل کی راہداری میں مجھے ایڈونا نظر آئی وہ بھی فاکس ٹریٹ کے کمرے کی طرف جا رہی تھی۔

"ایڈم تم!" وہ مجھے دیکھ کر حیرت سے بولی "تم یہاں کیسے؟"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"میرا خیال ہے تمہارے سامنے ہی فاکس ٹریٹ نے مجھے چیک کیش کرانے کے لئے دیا تھا" میں نے مسکرا کر کہا۔

"اور تم اسے کیش کرالائے؟" ایڈونا نے رسٹ واچ پر نظر ڈالی "بہت جلدی آگئے۔"

میں بڑے غور سے اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ کا جائزہ لے رہا تھا "ہاں کچھ دیر ہو گئی" میں نے بے پروائی سے کہا "فاکس ٹریٹ کمرے میں موجود ہے؟"

"ہاں' میں انہیں اطلاع کرتی ہوں کہ تم آئے ہو" اس نے کہا اور تیزی سے فاکس ٹریٹ کے کمرے کی طرف بڑھنے کی کوشش کی مگر میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"اس تکلف کی ضرورت نہیں گڑیا!" میں نے طنزیہ لہجے میں کہا "تمہیں اب تک اندازہ نہیں ہو سکا کہ ایڈم ڈی فلوک ان تکلفات سے بے نیاز ہے۔"

"باس مصروف ہیں" ایڈونا نے کمزور سے لہجے میں احتجاج کیا۔ اس کے بازو پر میری گرفت مضبوط تھی۔

"جتنا ڈسٹرب وہ تمہارے جانے سے ہو گا اتنا ہی میرے جانے سے بھی ہو گا ۔۔۔ تو پھر بلاوجہ وقت کیوں ضائع کریں۔" میں نے کہا اور اسے پیچھے چھوڑ کر فاکس ٹریٹ کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ میں نے دروازے پر دستک دینے کی بھی زحمت نہیں کی اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ فاکس ٹریٹ فون پر کسی سے بات کر رہا تھا۔ مجھے دیکھ کر اس نے ریسیور کانوں سے دور ہٹا دیا "تم!" اس نے حیرت سے کہا پھر ریسیور کان سے لگا کر کہا "میں بعد میں بات کروں گا" اور فون بند کر دیا۔

"چیک کیش ہو گیا ہے مسٹر فاکس ٹریٹ!" میں نے رقم اس کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔ اس میں رونما ہونے والے جذباتی تغیر سے میں بہت کچھ سمجھ گیا تھا۔ میرے عقب میں ایڈونا کمرے میں داخل ہوئی تھی مگر فاکس ٹریٹ نے اس کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا تھا۔

"تم ۔۔۔ تم نے بہت دیر کر دی" فاکس ٹریٹ نے سنبھالا لیتے ہوئے کہا "میں نے تو تم سے فوراً واپس آنے کو کہا تھا۔"

"اگر تم نے مجھے پوری صورتحال بتادی ہوتی تو میں فوراً بھی آسکتا تھا۔" میں نے [illegible] کہا "لیکن خیر کوئی بات نہیں ۔۔۔ زندگی میں ایسے مقا[illegible] آتے ہیں۔"

"کیسے مقامات آتے ہیں؟" فاکس ٹریٹ نے حیران ہو کر کہا "تم کھل کر بات کیوں نہیں کرتے؟"

"اس لئے کہ تم نے بھی مجھ سے کھل کر بات نہیں کی تھی" میں نے بے پروائی سے کہا "جیسا رویّہ میرے ساتھ اختیار کرو گے ایسا ہی رویّہ میں بھی اختیار کروں گا۔"

"تمہیں اتنی دیر کیوں ہو گئی؟" فاکس ٹریٹ نے انجان بنتے ہوئے کہا "کیا کوئی خاص بات ہو گئی تھی؟"

"میں نے تم سے کہا تھا کہ چیک کیش کرانے کا کام تو کوئی اور بھی کر سکتا ہے ۔۔۔ اب میں اپنے وہ الفاظ واپس لے رہا ہوں۔ مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ وہ چیک صرف ایڈم ڈی فلوک ہی کیش کروا سکتا تھا۔"

فاکس ٹریٹ مجھے گھورنے لگا "آخر تم سیدھی طرح بات کیوں نہیں کرتے؟ تمہیں اتنی دیر کیوں ہو گئی؟"

"میں بچہ نہیں ہوں فاکس ٹریٹ!" میں نے تلخی سے کہا۔ "مجھے اتنی عقل ہے کہ جو کچھ میرے ساتھ ہوا اس کا تجزیہ کر سکوں۔"

فاکس ٹریٹ نے ایڈونا کی طرف دیکھا "میں اس شخص سے عاجز آچکا ہوں" اس نے بے بسی سے کہا "تم کوشش کر کے دیکھو' شاید تمہاری بات اس کی سمجھ میں آجائے۔"

"مسٹر ایڈم کسی غلط فہمی کا شکار معلوم ہوتے ہیں باس!" ایڈونا اٹھلا کر بولی "ورنہ یہ ایسے تو نہیں ہیں۔"

"تسلیم کرو کہ تم نے بچکانہ حرکت کی ہے فاکس ٹریٹ!" میں نے خشک لہجے میں کہا "میرا امتحان ہی لینا تھا تو کوئی مشکل کام میرے سپرد کیا ہوتا۔"

فاکس ٹریٹ نے حیرت سے پلکیں جھپکائیں "میں تم سے درخواست کرتا ہوں کہ مجھے تفصیلات سے آگاہ کر دو۔ ممکن ہے تمہیں کسی قسم کی غلط فہمی ہو گئی ہو۔"

"میں تمہیں بتائے دیتا ہوں لیکن یہ مت سمجھنا کہ میں تمہاری اداکاری سے متاثر ہو گیا ہوں۔ مجھے سو فیصد یقین ہے کہ وہ سب تمہارے آدمی تھے" میں نے کہا اور فاکس ٹریٹ کو تمام باتوں سے آگاہ کر دیا۔

"تم اسی پولیس وین پر یہاں آئے ہو" فاکس ٹریٹ اچھل کر کھڑا ہو گیا "تم تو ہمیں مروا دینے پر تل گئے ہو۔"

"شکر کرو فاکس ٹریٹ کہ صرف وین ہی لایا ہوں ورنہ یہ بھی ہو سکتا تھا کہ وین میں سات افراد کی لاشیں بھی ہوتیں۔"

"تم مجھے صحیح الدماغ نہیں معلوم ہوتے" فاکس ٹریٹ نے کہا "صرف ایک مفروضے کی بنا پر وین یہاں لے آئے۔"

"اسی مفروضے کی بنا پر ان ساتوں کو زندہ چھوڑ دیا" میں نے بے پروائی سے کہا "اگر تم کہہ دو کہ ان سے تمہارا تعلق نہیں ہے تو میں انہیں اب بھی ٹھکانے لگا سکتا ہوں۔ اس بار وین وہیں چھوڑ آؤں گا' بلکہ اسے آگ لگا دوں گا۔"

"مجھے اس قسم کی لغو حرکت کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ کچھ کرنا ہی ہوتا تو کیا یہاں نہیں کر سکتا تھا؟" فاکس ٹریٹ نے جھنجلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"اس سے بھی زیادہ لغو حرکت یہ ہے کہ تم نے ایک ایسے شخص کو چیک کیش کرانے کے لئے بھیجا جو ناممکن کام کرنے کے دعوے کر رہا تھا۔ کیا یہ مضحکہ خیز حرکت نہیں ہے مسٹر فاکس ٹریٹ؟" میں نے چبھتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم محض اس لئے میری طرف سے بدگمان ہو رہے ہو کہ تمہیں ایک غیر معمولی واقعہ پیش آگیا۔ تمہارے ساتھ یہ واقعہ پیش نہ آتا تو تم ہرگز مجھ پر شک نہ کرتے۔"

"تم مجھ سے واقف نہیں ہو اس لئے یہ بات کر رہے ہو" میں نے مسکرا کر کہا "تم نے جس وقت مجھے چیک دیا تھا مجھے اسی وقت شبہ ہو گیا تھا لیکن مجھے یہ نہیں معلوم تھا کہ مجھ پر کس زاویے سے حملہ کیا جائے گا۔ میں سمجھ رہا تھا کہ مجھے لوٹنے کی کوشش کی جائے گی اور ظاہر ہے کہ لوٹنے کے لئے پہلے چیک کیش ہونا ضروری تھا لیکن تمہارا منصوبہ کچھ اور ہی تھا۔ اس کا اندازہ مجھے اس وقت ہوا جب وہ پولیس والے جعلی ثابت ہوئے۔"

"تم مجھ پر الزام عائد کر رہے ہو" فاکس ٹریٹ نے غصیلے لہجے میں کہا "اس سے پہلے بھی میں تمہیں سمجھانے کی کوشش کرتا رہا ہوں۔"

"یہ الزام نہیں ہے فاکس ٹریٹ! الزام تو تب ہوتا جب میں یہ کہتا کہ تم نے مجھے نقصان پہنچانے کی کوشش کی۔"

"تو اتنی دیر سے تم اور کیا کہنے کی کوشش کر رہے ہو؟" فاکس ٹریٹ نے کہا۔ اس کا لہجہ بدستور غصیلا تھا۔

"میں یہ کہنے کی کوشش کر رہا ہوں کہ تم نے میرا امتحان لیا تھا۔ تم نے اپنے آدمیوں کو بطور خاص ہدایت کر دی ہوگی کہ مجھے نقصان نہ پہنچنے پائے۔ مقصد صرف اتنا تھا کہ میں چیک کیش کرانے میں ناکام ہو جاؤں۔"

"تم نے اچھا نہیں کیا" فاکس ٹریٹ بڑبڑایا "مینجر کے ساتھ تمہیں زبردستی نہیں کرنی چاہئے تھی۔ جو کچھ ہوا تھا اس سے پہلے مجھے تو مطلع کر دیتے۔"

"تم کیا سمجھتے ہو' میں نے بغیر سوچے سمجھے اتنا بڑا قدم اٹھا لیا ہو گا" میں نے طنزیہ لہجے میں کہا "اگر وہ مردود بھی تم سے ملا ہوا نہ ہوتا تو میں اس کے ساتھ ہرگز یہ حرکت نہ کرتا۔"

"تم تو انتہائی شکی مزاج انسان ہو" فاکس ٹریٹ کا منہ حیرت سے کھل گیا "اتنے بڑے بڑے نتائج اخذ کر لیتے ہو۔"

"اسے ملائے بغیر یہ حرکت ہو ہی نہیں سکتی تھی" میں نے بڑے سکون سے کہا "یہ کیسے ممکن ہے کہ میں فون تو کروں تھانے اور آجائے نقلی پولیس؟"

"مجھے تم سے خوف محسوس ہونے لگا ہے" فاکس ٹریٹ نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا "وہ ایک ذمّے دار آدمی ہے' ہم سے کس طرح مل سکتا ہے اور اگر تم نے اسی رفتار سے تجزیہ جاری رکھا تو مجھے خدشہ ہے کہ کہیں تھوڑی دیر بعد تم یہ نہ کہہ دو کہ پولیس بھی مجھ سے ملی ہوئی ہے۔"

"بے فکر رہو" میں نے ہنس کر کہا "میں ایسی کوئی بات نہیں کہوں گا۔ میرے لئے یہی بات کچھ کم حیرت کا باعث نہیں ہے کہ تم نے مینجر کو کس طرح ساتھ ملا لیا۔"

میرے اس تبصرے پر فاکس ٹریٹ کچھ مطمئن سا ہو گیا "چلو جو کچھ ہوا اسے بھول جاؤ ۔۔۔ میں پولیس وین کا بھی کچھ بندوبست کرالوں گا۔ میں نے چیک تم سے اس لئے کیش کروایا تھا کہ یہ رقم مجھے ایک شخص کو بھجوانی ہے۔ چیک کیش کرانا کوئی کام نہیں تھا۔ یہ کام تو کوئی اور بھی کر سکتا تھا۔ اصل کام تو اب شروع ہو گا۔ اس شخص کا نام جیمس چارلی ہے۔ بیکن اسٹریٹ کے نکڑ پر وہ ایک بار چلاتا ہے۔ اس کی رہائش بھی بار کے اوپری حصے میں ہے۔ اس کم بخت کے آدمی بہت مستعد ہیں۔ میرے اور اس کے درمیان ایک سودا چل رہا تھا جو قیمت کے تنازعے کی وجہ سے درمیان میں رہ گیا۔ میں نے ایک لاکھ قیمت لگائی تھی اور وہ ڈیڑھ پر مصر تھا۔ اب میں چاہتا ہوں کہ یہ رقم تم اسے پہنچا دو۔"

"یہ کیا کام ہوا؟" میں نے حیرت سے پلکیں جھپکائیں "پہلے کی طرح میں پھر کہوں گا کہ یہ کام تو کوئی بھی کر سکتا ہے۔"

"اس بار میں تمہیں اس کی وجہ بھی بتاؤں گا ورنہ تم پھر مجھ پر شبہ کرو گے ۔۔۔ جیمس چارلی ایک ایسا شخص ہے جس تک پہنچنا ہی ممکن نہیں ہے۔ اس نے مجھ سے کہا تھا کہ اگر میں رقم اس کی میز یا اس کی خواب گاہ تک پہنچا دوں تو وہ اسی قیمت میں سودا منظور کر لے گا۔"

"میں اب بھی نہیں سمجھا فاکس ٹریٹ! آخر اس میں قباحت کیا ہے؟"

"قباحت یہ ہے کہ میں نے کوشش کی تھی مگر یہ ممکن ہی نہیں ہو سکا۔ میں نے اپنے بہترین آدمی استعمال کر کے دیکھ لئے۔ کوئی بھی اس تک نہیں پہنچ سکا۔ اس کا یہ کہنا دراصل ایک قسم کا چیلنج ہے اگر ہماری جانب سے زبردستی کی گئی تو خوں ریزی کا اندیشہ ہے۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"یہ کیا مسئلہ ہے" میں نے کہا "رقم منی آرڈر کے ذریعے بھی بھجوائی جا سکتی ہے۔"

"نہیں" فاکس ٹریٹ نے نفی میں سر ہلایا "اول تو وہ کوئی بھی چیز براہ راست وصول نہیں کرتا اور فرض کرو کر بھی لے تو شرط پوری نہیں ہوگی۔ شرط یہ ہے کہ میرا کوئی آدمی رقم اس تک پہنچائے اور میرے کسی آدمی کے اس تک پہنچنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔"

"یہ تمہارا جیمس چارلی آخر کتنا بڑا آدمی ہے کہ کوئی اس تک پہنچ ہی نہیں پاتا؟" میں نے کہا۔

"میں نے تمہیں بتایا نا کہ اس تک پہنچا تو جا سکتا ہے لیکن اس کے نتیجے میں جو خوں ریزی ہوگی اسے کون برداشت کرے گا؟"

"یہ کام ایسا ہے جس میں مجھے دلچسپی محسوس ہو رہی ہے بلکہ سنسنی محسوس ہو رہی ہے۔ ایک معمولی سے شراب خانے کا مالک اور اس کے یہ ٹھاٹ باٹ کہ کوئی اس سے مل ہی نہیں سکتا۔"

"وہ بڑے پیمانے پر اسمگلنگ کے کاروبار میں ملوث ہے۔" فاکس ٹریٹ نے کہا "اسے چھوٹا آدمی سمجھنے کی غلطی مت کرو۔ اس کا حفاظتی حصار بہت مضبوط ہے جسے توڑنا آسان نہیں ہوگا۔"

"کیا جیمس چارلی کو آج رات ہی رقم پہنچانا ضروری ہے؟" میں نے سوال کیا۔

"نہیں" فاکس ٹریٹ نے کہا "لیکن یہ کام جتنی جلدی کر سکو اتنا اچھا ہے۔ اس لئے کہ یہ میری انا کا معاملہ ہے۔ میں اسے شکست ضرور دینا چاہتا ہوں۔"

"اس تک رقم پہنچانے کے لئے مجھے کسی خاص دائرۂ کار میں تو نہیں رہنا ہوگا؟" میں نے فاکس ٹریٹ کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں" فاکس ٹریٹ نے نفی میں سر ہلایا "تم جو چاہو کرو مجھے صرف اس بات سے دلچسپی ہے کہ رقم اس تک پہنچ جائے۔"

"بے فکر رہو فاکس ٹریٹ! رقم اس تک ضروری پہنچے گی اور بہت جلد پہنچے گی۔ بس تم ایک کام کر دو ـــ اگر ممکن ہو تو مجھے اس کی تصویر فراہم کر دو۔"

"تصویر تمہیں مل جائے گی" فاکس ٹریٹ نے مسکرا کر کہا "آج ہی شام تک کسی وقت ہوٹل میں میرا کوئی آدمی تمہیں اس کی تصویر دے جائے گا۔"

❁❁❁✱✱❁❁❁

"اگر وہ لوگ تمہیں مار دیتے تو جان ہی چھوٹ جاتی۔" بڈ نے تبصرہ کیا۔ میں فاکس ٹریٹ سے رخصت ہو کر تہذیب کی طرف نکل آیا تھا اور ان لوگوں کو تمام واقعات سے آگاہ کر دیا تھا۔ "خواہ مخواہ غلط سلط احکامات جاری کرتے رہتے ہیں۔ اگر ہم لوگ تمہاری نگرانی کر رہے ہوتے تو یہ نوبت ہرگز نہ آنے پاتی۔"

"یہ کیا بے ہودگی ہے بڈ!" تہذیب نے اسے ڈانٹا "تم ہر وقت بے تکی ہانکتے رہتے ہو۔ کم از کم یہ تو سوچ لیا کرو کہ تم کیا کہہ رہے ہو۔"

"ہاں تم تو چیف کی ہی طرف داری کرو گی" بڈ نے بجائے شرمندہ ہونے کے چہک کر کہا "بڈ کی تو کوئی حیثیت ہی نہیں ہے۔"

"نہیں، نہیں ـــ تمہیں جو کچھ کہنا ہے کہو" میں نے اسے چمکارا "اگر تم نہیں کہو گے تو اور کون کہے گا۔"

"اور کیا" بڈ نے بڑی سنجیدگی سے کہا "اب ان لوگوں کے منہ میں تو جیسے زبان ہی نہیں ہے۔ بولنا ہی نہیں جانتے۔" بڈ نے عاطف اور طلحہ کی طرف اشارہ کیا۔ دونوں بڈ کے تبصرے پر پہلے ہی حیران تھے۔ یہ سن کر اور بھی حیران رہ گئے۔

"میڈم ٹھیک کہہ رہی ہیں بڈ صاحب!" عاطف نے کہا "آپ تو ڈسپلن کے پرزے اڑا دیتے ہیں۔"

"یہ بیماری ہمارے یہاں نہیں پائی جاتی" میں نے ہنس کر کہا۔ "بے تکلفی کی فضا قائم رہنی ضروری ہے ورنہ صلاحیتیں متاثر ہوتی ہیں۔"

"ٹھیک ہے جناب!" طلحہ نے کہا "لیکن بے تکلفی کا یہ مطلب بھی نہیں کہ آدمی حفظِ مراتب کا خیال بھی نہ کرے۔"

"یہ بات اگر تم کسی طرح بڈ صاحب کو سمجھا سکو تو میں تمہیں منہ مانگا انعام دینے کو تیار ہوں۔"

"اب تم نے بھی پر پرزے نکالنے شروع کر دیے" بڈ نے طلحہ کو گھورا "میں سب سمجھتا ہوں، تم چیف اور میڈم کی شہ پر اچھل کود کر رہے ہو۔"

"میں نے کوئی غلط بات تو نہیں کی بڈ صاحب!" طلحہ نے گڑبڑا کر کہا "میں نے تو ایک اصولی بات کی تھی۔ اگر آپ کو بری لگی ہو تو ـــ"

"پہلے کہہ دیا اصولی بات کی تھی اس کے بعد کہہ رہے ہو اگر بری لگی ہے تو" بڈ نے منہ بنا کر کہا "سب یہ ثابت کر دینے پر تل گئے ہیں کہ ایک بڈ ہی غلط ہے۔ باقی سب درست ہیں۔"

"یہ تم لوگوں نے کیا خرافات شروع کر دیں" تہذیب نے غصیلے لہجے میں کہا "علی کے پاس زیادہ وقت نہیں ہوگا۔ ہمیں کچھ کام کی باتیں کر لینی چاہئیں۔"

"کام کی بات یہ ہے کہ اب ہمیں کوئی ایسا منصوبہ بنانا ہوگا جس پر عمل کر کے رقم جیمس چارلی تک پہنچائی جا سکے" میں نے کہا۔

"جیمس چارلی کے بارے میں معلومات حاصل کرنی پڑیں گی۔" تہذیب نے کہا "یہ معلوم ہونا ضروری ہے کہ اس کی پشت پر کون ہے؟"

"یہ تو میں تمہیں ابھی بتا سکتا ہوں" میں نے مسکرا کر کہا "فاکس ٹریٹ اور جیمس چارلی کی پشت پناہی کرنے والی شخصیت ایک ہی ہے ـــ"

"مادام کلارا؟" تہذیب نے متحیرانہ انداز میں کہا "یہ کیسے ممکن ہے ـــ وہ تم سے اپنے ہی ساتھی کے خلاف کام لے رہا ہے؟"

"آزمائش اسی طرح تو ہوتی ہے۔ پہلے اس کے ساتھیوں نے جعلی پولیس والوں کی حیثیت سے مجھے گھیرا۔ وہ ناکام ہو گئے تو اب فاکس ٹریٹ نے نیا حربہ اختیار کیا ہے۔ ممکن ہے جیمس چارلی کی شخصیت تھوڑی بہت پراسرار ہو مگر یہ ممکن نہیں ہے کہ اس تک رسائی ہی ممکن نہ ہو۔ یہ پروگرام بہت ممکن ہے کہ مادام کلارا کا ہی مرتب کیا ہوا ہو۔ اب ایگلز کے لوگ اس شراب خانے کا محاصرہ کر لیں گے اور کسی بھی شخص کا جیمس تک پہنچنا ناممکن بنا دیں گے۔ اسے پہلے ہی سب کچھ سمجھا دیا گیا ہوگا لیکن میں ان کے دفاعی حصار کو توڑنے میں کامیاب ہو گیا تو تم سمجھو کہ ایگلز میں میری کس طرح آؤ بھگت ہوگی۔ اس لئے یہ تم سے کہہ رہا ہوں کہ ابھی تم مادام کلارا کو الجھائے رکھو۔"

"وہ تو میں کر لوں گی لیکن تم اس امتحان میں کیسے پورے اترو گے؟" تہذیب نے کہا۔ اس کے لہجے میں گہری تشویش تھی۔ "ہوشیار دشمن پر وار کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔"

"دشمن ہوشیار ہے تو کیا ہوا۔ ہم اس پر ایسے زاویے سے وار کریں گے جو اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوگا لیکن اس کے لئے مجھے تم سب کی مدد درکار ہوگی۔"

"سب سے مدد لو مگر بڈ کو معاف رکھو" بڈ نے کانوں کو ہاتھ لگائے "یہاں جتنی اچھائی کرو اتنی ہی برائی ملتی ہے۔"

"میرے ذہن میں جو منصوبہ ہے اس کے مطابق تمہیں پس پردہ رہنا ہے لیکن اگر تم نے ساتھ نہ دیا تو ہم کچھ نہیں کر سکیں گے۔"

"بے وقوف بنا رہے ہو" بڈ نے مجھے مشکوک نظروں سے دیکھا "یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ بڈ تمہاری نظر میں اتنی اہمیت اختیار کر جائے۔"

"بنیادی ذمے داریاں تو تمہاری ہی ہوں گی" میں نے کہا۔ "ظاہر ہے جب بنیاد نہیں ہوگی تو عمارت کیا خاک تعمیر ہوگی۔"

"بڈ جیسے لوگ ہوتے ہی اس لئے ہیں کہ انہیں بے وقوف بنایا جائے" بڈ نے ایک ٹھنڈی سانس لے کر کہا "خیر بتاؤ، مجھے کیا کرنا ہوگا؟"

میں نے ان لوگوں کو اپنا منصوبہ بتایا اور ساتھ ہی یہ بھی بتایا کہ کس کو کیا کرنا ہے۔ میرا منصوبہ سن کر بڈ کا چہرہ کھل اٹھا تھا۔

"اب ہوئی نا بات" اس نے اچھل کر کہا "کب سے کہہ رہا ہوں کہ حرکت میں آؤ، ان لوگوں کے خلاف کچھ کرو یہ بہت ضروری ہے۔"

"تم نے دیکھا، میرے منصوبے میں بنیادی کردار تمہارا ہی ہے۔ اور سب سے خطرناک بھی تمہارا ہے۔"

"فکر مت کرو چیف! یہ سب بڈ کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے لیکن یہ سارے کام کل شام سے قبل ممکن نہیں ہو سکیں گے۔"

"تم نے بہت کم مہلت مانگی ہے بڈ!" میں نے سنجیدگی سے کہا۔ "اس کام کے لئے کوئی اور کئی دن کا وقت مانگتا اور اس میں بھی یقین سے کچھ نہ کہتا۔"

"تم خوش قسمت ہو چیف کہ تمہیں بڈ جیسا ماتحت میسر ہے مگر ایک بات ہے۔ جو کام تم نے مجھے سونپے ہیں ان پر پیسہ بہت خرچ ہوگا۔"

"کیا ہمارے پاس رقم کی قلت ہے؟" میں نے تہذیب کی طرف دیکھا۔

"ہرگز نہیں" تہذیب نے تیزی سے کہا "بڈ کا تو دماغ خراب ہو گیا ہے۔ ہمیشہ بے محل بات کرتا ہے۔ کام ہوگا تو ظاہر ہے اس پر رقم بھی صرف ہوگی۔"

❁❁❁✱✱❁❁❁

"تم کہاں غائب ہو گئے تھے" فلورا نے مجھے دیکھتے ہی کہا۔ میں اس کے پاس شام چار بجے کے بعد پہنچا تھا۔

"غائب نہیں ہو گیا تھا بلکہ کاموں میں مصروف تھا ـــ کیا تمہیں نہیں معلوم کہ فاکس ٹریٹ نے مجھے ایک کام سونپا تھا؟"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"تمہاری واپسی میں بہت دیر ہو گئی تو میں نے ایڈونا کو فون کیا۔ اس نے بتایا کہ تم وہاں سے واپس جا چکے ہو۔ اس بات کو بھی دو گھنٹے گزر چکے ہیں۔"

"اس نے تمہیں یہ نہیں بتایا کہ فاکس ٹریٹ نے مجھے ایک اور کام سونپ دیا ہے؟" میں نے فلورا کو غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں" فلورا نے بڑی معصومیت سے سر کو منفی جنبش دی۔ "ایڈونا نے مجھ سے اس قسم کی تو کوئی بات نہیں کی۔"

میں سمجھ گیا کہ وہ جھوٹ بول رہی ہے۔ یہ ممکن ہی نہیں تھا کہ ایڈونا نے اس سے اس موضوع پر بات نہ کی ہو مگر میں یہ نہیں سمجھ سکا کہ مجھ سے یہ بات چھپانے میں ان لوگوں کی کیا مصلحت ہے۔

"حیرت ہے! اس میں چھپانے والی تو کوئی بات نہیں تھی پھر ایڈونا نے تم سے اس کا تذکرہ کیوں نہیں کیا؟" میں نے کہا۔

"ممکن ہے اس نے یہ سوچ کر تذکرہ نہ کیا ہو کہ مجھے تمہارے ذریعے سب کچھ معلوم ہو جائے گا" فلورا نے جس تیزی سے جواب دیا تھا اس سے یہ اندازہ ہوتا تھا کہ وہ سب کچھ پہلے سے سوچے بیٹھی تھی "اب تم خود ہی بتادو نا۔"

"جیمس چارلی کو جانتی ہو" میں نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

"اسے کون نہیں جانتا ہوگا" فلورا نے کہا "بیکن اسٹریٹ کے نکڑ پر اس کا شراب خانہ ہے اور سب جانتے ہیں کہ باس کے اور اس کے درمیان کسی قسم کی دشمنی چل رہی ہے۔"

بہت خوب میں نے دل میں سوچا گویا فاکس ٹریٹ کی طرف سے تمہیں سب کچھ بتایا جا چکا ہے۔

"آج جو چیک میرے ذریعے کیش کرایا گیا ہے اب اس کی رقم جیمس چارلی تک پہنچانی ہے۔"

"یہ ٹھیک ہوا" فلورا مسکرائی "تم نے بہت بڑے بڑے دعوے کئے تھے۔ اب تمہیں مزہ آئے گا۔"

"اس میں ایسی کون سی بات ہے" میں نے بے پروائی سے کہا "اسے رقم پہنچانی ہی تو ہے کوئی اس سے چھیننی تو ہے نہیں۔"

"کیا باس نے تمہیں تفصیلات نہیں بتائیں" فلورا نے حیرت کا مظاہرہ کیا "جیمس تک تو پہنچنا کارے دارد ہے۔ باس کے کئی آدمی اس کام میں ناکام ہو چکے ہیں۔"

"ہاں فاکس ٹریٹ نے مجھے بتایا تھا اور مجھے اس پر حیرت ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے جیسے فاکس ٹریٹ نے نااہل لوگوں کی ایک ٹیم بنا رکھی ہے۔"

"یہ تو تمہیں پتا چلے گا" فلورا نے معنی خیز لہجے میں کہا۔

مجھے یوں لگا جیسے وہ کہہ رہی ہو۔ اب تمہیں ایگلز کے لوگوں سے ٹکرانا پڑے گا۔ اس بے چاری کو کیا معلوم تھا کہ میری تو جنگ ہی ایگلز سے ہے۔

"ہو سکتا ہے یہ بہت مشکل کام ہو" میں نے کہا "لیکن مجھے پورا یقین ہے کہ میں اسے بخوبی تکمیل تک پہنچا دوں گا۔"

"اتنا یقین" فلورا نے مجھے حیرت سے دیکھا "آخر تمہیں اتنا یقین کیوں ہے؟"

"اس لئے کہ تم میری لک ہو اور میرے ساتھ ہو۔ اور جب تم میرے ساتھ ہو تو مجھے کوئی غم نہیں۔ دنیا کی کوئی مشکل میرے راستے میں حائل نہیں ہو سکتی۔"

"تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے" فلورا جھینپ گئی "زبردستی مجھے اپنی لک بنا بیٹھے ہو۔"

"تم زبردستی میرے گلے پڑ گئیں" میں نے کہا "اور خواہ مخواہ میری لک بن بیٹھیں۔"

"اب مجھ پر الزام بھی لگاؤ گے" فلورا نے آنکھیں نکالیں۔ "خود ہی زبردستی کر کے مجھے یہاں لے آئے اور اب کہہ رہے ہو میں تمہارے گلے پڑ گئی ہوں۔ اگر یہی بات ہے تو میں یہاں سے چلی جاتی ہوں۔"

"ارے یہ کیا غضب کر رہی ہو" میں نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکتے ہوئے کہا "میرا مقصد یہ تھا کہ تم خود ہی مجھ سے ملی تھیں اور پھر میری مجبوری بن کر رہ گئیں۔"

"تو اس میں میرا کیا قصور ہے؟" فلورا غرائی "اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم اس طرح میرے پیچھے پڑ جاؤ گے تو کبھی تم سے نہ ملتی۔"

"تم تو واقعی ناراض ہو گئیں" میں نے ہنس کر کہا "میں تو مذاق کر رہا تھا۔ کیا مجھے اتنا بھی حق نہیں ہے؟"

فلورا رک گئی۔ اسے تو رکنے کے لئے بہانہ درکار تھا۔ اب تو اس کا اصل مقصد مجھ پر نظر رکھنا تھا۔ یہ بھی تو ایک امتحان تھا کہ میں صنفِ نازک سے کس حد تک متاثر ہوتا ہوں۔ اسے اپنے منصوبوں میں شریک کرتا ہوں یا نہیں۔

"تمہیں مذاق کرنے کے علاوہ اور بھی بہت سے حقوق حاصل ہیں لیکن ایسا مذاق مت کیا کرو جس سے دوسرے فریق کی عزتِ نفس مجروح ہوتی ہو۔"

"احساس دلانے کا شکریہ" میں نے اپنے لہجے میں خلوص پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا "اور تمہارے

احساسات کو جو ٹھیس پہنچی ہے اس کے ازالے کے لئے آج شام ہم تفریح کریں گے۔"

"تم میرے ساتھ موجود ہو تو مجھے کسی تفریح کی ضرورت نہیں ہے" فلورا نے بڑی لگاوٹ سے کہا "لیکن معلوم نہیں کیوں تم مجھ سے کچھ کھنچے کھنچے سے رہتے ہو۔"

"تمہارا خیال غلط ہے۔ مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ اگر میں نے ایک خاص حد سے تجاوز کرنے کی کوشش کی تو میری قسمت مجھ سے روٹھ جائے گی۔"

"ایک تو ابھی تک یہ سمجھ میں نہیں آیا کہ تم مذاق کر رہے ہو یا یہ سب کچھ حقیقت ہے؟" فلورا نے بڑی بے چارگی سے کہا۔

"اس بات کی کوئی اہمیت نہیں ہے کہ تمہیں یقین آتا ہے یا نہیں آتا۔ اہمیت تو اس بات کی ہے کہ میں کیا سمجھتا ہوں۔ جب سے تم مجھے ملی ہو' جس کام کو ہاتھ لگاتا ہوں' ہو جاتا ہے۔"

"اگر تم جیمس چارلی کو رقم پہنچانے میں کامیاب ہو گئے تو میں یقین کر لوں گی کہ تم ناممکن کام بھی کر سکتے ہو۔"

"یہ پھر بھی نہیں مانو گی کہ تم میری لک ہو؟" میں نے ہنس کر کہا۔

"میرا مطلب یہی تھا" فلورا نے کسی قدر جھینپ کر کہا "جیمس چارلی تک پہنچنا اتنا ہی مشکل کام ہے کہ اس کے عوض کوئی بات بھی مانی جا سکتی ہے۔"

اسی روز شام کو ایک شخص جیمس کی تصویر مجھے دے گیا۔ وہ ایک بلیک اینڈ وائٹ تصویر تھی۔ تصویر میں فاکس ٹریٹ بھی اس کے ساتھ تھا اور جیمس اس کے سامنے بونا نظر آ رہا تھا فاکس ٹریٹ کا قد چھ فٹ سے بھی نکلتا ہوا تھا جب کہ جیمس ـــ اس کے بارے میں تصویر کی پشت پر مختصر معلومات بھی تحریر تھیں جن کے مطابق جیمس کا قد صرف پانچ فٹ چار انچ تھا۔

"مجھے حیرت ہے" تصویر دیکھ کر میں نے فلورا سے کہا "یہ بونا تم لوگوں کے لئے اتنا بڑا مسئلہ کیسے بنا ہوا ہے؟"

"بات آمنے سامنے مقابلے کی تھوڑی ہے" فلورا نے کہا "وہ خود کچھ بھی سہی' اس کے آدمی بہت مستعد ہیں۔"

اس کے بعد فاکس ٹریٹ کا فون بھی آیا۔ وہ ٹوہ لینے کی کوشش کر رہا تھا کہ میرا پروگرام کیا ہے مگر ظاہر ہے میں اسے کچھ بھی نہیں بتا سکتا تھا۔

اگلے روز شام تک میں ہوٹل سے باہر نہیں نکلا۔ فلورا حیران تھی کہ میں ہاتھ پر ہاتھ رکھے کیوں بیٹھا ہوں اور میں یہ کہہ کر اسے ٹالتا رہا کہ میں کوئی اسکیم بنانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ پھر رات آٹھ بجے کے قریب میں فلورا سے یہ کہہ کر ہوٹل سے نکل آیا کہ میں اپنے دوستوں سے ملنے جا رہا ہوں۔

✪✪✪✲✪✪✪

بیکن اسٹریٹ نیم کاروباری علاقہ ہونے کی وجہ سے آٹھ بجے کے بعد سنسان ہونا شروع ہو جاتی تھی۔ دس بجے رات تک وہاں الو بولنے لگتے تھے اور رونقیں صرف اسی نکڑ تک محدود ہو جاتی تھیں جہاں جیمس کا بار تھا۔ بار کے عین مقابل علاقے کا پولیس اسٹیشن تھا۔ یہی وجہ تھی کہ جیمس کے بار کو محفوظ ترین جگہ تصور کیا جاتا تھا۔

رات دس بجے کے قریب بیکن اسٹریٹ پر ایک تیز رفتار فوجی جیپ نمودار ہوئی جس کا رخ بار کی طرف تھا لیکن بار کے سامنے رکنے کے بجائے جیپ پولیس اسٹیشن کے احاطے میں داخل ہو گئی۔ جیپ میں عقبی سیٹوں پر چار مسلح فوجی الرٹ بیٹھے تھے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہوا فرد بھی فوجی تھا اور اس کے برابر میں ایک کیپٹن بیٹھا تھا۔ کیپٹن کی وردی میں' میں خود تھا اور ڈرائیونگ پر تہذیب تھی جسے دیکھ کر کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ کوئی عورت ہو سکتی ہے۔ جب کہ چاروں فوجی علی گروپ کے چاروں ارکان تھے جو تہذیب کے ساتھ شی گورا ئے آئے تھے۔

پولیس اسٹیشن میں ایک فوجی جیپ کی آمد کے باعث کھلبلی مچ گئی تھی۔ جیپ رکنے پر میں اترا اور فوجی انداز میں چلتا ہوا پولیس اسٹیشن میں داخل ہو گیا۔ فوجی جیپ' یونیفارم اور نشانات وغیرہ کا انتظام بڈ نے کیا تھا۔ اگرچہ اس کام پر ایک خطیر رقم خرچ ہوئی تھی تاہم کوئی اور شخص یہ کام اتنے قلیل وقت میں اور وہ بھی ایک اجنبی ملک میں کر ہی نہیں سکتا تھا۔

میں سب کو نظر انداز کرتا ہوا سیدھا انچارج کے کمرے میں داخل ہو گیا۔ میں نے اپنا حلیہ اس حد تک ہی تبدیل کیا تھا کہ کوئی مجھے آسانی سے شناخت نہ کر سکے۔

کمرے میں انچارج کے علاوہ چند افراد اور بھی موجود تھے۔ وہ سب ایک فوجی کیپٹن کو یوں کمرے میں آتے دیکھ کر بوکھلا گئے تھے انچارج تو سیٹ چھوڑ کر کھڑا ہی ہو گیا تھا۔

"میں آپ سے تنہائی میں بات کرنا چاہتا ہوں" میں نے انچارج سے کہا اور اس نے بقیہ افراد کو باہر چلے جانے کا اشارہ کیا اور وہ سب فوراً ہی باہر نکل گئے۔

"میرا تعلق ملٹری انٹیلی جنس سے ہے" کمرا خالی ہونے کے بعد میں نے انچارج سے کہا "ایک گھنٹا قبل ہائی کمان نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مجھے حکم دیا ہے کہ جیمس چارلی کو گرفتار کرلیا جائے۔ اس پر ملک دشمن سرگرمیوں میں ملوث ہونے کا شبہ کیا جارہا ہے۔"

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں جناب!" انچارج نے بوکھلا کر کہا۔ "مسٹر جیمس ملک دشمن نہیں ہوسکتے۔"

"ہم لوگ تجزیے نہیں کرتے صرف حکم پر عمل کرتے ہیں۔" میں نے خشک لہجے میں کہا "ویسے بھی ہمیں سب کچھ معلوم ہوتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ تم کیوں اس کی تعریف کررہے ہو۔"

انچارج اور زیادہ بوکھلا گیا "یہ بات نہیں ہے جناب! ــــ اس نے کہنا چاہا مگر میں نے اس کی بات کاٹ دی۔

"ہم غیر متعلق باتوں سے غرض نہیں رکھتے۔ یہ حکم نامہ دیکھ لو" میں نے جیب سے ایک جعلی حکم نامہ نکال کر اس کے سامنے رکھ دیا جس کے مطابق مجھے حکم دیا گیا تھا کہ پولیس کی مدد سے بار پر چھاپا مار کر جیمس کو گرفتار کراوں۔

"میں ہر طرح تعاون کرنے کو تیار ہوں جناب" انچارج نے کہا۔ حکم نامہ دیکھنے کے بعد اس میں سرتابی کی مجال نہیں رہی تھی۔

"یہ مشن ٹاپ سیکرٹ ہے" میں نے انچارج کو گھورتے ہوئے کہا "تمہیں بھی مجبوراً اعتماد میں لیا گیا ہے مگر تم کسی سے اس کا تذکرہ نہیں کروگے۔"

"سوال ہی پیدا نہیں ہوتا جناب! میں وطن سے غداری کا تصور بھی نہیں کرسکتا۔ آپ بتائیں کہ ہمیں کیا کرنا ہے۔"

"پندرہ منٹ کے اندر اندر سامنے والے بار کو گھیرے میں ہونا چاہئے۔ اپنے جوانوں کو حکم دو کہ جیمس گھیرا توڑ کر فرار ہونے نہ پائے۔ میرے ساتھ صرف چار فوجی ہیں۔ ان کے معاملات ہم خود سنبھال لیں گے۔"

پھر پندرہ منٹ کے بعد پوری تیاریوں کے ساتھ چارلی کے بار کو چاروں طرف سے گھیر لیا گیا۔ فوجی جیپ بار کے دروازے کے سامنے جا کر رک گئی۔

تہذیب ڈرائیونگ سیٹ پر ہی بیٹھی رہی تھی اور سب لوگ جیپ سے اتر گئے تھے۔ میں سب سے آگے تھا اور میرے ساتھ انچارج تھا۔ چاروں "فوجی" ہمارے عقب میں تھے اور جانتے تھے کہ انہیں کیا کرنا ہے۔

ہم سب دھڑ دھڑاتے ہوئے بار میں داخل ہوئے تو وہاں ایک لمحے کے لئے کھلبلی مچی پھر میری گرج دار آواز سب پر حاوی آگئی "خاموش.... کسی کی آواز نہ نکلے۔"

تمام لوگ اپنی اپنی جگہ ساکت ہوگئے۔ انچارج کو تو صرف عملے کے لوگ پہچانتے تھے مگر وردی پوش کسی تعارف کا محتاج نہیں ہوتا اور پھر فوجی وردی .... بار میں ایسا سناٹا چھا گیا کہ سوئی گرنے تک کی آواز سنی جاسکتی تھی۔

"جیمس کے کمرے تک میری راہ نمائی کرو" میں نے انچارج سے سرگوشی میں کہا اور وہ اثبات میں سر ہلا کر ایک طرف چل پڑا۔ کاؤنٹر کے برابر سے ایک زینہ اوپر جارہا تھا۔

دو آدمی نیچے رک گئے تھے اور دو فوجی ہمارے عقب میں آرہے تھے۔ میں نے محض احتیاطاً دو فوجی نیچے چھوڑے تھے ورنہ پورے بار کے لئے ایک ہی کافی تھا۔

زینے طے کرکے ہم اوپر پہنچے۔ اوپری راہداریوں میں جا بجا مسلح افراد نظر آرہے تھے۔ تھانہ انچارج کو دیکھ کر ویسے ہی ان کی گنوں کے رخ تبدیل ہوگئے تھے۔ اس پر مستزاد وہ فوجی تھے جو انچارج کے ساتھ تھے۔ ان سب کے چہروں پر دہشت کے آثار نظر آنے لگے تھے۔

"آ ــــ آپ لوگ کہاں جارہے ہیں؟" ان میں سے ایک شخص نے کہا جو صورت سے ہی چھٹا ہوا بدمعاش لگتا تھا۔ اس کے ہاتھ میں خودکار رائفل بھی موجود تھی۔

"تم کون ہو؟" میں ایک جھٹکے کے ساتھ رک کر بولا "اور تم لوگوں کے ہاتھوں میں ہتھیار کیوں موجود ہیں؟ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ فوج کے سامنے ہتھیار ہاتھ میں رکھنے کا مطلب کیا ہے؟"

وہ خوف زدہ انداز میں پیچھے ہٹتا ہوا دیوار سے جا لگا۔ رائفل اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر گر پڑی تھی اور چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگی تھیں۔ ایک وہی نہیں، اس کے تمام ساتھیوں کے ہاتھوں سے ہتھیار چھوٹ کر گر پڑے تھے۔

"ان تمام بدمعاشوں کو ہنکا کر نیچے چھوڑ آؤ" میں نے عاطف سے کہا "اور تم میرے ساتھ آؤ" میں طلحہ سے بولا اور پھر ہم تھانہ انچارج کی معیت میں ایک کمرے کے سامنے پہنچ گئے جس پر سرخ رنگ کا بلب روشن تھا۔ میں اس کا مطلب اچھی طرح جانتا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ جیمس کسی بہت اہم کام میں مصروف ہے اور اسے ڈسٹرب نہ کیا جائے۔

میں نے طلحہ کو اشارہ کیا اور اس نے دروازے کا ہینڈل گھمایا۔ دروازہ مقفل نہیں تھا۔ طلحہ تیزی سے کمرے میں گھستا چلا گیا۔ اپنے انداز سے وہ خالص فوجی لگ رہا تھا۔ میں اور انچارج اس کے پیچھے کمرے میں داخل ہوگئے تھے۔

جیمس واقعی بہت اہم کام میں مصروف تھا۔ وہ ٹرانس میٹر پر محو گفتگو تھا۔ طلحہ کے اس طرح اندر گھسنے پر وہ اچھل پڑا لیکن انچارج اور پھر فوجیوں کو دیکھ کر اس کے ہوش رخصت ہوگئے۔

"یہ .... یہ کیا حرکت ہے" اس کے منہ سے بدقت تمام نکلا۔ اس کی بدحواسی کا یہ عالم تھا کہ الفاظ بھی اس کے منہ سے ٹھیک سے ادا نہیں ہوئے تھے۔

"تم پر ملک دشمن سرگرمیوں میں ملوث ہونے کا شبہ کیا جارہا ہے" میں نے سرد لہجے میں کہا "اور تم ہمیں جس حالت میں ملے ہو اس سے اس شبے کو تقویت ملتی ہے۔ ٹرانس میٹر پر کس سے بات کررہے تھے ــــ گوٹے ہل کے کسی ایجنٹ سے؟"

"یہ ــــ یہ الزام ہے" جیمس نے ہانپتے ہوئے کہا "گوٹے ہل والوں سے میرا کیا واسطہ؟"

"تو پھر تم کس سے بات کررہے تھے؟" میں نے چبھتے ہوئے لہجے میں کہا۔ طلحہ کے اندر داخل ہوتے ہی اس نے غالباً کوئی ایسا کوڈ ورڈ بول دیا تھا جس سے دوسری طرف والے کو خطرے کا پتا چل گیا تھا۔ پھر یہ کہ جیمس نے ٹرانس میٹر کا سوئچ بھی آف کردیا تھا۔ میرا سوال سن کر اس کے چہرے پر مردنی چھا گئی۔ اس نے کچھ کہنا چاہا مگر منمنا کر رہ گیا۔

"دیکھا تم نے" میں نے فاتحانہ انداز میں انچارج کو دیکھا۔ "فوج کی اطلاع کبھی غلط نہیں ہوتی۔"

انچارج نے تعریفی انداز میں میری بات کی تائید کی اور میں نے طلحہ کو کمرے کی تلاشی لینے کا حکم دیا۔ ٹرانسیٹر میں پہلے ہی اپنے قبضے میں لے چکا تھا۔

"یہاں تو کچھ بھی نہیں ملا سر" طلحہ نے مؤدب انداز میں کہا۔

"اس میز کی درازیں بھی چیک کرو۔" میں نے طلحہ سے کہا۔ "تم نے اسے کیوں نظرانداز کردیا۔"

جیمس کو کمرے کے ایک کونے میں دھکیل دیا گیا تھا اور طلحہ اب میز کی درازیں چیک کررہا تھا۔ کچھ دیر بعد اس نے بتایا کہ درازوں سے بھی کچھ برآمد نہیں ہوا۔

"تم ہٹو، درازیں خود ہی چیک کروں گا" میں نے کہا اور درازوں کی تلاشی کے دوران ایک لاکھ کی رقم بڑی صفائی سے اوپر والی دراز میں منتقل کردی۔

"ٹھیک ہے" میں نے کچھ دیر بعد کہا "اسے مجرم ثابت کرنے کے لئے یہ ایک ٹرانسیٹر ہی کافی ہے۔ بقیہ باتیں یہ خود اگلے گا۔"

میں نے دراز لاک کرکے اس کی چابی اپنی جیب میں ڈال لی تھی۔ اس کے بعد ہم کمرے سے باہر نکل آئے۔ جیمس کو طلحہ نے گن کی زد پر لے رکھا تھا۔

"ہم اسے گرفتار کرکے لے جارہے ہیں" میں نے انچارج سے کہا "تم نے ہمارے ساتھ جو تعاون کیا اس کی نوعیت قطعی غیر سرکاری تھی۔ اسے یاد رکھنا۔"

"میں سمجھتا ہوں جناب!" انچارج نے کہا "یہ بات مجھ تک ہی محدود رہے گی۔"

"اور یہ بھی سمجھ لو کہ ہمارے روانہ ہونے کے بعد کم از کم پانچ منٹ تک کوئی یہاں سے باہر نہ نکلنے پائے۔"

انچارج نے اثبات میں سر ہلایا اور میں اپنے ساتھیوں سمیت باہر نکل آیا۔ جیمس ہکا بکا تھا۔ اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آرہا تھا کہ یہ اچانک کیا ہوگیا ہے۔

ہم لوگ تیزی سے جیپ میں سوار ہوئے۔ جیمس کو عقبی سیٹ پر بٹھا دیا تھا۔ نہ صرف بٹھا دیا بلکہ اسے فوراً ہی کلوروفارم سنگھا کر بے ہوش بھی کردیا گیا تھا۔

ہمارے جیپ میں بیٹھتے ہی تہذیب نے جیپ اسٹارٹ کرکے طوفانی رفتار سے دوڑا دی تھی۔ ہماری منزل ایک گیراج تھا جو بیکن اسٹریٹ سے زیادہ فاصلے پر نہیں تھا اور جس علاقے میں تھا وہاں قطعی سناٹا تھا۔ اس گیراج میں بڈ ہمارا منتظر تھا۔

گیراج میں پہنچ کر ہم سب نے وردیوں سے چھٹکارا حاصل کیا اور میں نے اس ہلکے پھلکے میک اپ سے بھی نجات حاصل کرلی جو میں نے خاص طور پر اس مہم کے لئے کیا تھا۔ بڈ نے ہمارے ساتھ جیمس کو دیکھ کر سمجھ لیا تھا کہ ہم کامیاب ہوگئے ہیں، اس لئے اس نے کوئی سوال نہیں کیا۔

کپڑے بدلنے کے بعد میں نے بڈ کو اشارہ کیا۔ اس دوران میں بے ہوش جیمس کو گیراج سے باہر کھڑی ٹیکسی میں منتقل کیا جاچکا تھا۔ میرے اشارے پر بڈ باہر آیا اور ٹیکسی کی ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔ میں اس کے برابر ہی اگلی نشست پر بیٹھ گیا تھا۔ بے ہوش جیمس پچھلی سیٹ پر تھا۔

سوا گیارہ بجے رات کے لگ بھگ ٹیکسی کراؤن کلب کے کمپاؤنڈ میں داخل ہوئی۔ ٹیکسی رکنے کے بعد میں نے بڈ کو کرایہ ادا کیا اور اشارے سے کلب کے ایک ملازم کو اپنے قریب بلایا۔

"صاحب کو پچھلی سیٹ سے باہر نکالنے میں میری مدد کرو" میں نے ملازم سے کہا۔ وہ مجھے پہچان چکا تھا لہٰذا کوئی چوں چرا کیے بغیر اس نے میرا ہاتھ بٹایا اور ہم نے جیمس کو کھینچ کھانچ کر ٹیکسی سے باہر نکال لیا۔ بڈ ٹیکسی لے کر چلا گیا تھا۔

"اس کا کیا کرنا ہے صاحب؟" کلب کے ملازم نے مجھ سے پوچھا اور میں نے اسے ایک طرف چلنے کا اشارہ کرتے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوئے جیمس کو کندھے پر لاد لیا۔

فاکس ٹریٹ کے کمرے تک میں اسی طرح پہنچا تھا۔ اس تک غالباً یہ اطلاع پہنچ چکی تھی کہ بار پر فوج نے چھاپا مارا ہے لہٰذا وہ بھی پریشان تھا۔ اندرونی طور پر تو وہ سب ایک ہی تھے۔

"یہ لو' سنبھالو اس کو" میں نے جیمس کو قالین پر پٹک کر ہاتھ جھاڑتے ہوئے کہا۔

"یہ تم نے کیا کیا؟" فاکس ٹریٹ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ ایڈونا بھی حیران رہ گئی تھی۔

"تم مسٹر جیمس کو ہی اٹھا لائے۔" ایڈونا نے حیرت سے کہا۔ "باس نے تم سے یہ تو نہیں کہا تھا۔"

"میں نے سوچا ممکن ہے کسی مرحلے پر تمہیں اس کی ضرورت پیش آجائے۔" میں نے کہا اور فاکس ٹریٹ نے اپنا سر پیٹ لیا۔

"تو یہ تمہاری حرکت تھی... اس کے بار پر جو چھاپا پڑا ہے اس کی پشت پر تم تھے۔"

"ہاں" میں نے بے پروائی سے کہا "اگر میں نہ ہوتا تو یہ اس وقت یہاں کیوں ہوتا؟"

اس وقت جیمس کو ہوش آنا شروع ہو گیا "تم ایسے الٹے سیدھے کام کرتے ہو' اب اسے ہوش آگیا تو کیا کریں گے؟"

"اگر کہو تو اسے قتل کر دوں" میں نے احمقانہ انداز میں کہا "پھر یہ کبھی ہوش میں نہیں آسکے گا۔"

جیمس کی آنکھیں پوری طرح کھل گئی تھیں اور وہ اچھل کر پہلے بیٹھا اور پھر کھڑا ہو گیا۔ خود کو فاکس ٹریٹ کے آفس میں دیکھ کر اس کی حیرت کی انتہا نہیں رہی تھی۔

"تم ہار چکے ہو مسٹر جیمس! اب تمہیں باس سے سودا منظور کرنا ہی پڑے گا۔"

"میں نے کب کہا تھا کہ تم اسے اٹھا لاؤ۔" فاکس ٹریٹ نے جھنجلا کر کہا "شرط تو اسی صورت میں پوری ہوتی جب تم رقم اس تک پہنچا دیتے۔"

"رقم اب پہنچا دیتے ہیں" میں نے کہا "مسٹر جیمس تو یہاں موجود ہیں ہی۔"

"اس طرح شرط پوری نہیں ہوگی" جیمس نے کہا۔ بات پوری طرح اس کی سمجھ میں آگئی تھی "تم ہار چکے ہو فاکس ٹریٹ! اب آئندہ کوئی کوشش بھی مت کرنا۔"

"دیکھا تم نے" فاکس ٹریٹ نے مجھ پر آنکھیں نکالیں "محض تمہاری حماقت کی وجہ سے مجھے یہ نقصان اٹھانا پڑا۔ کاش اسے اٹھا لانے کے بجائے تم نے رقم اسے پہنچا دی ہوتی۔"

"اوہ! بس اتنی سی بات ہے۔ تب تو یہ سودا پکا سمجھیں... رقم مسٹر جیمس کی میز کی دراز میں موجود ہے اور دراز کی چابی یہ رہی" میں نے جیب سے چابی نکال کر دکھائی "میری بات پر یقین نہ ہو تو خود چیک کر لینا۔"

"رقم تم نے دراز میں کب ڈالی تھی۔" جیمس نے چونک کر کہا "میں تو تمہیں یہ حرکت کرتے نہیں دیکھ سکا تھا۔"

"ایڈم ڈی فلوک کا ہر کام نرالا ہوتا ہے" میں نے فخریہ انداز میں کہا "بلکہ میرا اندازہ تو یہ ہے کہ تم دونوں کا آپس میں کوئی تعلق ضرور ہے... فاکس ٹریٹ نے تمہیں بتا دیا تھا کہ ایک آدمی تم تک پہنچنے کی کوشش کرے گا اور تم نے اس بات کا بندوبست کر لیا تھا کہ ایک چیونٹی بھی تم تک نہ پہنچ سکے لیکن دیکھ لو" میں نے ایک قہقہہ لگایا "نہ صرف رقم تمہاری دراز میں پہنچائی بلکہ تمہیں بھی اٹھا لایا۔"

"تم نہایت خطرناک آدمی ہو" فاکس ٹریٹ نے سنجیدگی سے کہا۔ "فوج جیسے ادارے کی آڑ لیتے ہوئے تمہیں خوف محسوس نہیں ہوا۔"

"اور مجھے حیرت ہے" جیمس بولا "تمہارے ساتھ تھانے کا انچارج بھی تھا۔ تم نے اسے بھی دھوکا دیا؟"

"ایسا ہی ہوتا ہے۔ تم نے جعلی پولیس کے ذریعے ایڈم ڈی فلوک کو دھوکا دیا تھا' یہ اس کا جواب ہے۔ ایڈم ڈی فلوک کسی سے کم تر نہیں ہے۔ وہ بے چارہ تو صرف ایک تھانے کا انچارج تھا۔ اگر وقت پڑے تو میں جنرل کو بھی دھوکا دے سکتا ہوں۔"

فاکس ٹریٹ مجھے گھورنے لگا "تمہارے ساتھ جو فوجی تھے وہ کون تھے اور جیپ تم نے کہاں سے حاصل کی تھی؟" اس نے مجھ سے پوچھا۔

"تمہیں چاہئے" میں نے بائیں آنکھ دبا کر شرارت آمیز لہجے میں کہا "جتنی تعداد میں جو چیز درکار ہو آرڈر دے دو مگر زیادہ بڑے آرڈر کی تعمیل میں وقت صرف ہوگا۔"

"تو وہ فوجی کرائے کے آدمی تھے" فاکس ٹریٹ نے نتیجہ اخذ کرتے ہوئے کہا "لیکن اگر انہوں نے مخبری کر دی تو...؟"

"تم ایڈم ڈی فلوک کو اتنا بے وقوف کیوں سمجھتے ہو... انہیں کبھی معلوم ہی نہیں ہو سکے گا کہ انہوں نے کس کے لئے کام کیا تھا۔ مخبری کرتے ہیں تو کرتے رہیں۔"

"ہوں" فاکس ٹریٹ نے متفکرانہ انداز میں سر ہلایا "تم ہماری توقعات سے بہت بڑھ کر ثابت ہوئے ہو......" وہ کچھ اور بھی کہتا مگر ٹیلی فون کی گھنٹی نے اسے بات پوری کرنے کا

موقع نہیں دیا۔ اس نے ریسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا اور دوسری طرف سے آنے والی آواز سن کر کچھ مؤدب سا نظر آنے لگا۔

"میں آپ کو فون کرنے ہی والا تھا مادام! تشویش کی کوئی بات نہیں ہے۔ اس کا سراغ مل گیا ہے۔ وہ ہمارے ایڈم ڈی فلوک کا کارنامہ تھا" پھر وہ سارے واقعے کی تفصیل بتانے لگا۔ اس کے بعد دوسری طرف سے کہی جانے والی بات سن کر اس نے "بہت بہتر" کہا اور فون بند کر دیا۔

"مادام کلارا نے تمہاری کارکردگی کو تسلی بخش قرار دیتے ہوئے تمہارا انتخاب کر لیا ہے" فاکس ٹریٹ نے کہا۔

"کون مادام کلارا؟" میں نے حیرت سے کہا حالانکہ میں ہر بات سے پہلے ہی واقف تھا۔

"وہ مادام کلارا جن کا میں ایک ادنیٰ سا کارندہ ہوں۔" فاکس ٹریٹ نے کہا "انہی کی ہدایت پر تمہارا امتحان لیا گیا اور تمہیں کامیاب قرار دے دیا گیا ہے۔ تھوڑی دیر بعد ان کی وین آکر تمہیں لے جائے گی۔"

میں تفہیمی انداز میں سر ہلا کر رہ گیا۔ مادام کلارا سے سامنا ہونے کا وقت قریب آگیا تھا۔ مجھے خوشی تھی کہ میں نے جو محنت کی تھی وہ رائگاں نہیں گئی تھی مگر اب مجھے خود کو اس ملاقات کے لئے تیار کرنا تھا۔ مجھے نہیں معلوم تھا کہ مادام کلارا کس انداز میں میری پذیرائی کرے گی لیکن یہ بات طے تھی کہ اس سے ملاقات کا مرحلہ میرے لئے آسان ثابت نہیں ہوگا۔

پندرہ منٹ بعد اطلاع ملی کہ وین آگئی ہے۔ میں فاکس ٹریٹ سے رخصت ہو کر اس بڑی وین کے پچھلے حصے میں جا بیٹھا جو خاص طور پر مجھے ہی لینے کے لئے وہاں آئی تھی۔ یہ ایک خاص قسم کی وین تھی جس کا دروازہ بند ہونے کے بعد باہر دیکھنا ممکن نہیں تھا۔ پچھلا حصہ ہر طرف سے بند تھا۔ یہ وین شاید خاص طور پر اس لئے بھیجی گئی ہوگی کہ میں اپنی منزل کے بارے میں کچھ اندازہ بھی نہ کر سکوں۔

وین کا سفر دس منٹ سے زیادہ طویل نہیں تھا۔ دس منٹ بعد وین رک گئی اور پچھلا دروازہ خود بخود کھل گیا۔ "وین سے اتر جایئے مسٹر فلوک۔" عقبی حصے میں نصب اسپیکر پر آواز سنائی دی اور میں وین سے اتر آیا۔ وین کے پچھلے حصے میں جلتے ہوئے بلب کی مدھم سی روشنی میں مختصر سی جگہ روشن تھی اس لئے میں اندازہ نہ کر سکا کہ میں کس جگہ اترا ہوں۔ پھر وین کا دروازہ بند ہوا اور وین آگے روانہ ہو گئی۔ مجھے اس کی دور ہوتی ہوئی عقبی سرخ روشنیوں کے سوا کچھ نظر نہیں آیا تھا پھر اچانک ہی وہ سرخ روشنیاں بھی نظروں سے اوجھل ہو گئیں۔ میرے چاروں طرف گھپ اندھیرا تھا۔

میں نے دو چار بار پلکیں جھپکائیں' آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے کے باوجود مجھے کچھ نظر نہیں آیا تھا۔ اندھیرا اتنا گہرا تھا کہ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دے رہا تھا۔ یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے میری بینائی زائل ہو گئی ہو۔ میرے پیروں کے نیچے چکنا فرش تھا جس سے یہ اندازہ ہوتا تھا کہ میں جہاں بھی ہوں وہ جگہ انسانی ہاتھوں کی تعمیر کردہ ہے اور کھلے آسمان کے نیچے نہیں ہوں ورنہ کم از کم آسمان تو دکھائی ہی دیتا۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا تھا کہ یہ وین کہاں سے آئی تھی اور کہاں چلی گئی تھی؟ اچانک روشنی کی ایک مہین لکیر نے تاریکی کا سینہ شق کر دیا۔ روشنی کی وہ لکیر آسمان سے نازل ہوتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ میں نے اس روشنی کا مخرج تلاش کرنے کی کوشش کی مگر کچھ اندازہ نہیں ہو سکا کہ وہ روشنی کہاں سے آرہی ہے۔ روشنی کی وہ کرن کسی چمکدار چیز پر پڑی تھی جس سے روشنی منعکس ہوئی تھی اور مجھے اپنی آنکھیں خیرہ ہوتی ہوئی محسوس ہوئیں۔ میری سمجھ میں کچھ نہیں آرہا تھا کہ یہ کس قسم کا پراسرار معاملہ ہے۔

پھر رفتہ رفتہ روشنی کی کرن کا حجم بڑھنے لگا اور مجھے اندازہ ہو گیا کہ جس چیز سے روشنی منعکس ہو رہی تھی وہ کوئی چمکدار کپڑا تھا۔ سفید چمکدار کپڑا جو روشنی کو منعکس کر رہا تھا۔ روشنی کا حجم بتدریج بڑھ رہا تھا۔ کپڑے کے علاوہ کچھ اور بھی تھا جو واضح طور پر نظر نہیں آرہا تھا۔ بالکل ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ جیسے اسکرین پر کوئی ایسا منظر دکھایا جا رہا ہو جو آؤٹ آف فوکس ہو لیکن روشنی کا حجم بڑھنے کے ساتھ ساتھ منظر واضح ہوتا جا رہا تھا۔ اب میری سمجھ میں آنے لگا تھا کہ روشنی کسی ایسے شخص پر پڑ رہی ہے جس نے سفید رنگ کا لبادہ پہن رکھا ہے۔ میری طرف اس کی پیٹھ تھی اس لئے میں اس کا چہرہ نہیں دیکھ رہا تھا۔ اس نے اپنے دونوں ہاتھ فضا میں یوں بلند کر رکھے تھے جیسے پرواز کر جانا چاہتا ہو۔

پھر اچانک وہ شخص میری طرف پلٹا۔ اب اس کا رخ میری طرف تھا۔ میں اسے پہچان کر بوکھلاہٹ میں ایک قدم پیچھے ہٹ گیا۔ وہ لی کوان تھا۔ وہی لی کوان جس نے جزیرۂ مرگ پر مجھے تربیت دی تھی۔

○☆○

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میری آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ لی کوان کی آنکھیں بند تھیں' یوں جیسے وہ کسی قسم کی عبادت میں مصروف ہو۔ اس کے گرد دودھیا رنگ کی روشنی اس دھارے کا نتیجہ تھی جو لی کوان پر پڑ رہا تھا۔ روشنی کے اس انعکاس کا ہی نتیجہ یہ بھی تھا کہ میری آنکھیں چندھیانے سی لگی تھیں اور میں ابھی تک اندھیرے میں دیکھنے کے قابل نہیں ہو سکا تھا۔ لی کوان کو دیکھنے کے بعد میرے ذہن سے یہ حیرت بھی نکل گئی تھی کہ مجھے یہاں لانے والی وین کہاں غائب ہو گئی تھی۔ وہ ایک بڑی وین تھی' کوئی چھوٹی موٹی گاڑی نہیں تھی اور اس کے سیدھا جا کر نظروں سے اوجھل ہو جانے کا مطلب یہ تھا کہ سامنے کوئی راستہ ضرور ہے۔ سوال یہ تھا کہ جب راستہ ہے تو اس قدر اندھیرا کیوں____ مگر میں یہ سب کچھ سوچنے کے قابل ہی کہاں رہا تھا۔

میں نے سنبھل کر اپنے حواس یکجا کرنے کی کوشش کی۔ میں اپنے گھر میں نہیں' دشمن کے نرغے میں تھا اور مجھے ہر قدم پر محتاط رہنا تھا۔ اگرچہ وہ لوگ میری حقیقت سے لاعلم تھے مگر میں بھی تو اس بات سے ناواقف تھا کہ مادام کلارا نے مجھے یہاں کس مقصد کے تحت بلایا ہے۔ اس امکان کو رد نہیں کیا جا سکتا تھا کہ اسے مجھ پر کسی قسم کا شبہ ہو اور وہ مجھے کوئی کام سونپنے سے قبل ہر طرح سے اپنا اطمینان کرنا چاہ رہی ہو۔ ورنہ لی کوان کو میرے سامنے لانے کی کیا ضرورت تھی۔

ابھی میں پوری طرح سنبھلنے بھی نہ پایا تھا کہ اچانک میرے سامنے بائیں جانب ویسی ہی روشنی کی کرن نمودار ہوئی جیسی اس سے قبل دائیں جانب نمودار ہو چکی تھی اور جس کے نتیجے میں لی کوان میرے سامنے تھا۔ میں کبھی لی کوان کی طرف دیکھتا تھا اور کبھی اس نئی نمودار ہونے والی روشنی کی کرن کو جو یوں محسوس ہوتا تھا جیسے بتدریج زمین کی طرف اتر رہی ہو۔ پہلے نمودار ہونے والی کرن کی طرح روشنی کی اس کرن کا حجم بھی بتدریج بڑھ رہا تھا اور آخر کار وہ ایک انسانی ہیولے پر منتج ہوئی۔ ہیولے کے خدوخال دھندلائے ہوئے سے لگ رہے تھے مگر رفتہ رفتہ سب کچھ صاف نظر آنے لگا۔ وہ ایک جوان شخص تھا۔ قد چھ فٹ سے زیادہ اور جسم گویا کسی سانچے میں ڈھلا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر ایک انڈرویئر کے سوا کچھ نہیں تھا۔ میں تو اس کا جسم دیکھ کر ہی دنگ رہ گیا تھا۔ کسی باڈی بلڈر کا جسم بھی اتنا خوب صورت نہیں ہو سکتا تھا۔ سب سے بڑی بات یہ تھی کہ اس کے بازو کی ابھری ہوئی مچھلیوں میں بجلی سی تڑپتی محسوس ہو رہی تھی۔ لی کوان اور اس شخص کے درمیان تیس فٹ کا فاصلہ تو ضرور تھا اور میں بھی ان سے اتنے ہی فاصلے پر تھا۔

چند لمحے بڑی خاموشی سے گزر گئے پھر ہال میں مادام کلارا کی مترنم آواز گونجی "خوش آمدید مسٹر ایڈم ڈی فلوک!"

"یہ سب کچھ کیا ہے؟" میں نے بلند آواز سے کہا "کیا میں کسی بھوت گھر میں آپھنسا ہوں۔"

کلارا کی کھنک دار ہنسی سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ہال روشنیوں سے جگمگا اٹھا۔ میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ میرے چاروں طرف دیواریں تھیں۔ سامنے کے رخ پر جہاں وہ وین غائب ہوئی تھی' ایک اسٹیج بنا ہوا تھا' جس کے عقب میں ایک بڑا سا سفید پردہ تھا' بالکل کسی سینما اسکرین کے مانند..... اور اسٹیج کے دائیں کنارے پر لی کوان تھا اور بائیں کنارے پر وہ شخص جس سے میں ناواقف تھا۔ ان دونوں پر پڑنے والی روشنیاں غائب ہو چکی تھیں۔

"یہ بھوت گھر نہیں ہے مسٹر ایڈم!" کلارا کی آواز آئی "تم مادام کلارا کے مہمان ہو اور اس وقت میرے محل میں موجود ہو۔"

"مجھے تو یہ کوئی بڑا تابوت معلوم ہو رہا ہے۔ کیا تمہارے محل میں دروازے کا رواج نہیں ہے؟"

"کیوں نہیں ہے مسٹر ایڈم! لیکن یہاں کے دروازے مادام کلارا کی مرضی کے تابع ہیں___ تم خوش قسمت ہو کہ اتنی جلدی یہاں تک پہنچ گئے۔ یہ اعزاز آسانی سے نہیں ملتا۔"

"مجھے ایسے اعزاز سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے جس کی وجہ سے میں پاگل ہوتے ہوتے بچا ہوں۔"

"فاکس ٹریٹ کے ذریعے تمہارے بارے میں تفصیلات میرے علم میں آچکی ہیں۔ تمہارے اعصاب اتنے کمزور نہیں ہو سکتے۔"

"نہ میں خود کمزور ہوں اور نہ ہی میرے اعصاب کمزور ہیں مگر میں بھوتوں سے نہیں لڑ سکتا۔"

"تم دیکھ رہے ہو مسٹر ایڈم! کہ یہ دونوں تمہاری طرح جیتے جاگتے انسان ہیں۔"

"یہ تو اب دیکھ رہا ہوں نا لیکن کچھ دیر پہلے جو کچھ ہوا' معلوم نہیں میں کس طرح اس سے گزر گیا۔"

"مجھے بے وقوف بنانے کی کوشش مت کرو مسٹر ایڈم! شی گورائے میں میرا بہت بڑا گروہ ہے۔ اگر میں اتنی آسانی سے بے وقوف بن سکتی تو آج اتنے بڑے گروہ کی سربراہ نہ ہوتی۔"

"میں نہ تم سے واقف ہوں اور نہ تمہارے گروہ سے___ میں تو فاکس ٹریٹ کو جانتا ہوں جو از خود میرے پیچھے پڑ گیا تھا مجھے کیا معلوم تھا کہ اس کے پیچھے کون ہے۔"

"اس سے کیا فرق پڑتا ہے مسٹر ایڈم! فاکس ٹریٹ تو ایک ادنیٰ سا کارکن ہے۔ اس نے جو کچھ کیا میرے کہنے پر کیا۔"

"کیا ہو گا" میں نے بے زاری سے کہا "میں تو صرف یہ جاننا چاہتا ہوں کہ تم لوگ میرے پیچھے کیوں پڑ گئے ہو؟"

"تمہاری شخصیت میں ایسی کشش ہے جس سے ہم پیچھا نہیں چھڑا سکتے لیکن تمہارے سپرد کوئی ذمے داری کرنے سے قبل تمہاری صلاحیتوں کا امتحان بھی ضروری تھا____"

"اگر مجھے معلوم ہوتا کہ میرے ساتھ اس قسم کا سلوک ہونے والا ہے تو میں کبھی بھاگ گیا ہوتا" میں نے مادام کلارا کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ اس پر اپنی عدم دلچسپی کا شدت سے اظہار کرنا ناگزیر تھا تاکہ اگر اسے مجھ پر کوئی ممکنہ شبہ ہو بھی تو اسے اس کے ذہن سے زائل کیا جا سکے "ویسے بھی میں نے فاکس ٹریٹ کو بتا دیا تھا کہ میں آزاد رہنا زیادہ پسند کرتا ہوں۔"

"مجھے ہر بات کا علم ہے مسٹر ایڈم!" کلارا بولی "لیکن کسی بھی باصلاحیت آدمی کو نظرانداز کرنا ہماری روایت کے خلاف ہے۔"

"تمہارے آدمیوں کی صلاحیتوں کا امتحان ہو چکا" میں نے طنزیہ لہجے میں کہا "یا تمہارے خیال میں امتحان لینے کا حق صرف تم کو ہی حاصل ہے؟"

"بے شک تمہیں بھی یہ حق حاصل ہے کہ کوئی فیصلہ کرنے سے قبل پوری طرح اپنا اطمینان کر لو لیکن میرا مطمع نظر یہ ہے کہ دوسرے شخص کو دھوکے سے مار دینا اس کی صلاحیتوں کا امتحان نہیں ہے بلکہ اسے موقع ملنا چاہئے۔ جن لوگوں کے چنگل سے تم نکل گئے تھے انہیں یہ ہدایت کر دی گئی تھی کہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچنا چاہئے۔ اگر وہ درحقیقت تمہارے دشمن ہوتے تو تمہیں اتنی ڈھیل ہرگز نہ دیتے۔"

"جس گروہ کے سات افراد مل کر مجھ پر قابو نہ پا سکے ہوں' میں اس میں شمولیت کس طرح اختیار کر سکتا ہوں؟" میں نے سوال کیا اور لی کوان پر نظر ڈالی جس کی آنکھیں بدستور بند تھیں۔ اس نے اب تک ایک بار بھی آنکھیں نہیں کھولی تھیں۔ یہی حال اس دوسرے شخص کا بھی تھا جس نے اب تک ایک بار بھی پلکیں نہیں جھپکائی تھیں۔ وہ پتھر کا کوئی مجسمہ معلوم ہو رہا تھا۔

"ہمیں کیسے علم ہو سکتا تھا کہ تم کتنے باصلاحیت ہو؟" مادام کلارا نے کہا "ورنہ یہ بھی ممکن تھا کہ تمہارے مقابلے پر صرف ایک آدمی آتا اور تم اس کے ہاتھوں شکست کھا جاتے۔"

"تم ایڈم ڈی فلوک کو للکار رہی ہو کلارا!" میں نے اس کے نام میں سے مادام کا لفظ دانستہ اڑاتے ہوئے کہا "ایڈم ڈی فلوک نے شکست کھانا نہیں سیکھا۔ جیمس چارلی کی مثال تمہارے سامنے ہے۔ اس معاملے میں تو تمہارے پاس کوئی بہانہ بھی نہیں ہے۔ تم لوگوں نے ہر طرح کا اطمینان کرنے کے بعد ہی مجھے للکارا ہو گا لیکن اس کے باوجود میں کتنی آسانی سے جیمس کو لے اڑا۔"

"مجھے اعتراف ہے کہ تم نے ہماری توقع سے بڑھ کر مظاہرہ کیا___ اگر ہمیں یہ اعتراف نہ ہوتا تو تم اس وقت یہاں موجود نہ ہوتے لیکن ساتھ ہی تمہاری اس غلط فہمی کا ازالہ بھی کرنا ضروری ہے کہ تم ناقابل شکست ہو۔"

مادام کلارا کی بات سن کر میرا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔ میں سمجھ گیا تھا کہ میرے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔ مجھے ان دونوں میں سے کسی سے بھی مقابلے کی دعوت دی جا سکتی تھی اور کم از کم لی کوان کے بارے میں تو میں یقین سے کہہ سکتا تھا کہ میں اسے کسی طرح بھی شکست نہیں دے سکتا تھا۔ میں نے اس سے بہت کچھ سیکھا تھا اور جزیرۂ مرگ پر تربیت کے دوران میں نے اس کے جوہر بھی دیکھے تھے۔ دوسرے شخص کے بارے میں مجھے کچھ نہیں معلوم تھا مگر اس کے بارے میں بھی میں اندازہ تو لگا ہی سکتا تھا کہ وہ بھی آسانی سے شکست کھانے والا نہیں ہے۔

"میں سمجھا نہیں کلارا!" میں نے بڑے محتاط انداز میں کہا "تم کیا کہنا چاہتی ہو؟"

"تمہارے انداز سے ظاہر ہوتا ہے جیسے ہمارے گروہ کا ہر فرد تم سے کم تر ہے۔ تمہاری اس غلط فہمی کا ازالہ کرنے کے لئے اس وقت تمہارے سامنے دو افراد موجود ہیں۔ جس سے چاہو مقابلہ کر لو۔"

"یہ" میں نے مضحکانہ انداز میں کہا "یہ تو پتھروں کے مجسمے لگ رہے ہیں۔ مجھ سے مقابلہ کیا خاک کریں گے۔"

"ماسٹر! مسٹر ایڈم کے نزدیک جاؤ تاکہ ان کی غلط فہمی کا ازالہ ہو سکے" کلارا کی آواز آئی اور اس کے ساتھ ہی لی کوان کے جسم کو جنبش ہوئی۔ ایسا معلوم ہوا تھا جیسے کوئی بڑا سا پرندہ پر پھڑپھڑاتا ہوا زمین پر اتر آیا ہو۔ پر پھڑپھڑانے کا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تاثر اس کے ڈھیلے ڈھالے لباس کی وجہ سے پیدا ہوا تھا۔ لی کوان فضا میں تیرتا ہوا اسٹیج سے ہال کے فرش پر پہنچا تھا اور پھر بڑے باوقار انداز میں چلتا ہوا میرے نزدیک پہنچا اور مجھ سے چند قدم کے فاصلے پر رک کر اس نے سر کو خفیف سا کا خم دیا' پھر ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا۔ مجھے یقین تھا کہ اس نے مجھے بہت پہلے پہچان لیا ہو گا مگر اس نے اپنے کسی انداز سے ظاہر نہیں ہونے دیا کہ وہ مجھے پہچان چکا ہے۔ میرا میک اپ ہر اعتبار سے مکمل تھا۔ میری چال ڈھال وضع قطع اور لب و لہجے سے مجھے شناخت کرنا ممکن نہیں تھا لیکن وہ لی کوان تھا۔ شناخت کرنے کے لئے اسے آنکھوں سے کام لینے کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ پر اسرار لی کوان بڑا اور تہذیب کے ساتھ ہیلی کاپٹر میں آیا تھا اور پھر کوٹے بل کے ساحل پر اتر گیا تھا۔ اس کے بعد وہ وحشی گوریلے کس طرح پہنچا؟ اس کے بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا تھا۔

"میں نے فاکس ٹریٹ کو بتایا تھا کہ میں ہر طرح کا جرم بلا جھجک کر سکتا ہوں" میں نے پر اعتماد لہجے میں کہا "لیکن میں انسانی جان سے کھیلتے ہوئے جھجکتا ہوں۔"

"کیا کہنا چاہتے ہو؟" مادام کلارا کی متحیرانہ آواز سنائی دی۔

"تم نے ایک بڈے کو میرے مقابلے پر لا کر میری ایسی توہین کی ہے جس کے جواب میں' میں کچھ کر بھی نہیں سکتا۔ یہ تو میرا ایک ہاتھ بھی برداشت نہیں کر سکتا" میرے تبصرے پر لی کوان کے ہونٹوں پر خفیف سی مسکراہٹ ابھری مگر وہ کچھ بولا نہیں۔

"یہ تمہاری بھول ہے ایڈم! ماسٹر لی کوان کے جثے پر مت جاؤ۔۔۔"

"تم میرے ہاتھوں سے قتل کرانا چاہتی ہو کلارا۔۔۔ میں تمہارے جھانسے میں نہیں آؤں گا۔ میں اس بڈھے سے مقابلہ کرنے کے لئے ہرگز تیار نہیں۔"

"ٹائیگر! تم میدان میں آجاؤ" مادام کلارا نے کہا اور دوسرے شخص نے واقعی چیتے کی طرح زقند بھری۔ بڑی خوب صورت چھلانگ تھی جو اسٹیج سے ہال میں لگائی گئی تھی۔

"تم مجھ سے مقابلہ کرو گے؟" اس نے میرے مقابل پہنچ کر یوں کہا جیسی میری خیریت دریافت کر رہا ہو۔ لی کوان کے انداز سے لگتا تھا جیسے اسے کسی چیز سے کوئی غرض ہی نہ ہو۔

"اگر تمہیں ان دونوں پر بہت ناز ہے کلارا تو پھر تمہیں میری کیا ضرورت ہے" میں نے ٹائیگر کو جواب دینے کے بجائے کلارا کو مخاطب کیا۔

"فیلڈ میں کام کرنے کے لئے یہ دونوں ناموزوں ہیں اور پھر ہمیں تو زیادہ سے زیادہ لوگوں کی ضرورت ہے۔"

"ٹھیک ہے کلارا!" میں نے ایک طویل سانس لے کر کہا "میں تمہارے لئے کام کرنے پر رضامند ہوں۔"

"کیوں۔۔۔ ڈر گئے؟" کلارا نے ہنس کر کہا۔

"بھوت پریت کے علاوہ ایڈم ڈی فلوک کسی چیز سے نہیں ڈرتا اور ان دونوں میں سے بھوت پریت کوئی بھی نہیں ہے۔۔۔ ڈر تو تم رہی ہو کلارا جو کہیں چھپ کر بیٹھی ہوئی ہو۔ مجھ سے تمہیں کیا خوف ہے؟"

"یہ میرا طریقہ کار ہے۔ اس میں ڈر اور خوف کی کوئی بات نہیں ہے" مادام کلارا کی آواز آئی۔

"ڈر اور خوف کے تحت ہی تو تم نے خود کو چھپا رکھا ہے ورنہ میں نے بڑے اور طاقتور گروہ کے کسی سربراہ کو اس طرح چھپتے نہیں دیکھا۔"

"میں نہیں چاہتی کہ تم کسی غلط فہمی میں مبتلا رہو۔ ذرا انتظار کرو' میں آ رہی ہوں۔" کلارا نے کہا اور اس کے ان الفاظ کے ساتھ ہی ہال کی تمام روشنیاں بیک وقت گل ہو گئیں۔ ایک بار پھر پہلے کی طرح گھپ اندھیرا چھا گیا تھا۔ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دے رہا تھا۔ یہ اندھیرا چند منٹ برقرار رہا پھر اس کے بعد ہال دوبارہ روشن ہو گیا۔ لی کوان اور ٹائیگر دونوں اپنی اپنی جگہ موجود تھے لیکن ان کے عقب میں اسٹیج کا منظر تبدیل ہو چکا تھا۔ اسٹیج کے وسط میں ایک شاہانہ زرنگار کرسی پہ سرخ لبادے میں ملبوس ایک حسین و جمیل عورت بیٹھی تھی۔ کرسی کے دائیں بائیں دو حسین خادمائیں مودب کھڑی تھیں۔ زرنگار کرسی پر بیٹھی ہوئی عورت مادام کلارا کے سوا اور کوئی نہیں ہو سکتی تھی۔ اس کے حسن و جمال میں کوئی کلام نہیں تھا۔ سرخ رنگ کے لبادے میں وہ کسی کھلے ہوئے گلاب کی مانند شگفتہ اور تر و تازہ دکھائی دے رہی تھی۔ میں اسے خود فراموشی کے سے عالم میں ایک ٹک دیکھے جا رہا تھا۔ ہال میں بھینی بھینی سی خوشبو پھیلنے لگی تھی اور خفیہ اسپیکر دھیمی آواز میں کسی عربی گانے کی دھن نشر کرنے لگے تھے۔ ماحول کی پراسراریت میں اضافہ ہو گیا تھا۔ لی کوان اور ٹائیگر نے کلارا کی آمد محسوس کرتے ہوئے اس کی طرف رخ کر لیا تھا۔

"نگاہ نیچی کرو ایڈم!" کلارا نے کھنک دار آواز میں کہا "آج تک کسی کو مادام کلارا سے نگاہ ملانے کی جرأت نہیں ہوئی۔"

"یہ نگاہ جھکنے کے لئے نہیں اٹھی مادام! کاش تمہیں دیکھنے کے بعد نگاہ جھکانا میرے بس میں ہوتا۔"

"میرے ایک اشارے پر تمہارا سر تن سے جدا بھی کیا جا سکتا ہے ایڈم! تمہارے اندر اتنی تاب نہیں تھی تو تم نے مجھے روبرو آنے کے لئے کیوں اکسایا تھا؟"

"کاش مجھے معلوم ہوتا کہ میں کیا غضب کر رہا ہوں۔" میں نے ایک ٹھنڈی سانس لے کر کہا "اب تم سر تن سے جدا کرواؤ یا اپنے قدموں میں جگہ دو یہ میری قسمت ہے۔"

کلارا کھل کھلا کر ہنس پڑی "مجھے جیتنا چاہتے ہو تو ان دونوں میں سے کسی ایک کو شکست دے دو" اس نے مجھے کھلی ہوئی دعوت دی۔

"نہیں کلارا!" میں نے سر کو منفی جنبش دی "اب میں تمہارے کسی آدمی کے مقابل نہیں آ سکتا۔"

"کیوں؟" کلارا نے حیرت سے کہا "اب ایسی کون سی بات ہو گئی؟"

"اب کے بعد میری صلاحیتیں تمہارے لئے وقف ہیں۔ مقابلہ ہوا تو دونوں میں سے کسی ایک کو نقصان ضرور پہنچے گا اور اس کا ضرر تمہیں پہنچے گا۔ میں ایسا کوئی کام نہیں کر سکتا جس سے تمہیں ضرر پہنچے۔"

"تم ڈر گئے اور اس لئے بہانے تراش رہے ہو ورنہ میری پیش کش کبھی رد نہ کرتے۔"

"کاش میں ایک بے کار سا آدمی ہوتا جس کے ضائع ہونے کا تمہاری صحت پر کوئی اثر نہ پڑتا" میں نے ایک ٹھنڈی سانس لے کر کہا "یا پھر یہ دونوں بے مصرف ہوتے تب تم دیکھتیں کہ میں تن تنہا ان دونوں سے بھڑ جاتا۔۔۔ انجام کی پروا کئے بغیر۔۔۔"

"تمہاری جو خوبی مجھے سب سے زیادہ پسند آئی ہے وہ تمہاری بے خوفی ہے۔ تمہارے کسی انداز سے ظاہر نہیں ہوتا کہ تم خوف زدہ ہو۔"

کلارا کا مجھ پر تبصرہ تھا کہ میں خوف زدہ نہیں ہوتا مگر میں خوف زدہ تھا۔ خوف یہ تھا کہ کہیں رینڈل عرف موشے ہاورڈ بھی یہاں موجود نہ ہو اور کسی خفیہ کیمرے کے ذریعے یہ سب کچھ نہ دیکھ رہا ہو۔ مادام کلارا مجھ سے واقف نہیں تھی مگر رینڈل مجھے اچھی طرح جانتا تھا۔ اس نے مجھے لڑتے ہوئے بھی دیکھا تھا۔ اگرچہ میں بے حد محتاط تھا لیکن ایک مضبوط حریف سے مقابلہ کرنے کے دوران شاید میں اپنے انداز پر قابو نہ رکھ پاتا اور رینڈل مجھے پہچان لیتا اور اگر میں پہچان لیا جاتا تو نہ صرف اب تک کی گئی محنت اکارت جاتی بلکہ میرے لئے اپنی جان بچانا اور یہاں سے نکلنا بھی ایک مسئلہ بن جاتا۔

"خوف زدہ ہونے کا فائدہ بھی کیا ہے کلارا! آدمی صرف کوشش کر سکتا ہے۔ نتائج پر اس کا اختیار نہیں ہوتا۔ جو لوگ خوف زدہ ہوتے ہیں وہ پورے اعتماد سے کوشش نہیں کر سکتے اور جب کوشش ہی بھرپور نہیں ہو گی تو نتیجہ لازمی طور پر متاثر ہو گا۔ یہی میری کامیابیوں کا راز ہے اور میں اس اصول کو کبھی ہاتھ سے نہیں چھوڑتا۔"

"ہم نے تو سنا تھا کہ تم نے فلورا کو اپنی لک قرار دے دیا ہے" کلارا نے معنی خیز لہجے میں کہا۔

"اس کا ساتھ مجھے [illegible] اعتماد بخشتا ہے" میں نے بلا جھجک کہا "یہی وہ بات ہے جو میں کہہ رہا ہوں اور جسے دوسروں کو سمجھانا میرے لئے شاید مشکل ہو۔"

"میں تمہارا مطلب سمجھ رہی ہوں" کلارا نے اثبات میں سر ہلایا "اور تمہاری خواہش پر فلورا کو ہمیشہ کے لئے تمہارے حوالے بھی کیا جا سکتا ہے۔"

"بلاشبہ میری یہ خواہش ہے لیکن اس کے عوض مجھ سے جس قسم کی قربانیاں طلب کی جا رہی ہیں۔ وہ میرے بس کی بات نہیں ہے۔"

"کون تم سے قربانیاں طلب کر رہا ہے؟" مادام کلارا نے حیرت سے کہا "ہم تو دو طرفہ بھلائی کی بنیاد پر کام کرنے کے عادی ہیں۔"

"یہاں آدمی کے نظریات کچھ اور ہوتے ہیں اور عمل کچھ اور ہوتا ہے۔ تم لوگوں کا اصل مقصد یہ ہے کہ ایک کارآمد شخص تمہارا زر خرید غلام بن جائے۔ معاف کرنا میرے لئے یہ ممکن نہیں ہے۔"

"تم سے اس قسم کی فرمائش کس نے کی۔۔۔؟ تمہیں شاید معلوم نہیں ہے کہ ہمارا طریقہ کار روایتی نہیں ہے۔ جو شخص جتنا زیادہ کارآمد ہوتا ہے ہم اسے اتنی ہی زیادہ احتیاط سے استعمال کرتے ہیں۔"

"اسی لئے تم مجھے ان دونوں میں سے کسی ایک سے مقابلہ کرنے پر اکسا رہی تھیں؟" میں نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"میں بھی دیکھ رہی ہوں کہ یہ تمہارے ساتھ زیادتی ہو گی لیکن یقین کرو ان سے مقابلے کی صورت میں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا تھا۔ انہیں سخت ہدایت تھی کہ تمہیں کسی بھی قسم کا نقصان نہ پہنچنے پائے۔"

"معلوم نہیں کیوں دوسرے ہمیشہ ایڈم ڈی فلوک کو انڈر اسٹیمیٹ کرتے ہیں۔۔۔ تم کیا سمجھتی ہو' ان میں سے کوئی مجھے نقصان پہنچانے کا اہل ہے؟"

میرے پُر اعتماد انداز نے مادام کلارا کو دہلا دیا "یہ دونوں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میرے مایہ ناز کارکن ہیں" اس نے محتاط انداز میں کہا "ممکن ہے تمہیں کوئی نقصان پہنچ ہی جائے۔"

"میں بیک وقت دونوں سے مقابلہ کر سکتا ہوں مادام!" میں نے زہریلے لہجے میں کہا "لیکن یہاں نہیں..... ان سے کہو کسی کھلے مقام پر میرے مقابلے پر آئیں تو میں انہیں بتاؤں کہ ایڈم ڈی فلوک کیا ہے۔"

"تم بے جا خود اعتمادی کا شکار ہو مسٹر ایڈم! تاہم تمہاری اس خوش فہمی کا ازالہ کرنے کے لئے میرا لان حاضر ہے۔"

"کھلے مقام سے میری مراد غیر جانب دار علاقہ ہے..... حریف اگر زیادہ طاقت ور ہو تو میں اس سے نمٹنے کے لئے بہت سے غیر روایتی طریقے اختیار کرتا ہوں جو یہاں ممکن نہیں ہو سکتے۔"

"میں تو محض ایک دوستانہ مقابلہ کرانا چاہ رہی تھی.... تم نے اسے اپنی انا کا مسئلہ بنا لیا؟"

"مقابلہ تو مقابلہ ہوتا ہے کلارا! اس کے دوستانہ ہونے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ نہ ہی مقابلے کے دوران کسی رعایت کا تصور میرا ذہن قبول کر سکتا ہے۔"

مادام کلارا مترنم آواز میں ہنسی "تم جیتے' میں ہاری۔" اس نے کہا "تمہیں کوئی مقابلہ کرنے کی ضرورت نہیں... میں پہلے ہی تمہیں منتخب کر چکی ہوں۔"

"مجھ سے فاکس ٹریٹ نے بھی ڈسپلن کی بات کی تھی اور مجھے یقین ہے کہ تم بھی یہی بات کرو گی جب کہ یہ سب کچھ میں نہیں کر سکتا۔ میری طبیعت میں کچھ زیادہ ہی آزادی ہے۔"

"فاکس ٹریٹ احمق ہے۔ اسے نہیں معلوم کہ کس آدمی کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہئے۔ تم صرف ہمارے لئے کام کرنے کی ہامی بھرو۔ اس کے بعد اگر تمہیں کوئی تکلیف ہوئی تو میں اس کا ازالہ کرنے کے لئے موجود ہوں۔"

"میں پوری دیانت داری سے کام کرنے کا قائل ہوں۔ تمہارے لئے کام کرنے کی ہامی بھر لی تو پھر تمہارے لئے ہی کام کروں گا۔ نہ تو کسی اور کے لئے کام کروں گا اور نہ ہی اپنا کوئی کام کر سکوں گا۔ اس لئے کہ مجھے اتنا وقت ہی نہیں ملے گا۔ میری صلاحیتیں بھی تمہارے سامنے ہیں۔ کیا تم اندازہ کر سکتی ہو کہ اگر میں نے خود کو تمہارے لئے وقف کر دیا تو میرا کتنا نقصان ہوگا؟"

"تم صرف ہامی بھرو ایڈم!" مادام کلارا نے باوقار انداز میں کہا "اس کے بعد تمہارا ہر مسئلہ ہمارا مسئلہ ہوگا۔"

"ٹھیک ہے" میں نے اثبات میں سر ہلایا "لیکن شرط یہ ہوگی کہ جب بھی میرے لئے کوئی مسئلہ پیدا ہوگا میں تم سے علیحدہ ہونے کے لئے آزاد ہوں گا۔"

"اگر ایسا کوئی لاینحل مسئلہ پیدا ہوا تو" کلارا مسکرائی "لیکن تمہیں اس طرف سے بے فکر رہنا چاہئے۔ ہم ایسا کوئی مسئلہ پیدا نہیں ہونے دیں گے۔"

"تمہیں میری تمام شرائط منظور ہیں تو میرے پاس انکار کرنے کا کیا جواز ہو سکتا ہے" میں نے شانے اچکائے اور مادام کلارا خوشی سے کھل اٹھی۔

"بقیہ گفتگو ہم تنہائی میں کریں گے" اس نے کہا "تم ہال سے نکل کر راہداری میں الٹے ہاتھ کی طرف مڑ جاؤ اور راہداری کے اختتام پر جو دروازہ نظر آئے اسے کھول کر کمرے میں داخل ہو جاؤ....."

"لیکن اس ہال سے کس طرح نکلوں..... یہاں تو کوئی دروازہ ہی نظر نہیں آتا۔"

"اپنے دائیں جانب دیکھو' دروازہ تمہیں نظر آجائے گا" مادام کلارا نے کہا۔ میں نے اس کے کہنے پر دائیں جانب نگاہ اٹھائی اور یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ واقعی وہاں دروازہ موجود تھا لیکن میں نے کلارا پر اپنی حیرت ظاہر نہیں ہونے دی اور بے پروائی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ میں سمجھ گیا تھا کہ یہ عمارت جدید خطوط پر تعمیر کی گئی ہے اور اس میں قدم قدم پر اس قسم کے کمالات دیکھنے کو ملیں گے۔

دروازے سے نکل کر میں ایک کشادہ راہداری میں پہنچ گیا اور مادام کلارا کی ہدایت کے مطابق الٹے ہاتھ کی طرف چل پڑا۔ کچھ ہی دور جانے کے بعد راہداری بند ہو گئی تھی۔ راہداری کا اختتام ایک دروازے پر ہوا تھا۔ میں نے بلا جھجک دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ میں ایک عالی شان خواب گاہ میں تھا۔ سب سے زیادہ تعجب کی بات یہ تھی کہ کلارا بذات خود بیڈ پر نیم دراز تھی۔

"آؤ ایڈم!" مجھے دیکھ کر اس نے بیٹھتے ہوئے کہا اور نزدیکی صوفے کی طرف اشارہ کرکے بولی "بیٹھو۔"

"جن مراحل سے گزر کر میں یہاں تک پہنچا ہوں ان سے تمہارا مقصد مجھے مرعوب کرنا رہا ہو یا نہ رہا ہو مگر میں مرعوب ہوا ہوں" میں نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا "میں نے اندازہ کیا ہے کہ تمہارا گروہ بہت بڑا اور منظم ہے۔ فاکس ٹریٹ جیسے لوگ تمہارے ماتحت ہیں اور پھر ابھی ہال میں جس شخص کو میں نے دیکھا جسے تم نے ٹائیگر کہہ کر پکارا تھا اور پھر تمہارے حیرت انگیز میکانکی انتظامات..... ان سب کے سامنے میری کوئی حیثیت ہی نہیں ہے۔ پھر مجھے اتنی

اہمیت کیوں دی جا رہی ہے؟"

مادام کلارا مسکرائی "پہلے یہ بتاؤ' کیا پیو گے؟" اس نے بیڈ سے اتر کر پورٹیبل ریفریجریٹر کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ مجھے معلوم تھا کہ اس میں کیا ہوگا۔ اس لئے میں نے کچھ بھی پینے سے انکار کر دیا۔ کلارا نے بھی اصرار نہیں کیا اور اپنے لئے ایک پیگ بنا کر میرے نزدیک ہی آبیٹھی۔

"تمہاری الجھن سمجھ میں آتی ہے" اس نے ایک چسکی لیتے ہوئے کہا "لیکن اس وقت ہم جن الجھنوں میں گھرے ہوئے ہیں ان میں ڈوبتے کو تنکے کا سہارا بھی کافی ہوتا ہے۔ تم تو پھر بہت باصلاحیت ہو' ہمارے کام آسکتے ہو۔"

"اوہو!" میں نے حیرت کا اظہار کیا "تمہارے وسائل تو بہت زیادہ ہیں۔ جہاں تم ناکام ہو جاؤ' وہاں میں بھلا کیا کر سکتا ہوں؟"

"تم ہمارے بارے میں کچھ نہیں جانتے" مادام کلارا نے کہا "اور نہ ہی ہمارے وسائل سے پوری طرح واقف ہو لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے ستارے ہی گردش میں آگئے ہیں۔ ہر محاذ پر ہمیں شکست کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔"

"کاش میں تمہارے کسی کام آسکوں" میں نے ایک ٹھنڈی سانس لے کر کہا مگر وہ اپنے خیالوں میں کھوئی ہوئی تھی یا پھر اس نے جان بوجھ کر سنی ان سنی کر دی۔

"کہانی ایک بین الاقوامی مجرم سے شروع ہوتی ہے جس کا نام علی یار خان ہے....."

"علی یار خان" میں نے مادام کلارا کی بات کاٹ کر کہا "میں اس نام کے کسی بین الاقوامی مجرم سے واقف نہیں۔"

"تم اسے نہیں جانتے ہو گے" کلارا نے مجھے گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا "وہ دنیا بھر میں یہودی مفادات کو نقصان پہنچاتا ہے۔ اس کے سوا اس کا کوئی کام نہیں ہے۔"

"حیرت انگیز بات ہے..... آخر یہودی مفادات کو نقصان پہنچا کر اسے کیا فائدہ ہوتا ہے؟"

"اس طرح وہ بعض امیر یہودیوں کو دھمکی دے کر بڑی بڑی رقمیں وصول کر لیتا ہے....."

"تب تو وہ بہت امیر آدمی ہوگا" میں نے یوں کہا جیسے میرے منہ میں پانی آرہا ہو۔

"ہاں' وہ بہت دولت مند بھی ہے..... تو میں یہ بتا رہی تھی کہ اس کی دہشت گردیوں سے تنگ آکر ہم نے اس کے سامنے بند باندھنے کا فیصلہ کیا۔ گزشتہ دنوں وہ گوٹے بل میں تھا۔ اس کے بارے میں اکثر ہی معلوم نہیں ہونے پاتا کہ وہ ہے کہاں..... چنانچہ جیسے ہی ہمیں یہ پتا چلا کہ وہ گوٹے بل میں ہے ہم نے اپنے دو منجھے ہوئے افراد اسے قتل کرنے کے لئے روانہ کر دیئے لیکن وہ ان کے حملے سے بچ نکلا۔ جن دو افراد کو یہاں سے بھیجا گیا تھا ان کے نام گراہم اور ولسن تھے۔ اتفاق سے ان دونوں کو گوٹے بل کے محکمہ خفیہ کے ایک رکن کیپٹن بنس ڈلے کی مدد مل گئی۔ کیپٹن بنس ڈلے نے میرے آدمیوں سے وعدہ کیا کہ وہ علی یار خان کو قتل کر دے گا۔ اس نے اپنا وعدہ نبھایا اور علی یار خان کا کٹا ہوا سر ولسن کے حوالے کر دیا۔ ہم نے اس کام کے عوض بنس کو ایک خطیر رقم بطور معاوضے کے ادا کی۔ گراہم الگ مارا گیا لیکن جب ولسن یہاں پہنچا اور اس نے علی یار خان کا سر ہمارے حوالے کیا تو معلوم ہوا کہ وہ تو دراصل ہمارے ساتھی گراہم کا سر ہے....."

"یہ کیسے ممکن ہے!" میں نے حیرت ظاہر کی "کیا مسٹر ولسن نے گوٹے بل میں اسے چیک نہیں کیا تھا؟"

"گراہم پر علی یار خان کا میک اپ کر دیا گیا تھا اسی لئے ولسن دھوکا کھا گیا مگر ہم نے اسے چیک کر لیا۔"

"میک اپ کیا چیز ہوتی ہے؟" میں نے احمقانہ انداز میں پوچھا۔

"تم نے فلموں میں نہیں دیکھا..... کسی کردار کو کسی مخصوص شخص کی شکل کا بنا کر پیش کر دیا جاتا ہے۔"

"دیکھا ہے..... لیکن وہ اور بات ہوتی ہے۔ وہ شخص دوسرے سے مشابہ تو معلوم ہونے لگتا ہے لیکن اپنی اصلی حیثیت میں بھی تو پہچانا جاتا ہے۔"

"یہ اس کی ایک ترقی یافتہ شکل ہے اور علی یار خان اس کا ماہر ہے۔"

"میں نہیں مان سکتا" میں نے بے اعتباری سے کہا "یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک شخص کی شکل ہو بہو دوسرے شخص جیسی ہو جائے۔"

"ایک تم کیا' اس بات پر کوئی شخص بھی اس وقت تک یقین نہیں کر سکتا جب تک کہ اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لے اور میں نے ایسے بہت سے مظاہرے دیکھے ہیں اس لئے مجھے اس میں کوئی عجیب بات محسوس نہیں ہوتی..... بہرحال' اس محاذ پر ہمیں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ بات یہیں تک محدود نہیں رہی بلکہ یہاں شی گورائے میں ایک عورت جو اپنا نام ریٹا سالومن بتاتی ہے اسے کہیں سے ولسن کے معاملے کی بھنک پڑ گئی اور اس نے فون پر مجھے دھمکی دی کہ وہ ولسن کے بارے میں مقامی حکام کو مطلع کر دے گی۔ میں یہ سمجھی کہ اسے ولسن کے بارے میں اتفاق سے معلوم ہو گیا ہے لیکن بعد کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حالات نے ثابت کیا کہ وہ میرے معاملات سے ضرورت سے زیادہ باخبر ہے اور اندازہ ہوتا ہے کہ وہ عرصے سے ہمارے پیچھے لگی ہوئی تھی۔ اس نے ہماری گوٹے بل کی شاخ کے سربراہ کو جس کا نام ڈیوڈ ریان ہے اغوا کرلیا نہ صرف یہ بلکہ چند ایسی مائیکرو فلمیں بھی لے اڑی جن میں اہم معلومات ہیں۔ اب ان فلموں کا حصول میرے لئے نہایت اہم ہے مگر کامیابی کا کوئی امکان نظر نہیں آتا۔"

"یہ تو ایسی کوئی تشویش ناک بات نہیں ہے" میں نے بے پروائی سے کہا "میں دیکھتا ہوں ریناسالومن کتنی طاقت ور ہے۔ بس تم مجھے اس کے بارے میں تفصیلات سے آگاہ کردو۔"

"یہی تو مشکل ہے" مادام کلارا بے بسی سے مسکرائی "کہ ہمیں اس کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں...... وہ کون ہے' کہاں رہتی ہے اور اس کے گروہ میں کتنے افراد ہیں' ہم ہر چیز سے بے خبر ہیں۔"

"جب تمہیں کچھ معلوم ہی نہیں ہے تو پھر میں کیا کرسکتا ہوں" میں نے حیرت سے کہا "تم اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتیں اور وہ تمہارے بارے میں سب کچھ جانتی ہے' کیا تمہیں اس پر حیرت نہیں ہے؟"

"میں پہلے ہی اپنی حیرت ظاہر کرچکی ہوں" مادام کلارا بولی "اور میں چاہتی ہوں کہ اس سلسلے میں تم مجھے کوئی مشورہ دو۔"

"مجھ سے جو کچھ ہو سکے گا ضرور کروں گا لیکن موجودہ صورت حال میں تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے ریناسالومن نے تمہارا کوئی آدمی توڑ لیا ہو۔"

"ہمارے گروہ کے لوگ اول تو ٹوٹتے نہیں اور اگر فرض کرو کوئی کسی کو توڑ بھی لے تو اس سے زیادہ معلومات کا حصول ممکن نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ ہر ایک کی معلومات بہت محدود ہوتی ہیں۔ گروہ کے جس رکن کی جتنی ذمے داریاں ہیں اس سے آگے اسے کچھ معلوم ہی نہیں ہوتا۔"

"تم یہ کہنا چاہتی ہو کہ تمام معلومات ریناسالومن نے اپنے ذرائع سے حاصل کی ہیں؟" میں نے مادام کلارا کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا اور وہ گڑبڑا گئی۔

"جو کچھ میں نے کہا اس سے تو یہی مطلب نکلتا ہے لیکن یہ بات بھی غور طلب ہے کہ ریناسالومن یا کسی اور کے لئے بھی ہمارے بارے میں اس حد تک جان لینا سمجھ میں نہیں آتا۔"

"اور یہی کلیدی مسئلہ ہے" میں نے مسکرا کر کہا "اس ایک سوال کا جواب ملتے ہی ریناسالومن کا بُت پاش پاش ہوجائے گا۔"

"تمہارے بارے میں میرا اندازہ درست تھا" مادام کلارا نے جواباً مسکرا کر کہا "تم ہمارے لئے ایک قیمتی اثاثہ ثابت ہوسکتے ہو۔ تم نے بہت تیزی سے بالکل صحیح نتیجہ اخذ کیا ہے۔"

"لیکن میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ جب ریناسالومن نے تمہیں ولسن کے بارے میں حکام کو مخبری کردینے کی دھمکی دی تھی تو اس نے اپنی اس دھمکی کو عملی جامہ کیوں نہیں پہنایا؟"

"اس لئے کہ وہ ہماری پوزیشن سے واقف تھی۔ شی گورائے کے حکام ہمارے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھاسکتے۔"

"یہ بات قابل غور ہے...... یعنی اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ یہاں تمہاری پوزیشن کیا ہے۔"

"بات یوں نہیں ہے" کلارا نے کہا "سب کچھ جانتے ہوئے بھی اس نے ہمیں اپنی معلومات سے مرعوب کرنے کی کوشش کی۔ ساتھ ہی یہ ہمارے لئے ایک موقع بھی تھا۔ اس نے ہمیں ایک شریفانہ موقع دیا تھا۔ ہم نے اس کی بات نہیں مانی تو اس نے اپنی طاقت کا مظاہرہ کیا اور ڈیوڈ ریان کو اغوا کرلیا۔"

"ڈیوڈ ریان کو اس نے کہاں سے اور کس طرح اغوا کیا؟" میں نے پوچھا۔ میں دل ہی دل میں خوش ہورہا تھا کہ وہ میرے کھڑے کئے ہوئے اسٹنٹ سے اس درجہ پریشان ہوگئی تھی کہ کسی بھی ممکنہ سہارے کو نظرانداز کرنے کے لئے تیار نہیں تھی۔ میں ان لوگوں کے لئے اجنبی ہی تو تھا۔ عام حالات میں شاید وہ اس طرح میری پذیرائی نہ کرتی لیکن ان پر برا وقت آیا ہوا تھا اور اب مزید برا وقت آنے والا تھا۔

"وہ گوٹے بل میں تھا اور اسے شی گورائے آنا تھا لیکن اسے وہیں سے اغوا کرلیا گیا" مادام کلارا نے بتایا۔

"ولسن بھی گوٹے بل سے آرہا تھا" میں نے معنی خیز لہجے میں کہا "گراہم کو بھی گوٹے بل میں ہی قتل کیا گیا اور ڈیوڈ ریان کو بھی وہیں سے اغوا کیا گیا۔ یہ سب باتیں کس طرف اشارہ کرتی ہیں؟"

"تم نے یہی نتیجہ اخذ کیا ہے نا کہ ریناسالومن کا گوٹے بل سے کوئی خاص تعلق ہے...... ہم بھی یہی نتیجہ اخذ کرتے لیکن ہمارا جو ایجنٹ جنوبی افریقہ سے آرہا تھا اس کا تو گوٹے بل سے گزر بھی نہیں ہوا اس لئے ہم یہ خیال مسترد کردینے پر مجبور ہیں کہ ریناسالومن یا اس کے گروہ کا گوٹے بل سے کوئی خاص تعلق ہے۔ پھر یہ کہ اس نے یہاں جس منظم پیمانے پر کام کیا ہے میں اس سے بھی صرف نظر نہیں کرسکتی۔ اپنی تمام تر کوششوں کے باوجود ہم اسے اپنی گرفت میں نہیں لے سکے۔ یہ ہماری نااہلی نہیں بلکہ اس بات کی علامت ہے کہ اس کے گروہ کے ارکان بڑے پھرتیلے اور بے حد باصلاحیت ہیں اور یہ ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے۔"

"اس بات کا علم کتنے افراد کو تھا کہ ولسن علی یار خان کا سر لے کر یہاں آرہا ہے؟"

"یہی تو کمال ہے۔ میرے اور ولسن کے سوا اس بات سے کوئی بھی واقف نہیں تھا اور یہی بات میرے لئے سب سے زیادہ تشویش کا باعث ہے۔"

"تشویش میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں ہے" میں نے ہاتھ اٹھا کر کہا "تم نے ایڈم ڈی فلوک کی خدمات حاصل کرلی ہیں۔ اب کوئی مسئلہ لاینحل نہیں رہے گا۔"

"آپ کو اسی لئے زحمت دی گئی ہے مسٹر ایڈم ڈی فلوک!" مادام کلارا نے ہنس کر کہا "آپ نے فاکس ٹریٹ کے روبرو دعویٰ کیا تھا کہ آپ کوئی بھی ناممکن کام کرسکتے ہیں۔"

"یہ حقیقت ہے" میں نے سنجیدگی سے اثبات میں سر ہلایا "عام اور سیدھے سادے کاموں سے مجھے الجھن ہوتی ہے۔ ایسے کام تو کوئی بھی کرسکتا ہے۔"

"بس تو پھر تمہارے لئے یہی کام ہے کہ تمہیں ریناسالومن کا سراغ لگانا ہے۔ امید ہے کہ یہ کام تمہارے شایان شان ہوگا۔ اس لئے کہ میں تو سوچ سوچ کر پاگل ہوچکی ہوں مگر کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔"

"ریناسالومن کا سراغ لگانا بلاشبہ ایک ایسا کام ہے جسے میں پوری دلچسپی سے کرسکوں گا لیکن اس کے لئے تمہیں مجھ سے بھرپور تعاون کرنا پڑے گا۔ جب تک پوری تفصیلات میرے علم میں نہیں ہوں گی میں کچھ نہیں کرسکوں گا۔"

"یہ تو صاف ظاہر ہے" مادام کلارا نے کہا "میں نے مختصراً تمہیں سب باتوں سے آگاہ کردیا ہے۔ مزید جو کچھ معلوم کرنا چاہو اس کے لئے مجھ سے سوال کرسکتے ہو ویسے تمہارا کیا خیال ہے؟ اس کے روشنی میں آنے کے کیا امکانات ہیں؟"

"پچاس فیصد" میں نے نہایت سنجیدگی سے کہا اور مادام کلارا مجھے حیرت سے دیکھنے لگی۔

"میرے خیال میں تو کسی اتفاق کے تحت ہی وہ روشنی میں آسکتی ہے لیکن تم اتنے یقین سے پچاس فیصد امکان کا دعویٰ کس طرح کرسکتے ہو؟"

"بنیادی طور پر میں اس خیال کا آدمی ہوں کہ کوئی کام بھی ناممکن نہیں ہوتا۔ جب بھی ہم کسی انتہائی مشکل کام میں ہاتھ ڈالتے ہیں تو کم از کم امکانات ففٹی ففٹی ہوتے ہیں۔ میں نے تو پچاس فی صد بہت محتاط ہوکر کہا ہے' ورنہ اس کو روشنی میں لانا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔"

"تم ہمارے تصور سے بھی زیادہ عجیب آدمی ہو' شاید تمہیں معلوم نہیں کہ اسے روشنی میں لانے کے سلسلے میں ہماری اب تک کی تمام کوششیں رائگاں ثابت ہوئی ہیں۔"

"تمہارے آدمیوں کی نااہلی کو میں مشعل راہ نہیں بناسکتا۔۔۔ ممکن ہے تمہیں اپنے آدمیوں پر بہت ناز ہو مگر میں اپنے انداز میں سوچتا ہوں اور دوسروں کو پرکھنے کے لئے میرے اپنے پیمانے ہیں۔ معاف کرنا تمہارے آدمیوں کی کارکردگی بہت ناقص ہے۔"

"اب اتنی ناقص بھی نہیں ہے کہ تم انہیں سرے سے کنڈم ہی کردو" مادام کلارا نے برا مان کر کہا "تمہارے مقابلے میں ان کی شکست کا یہ مطلب نہیں کہ وہ کسی کام کے ہی نہیں ہیں۔"

"میرا خیال تو یہی ہے مگر میں اس پر بحث کرنے کے موڈ میں نہیں ہوں۔ ہمارا موضوع تو یہ ہے کہ ریناسالومن یا تو کوئی جادوگر ہے یا پھر اس نے کوئی نہ کوئی سراغ ضرور چھوڑا ہے اور ہمیں وہ مقام تلاش کرنا ہے جہاں اس کا سراغ موجود ہے۔"

"تمہارے اس یقین پر میں صرف حیرت کا اظہار ہی کرسکتی ہوں" مادام کلارا بڑبڑائی "ہم ہر امکان کا جائزہ لے چکے ہیں۔"

"یہ تو مانو گی کہ ریناسالومن کی معلومات کا کوئی نہ کوئی ذریعہ ہے؟" میں نے جھنجلا کر کہا "یا پھر ہواؤں نے تمہاری خبریں اسے پہنچائی ہیں۔"

"یہ سلسلہ جتنا پراسرار ہے اس میں تو ایسا ہی لگتا ہے جیسے ہوائیں اس کے لئے مخبری کے فرائض انجام دے رہی ہوں" مادام کلارا نے کہا "ورنہ ولسن کی آمد کے بارے میں اسے کہاں سے معلوم ہوا؟"

"مجھے ایک ایک کرکے تمام باتوں کا جائزہ تو لینے دو۔ ولسن کی یہاں آمد سے صرف دو افراد باخبر تھے۔ ایک تم اور دوسرا ولسن۔۔۔ تم کہہ رہی ہو کہ تم نے یہ بات کسی اور کو نہیں بتائی لیکن ولسن کے بارے میں۔۔۔"

"وہ انتہائی ذمے دار آدمی ہے" کلارا نے میری بات کاٹ کر کہا "اس کی جگہ اگر گراہم ہوتا تو میں مان سکتی تھی کہ اس نے اس سے تذکرہ کردیا ہوگا۔"

"کوئی بات نہیں۔۔۔ ہم تھوڑا سا پیچھے جا کر دیکھتے ہیں۔ اس بات سے کتنے لوگ واقف تھے کہ ولسن اور گراہم کسی مشن پر گوٹے بل گئے ہیں؟"

"میں نے انہیں ہنگامی طور پر گوٹے بل بھیجا تھا۔ انہیں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اتنی فرصت ہی نہیں مل سکی کہ وہ کسی کو مطلع کرتے" کلارا نے فاتحانہ انداز میں کہا۔

"اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا" میں نے بے پروائی سے جواب دیا "اگر انہوں نے کسی کو نہ بتایا ہو تو بھی ان سے گوسٹے بل میں ضرور ایسی کوئی غلطی ہوئی ہے جس کی وجہ سے وہ دوسروں کی نظروں میں آگئے ہوں۔"

"وہ بہت منجھے ہوئے لوگ تھے۔ ان سے کوئی غلطی تو نہیں ہوئی تاہم بنس ڈلے ان تک ضرور پہنچ گیا تھا۔"

"یہ کیسے ممکن ہے کہ آدمی غلطی نہ کرے اور کوئی اس تک پہنچ جائے؟"

"غلطی نہ کرنے سے میری مراد یہ ہے کہ انہیں جو حکم دیا گیا تھا انہوں نے اسے من وعن پورا کیا۔ کیپٹن بنس کے علاوہ کوئی اور ان تک نہیں پہنچ سکا تھا۔"

"یہی اس معاملے کا کلیدی پہلو ہے۔ تم لوگوں نے بنس ڈلے کو نظر انداز کرکے اچھا نہیں کیا۔"

"بنس ڈلے سے تو ہمیں انتقام لینا ہے" کلارا نے دانت پیس کر کہا "اس نے ہم سے بہت بڑی رقم اینٹھی ہے اور بجائے علی یار خان کے ہمارے ہی آدمی کو مار دیا۔"

"ان معاملات کی تفتیش کرنے کے لئے مجھے خود گوسٹے بل جانا پڑے گا۔ بنس ڈلے کا کردار خاصا دلچسپ محسوس ہوتا ہے۔ کہیں وہ علی یار خان کا آدمی ہی ثابت نہ ہو۔"

"نہیں" کلارا نے سر کو نفی میں جنبش دی "اس حد تک تو یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ وہ علی یار خان کا آدمی نہیں ہے۔ ہم نے اس کے بارے میں تفتیش کرائی تھی۔ وہ وہاں کے محکمہ خفیہ کا ملازم ہے اور خاصا بدعنوان آدمی ہے۔ بڑے پیمانے پر رشوت لیتا ہے اور اس نے گوسٹے بل پہنچنے کے بعد سے ہی ولسن اور گراہم پر نظر رکھی تھی اس لئے ان دونوں تک پہنچنے میں کامیاب بھی ہو گیا۔ اس نے ان دونوں سے اپنا منہ بند رکھنے کے لئے ایک بڑی رقم طلب کی تھی۔ ولسن اور گراہم دونوں پیشہ ور قاتل تھے اس لئے آسانی سے کسی کا مطالبہ نہیں مان سکتے تھے لیکن کیا تم یقین کر سکتے ہو کہ اس نے ان دونوں کو اپنی بات ماننے پر مجبور کیا۔ پھر ولسن نے مجھ سے مشورہ کیا تو میں نے اسے اس بات کی اجازت دے دی کہ علی یار خان کو قتل کرنے کے لئے بنس ڈلے کی خدمات مستعار لے لی جائیں۔"

"اگر وہ علی یار خان کا آدمی نہیں تھا تو اس نے یہ حرکت کیوں کی کہ اس کے بجائے تمہارے آدمی کو قتل کر دیا؟" میں نے کلارا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

"بنس ڈلے کے بارے میں، میں تمہیں بتا چکی ہوں کہ وہ بدعنوان آدمی ہے۔ رقم کے لالچ میں علی یار خان سے مل گیا ہوگا۔ کاش اس نے یہ حرکت نہ کی ہوتی اور اس معاملے میں ہم سے مخلص رہا ہوتا تو ہم اسے ہیرے جواہرات میں بھی تول سکتے تھے۔"

"علی یار خان تم لوگوں کے لئے اتنا اہم ہے؟" میں نے اس سے پوچھا مگر میں دل ہی دل میں ہنس رہا تھا۔ اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوگا کہ وہ علی یار خان سے ہی ہم کلام ہے۔

"اس سے بھی زیادہ۔" کلارا نے ایک ٹھنڈی سانس لی "معلوم نہیں وہ اس قدر خوش قسمت کیوں ہے۔ ہر بار ہمارے حملوں سے بچ نکلنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔"

"وہ خوش قسمت نہیں ہے مادام کلارا وہ ۔۔۔ میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ خوش قسمتی پر مجھے یقین نہیں ہے۔ آدمی اگر پورے اعتماد سے کسی کام میں ہاتھ ڈالے تو ناکامی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ تم مانو یا نہ مانو مگر یہ حقیقت ہے کہ ناکامی کا خوف ہی آدمی کو ناکامی سے ہمکنار کرتا ہے۔"

"ممکن ہے تمہارا خیال درست ہو۔ ہمارے آدمی جب بھی اس کے مقابل آتے ہیں تو ان کے ذہنوں میں آنے والا پہلا خوف ناکامی کا ہی ہوتا ہے اور اس میں ان کا قصور بھی نہیں ہے۔ علی یار خان تو ہم لوگوں کے لئے ہوّا بن کر رہ گیا ہے۔ گوسٹے بل میں ولسن اور گراہم کے ذریعے اس پر جو حملہ کرایا گیا تھا اس میں تو ناکامی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ ہم نے اس کار میں بم فٹ کرا دیا تھا جس میں اسے سفر کرنا تھا۔ کار اسٹارٹ کرنے کے لئے چابی گھماتے ہی کار کے پرخچے اڑ جاتے اور ساتھ ہی ہمیشہ کے لئے علی یار خان سے بھی جان چھوٹ جاتی لیکن جانتے ہو کیا ہوا ۔۔۔ عین وقت پر اس نے اپنا پروگرام تبدیل کر دیا۔ اس نے اپنے لئے ایک اور کار طلب کر لی اور بقیہ سفر اس میں کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ایک غیر متعلق آدمی مارا گیا اور خود وہ اپنے ساتھیوں سمیت صاف بچ کر نکل گیا ۔۔۔ اسے تم کیا کہو گے؟" کلارا براہ راست میری آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔

"میں تم سے سوال کرتا ہوں کلارا! ۔۔۔ کیا کوئی اتفاق عین اس وقت ظہور پذیر ہو سکتا ہے جب تمہیں اس کی شدید ضرورت ہو؟"

کلارا نے الجھی ہوئی نظروں سے مجھے دیکھا "اگر نہ ہو تو اسے اتفاق ہی کیوں کہیں گے؟" اس نے کہا۔

"یہ سب فضول اور واہیات باتیں ہیں۔ اتفاق کوئی چیز

نہیں ہوتی۔ اگر ہوتی ہے تو اسے آدمی سے بڑا ماننا پڑے گا اور میں ہرگز یہ بات ماننے کو تیار نہیں ہوں کہ کوئی بے جان چیز مجھ سے زیادہ طاقت ور ہو سکتی ہے۔"

"کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ میرے آدمیوں کی کارکردگی ناقص تھی؟" کلارا نے جھنجلا کر کہا "اگر نہیں تو پھر وہ بچ کیسے گیا ۔۔۔ اسے اتفاق نہیں تو پھر اور کیا کہیں گے؟"

"ناراض ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کا بچنا اتفاق اس لئے نہیں ہو سکتا کہ وہ پہلے سے ہوشیار تھا۔ یہ بات یقینی ہے کہ کسی شبہے کے باعث ہی اس نے دوسری گاڑی طلب کی ہوگی۔ ضرور تمہارے آدمیوں سے کوئی لغزش ہوئی ہے۔"

"یہ ناممکن ہے ۔۔۔ میرے آدمی اپنے اپنے کاموں کے ماہر ہیں۔ ان سے لغزش نہیں ہوئی ہوگی۔"

"اگر ان سے لغزش نہیں ہوئی تو پھر میں یہاں کیا کر رہا ہوں" میں نے اٹھتے ہوئے کہا "جب تمہیں احساس ہو جائے کہ تمہارے آدمیوں میں کوئی کمی ہے تب تم مجھے طلب کر لینا۔ بصورت دیگر میری ضرورت ہی کچھ نہیں ہے۔"

"بیٹھ جاؤ مسٹر ایڈم!" کلارا نے سرد لہجے میں کہا "ہم نے تمہاری خدمات حاصل کی ہیں۔ تمہیں اس طرح بلا اجازت نہیں اٹھنا چاہئے۔"

"کہاں تو یہ دعوے تھے کہ تم مجھے کسی شکایت کا موقع نہیں دو گی اور کہاں یہ حال ہے کہ چند منٹ کے اندر اندر مجھ پر حکم بھی چلانا شروع کر دیا" میں نے طنزیہ لہجے میں کہا اور کلارا فوراً ہی سنبھل گئی۔

"مجھے افسوس ہے" اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا "میرا رویہ واقعی نامناسب تھا مگر میں کیا کروں۔ علی یار خان کے ذکر پر میرا دوران خون تیز ہونے لگتا ہے اور خود پر قابو پانا دشوار ہو جاتا ہے۔"

میں دوبارہ بیٹھ گیا "کوئی بات نہیں کلارا!" میں نے ہمدردانہ انداز میں کہا "میں تمہاری اس کیفیت کو سمجھ سکتا ہوں لیکن کامیابیاں حاصل کرنے کے لئے اپنی خامیوں پر نظر ہونا بھی تو ضروری ہے۔"

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو ۔۔۔ واقعی یہ محض اتفاق نہیں ہو سکتا۔ ضرور ان دونوں مردودوں سے کوئی غلطی ہوئی ہوگی۔ ہم انہیں بڑے بڑے معاوضے دیتے ہیں اور یہ معمولی ذمے داریاں بھی پوری نہیں کر سکتے۔"

"دل شکستہ ہونے کی ضرورت نہیں ۔۔۔ میں تمہارے تمام کام نمٹا دوں گا لیکن میرا خیال ہے کہ پہلے تم ریتا سالومن سے نمٹنا پسند کرو گی۔"

"مجھے یقین نہیں آتا کہ ہم کبھی ریتا سالومن کا سراغ بھی لگا سکیں گے۔"

"اس نے تم سے فون پر بات کی تو کیا تم نے اس کا نمبر ٹریس کرنے کی کوشش نہیں کی؟"

"وہ بہت چالاک ہے۔ ٹیلی فون بوتھ سے بات کرتی ہے اور وہ بھی مختلف جگہوں سے ۔۔۔ میں نے شہر بھر کے ٹیلی فون بوتھوں کے گرد اپنے آدمی پھیلا دیے ہیں تاکہ وہ جہاں سے بھی بات کرے ہمارے آدمیوں کی گرفت میں آ جائے لیکن معلوم ہے اس کا نتیجہ کیا ہوا۔ ہمارا ایک آدمی مارا گیا اور اس کے بعد اس نے مجھ سے ٹرانسمیٹر پر بات کی ۔۔۔ میں حیران ہوں کہ اسے میری فریکوئنسی کا علم کس طرح ہوا؟"

"کہیں ایسا تو نہیں کہ ریتا سالومن تمہارے آدمی ڈیوڈ ریان کی زبان کھلوانے میں کامیاب ہو گئی ہو اور اس کے ذریعے اس نے تمہاری فریکوئنسی معلوم کر لی ہو۔"

"ریتا نے ڈیوڈ سے میری بات کرائی تھی۔ ڈیوڈ کے لہجے میں جو تازگی تھی اس سے قطعی نہیں معلوم ہوتا تھا کہ اس پر تشدد کیا گیا ہے۔ لیکن اگر یہ بات درست تسلیم کر لی جائے تب بھی یہ سوال تو اپنی جگہ قائم رہے گا کہ ریتا سالومن کو ایسی دوسری بہت سی باتیں کس طرح معلوم ہوئیں جو چند افراد کے سوا کسی کے علم میں بھی نہیں تھیں؟"

"میرا خیال ہے اس مسئلے کو بعد کے لئے اٹھا رکھیں کہ ریتا سالومن کی معلومات کا ذریعہ کیا ہے۔ پہلے تو اسے گرفت میں لینے کے لئے کوئی عملی قدم اٹھانا ضروری ہے۔"

"میں نے یہ کام تمہارے سپرد کیا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ تم کیا تیر مارتے ہو۔"

"تیر ضرور چلے گا کلارا اور نشانے پر بھی بیٹھے گا لیکن اس کے لئے مجھے کام کرنے کی آزادی ملنی ضروری ہے۔"

"اس سے زیادہ اور تم کس بات کے خواہش مند ہو کہ ہم نے آنکھ بند کرکے تم پر اعتبار کر لیا اور تم اس وقت مادام کلارا کی خواب گاہ میں موجود ہو جب کہ میرے ماتحتوں میں سے شاید چند ہی ایسے ہیں جنہوں نے میری خواب گاہ میں قدم بھی رکھا ہو۔"

وہ ٹھیک کہہ رہی تھی۔ اس نے واقعی مجھ پر آنکھ بند کرکے اعتبار کیا تھا لیکن یہ مجھ پر کوئی احسان نہیں تھا۔ اس نے اپنی غرض کے لئے ایسا کیا تھا۔ میں علی یار خان نہ ہوتا تب بھی مجھے اس سے ہمدردی نہ محسوس ہوتی۔ یہاں تو خیر معاملہ ہی دوسرا تھا۔ اس کی حیثیت میرے لئے ایک نشان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

راہ سے زیادہ کچھ نہیں تھی۔ وہ میری منزل نہیں تھی۔ مجھے تو اسے روندتے ہوئے آگے بڑھ جانا تھا لیکن میں جانتا تھا کہ ابھی اسے روندنے کا وقت نہیں آیا۔ ابھی تو مجھے تحمل کا مظاہرہ کرنا تھا۔ کچھ عجب نہیں تھا کہ رینڈل خود وہاں موجود ہوتا اور میری ایک ایک حرکت اس کی نظر میں ہوتی۔ کلارا نے بغیر کسی مضبوطی کے تو مجھے اپنی خواب گاہ میں طلب نہیں کرلیا ہوگا۔ میں نے اسے دیکھ کر جس وارفتگی کا مظاہرہ کیا تھا اس کے بعد تو میرا یہاں طلب کیا جانا ایک تیر سے دو شکار کرنے کے مترادف بھی ہو سکتا تھا۔ میں یہ تسلیم کرنے پر آمادہ نہیں تھا کہ میں یا کوئی اور اجنبی خواہ وہ کتنا ہی باصلاحیت کیوں نہ ہو' یوں یکایک معتبر ہو سکتا ہے اور وہ بھی ایگلز کے کارندوں کی نظروں میں۔۔۔ یقیناً یہ بھی کوئی امتحان ہی تھا۔ میدانِ عمل میں اتارنے سے قبل میری ہر طرح سے آزمائش کی جا رہی تھی۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ میں اپنی اوقات بھول کر کلارا کے ساتھ دست درازی پر اتر آؤں۔ وہ اتنی ہی حسین تھی کہ ذرا سا موقع ملنے پر کوئی بھی آپے سے باہر ہو سکتا تھا اور پھر میرے ساتھ اس کا انداز جس قسم کی بے تکلفی لئے ہوئے تھا بلکہ ایک اعتبار سے ترغیب آمیز بھی تھا' اس کے پیشِ نظر میرے لئے یہ اندازہ کرنا زیادہ مشکل نہیں تھا کہ ابھی میں آزمائشی مراحل میں ہوں۔ یہ بھی ممکن تھا کہ میں دست درازی تو نہ کرتا مگر اسے لوٹنے کی کوشش کر بیٹھتا۔

مگر میں اتنا احمق تھا کب؟ میرے سامنے تو بڑے بڑے مقاصد تھے۔ میں ٹھنڈا کرکے کھانے کا عادی تھا۔ بالفرض میرے اندازے غلط ہوتے اور اسے ہلاک کرنے کا موقع ہوتا تب بھی میں یہ حماقت نہ کرتا۔ آخر مجھے یہاں سے باہر بھی تو نکلنا تھا۔

"میں حاکمانہ رویہ برداشت نہیں کر سکتا کلارا! لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ میں کسی قسم کی بے ہودگی کروں گا۔ بس میں یہ چاہتا ہوں کہ میرے ساتھ دوستوں جیسا برتاؤ کیا جائے۔ تم مجھے ملازم سمجھو گی تو میں تمہارے لئے کچھ نہیں کر سکوں گا۔"

"میں نے کب تمہیں ملازم سمجھا ہے" وہ میرے قریب کھسک آئی "میں تمہیں بہترین دوست کا درجہ دوں گی۔ تمہیں مجھ پر ہر وہ اختیار حاصل ہوگا جو ایک دوست کو دوسرے دوست پر ہوتا ہے۔"

"تم نے میری بات کا غلط مطلب لیا ہے" میں اٹھ کھڑا ہوا "میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ میں اول و آخر تمہارا ملازم ہی ہوں اور رہوں گا اس لئے میں تم سے کوئی ایسا تعلق قائم نہیں کر سکوں گا جس سے مالک و ملازم کے رشتے کی توہین ہوتی ہو۔ میں تو رونے کی بات کر رہا تھا۔۔۔"

"یہ تم کیا مالک و ملازم کی بحث لے بیٹھے" اس نے قدرے ناراضگی کا اظہار کیا اور اٹھ کر میرے قریب آ گئی "میں تکلفات کی قائل نہیں ہوں۔۔۔"

"پلیز کلارا" میں نے ہاتھ اٹھا کر کہا "مجھے اپنی اوقات پر رہنے دو۔ تم ایک بہت بڑے گروہ کی سربراہ ہو۔ میں لاکھ کوشش کے باوجود تمہاری برابری نہیں کر سکتا۔"

"تم احساس کمتری کا شکار ہو۔ میں تمہیں اپنے کاروبار میں شرکت کی پیش کش کرتی ہوں۔ اسے چلانے میں میرا ہاتھ بٹاؤ' میں تمہیں برابر کا حصہ دوں گی۔ اب تو تمہیں میری طرف بڑھنے میں کوئی قباحت نہیں ہے؟"

"تمہارا خیال غلط ہے کلارا! میں ہرگز کسی احساسِ کمتری کا شکار نہیں ہوں اور نہ ہی میں شرکت قبول کر سکتا ہوں۔ جو آدمی پابندیاں قبول نہ کر سکتا ہو' وہ کسی بھی قسم کی پابندی قبول نہیں کرے گا۔"

"مجھے نہیں معلوم تھا کہ کبھی وہ شخص بھی مجھے ٹھکرانے کی جرأت کرے گا جسے میں پہلی نظر میں پسند کرلوں گی" کلارا نے پیر پٹخ کر کہا "کیا تمہاری نظروں میں میں اس قابل نہیں ہوں کہ تم میرا دل رکھنے کے لئے ہی میری پذیرائی کر سکو۔"

"جتنا تم نے مجھے پسند کیا ہوگا اس سے کہیں زیادہ میں نے تمہیں پسند کیا ہے کلارا! لیکن میں ایک وقت میں ایک ہی رشتے کا قائل ہوں اور میں اپنا یہ اصول کسی قیمت پر بھی توڑنے کے لئے تیار نہیں۔۔۔۔۔ یہ میرا اٹل فیصلہ ہے۔ اب تم بھی مجھے اپنے فیصلے سے آگاہ کردو۔"

"کوئی بات نہیں مسٹر ایڈم!" اس نے ایک طویل سانس لی اور واپس صوفے پر جا کر بیٹھ گئی "اگر تم کاروباری گفتگو ہی کرنا چاہتے ہو تو سب سے پہلے یہ طے کرنا ہوگا کہ تم کس کام کا کتنا معاوضہ لوگے؟"

"اب ان باتوں کا وقت گزر چکا ہے" میں اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے مسکرایا "جب میں کسی کے لئے کام کرنے کی ہامی بھر لیتا ہوں تو اس کے بعد معاوضے کی بات نہیں کرتا۔ اس قسم کی کوئی بات ہوتی تو پہلے ہی کرلیتا۔ بے فکر رہو' معاوضہ ہمارے درمیان کبھی وجہ اختلاف نہیں بنے گا۔"

"تم بہت عجیب آدمی ہو" کلارا نے بے بسی سے کہا "تمہاری ہر بات نرالی ہے۔ میں تمہیں سمجھنے سے قاصر ہوں۔"

"مجھے سمجھنے کی کوشش کرنے کے بجائے اپنے مسائل سلجھانے پر توجہ دو اور یہ بتاؤ کہ ریٹا سالومن کے مطالبات کیا ہیں؟"

"اس کے مطالبات میرے لئے ناقابلِ قبول ہیں" مادام کلارا نے غصیلے لہجے میں کہا "روزِ اول سے ہی اس نے میرے کاروبار پر دانت گڑا رکھے ہیں۔"

"اور ظاہر ہے یہ بات تمہیں منظور نہیں ہوگی" میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہرگز نہیں' کون یہ برداشت کرے گا کہ بیٹھے بٹھائے اپنے منافع کی آدھی رقم کسی اور کے حوالے کردے۔"

"اور مائیکرو فلموں کے لئے اس کے کیا عزائم ہیں؟"

"ان کے لئے وہ علیحدہ ایک بڑی رقم طلب کر رہی ہے۔ کیا ہمارے پاس حرام کی دولت ہے کہ ہم یوں رقم اس کے حوالے کئے چلے جائیں" کلارا نے غصیلے لہجے میں کہا "میں اسے ایک پائی بھی نہیں دوں گی۔"

ابھی میں اسے کوئی جواب بھی نہیں دے پایا تھا کہ ٹرانسمیٹر پر اشارہ موصول ہوا۔ یہ ٹرانسمیٹر بیڈ سائڈ ٹیبل پر رکھا ہوا تھا۔ مادام کلارا مجھ سے معذرت کرکے ٹرانسمیٹر کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے ٹرانسمیٹر کا سوئچ آن کرکے اپنا کوڈ نمبر دہرایا۔

"ہمیں تمہارے ان فضول نمبروں کی ضرورت نہیں ہے بھوری بلی؟" دوسری طرف سے تہذیب کی چنگھاڑ سنائی دی "جب میں کال کیا کروں تو سیدھی طرح بات کیا کرو۔"

مادام کلارا نے سوئچ آف کر دیا اور دانت پیس کر بولی "وہی الو کی پٹھی بات کر رہی ہے۔ میرے ہاتھ آجائے تو اس کی چٹنی بنا کر رکھ دوں۔"

"میں اس سے بات کرتا ہوں" میں نے اٹھتے ہوئے کہا "مگر تم درمیان میں کسی بھی قسم کی دخل اندازی مت کرنا۔"

"اب یہ تمہارا دردِ سر ہے" کلارا نے بے زاری سے کہا "میں تو اس سے بات بھی نہیں کر سکتی۔ اس کی آواز سن کر ہی خون کھولنے لگتا ہے۔"

میں نے آگے بڑھ کر ٹرانسمیٹر کا سوئچ دوبارہ آن کیا۔

تہذیب نے اس وقت غیر متوقع طور پر رابطہ قائم کیا تھا۔ یہ ہمارے پروگرام میں شامل نہیں تھا۔ اسے تو میری یہاں موجودگی کا گمان تک نہیں ہو سکتا تھا۔ خود مجھے نہیں معلوم تھا کہ مادام کلارا اس وقت مجھے یہاں طلب کرلے گی۔

"ہیلو میڈم ریٹا سالومن دی گریٹ لیڈی!" میں نے ٹرانسمیٹر میں کہا "ایڈم ڈی فلوک دس اینڈ۔"

"کون کنڈم ڈی فلوک؟" تہذیب کی تحقیر آمیز آواز آئی "میں کنڈم لوگوں سے بات کرنا پسند نہیں کرتی۔ بھوری بلی کو بلاؤ' وہ کیوں دُم دبا کر بھاگ گئی۔"

میں نے بڑی مشکل سے اپنی ہنسی روکی۔ تہذیب کا انداز اس قدر بے ساختہ تھا کہ ہنسی روکنا مشکل ہو گیا تھا اور کلارا نے اس کی بات سن کر دانت پیسے تھے اور اپنے ایک ہاتھ سے گھونسہ بنا کر دوسرے ہاتھ کی ہتھیلی پر مارا تھا۔

"میں نے کنڈم نہیں ایڈم کہا تھا میڈم!" میں نے ہنسی ضبط کرتے ہوئے کہا "ایڈم ڈی فلوک۔"

"مجھے اس سے کوئی غرض نہیں کہ تم کون سے ڈم ہو۔ اے ڈم یا ڈم ڈم" تہذیب کی آواز آئی "مجھے تو تمہاری بھوری بلی سے بات کرنی ہے۔ اس کی غراہٹ مجھے بہت پسند ہے۔"

"آپ مجھ سے ہر وہ بات کر سکتی ہیں میڈم ریٹا سالومن جو مادام کلارا سے کرنا چاہیں" میں نے نرم لہجے میں کہا۔ میں تہذیب سے بات کرتے وقت گھبرایا تھا۔ مجھے خدشہ تھا کہ کہیں وہ میری آواز سن کر بوکھلا نہ جائے مگر اس نے جس بے ساختہ ردِ عمل کا اظہار کیا تھا اس کی وجہ سے میرا سر فخر سے بلند ہو گیا تھا۔ اس کے اندر واقعی بروقت فیصلے کرنے کی صلاحیت تھی۔

"میں تم سے کیوں بات کروں؟" تہذیب کا لہجہ بدستور حقارت آمیز تھا "میں ریٹا سالومن ہوں اور ریٹا سالومن کسی چھوٹے موٹے آدمی سے بات کرنا اپنی توہین سمجھتی ہے۔"

"میں مادام کلارا کے کاروبار کا نگران خصوصی ہوں کوئی گرا پڑا آدمی نہیں ہوں۔ مجھ سے بات کرکے آپ کی توہین

اسیرانِ زندگی کے لیے ایک کوچہ گردِ خوردہ کی سرگزشت
بابر زمان خان کی آپ بیتی جگ بیتی
سب رنگ میں شائع ہونے والا مقبول ترین سلسلہ
بازی گر
چار حصے
اپنے قریبی بک اسٹال سے طلب فرمائیں یا براہ راست ہم سے منگوائیں
کتابیات پبلی کیشنز پوسٹ بکس ۲۳ کراچی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نہیں ہوگی۔"

"کیا کہا!" تہذیب کی آواز میں چونک جانے کا تاثر تھا "تم کیا ہو؟"

"نگرانِ خصوصی" میں نے زور دے کر کہا "مادام کے لئے تمام اہم فیصلے میں ہی کرتا ہوں۔"

"تو اس سے پہلے تم کہاں مرے ہوئے تھے۔ تمہاری وجہ سے میرا بڑا نقصان ہوا ہے۔"

"میں شی گورائے سے باہر گیا ہوا تھا اسی لئے آپ کو زحمت ہوئی۔ آج ہی واپس آیا ہوں اور آتے ہی مادام نے مجھے تمام صورتِ حال سے آگاہ کیا تو مجھے بے حد افسوس ہوا۔"

"بکواس مت کرو مسٹر ایڈم!" اچانک تہذیب نے سخت لہجے میں کہا "مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ نہ تو کلارا کے گروہ میں نگرانِ خصوصی کا کوئی عہدہ ہے اور نہ ہی ایڈم فلوک نامی کوئی شخص اس کے گروہ میں شامل ہے۔"

تہذیب کے ریمارکس پر مادام کلارا کا چہرہ حیرت کی زیادتی سے بگڑ گیا۔ وہ یہ کیسے برداشت کر سکتی تھی کہ کوئی اور اس کے گروہ کے بارے میں اس حد تک باخبر ہو۔

"معلومات نامکمل بھی تو ہو سکتی ہیں میڈم ریٹا!" میں نے نرم لہجے میں کہا "ضروری تو نہیں کہ ہم سے متعلق ہر بات آپ کے علم میں ہو۔ بہت سی باتیں خفیہ نوعیت کی بھی ہوتی ہیں۔"

میرا جواب سن کر کلارا نے پسندیدگی سے سر ہلایا۔ ریٹا سالومن اس حد تک اس کے اعصاب پر سوار ہو گئی تھی کہ وہ اسے گفتگو تک کے معاملے میں شکست خوردہ دیکھنے کی متمنی تھی۔

"تم اگر ریٹا سالومن سے واقف ہوتے تو کبھی اتنی بے ہودہ بات نہ کرتے۔ کسی کے خلاف مکمل معلومات حاصل کئے بغیر میدان میں اترنا ریٹا سالومن کی روایات کے خلاف ہے۔"

"میں آپ کی اس بات پر کیا تبصرہ کر سکتا ہوں میڈم!" میں نے بے بسی ظاہر کی۔

"کچھ بھی تبصرہ نہیں کر سکتے ۔۔۔ تمہارے منہ سے دودھ کی بُو آتی ہے۔ تم نگرانِ خصوصی بننے کے خواب دیکھ رہے ہو، پہلے آزمائشی مراحل سے تو گزر جاؤ۔"

کلارا بہت بری طرح چونکی تھی اور اس کے چہرے پر اضطراب کے آثار نظر آئے تھے۔ میں نے بھی چونکنے کا مظاہرہ کیا تھا "میں آپ کا مطلب نہیں سمجھا میڈم!" میں نے ٹرانسمیٹر میں کہا۔

"کیا سمجھنا چاہتے ہو۔ تم ایک انتہائی احمق آدمی ہو۔ تم نے اپنی شارپنگ سے فاکس ٹریٹ کو متاثر کر لیا تھا مگر میں فاکس ٹریٹ نہیں ہوں۔ تم نے جعلی فوجیوں کے بل پر جیمس چارلی کے شراب خانے میں گھسنے کی جرأت کر لی مگر میرے آدمی وہ ہیں جو اصل فوجیوں کو بھی خاطر میں نہیں لاتے۔ تم جیسے احمق فاکس ٹریٹ جیسے گدھوں کو تو متاثر کر سکتے ہیں مگر میرا نام ریٹا سالومن ہے۔ مجھے دھوکا دینے کے لئے تمہیں ایک عمر کا تجربہ درکار ہوگا۔"

میں نے سختی سے ہونٹ بھینچ لئے تھے۔ مادام کلارا کی حالت تو دیدنی تھی۔ وہ جو ایگلز کی مایہ ناز ایجنٹ تھی اور ریڈل کی دستِ راست سمجھی جاتی تھی، میں نے اور تہذیب نے مل کر اسے حواس باختہ کر دیا تھا۔ میں تو اس بات پر حیران ہو رہا تھا کہ تہذیب نے اس وقت کال کیسے کر لی لیکن اس نے جو گفتگو کی تھی اس نے مجھے اور زیادہ حیران کیا تھا۔ مجھے یہ اندازہ تو تھا کہ تہذیب بروقت فیصلے کر سکتی ہے۔ مگر یہ اندازہ بہرحال نہیں تھا کہ وہ اس حد تک صحیح سمت میں بھی قدم اٹھا سکتی ہے۔

"کیا سوچنے لگے مسٹر نگرانِ خصوصی؟" تہذیب کی طنزیہ آواز آئی "کہو تو یہ بھی بتا دوں کہ کراؤن کلب سے تمہیں ایک بند وین میں لے جایا گیا تھا۔ بند وین میں لے جانے کا مقصد یہ تھا کہ تم اپنی منزل کے بارے میں کچھ نہ جان سکو لیکن ریٹا سالومن تمہیں بتا سکتی ہے کہ اس وقت تم کہاں ہو؟"

"آپ کی کارکردگی کی تعریف نہ کرنا زیادتی ہوگی میڈم!" میں نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا "لیکن یہ سب باتیں قصہ پارینہ ہو چکیں۔ تازہ ترین صورتِ حال یہ ہے کہ مادام کلارا نے مجھے آپ کے ساتھ مذاکرات کرنے کا مکمل اختیار دے دیا ہے۔"

"اتنی عقل میں بھی رکھتی ہوں مسٹر ایڈم! اور میں کلارا کی چالوں سے بھی اچھی طرح واقف ہوں۔ خود بے بس ہونے کے بعد اب وہ مجھے تمہارے ذریعے گھیرنے کی کوشش کر رہی ہے۔"

"اگر آپ نے اس قسم کے اندازے لگانا شروع کئے تو ہمارے درمیان کام کی کوئی بات نہیں ہو سکے گی لہٰذا بہتر یہ ہے کہ مقصد کی طرف آجائیں۔"

"کیوں نہیں مسٹر ایڈم!" تہذیب نے مضحکانہ انداز میں کہا "بھوری بلی نے تمہیں بتا ہی دیا ہوگا کہ ریٹا سالومن تمہارے کاروبار میں پچاس فیصد شراکت کی خواہش مند

ہے۔"

"نہ صرف بتا دیا ہے بلکہ انہوں نے منظوری بھی دے دی ہے" میں نے ہاتھ اٹھا کر کلارا کو بولنے سے روکا جس نے مضطربانہ انداز میں کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا تھا۔ میرے اشارے پر وہ چپ تو ہو گئی لیکن اب بھی یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کچھ کہنے کے لئے بے چین ہو رہی ہو۔

"اور مائیکرو فلموں کے لئے ہمارا مطالبہ دس ملین امریکی ڈالر ہے" تہذیب غرائی "نیز یہ کہ اس رقم کی ادائیگی کے لئے تمہیں زیادہ مہلت نہیں دی جا سکتی۔"

"فلموں کی اہمیت کے پیشِ نظر رقم کی کوئی حقیقت نہیں ہے میڈم! رقم آپ کو پرسوں ادا کر دی جائے گی اور اس وقت ہم مائیکرو فلمیں بھی وصول کر لیں گے۔"

"میں تم لوگوں کی فطرت سے اچھی طرح واقف ہوں۔ یقیناً تم نے ہمارے ساتھ دھوکا کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔"

"اگر ہم نے ایسا کوئی پروگرام بنایا بھی ہے تو آپ کو ڈرنے کی کیا ضرورت ہے۔ مادام کلارا کے گروہ میں تو بقول آپ کے تمام گدھے بستے ہیں" میں نے طنزیہ لہجے میں کہا اور چند لمحوں کے لئے دوسری طرف مکمل سناٹا چھا گیا۔

"تم غلط سمجھ رہے ہو" چند لمحوں بعد تہذیب کی آواز آئی "ہمیں تم سے کوئی خوف نہیں ہے۔ میں تو تمہیں اس بات سے آگاہ کرنا چاہ رہی ہوں کہ اگر ہمارے ساتھ دھوکا کرنے کی کوشش کی گئی تو تم لوگوں کا انجام بہت عبرت ناک ہوگا۔"

"کیا یہ بہتر نہیں ہوگا کہ دھمکیوں کا سلسلہ موقوف کر کے کچھ کام کی باتیں کر لی جائیں۔" میں نے نرم لہجے میں کہا۔

"دھمکیوں کا سلسلہ کلارا نے شروع کیا تھا" تہذیب غرائی "ہم امن پسند لوگ ہیں اور ہمارا رویّہ شروع سے ہی مصالحانہ رہا ہے۔"

"غلطیاں آدمیوں سے ہی سرزد ہوتی ہیں میڈم ریٹا سالومن! مجھے اعتراف ہے کہ مادام کلارا کا رویّہ نامناسب تھا لیکن اگر میں یہاں موجود ہوتا تو آپ کو شکایت کا موقع ہی نہیں ملتا۔ بہرحال جو کچھ بھی ہوا اسے بھول کر ہمیں نئے سرے سے آغاز کرنا چاہئے۔"

"ٹھیک ہے مسٹر ایڈم! لیکن میں تم لوگوں کی نیت پر اعتبار نہیں کر سکتی۔ پہلے تم رقم ادا کرو گے اس کے بعد تمہیں فلمیں بھجوا دی جائیں گی۔"

"یہ تجویز ناقابلِ قبول ہے" میں نے کہا "دونوں چیزوں کا تبادلہ ایک ہی وقت میں ہوگا۔ اس قسم کے سودوں میں یہی طریقہ اختیار کیا جاتا ہے۔"

"اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ تمہاری طرف سے دھوکا نہیں کیا جائے گا۔"

"ہم ایسا متفقہ طریقہ کار طے کئے لیتے ہیں جس میں کسی طرف سے بھی دھوکے کا امکان نہ رہے۔ مقام کا انتخاب آپ خود کر لیں۔ میں وہاں رقم لے کر پہنچ جاؤں گا۔ آپ کی طرف سے ایک آدمی فلمیں لے آئے گا۔ میں رقم اس کے حوالے کر دوں گا اور رقم گننے کے بعد وہ فلمیں مجھے دے دے گا۔ نہ آپ کی طرف سے کوئی مداخلت ہوگی اور نہ ہماری طرف سے ۔۔۔ معاملہ صرف دو افراد کے درمیان ہی رہے گا۔ دھوکے فریب کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔"

"تم رقم کا بندوبست کرو مسٹر ایڈم! پرسوں شام پانچ بجے کا وقت مناسب رہے گا۔ مقام کے بارے میں تمہیں وقت سے ایک گھنٹا قبل مطلع کروں گی، تاکہ تم لوگ کوئی چال نہ چل سکو۔"

میں ٹرانسمیٹر کا سوئچ آف کر کے کلارا کی طرف مڑا "کیا خیال ہے؟" میں نے مسکرا کر کہا "میں نے ٹھیک کیا نا؟"

"تمہیں اس سے رقم کم کرانے کی کوشش کرنی چاہئے تھی۔ دس ملین ڈالر بہت بڑی رقم ہے۔ ہم اس کا بندوبست کیسے کریں گے؟"

"رقم کون ان کے حوالے کر رہا ہے۔ ہمیں تو ان سے فلمیں نکلوانی ہیں۔"

"اس سے کیا فائدہ ہوگا" مادام کلارا نے کہا "اگر تم نے ان سے فلمیں نکلوا لیں تو بھی ریٹا سالومن تو اندھیرے میں ہی رہے گی۔"

"میں صرف فلمیں ہی لے کر نہیں آؤں گا بلکہ اس شخص کو بھی اغوا کرا لاؤں گا جو فلمیں لے کر آئے گا۔ بس ایک آدمی ہاتھ آنے کی دیر ہے۔ ریٹا سالومن نے جن اندھیروں میں خود کو چھپا رکھا ہے وہاں روشنی ہی روشنی نظر آئے گی۔"

"اندھا دھند کوئی قدم اٹھاؤ گے تو کہیں ایسا نہ ہو کہ لینے کے دینے پڑ جائیں" کلارا نے گھبرا کر کہا۔ اس کے چہرے پر خوف کے گہرے بادل منڈلا رہے تھے۔

"میں نے تمہیں بتایا ہے کہ میں جو قدم بھی اٹھاتا ہوں پورے اعتماد سے اٹھاتا ہوں۔ میں نہ صرف رقم اس کے حوالے نہیں کروں گا بلکہ جو شخص بھی فلمیں لے کر آئے گا ظاہر ہے کہ اس کا تعلق ریٹا کے گروہ سے ہی ہوگا۔ اس کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ذریعے ہمیں ریٹا سالومن کے بارے میں کچھ نہ کچھ معلومات تو حاصل ہو ہی جائیں گی اور ہمیں اس وقت اسی چیز کی ضرورت ہے۔ ایک معمولی سا کلیو بھی ہمارے لئے بہت کار آمد ثابت ہو سکتا ہے۔"

مادام کلارا نے اثبات میں سر ہلایا "اگر تم اپنی اسکیم پر کامیابی سے عمل کر گزرے تو یہ ریٹا سالومن کی پہلی شکست ہوگی اور اس کے بعد تو لائن ہی لگ جائے گی۔ پھر میں اسے دیکھوں گی۔ اندھیروں میں رہ کر کام کرتی ہے" کلارا نے دانت پیسے "میں نے تم سے کہا تھا نا کہ وہ بہت چالاک ہے۔ ریٹا کوئی سراغ نہیں چھوڑتی۔ اب یہی دیکھ لو کہ اسے تمہارے بارے میں بھی سب کچھ معلوم ہے۔"

"سچی بات تو یہ ہے کہ اس وقت ریٹا سالومن نے مجھے بھی حیران کر دیا" میں نے سر ہلا کر کہا "ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میری ہر نقل و حرکت اس کی نگاہ میں تھی۔"

"تم نے اس سے یہ نہیں پوچھا کہ تم اس وقت کہاں ہو؟" کلارا نے مسکرا کر کہا۔

"مجھے کیا ضرورت ہے.... تم اگر مناسب سمجھوگی تو خود بتادوگی ورنہ میں ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں میں سر کھپانے کا عادی نہیں ہوں۔"

"ٹھیک ہے مسٹر ایڈم!" کلارا نے ایک طویل سانس لے کر کہا "اگر تم ریٹا سالومن کے آدمی کو پکڑلائے تو اپنے آخری امتحان میں بھی کامیاب ہو جاؤ گے۔ اس وقت تک تم یہیں رہو گے۔ میں تمہاری رہائش کے لئے کمرا تیار کرائے دیتی ہوں۔"

"نہیں کلارا!" میں نے نفی میں سر ہلایا "میں جہاں رہ رہا ہوں وہیں رہوں گا۔ کوئی ضرورت ہو تو مجھے بلا لینا ورنہ پرسوں شام چار بجے سے قبل میں تمہارے پاس آجاؤں گا۔"

کلارا نے مجھ سے رکنے پر اصرار نہیں کیا اور مجھے اپنی ایک کار میں ہوٹل بھجوا دیا۔ اس بار اس نے مجھ سے کچھ چھپانے کی ضرورت محسوس نہیں کی تھی۔

ہوٹل واپس پہنچا تو تین بج چکے تھے مگر فلورا جاگ رہی تھی۔ وہ ایک صوفے پر بیٹھی سگریٹ نوشی کر رہی تھی اور اس کے سامنے ٹیبل پر موجود ایش ٹرے میں سگریٹ کے ٹوٹے بھرے پڑے تھے۔

"آیئے مسٹر ایڈم ڈی فلوک!" مجھے دیکھ کر اس نے طنزیہ انداز میں کہا "فرصت مل گئی آپ کو؟"

"میں نے تم سے کہا تھا نا کہ تم میری لک ہو" میں نے صوفے پر بیٹھ کر جوتے اتارتے ہوئے کہا "جس کام میں ہاتھ ڈال رہا ہوں اس میں مجھے کامیابی ہو رہی ہے۔"

"میں کوئی بے جان چیز نہیں ہوں مسٹر ایڈم! جسے تم نے محض اپنے فائدے کے لئے یہاں لا کر ڈال دیا ہے" فلورا نے بڑے خراب لہجے میں کہا "میرے بھی کچھ جذبات و احساسات ہیں، تمہیں ان کا خیال کرنا پڑے گا۔"

"ضرور کروں گا" میں نے بڑے اطمینان سے کہا "مگر اس کے لئے مجھے مادام کلارا سے پوچھنا پڑے گا۔ معلوم نہیں وہ اسے پسند کریں یا نہ کریں۔"

"کیا مطلب؟" فلورا یکلخت ہی سیدھی ہو گئی "مادام کلارا سے تمہارا کیا تعلق؟"

"میں ابھی وہیں سے آرہا ہوں اور مادام نے ہی مجھے اس بات کی اجازت دی ہے کہ میں تمہیں اپنے ساتھ رکھ سکتا ہوں۔ اب اگر تم مجھ سے مطمئن نہیں ہو تو میں مادام کلارا سے بات کئے لیتا ہوں۔"

"نہیں" فلورا بوکھلا گئی "ان سے بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں تو ویسے ہی ایک بات کہہ رہی تھی۔"

"تم میری ضرورت ہو فلورا! لیکن میری یہ عادت ہے کہ جب تک میرے ساتھ کام کرنے والے مطمئن نہ ہوں میں بھی مطمئن نہیں ہو پاتا یا تو تم مکمل اطمینان کا اظہار کرو یا پھر یہ بتاؤ کہ تم کس طرح مطمئن ہو سکتی ہو۔"

"مادام کلارا کے حکم کے سامنے میری دم مارنے کی بھی مجال نہیں ہے۔ مجھے معلوم نہیں تھا کہ تم ان سے میرے بارے میں بات کر چکے ہو۔"

"یہ تو مجبوری والی بات ہوئی اور میں جبر کو اچھی نظروں سے نہیں دیکھتا۔ بھول جاؤ کہ مادام کلارا نے تمہارے بارے میں کچھ کہا ہے......"

"نہیں" فلورا نے نفی میں سر ہلایا "ان کی خواہش بھی ہمارے لئے حکم کا درجہ رکھتی ہے۔ جبر کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔"

"یہ صورتِ حال میرے لئے سخت ناپسندیدہ ہے۔ تم مادام کلارا کے حکم کے مطابق میرے ساتھ ہی رہو گی لیکن میری طرف سے تم پر کوئی پابندی نہیں ہوگی۔ تم جہاں چاہو جاؤ آؤ، جس سے چاہو ملو جلو، مجھے کسی بات پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا بس تمہیں اتنی سی پابندی قبول کرنی ہوگی کہ مجھے اپنی نقل و حرکت سے باخبر رکھنا تاکہ اگر کسی وقت میں تمہاری ضرورت محسوس کروں تو تم سے فوری رابطہ قائم کر سکوں۔"

"مادام کلارا سے تمہاری ملاقات ہوئی تھی یا ان سے کسی اور ذریعے سے بات ہوئی تھی؟" فلورا نے پوچھا۔

"میری ان سے براہ راست ملاقات ہوئی تھی۔ نہ صرف ملاقات ہوئی تھی بلکہ میں ان کی خواب گاہ میں دو گھنٹے گزار کر آرہا ہوں جہاں وہ میرے ساتھ تھیں۔"

"نہیں" فلورا کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں "میں دس سال سے ان کے لئے کام کر رہی ہوں مگر میری ان سے ایک آدھ بار ہی ملاقات ہوئی ہے۔ تم خوش قسمت ہو....."

"تم میری لک ہو اگر تم نہ ہوتیں تو ایسی کامیابیاں میرے حصے میں نہیں آسکتی تھیں" میں نے مسکرا کر کہا اور فلورا مجھے عجیب سی نظروں سے دیکھ کر رہ گئی۔

❀❀❀✱✱❀❀❀

"آیئے مسٹر ایڈم ڈی فلوک!" تہذیب نے مجھے دیکھ کر ہنستے ہوئے کہا "آپ ہی کی وجہ سے ہم نے ناشتا کرنے میں تاخیر کی مگر آپ نے اس سے بھی زیادہ تاخیر کر دی۔"

وہ لوگ ڈائننگ ٹیبل پر تھے اور ناشتا کر رہے تھے

"شکریہ محترمہ ریٹا سالومن آف فالکن" میں نے بھی ہنستے ہوئے کہا "رات تو تم نے کمال ہی کر دیا" میں ایک کرسی کھینچ کر ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھ گیا۔

"مجھے معلوم تھا کہ مادام کلارا نے تمہیں بلوا لیا ہے" تہذیب نے کہا "میں نے کچھ غلط تو نہیں کیا تا؟"

"تم نے بہت اچھا کیا تہذیب! رات تمہاری کال ریسیو ہونے کی وجہ سے بہت سا وقت بچ گیا۔ اچھا ہوا کہ کلارا کے سامنے ہی ساری باتیں طے ہو گئیں۔ وہ میری طرف سے بڑی حد تک مطمئن ہو چکی ہے۔"

"میں نے کوئی ایسی بات تو نہیں کی جس سے تمہارے لئے کوئی مشکل پیدا ہوئی ہو؟" تہذیب نے مجھے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اس کے بالکل برعکس میں حیران ہو رہا تھا کہ تم نے بالکل صحیح خطوط پر گفتگو کی۔ تم سے گفتگو شروع کرتے وقت مجھے بس یہی ایک خدشہ تھا کہ کہیں میری آواز سن کر تم بوکھلا نہ جاؤ۔"

"میں بہت بری طرح بوکھلا گئی تھی علی!" تہذیب نے کہا "اور ایک میں ہی کیا میری جگہ کوئی بھی ہوتا ایسی غیر متوقع صورتِ حال سے دوچار ہو کر اس کے ہوش ضرور اڑتے۔"

"لیکن تم نے اپنی بوکھلاہٹ پر بڑی خوب صورتی سے پردا ڈالا۔ ایک لمحے کو تو مجھے بھی ایسا محسوس ہوا تھا جیسے تم مجھ سے اتنی ہی ناواقف ہو کہ پہلی بار میں میرا نام بھی صاف نہیں سن سکیں۔"

"اس میں میڈم سے زیادہ بڈ کا کمال تھا" بڈ نے اکڑ کر کہا "میڈم میری ہدایات کی روشنی میں گفتگو کر رہی تھیں۔"

"کچھ خدا کا خوف کریں بڈ صاحب!" عاطف نے ہنس کر کہا "تمام گفتگو میڈم نے خود کی ہے کیا ہم لوگ اس وقت آپ کے ساتھ نہیں تھے؟"

"تم نے پھر میری پوزیشن خراب کرنے کی کوشش کی" بڈ نے عاطف کو گھورا "کیا ضروری ہے کہ تم ہمیشہ میرے خلاف ہی بولو۔"

"اس میں خلاف بولنے کی کیا بات ہو گئی مسٹر بڈ؟" طلحہ نے کہا "یہ تو حقیقت ہے کہ میڈم خود ہی تمام باتیں کر رہی تھیں اور آپ کا کارنامہ صرف یہ تھا کہ آپ کار ڈرائیو کر رہے تھے۔"

"تمہیں بھی ٹانگ اڑانے کا شوق ہوا" بڈ نے ہاتھ نچا کر کہا "مجھے لگتا ہے تم دونوں نے میرے خلاف گٹھ جوڑ کر لیا ہے۔"

"ایسی باتیں نظر انداز کر دیا کرو بڈ!" میں نے سنجیدگی سے کہا "بڑے لوگوں کے خلاف اکثر سازشیں ہوتی ہیں مگر چھوٹے لوگ ان کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔"

"تم عقل مند ہو چیف!" بڈ نے بھی بڑی سنجیدگی سے کہا "اور ہمیشہ درست مشورے دیتے ہو۔ اب میں ان دونوں کو خاطر میں نہیں لاؤں گا" بڈ کی اس بات پر سب کو ہنسی آگئی اور بڈ نے چونک کر باری باری سب کو دیکھا "تم لوگ ہنس کیوں رہے ہو؟" اس نے مشکوک انداز میں کہا "یقیناً پھر میرے خلاف کوئی سازش ہو رہی ہے۔"

اس کا انداز ایسا تھا کہ سب کی ہنسی تیز ہو گئی اور میں نے جلدی سے کہا "تم پاگل مت کرو بڈ! میں ان لوگوں کی کوئی سازش کامیاب نہیں ہونے دوں گا۔"

"ویسے یہ حقیقت ہے کہ اس وقت، مادام کلارا کو کال کرنے کا مشورہ بڈ نے ہی دیا تھا" تہذیب نے ہنسی ضبط کرتے ہوئے کہا "یہ تمہیں کراؤن کلب پہنچانے کے بعد واپس نہیں آیا تھا۔ پھر جب اس نے بند وین کو وہاں آتے دیکھا تو اسے کچھ شبہ ہوا۔ کسی بند وین کا کراؤن کلب میں کیا کام ہو سکتا تھا؟ وین وہاں سے جلد ہی واپس روانہ ہو گئی اور بڈ نے مادام کلارا کے محل تک وین کا پیچھا کیا۔ بڈ کو یقین کی حد تک شبہ تھا کہ تمہیں اسی وین ہی میں لے جایا گیا ہے۔ اسی بنیاد پر بڈ نے مادام کلارا کو کال کرنے کا مشورہ دیا تھا۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"بڈ بلاشبہ ذہین ہے۔ مجھے دشمن کے گڑھ میں جاتے دیکھ کر بے چین ہو گیا ہو گا اس لئے اس نے اتنا معقول مشورہ دے بھی دیا ورنہ اسے اپنے مسخرے پن سے ہی فرصت نہیں ملتی۔"

"تم بڈ کو مسخرہ کہہ رہے ہو چیف!" بڈ بگڑ کر کھڑا ہو گیا۔

"بیٹھ جاؤ بڈ!" میں نے ہاتھ اٹھا کر کہا "رات میں بڑی مشکل میں پھنس گیا تھا۔ فاکس ٹریٹ کے پاس سے کلارا نے مجھے بلوالیا۔ وہاں دو افراد موجود تھے جن میں سے ایک لی کوان تھا۔۔۔"

"کیا؟" تہذیب حیرت سے اچھل پڑی "ماسٹر لی کوان وہاں موجود تھا اور اس نے تمہیں نہیں پہچانا؟"

"پہچانا کیوں نہیں ہو گا مگر تم اس کے کردار سے واقف ہو۔ اس نے مجھے پہچاننے کے باوجود کسی ردِ عمل کا اظہار نہیں کیا۔"

"سوال یہ ہے کہ ماسٹر لی کوان کو تمہارے سامنے لایا ہی کیوں گیا؟" تہذیب نے کہا۔

"وہ تنہا نہیں تھا، اس کے ساتھ ایک اور شخص بھی تھا۔ کلارا چاہتی تھی کہ میں ان دونوں میں سے کسی ایک سے مقابلہ کروں مگر میں نے انکار کر دیا۔ لی کوان کے بارے میں تو میں جانتا ہی تھا کہ اسے شکست دینا میرے بس سے باہر ہے۔ دوسرا شخص بھی بہت خطرناک نظر آ رہا تھا اس سے مقابلہ کرنے کی صورت میں ممکن ہے مجھے کسی نقصان سے دوچار ہو جانا پڑتا اس لئے میں مقابلے سے پہلو تہی کر گیا۔ ویسے بھی اس قسم کے نمائشی مقابلے مجھے بے ہودہ محسوس ہوتے ہیں۔"

"تم نے لی کوان کے بارے میں بتا کر عجیب سی بے چینی میں مبتلا کر دیا ہے۔ اس سے ملنے کو جی چاہنے لگا ہے" تہذیب نے کہا۔

"ہاں، وہ بہت پراسرار ہے۔ ان لوگوں کا ملازم ہوتے ہوئے بھی ان کے خلاف ہے اور ہم سے متفق ہونے کے باوجود کھل کر ہمارا ساتھ نہیں دیتا۔"

"زندگی رہی تو اس سے میری ملاقات بھی ہو جائے گی ۔۔۔ لیکن ریڈل کے بارے میں بھی کچھ پتا چلا یا نہیں؟" تہذیب نے کہا۔

"مادام کلارا نے اینگلز کا نام بھی نہیں لیا۔ ساری باتیں اس نے اپنے اور اپنے گروہ کے حوالے سے کیں لیکن مجھے شبہ ہے کہ ریڈل بھی شی گورائے میں ہی موجود ہے۔"

"ممکن ہے تمہارا خیال درست ہو ۔۔۔ لیکن اگر وہ یہاں موجود ہوتا تو اب تک کچھ نہ کچھ کر گزرا ہوتا۔"

"کچھ بھی نہیں کر سکتا تھا علاوہ اپنے بال نوچنے کے ۔۔۔ ہم نے ایسا کوئی موقع ہی نہیں دیا۔ اور فرض کرو وہ یہاں نہیں ہے تو بھی کیا ہوا۔ اس تک تمام رپورٹیں پہنچ رہی ہوں گی اور یقین کرو وہ اپنے سر کے بال ضرور نوچ رہا ہو گا۔ ایک بار اس نے ہم پر دھوکے سے وار کیا تھا اور اس میں کامیاب ہونے کے بعد خود کو واقعی سپرمین سمجھنے لگا تھا۔ یہ تو اسے اب معلوم ہو گا کہ وہ کتنے پانی میں ہے۔"

"کل شام مادام کلارا کی طرف سے فلمیں وصول کرنے تم آؤ گے؟" تہذیب نے پوچھا۔

"ہاں" میں نے کہا "اور اب تم پوچھو گی کہ فلمیں لے کر کون جائے گا۔ میں اسی لئے یہاں آیا ہوں کہ تمہیں اپنے منصوبے سے آگاہ کر دوں۔"

❁❁❁✱✱❁❁❁

اگلے روز شام کو چار بجے میں مادام کلارا کی خواب گاہ میں موجود تھا۔ وہ ایک عجیب سے عالمِ اضطراب میں تھی۔ اسے میری ناکامی کی بہت فکر تھی۔

"اگر تم یہ محسوس کرو کہ ریناسالومن کے آدمی کو اغوا نہیں کر سکتے تو زبردستی مت کرنا" اس نے چوتھی بار یہی بات کہی "اس وقت ریناسالومن سے زیادہ فلموں کی اہمیت ہے"

"اغوا نہ کر سکنے کا کیا سوال ہے" میں نے چڑ کر کہا "آخر تم اس قدر مضطرب کیوں ہو؟ اگر تمہیں میری صلاحیتوں پر اعتماد نہیں ہے تو میری جگہ کسی اور کو بھیج دو۔"

"تمہاری صلاحیتوں سے انکار ممکن نہیں ۔۔۔ مجھے خاص طور پر تمہارا پُراعتماد انداز بہت زیادہ پسند آیا ہے لیکن ہم ریناسالومن کے ساتھ جو بدعہدی کرنے جا رہے ہیں اس کا نتیجہ کہیں خراب نہ نکل آئے۔"

"اچھا تو پھر جیسا تم کہو ویسا کر لوں ۔۔۔ رقم کا انتظام تو تم کر ہی چکی ہو۔ میں رقم اس کے حوالے کر کے جو کچھ وہ دے گا، لے آؤں گا۔"

"جو کچھ وہ دے گا لے آؤں گا" مادام کلارا نے کچھ نہ سمجھنے والے انداز میں کہا "تمہارا مطلب کیا ہے؟"

"فلمیں نہ میں نے دیکھی ہیں اور نہ تم نے دیکھی ہیں۔ ہمیں یہ کیسے معلوم ہو گا کہ جو کچھ ہمیں دیا جا رہا ہے وہ ہماری مطلوبہ چیز ہی ہے؟"

"تم تو معاملے کو الجھائے دے رہے ہو" مادام کلارا نے تروش انداز میں کہا "یہ مسئلہ تو واقعی ہے لیکن اس کا حل کیا ہو گا؟"

"اس کا حل وہی ہے جو میں کہہ رہا ہوں۔ جو شخص

فلمیں لے کر آئے گا میں اس کو اٹھا لاؤں گا۔"

"جو اعتراض تم نے اس وقت اٹھایا ہے کیا وہ اس وقت تمہارے ذہن میں نہیں تھا جب تم پرسوں رات ٹرانسمیٹر پر ریناسالومن سے گفتگو کر رہے تھے؟"

"کیوں نہیں تھا ۔۔۔ لیکن یہ بھی ذہن میں تھا کہ مجھے کیا کرنا ہے۔ اس لئے میں نے یہ مسئلہ اٹھایا ہی نہیں۔"

"فرض کرو ۔۔۔ اور فرض کیا کرنا ہے یہ بات تو یقینی ہے کہ اپنے آدمی کے غائب ہونے پر ریناسالومن ہمارے خلاف حرکت میں آ جائے گی۔ ہم اندھیرے کے تیر کا مقابلہ کس طرح کریں گے؟"

"دیکھو کلارا! اس کے گروہ سے تصادم ناگزیر ہے۔ آج نہیں تو کل یہ تو ہونا ہی ہے۔ اس وقت ہمیں ایک موقع مل رہا ہے کہ ہم اس کے ایک آدمی کو پکڑ کر اس کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ معلوم نہیں آئندہ ایسا کوئی موقع ملے یا نہ ملے۔ اگر تم بہت زیادہ تردد کا شکار ہو رہی ہو تو میں اس معاملے سے دستبردار ہونے کو بھی تیار ہوں۔"

"نن ۔۔۔ نہیں، میرا یہ مطلب نہیں تھا۔ میں تو یہ چاہ رہی ہوں کہ جو قدم بھی اٹھایا جائے پہلے اس کے ہر پہلو پر غور و فکر کر لیا جائے۔"

"میں تمہیں ایک بات بتاؤں کلارا" میں نے اچانک کہا "اسے لکھ لو کہ ریناسالومن تمہیں بے وقوف بنا رہی ہے اس کا آدمی رقم تو لے جائے گا اور فلموں کے بجائے یا تو نقلی فلمیں یا کوئی اور چیز ہمارے حوالے کر جائے گا۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ اسے رقم لے کر جانے ہی نہ دیا جائے۔ اب رہا اس بات کا سوال کہ ہم ریناسالومن سے کیا کہیں گے تو جب اس کے آدمی کے پاس سے فلمیں ہی برآمد نہیں ہوں گی تو پھر ڈرنا کیسا ۔۔۔ ہم اس سے کہہ نہیں سکتے کہ اس نے ہمیں دھوکا دینے کی کوشش کی ہے اور آئندہ اس کے ساتھ کوئی معاملہ نہیں کیا جائے گا۔"

"تم سمجھتے کیوں نہیں" کلارا نے بے بسی سے کہا "ہم اس سے یہ بات کیسے کہہ سکتے ہیں کہ اس سے آئندہ کوئی معاملہ نہیں کیا جائے گا۔ ان فلموں کی بہت اہمیت ہے۔ ہم اس کے سامنے مجبور رہیں گے۔"

"اور تم یہ بات نظر انداز کر رہی ہو کہ اس کا ایک آدمی ہمارے قبضے میں ہو گا۔ ریناسالومن کا معمولی سا سراغ بھی مل گیا تو کیا تم اس کے لئے مسئلہ نہیں کھڑا کر دو گی۔ اسے اپنی جان بچانا مشکل ہو جائے گی۔"

کلارا کچھ دیر غور کرتی رہی پھر اس نے اثبات میں سر ہلایا "تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ یہی موقع ہے کہ ہمیں کوئی نہ کوئی قدم اٹھا لینا چاہئے لیکن یہ بھی تو ممکن ہے کہ اس شخص کی حفاظت پر بھی کچھ لوگ مامور ہوں؟"

"یہ میرا مسئلہ ہے" میں نے ہاتھ اٹھا کر کہا "اور میرے مسائل میرے لئے چھوڑ دو۔ میرا کام صرف اتنا ہے کہ اس شخص کو فلموں سمیت تمہاری خدمت میں حاضر کر دوں۔"

مادام کلارا مطمئن ہو گئی اور بولی "ٹھیک ہے" پھر اس نے چونک کر کہا "لیکن ابھی تک ریناسالومن نے رابطہ قائم نہیں کیا۔ سوا چار بج چکے ہیں۔"

اس کی بات ختم ہوتے ہی ٹرانسمیٹر پر اشارہ موصول ہوا۔ میں نے آگے بڑھ کر ٹرانسمیٹر کا سوئچ آن کیا۔

"اٹ از ریناسالومن آف فالکن" دوسری طرف سے تہذیب کی آواز آ رہی تھی "مجھے ایڈم ڈی فلوک سے بات کرنی ہے۔"

"ایڈم ڈی فلوک آپ کی خدمت میں حاضر ہے میڈم!" میں نے کہا "میں آپ کی کال کا منتظر تھا۔"

"تم نے رقم کا بندوبست تو کر ہی لیا ہو گا مسٹر ایڈم! اور اب صرف اس بات کے منتظر ہو گے کہ تمہیں رقم کس جگہ پہنچانے کا حکم دیا جاتا ہے۔"

"آپ کا اندازہ درست ہے میڈم! رقم سے بھرا ہوا بریف کیس آپ تک پہنچنے کے لئے آپ کے اشارے کا منتظر ہے۔"

"تم رقم لے کر روانہ ہو جاؤ مسٹر ایڈم! تمہاری منزل قومی شاہراہ کا بارھواں میل ہے۔ رقم تم خود لے کر آؤ گے۔ میرا آدمی رقم تم سے لے کر ماچس کی ڈبیا کے برابر ایک پیکٹ تمہارے حوالے کرے گا۔ فلمیں اس پیکٹ میں بڑی احتیاط کے ساتھ پیک کر دی گئی ہیں لیکن میں ایک بار پھر وارننگ دے رہی ہوں کہ اگر تم نے دھوکا دینے کی کوشش کی تو ریناسالومن شی گورائے میں زلزلہ لے آئے گی۔"

"بے فکر رہیں میڈم سالومن! میں رقم لے کر پہنچ رہا ہوں۔ آپ اپنے آدمی کو ہدایت کر سکتی ہیں کہ وہ موقع پر ہی رقم گن لے۔"

"تمہارا بہت بہت شکریہ مسٹر ایڈم!" تہذیب نے طنزیہ لہجے میں کہا "تم نے مجھے بہت کام کی بات بتائی ہے۔ میں مرتے دم تک تمہاری احسان مند رہوں گی۔ بس اب تم فوراً روانہ ہو جاؤ۔"

میں نے سلسلہ منقطع کیا اور مادام کلارا بولی "تم نے دیکھا کہ اس کی زبان کس قدر زہر میں بجھی ہوئی ہے۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"فکر نہ کرو کلارا!" میں نے بڑی بے تکلفی سے اس کا شانہ تھپ تھپایا "ایک آدھ دن کی بات اور رہ گئی ہے۔ پھر میں اس ناگن کا سارا زہر نکال دوں گا۔"

رقم سے بھرا ہوا وزنی بریف کیس لے کر میں کار کی عقبی نشست پر بیٹھا ہوا تھا۔ کار ڈرائیور چلا رہا تھا اور کار کا تعلق مادام کلارا سے تھا۔ ڈرائیور بھی اس کا ملازم تھا۔ پروگرام کے مطابق ڈرائیور مجھے قومی شاہراہ کے بارھویں میل پر اتار کر کار واپس لے آتا۔ میں نے تو مادام کلارا سے کہا تھا کہ رقم کا انتظام کرنے کی ضرورت نہیں ہے مگر وہ نہیں مانی تھی۔ معلوم نہیں ان فلموں میں کیا تھا جس کی وجہ سے وہ ذرا سا بھی رسک لینے کو تیار نہیں تھی۔

شام کا وقت تھا اور شی کورائے کی سڑکوں پر رش تھا۔ قومی شاہراہ تک پہنچنے کے لئے ان سڑکوں سے گزرنا ضروری تھا جہاں اس وقت ٹریفک بہت زیادہ ہوا کرتا تھا۔ قومی شاہ راہ تک پہنچتے پہنچتے آدھا گھنٹا گزر چکا تھا لیکن ہائی وے پر سفر کرتے ہوئے بارہ میل کا فاصلہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ ڈرائیور جس رفتار سے گاڑی چلا رہا تھا اس کے پیش نظر توقع تھی کہ وہ دس منٹ سے کم میں ہی بارھویں میل تک پہنچا دے گا۔

لیکن بارھویں میل تک پہنچنے کی نوبت ہی نہیں آئی۔ اس سے پہلے ہی ایک تیز رفتار کار نے ہماری گاڑی کو اوور ٹیک کیا اور اس طرح کیا کہ ہمارے ڈرائیور کو رفتار سست کرنی پڑی۔ ڈرائیور نے ہارن دیا مگر اگلی کار کے ڈرائیور پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ وہ بدستور ہمیں سڑک کے کنارے کی طرف دبا رہا تھا۔ میں دیکھ چکا تھا کہ اگلی کار میں ڈرائیور کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔

"گاڑی سڑک سے نیچے اتار کر روک دو" میں نے ڈرائیور سے کہا۔

"مجھے حکم دیا گیا تھا کہ آپ کو بارھویں میل پر اتار کر آؤں لہٰذا آپ کو وہاں تک پہنچانا میری ذمے داری ہے۔ اس سے پہلے میں گاڑی نہیں روک سکتا۔"

"میں حکم عدولی کرنے والوں کی کھوپڑی توڑ دیا کرتا ہوں" میں نے خوں خوار لہجے میں کہا اور عقب سے اس کی گدی مضبوطی سے پکڑلی۔ اتنی دیر میں اگلی گاڑی نے ہماری گاڑی کو اس حد تک دبا دیا تھا کہ اب دونوں گاڑیاں رینگنے کی رفتار سے چل رہی تھیں۔ پھر ڈرائیور نے یہی مناسب سمجھا کہ میری بات مان ہی لے۔ گاڑی تو اسے روکنی ہی پڑتی لہٰذا اس نے گاڑی سڑک سے اتار کر روک دی۔ اگلی گاڑی کے ڈرائیور نے کار اس طرح روکی تھی کہ ہماری گاڑی کے لئے آگے جانے کی گنجائش ہی نہیں بچی تھی۔

"تم گاڑی لے کر واپس چلے جاؤ" میں نے ڈرائیور سے کہا اور کار سے اتر کر اگلی گاڑی کی طرف بڑھ گیا "کیا بات ہے؟" میں نے اگلی کار کے ڈرائیور سے کہا "تم نے ہمیں کیوں روکا ہے؟"

"گاڑی میں بیٹھ جاؤ اور رقم میرے حوالے کردو" اس نے کہا۔ وہ ایک سیاہ فام شیدی تھا اور شکل سے ہی چھٹا ہوا بدمعاش نظر آرہا تھا۔

"مجھ سے تو بارھویں میل پر پہنچنے کو کہا گیا تھا۔" میں نے اس کی برابر والی نشست پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"پروگرام تبدیل ہوگیا" اس نے بے پروائی سے کہا "رقم میرے حوالے کرو اور اپنی چیز لے کر یہاں سے دفع ہوجاؤ۔"

"یہ لو رقم گن کر اپنا اطمینان کرلو" میں نے بریف کیس اس کی طرف بڑھایا۔ اس نے بریف کیس مجھ سے لے کر کھولا۔ ایک نظر بریف کیس کے اندر ڈالنے کے بعد وہ مطمئن ہوگیا اور اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا پیکٹ نکال کر میری طرف بڑھایا۔

"اب جلدی سے دفع ہوجاؤ‘ مجھے واپس بھی پہنچنا ہے" اس نے انتہائی توہین آمیز لہجے میں کہا مگر میں نے اس بار بھی اس کا لہجہ نظرانداز کردیا۔

"دفع ہونے سے قبل میری طرف سے یہ تحفہ قبول کرلو" میں نے جیب سے ایک رومال نکال اس کی طرف بڑھایا "فرانس کا رومال ہے اور ایوننگ ان پیرس کی خوشبو سے معطر ہے۔"

اس نے رومال کو حریص نگاہوں سے دیکھا۔ ایک لمحے کے لئے اس کے چہرے پر تذبذب کے آثار نظر آئے۔ شاید وہ یہ فیصلہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ اس نادر تحفے کو قبول کرے یا انکار کردے۔ آخرکار اس نے تحفہ قبول کرنے کا فیصلہ کیا۔

"لاؤ" اس نے ہاتھ بڑھا کر مجھ سے رومال لیا اور اسے ناک سے لگا کر ایوننگ ان پیرس کی خوشبو سونگھنے کی کوشش کی۔ اس نے بہت گہری سانس لی تھی۔ وجہ یہ تھی کہ شاید اس نے کبھی ایوننگ ان پیرس کا نام بھی نہیں سنا ہوگا۔ اسی لئے اس خوشبو کا زیادہ سے زیادہ حصہ ایک ہی بار میں اپنے اندر اتار لینا چاہتا تھا۔ مگر وہاں ایوننگ ان پیرس تھی ہی کب ....وہ تو کلوروفارم میں بھیگا ہوا رومال تھا۔

"یہ کیسی ایوننگ ان پیرس ہے" اس نے لڑکھڑاتی ہوئی آواز میں کہا اور اب کلوروفارم اس پر اثرانداز ہو چکا تھا۔

"اکیلے دفع ہونے کے ارادے سے نہیں آیا تھا" میں نے مسکرا کر کہا "پہلے ہی سے تمہیں ساتھ لے کر دفع ہونے کا پروگرام بنالیا تھا۔"

اس نے آنکھیں پھاڑ کر مجھے دیکھنے کی کوشش کی اور پھر بڑی فرماں برداری سے اپنا سر اسٹیئرنگ وھیل سے ٹکا دیا۔ وہ بے ہوش ہوچکا تھا۔

اسے پچھلی نشست پر منتقل کرنے میں ذرا سی دشواری تو ہوئی مگر میں نے اس کام میں زیادہ دیر نہیں لگائی۔ ہائی وے پر سے تیز رفتار گاڑیاں گزر رہی تھیں۔ زیادہ دیر لگانے کی صورت میں کوئی ہماری طرف متوجہ بھی ہوسکتا تھا۔

واپسی کا سفر اسی کار پر ہوا تھا اور میں نے خاصی تیز رفتاری کا مظاہرہ کیا تھا۔ کلارا نے شاید میرے لئے خصوصی ہدایات دے دی تھیں اسی لئے مجھے گیٹ پر نہیں روکا گیا۔

"کیا رہا؟" کلارا جھپٹتی ہوئی گاڑی کی طرف آئی تھی۔ وہ عمارت کے باہر ہی ٹہل رہی تھی۔

"کامیابی" میں نے دو انگلیوں سے وی کا نشان بنا کر کہا "میں نے تم سے کہا تھا کہ کچھ نہیں ہوگا مگر تم خواہ مخواہ گھبرا رہی تھیں۔"

"تم ......تم اس شخص کو بھی اغوا کر لائے" کلارا نے حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر کہا۔

"یہ کار بھی انہی لوگوں کی ہے" میں نے مسکرا کر کہا "اسے تم میری طرف سے ... ... سکتی ہو۔"

کلارا نے پچھلے دروازے ... ... سے اندر جھانک کر اس کلوٹے کو دیکھنے کی کوشش کی مگر وہ تو اگلی اور پچھلی نشست کے خلا میں منہ کے بل گرا ہوا تھا اس لئے کلارا اس کی صورت نہیں دیکھ سکی۔ تاہم اس نے اپنے دو آدمیوں کو بلایا۔

"اسے بڑی حفاظت سے عقوبت خانے میں پہنچادو" کلارا نے اپنے آدمیوں کو حکم دیا "اس پر تشدد کرنا ہے خیال رہے کہ یہ خودکشی نہ کرنے پائے۔"

اپنے آدمیوں کو حکم دے کر وہ پلٹی اور میرا ہاتھ پکڑ لیا "آؤ ہم ڈرائنگ روم میں چلتے ہیں۔ تم نے بہت بڑا کارنامہ کیا ہے۔"

میں اس کے ساتھ ڈرائنگ روم میں پہنچا اور بریف کیس اس کے حوالے کردیا۔ پھر جیب سے وہ پیکٹ بھی نکال کر اسے دے دیا جو اس کلوٹے نے مجھے دیا تھا۔

سب رنگ ڈائجسٹ میں قسط وار شائع ہونے والا سلسلہ
اقابلا
مکمل دو حصوں میں
تاریک براعظم کے پُراسرار ماحول میں جنم لینے والی ایک حیرت انگیز داستان جہاں کالے جادو اور عقل کے مقابلے برپا ہوتے تھے۔
وحشی قبائل اور ان کے وحشیانہ رسم و رواج کی ایک ناقابل یقین سرگزشت ——— ان تاریک اور گمنام جزیروں
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
کتابی شکل میں پہلی بار منظر عام پر آئی ہے
قیمت فی حصہ ۔/۴۰ روپے، علاوہ محصول ڈاک
پتہ ذیل پر رجوع کریں
کتابیات پبلی کیشنز
پوسٹ بکس نمبر ۲۳ ○ کراچی ۱

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"میں نے یہ پیکٹ کھول کر نہیں دیکھا" میں نے کلارا سے کہا "اور نہ ہی میں نے کبھی مائیکرو فلمیں دیکھی ہیں لیکن مجھے یقین ہے کہ اس میں سے کم از کم دو مائیکرو فلمیں تو ہرگز نہیں نکلیں گی اور اگر نکلیں بھی تو مطلوبہ فلمیں نہیں ہوں گی۔"

کلارا نے حیرت سے مجھے دیکھا "یہ بات تم اتنے یقین سے کس طرح کہہ سکتے ہو؟" اس نے پیکٹ مجھ سے لیتے ہوئے کہا۔

"ریناسالومن کے بارے میں میں نے یہی اندازہ لگایا ہے۔ ویسے بھی میں جرائم کی دنیا کا آدمی ہوں جہاں اس قسم کے سودوں کا انجام یہی ہوا کرتا ہے۔"

اتنی دیر میں مادام کلارا نے پیکٹ کھول ڈالا تھا۔ پیکٹ کے اندر روئی بھری ہوئی تھی اور روئی کے درمیان چار عدد بٹن رکھے ہوئے تھے۔

"تمہارا اندازہ درست ثابت ہوا" مادام کلارا اچھل کر کھڑی ہوگئی "ہمارے ساتھ دھوکا ہوا ہے۔"

"تو اس میں فکر کرنے کی کیا بات ہے؟" میں نے بڑے سکون سے کہا "اگر اس نے دھوکا کیا ہے تو دھوکا کھایا بھی تو ہے۔"

"میں اس کمینی کا خون پی جاؤں گی" کلارا نے مٹھیاں بھینچ کر کہا "مادام کلارا کے ساتھ دھوکا کر کے کوئی شخص شی گورا ئے میں نہیں رہ سکتا۔"

"غصہ کرنے کی کیا ضرورت ہے کلارا! اپنی توجہ جلد از جلد اس شخص پر مرکوز کرو جو اس وقت تک عقوبت خانے میں پہنچ چکا ہوگا۔"

"ہاں' چلو" کلارا نے چونک کر کہا "اس کی زبان کھلوانے میں واقعی جلدی کرنی چاہئے۔"

میں کلارا کے ساتھ عقوبت خانے میں پہنچا جہاں اس شخص کو بندشوں میں جکڑا جا چکا تھا۔ نہ صرف اسے بندشوں میں جکڑا ہوا تھا بلکہ اس کی بے ہوشی بھی زائل کر دی گئی تھی۔

"یہ تم لوگوں نے کسے رسیوں میں جکڑ دیا" وہ اسے دیکھ کر اپنے آدمیوں پر الٹ پڑی "یہ یہاں کس طرح پہنچا؟"

"آ ـــــ آپ ہی نے تو حکم دیا تھا مادام!" ایک شخص نے ڈرتے ڈرتے کہا اور کلارا میری طرف گھوم گئی۔

"یہ تم نے کیا حرکت کی؟" اس نے مجھے گھورتے ہوئے کہا "جانتے ہو یہ شخص کون ہے؟"

"ریناسالومن کا آدمی ہے" میں نے بڑے اطمینان سے کہا "جسے اس نے مجھ سے رقم وصول کرنے کے لیے بھیجا تھا۔"

"یہ کیا بکواس ہے" مادام کلارا دہاڑی "یہ ریناسالومن کا آدمی کیسے ہو سکتا ہے؟"

"آخر بات کیا ہے کلارا؟" میں نے اس کے لہجے کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا "تم اسے دیکھ کر اتنی حواس باختہ کیوں ہوگئی ہو؟"

"یہ ـــــ یہ جیمس چارلی کا محافظ خصوصی ہے" کلارا نے کہا اور میں سناٹے میں آگیا۔ میں نے بڈ کو ہدایت کی تھی کہ ان کے گروہ کے کسی آدمی کو رقم وصول کرنے بھیج دے۔ میرا پروگرام یہی تھا کہ جب میں اسے پکڑ کر کلارا کی خدمت میں پیش کروں گا تو کلارا کو مزا آجائے گا۔ میرا خیال تھا کہ بڈ اس کام کے لئے کسی چھوٹے موٹے آدمی کو توڑنے کی کوشش کرے گا۔ مجھے کیا معلوم تھا کہ وہ مردود اس کام کے لئے ایک اہم آدمی کا انتخاب کرے گا لیکن ایک طرح سے یہ اچھا ہی ہوا تھا۔ کلارا کے چہرے پر نظر آنے والے تاثرات بتا رہے تھے کہ کلوٹے کو دیکھ کر اسے شدید صدمہ پہنچا ہے۔

"اس کا مطلب یہ ہوا کہ ریناسالومن کی جڑیں تمہارے گروہ کے اندر تک پھیلی ہوئی ہیں" میں نے خشک لہجے میں کہا "مجھے بتاؤ کہ ایسی صورت میں کوئی کیا کر سکتا ہے؟"

"میں نہیں مان سکتی" کلارا نے ہذیانی انداز میں کہا "ضرور کہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔"

کلوٹے کے چہرے پر تو کلارا کو دیکھتے ہی مردنی چھا گئی تھی۔ اسے کیا معلوم تھا کہ وہ خود اپنے گروہ کے خلاف کسی کام میں ملوث ہوگیا ہے۔

"سب کچھ آنکھوں سے دیکھتے ہوئے بھی تم انکار کر دو تو اس کا کیا علاج ہے؟" میں نے بے پروائی سے شانے اچکائے "میں نے تو اپنا کام کر دیا۔ اب تم جانو اور تمہارا کام جانے۔"

کلارا اس شخص کو گھورنے لگی "تو سن رہا ہے؟" اس نے یوں کہا جیسے وہ شخص بہرہ ہو "بتا کیا یہ سب کچھ درست ہے تو دشمنوں کا آلہ کار بنا ہوا ہے؟"

"یہ ـــــ یہ غلط ہے مادام!" اس نے بھرائی ہوئی آواز میں بمشکل کہا۔

"کیا تو مسٹر ایڈم سے رقم وصول کرنے نہیں پہنچا تھا؟" کلارا دہاڑی "اور کیا تو نے ایک پیکٹ ان کے حوالے نہیں کیا تھا؟"

"یس مادام!" اس نے مشینی انداز میں کہا اور اپنے خشک ہوتے ہوئے ہونٹوں پر زبان پھیرنے لگا۔

"تم نے دیکھا؟" میں نے اس کی طرف دیکھ کر بائیں آنکھ دبائی "مجھے دفع کرنے کا کیا انجام ہوا ہے۔"

وہ مجھے بے بسی سے دیکھ کر رہ گیا اور کلارا نے مجھ سے کہا "اس سے تم خود ہی پوچھ گچھ کرو۔"

"تم ریناسالومن کے لئے کب سے کام کر رہے ہو؟" میں نے خالص پولیس والوں کے سے انداز میں کہا اور وہ مزید بوکھلا گیا۔

"کک ـــــ کون ریناسالومن؟" اس نے ہکلاتے ہوئے کہا "میں نہیں جانتا وہ کون ہے۔"

"شرم کرو ـــــ جس تھالی میں کھاتے ہو اسی میں چھید کرتے ہو۔ تمہیں مادام کلارا کو ڈبل کراس کرتے ہوئے ذرا بھی شرم نہیں آئی۔"

"یہ ـــــ یہ الزام ہے۔ میں مادام کلارا سے غداری کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔"

"کیوں نہیں کر سکتے؟" میں نے مضحکانہ انداز میں کہا "دس ملین ڈالر بہت بڑی رقم ہوتی ہے۔ اتنی بڑی کہ ایک بار تو فرشتہ بھی بہک جائے اور تم فرشتے بہرحال نہیں ہو۔"

کلارا نے میری بات سن کر یوں اثبات میں سر ہلایا جیسے وہ میری بات سے متفق ہو۔

"میں نے دس فیصد معاوضے پر یہ کام کرنے کی ہامی بھری تھی" کلوٹے نے جلدی سے کہا "مجھے نہیں معلوم تھا کہ مجھے مادام کلارا کے خلاف کام کرنا ہوگا ورنہ میں ہرگز اس کام کے لئے ہامی نہ بھرتا۔"

"تم بکواس کر رہے ہو" میں نے اسے گھورا "اور اگر یہ سچ ہے تو اس شخص کا حلیہ بتاؤ۔"

"وہ ایک درمیانہ قد کا آدمی تھا۔ گھنی داڑھی مونچھیں اور آنکھوں پر سیاہ رنگ کی عینک لگائے ہوئے تھا۔ اس نے کہا تھا کہ محض ایک گھنٹے کا کام ہے اور جو بھی رقم وصول ہوئی اس کا دس فیصد مجھے دیا جائے گا۔"

"بے وقوف بنا رہے ہو" میں نے اسے گھورا "اتنی بڑی رقم کے لئے تو بھائی بھائی کا گلا کاٹ سکتا ہے۔ کسی نے تم پر کس طرح اعتماد کر لیا؟"

اسے خود بھی احساس ہوگیا تھا کہ بہت برا پھنسا ہے۔ کلارا کو بھی یقین آگیا تھا کہ وہ ریناسالومن کے لئے کام کر رہا ہے۔

"یقین کرو میں بالکل سچ بول رہا ہوں" اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا "مجھے جان بوجھ کر اس جال میں پھنسایا گیا ہے میں کچھ نہیں جانتا۔"

"یہ اس طرح زبان نہیں کھولے گا کلارا!" میں نے کہا "اس پر تشدد نہیں بلکہ تشدد کی انتہا کرنی پڑے گی۔ تب کہیں جا کر شاید یہ کچھ اگلے ورنہ مجھے تو اس کے باوجود کوئی توقع نہیں ہے۔"

"میں تمہیں آخری موقع دے رہی ہوں" کلارا نے سرد لہجے میں کہا "اگر تم نے حقیقت نہ اگلی تو میں تم پر تشدد کا حکم دینے کے لئے مجبور ہو جاؤں گی۔"

"مجھ پر رحم کیجئے مادام!" وہ گڑگڑانے لگا "میں نے آپ سے کوئی جھوٹ نہیں بولا۔ مجھ میں اتنی مجال ہے ہی نہیں کہ آپ کے سامنے جھوٹ بول سکوں۔"

"اس پر ریناسالومن کے گہرے اثرات ہیں" میں نے کلارا کے کان میں کہا "یہ بغیر تشدد کے ہرگز زبان نہیں کھولے گا۔ تم کیوں اپنا وقت ضائع کر رہی ہو۔"

کلارا نے اثبات میں سر ہلایا اور میں نے اس تاثر کو مزید گہرا کرنے کے لئے کہا "دیکھو غلطی آدمی سے ہی ہوتی ہے۔ تم سے بھی اگر کوئی غلطی ہوگئی ہے تو اعتراف کر لو میں وعدہ کرتا ہوں کہ مادام سے کہہ کر تمہاری جاں بخشی کرا دوں گا۔"

"جب میں نے کچھ کیا ہی نہیں تو اعتراف کس بات کا کروں؟" وہ رو دینے والے انداز میں بولا "خدا کے واسطے میری بات پر یقین کرو' میں نے کچھ نہیں کیا۔"

میں دل ہی دل میں ہنس پڑا۔ ہر مجرم جب خود پھنستا ہے تو خدا کا واسطہ ضرور دیتا ہے۔ اس وقت اسے خدا یاد نہیں آتا جب وہ دوسروں پر مظالم کے پہاڑ توڑ رہا ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں سے مجھے کبھی ہمدردی نہیں محسوس ہوتی۔

"اس پر تشدد کرو" مادام کلارا نے اپنے آدمیوں سے کہا "اس وقت تک کرتے رہو جب تک کہ یہ زبان کھولنے پر نہ آمادہ ہو جائے۔ اس کے جسم کی ایک ایک ہڈی علیحدہ کر دو مگر اسے مرنا بھی نہیں چاہئے۔"

اپنے آدمیوں کو حکم دے کر کلارا پلٹی اور تیز قدموں سے باہر کی طرف چل پڑی۔ اس نے مجھ سے ساتھ آنے کو نہیں کہا تھا مگر میں بھی اس کے پیچھے پیچھے چل پڑا۔

"مجھے آرام کی ضرورت ہے مسٹر ایڈم!" کلارا نے مجھ سے کہا "تم اگر واپس جانا چاہو تو جا سکتے ہو۔"

"تمہیں آرام کی نہیں میری ضرورت ہے" میں نے اس کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے کہا "دس ملین ڈالر کی رقم

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہاتھ سے نکل جانا مذاق نہیں ہوتا۔ معلوم نہیں ریناسالومن کیا کرنے والی ہو؟"

"وہ کیا کرے گی؟" کلارا ایک جھٹکے سے رک گئی "اور تم مجھے کیا سمجھتے ہو؟" اس نے مجھے گھورتے ہوئے کہا "وہ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتی ـــــ میں اسے تگنی کا ناچ نچا سکتی ہوں۔"

"تم اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں" میں نے پُرسکون لہجے میں کہا "اس لئے کہ وہ اندھیرے کا تیر ہے اور اس نے تمہارے گروہ کے معلوم نہیں کتنے کارندوں کو اپنا آلۂ کار بنا رکھا ہے۔"

مادام کلارا کا سارا جوش و خروش ماند پڑ گیا۔ وہ اچانک ہی مضمحل نظر آنے لگی تھی "تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ مجھے تمہاری ضرورت ہے۔ میرے ساتھ آؤ" وہ پلٹی اور پھر اپنی خواب گاہ میں جاکر ہی رکی۔

"تمہاری عمر اتنی زیادہ تو نہیں لگتی" اس نے خواب گاہ میں مجھے بٹھانے کے بعد کہا "آخر تم نے اتنا تجربہ، ذہانت اور مہارت کہاں سے حاصل کی؟"

"ان میں سے کوئی ایک چیز بھی عمر کے ساتھ مشروط نہیں ہے" میں نے محتاط انداز میں کہا۔ پہلی بار مادام کلارا نے میری ذات کے بارے میں متجسسانہ رویے کا اظہار کیا تھا اور یہ کوئی اچھی علامت نہیں تھی۔

"ہمیں تمہارے بارے میں کچھ بھی نہیں معلوم ..... اور یہی ایک چیز ہے جس کی بنا پر ہم تمہارے ساتھ محتاط رویہ اختیار کرنے پر مجبور ہیں۔"

"میرے پاس بھی بتانے کو کچھ نہیں ہے۔ میں تو ایک بے ٹھکانا آدمی ہوں۔ بتاتے تو وہ لوگ ہیں جن کی کہیں جڑیں ہوتی ہیں" میں نے بے پروائی سے کہا "ایڈم ڈی فلوک کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس نے کبھی کسی کی خوشامد نہیں کی۔ لوگ خود ہی اس کے پیچھے دوڑتے رہے۔ اب اگر اس کے باوجود کوئی شکوک و شبہات کا اظہار کرے تو میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ اگر درمیان میں فلورا کا معاملہ نہ ہوتا تو آج تمہارے منہ سے مجھے یہ کچھ نہ سننا پڑتا۔"

"تمہاری جس بات نے مجھے سب سے زیادہ الجھن میں ڈالا ہے۔ وہ یہ ہے کہ آخر تم دس ملین ڈالر کی رقم لے کر فرار کیوں نہیں ہوگئے؟ یہ رقم پوری زندگی کے لئے کافی ہوتی تمہارے راستے میں کوئی رکاوٹ بھی نہیں تھی۔ مجھے تو شبہ ہونے لگا ہے کہ تم جرائم پیشہ تو ہرگز نہیں ہو۔"

"چھوٹی موٹی رقم پر میری نیت کبھی خراب نہیں ہوتی" میں نے مسکرا کر کہا "لہٰذا اپنے دماغ میں اس قسم کے خیالات کو جگہ مت دو۔"

"میں کہہ رہی ہوں اتنی بڑی رقم حاصل ہونے کے بعد تمہیں پوری زندگی کچھ کرنے کی ضرورت نہیں تھی اور تم اسے چھوٹی موٹی رقم قرار دے رہے ہو؟" مادام کلارا نے آنکھیں نکالیں "کیا تم مجھے مرعوب کرنے کی کوشش کر رہے ہو؟"

"مجھے ایسی کوئی کوشش کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی ـــــ لیکن میں تمہاری اس بات سے متفق نہیں ہوں اس رقم کو خرچ کرنے کی کوشش کے نتیجے میں مجھے اپنی ساری زندگی جیل میں گزارنی پڑتی۔"

"کیا کہنا چاہتے ہو؟" کلارا نے تیز لہجے میں کہا۔

"اس سے بہتر جعلی کرنسی میں خود تیار کر چکا ہوں۔" میں نے مسکرا کر کہا اور مادام کلارا اچھل پڑی۔ اس کی آنکھیں حیرت کی زیادتی سے پھیل گئی تھیں۔

"تم ـــــ تم نے کیسے شناخت کیا کہ یہ جعلی کرنسی ہے؟" اس نے تقریباً ہانپتے ہوئے کہا۔

"جعلی کرنسی شناخت کرنے کے لئے مجھے کچھ نہیں کرنا پڑتا۔ میں صرف ایک نظر ڈال کر اصل اور نقل کی تمیز کر سکتا ہوں اور میری یہ صلاحیت صرف کرنسی تک ہی محدود نہیں ہے۔ میں اصلی اور نقلی زیورات اور قیمتی پتھر بھی اتنی ہی آسانی سے شناخت کر لیتا ہوں۔"

مادام کلارا بے جان سے انداز میں صوفے پر گر پڑی "سمجھ میں نہیں آتا کہ تم چیز کیا ہو" اس نے بے بسی سے کہا "کبھی تم نے کسی سے دھوکا بھی کھایا ہے؟"

"دھوکے کھا کھا کر ہی تو اس مقام تک پہنچا ہوں۔" میں نے مسکرا کر کہا "مگر لوگ سمجھتے ہیں کہ مجھے گھر بیٹھے یہ سب کچھ حاصل ہوگیا ہے۔"

"اور اگر تمہیں ان نوٹوں کے جعلی ہونے کے بارے میں علم نہ ہوتا تو.....؟" مادام کلارا نے پوچھا۔

"فلورا کو ساتھ لے کر فرار ہوگیا ہوتا۔"

"تم جھوٹ بول رہے ہو" مادام کلارا ہنس پڑی "کوئی بھی اپنی نیت کا کھوٹ اتنی صفائی سے ظاہر نہیں کرتا۔"

"تم غلط چکر میں پڑ کر خود کو الجھا رہی ہو۔ مجھ پر شبہ کرکے اور میرے بارے میں سوچ سوچ کر خود کو ہلکان کر رہی ہو جب کہ اس سے تمہیں کچھ فائدہ نہیں ہوگا بلکہ نقصان ہی ہوگا۔ اصل مسئلے کی طرف سے تمہاری توجہ ہٹ جائے گی۔ تمہارا اصل مسئلہ ریناسالومن ہے۔ اس کی تنظیم فاکس جدید اور

سائنٹیفک طریقے پر کام کرتی ہے اور تم انہی فرسودہ طریقوں میں الجھی ہوئی ہو۔ اگر یہی حال رہا تو وہ تم پر چھا جائے گی۔"

"مجھے بتاؤ کہ میں کیا کروں؟" مادام کلارا نے بے بسی سے کہا "زندگی میں پہلی بار اتنی بے بسی محسوس کر رہی ہوں۔"

"معاف کرنا تم نے ریناسالومن کو بے نقاب کرنے کی کوئی سنجیدہ کوشش کی ہی نہیں ورنہ یہ اتنا بڑا مسئلہ نہیں تھا۔"

"تو تم نے ہی کون سا تیر مار لیا ـــــ سوالات تو تم نے بہت سے کئے تھے مگر نتیجہ کیا نکلا؟"

"اس حد تک تو ثابت ہوگیا کہ اس کی معلومات کا ذریعہ تمہارے اپنے لوگ ہیں۔ دیکھ لو وہ اس کے لئے کتنے اہم کام سرانجام دے رہے ہیں ـــــ اب تم اپنے ہی آدمی کی زبان نہ کھلوا سکو تو میں کیا کر سکتا ہوں۔"

"میں تو قائل ہو گئی ہوں" کلارا نے کہا "معلوم نہیں کون کون اس کے لئے کام کر رہا ہوگا۔"

ٹرانسمیٹر پر موصول ہونے والی کال سے ہماری گفتگو کا سلسلہ منقطع ہوگیا۔ کلارا نے کال اٹینڈ کی۔ دوسری طرف میری توقع کی مطابق تہذیب تھی۔

"تم ہی اس سے بات کرو" کلارا نے مجھ سے سرگوشی میں کہا اور میں آگے بڑھ کر ٹرانسمیٹر کے پاس پہنچ گیا "مجھے بہت افسوس ہے میڈم سالومن!" میں نے بلا کسی تمہید کے کہا "آپ نے ہمارے ساتھ دھوکا کیا؟"

"بکواس مت کرو" تہذیب نے بڑے خراب لہجے میں کہا "دھوکا تو ہمارے ساتھ ہوا ہے۔ تم نے ہمارے آدمی کو کیوں اغوا کیا؟"

"مجھے شبہ تھا کہ جو چیز وہ میرے حوالے کر رہا ہے وہ ہماری مطلوبہ شے نہیں ہے۔ اسے میں محض احتیاطاً اپنے ساتھ لے آیا تھا۔ اگر تصدیق ہو جاتی کہ اس کے دیے ہوئے پیکٹ میں مائیکرو فلمیں ہی ہیں تو ہم اسے چھوڑ دیتے مگر اب یہ ممکن نہیں ہے۔"

"جھوٹ مت بولو ایڈم! تمہاری نیت میں فتور تھا۔ تم ہمیں کسی طرح بھی مطمئن نہیں کر سکتے۔ تم اس کے ذریعے مجھ تک پہنچنا چاہتے ہو لیکن یاد رکھو تم اس کی زبان نہیں کھلوا سکو گے۔ اینگلز کے بہت سے لوگ ہمارے لئے مستقل کام کرتے ہیں اور تم ان میں سے ایک کی بھی نشان دہی نہیں کر سکتے۔ وہ ہمارے لئے کام کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ ہمارے لئے کام کرنے والا کبھی زبان نہیں کھولتا۔"

"یہ تمہاری خوش فہمی ہے ریناسالومن! ہمارے پاس تشدد کرنے کے ایسے ایسے طریقے ہیں کہ ایک بار تو مردہ بھی بول پڑے۔"

"مادام کلارا کو بتا دو کہ اس نے تباہی کو دعوت دی ہے۔ آج کی رات یہ فیصلہ ہو جائے گا کہ تم نے ہم سے جو بدعہدی کی ہے اس کا نتیجہ تمہارے حق میں کتنا خطرناک نکلنے والا ہے۔ یاد رکھنا آج کی رات جو کچھ ہوگا وہ صرف ابتدا ہوگی۔"

پھر تہذیب نے جواب سنے بغیر سلسلہ منقطع کر دیا۔ میں نے بھی ٹرانسمیٹر کا سوئچ آف کرکے ایک طویل سانس لی۔

"میں نے تم سے کہا تھا کہ اس کے آدمی کو اغوا کرنا ٹھیک نہیں ہوگا، مگر تم نہیں مانے۔ اب دیکھو وہ کیا کرتی ہے۔ اندھیرے سے آئے ہوئے تیر کا مقابلہ کون کر سکتا ہے۔ معلوم نہیں اس کے عزائم کیا ہیں؟"

"مجھے الزام مت دو کلارا! نتیجہ ہر صورت میں یہی نکلنا تھا۔ تم کیا سمجھتی ہو جعلی کرنسی پانے کے بعد اس کا ردِ عمل بہت خوش کن ہوتا؟"

کلارا نے اثبات میں سر ہلایا "میں تسلیم کرتی ہوں کہ اس صورت میں بھی اس کا ردِ عمل یہی ہوتا جو اب ہے لیکن اب کیا کیا جائے؟"

"اس وقت تمہیں اس پر ایک فوقیت حاصل ہے۔ اسے استعمال کرلوگی تو تم فتح یاب بھی ہو سکتی ہو۔ ورنہ پھر خاموشی سے انتظار کرو۔"

"تمہارا اشارہ جیمس چارلی کے باڈی گارڈ کی زبان کھلوانے کی طرف ہے تو کیا ضروری ہے کہ وہ ریناسالومن کے لئے ہی کام کر رہا ہو۔ ممکن ہے اس کی خدمات محض عارضی طور پر حاصل کی گئی ہوں۔"

"شاید تمہاری سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں جواب دینے لگی ہیں" میں نے کلارا کو گھورا "اتنی بڑی رقم وصول کرنے کے لئے انتہائی خاص آدمی کی خدمات حاصل کی جاتی ہیں ورنہ کون اتنی بڑی رقم چھوڑے گا۔"

"مجھے اپنا دماغ ماؤف ہوتا محسوس ہو رہا ہے" کلارا نے اپنا سر دونوں ہاتھوں سے دباتے ہوئے کہا "میری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔"

"تم نے غلطیوں پر غلطیاں کی ہیں کلارا! تمہیں شروع میں ہی ریناسالومن کے مطالبات مان لینے چاہئے تھے۔ اس کے بعد تم خاموشی سے اس تک پہنچنے کی کوشش کرتی رہتیں مگر تمہیں اپنی طاقت پر بہت زعم تھا۔ اب جو بھی ہو تمہیں ہی بھگتنا ہے۔"

✲✲✲

"تمہاری کارکردگی حیران کن ہے" تہذیب مجھ سے کہہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رہی تھی "تم نے میڈم کلارا کو پوری طرح مٹھی میں لے لیا ہے۔"

"میں کسی خوش فہمی کا شکار نہیں ہوں" میں نے کہا "جب تک ریڈل کا سراغ نہیں مل جاتا۔ میں مطمئن نہیں ہو سکتا۔ ممکن ہے وہ میرے ساتھ محض دکھاوا کر رہی ہو۔"

"بعض اوقات تم احمقانہ حد تک محتاط ہو جاتے ہو۔" بڈ نے کہا "انہوں نے اچھی طرح سے تمہارا امتحان کر لیا ہے پھر وہ تم پر اعتبار کیوں نہیں کریں گے؟"

"مجھے سب سے زیادہ جو چیز کھٹک رہی ہے وہ یہ ہے کہ انہوں نے میرے ماضی کو جانے پر زیادہ زور نہیں دیا۔۔۔ آخر کیوں؟"

"انہیں ایک کارآمد آدمی مل گیا۔۔۔ اس کے علاوہ انہیں اور کیا چاہئے" بڈ نے کہا "کیا وہ تمہارے ماضی کا اچار ڈالیں گے؟"

"ایگلز جیسی تنظیم میں اس بات کی اہمیت ہے۔ اگر وہ یوں آنکھیں بند کرکے ہر کس و ناکس کو اپنے گروہ میں شامل کرنے لگیں تو دو دن بھی نہیں چل سکیں گے۔"

"چلو جو بھی ہوگا سامنے آجائے گا" تہذیب نے کہا۔ "اس وقت تو ہمیں اپنے مشن کی طرف توجہ دینی چاہئے۔"

"اب توجہ دینے کو رہ ہی کیا گیا ہے" میں نے کہا "وقت مقررہ پر بٹن دبانے کی دیر ہے۔"

علی گروپ کے ارکان کی گزشتہ رات بہت مصروف گزری تھی۔ میں نے ان سے پہلی بار بھرپور طریقے سے کام لیا تھا۔ شی گورائے میں ایگلز کے چاروں اڈوں پر ریموٹ کنٹرول بم فٹ کر دیے تھے۔ سارا پروگرام میرا ترتیب دیا ہوا تھا اور ہر چیز پہلے ہی طے کر لی گئی تھی۔ چوں کہ میرا پروگرام یہ تھا کہ جو شخص بھی رقم وصول کرنے آئے گا اسے اغوا کرلوں گا لہٰذا علی گروپ کے کسی رکن کو استعمال کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ چناں چہ اسکیم کی مطابق بڈ نے ایگلز کے ایک کارندے کو جھانسہ دے کر اس بات پر آمادہ کر لیا کہ وہ رقم وصول کرلائے۔ اس بے چارے کو کیا معلوم تھا کہ وہ کتنے بڑے عذاب میں پھنسنے والا ہے۔ اس کے بعد کے پروگرام بھی چوں کہ پہلے سے طے شدہ تھے لہٰذا گزشتہ رات ہی ایگلز کے چار اہم ٹھکانوں پر بڑی تباہ کاری پھیلانے والے بم نصب کر دیے گئے تھے۔ چوں کہ چاروں مقامات ایسے تھے جہاں عام لوگوں کے داخلے پر پابندی نہیں تھی اس لئے بموں کی تنصیب میں دشواری نہیں ہوئی تھی اور اسی بنیاد پر تہذیب نے ریناسالومن کی حیثیت میں دھمکی دی تھی۔

آج رات واقعی ایگلز کے لئے بڑے نقصانات لانے والی رات تھی۔

"ہمیں کلارا کی رہائش گاہ پر بھی توجہ دینی چاہئے چیف!" بڈ نے کہا "اس کے بغیر بات بنے گی نہیں۔"

"تم بہت بے صبرے ہو جاتے ہو۔ یہ لوگ اس قابل نہیں ہیں کہ انہیں اچانک مار دیا جائے۔ انہیں تو تڑپا تڑپا کر مارنے میں لطف آتا ہے۔"

"وہاں حفاظتی انتظامات کی کیا نوعیت ہے؟" تہذیب نے پوچھا۔

"یہ بات تو طے ہے کہ کلارا نے اپنی حفاظت کے لئے غیر معمولی انتظامات کر رکھے ہوں گے" میں نے جواب دیا "گیٹ کے علاوہ چار دیواری کے اندر احاطے میں بھی مسلح محافظ گشت کرتے نظر آتے ہیں۔ ان کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ انہیں شکست دی جا سکتی ہے۔ مسئلہ تو اس حفاظتی نظام کا ہے جو نظر نہیں آتا۔ ہمیں اس حفاظتی نظام کو شکست دینی چاہئے۔"

"پھر تم نے اس حفاظتی نظام کو ناکارہ کرنے کے لئے کیا تدبیر سوچی ہے؟" تہذیب نے پوچھا۔

"اس کے لئے ضروری ہے کہ پہلے ہمیں اس حفاظتی نظام کے بارے میں مکمل معلومات حاصل ہوں۔ تبھی کچھ کیا جا سکتا ہے۔"

"کلارا کا قصہ پاک کرنے کے لئے ہم طویل انتظار کے متحمل نہیں ہو سکتے اور تم نے جو طریقہ اختیار کیا ہے وہ خاصا طویل ہے" تہذیب نے کہا۔ اس کے لہجے میں تشویش تھی۔

"تم اس قدر فکر مند کیوں ہو رہی ہو؟" میں نے مسکرا کر کہا "میرے ذہن میں اس کا حل بھی موجود ہے۔"

"تمہاری اس عادت سے مجھے چڑ ہے" تہذیب نے بھنا کر کہا "خواہ مخواہ اپنی اسکیم کو چھپانے کی کوشش کرتے ہو۔ کیا ہم لوگ کسی سے کہہ دیں گے؟"

مجھے ہنسی آگئی "کیا تم پر بھی بڈ کا رنگ چڑھ رہا ہے۔ اتنی بے تابی کا مظاہرہ تو اس کی طرف سے ہوتا ہے۔"

"میں کب بے تابی کا مظاہرہ کر رہا ہوں" بڈ نے برا مان کر کہا "کب سے کسی لڑکی کی صورت نہیں دیکھی ہے مگر دیکھ لو۔۔۔ مجال ہے کہ ایک حرف شکایت بڈ کی زبان پر آیا ہو۔"

"خبردار جو شی گورائے میں اس قسم کی حماقت کرنے کی کوشش کی۔ یہاں لینے کے دینے بھی پڑ سکتے ہیں۔"

"اب ذکر نکل ہی آیا ہے تو بتا ہی دو کہ بڈ کو کب تک صبر

کرنا پڑے گا۔"

"تم بہت ڈھیٹ آدمی ہو بڈ!" تہذیب نے بڈ کو ملامت آمیز نظروں سے دیکھا "تمہیں کسی چیز کا احساس نہیں ہوتا۔"

"کیوں نہیں ہوتا میڈم!" بڈ نے بڑے ادب سے کہا "اگر نہ ہوتا تو اس وقت یہ تذکرہ کیوں نکالتا۔"

تہذیب ایک ٹھنڈی سانس لے کر رہ گئی۔ بڈ کے منہ لگنا فضول ہی ہوتا۔ وہ کم بخت اس قدر چکنی مٹی کا بنا ہوا تھا کہ اس پر کسی بات کا کوئی اثر نہیں ہوتا تھا۔

"تمہیں زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑے گا بڈ!" میں نے کہا "امکان یہی ہے کہ شی گورائے کے بعد ہمیں لندن یا پیرس میں سے کسی جگہ جانا پڑے۔ وہاں تمہیں اپنی بے غیرتی کے مظاہرے کے لئے کسی لائسنس کی ضرورت نہیں پڑے گی۔"

"ہی ہی ہی ہی" بڈ دانت نکال کر ہنس پڑا "باتیں تم بڑی مچھے دار کرتے ہو چیف! ویسے ہمیں یہاں کتنے دن اور لگ جائیں گے؟"

"تمہاری مشکلیں کٹنے میں دو چار روز سے زیادہ نہیں لگیں گے" میں نے خاصے تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے جواب دیا۔

"اور تل ابیب جانے کا چانس کب ملے گا؟" بڈ نے ندیدے پن سے پوچھا۔

"کیوں؟" میں نے بڈ کو گھورتے ہوئے کہا "تل ابیب سے تمہیں کیا دلچسپی پیدا ہو گئی؟"

"وہاں یہودی لڑکیاں بڑی کثرت سے مل جاتی ہیں چیف!" بڈ نے منہ چلاتے ہوئے کہا "لڑکی اگر یہودی ہو تو خوب صورتی اور بے باکی کی یکجائی لازمی ہو جاتی ہے۔"

عاطف اور طلحہ حیرت سے بڈ کی باتیں سن رہے تھے۔ ان کے سامنے بڈ نے مجھ سے پہلی بار اس طرح بات کی تھی۔

"ہم لوگ یہودیوں کے خلاف کام کر رہے ہیں مسٹر بڈ!" طلحہ نے کہا "اگر ہم اس انداز میں سوچنے لگے تو کہیں کے نہیں رہیں گے۔"

"بڈ کسی اور کے نظریے کے لئے کام نہیں کرتا مسٹر" بڈ نے اکڑ کر کہا "بڈ کا اپنا ایک نظریہ ہے۔ تم لوگوں کے نظریات سے مجھے کوئی سروکار نہیں ہے۔"

"آپ کا نظریہ کیا ہے مسٹر بڈ؟" عاطف نے حیرت سے پوچھا۔

"میرا نظریہ ہے کہ علی اور تہذیب مالکم ایکس۔ ان کا ہر حکم بجا لانا بڈ اپنا فرض سمجھتا ہے۔ ان دونوں میں سے کوئی مجھ سے کہے گا کہ عاطف اور طلحہ کو مار دو تو میں یہ دیکھے بغیر انہیں شوٹ کر دوں گا کہ وہ کس رنگ و نسل یا مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔"

"آپ تو بڑے عجیب آدمی ہیں مسٹر بڈ!" طلحہ بڑبڑایا "ہم تو سمجھتے تھے کہ آپ۔۔۔"

"تم غلط سمجھے تھے" بڈ نے اکھڑ انداز میں کہا "اب تم اپنی اصلاح کر لو۔"

"برا ماننے کی ضرورت نہیں ہے" میں نے ہاتھ اٹھا کر کہا "ضروری نہیں ہے کہ ہر شخص ہمارے نظریے سے متفق ہو اور نہ ہی دوسروں پر اپنے نظریات ٹھونسنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ہمارے لئے اتنا کافی ہے کہ بڈ ہمارے ساتھ کام کر رہا ہے۔"

عاطف اور طلحہ کندھے اچکا کر رہ گئے۔ ان کا خیال اب بھی یہی تھا کہ جو شخص بھی ان کے ساتھ کام کر رہا ہے اسے ان کے نظریات سے بھی متفق ہونا چاہئے۔ ان لوگوں کے لئے بڈ کو سمجھنا ایک مسئلہ تھا۔ وہ نہیں سمجھتے تھے کہ بڈ بجائے خود ایک مسئلہ ہے۔ سمجھنے کا نہ سمجھانے کا۔ ایک معمہ ہے‘ سلجھنے کا نہ سلجھانے کا۔

"ہم یہاں سے جلدی بھی نکل سکتے ہیں چیف! اگر تم جان بوجھ کر دیر کر رہے ہو" بڈ نے کہا "مادام کلارا ہی تو ہمارا مسئلہ ہے۔ اس کے اتنے قریب جا کر بھی تم اسے ٹھکانے لگائے بغیر چلے آئے‘ مجھے حیرت ہے۔"

"ایگلز میں افراتفری پھیلانا اس سے بھی بڑا مقصد ہے بڈ! اگر ایک مادام کلارا کو ٹھکانے لگا دینے سے مسئلہ حل ہونے والا ہوتا تو میں اسے یہ سوچے بغیر ٹھکانے لگا دیتا کہ اس کے بعد میں اس کے محل سے کس طرح نکل سکوں گا لیکن فرض کرو میں نے اسے ٹھکانے لگا بھی دیا تو کیا ہوگا؟ اس کی جگہ کوئی اور لے لے گا اور ایگلز کا کاروبار یوں ہی چلتا رہے گا۔ نہیں بڈ! اسے ٹھکانے لگانے سے قبل ایگلز کی بنیادیں ہلانا بہت ضروری ہے۔"

"کیا صرف شی گورائے میں ان کے چند مراکز تباہ کر دینے سے ان کی بنیادیں ہل جائیں گی؟" بڈ نے عجیب سے لہجے میں کہا۔

"یہ تم سے کس نے کہہ دیا بڈ کہ ہم ان کے محض چند ٹھکانے تباہ کر دینے پر اکتفا کرلیں گے اور پھر تم نے یہ بات بھی نظر انداز کر دی کہ ان کی بنیادیں تو ہل بھی چکیں۔ ریناسالومن کی صورت میں جو اسٹنٹ ہم نے کھڑا کیا تھا وہ توقع سے بڑھ کر مفید ثابت ہوا۔ اس وقت کلارا اپنے سائے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سے بھی بھڑک رہی ہوگی۔ اپنے گروہ کے ہر فرد کے بارے میں وہ اسی شبے میں مبتلا ہوگی کہ کہیں وہ بھی فالکن کا ایجنٹ نہ ہو۔ ریناسالومن اور فالکن اس کے اعصاب پر سوار ہوگئے ہیں۔ بنیادی بات یہی ہے کہ انہیں انتشار میں مبتلا رکھا جائے۔ جہاں انہیں ذرا سا سکون میسر آتا ہے یہ لوگ سازشیں شروع کردیتے ہیں۔"

❁❁❁✲✲❁❁❁

فلورا کمرے میں موجود نہیں تھی۔ میں نے اسے اپنے طور پر وقت گزارنے کی جو اجازت دی تھی' یقیناً وہ اس سے بھرپور استفادہ کررہی ہوگی۔ میں کپڑے تبدیل کئے بغیر بیڈ پر دراز ہوگیا۔ رات کا کھانا میں تہذیب کے ساتھ کھا کر آیا تھا اور ابھی کوئی کام بھی نہیں تھا اسی لئے ذرا دیر آرام کیا جا سکتا تھا۔ زیادہ دیر اس لئے نہیں کہ بم بلاسٹ کرنے کے لئے تین بجے کا وقت مقرر کیا گیا تھا۔ یہ ایسا محفوظ وقت تھا جب کسی جگہ کسی غیر متعلق شخص کی موجودگی کا امکان نہیں ہوتا تھا لہٰذا جو بھی تباہی پھیلتی اس سے صرف وہ جرائم پیشہ لوگ متاثر ہوتے جو اینگلز کے لئے کام کررہے تھے۔ ان لوگوں میں زیادہ تر تعداد مقامی مجرموں کی تھی' اینگلز کے اصل گرگے ۔۔۔۔ یہودا لنسل۔

میں آنکھیں بند کئے بیڈ پر لیٹا رہا۔ یہودیوں کی ریشہ دوانیاں روز بروز بڑھتی جارہی تھیں۔ متعدد صیہونی تنظیمیں پوری دنیا میں سرگرم عمل تھیں اور ان سب کا مطمح نظر ایک ہی تھا۔ عظیم تر اسرائیل کا قیام۔ یہودیوں نے عظیم تر اسرائیل کے قیام کو مذہب کا جو درجہ دے دیا تھا۔ اس کا موثر مقابلہ کرنے کے لئے مسلمانوں نے کچھ نہیں کیا تھا۔ صیہونی نواز مغربی قوتوں نے مسلمانوں کو چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں تقسیم کرکے ان کی قوت کو پارہ پارہ کردیا تھا۔ انہیں ایسے گورکھ دھندوں میں الجھا دیا تھا کہ اب انہیں کسی اور طرف دیکھنے کی فرصت ہی نہیں تھی۔ اسرائیل میں فلسطینیوں پر جو مظالم ڈھائے جارہے تھے وہ پوری دنیا میں کسی سے ڈھکے چھپے نہیں تھے۔ مگر ان کی مدد کرنے والا کوئی نہیں تھا۔ امریکا بہادر علی الاعلان اسرائیل کی پشت پناہی کررہا تھا۔ اس نے اسرائیل کو ایسے ہتھیاروں سے نواز دیا تھا کہ اب عرب مملکتوں کے لئے اس پر فتح پانا تقریباً ناممکن ہوکر رہ گیا تھا۔ دوسری طرف روس تھا۔ اس کا کردار بھی اگرچہ اچھا نہیں تھا تاہم امریکا سے تو بہتر ہی تھا۔ کم از کم وہ جمہوریت کا عالمی چیمپئن بننے کی کوشش تو نہیں کرتا تھا۔ بظاہر وہ اسرائیل کے خلاف اور مسلمانوں کے حق میں تھا لیکن در پردہ وہ بھی اسرائیل کا حامی تھا۔ عرب اسرائیل کشیدگی سے فائدہ اٹھا کر اس نے عربوں کو اپنے کم موثر ہتھیار فروخت کئے اور ان سے خوب رقم اینٹھی۔ ہر جنگ کے موقع پر یہ ثابت ہوا کہ روسی سامان حرب کی امریکی ہتھیاروں کے سامنے کوئی وقعت نہیں ہے۔ دنیا کی دو سپر پاورز نے مل کر اسرائیل کو اتنا مضبوط بنا دیا تھا کہ اب اس کی شکست بظاہر ناممکن نظر آتی تھی مگر وہ فلسطینیوں کو دبانے میں ناکام رہے تھے' فلسطینیوں نے اسرائیل کی شکست تک جدوجہد کا عزم کر رکھا تھا۔ ان کا عزم آہنی تھا اور آہنی عزم کے سامنے جدید ترین ہتھیار بھی بے وقعت ہوجاتے ہیں۔

فلسطین کے مظلوم عوام کی جدوجہد سرزمین عرب پر جاری تھی اور میں اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ پوری دنیا میں ان کا مقابلہ کررہا تھا۔ یہودیوں نے مجھے اپنا دشمن نمبر ایک قرار دے دیا تھا۔ میں ہی ان کے مایہ ناز ایجنٹ اولیو ہاورڈ کے قتل کا ذمے دار تھا اور اب اس کا ایک نام نہاد جانشین میرے مقابل تھا۔ موشے ہاورڈ اور گولڈن اینگلز کے ناموں سے پہچانے جانے والے اس شخص کا اصل نام رینڈل تھا اور وہ مجھے اپنے لئے اولیو ہاورڈ سے بھی زیادہ خطرناک ثابت ہوتا نظر آرہا تھا۔ اس کا پس پردہ رہ کر کام کرنے کا طریقہ اسے زیادہ محفوظ بناتا تھا لیکن وہ کسی بھی وقت میدان عمل میں اتر سکتا تھا۔ اس کا اندازہ اس وقت ہوا جب وہ اچانک ہی کرنل شوالو کے میک اپ میں گوٹے بل ایئرپورٹ پر نمودار ہوا اور پھر اس نے میرا کامیاب اغوا کرلیا۔ اگر میں نے اندازے سے اسے نہ پہچان لیا ہوتا تو میں بھی اسی خوش فہمی کا شکار رہتا کہ وہ فیلڈ ایجنٹ نہیں ہے بلکہ ایسا بگ باس ہے جو کرسی پر بیٹھ کر احکامات صادر کرنے کے علاوہ کچھ اور نہیں کرتا۔ اس کی زندگی کا سب سے بڑا مشن مجھ سے انتقام لینا تھا لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں تھا کہ وہ کچھ اور کرہی نہیں رہا تھا۔ جزیرہ مرگ پر میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا کہ کس طرح دہشت گردوں کی فوج تیار کی جارہی ہے۔ مگر مجھے نہیں معلوم تھا کہ رینڈل اور کون کون سے منصوبوں پر کام کررہا ہے۔

گوٹے بل ایئرپورٹ سے اغوا کے بعد سے اب تک خاصے نشیب و فراز آئے تھے۔ جزیرہ مرگ پر چھ ماہ کا عرصہ گزارنے کے بعد میں رینڈل کو جھانسہ دے کر نکلا تو جنرل میرس دھوکا کھا گیا اور یہ سمجھ کر مجھے قید کردیا کہ میں خدا نخواستہ یہودیوں سے مل گیا ہوں۔ تہذیب اور بڈ نے مجھے اس قید سے نجات دلائی۔ پھر ڈیوڈ ریان مجھ سے مل گیا۔ رینڈل نے اسے قتل کرانے کی کوشش کی تھی۔ بس اسی مقام سے

میرا پلہ بھاری ہوگیا۔ ڈیوڈ ریان سے حاصل ہونے والی قیمتی معلومات کی روشنی میں میں نے ایک مشن ترتیب دیا تھا۔ رینڈل تک پہنچنے کے لئے میں نے وہی طریقہ کار اپنانے کا فیصلہ کیا تھا جس پر وہ خود عمل پیرا تھا۔ مجھے اچھی طرح یاد تھا کہ جب تہذیب نے مجھے اس کے بارے میں معلومات فراہم کی تھیں تو وہ بوگس ثابت ہوئی تھیں۔ رینڈل نے کہا تھا کہ تہذیب کو وہی کچھ معلوم ہوسکا جو رینڈل نے چاہا۔ گویا پہلی بار اس نے تہذیب کو مکمل شکست سے ہم کنار کیا تھا لیکن اب میں نے بساط الٹ دی تھی۔ رینڈل کی حکمت عملی کو میں خود اسی کے خلاف استعمال کررہا تھا۔ مجھے معلوم نہیں تھا کہ وہ خود کہاں ہوگا لیکن مجھے یہ یقین تھا کہ وہ جہاں بھی ہوگا سکون سے نہیں ہوگا۔ شی گورائے میں رونما ہونے والے حالات سے پوری طرح باخبر ہوگا۔ ریناسالومن نے اس کی راتوں کی نیند اور دن کا سکون لوٹ رکھا ہوگا۔ مادام کلارا کی حالت تو میرے سامنے تھی۔

اور پھر ان لوگوں کے لئے ایک مصیبت اور بھی تھی جسے میں گوٹے بل میں چھوڑ آیا تھا۔ اس مصیبت کا نام تھا بنی ڈلے ۔۔۔۔ مادام کلارا ابھی بنی ڈلے کے لگائے ہوئے چرکے سے سنبھلنے بھی نہیں پائی تھی کہ اس پر ریناسالومن نازل ہوگئی جو اسے نقصان پہنچائے جارہی تھی مگر اس کا کوئی سراغ نہیں مل رہا تھا۔ اور نہ ہی ملنے کی امید تھی۔ بنی ڈلے کی طرف تو وہ اس وقت توجہ دیتے جب انہیں ریناسالومن سے نجات ملتی۔

اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور فلورا اندر داخل ہوئی۔ اسے دیکھ کر کوئی بھی کہہ سکتا تھا کہ وہ کسی تقریب سے آرہی ہے "تم کب آئے؟" اس نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے قدرے بے رخی سے کہا۔

"کافی دیر ہوگئی" میں نے کہا "لیکن تم کچھ ناراض لگ رہی ہو' خیریت تو ہے؟"

"مجھے تم پر غصہ آرہا ہے" اس نے منہ پھلا کر کہا "اگر چند دن اور تمہارے ساتھ گزارنے پڑگئے تو خودکشی کرنے کی حد تک بور ہوجاؤں گی۔"

"بات کیا ہوگئی؟" میں نے حیرت سے کہا "میں نے تم پر کوئی پابندی تو نہیں عائد کی۔۔۔۔ تم کہیں بھی جانے آنے کے لئے عملی طور پر آزاد ہو۔"

"لیکن تمہاری وجہ سے مجھ پر جو پابندیاں مادام کلارا کی جانب سے عائد کردی گئی ہیں ان کا کیا ہوگا؟" فلورا نے مجھے گھورتے ہوئے کہا "میں کراؤن کلب چلی گئی تھی۔ وہاں مادام کلارا کا فون آگیا اور مجھ سے جواب طلبی کی گئی کہ میں تمہیں چھوڑ کر ہوٹل سے کیوں ہٹی۔ یہ پہلا موقع ہے کہ کسی سے اس طرح براہ راست جواب طلبی کی گئی ہو اور اب میں تمہارے رحم و کرم پر ہوں۔"

"ٹھیک ہے" میں نے ایک طویل سانس لے کر کہا "میں مادام کلارا کو مطلع کردوں گا کہ تم میرے ساتھ خوش نہیں ہو تاکہ مجھ سے تمہاری جان چھوٹ جائے۔"

فلورا بے یقینی سے مجھے دیکھنے لگی "تمہیں معلوم ہے اس کا نتیجہ کیا ہوگا؟" اس نے کہا "مجھے تم سے الگ کردیا جائے گا اور تم اپنی لک سے محروم ہوجاؤ گے۔"

"زبردستی کے سودے مجھے کبھی پسند نہیں رہے' اگر تم میرے ساتھ اس قدر ناخوش ہو تو مجبوراً مجھے وہی کرنا پڑے گا جو میں نے کہا ہے' خواہ اس کا نتیجہ کچھ ہی کیوں نہ نکلے۔"

"نن ۔۔۔ نہیں" فلورا ہکلا گئی "تم مادام کلارا سے کچھ نہیں کہو گے۔"

"کیوں نہیں کہوں گا" میں نے اسے گھورا "مجھ سے یہ بات برداشت ہو ہی نہیں سکتی کہ کوئی شخص اپنی مرضی کے خلاف زبردستی میرے ساتھ رہے۔"

"تت ۔۔۔ تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے ۔۔۔ میں تمہارے ساتھ ناخوش تو نہیں ہوں۔"

"کیسے ناخوش نہیں ہو" میں نے آنکھیں نکالیں "تمہارے چہرے کے تاثرات تمہارے الفاظ کا ساتھ نہیں دے رہے۔"

اسے اندازہ ہوگیا کہ بات بگڑ چکی ہے۔ وہ سمجھ رہی تھی میں اس کی خوشامد کروں گا اس لئے کہ وہ میری مجبوری ہے۔ آخر میں نے اسے اپنی لک قرار دیا تھا۔ اس کے خیال میں یہ ممکن ہی نہیں تھا کہ میں اس سے دست بردار ہوجاتا۔ اس لئے وہ نخرے دکھا رہی تھی۔ روٹھنے کا مظاہرہ کررہی تھی تاکہ میں اسے مناؤں' عورت خواہ دنیا کے کسی خطے سے کیوں نہ تعلق رکھتی ہو اس کی خواہش یہی ہوتی ہے کہ اسے چاہا جائے' وہ روٹھے اور کوئی اسے منائے۔ فلورا کو یقین تھا کہ وہ روٹھے گی تو میں اسے مناؤں گا' اس کی خوشامدیں کروں گا لیکن میرا برعکس ردعمل دیکھ کر وہ بوکھلا گئی۔ بوکھلا اس لئے گئی کہ عورت ہونے کے سوا اس کی حیثیت اور بھی تھی جسے اس نے فراموش کردیا تھا اور وہ حیثیت تھی اینگلز کی کارکن کی۔ اپنی اسی حیثیت میں وہ کسی ایسے حکم سے انکار نہیں کر سکتی تھی جو اسے اینگلز کی طرف سے ملا ہو۔ میں اس بات سے بہت اچھی طرح واقف تھا کہ اس کی پوزیشن کتنی نازک

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہے۔ اسی لئے میں بھی چھیل گیا تھا۔ بات اب کچھ اور ہو گئی تھی۔ اب میں اس کی ضرورت تھا۔ اسے مجھ پر نظر رکھنے کا حکم ملا ہو گا۔ مجھ پر نظر رکھنے کے لئے اس سے بہتر اور کون ہو سکتا تھا لیکن اگر میں اس کی شکایت کر دیتا تو اسے سخت سزا ملتی۔ کچھ عجب نہیں کہ اسے انگلز سے نکال باہر کیا جاتا۔ ایک معمولی سی ذمے داری پوری نہ کر سکنے کے بعد انگلز میں اس کی موجودگی کا جواز بھی نہیں رہ جاتا تھا۔

"ارے میں تو مذاق کر رہی تھی" اچانک فلورا نے قہقہہ لگایا۔ اس کے تاثرات یکدم ہی تبدیل ہو گئے تھے۔

"اچھا" میں نے بھی جواب میں ایک قہقہہ لگایا "میں بھی مذاق کر رہا تھا۔ چیک کر رہا تھا کہ تم کتنے پانی میں ہو ورنہ یہ کیسے ممکن ہے کہ مجھ جیسے وجیہہ آدمی سے کوئی لڑکی منہ موڑ لے۔"

فلورا بری طرح جل گئی ہو گی مگر منہ سے کچھ نہیں کہہ سکتی تھی۔ میں اسے ایسی دھمکی دے چکا تھا جس کے بعد وہ میری مرضی کے خلاف ایک لفظ بولنے کی بھی ہمت نہیں کر سکتی تھی۔ اس کے تاثرات سے اندازہ ہوتا تھا کہ وہ جل بھن کر کباب ہو گئی ہو گی مگر وہ کوشش کر رہی تھی کہ کسی طرح اپنے جذبات کا اظہار نہ ہونے دے۔

"تم کچھ بول نہیں پائیں" میں نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا "میں نے کوئی غلط بات تو نہیں کہی؟"

"نہیں، تم تو شہزادہ گلفام ہو۔ تمہیں کوئی لڑکی بھلا کس طرح ٹھکرا سکتی ہے۔ میرا خیال ہے تمہارے پیچھے تو لڑکیوں کی فوج لگی رہتی ہو گی۔"

"گویا میرا اندازہ درست تھا" میں نے ایک طویل سانس لے کر کہا "تم میرے ساتھ خوش نہیں ہو۔ تمہارے لہجے سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے۔ اب مجھے مادام کلارا سے بات کرنا ہی ہو گی۔"

"میں نے کوئی غلط بات تو نہیں کہی" فلورا سنبھل کر مسکرائی "تمہاری شخصیت میں واقعی ایسی وجاہت ہے کہ لڑکیاں تمہاری قربت کی تمنا کرتی ہوں گی" اس بار اس کے لہجے میں شیرینی تھی اور اس شیرینی نے جھنجلاہٹ اور خوف کی انتہا سے جنم لیا تھا۔

"تم بہت سمجھ دار ہو فلورا!" میں نے دل ہی دل میں مسکراتے ہوئے کہا "اور تمہارا ذوق بھی بہت عمدہ ہے۔"

فلورا کچھ نہیں بولی۔ شاید اس نے مناسب یہی سمجھا ہو گا کہ میرے سامنے کم سے کم بات کرے تاکہ اس کے منہ سے کوئی اوندھی سیدھی بات نہ نکلنے پائے۔

"تم کراؤن کلب گئی تھیں۔ وہاں ایڈگر اور ٹونی بھی کہیں دکھائی دیے؟"

"نہیں..... وہ دونوں زیر عتاب ہیں، اگر ان کا جرم صرف تمہیں لوٹنے کی حد تک ہوتا تو شاید ان کی گلوخلاصی ہو جاتی مگر وہ تو اس سے بھی آگے بڑھ گئے تھے۔ اب انہیں بہت سخت سزا دی جائے گی۔"

"ہوں" میں نے اثبات میں سر ہلایا "اب تمہارا کیا پروگرام ہے۔ بارہ بج چکے ہیں، کیا سوؤ گی نہیں؟"

"میرا تو کافی پینے کو جی چاہ رہا ہے" فلورا نے یوں کہا جیسے مجھے چڑانا چاہ رہی ہو۔ اسے کیا معلوم تھا کہ میں خود جاگنے کے موڈ میں ہوں۔

"جی تو میرا بھی چاہ رہا ہے" میں نے کہا "مگر یہاں نہیں، کافی شاپ میں چل کر پئیں گی۔"

"چلو" فلورا کھل اٹھی اور ہم دونوں کمرے سے باہر نکل آئے۔ کمرے سے باہر راہداری میں نکلا تو مجھے یوں محسوس ہوا جیسے کوئی شخص راہداری میں موجود تھا جو ہمیں باہر نکلتے دیکھ کر چھپ گیا ہو۔ میں نے فلورا کی طرف دیکھا مگر اس کے چہرے پر کوئی خاص تاثر نہیں تھا۔

میں محتاط ہو گیا۔ معلوم نہیں راہداری میں کون تھا۔ میں اور فلورا لفٹ کی طرف بڑھ رہے تھے کہ راہداری کے موڑ پر مجھے ایک شخص نظر آیا جس نے سیاہ سوٹ پہن رکھا تھا اس کے سر پر سیاہ فیلٹ ہیٹ تھا اور ٹائی بھی سیاہ تھی۔ وہ سیدھا ہماری طرف آ رہا تھا۔

"آپ لوگ کہاں جا رہے ہیں جناب؟" اس نے بڑے مودبانہ انداز میں مجھ سے پوچھا۔

"تم کون ہو؟" میں نے بگڑے ہوئے تیوروں کے ساتھ اس سے سوال کیا۔

"ہمیں مادام کلارا کی طرف سے آپ کی نگرانی کرنے کا حکم ملا ہے جناب!" اس نے بدستور مودبانہ انداز میں کہا "آپ کے لئے بہتر یہی ہے کہ آج کی رات اپنے کمرے تک محدود رہیں۔"

"یہ مشورہ تمہارا ہے یا.....؟"

"ہم لوگ اپنی مرضی سے کوئی قدم نہیں اٹھاتے جناب" اس نے کہا "مادام جو حکم دیتی ہیں اسے بجالاتے ہیں۔"

"مادام کلارا کا شکریہ ادا کر دینا اور ان سے کہنا کہ مجھے نگرانی کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔"

"مادام کلارا کا خیال ہے کہ آج رات آپ کو

ریٹا سالومن کی طرف سے کوئی خطرہ پیش آ سکتا ہے۔"

"فرض کرو، میں تمہارا کمرے تک محدود رہنے کا مشورہ ماننے سے انکار کر دوں تو.....؟"

"ہم کیا کر سکتے ہیں جناب!" اس نے بے بسی سے کہا "ہمیں تو آپ کی نگرانی کا حکم ملا ہے۔ ہم اپنا کام پورا کرتے رہیں گے۔"

"اب ہم کافی شاپ میں کافی نہیں پئیں گے" میں نے فلورا سے کہا۔

"ہمیں مادام کلارا کے مشورے کا احترام کرنا چاہئے" فلورا نے اثبات میں سر ہلایا اور کمرے کی طرف پلٹنے لگی۔

"ادھر کہاں جا رہی ہو..... میرا مطلب تھا اب ہم کسی اور ہوٹل میں چلیں گے۔"

"کیا کہہ رہے ہو؟" فلورا نے حیرت سے کہا "کیا تم نے مادام کا حکم نہیں سنا؟"

"ایڈم ڈی فلوک اپنے افعال میں مکمل خود مختار ہے" میں نے نخوت کا مظاہرہ کیا "اس قسم کے احکامات دوسروں کے لئے ہوتے ہیں۔"

"تمہیں اگر کافی پینی ہو تو کمرے میں چل کر پیو۔ میں تمہارے ساتھ ہوٹل سے باہر نہیں جاؤں گی۔"

"چلو" میں اس کا بازو پکڑ کر غرایا۔ فلورا اس سے قبل بھی میری گرفت کا کمال دیکھ چکی تھی اس کے چہرے پر مردنی چھائی تھی اور اس نے بے بسی سے سیاہ سوٹ والے کی طرف دیکھا۔

"آپ کو زبردستی نہیں کرنی چاہئے مسٹر فلوک!" سیاہ سوٹ والے نے کہا۔ اس کا لہجہ نرم تھا مگر اس میں دھمکی بھی پوشیدہ تھی۔

"اور اگر میں زبردستی پر اصرار کروں تو تم کیا کرو گے؟" میں نے تحقیر آمیز انداز میں کہا۔

"میں یہاں تنہا نہیں ہوں مسٹر فلوک! میرا ایک ساتھی اور بھی ہے" اس نے راہداری کے موڑ کی طرف دیکھا۔

"اچھا" میں نے مضحکانہ انداز میں کہا "گویا تم مجھے دھمکی دے رہے ہو۔"

سیاہ سوٹ والے کے انداز سے یوں لگ رہا تھا جیسے فیصلہ نہ کر پا رہا ہو کہ اسے کیا کرنا چاہئے۔ ادھر میرا انداز دیکھ کر فلورا بری طرح نروس ہو گئی تھی۔

"رہنے دو ایڈی!" اس نے خوشامدانہ انداز میں کہا "خواہ مخواہ جھگڑا کرنے سے کیا فائدہ؟"

"جھگڑا میں کر رہا ہوں" میں نے آنکھیں نکالیں "تم دیکھ نہیں رہیں کہ یہ خود آ کر مجھ سے الجھا ہے۔"

"ہم بہت خراب لوگ ہیں مسٹر فلوک! اس سلسلے میں ہمیں کوئی واضح ہدایت نہیں ملی کہ ایسی صورت حال میں ہمارا ردِ عمل کیا ہونا چاہئے لہٰذا ہم آزاد ہیں۔"

"کیا تم لوگوں کا دماغ خراب ہو گیا ہے؟" اچانک فلورا بپھر گئی "تمہیں اندازہ نہیں ہے کہ مسٹر فلوک سے الجھ کر تم اپنا ہی نقصان کرو گے۔"

"ہم سروں سے کفن باندھ کر میدانِ عمل میں اترتے ہیں مس فلورا!" سیاہ سوٹ والے نے کہا "لہٰذا کسی سے مرعوب ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔"

"ٹھیک ہے" فلورا نے جھنجلا کر کہا "میں مسٹر فلوک کے ساتھ اپنی مرضی سے جا رہی ہوں۔ اب تو تمہیں کوئی اعتراض نہیں ہے، آؤ ایڈی چلیں" اس نے میرے ہاتھ میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا اور میں سیاہ سوٹ والے پر ایک تحقیر آمیز نظر ڈالتا ہوا فلورا کے ساتھ لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ سیاہ سوٹ والے کے چہرے پر ناگواری کا کوئی تاثر نہیں تھا۔ وہ انگلز کا باقاعدہ تربیت یافتہ ایجنٹ معلوم ہو رہا تھا۔

"تم وحشی آدمی ہو" فلورا نے لفٹ میں نیچے جاتے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

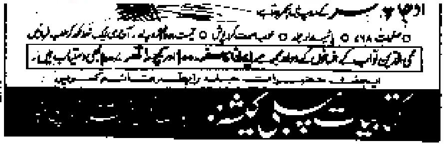

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوئے مجھ سے کہا "بلاوجہ دوسروں سے الجھنے کے مواقع ڈھونڈتے پھرتے ہو۔"

"پھر وہی بات" میں نے جھنجلا کر کہا "وہ خود آکر مجھ سے الجھا تھا اور تم مجھ کو الزام دے رہی ہو۔"

"اچھا بابا" فلورا نے زچ ہو کر کہا "جو تم نے کیا وہی ٹھیک تھا۔ دوسرے تمام لوگ غلط ہیں، بس ایک تم ہی درست ہو۔"

"اب تم نے ایک معقول بات کی نا" میں نے خوش ہو کر کہا اور فلورا بے زاری سے دوسری طرف دیکھنے لگی۔

گراؤنڈ فلور پر پہنچ کر ہم لفٹ سے باہر نکلے "ضد چھوڑو' ہم یہیں کافی پی لیتے ہیں" فلورا نے مجھ سے کہا۔

"ایڈم ڈی فلوک اپنے فیصلے تبدیل کرنے کا عادی نہیں ہے" میں نے کہا اور فلورا کی طرف دیکھے بغیر ہوٹل کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ فلورا میرے ساتھ ساتھ آ رہی تھی۔

باہر آکر میں نے ایک گزرتی ہوئی ٹیکسی کو ہاتھ دے کر روکا اور اسے بندرگاہ کے علاقے میں چلنے کو کہہ کر فلورا کے ساتھ ٹیکسی میں بیٹھ گیا۔ رات کے بارہ بج چکے تھے اس لئے ٹیکسی ڈرائیور نے میٹر سے دگنے پیسے طلب کئے تھے اور میں اس سے بحث کئے بغیر تیار ہو گیا تھا۔

"ہم کہاں چل رہے ہیں؟" فلورا نے ٹیکسی میں بیٹھنے کے بعد مجھ سے پوچھا۔ وہ پیچھے رہ جانے کی وجہ سے یہ نہیں سن سکی تھی کہ میں نے ٹیکسی ڈرائیور سے کہاں چلنے کو کہا ہے۔

"کہیں نہ کہیں تو جا ہی رہے ہیں" میں نے کہا "جب پہنچیں گے تو تم دیکھ ہی لوگی۔"

"تم بہت ضدی بلکہ جھکی آدمی ہو" فلورا نے کہا "آخر ان کی بات مان لینے میں کیا حرج تھا؟ مادام نے جو بھی فیصلہ کیا ہے تمہارے مفاد میں ہی کیا ہے۔"

"ایڈم ڈی فلوک کو یہ ہرگز پسند نہیں ہے کہ اس کے مفادات کے فیصلے دوسرے کریں" میں نے خشک لہجے میں کہا اور فلورا نے خاموش ہو جانے میں ہی عافیت جانی۔

میرے ذہن میں کوئی خاص بات نہیں تھی۔ صرف اتنا تھا کہ اب سے چند ہی گھنٹے بعد انگلز کے چار اڈوں پر تباہی پھیلنے والی تھی۔ میں چاہ رہا تھا کہ جس وقت وہ تباہی پھیلے میں ان کی نظروں کے سامنے موجود رہوں۔ پہلے میرا پروگرام تھا کہ فلورا کے ساتھ جاگتا رہوں گا تاکہ ان لوگوں کو اگر مجھ پر کوئی شبہ ہو تو ان کے ذہن صاف ہو جائیں۔ میرا یہ مسئلہ سیاہ سوٹوں والوں نے حل کر دیا تھا۔ ان کے ٹوکنے پر میرا ردِ عمل علی یار خان کا نہیں بلکہ ایڈم ڈی فلوک کا ردِ عمل تھا۔ ایڈم ڈی فلوک جو شروع سے ہی ایک ضدی اور خود سر شخص کے روپ میں منظرِ عام پر آیا تھا۔ جس نے کسی سے مرعوب ہونا سیکھا ہی نہیں تھا اور جو ہر فن مولا تھا۔

"کس طرف جانا ہے صاحب؟" ٹیکسی ڈرائیور کی آواز نے مجھے چونکا دیا۔ ہم بندرگاہ کی طرف جانے والی سڑک پر پہنچ چکے تھے۔

"بس یہیں روک دو" میں نے ٹیکسی ڈرائیور سے کہا اور اس نے ٹیکسی روک دی۔ میں نے ٹیکسی سے اتر کر کرایہ ادا کیا اور فلورا کا ہاتھ تھام کر فٹ پاتھ پر چڑھ گیا۔

"یہاں تم کس لئے آئے ہو؟" فلورا نے حیرت سے کہا "یہ علاقہ تو جرائم پیشہ لوگوں کا اڈا ہے۔"

"اور میں بہت شریف آدمی ہوں" میں نے ہنس کر کہا "تبھی دو سیاہ فرشتے میرا تعاقب کر رہے ہیں" میں نے اس کار کی طرف اشارہ کیا جس میں وہ دونوں سیاہ سوٹ والے موجود تھے۔

"وہ تمہاری حفاظت پر مامور کئے گئے ہیں اور تم نے تہیہ کر لیا ہے کہ ان کے کام کو زیادہ سے زیادہ مشکل بنا دو گے اور یہ کہ تم ہرگز شریف آدمی نہیں ہو مگر اپنے حلیے سے بدمعاش نظر نہیں آتے۔"

میں فلورا کا ہاتھ تھامے ایک شراب خانے کی طرف بڑھ رہا تھا "یہ ۔۔۔ یہ تم کیا کر رہے ہو؟" فلورا نے حیرت سے کہا۔

"مجھے معلوم ہے یہاں کافی نہیں ملے گی مگر میں تمہیں شیری پلاؤں گا۔"

"تمہارا دماغ خراب ہو گیا" فلورا نے بھنّا کے کہا "میں ایسے گھٹیا شراب خانے میں جاؤں گی جہاں کوئی آدمی بھی قدم رکھنے سے پہلے ایک بار غور ضرور کرتا ہے۔"

"ایڈم ڈی فلوک جو کہہ دیتا ہے وہ کر کے رہتا ہے۔ اگر تم نہیں جاؤ گی تو میں تمہیں اٹھا کر لے جاؤں گا۔ تم مجھے اچھی طرح جانتی ہو۔"

فلورا خاموش ہو گئی۔ وہ میرے ساتھ بس گھسٹ رہی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ میں کسی کو بھی خاطر میں نہیں لاتا۔ فاکس ٹریٹ کا حشر وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ چکی تھی۔

"تمہیں شاید اندازہ نہیں ہے کہ یہ کتنا خطرناک علاقہ ہے" فلورا نے ایک بار پھر مجھے روکنے کی کوشش کی "یہاں کے شراب خانوں میں شہر بھر کے بدمعاش جمع ہوتے ہیں۔"

"تم نے پہلے بتا دیا ہوتا تو میں پہلے ہی یہاں کا رخ کرتا۔

مجھے افسوس ہے کہ اب تک اس بات سے لاعلم رہا۔"

"اور یہاں سے واپسی کے لئے سواری بھی نہیں ملتی۔ سرِ شام ہی یہاں سناٹا چھا جاتا ہے" فلورا نے آخری کوشش کے طور پر کہا۔

"واپسی کی تو پرواہ ہی مت کرو۔ ہمارے سیاہ فرشتے موجود ہیں۔ وہ ہمیں کسی مشکل میں دیکھ کر ہماری مدد ضرور کریں گے۔"

اس وقت تک ہم شراب خانے کے دروازے پر پہنچ چکے تھے۔ فلورا بری طرح نروس ہو رہی تھی۔ اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ جو کچھ میں نے کہا ہے اس پر عمل بھی کر گزروں گا۔ مگر میں نے شراب خانے کا دروازہ کھولا اور فلورا کا ہاتھ تھامے ہوئے اندر داخل ہو گیا۔ اندر داخل ہوتے ہی ایسا معلوم ہوا جیسے ہم جنت سے جہنم میں آ گئے ہوں۔ باہر جتنا سناٹا تھا اندر اتنا ہی شور تھا۔ باہر ہوا صاف تھی اور اندر کی فضا میں زہر ہی زہر تھا۔ شراب کے علاوہ دیگر منشیات بھی آزادانہ استعمال ہو رہی تھیں۔ سگریٹ اور چرس کے دھوئیں کے مرغولے شراب خانے کی فضا میں چکراتے پھر رہے تھے جیسے وہ شراب خانہ نہیں کوئی مچھلی بازار ہو۔ زیادہ تر میزیں آباد نظر آ رہی تھیں مگر چند خالی بھی تھیں۔

ہمارے شراب خانے میں داخل ہونے کے چند لمحوں کے اندر اندر پورے شراب خانے میں سناٹا چھا گیا۔ نشے میں دھت شرابی حریص نظروں سے فلورا کو گھور رہے تھے۔ فلورا کے علاوہ وہاں اور کوئی لڑکی نظر نہیں آ رہی تھی۔ وہ علاقہ ہی ایسا تھا کہ گھٹیا درجے کی طوائفیں تک وہاں کا رخ کرنے سے گھبراتی تھیں۔

میں نے چند لمحے دروازے میں رک کر ادھر ادھر نگاہیں دوڑائیں اور پھر فلورا کی کمر میں ہاتھ ڈال کر ایک خالی میز کی طرف بڑھ گیا۔ فلورا کی حالت اتنی بری تھی کہ اس کے جسم کا آدھا خون تو ضرور خشک ہو گیا ہو گا۔ نشے میں دھت شرابیوں کے سر ہمارے ساتھ ساتھ گھوم رہے تھے۔ ان کی نظریں فلورا کے جسم کا طواف کرنے میں مصروف تھیں مگر میں بظاہر ان سب کی طرف سے بے نیاز ایک خالی میز پر جا کر بیٹھ گیا۔ میرا انداز ایسا ہی تھا جیسے یہاں آنا میرا روزمرہ کا معمول رہا ہو۔ اس وقت شراب خانے میں دو افراد کی حالت سب سے زیادہ خراب تھی۔ ایک فلورا اور دوسرا بار ٹینڈر ۔۔۔ بار ٹینڈر کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔ غالباً شراب خانے کا مالک بھی وہی تھا اور اگرچہ وہ خود بھی کوئی غنڈا ہی ہو گا مگر فلورا کی وہاں آمد سے جس قسم کے ہنگامے کی توقع تھی اس کے تصور سے ہی اس کے ہوش اڑے ہوئے ہوں گے۔ فلورا اور بار ٹینڈر دونوں ہی اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیر رہے تھے۔

شراب خانے میں جس تیزی سے سناٹا طاری ہوا تھا اسی تیزی سے دوبارہ غل غپاڑا شروع ہو گیا تھا۔ ہر شخص زور زور سے باتیں کرنے لگا تھا۔ اس بار ان سب کا موضوع ایک ہی تھا ۔۔۔ فلورا۔

"ہمارے وہ سیاہ فرشتے یہاں نظر نہیں آ رہے" میں نے شراب خانے کے دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے فلورا سے کہا۔ مجھے اندازہ تھا کہ وہ لوگ اندر داخل ہونے کی ہمت نہیں کریں گے۔ انہوں نے ایک فائیو اسٹار ہوٹل کی مناسبت سے لباس پہنے تھے۔ اب وہ یہاں آتے تو ہر ایک نگاہ کا مرکز بن جاتے۔

"میرا دم گھٹ رہا ہے" فلورا منمنائی "یہاں سے نکل چلو پلیز ۔۔۔ دیکھو یہاں کس قدر دھواں ہے۔"

ایک ویٹر ہماری میز کے نزدیک آ گیا تھا۔ میں نے اسے شیری اور کوک کا آرڈر دیا۔ ویٹر نے حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر مجھے دیکھا۔

"شیری ہمارے یہاں نہیں ہوتی جناب" اس نے کہا "مارٹنی اور رم البتہ مل جائے گی۔"

"تو پھر دو کوک لے آؤ" میں نے بے پروائی سے کہا اور اس نے ایک بار پھر آنکھیں پھاڑ کر مجھے دیکھا۔

"یہ شراب خانہ ہے جناب! یہاں کوک بھی شراب کے ساتھ ہی سرو کی جاتی ہے۔ خالی کوک نہیں دی جا سکتی۔"

"کیوں نہیں دی جا سکتی؟" میں نے بلند آواز میں کہا "یہ اچھی زبردستی ہے بھئی۔"

شراب خانے پر ایک بار پھر سناٹا طاری ہو گیا تھا۔ وہ لوگ سننا چاہ رہے تھے کہ ایک حسین لڑکی کا ساتھی کیا کہہ رہا ہے۔ بار ٹینڈر بھی متجسس نظروں سے ہماری طرف دیکھ رہا تھا۔

"کیا بات ہے؟" بار ٹینڈر نے اونچی آواز میں پوچھا "تم لوگ کس بات پر جھگڑ رہے ہو؟"

"میں نے اسے دو کوک لانے کا آرڈر دیا مگر یہ کہتا ہے کہ یہاں کوک صرف شراب کے ساتھ سرو کی جاتی ہے۔"

"ویٹر ٹھیک کہتا ہے لیکن میں تمہیں رعایت دے رہا ہوں۔ جلدی کوک پیو اور یہاں سے دفع ہو جاؤ" بار ٹینڈر نے کہا اور نشے میں دھت شرابی قہقہے لگانے لگے۔

"مجھے کسی کی رعایت کی ضرورت نہیں ہے" میں نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حقارت سے کہا "ہمارے لئے دو کوک بھجواؤ اور میری طرف سے سب کو ایک ایک جام پلاؤ۔"

بارٹینڈر کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ غالباً شراب خانے کی تاریخ میں میں پہلا گاہک تھا جو تمام حاضرین کو مفت شراب پلا رہا تھا۔ میں اس کے تاثرات سے بے نیاز دوبارہ بیٹھ گیا تھا اور ویٹر کوک لانے کے لئے دوڑ گیا تھا۔

"تمام لوگ مجھے حریص نگاہوں سے گھور رہے ہیں۔" فلورا نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا "ایسا لگتا ہے آنکھوں ہی آنکھوں میں مجھے کھا جانا چاہتے ہیں۔"

"انہیں معاف کردو" میں نے بڑے خلوص سے کہا "بے چارے نشے میں ہیں۔"

"اور ذرا اس شخص کو دیکھو جو تمہارے بائیں جانب والی میز پر بیٹھا ہے" فلورا نے نگاہیں جھکائے جھکائے کہا "اس کی تو صورت دیکھ کر ہی خوف معلوم ہو رہا ہے۔"

مجھے اس طرف دیکھنے کی ضرورت نہیں تھی۔ اس شخص کو میں پہلے ہی دیکھ چکا تھا۔ وہ ایک لمبا تڑنگا شخص تھا جس کی بڑی بڑی مونچھیں بھی تھیں۔ صورت سے ہی غنڈا معلوم ہو رہا تھا۔ اسے ایک نظر دیکھتے ہی مجھے اندازہ ہو گیا تھا کہ یہ وہاں موجود لوگوں میں سب سے زیادہ خطرناک ہے۔ وہ جس انداز سے فلورا کو گھور رہا تھا اس سے صاف ظاہر تھا کہ پیش قدمی کئے بنا نہیں مانے گا۔

"وہ بے چارہ بے ضرر سا آدمی لگتا ہے" میں نے فلورا سے کہا "تم خواہ مخواہ پریشان ہو رہی ہو۔"

وہاں موجود ہر شخص نے فلورا پر آوازے کسے تھے مگر میرے انداز سے یوں لگتا تھا جیسے میں بہرہ ہو گیا ہوں۔ فلورا نے بھی اپنی ذات پر کئے گئے وہ بے بہا تبصرے سنے تھے لیکن وہ میرے سامنے بے بس تھی۔

ویٹر نے کوک لا کر ہماری میز پر رکھ دی تھی اور اس کے ساتھ ہی وہ لمبا تڑنگا شخص اٹھ کر ہماری میز کی طرف بڑھا جس کی طرف فلورا نے اشارہ کیا تھا۔ اس نے اپنے ہاتھوں میں جام بھی اٹھا لیا تھا۔ گویا اس کا ارادہ ہماری میز پر ہی بیٹھنے کا تھا۔ اسے ہماری میز کی طرف بڑھتے دیکھ کر بارٹینڈر ایک بار پھر پہلے کی طرح مضطرب ہو گیا تھا۔ ایک وہی نہیں ہر شخص ہماری طرف متوجہ ہو گیا تھا۔ ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے کوئی بڑا واقعہ ہونے والا ہو۔ فلورا نے مضطربانہ انداز میں میرے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا اور میں نے بڑی محبت سے اپنا دوسرا ہاتھ بھی اس کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ میرے انداز سے یوں معلوم ہوتا تھا جیسے میں کسی لو اسپاٹ پر بیٹھا ہوں۔ فلورا ابھی شاید مجھے غافل سمجھ رہی تھی۔ اس نے میری توجہ اس شخص کی طرف مبذول کرانے کی کوشش کی مگر میں فلورا کو محبت پاش نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

"نارمل رہنے کی کوشش کرو" میں نے سرگوشیانہ لہجے میں کہا "میں اس سے نمٹ لوں گا۔"

اتنی دیر میں وہ شخص ہمارے سر پر پہنچ گیا بلکہ اس نے میرے مقابل والی کرسی کھسکائی اور بڑے سکون سے اس پر بیٹھ بھی گیا "مجھے آلویندا کہتے ہیں" اس نے اکھڑ لہجے میں کہا "تم شاید یہاں پہلی بار آئے ہو۔"

میں نے تمسخرانہ انداز میں اس کی طرف دیکھا "ہاں" میں نے کہا "اور یہ جگہ مجھے اس قدر پسند آئی کہ اب یہاں روز آیا کروں گا۔"

"میں بندرگاہ کے علاقے کا بے تاج بادشاہ ہوں۔ یہاں کے لوگ میرا نام سن کر ہی کانپ جاتے ہیں۔"

"یہاں گیدڑ بستے ہوں گے" میں نے بے پروائی سے کہا اور وہ مجھے گھورنے لگا۔

"کیا مطلب؟" اس نے مجھے گھورتے ہوئے بھاری آواز میں کہا۔

"جب میں یہاں آیا تو باہر بہت سناٹا تھا" میں نے بلندی سے کہا "میں نے سنا ہے جہاں بہت سناٹا ہو وہاں گیدڑ بستے ہیں مگر مجھے تو ایک بھی نظر نہیں آیا۔"

"کیا تم میرا مذاق اڑانے کی کوشش کر رہے ہو؟" اس نے بدستور مجھے گھورتے ہوئے کہا۔

"اس میں کوشش کرنے کی کیا بات ہے۔"

"کیا مطلب؟" وہ غرایا۔

"مطلب یہ کہ میرے اندر اتنی ہمت کہاں کہ تمہارا مذاق اڑا سکوں۔ تمہیں تو دیکھ کر ہی خوف طاری ہونے لگتا ہے۔"

"اس بلبل کو کہاں سے اڑا کر لائے ہو؟" اس نے فلورا کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

"ہائے کس پرندے کا نام لے لیا" میں نے ایک ٹھنڈی سانس لے کر کہا "ہماری طرف تو اب تک یہی طے نہیں ہوا کہ وہ مذکر ہے یا مونث۔"

"کیا مطلب؟" وہ ایک بار پھر مجھے گھورنے لگا۔ اس کی سمجھ میں کچھ بھی نہیں آیا تھا۔

"مطلب یہ کہ یہ بلبل نہیں ــــ اس کا نام فلورا ہے اور یہ اپنے پیروں پر چل کر یہاں تک آئی ہے۔ میں اسے اڑا کر نہیں لایا۔ البتہ میرے پاس جادوئی قالین ہوتا تو ممکن ہے

اسے اڑا کر بھی لے آتا۔"

"اسے میرے ہاتھ فروخت کردو۔ جو چیز مجھے پسند آئے میں اسے خرید لیتا ہوں۔"

"مجھے افسوس ہے میرے دوست! ہم براعظم افریقہ میں ضرور ہیں مگر یہ شی گورائے ہے۔ مصر کا بازار نہیں ہے۔"

"اس بات کا کیا مطلب ہوا؟"

"مطلب یہ کہ خرید و فروخت کا کیا سوال ہے۔ یہ تمہیں پسند آگئی ہے تو اسے یوں ہی لے جاؤ' مجھے اور مل جائے گی۔"

"چلو" اس نے فلورا کا ہاتھ پکڑ لیا اور فلورا کے چہرے پر مردنی چھا گئی۔

"ایسے نہیں" میں نے اسے چکارا "جب ہم یہاں سے جانے لگیں گے تو میں اسے تمہارے حوالے کردوں گا اور وہ بھی یہاں نہیں ــــ باہر چل کر۔"

"کیوں یہاں کیوں نہیں؟" اس نے مجھے گھورتے ہوئے بلند آواز میں کہا۔ فلورا کا ہاتھ اس نے اب بھی نہیں چھوڑا تھا۔

"اس لئے کہ یہ کسی اور ٹائپ کی لڑکی ہے۔ جس کے ساتھ شراب خانے میں داخل ہوتی ہے اسی کے ساتھ نکلتی ہے۔"

"یہ کیا بات ہوئی؟" آلویندا نے احمقوں کی طرح منہ پھاڑ کے پوچھا۔

"اور یہ اس بات کو بھی پسند نہیں کرتی کہ جس کے ساتھ شراب خانے میں داخل ہو اس کے علاوہ کوئی اور اس کا ہاتھ پکڑے۔"

آلویندا بالکل ہی ہونق نظر آنے لگا لیکن اس نے فلورا کا ہاتھ چھوڑ دیا تھا "تمہاری باتیں سمجھ میں نہیں آتیں۔"

"میں ذرا بے وقوف سا آدمی ہوں نا ــــ اکثر لوگ میری باتیں نہیں سمجھتے۔"

"اوہ!" آلویندا نے تفہیمی انداز میں سر ہلایا "لیکن میں بہت عقل مند ہوں" اس نے تعریف طلب نظروں سے فلورا کی طرف دیکھا۔

"تم بھی تو کچھ بولو فلورا ڈیئر" میں نے بڑے خلوص سے کہا "اس علاقے کی سب سے طاقت ور شخصیت تمہاری میز پر ہے اور تم بالکل خاموش بیٹھی ہو۔"

فلورا نے مضطربانہ انداز میں پہلو بدلا "میں کیا بولوں؟" اس نے بڑی بے بسی سے کہا۔

"تم انہیں بتا کیوں نہیں دیتیں کہ سیاہ سوٹ والے دو بدمعاش تمہارے پیچھے لگے ہوئے ہیں" میں نے کہا اور فلورا سناٹے میں آگئی۔

"یہ ــــ یہ تم کیا کر رہے ہو؟" اس نے احتجاج کرنے کی کوشش کی مگر میں نے اس کی بات کاٹ دی۔

"اب سنو آلویندا کی آمد کے بعد تمہیں کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ ان بدمعاشوں سے خود ہی نمٹ لیں گے جو باہر پیلی کار میں تمہارے منتظر ہیں۔"

"تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا تھا" آلویندا نے بڑے جوش سے اٹھتے ہوئے کہا "میں انہیں ٹھیک کر کے ابھی آتا ہوں۔"

فلورا مضطربانہ انداز میں ہاتھ اٹھا کر رہ گئی مگر آلویندا پہلے ہی وہاں سے جا چکا تھا۔

"یہ تم نے کیا کیا؟" فلورا مجھ پر الٹ پڑی "مادام کلارا کو پتا چل گیا تو کیا ہوگا؟"

"پتا کیسے چلے گا؟" میں نے بے پروائی سے کہا "یا تم انہیں بتاؤگی یا میں بتاؤں گا۔ میرے بتانے کا تو خیر سوال ہی پیدا نہیں ہوتا لیکن اگر تم نے انہیں بتانے کی کوشش کی تو یہ کہہ دوں گا کہ یہ حرکت خود فلورا سے بوکھلاہٹ میں سرزد ہوئی تھی۔ اب اپنی جان بچانے کے لئے مجھ پر الزام لگا رہی ہے۔ تم یہ بات کسی طرح بھی ثابت نہیں کرسکوگی کہ اس بدمعاش کو میں نے چڑھا کر بھیجا تھا۔"

فلورا مجھے گھورنے لگی "لیکن سوال یہ ہے کہ تم نے یہ حرکت کی ہی کیوں؟"

"تو پھر اور کیا کرتا؟" میں نے آنکھیں نکالیں "مادام کلارا نے مجھ پر جو نگراں مقرر کئے ہیں ان کا بھی کوئی مصرف ہے یا ہر کام میں خود ہی کروں؟"

"جانتے ہو اس کا نتیجہ کیا ہوگا؟" فلورا نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا "وہ لوگ آلویندا کو ریناسالومن کا آدمی سمجھیں گے ــــ"

"بھاڑ میں جائے ریناسالومن اور چولھے میں جائے مادام کلارا" میں نے بھنا کر کہا "معلوم نہیں یہ دونوں کمبخت ماریاں کہاں سے بیچ میں آکودیں۔ مجھے کسی سے کوئی غرض نہیں' صرف تم سے دلچسپی ہے۔"

"دلچسپی کا یہ انوکھا انداز میں نے پہلی بار دیکھا ہے" فلورا نے ایک ٹھنڈی سانس لے کر کہا "کاش اس طرح کی دلچسپی کوئی کسی میں نہ لے۔"

تقریباً دس منٹ بعد سیاہ سوٹ والا وہی شخص شراب خانے کے دروازے میں نمودار ہوا جس نے ہوٹل میں مجھے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

روکنے کی کوشش کی تھی۔ ہم پر نظر پڑتے ہی وہ سیدھا ہماری طرف آیا اور کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔

"میں نے منع کیا تھا مسٹر فلوک! مگر آپ نہیں مانے۔ اب دیکھئے، ریناسالومن کے ایک آدمی نے ہم پر حملہ کر دیا۔"

"اور تمہارے ساتھی کو ہلاک کر دیا" میں نے اسے گھورتے ہوئے کہا "یہی کہنا چاہتے ہو نا؟"

"نہیں" اس نے طویل سانس لی "ہم نے اسے بے ہوش کر دیا لیکن قبل اس کے کہ کوئی سنگین واقعہ رونما ہو، یہاں سے اٹھ چلئے۔ ویسے بھی یہ جگہ مس فلورا کے لئے انتہائی ناموزوں ہے۔"

"میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہیں مس فلورا کی کچھ زیادہ ہی فکر ہے۔ اگر کہو تو میں مادام کلارا سے تمہارے لئے سفارش کردوں؟"

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں مسٹر فلوک!" وہ بوکھلا گیا "میں نے تو ایک اصولی بات کی تھی۔"

"سنو مسٹر!" اچانک میں نے اکھڑے ہوئے انداز میں کہا "تمہیں جو کام سونپا گیا ہے اسے خاموشی سے انجام دیتے رہو۔ جو میرا کام ہے میں وہ کر رہا ہوں۔ اگر مجھ پر زیادہ زور ڈالنے کی کوشش کروگے تو اب میں کوئی اسٹیمر کرائے پر لے کر سمندر کی سیر کرنے نکل جاؤں گا۔ غضب خدا کا۔ تمہیں ایڈم ڈی فلوک کو یہ مشورہ دیتے ہوئے ذرا شرم نہیں آتی کہ وہ ایک عورت سے خوف زدہ ہو کر کمرے میں بند ہو جائے۔ یہ ہرگز نہیں ہو سکتا مسٹر! ہرگز نہیں۔"

سیاہ سوٹ والے نے متاسفانہ انداز میں سر ہلایا اور اٹھ کھڑا ہوا "ہم لوگ باہر گاڑی میں موجود ہیں مسٹر فلوک! یہاں سے واپسی میں آپ کو سواری نہیں ملے گی۔ ہم آپ کو ہوٹل پر چھوڑ دیں گے۔"

سیاہ سوٹ والوں کا حلیہ دیکھ کر خواہ مخواہ پراسراریت کا احساس پیدا ہوتا تھا وہ حکومت کے کسی خفیہ ادارے کا کارکن معلوم ہوتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ شراب خانے میں اس کی آمد نے لوگوں کو چوکنا ہونے پر مجبور کر دیا تھا۔ بہتیرے لوگوں کا تو نشہ ہی ہرن ہو گیا تھا اور بہت سے ایسے تھے جو ہمیں مشکوک نظروں سے دیکھنے لگے تھے۔ ممکن ہے انہوں نے سیاہ سوٹ والے کو کوئی اسمگلر تصور کیا ہو۔ بات جو بھی رہی ہو۔ اب وہ لوگ ہم سے کسی قدر خوف زدہ ہو گئے تھے۔

"جسے دیکھو ایڈم ڈی فلوک پر احسان کرنے کا متمنی ہے" سیاہ سوٹ والے کے جانے کے بعد میں بڑبڑایا "اگر وہ ہمیں نہیں لے جائیں گے تو کیا ہم یہاں سے جا نہیں سکیں گے؟"

"تمہیں سمجھنے کے لئے ہاتھی کا بھیجا چاہئے" فلورا نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا "معلوم نہیں تم کس قسم کے آدمی ہو اور کیا کرتے پھر رہے ہو؟"

"میں انتہائی سادہ آدمی ہوں۔ ہر کام سیدھے سادے طریقے سے کرنے کا عادی ہوں مگر میری بدقسمتی ہے کہ جن لوگوں کے ساتھ کام کرنے کو ملتا ہے وہ اس قدر احمق ہوتے ہیں کہ سامنے کی باتیں بھی ان کی سمجھ میں نہیں آسکتیں۔"

"تم ہمیں احمق کہہ رہے ہو" فلورا نے آنکھیں نکال کر کہا۔

"احمق نہ کہوں تو اور کیا کہوں" میں نے بے پروائی سے کہا "اگر میں ہر بات کی وضاحت کردوں تو تم خود ہی میری بات سے متفق ہو جاؤ گی۔"

"بس رہنے دو" فلورا بے زاری سے بولی "نہ صرف کسی وقت تم خود ڈوبو گے بلکہ اپنے ساتھ والوں کو بھی ڈبو دو گے۔"

"یہ تم اس لئے کہہ رہی ہو کہ تمہاری مادام کلارا کے احمقانہ مشورے پر عمل کرتے ہوئے میں ہوٹل کے کمرے تک محدود نہیں رہا۔"

"ظاہر ہے۔۔۔ وہ ایک عقل مندانہ مشورہ تھا۔ اب یہاں کھلے میں ہم کتنی آسانی سے شکار ہو سکتے ہیں؟"

"سمجھ میں نہیں آتا کہ تم لوگوں کی عقلوں پر ماتم کروں یا اپنی عقل پر" میں نے جھنجلاہٹ کا مظاہرہ کیا "ارے بابا! ریناسالومن کو پتا کیسے چلے گا کہ میں کہاں ہوں؟"

فلورا حیرت سے منہ کھول کر مجھے دیکھنے لگی "اس بات کا کیا مطلب ہوا؟"

"تم پر کہیں آلوینڈا کا اثر تو نہیں ہو گیا" میں نے ہنس کر کہا پھر سنجیدہ ہوتے ہوئے بولا "دیکھو ریناسالومن نے دھمکی دی ہے کہ آج کی رات انگلز پر بھاری گزرے گی۔ تمام لوگ اس کی دھمکی سے خوف زدہ ہو گئے لیکن میں نہیں ہوا ۔۔۔ کیوں؟"

"ہاں، تمہارے کسی انداز سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ تم خوف زدہ ہو۔"

"حالاں کہ یہ غلط ہے۔ سب سے زیادہ خوف زدہ میں ہی ہوں۔ ریناسالومن کو اب تک پہنچنے والے واحد نقصان کا ذمے دار میں ہوں۔ اصولی طور پر اس کے انتقام کا پہلا نشانہ مجھی کو بننا چاہئے۔۔۔ کیا میں غلط کہہ رہا ہوں؟"

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو" فلورا نے کہا "لیکن حیران کن بات یہ ہے کہ یہ سب کچھ سمجھتے ہوئے بھی تم خود سے دشمنی پر آمادہ ہو۔"

"تمہارا کیا خیال ہے، یہ دو آدمی مجھے ریناسالومن کے کسی حملے سے بچا سکتے تھے؟"

"وہ کسی حد تک مزاحمت تو کر ہی سکتے تھے" فلورا نے محتاط انداز میں کہا۔

"یہی تو حماقتیں ہیں جنہیں میں روتا ہوں۔ ریناسالومن کے علم میں ہوگا کہ میں کہاں مقیم ہوں۔ اسے کچھ کرنا ہوگا تو میرے کمرے میں دھاوا بولے گی لہٰذا خود کو محفوظ رکھنے کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ لاپتا ہو جاؤں۔"

فلورا حیرت سے مجھے دیکھنے لگی "تم ٹھیک کہہ رہے ہو لیکن کیا اس کے آدمی یہاں نہیں پہنچ سکتے؟"

"اس کے لئے ان کے علم میں یہ بات ہونا ضروری ہے کہ میں یہاں موجود ہوں اور ایسا دو ہی صورتوں میں ممکن ہے یا تو وہ میری نگرانی کر رہی ہو یا پھر کسی اتفاق کے تحت اسے اس کا علم ہو جائے، اگر ایسا اتفاقاً ہو جائے تو میں اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا لیکن اس بات کا مجھے یقین ہے کہ ہماری نگرانی نہیں ہو رہی۔ اگر ہو رہی ہوتی تو سیاہ فرشتوں کے علم میں ضرور آجاتا۔"

"تم حیرت انگیز آدمی ہو۔۔۔ تم نے وہ بات سوچی جو کسی کے ذہن میں بھی نہیں آئی تھی۔"

"اسی انداز میں سوچنے کی بدولت تو آج تمہیں زندہ نظر آرہا ہوں ورنہ معلوم نہیں کتنے لوگ ایڈم ڈی فلوک کے خون کے پیاسے ہیں۔"

"لیکن یہ بات میری سمجھ میں نہیں آرہی کہ آخر یہی علاقہ کیوں۔۔۔ ہم کہیں اور بھی تو جا سکتے تھے۔"

"ہم جہاں بھی جاتے یہ سوال اپنی جگہ برقرار رہتا" میں نے مسکرا کر کہا "لیکن اس علاقے کا رخ کرنے کی ایک خاص وجہ ہے۔ ریناسالومن بڑے پیمانے پر کام کرنے کی عادی ہے۔ اندازہ یہ ہے کہ اس کے آدمی بھی نہ تو نچلے طبقے سے تعلق رکھتے ہوں گے اور نہ ہی گھٹیا مقامات پر ان کا آنا جانا ہوگا لہٰذا یہاں اس کے کسی آدمی کی نگاہوں میں آنے کا امکان بھی کم ہو جاتا ہے۔"

"اگر یہ ساری باتیں تم پہلے ہی بتا دیتے تو کیا حرج تھا؟" فلورا نے شکایتی لہجے میں کہا اور میں ہنس پڑا۔

"حرج تو کچھ بھی نہیں تھا لیکن مجھے یوں محسوس ہوتا جیسے میں پرائمری کے بچوں کو پڑھا رہا ہوں" میں نے کہا اور گھڑی کی طرف دیکھا جو پونے دو بجا رہی تھی "اچھا اب یہاں سے اٹھ چلو، شراب خانہ بھی بند ہونے والا ہوگا۔"

میں نے بل ادا کیا اور فلورا کے ساتھ اٹھ کھڑا ہوا۔ ہم وہاں سے بغیر کسی ہنگامے کے نکل رہے تھے۔ بارٹینڈر نے اس بات پر یقیناً خدا کا شکر ادا کیا ہوگا۔

باہر آکر فلورا نے دو تین گہرے گہرے سانس لئے "اف خدا۔۔۔ یہاں کیسی تازگی ہے۔ آج احساس ہوا کہ تازہ ہوا کتنی بڑی نعمت ہے۔"

باہر اب پہلے سے بھی زیادہ سناٹا چھایا ہوا لگ رہا تھا۔ اس سڑک پر چند بار تھے جن پر جلتے بجھتے نیون سائنوں کی روشنی کے علاوہ اور کسی قسم کی روشنی بھی نہیں تھی۔ فلورا نے میرا ہاتھ تھام لیا "مجھے تو ڈر لگ رہا ہے ایڈی! کس قدر سناٹا ہے۔"

سیاہ سوٹ والوں کی پیلے رنگ کی کار بار سے ذرا فاصلے پر اندھیرے میں کھڑی نظر آرہی تھی۔ میں نے فلورا کا ہاتھ تھامے سنسان فٹ پاتھ پر چلتے ہوئے کہا "ڈرنے کی کیا ضرورت ہے۔ تمہارے سیاہ فرشتے جو موجود ہیں۔"

"ان سے زیادہ تو مجھے تم پر اعتماد ہے" اس نے میرے بازو سے لپٹتے ہوئے کہا "لیکن تم ہو کہ تمہیں مجھ پر توجہ دینے کی فرصت ہی نہیں ہے۔"

سنسان اور ویران سڑک پر فلورا کے سینڈلوں کی کھٹ کھٹ اور میرے جوتوں کی بازگشت کے سوا اور کوئی آواز نہیں تھی۔ یہ ماحول فلورا کے اعصاب پر سوار ہو رہا تھا جس سے بچنے کے لئے وہ اپنا ذہن کسی اور طرف مشغول رکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔ سیاہ سوٹ والوں کی طرف سے بھی کوئی حرکت نہیں ہوئی تھی۔ ہم ان کی کار کے برابر سے گزرتے چلے گئے تھے۔ فلورا نے ان کے ساتھ جانے پر اصرار نہیں کیا تھا۔ شاید اس نے خود کو حالات کے یا پھر ممکن ہے میرے رحم و کرم پر چھوڑنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

اچانک میں نے کسی گاڑی کی آواز سنی اور فلورا کو خود سے بالکل قریب کر لیا۔ فلورا کو گاڑی کی آمد کا احساس اس وقت ہوا جب وہ موڑ سے مڑ کر سامنے آئی اور اس کی ہیڈ لائٹس کی روشنی ہم پر پڑنے لگی۔ فلورا نے ہڑبڑا کر مجھ سے علیحدہ ہونے کی کوشش کی مگر میں نے اپنی گرفت سخت کر دی۔

"یہ کیا کر رہے ہو؟" فلورا منمنائی "کوئی گاڑی آرہی ہے۔ وہ لوگ ہمیں دیکھ لیں گے۔"

"دیکھ لینے دو۔۔۔ تم میری لک ہو۔ مجھے کسی بات کی پروا نہیں ہے۔"

گاڑی ہمارے نزدیک آکر رک گئی مگر میں فلورا کو خود سے چمٹائے یوں چلتا رہا جیسے مجھے اردگرد کا ہوش ہی نہیں ہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حالاں کہ میں بہت پہلے دیکھ چکا تھا کہ وہ پولیس کی موبائل وین ہے۔

"اے ۔۔۔ تم لوگ رات کے اس پہر یہاں کیا کر رہے ہو؟" عقب سے کسی پولیس والے نے آواز دی مگر میں نے پلٹ کر نہیں دیکھا۔ فلورا پر پھر وحشت سوار ہونا شروع ہو گئی تھی۔

"خبردار" میں نے فلورا کے کانوں میں سرگوشی کی "تم بالکل خاموش رہنا۔ ایک لفظ بھی بولنے کی ضرورت نہیں ہے۔"

"تم نے سنا نہیں" دھمکی آمیز آواز دوبارہ سنائی دی "ہم تم سے کہہ رہے ہیں۔"

اس بار میں رک گیا اور پلٹ کر بولا "کیا بات ہے ۔۔۔ کون شور مچا رہا ہے۔"

ایک پولیس والا ہمارے نزدیک آیا "نواب صاحب کو شور برا لگ رہا ہے" اس نے طنزیہ لہجے میں کہا وہ ہمارے کافی نزدیک آ گیا تھا۔ شاید شراب کی بُو سونگھنے کی کوشش کر رہا تھا مگر ظاہر ہے کہ میں نے فلورا کو بھی شراب نہیں پینے دی تھی۔ بُو کہاں سے آتی۔

"کون سے نواب صاحب کو شور برا لگ رہا ہے اور اگر برا لگ رہا ہے تو ان سے کہہ دو کہ ہم شور نہیں کر رہے۔ ہم تو خاموشی سے جا رہے ہیں۔"

"یہ تو وہی دونوں لگ رہے ہیں جناب" پولیس والے نے وین کی طرف رخ کر کے کہا "میرا خیال ہے انہیں گرفتار کر لیا جائے۔"

"کیوں گرفتار کر لیا جائے" میں نے بگڑ کے کہا "ہم نے کیا جرم کیا ہے؟"

"یہ تو تھانے چل کر پتا چلے گا۔ چلو' گاڑی میں بیٹھ جاؤ شرافت سے۔"

"میں تھانے سے ڈرتا نہیں ہوں" میں نے اکڑ کر کہا "چلو' کون سے تھانے چلنا ہے۔"

"مم ۔۔۔ میں تھانے نہیں جاؤں گی" فلورا کسمسائی "یہ لوگ بڑا خراب سلوک کرتے ہیں۔"

"چلو' دیر مت کرو" میں نے فلورا کا بازو پکڑ کر کہا "مت بھولو کہ سیاہ فرشتے ہمارے تعاقب میں ہیں۔"

"یہ لوگ تو بہت بڑے مجرم ہیں جناب" پولیس والے نے وین کی طرف رخ کر کے کہا "خفیہ زبان بول رہے ہیں۔ سیاہ فرشتے ان کے تعاقب میں ہیں۔"

"انہیں پکڑ کر لے آؤ" وین کی اگلی سیٹ سے آواز آئی جہاں پولیس والوں کا صاحب بیٹھا ہوا تھا۔

"پکڑنے کی ضرورت نہیں ہے" میں نے پولیس والے کا ہاتھ جھٹک دیا "تمہیں نظر نہیں آتا ہم خود چل رہے ہیں۔"

ہاتھ جھٹکے جانے پر پولیس والے کو غصہ آ گیا تھا۔ ان لوگوں کو اس وقت بہت غصہ آتا ہے جب وردی میں اور ٹولی کی صورت میں ہوتے ہیں۔ بغیر وردی کے اور جب تنہا ہوتے ہیں اس وقت بالکل سیدھے ہوتے ہیں۔ پولیس والے خود کو معاشرے کا سب سے زیادہ باعزت فرد تصور کرتے ہیں اور دوسرے کی بے عزتی کرنے کے جملہ حقوق ان کے پاس محفوظ ہوتے ہیں۔ اپنے انھی حقوق کا استعمال کرتے ہوئے پولیس والے نے اپنا ہاتھ جھٹکے جانے پر میری تواضع کا فیصلہ کیا۔ مجھے معلوم تھا کہ کیا ہونے والا ہے اس لئے میں پوری طرح تیار تھا۔ اس نے پوری قوت سے ایک گھونسا میری گدی پر مارا۔ میں نے بچنے کی مطلق کوشش نہیں کی۔ اسے سزا دینے کے لئے ضروری تھا کہ میں اسے اس کی اوقات سے روشناس کراتا چناں چہ میں نے اپنی گدی کے عضلات اس حد تک سخت کر لئے تھے کہ کسی ٹھوس پتھر کی سختی کے درمیان بس معمولی سا فرق رہ گیا ہوگا اور کسی پتھر پر گھونسا مارنے کا جو انجام ہو سکتا ہے اسے بیان کرنے کی چنداں ضرورت نہیں۔

پولیس والے کے حلق سے ایک کربناک چیخ نکلی اور وہ اپنا ہاتھ پکڑ کر جھکتا چلا گیا۔ فلورا نے بوکھلا کر پلٹنے کی کوشش کی مگر اس کا بازو میری گرفت میں تھا۔ وہ پلٹ نہیں سکی۔ وین سے یہ منظر صاف دیکھا جا رہا تھا۔ پولیس والوں نے اسے میرے گھونسا مارتے تو دیکھا تھا لیکن انہیں یہ اندازہ نہیں ہو سکا کہ آخر وہ چیخا کیوں تھا۔ وہ دھڑ دھڑاتے ہوئے وین سے اتر آئے اور انہوں نے اپنی گنیں مجھ پر تان لیں۔ ایک آدھ پولیس والا مضروب پولیس والے کے پرسان حال کے لئے اس کے پاس پہنچ گیا تھا۔

"کیا ہوا ۔۔۔ کیا بات ہو گئی؟" انہوں نے بوکھلائے ہوئے انداز میں پولیس والے سے پوچھا۔

"اوئے یہ بہت خطرناک آدمی ہے" اس نے درد سے بلبلاتے ہوئے کہا "میں نے اسے گھونسا مارا تو ایسا لگا جیسے اس نے جسم پر کوئی ٹھوس چیز پہن رکھی ہے۔"

"اس کی جامہ تلاشی لو" پولیس والوں کے صاحب نے گرج کر کہا جو اگلی سیٹ سے اترا تھا۔

میری جامہ تلاشی لی گئی اور میری جیبوں سے برآمد ہونے والا سامان انہوں نے اپنے قبضے میں لے لیا۔

"اس کے پاس سے تو کوئی خاص چیز برآمد نہیں ہوئی۔" ایک پولیس والے نے حیرت سے کہا "اور اس نے اپنے جسم پر بھی کچھ نہیں پہن رکھا۔"

"میں نے سنا ہے جو بے گناہ پر ہاتھ اٹھاتا ہے اس کے ہاتھ ٹوٹ جاتے ہیں" میں نے کہا "ایسا معلوم ہوتا ہے تمہارے ساتھی کے ساتھ بھی یہی ہوا ہے۔"

"بکواس مت کرو" صاحب نے گرج کر کہا' اس کی گرج دور دور تک سنائی دے رہی ہوگی "اس کی ساتھی کی بھی تلاشی لو۔"

"ہرگز نہیں" میں نے غرا کر کہا "اس کی تلاشی کوئی لیڈی کانسٹیبل ہی لے سکتی ہے۔ اگر اس کے خلاف ہوا تو یقین کرو تمہارا پورا تھانہ معطل ہو جائے گا۔"

صاحب سوچ میں پڑ گیا۔ حالاں کہ وہ میرے بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا لیکن پولیس والے اوپر سے جتنے بہادر ہوتے ہیں اندر سے اتنے ہی بزدل ہوتے ہیں۔ مجرموں کی سرپرستی کرتے کرتے وہ مجرموں سے بھی زیادہ بزدل ہو جاتے ہیں۔

"ان دونوں کو گاڑی میں بٹھاؤ" صاحب نے اگلا حکم دیا "اس کی تلاشی تھانے پہنچ کر ہوگی۔"

ہمیں وین میں سوار کرا دیا گیا۔ فلورا کو میں نے خود سے لپٹا کر بٹھا لیا تھا۔

"اے ۔۔۔ ذرا دور ہٹ کے بیٹھو" ایک پولیس والے نے ڈپٹ کر کہا "یہ پولیس وین ہے' کوئی تفریح گاہ نہیں ہے۔"

"تفریح گاہ ہوتی تو بھی کیا فرق پڑ جاتا" میں نے طنزیہ لہجے میں کہا "تم لوگ تو نکاح نامہ تک طلب کر بیٹھتے ہو۔"

"ہم سے فضول باتیں مت کرو اور جو کچھ کہا جا رہا ہے کرو۔ ورنہ یاد رکھو انجام بہت برا ہوگا۔"

"یہ تو تھانے چل کر پتا چلے گا دوست" میں نے تمسخرانہ انداز میں کہا "میں کوئی شریف آدمی نہیں ہوں' بہت بڑے گروہ کا کرگا ہوں۔ تم لوگوں کی ملازمتیں بھی خطرے میں پڑ سکتی ہیں۔"

وہ سب سناٹے میں آ گئے۔ جو کچھ میں نے کہا وہ حقیقت تھی۔ اگر میرا تعلق کسی بڑے گروہ سے نکل آتا تو واقعی ان کی ملازمتوں کے لالے پڑ سکتے تھے۔ یہ بھی ممکن تھا کہ میں نے جھوٹ بولا ہو لیکن ایسے موقعوں پر پولیس والے کوئی رسک نہیں لیتے۔ وہ مناسب یہی سمجھتے ہیں کہ جھوٹ ثابت ہونے کے بعد جی بھر کے کارروائی کی جائے۔

"سوچ سمجھ کر گفتگو کرو مسٹر" ایک پولیس والے نے ہمت کر کے کہا "تمہاری غیر ذمے دارانہ گفتگو تمہارے لئے وبال بھی بن سکتی ہے۔"

"شٹ اپ" میں نے ڈپٹ کر کہا "میری ساری زندگی تم لوگوں سے نمٹتے گزری ہے۔ مجھے پڑھانے کی کوشش مت کرو۔"

"ممکن ہے یہ کوئی بہت ہی شریف آدمی ہوں" ایک پولیس والے نے کہا "اور ہم سے مذاق کر رہے ہوں۔ عزت دار لوگوں کی بے عزتی نہیں کرنی چاہئے۔ تم لوگ ذرا خیال سے گفتگو کرو۔"

میں پولیس والوں کے ان حربوں سے اچھی طرح واقف تھا۔ خود کو کسی ممکنہ خطرے سے بچانے کے لئے وہ اس قسم کی حرکتیں کرتے تھے لہٰذا میں نے ان کی اس بات کا کوئی نوٹس نہیں لیا۔

"ہاں تو جناب آپ کا نام کیا ہے اور آپ کیا کاروبار کرتے ہیں؟" اس پولیس والے نے مجھ سے پوچھا جس نے میرے شریف آدمی ہونے کے امکانات پر روشنی ڈالی تھی۔

"خاموش بیٹھو" میں نے سختی سے کہا "تمام سوالوں کے جواب میں تمہارے انچارج کو دوں گا۔ سمجھ گئے تم؟"

"جیسی آپ کی مرضی جناب" اس نے بے بسی سے کہا "میں نے کوئی غلط بات تو نہیں کہی تھی۔"

ذرا ہی دیر میں گاڑی پولیس اسٹیشن پہنچ گئی اور ہم سے اترنے کو کہا گیا۔ میں نے فلورا کو سہارا دے کر وین سے اتارا۔ گاڑی پولیس اسٹیشن کے احاطے میں کھڑی تھی۔ پولیس اسٹیشن کے محرابی دروازے پر بڑا بڑا "ڈاکس پولیس اسٹیشن" تحریر تھا۔

"انچارج کا کمرا کس طرف ہے" ان لوگوں کے کچھ کہنے سے قبل ہی میں نے بڑے بارعب انداز میں کہا۔

"بے فکر رہو' تمہیں انھی کے سامنے پیش کیا جائے گا" پولیس والوں کے 'صاحب' نے چڑتے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ اپنے ماتحتوں کے سامنے مجھ سے مرعوب ہونے کے لئے تیار نہیں تھا۔

پھر ہمیں انچارج کے سامنے پیش کیا گیا۔ میں اس کے کمرے میں بڑے باوقار انداز میں داخل ہوا۔ فلورا کا ہاتھ میں نے بدستور تھام رکھا تھا۔ انچارج نے اپنی سرخ آنکھوں سے گھور کر ہمیں مرعوب کرنے کی کوشش کی۔ اسے غالباً سوتے سے اٹھا کر بلایا گیا تھا۔ مجھے یقین تھا کہ ہمارے یہاں پہنچنے سے قبل ہی موبائل کے ذریعے پیغام بھجوا دیا گیا ہوگا کہ دو خطرناک مجرموں کو گرفتار کر کے لایا جا رہا ہے اور انچارج سوتے سے اٹھ کر آ گیا ہوگا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں انچارج کی گھورتی ہوئی آنکھوں سے بے نیاز آگے بڑھا اور اس کی میز کے سامنے رکھی ہوئی ایک کرسی کھینچ کر اس پر بیٹھ گیا اور دوسری کرسی پر فلورا کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ میری اس حرکت پر انچارج کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔

"تمہیں اتنی تمیز بھی نہیں ہے کہ آفیسروں کے سامنے بغیر اجازت نہیں بیٹھتے" اس نے کٹکھنے انداز میں کہا۔

"تو پھر ان کرسیوں کو اٹھا کر روڈ پر پھنکوا دو" میں نے جارحانہ انداز میں کہا "سرکار نے یہ کرسیاں تمہیں اس لئے نہیں دی ہیں کہ تم شرفا کو اپنے سامنے کھڑا رہنے پر مجبور کرو۔"

انچارج نے سوالیہ انداز میں اس اے ایس آئی کی طرف دیکھا جو ہمیں یہاں لے کر آیا تھا "انہیں بندرگاہ والی سڑک سے گرفتار کیا گیا ہے سر!" اے ایس آئی نے بڑی مستعدی سے کہا "یہ وہاں آوارہ گردی کر رہے تھے۔"

"اب تمہارے اس ناتجربہ کار اے ایس آئی کو یہ بھی سمجھانا پڑے گا کہ آوارہ گردی کیا چیز ہوتی ہے اور کس حلئے میں کی جاتی ہے" میں نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"ہمیں اطلاع ملی تھی جناب کہ یہ دونوں پراسرار سرگرمیوں میں ملوث ہیں اور ان کے رابطے پراسرار اسمگلروں سے ہیں" اے ایس آئی نے تیزی سے کہا۔

"کل کو تمہیں جنرل مل کے خلاف اسی قسم کی اطلاع ملے تو اسے بھی تصدیق کئے بغیر گرفتار کر کے لے آنا۔"

"اس قسم کی باتیں کر کے تم بچ نہیں سکو گے" انچارج نے کہا "اگر تم شریف اور معزز شہری ہو تو تمہیں ہر بات ثابت کرنی پڑے گی۔"

"مثلاً اگر میں یہ ثابت کروں کہ میرا تعلق پولیس کے محکمے سے ہے تو کیا مجھے چھوڑ دیا جائے گا۔"

"بالکل" انچارج نے کہا "لیکن محض تمہارے کہہ دینے سے ہم یقین نہیں کر لیں گے۔ تمہیں یہ بات ثابت کرنی پڑے گی۔"

"حالاں کہ سب سے زیادہ بدعنوان خود پولیس والے ہوتے ہیں" میں نے طنزیہ لہجے میں کہا "جہاں اس قسم کے معیار ہوں وہاں کوئی کیا کر سکتا ہے۔"

"بکواس مت کرو" انچارج کو غصہ آ گیا "سیدھی طرح بات کرو ورنہ تمہیں لاک اپ میں ڈال دیا جائے گا۔"

"یہ اطلاع فراہم کرنے کی چنداں ضرورت نہیں" میں نے زہریلے لہجے میں کہا "تم لوگوں کی کارکردگی سے میں بہت اچھی طرح واقف ہوں

"یہ بہت زبان دراز آدمی ہے جناب" اے ایس آئی نے کہا "میری مانیں تو اسے لاک اپ میں بند کر دیں۔ صبح تک یہ سب کچھ اگل دے گا۔"

"اور اس کے بعد تم لوگ اپنی اپنی ملازمتیں بچانے کے لئے بھاگ دوڑ کر رہے ہو گے" میں نے تمسخرانہ انداز میں کہا اور انچارج نے ہونٹ بھینچ لئے۔ میرا بڑا اعتماد انداز اسے دہلائے دے رہا تھا۔ کسی مضبوطی کے بغیر کوئی اس قسم کی گفتگو نہیں کر سکتا لیکن وہ محض اس گفتگو کی بنیاد پر مجھے چھوڑ بھی نہیں سکتے تھے۔ اب تو بات آن کی تھی۔ آخر وہ بااختیار لوگ تھے۔ انہیں کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی تھا۔

"میں تمہیں آخری موقع دے رہا ہوں" انچارج نے غصیلے لہجے میں کہا "اگر اس کے بعد تم نے فضول گوئی کی تو پھر میں کسی چیز کا ذمے دار نہیں ہوں گا۔"

میں نے ایک طویل سانس لی "ٹھیک ہے۔ تو پھر مجھے ایک فون کرنے کی اجازت دو" میں نے اس کے سامنے رکھے ہوئے ٹیلی فون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"کسے فون کرو گے؟" انچارج نے تجسس سے پوچھا۔

"میں جو کچھ بھی کروں گا اس کا نتیجہ تمہارے سامنے آ جائے گا" میں نے کہا "میں تمہیں کیوں بتاؤں کہ میں کسے فون کروں گا۔"

"ٹھیک ہے" انچارج نے کہا اور ٹیلی فون میری طرف بڑھا دیا۔ میں نے فون اپنی طرف کھسکایا اور ٹرپل فائیو سیون زیرو ڈائل کیا۔ مادام کلارا نے اپنا یہ نمبر مجھے خود دیا تھا دوسری گھنٹی پر دوسری طرف سے فون اٹھایا گیا۔ مادام کلارا بول رہی تھی۔

"میں ایڈم ڈی فلوک بول رہا ہوں" میں نے کہا "اس وقت میں ڈاکس پولیس اسٹیشن میں سرکاری مہمان ہوں۔"

"تم وہاں کیا کر رہے ہو مسٹر ایڈم؟" کلارا نے میری آواز پہچان کر حیرت سے کہا۔

"مجھے اور فلورا کو بندرگاہ والی سڑک سے گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ہم پر آوارہ گردی کا الزام ہے۔"

"اگر تم لوگ رات کو اس پہر وہاں گھوم رہے تھے تو تمہیں بالکل صحیح گرفتار کر لیا گیا ہے" کلارا نے مزاحیہ انداز میں کہا "تمہیں کوئی اور جگہ نہیں ملی تھی۔"

"میرا کام تمہیں مطلع کرنا تھا اور میں نے کر دیا ہے۔ اب تم جانو اور تمہارا کام جانے۔"

"سوال یہ ہے کہ تم بندرگاہ پہنچے کس طرح اور وہ دونوں مردود کہاں ہیں جنہیں میں نے تمہاری نگرانی پر مامور کیا

تھا؟" مادام نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تفصیلات بعد میں بھی معلوم کی جا سکتی ہیں" میں نے کہا "رہی ان دونوں کی بات تو وہ دونوں باہر جھک مار رہے ہوں گے۔"

"اور اس وقت وہ کہاں تھے جس وقت تمہیں گرفتار کیا گیا؟" مادام کلارا نے پوچھا۔

"قریب ہی موجود تھے" میں نے مختصر جواب دیا۔

"تم لوگ گرفتار ہو کے تھانے پہنچ گئے اور وہ دونوں مردود تماشا دیکھتے رہے" کلارا نے غصیلی آواز میں کہا "میں ابھی ان کی خبر لیتی ہوں۔"

"ان کی خبر بعد میں لیتی رہنا پہلے ہماری فکر کرو" میں نے کہا "ورنہ رات یہیں بسر کرنی پڑ جائے گی۔"

"سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ تم وہ آدمی ہو جس کے ساتھ کلارا پارٹنرشپ کرنے کو تیار تھی۔ اگر تمہیں وہاں ایک گھنٹا بھی گزارنا پڑا تو پورا تھانہ معطل ہو جائے گا۔ تم صرف پانچ منٹ انتظار کرو۔"

میں نے فون بند کر دیا۔ فلورا، انچارج اور اے ایس آئی سب تجسس انداز میں میری طرف دیکھ رہے تھے۔

"گھڑی دیکھ لو" میں نے انچارج سے کہا "پانچ منٹ کے اندر اندر تمہیں اس فون کے نتیجے کا پتا چل جائے گا۔"

"ٹھیک ہے" انچارج نے بے پروائی سے کہا "پانچ منٹ گزرنے میں دیر ہی کتنی لگتی ہے۔ اس کے بعد میں تم سے پوچھوں گا۔"

"چائے کا آرڈر ابھی سے دے دو" میں نے انچارج سے کہا "پانچ منٹ بعد تمہیں اس کی ضرورت پڑے گی۔"

انچارج کچھ نہیں بولا۔ ٹیلی فون کا نتیجہ آنے تک وہ خاموشی اختیار کئے رکھنا چاہتا تھا۔

پھر پانچ منٹ پورے ہونے سے قبل ہی سیاہ سوٹ والا شخص انچارج کے کمرے کے دروازے پر نمودار ہوا۔

"یہ صاحب آپ سے ملنا چاہتے ہیں جناب" سیاہ سوٹ والے کے ساتھ آنے والے سپاہی نے انچارج سے کہا "کہتے ہیں اپنی شناخت سے انچارج کو آگاہ کروں گا۔"

انچارج نے سر کے اشارے سے اندر آنے کی اجازت دی اور سیاہ سوٹ والا انچارج کی کرسی کے پاس پہنچ گیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک کارڈ تھا جو اس نے اس طرح انچارج کو دکھایا کہ کوئی اور اسے نہیں دیکھ سکا۔ میں نے محسوس کیا کہ کارڈ دیکھ کر انچارج بری طرح بوکھلا گیا ہے۔

"اوہو، تشریف رکھئے جناب" اس نے بوکھلائے ہوئے انداز میں سیاہ سوٹ والے سے کہا۔

"نہیں، اتنا وقت نہیں ہے" سیاہ سوٹ والے نے کہا "بس میں ان دونوں کو لینے آیا تھا۔ یہ ہمارے آدمی ہیں۔"

"اوہ!" انچارج چونک پڑا "اگر انہوں نے صرف تذکرہ بھی کر دیا ہوتا تو بہت کافی ہوتا۔"

"کوئی بات نہیں" سیاہ سوٹ والے نے کہا "بس اب ہمیں اجازت دیں۔"

"ارے جناب! کچھ چائے وغیرہ تو لی لیتے۔"

"میں نے تم سے کہا تھا نا کہ چائے کا آرڈر دے دو" میں نے خوش ہو کر کہا "اب دیکھ لو ضرورت پڑ گئی نا۔"

انچارج ہنسنے لگا۔ اس کے رویے میں زبردست تبدیلی واقع ہو گئی تھی لیکن سیاہ سوٹ والا کچھ زیادہ ہی جلدی میں معلوم ہوتا تھا۔ اس نے چائے پینے سے انکار کر دیا۔

"میں تو چائے ضرور پیوں گا" میں نے کرسی پر پھیل کر بیٹھتے ہوئے کہا۔ میں ان لوگوں کے ساتھ زیادہ سے زیادہ وقت گزارنا چاہ رہا تھا تاکہ تین بجے بھی میں ان کے ساتھ ہی رہوں۔

سیاہ سوٹ والے نے مجھے خشمگیں نظروں سے نہیں گھورا۔ شاید اس پر پہلے ہی جھاڑ پڑ چکی تھی لیکن اس کے

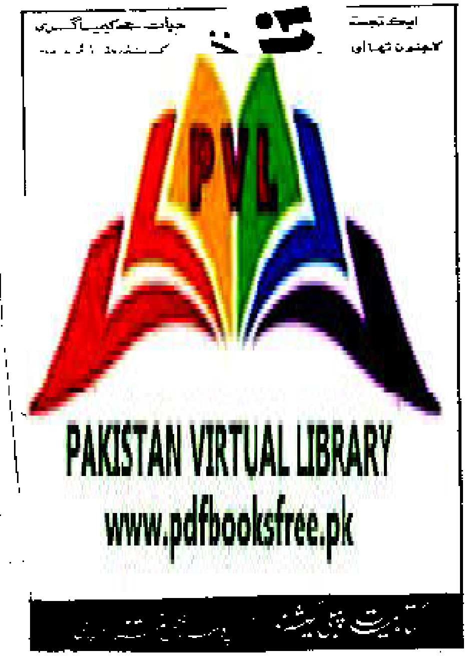

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چہرے کے تاثرات بتا رہے تھے کہ اسے میری حرکت اچھی نہیں لگی ہے۔ تاہم اس نے کچھ کہا نہیں اور ایک کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔

چائے پینے میں مزید بیس منٹ صرف ہوگئے اور جب ہم پولیس اسٹیشن سے باہر آئے تو تین بجنے میں صرف دس منٹ باقی رہ گئے تھے۔

"تم بہت بے کار آدمی ہو" سیاہ سوٹ والے نے کار اسٹارٹ کرتے ہوئے کہا۔ اس کا ساتھی اس کے برابر بیٹھا تھا اور میں فلورا کے ساتھ عقبی نشست پر تھا "دوسروں کے لئے خواہ مخواہ مسائل کھڑے کردیتے ہو۔"

"میں مادام کلارا تک تمہاری رائے پہنچادوں گا" میں نے بے پروائی سے کہا "اس سے پہلے بھی تم مجھ سے الجھنے کی کوشش کرچکے ہو۔"

"میں اپنی رائے سے رجوع کرتا ہوں۔ تم مادام سے اس کا تذکرہ نہیں کروگے۔"

"سوال ہی پیدا نہیں ہوتا" میں نے کہا "جب تم نے اپنی رائے تبدیل کرلی تو اب اس کا کیا ذکر۔"

"اب یہ بتاؤ کہ تم کہاں جانے کا ارادہ رکھتے ہو؟" اس نے پوچھا "ہوٹل جاؤ گے یا کہیں اور چلوں۔"

"اب سونا بھی ہے بابا" میں نے کہا "اس وقت کہیں اور جانے کا کیا سوال ہے۔"

ہوٹل کافی فاصلے پر تھا اور وہاں تک پہنچنے میں کم از کم آدھا گھنٹا تو ضرور لگتا۔ میرا مقصد پورا ہوگیا تھا۔ دھماکوں کے وقت میں اینگلز کے آدمیوں کے ساتھ کار میں سفر کررہا ہوتا۔ اس وقت مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ جس کار میں سفر کررہا ہوں اس میں ٹرانسیٹر بھی نصب ہے۔ اس کا پتا تو اس وقت چلا جب ہم ہوٹل کے قریب پہنچے اور کار کا ٹرانسیٹر اچانک جاگ اٹھا۔ کوئی بڑے ہیجانی لہجے میں اطلاع دے رہا تھا کہ اینگلز کے چاروں اڈوں پر بموں کے خوف ناک دھماکے ہوئے ہیں۔ یہ اطلاع سن کر دونوں سیاہ سوٹ والے اور فلورا مضطرب ہوگئی۔ میں نے مطمئن انداز میں سرہلایا لیکن ظاہر ہے مجھے بھی اضطراب ظاہر کرنا تھا۔

سیاہ سوٹ والے نے کار کا رخ موڑ دیا تھا اور اب کار کراؤن کلب کی طرف جارہی تھی۔ ان تینوں نے اس حادثے پر تبصرے کئے تھے مگر میں خاموش بیٹھا کھڑکی سے باہر دیکھ رہا تھا۔

کراؤن کلب پہنچنے میں زیادہ دیر نہیں لگی لیکن وہاں تھا ہی کیا۔ اب کراؤن کلب کی جگہ ملبے کا ڈھیر نظر آرہا تھا۔ یہ متعدد طاقت ور بموں کی پھیلائی ہوئی تباہی تھی۔ فائر بریگیڈ کا عملہ اپنی کارروائیوں میں مصروف تھا۔

وہ لوگ کچھ دیر وہاں رکے۔ ان کے چہروں سے شدید تاسف کا اظہار ہورہا تھا فلورا بھی مرجھا سی گئی تھی۔ یہ وہی کلب تھا جہاں وہ کام کیا کرتی تھی اور اب وہی جگہ ملبے کا ڈھیر بن کر رہ گئی تھی۔

کچھ دیر بعد ایک سیاہ سوٹ والے نے مجھ سے بھرائی ہوئی آواز میں کہا "چلو تمہیں تو ہم ہوٹل چھوڑ آئیں۔ یہاں تو جو ہونا تھا ہوچکا۔"

وہ ہمیں ہوٹل چھوڑ کر چلے گئے۔ راستے بھر وہ ریٹا سالومن کو مغلظات سے نوازتے رہے تھے اور یہ ان کی ذہنی شکست کی دلیل تھی۔

"ہم لوگوں کے ساتھ اس قسم کے حادثات ہوتے ہی رہتے ہیں فلورا" میں نے کمرے میں پہنچنے کے بعد فلورا سے کہا "لہٰذا اس سانحے کو بھولنے کی کوشش کرو۔"

فلورا نے ہونٹ بھینچ کر آنسو پینے کی کوشش کی۔ وہ بہت زیادہ سوگوار نظر آرہی تھی۔ میں بھی یہی ظاہر کررہا تھا جیسے اس سانحے پر بہت زیادہ رنجیدہ ہوں۔

ہمیں کمرے میں پہنچے ہوئے زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی کہ فون کی گھنٹی بجی۔ میں نے آگے بڑھ کر ریسیور اٹھایا' دوسری طرف مادام کلارا تھی۔

"ریٹا سالومن کا سراغ مل گیا ہے ایڈم!" وہ بڑے ہیجان خیز لہجے میں کہہ رہی تھی "اس نے جو تباہی پھیلائی ہے اب ہم اس سے اس کا انتقام لے سکیں گے۔"

ریسیور پر میری گرفت سخت ہوگئی "تمہیں کوئی غلط فہمی ہوگئی ہوگی کلارا" میں نے حتی الامکان پُرسکون لہجے میں کہا "اس کا سراغ اچانک کیسے مل سکتا ہے؟"

"تم خالی سراغ کی بات کررہے ہو' ہم تو اسے اس کے ساتھیوں سمیت گرفتار بھی کرچکے ہیں بس تم فوراً یہاں آجاؤ۔"

دوسری طرف سے سلسلہ منقطع ہوگیا لیکن میں حواس باختہ ہوچکا تھا۔ میری سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ چند گھنٹوں کے اندر اندر کلارا تہذیب تک کس طرح پہنچ گئی لیکن یہ سوچنے کا نہیں عمل کرنے کا وقت تھا۔

"مادام کلارا نے مجھے طلب کیا ہے فلورا! میں وہیں جارہا ہوں" میں نے کہا اور پھر فلورا کے جواب کا انتظار کئے بغیر آندھی طوفان کی طرح ہوٹل کے کمرے سے نکل کھڑا ہوا۔

راہداری میں سیاہ سوٹ والا موجود تھا۔ مگر میرے پاس اس پر توجہ دینے کے لئے فرصت نہیں تھی۔ ماضی میں کئی بار ایسا ہوا کہ تہذیب کو دشمنوں نے اغوا کرلیا مگر اس بار جو صورت حال درپیش تھی وہ ان سب سے مختلف تھی۔ اس بار تہذیب کی سلامتی خطرے میں نظر آرہی تھی۔ وہ تہذیب مالکم ایکس کی نہیں بلکہ ریٹا سالومن کی حیثیت سے مادام کلارا کے ہاتھ لگی تھی۔ یہ حادثہ کس طرح ہوا اس کے بارے میں کچھ کہنا فی الحال ممکن نہیں تھا۔ لیکن ایک بات بہرحال یقینی کہی جاسکتی تھی کہ ریٹا سالومن نے مادام کلارا کو جس طرح زچ کیا تھا اس کے بعد مادام کلارا سے کسی رعایت کی توقع کرنا عبث تھا۔

"آپ اس وقت کہاں جارہے ہیں جناب" سیاہ سوٹ والے نے میرے راستے میں آتے ہوئے مجھ سے کہا۔ بہت ممکن تھا کہ میں جذبات کی رو میں اسے دھکا دے کر نکل جاتا لیکن میں نے بروقت خود کو سنبھال لیا۔ میں علی یار خان نہیں بلکہ ایڈم ڈی فلوک تھا اور گرفتار ہونے والی تہذیب مالکم ایکس نہیں بلکہ ریٹا سالومن تھی۔ میں کسی احمقانہ قسم کی جذباتیت کا مظاہرہ کر بیٹھتا تو وہ میری طرف سے مشکوک ہوجاتا۔ ایڈم ڈی فلوک تو ریٹا سالومن کا دشمن اور مادام کلارا کا حمایتی تھا اسے تو ریٹا سالومن کی گرفتاری پر خوشی کا اظہار کرنا چاہئے تھا۔

"اوہ' تمہیں معلوم نہیں" میں نے ہیجانی انداز میں کہا "ریٹا سالومن پکڑی گئی۔ مجھے مادام کلارا نے فوری طور پر طلب کیا ہے۔"

ریٹا سالومن کے پکڑے جانے کی خبر ایسی نہ تھی کہ جسے سن کر اینگلز کا کوئی ممبر بھی اپنی حیرت اور خوشی کو چھپا سکتا۔ سیاہ سوٹ والے کے چہرے پر ابھی دو تاثرات نے گھر کرلیا "کیا آپ سچ کہہ رہے ہیں مسٹر فلوک؟" اس نے کہا "وہ کس طرح پکڑی گئی۔"

"مجھے تفصیلات کا علم نہیں ہے" میں نے کہا "مادام کلارا نے تفصیل نہیں بتائی۔ بس مجھے فوراً بلایا ہے۔ تم میرے راستے سے ہٹ جاؤ اور مجھے جانے دو۔"

"آپ کا راستہ بھلا کون روک سکتا ہے مسٹر فلوک" سیاہ سوٹ والے نے ہنس کے کہا۔ وہ بہت خوش تھا جب کہ میری کیفیت اس کے برعکس تھی۔ میرا بس نہیں چل رہا تھا کہ اڑ کر کلارا کے پاس پہنچ جاؤں۔ ایک ایک لمحہ بہت قیمتی تھا۔ مادام کلارا سے کچھ بعید نہیں تھا کہ اس نے تہذیب پر تشدد شروع بھی کردیا ہو۔ کلارا کے چنگل سے تہذیب کو رہا کرانا آسان نہیں تھا۔ سب سے بڑی بات یہ تھی کہ میں ان حفاظتی انتظامات سے واقف نہیں تھا جو کلارا نے کر رکھے ہوں گے۔

"ریٹا سالومن کے پکڑے جانے کے بعد تمہیں میری نگرانی جاری رکھنے کی ضرورت نہیں" میں نے کہا۔

"ضروری اور غیر ضروری کا فیصلہ کرنے کا ہمیں اختیار نہیں۔ ہمیں تو جو حکم دیا جاتا ہے ہم اس پر عمل کرتے ہیں۔"

"تو پھر تم اپنا کام کرو اور میں اپنا کام کررہا ہوں" میں نے کہا اور اس سے کترا کر آگے نکلنے کی کوشش کی۔ مگر اس نے مجھے روک لیا۔

"ایک منٹ ٹھہریں مسٹر فلوک! میں آپ کو خود مادام کلارا کے پاس لئے چلتا ہوں" اس نے کہا اور دوسرے سیاہ سوٹ والے سے وہیں رک کر فلورا کی نگرانی جاری رکھنے کو کہا۔

"اب ہم چل سکتے ہیں مسٹر فلوک" اس نے مجھ سے کہا اور میں اس کے ساتھ نیچے آگیا۔

"آپ نے مادام کلارا کے دل میں گھر کرلیا ہے مسٹر فلوک" اس نے کار اسٹارٹ کرتے ہوئے کہا "ہم سب حیران ہیں کہ آپ اتنے کم وقت میں اتنی زیادہ اہمیت کس طرح اختیار کرگئے۔"

"یہ سوال مادام کلارا سے کرو" میں نے مختصر جواب دے کر اس سے جان چھڑانے کی کوشش کی۔ میں پوری یکسوئی کے ساتھ کوئی مناسب حکمت عملی ترتیب دینا چاہتا تھا مگر وہ میرا پیچھا چھوڑنے پر آمادہ نہیں تھا۔

"ہم لوگ برسوں سے مادام کلارا کے لئے کام کررہے ہیں مسٹر فلوک مگر مادام کلارا نے کسی کو بھی خود سے اتنا قریب نہیں آنے دیا۔ میں نے سنا ہے آپ حیرت انگیز صلاحیتوں کے مالک ہیں۔"

میرا جی چاہا کہ کھوپڑی پر ایک ایسا ہاتھ رسید کروں کہ وہ بے ہوش ہوجائے مگر ظاہر ہے آدمی ہمیشہ وہ نہیں کرسکتا جو اس کا جی چاہ رہا ہو اور یہ موقع تو خاص طور پر خود پر قابو رکھنے کا تھا لہٰذا میں جواباً مسکرایا "تم نے ٹھیک سنا ہے۔"

"مادام کلارا نے آپ کو سندِ اعتبار بخشی ہے تو یقیناً درست ہوگی لیکن بظاہر تو آپ کی شخصیت میں کوئی ایسی خاص بات نظر نہیں آتی۔"

"مجھے افسوس ہے" میں نے بڑی سنجیدگی سے کہا "آئندہ میں کوشش کروں گا کہ میری شخصیت میں کوئی نہ کوئی خاص بات نظر ضرور آیا کرے۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سیاہ سوٹ والے نے سڑک سے نظر ہٹا کر حیرت سے میری طرف دیکھا۔ فوری طور پر وہ میرا مطلب سمجھنے سے قاصر رہا تھا۔ میں نے اس وقفے سے فائدہ اٹھا کر تہذیب کے بارے میں سوچنے کی کوشش کی مگر عین اسی وقت اس نے ہنسنا شروع کر دیا۔

"میں سمجھ گیا مسٹر فلوک" اس نے کہا "آپ کی کامیابیوں کا راز یہی ہے کہ آپ بظاہر اتنے خطرناک نظر نہیں آتے جتنے دراصل ہیں اور لوگ دھوکا کھا جاتے ہیں۔"

میں نے ایک طویل سانس لی۔ اس مردود نے شاید تہیہ کر لیا تھا کہ مجھے کچھ سوچنے نہیں دے گا "میں نے کبھی تجزیہ کرنے کی کوشش نہیں کی۔ ممکن ہے تمہارا کہنا ہی درست ہو" میں نے ایک بار پھر مبہم سا جواب دے کر اس سے پیچھا چھڑانے کی کوشش کی۔

"مادام آپ کو بہت اہمیت دے رہی ہیں مسٹر فلوک" اس نے کہا "جب پولیس نے آپ کو گرفتار کر لیا تھا تو ہم پر سخت جھاڑ پڑی تھی کہ ہم نے بروقت مداخلت کیوں نہیں کی۔"

میں جھنجلا کر اسے کوئی سخت جواب دینے والا ہی تھا کہ میری نظر سامنے بڑی جہاں چوراہے پر پولیس کی ایک موبائل وین کھڑی تھی۔ انہوں نے دور ہی سے کار کو رکنے کا اشارہ دیا تھا۔ سیاہ سوٹ والے نے بھی کار کی رفتار سست کر دی تھی۔ اس وقت مجھے احساس ہوا کہ اگر وہ نہ ہوتا تو میں مادام کلارا تک پہنچ ہی نہیں سکتا تھا۔ شہر میں بیک وقت چار اہم مقامات پر بم کے دھماکے ہونے کے بعد پولیس کا نچلا بیٹھنا محال تھا۔ اگرچہ اصل مجرموں تک ان کی رسائی نہیں ہو سکتی تھی تاہم خانہ پری کے لئے انہیں کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی تھا۔

"نیچے آیئے جناب" ایک پولیس والے نے کار کے نزدیک آکر کہا۔ دوسرا پولیس والا کار کے اندر ٹارچ کی روشنی ڈال کر دیکھ رہا تھا کہ کار میں اور کون کون ہے۔

سیاہ سوٹ والے نے ایک کارڈ نکال کر اس کی طرف بڑھایا مگر پولیس والا ان پڑھ معلوم ہوتا تھا "نیچے اتر آیئے" اس نے قدرے جارحانہ انداز میں کہا "ہر کار کی تلاشی لینے کے لئے سخت آرڈر ہیں۔"

"آپ کار میں ہی بیٹھے رہیں مسٹر فلوک" سیاہ سوٹ والے نے ایک طویل سانس لے کر کہا "میں ان کے انچارج سے بات کرتا ہوں۔"

"تم بھی کار سے نیچے اترو" پولیس والے نے بڑے خراب لہجے میں مجھ سے کہا "تم کیا کوئی گورنر جنرل ہو کہ کار میں ہی بیٹھے رہو گے۔"

"سب ہو جائے گا" سیاہ سوٹ والے نے پُرسکون لہجے میں کہا "میں ذرا تمہارے انچارج سے بات کر لوں۔ اس کی اجازت ہے یا نہیں؟"

ظاہر ہے پولیس والا روک کیسے سکتا تھا۔ سیاہ سوٹ والا موبائل کے انچارج کے پاس گیا اور چند منٹ میں واپس آگیا۔ اس کی کار کو تلاشی سے مبرا قرار دے دیا گیا تھا۔

"تمہیں کوئی جادو وغیرہ آتا ہے کیا؟" میں نے حیرت ظاہر کرتے ہوئے کہا "پولیس والے تمہارے سامنے موم کی طرح ہو جاتے ہیں؟"

"ایگلز کے ممبران کو شی گورائے میں بہت سی ایسی آسانیاں میسر ہیں جو کہیں اور نہیں ہو سکتیں۔ میں انہیں ایک مخصوص کارڈ دکھاتا ہوں تو وہ مجھ سے ہر طرح کا تعاون کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔"

میں نے تفہیمی انداز میں سر ہلایا اور ایک بار پھر تہذیب کے بارے میں سوچنے لگا۔ سیاہ سوٹ والا بھی کسی سوچ میں گم ہو گیا تھا لہٰذا وقتی طور پر مجھے سکون کے کچھ لمحات میسر آگئے۔ میں نے کلارا کے بنگلے پر پہنچنے تک تہذیب کو رہا کرانے کے کئی منصوبے بنائے اور مسترد کئے۔

بنگلے کے گیٹ پر موجود محافظوں نے ہمیں روکا اور پھر مجھے پہچانتے ہی انہوں نے مجھے اندر جانے کی اجازت دے دی۔ شاید کلارا نے انہیں پہلے ہی اس سلسلے میں ہدایات دے دی تھیں۔

میں ہدایت کے مطابق سیدھا کلارا کی خواب گاہ میں جا پہنچا۔ وہ نہایت ہشاش بشاش نظر آرہی تھی۔ اس کے چہرے پر بڑی رونق تھی۔

"تم آگئے ایڈم" اس نے مجھے دیکھتے ہی کہا "مجھے معلوم تھا کہ یہ خبر سن کر تم فوراً دوڑے چلے آؤ گے۔"

مادام کلارا کی بات سن کر ایک لمحے کو تو مجھے یوں محسوس ہوا جیسے کلارا نے محض مجھے بلانے کے لئے یہ خبر سنائی تھی مگر اگلے ہی لمحے میرے اس خیال کی نفی ہو گئی۔

"اسے تقریباً عین اس وقت پکڑ لیا گیا جب اس کے آدمی ہمارے اڈوں پر تباہی پھیلا رہے تھے۔ کاش وہ کچھ پہلے ہاتھ آجاتی تو کم از کم ہم بڑی تباہی سے بچ جاتے۔"

"لیکن وہ ہے کہاں" میں نے بے چینی سے پوچھا۔ میں جلد از جلد تہذیب کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لینا چاہتا تھا۔ معلوم نہیں وہ اب بھی میک اپ میں ہو گی یا نہیں۔

"وہیں" مادام کلارا مسکرائی "اس عقوبت خانے میں جہاں اس کے ایجنٹ کو رکھا گیا تھا۔"

"میں سمجھا تھا تم مجھے وہیں ملو گی" میں نے کہا "مگر تم تو یہاں اطمینان سے بیٹھی ہو۔"

"میرے آدمی اس کی کھال اتار رہے ہیں" کلارا نے کہا "میرا وہاں موجود رہنا کیا ضروری تھا..... اور ہاں تم کھڑے کیوں ہو، بیٹھ جاؤ نا۔"

میں ایک طویل سانس لے کر بیٹھ گیا "معلوم نہیں کیوں اسے دیکھنے کے لئے دل بے قرار ہو رہا تھا۔ میں سمجھا تھا کہ تم مجھے فوراً اس کے پاس لے چلو گی۔"

"بے فکر رہو وہ اتنی خوب صورت نہیں ہے کہ تم جیسا آدمی اسے دیکھنے کے لئے بے قرار ہو جائے" مادام کلارا نے ہنس کر کہا۔

اس کے انداز سے تو یہی ظاہر ہوتا تھا کہ تہذیب کے میک اپ کا راز فاش نہیں ہوا۔ اگر ہو گیا ہوتا تو وہ ضرور تذکرہ کرتی۔ یہ کوئی معمولی انکشاف نہیں تھا کہ ریناسالومن دراصل تہذیب مالکم ایس ہے۔

"کم از کم یہی بتا دو کہ تم اس تک پہنچنے میں کس طرح کامیاب ہوئیں؟" میں نے پوچھا۔

"اس کے لئے ہم تمہارے احسان مند ہیں۔ اگر تم نہ ہوتے تو شاید یہ کام اتنا آسان ثابت نہ ہوتا۔"

میں چونک پڑا۔ میں نے تو حتی الامکان احتیاط برتی تھی۔ پھر مجھ سے کون سی ایسی کوتاہی ہو گئی کہ کلارا میرے ذریعے تہذیب تک پہنچ گئی۔

"نہیں سمجھے" کلارا نے ہنس کر کہا اور میں نے نفی میں سر ہلایا۔

"ویسے تو تم بڑی ذہانت کا مظاہرہ کرتے ہو لیکن مجھے حیرت ہے کہ اتنی ذرا سی بات تمہاری سمجھ میں نہیں آرہی ـــ لگتا ہے تم نے اس معاملے میں ذہن استعمال کرنے کی ضرورت ہی نہیں سمجھی۔"

میں سمجھ نہیں سکا کہ اس کا مطلب کیا تھا۔ نہ ہی وہ اندازہ کر سکتی تھی کہ معاملہ میرے لئے کس قدر گمبھیر ہے۔ وہ تو معاملات کو اپنے زاویہ نگاہ سے دیکھ رہی تھی اور یہاں جان پر بنی ہوئی تھی۔ وہ بتا چکی تھی کہ ریناسالومن پر تشدد شروع کیا جا چکا ہے۔ وہ بھلا کیسے اندازہ کر سکتی تھی کہ تہذیب پر تشدد کی خبر سن کر میرے دل پر کیا گزر رہی ہے۔ تہذیب کا معاملہ نہ ہوتا تو شاید میں تجزیہ کر کے کوئی نتیجہ اخذ کر لیتا۔

"ذہن کا استعمال وہاں کیا جاتا ہے جہاں اس کی ضرورت ہو" میں نے جبراً مسکرا کر کہا "جب تم مجھے خود ہی سب کچھ بتا دو گی تو مجھے اپنا دماغ تھکانے کی کیا ضرورت ہے؟"

"تمہارا خیال غلط ہے" مادام کلارا نے کہا "مجھے تمہاری ذہانت کا امتحان مقصود ہے۔ اور پھر اس میں ذہانت کی کوئی بات بھی تو نہیں ہے۔"

میں بری طرح جھنجلا گیا مگر میں نے خود پر قابو رکھا "چلو مت بتاؤ۔ مگر مجھے اس عورت کو دیکھنے کا بڑا اشتیاق ہے جس نے تم سے آنکھیں چار کرنے کی ہمت کی ـــ وہ کوئی معمولی عورت تو ہرگز نہیں ہو گی؟"

"تم تو کچھ زیادہ ہی مشتاق نظر آرہے ہو" مادام کلارا نے معنی خیز لہجے میں کہا "چلو، تمہیں اس سے ملوا دوں۔"

وہ مجھے اپنے عقوبت خانے میں لائی۔ اندر داخل ہوتے ہی میری نگاہ اس عورت پر پڑی جسے شکنجوں پر کس کر اس پر ہنٹر برسائے جا رہے تھے۔ میں نے اسے دیکھ کر حیرت سے پلکیں جھپکائیں اور مادام کلارا کی طرف مڑا۔

"یہ" میں نے اس عورت کی طرف اشارہ کر کے استہزائیہ انداز میں کہا "ریناسالومن تو ہرگز نہیں ہو سکتی۔"

میری بات سن کر کلارا کی حسین پیشانی پر سلوٹیں پڑ گئیں "تم یہ بات اتنے یقین سے کس طرح کہہ رہے ہو؟" اس نے مجھے گھورتے ہوئے کہا۔

میں یہ بات اتنے یقین سے اس لئے کہہ رہا تھا کہ مجھے معلوم تھا وہ عورت ریناسالومن نہیں ہے۔ ریناسالومن تو تہذیب تھی اور تہذیب کو اگر میں ہی نہ پہچانتا تو اور کون پہچانتا۔ میری نگاہوں کے سامنے جو عورت تھی وہ ایک سیاہ فام افریقی عورت تھی۔ خالص مقامی لیکن میں یہ بات مادام کلارا سے تو نہیں کہہ سکتا تھا اس سے تو مجھے کچھ اور ہی کہنا تھا۔ کوئی ایسی بات جو اسے بھی مطمئن کر دے اور مجھے بھی اس کی نظروں میں مشکوک ہونے سے بچائے۔

"تمہیں یاد نہیں، ریناسالومن نے کہا تھا کہ اس کا کوئی آدمی زبان ہرگز نہیں کھول سکتا" میں نے کہا۔

"لیکن دیکھ لو ہم نے اس کے آدمی سے اس کے بارے میں اگلوا لیا" مادام کلارا نے کہا۔ سیاہ فام عورت کی چیخوں سے عقوبت خانہ گونج رہا تھا۔ وہ رحم کی بھیک مانگ رہی تھی "نہ صرف اگلوایا بلکہ اب یہ ہماری قید میں بھی ہے۔"

"اسی لئے تو مجھے اس کے ریناسالومن ہونے پر شبہ ہے ـــ وہ اتنی آسانی سے قابو میں آنے والی عورت نہیں معلوم ہوتی۔" میں نے محتاط انداز میں کہا اور کلارا ہنسنے لگی۔

"تم ریناسالومن سے بہت زیادہ متاثر معلوم ہوتے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہو۔" کلارا نے کہا "لیکن تم یہ بھول گئے کہ شی گورائے میں مادام کلارا سب سے زیادہ طاقت ور ہے۔"

"میں شی گورائے میں تمہاری حیثیت کو چیلنج تو نہیں کر رہا۔ میں تو صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ۔۔۔"

"تم اس کے سوا کچھ نہیں کہہ رہے کہ مادام کلارا دھوکا کھا گئی۔" کلارا نے میری بات کاٹ کر کہا "تمہیں شاید معلوم نہیں کہ ہم بڑے سائنٹفک طریقے سے کام کرتے ہیں۔"

"تم اس عورت کو ریٹا سالومن سمجھنے پر کیوں مصر ہو؟" میں نے کلارا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

"اس لئے کہ یہی ریٹا سالومن ہے۔ اس کے آدمی نے بڑے تشدد کے بعد زبان کھولی ہے اور ہم نے اسے پوری پلاننگ کرکے پکڑا ہے لیکن یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ تمہیں اس پر کیوں شبہ ہے؟"

"کسی بھی چیز پر یقین کرنے سے قبل ایڈم ڈی فلوک اس پر شبہ کرنے کا عادی ہے۔" میں نے ایک طویل سانس لے کر کہا "اسی لئے میں نے کبھی دھوکا نہیں کھایا لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ تم۔۔۔" میں ایک طویل سانس لے کر خاموش ہو گیا۔

"مجھے تم سے ہمدردی ہے۔" کلارا نے مجھے ترحم آمیز نظروں سے دیکھا۔ "اب معلوم نہیں اس حقیقت پر یقین آنے میں تمہیں کتنا عرصہ لگے گا۔ تمہاری زندگی کا بیشتر حصہ تو شک کرنے میں ہی ضائع ہو گیا ہوگا ایڈم!"

"تم نے ایک ایسے شخص کی بات پر یقین کرلیا جو تمہیں ڈبل کراس کر رہا تھا۔" میں نے اس کی باتوں کا اثر لئے بغیر کہا۔

"تمہیں کیا ہو گیا ہے ایڈ!" مادام کلارا نے حیرت سے کہا "اس نے رضا کارانہ طور پر تو ہمیں کچھ نہیں بتایا۔ اس پر تشدد کی انتہا کی گئی تب کہیں جاکر اس نے زبان کھولی ہے۔ اتنا میں بھی جانتی ہوں کہ اب اس پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا لیکن یہ بھی تو حقیقت ہے کہ ریٹا سالومن کا پتا معلوم کرنا ہمارے آدمیوں کا کارنامہ ہے۔ تم شاید یہ سمجھ رہے ہو کہ اس نے ہمیں غلط راہ پر ڈالنے کی کوشش کی ہے لیکن اگر تم نے اس پر ہونے والا تشدد اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہوتا تو ہرگز ایسی بات نہ کہتے۔ ویسے بھی وہ جانتا ہے کہ مادام کلارا سے غلط بیانی کرنے کی سزا کتنی بھیانک ہو سکتی ہے۔"

"اپنی جان بچانے کے لئے آدمی بڑے سے بڑا جھوٹ بول سکتا ہے۔ اس نے بھی یہی کیا ہے۔ بعد میں جو کچھ ہوگا اس سے اسے کیا۔ فی الوقت تو اس نے اپنی جان چھڑالی۔"

"تم مفروضوں کی بنیاد پر گفتگو کر رہے ہو ایڈم! اور تمہارے مفروضوں کے مقابلے میں میرے مفروضے زیادہ مضبوط ہیں۔ لہٰذا میں تمہاری بات کیوں مان لوں؟"

"مت مانو' میرا کیا بگڑتا ہے۔" میں نے بے پروائی سے کندھے جھٹکتے ہوئے کہا۔

"یہ کیوں نہیں کہتے کہ تمہارے پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔" کلارا نے ہنس کر کہا "آدمی میں اسپورٹس مین اسپرٹ ہونا چاہئے۔ شکست کو کھلے دل سے تسلیم کرنے کا حوصلہ ہونا چاہئے۔"

میں مسکرا دیا "ایڈم ڈی فلوک نے آج تک شکست نہیں کھائی کلارا۔۔۔ میرے پاس دلیل موجود ہے مگر مجھے شبہ ہے کہ تم میں اسپورٹس مین اسپرٹ نہیں ہے۔ تم میری دلیل کو بھی بلاجواز رد کردو گی۔"

"تمہارے پاس کوئی دلیل ہوتی تو تم اب تک پیش کرچکے ہوتے اور یہ فیصلہ تم نے کیسے کرلیا کہ میں تمہاری دلیل کو رد کردوں گی۔"

"بالکل سامنے کی بات ہے کلارا! اگر یہ ریٹا سالومن کا آدمی ہوتا تو وہ تمہیں کبھی چیلنج نہ کرتی۔"

"کیا مطلب؟" کلارا نے مجھے گھورا۔

"مطلب یہ کہ جب یہ پکڑا گیا تو اس نے بطور خاص تم سے ٹرانسمیٹر پر بات کرکے یہ جتلایا کہ تم اس کی زبان نہیں کھلوا سکو گی۔ آخر اسے اس کی کیا ضرورت تھی؟"

"اسے اس بات پر بڑا گھمنڈ ہوگا کہ اس کے آدمی زبان نہیں کھول سکتے۔ اس لئے اس نے مجھے چیلنج کیا تھا۔ اس میں کون سی انوکھی بات ہے؟"

"خود کو اس کی جگہ رکھ کر سوچو کلارا! کیا تم اپنے کسی آدمی پر اس حد تک بھروسا کرسکتی ہو؟"

"اتنا بھروسا شاید ہی کسی پر کیا جاسکتا ہو۔" کلارا نے کہا "لیکن یہ ریٹا سالومن کی حماقت بھی تو ہو سکتی ہے۔۔۔"

"اس کے کام کرنے کے انداز کو سامنے رکھو تو تم بھی ایسی بات نہیں کرو گی۔" میں نے کہا۔

"سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پھر اس نے ایسی حرکت کیوں کی؟" کلارا الجھ کر بولی۔

"یہ ایک سوال تم نے قاعدے کا کیا ہے۔ اس نے بہت گہری چال چلی ہے۔ تم سے تمہارے ہی آدمی پر تشدد کروا دیا۔"

"میری سمجھ میں کچھ نہیں آرہا۔ اگر تمہاری بات درست تسلیم کرلوں تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ عورت کون ہے؟"

"ریٹا سالومن کے علاوہ یہ عورت کوئی بھی ہو سکتی ہے اور یہ اتنے سامنے کی بات ہے کہ ایک بچہ بھی اسے آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔"

مادام کلارا الجھ گئی۔ شاید اس کے لئے یہ اعتراف کرنا مشکل ہو رہا تھا کہ اس سے غلطی سرزد ہو گئی ہے۔ چند لمحے وہ کچھ سوچتی رہی پھر بولی "میرے ساتھ آؤ۔"

وہ واپس اپنی خواب گاہ میں آگئی۔ "تمہاری دلیل میں کچھ کچھ وزن محسوس ہوتا ہے۔" خواب گاہ میں آنے کے بعد اس نے کہا "لیکن یہ دلیل بھی تو تم ہی نے پیش کی تھی کہ اتنی بڑی رقم لینے کے لئے آنے والا اس کا کوئی خاص آدمی ہی ہو سکتا ہے۔"

"بلاشبہ میں نے یہ بات کہی تھی اور یہ بات کچھ ایسی غلط بھی نہیں تھی لیکن ریٹا سالومن میری توقع سے بڑھ کر چالاک ہے۔ اب مجھے احساس ہو رہا ہے کہ اس نے بہت گہری چال چلی تھی۔"

"صرف اس لئے کہ وہ بڑی آسانی سے ہمارے قابو میں آگئی؟" کلارا نے مسکرا کر کہا۔

"نہیں۔" میں نے نفی میں سر ہلایا۔ "جب میں نے بہت باریک بینی سے تجزیہ کیا تو اس نتیجے پر پہنچا۔ شاید اسے یقین تھا کہ ہم اس کے ساتھ دھوکا کریں گے۔ اس لئے اس نے پہلے سے تمام انتظامات کر رکھے تھے' مائیکرو فلمیں نہ بھجوانے کا مقصد بھی یہی تھا کہ اگر اس کے ساتھ دھوکا ہو تو وہ بالکل ہی بے دست وپا نہ ہونے پائے۔ اپنے کسی خاص آدمی کو نہ بھیجنے کا مطلب بھی یہی تھا۔ سچی بات تو یہ ہے کہ اس نے ہمیں مکمل شکست سے دوچار کیا ہے۔"

"یہ تم کیسی باتیں کر رہے ہو ایڈم۔" کلارا غرائی۔ "ہم نے تمہاری خدمات اس لئے حاصل نہیں کی تھیں کہ تم ہمارے سامنے بیٹھ کر اس کی شان میں قصیدے پڑھو۔"

"ایڈم ڈی فلوک احمقوں کی جنت میں نہیں رہتا کلارا!" میں نے افسردہ لہجے میں کہا "حقائق کا مقابلہ کرنے کے لئے حقیقت کی دنیا میں رہنا ضروری ہوتا ہے۔"

"سب تمہارے مفروضے ہیں۔" کلارا نے جھنجلا کر کہا "یہ امکان اپنی جگہ موجود ہے کہ اگر ہم رقم کی ادائیگی کردیتے تو وہ شخص رقم لے کر فرار ہو جاتا۔"

"یہ تو محض تمہارا خیال ہے کلارا ڈیئر! ورنہ جس عورت نے اتنی پیچیدہ پلاننگ کی ہو کیا اس امکان پر اس کی نظر نہیں گئی ہوگی۔ یقیناً اس نے اس کا بھی کوئی توڑ کر رکھا ہوگا۔ اگر رقم کی ادائیگی کردی جاتی تو وہ شخص کبھی فرار نہیں ہو سکتا تھا۔ ریٹا سالومن نے اس کے گرد کوئی ایسا نادیدہ جال ضرور بُن رکھا ہوگا۔ جسے توڑ کر وہ نکل نہیں سکتا تھا۔ ضرور اس کی خفیہ نگرانی کی جارہی ہوگی۔ ریٹا سالومن کے آدمی جب یہ دیکھتے کہ اب کوئی خطرہ نہیں ہے تو رقم اس سے چھین لیتے۔"

"تو پہلے تم کیا کر رہے تھے۔ یہ سب کچھ تمہیں پہلے ہی سوچ لینا چاہئے تھا۔"

"سوچ تو تم بھی سکتی تھیں کلارا ڈیئر! لیکن تم نے نہیں سوچا' ایڈم ڈی فلوک پر تکیہ کرلیا لیکن تمہیں یہ بات معلوم نہیں کہ ایڈم ڈی فلوک اندھیرے کے تیر سے بہت گھبراتا ہے۔ جسے بھی مقابلہ کرنا ہے سامنے آکر مقابلہ کرے۔"

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔" کلارا بڑبڑائی "ہمیں سوچنا چاہئے تھا۔ کوئی ایسی منصوبہ بندی کرنی چاہئے تھی کہ وہ ناک آؤٹ ہو جاتی مگر اب کیا کیا جاسکتا ہے؟" وہ مضطربانہ انداز میں اٹھ کر ٹہلنے لگی۔

"کوئی شخص کتنا ہی چالاک کیوں نہ ہو کبھی نہ کبھی غلطی ضرور کرتا ہے۔"

"میں اتنا انتظار نہیں کرسکتی ایڈم! یہ میرے لئے زندگی اور موت کا مسئلہ ہے۔"

"ایسا ہوتا ہے" میں نے فلسفیانہ انداز میں کہا "زندگی میں ایسے مقام بھی آتے ہیں جب آدمی کسی چیز کو زندگی اور موت کا مسئلہ بنالیتا ہے لیکن پھر وہ وقت گزر جاتا ہے اور آدمی کو اپنی حماقت پر ہنسی آنے لگتی ہے۔۔۔"

"مسئلہ میں نے بنایا نہیں' خود بخود بن گیا ہے" مادام کلارا نے کہا۔ وہ شاید اپنے متعلق کوئی انکشاف کرنے والی تھی مگر پھر کچھ سوچ کر اس نے بات آگے نہیں بڑھائی اور موضوع تبدیل کرلیا "کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ یہی عورت ریٹا سالومن ہو؟"

"ممکن تو یہ بھی ہے کہ میں مادام کلارا اور تم ایڈم ڈی فلوک ہو۔"

"اس میں برا ماننے کی کیا ضرورت ہے" کلارا نے کہا "ہمیں کوئی امکان نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔ میں نے تمہاری باتوں پر غور کیا ہے۔ ان میں وزن تو ہے مگر ان کی صحت سو فی صد نہیں کہی جاسکتی۔"

"تم نے جو طریقہ اختیار کیا ہے وہ اچھا نہیں ہے" میں نے خشک لہجے میں کہا "اگر تم مجھ پر تشدد شروع کردو تو میں اپنی جان چھڑانے کے لئے اپنے فاکس ٹریٹ ہونے کا اعتراف بھی کرسکتا ہوں۔ اسی طرح تم خود بھی ریٹا سالومن بن سکتی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہو۔“

”اس کے علاوہ اور کوئی صورت بھی تو نہیں ہے“ کلارا نے بے بسی سے کہا۔

”کیوں نہیں ہے۔ ربنا سالومن نے تمہیں وعدہ خلافی کی سزا دی ہے۔ تمہارے چار ٹھکانے بموں سے اڑا دیے۔ اب یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ اپنے مزید مطالبات پیش کرنے کے لئے تم سے رابطہ نہ کرے۔ اگر تمہارا خیال درست ہے کہ تم نے ربنا سالومن کو پکڑ لیا ہے تو اب اس کی کوئی کال نہیں آئے گی اس لئے کہ وہ تو تمہارے قبضے میں ہے اور اگر میری بات درست ہے تو بھی پتا چل جائے گا۔“

”تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ معلوم نہیں یہ بات میرے ذہن میں کیوں نہیں آئی۔“

”اس لئے کہ تم ہر معاملے کو صرف ایک زاویے سے دیکھنے کی عادی ہو۔ تمہیں یقین ہے کہ جسے تم نے پکڑا ہے وہی ربنا سالومن ہے تو اب تم سوچنے سمجھنے کے قابل بھی کہاں رہیں۔ دعوے تم یہ کرتی ہو کہ تم ہر امکان کو مد نظر رکھتی ہو۔“

مادام کلارا جھینپ گئی ”کبھی کبھی ایسا ہو جاتا ہے۔ سامنے کی بات بھی نہیں سجھائی دیتی۔ بہرحال میں اس پر تشدد رکوا دیتی ہوں۔“ اس نے انٹر کام اٹھایا اور اس پر کسی کو حکم دیا کہ مسز آلوینڈا پر فی الحال تشدد روک دیا جائے۔

”تم نے کیا نام لیا“ میں نے چونک کر کہا اور مادام کلارا مسکرانے لگی۔

”یہ اسی آلوینڈا کا ذکر ہے جسے تم نے میرے آدمیوں سے سزا دلوائی تھی“ اس نے کہا اور میں فوری طور پر سمجھ گیا کہ کلارا کا ذریعہ معلومات کیا ہے۔ میں کلارا کے پاس آنے کے لئے ہوٹل سے نکلا تو فلورا نے موقع ملتے ہی اسے فون کر کے تفصیلات سے آگاہ کر دیا۔

”تمہاری معلومات پر حیرت ہوتی ہے۔ آخر تمہیں یہ کیسے معلوم ہوا کہ اسے میں نے سزا دلوائی تھی؟“

”اگر میں اتنی باخبر نہ رہوں تو اتنا بڑا گروہ نہیں چلا سکتی۔ لیکن یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ آخر تم اس علاقے میں کیوں گئے تھے؟“

”ربنا سالومن کے کسی متوقع حملے سے بچنے کے لئے۔ اس نے آج رات کے لئے دھمکی دی تھی اور میں خاص طور پر اس کا ہدف ہو سکتا تھا۔“

”مگر اس کی حرکت دیکھو“ کلارا نے غصیلے لہجے میں کہا ”اس نے ہمارے ٹھکانوں پر حملہ کر کے اچھا نہیں کیا۔ اسے اس کی سزا بھگتنی پڑے گی۔“

”میں سمجھتا تھا تم نے اپنے اڈوں پر حفاظتی انتظامات کر رکھے ہوں گے۔“

”ہمیں کبھی اس کی ضرورت نہیں محسوس ہوئی۔ اس سے قبل کسی تخریب کاری سے واسطہ بھی نہیں پڑا تھا۔“

”تمہاری بے پروائی پر مجھے حیرت ہے کلارا.... آج ربنا سالومن نے تمہارے کچھ اہم ٹھکانوں کو نشانہ بنایا ہے کل کلاں کو وہ براہ راست تم پر بھی حملہ آور ہو سکتی ہے....“

”کاش وہ یہ حماقت کر بیٹھے“ کلارا نے ایک ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔

”کیا فضول باتیں کر رہی ہو“ میں نے اپنے لہجے میں تشویش کا عنصر پیدا کرتے ہوئے کہا ”مجھے تو یہاں کے حفاظتی انتظامات بھی ناقص لگتے ہیں۔ تمہیں فوری طور پر اس میں اضافہ کر دینا چاہیے۔“

کلارا پراسرار سے انداز میں مسکرائی ”یہاں کے حفاظتی انتظامات میں اضافہ کرنا فی الحال ممکن نہیں۔“

”یقیناً تمہاری کوئی مجبوری ہو گی لیکن اگر تم کہو تو اس سلسلے میں ’میں اپنی خدمات پیش کر سکتا ہوں۔“

کلارا ہنسنے لگی ”شکریہ ایڈم“ اس نے کہا ”میرا مطلب یہ تھا کہ یہاں پہلے ہی نہایت معقول حفاظتی انتظامات ہیں۔“

”تم کہتی ہو تو ٹھیک ہی ہو گا لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ احاطے میں کتے تک نہیں ہوتے اور محافظوں کی تعداد بھی

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بہت زیادہ نہیں ہے۔ اگر کوئی ذہانت کا مظاہرہ کرے تو اس دفاعی نظام کو شکست دینا زیادہ مشکل نہیں ہے۔"

"کہتے ہیں آسانی دھوکا کھا جاتے ہیں مسٹر ایڈم" کلارا نے مسکرا کر کہا "ہمارے حفاظتی انتظامات کی بنیاد الیکٹرانک سسٹم پر ہے۔ اس سسٹم کو دھوکا دینا ناممکنات میں سے ہے اس لئے میری طرف سے فکر مت کرو۔"

میں نے سر کو اثباتی جنبش دی۔ مجھے پہلے ہی اندازہ تھا کہ کلارا نے اپنی حفاظت کے لئے غیر معمولی انتظامات کر رکھے ہوں گے اور اس وقت کلارا نے جو کچھ بتایا اس سے میرے اندازے کی تصدیق ہوگئی تھی۔

"یہ بات سن کر مجھے تسلی ہوئی ہے کلارا! ریتا سالومن کم از کم تم پر تو حملہ نہیں کر سکے گی۔"

"تم فلورا سمیت یہیں منتقل ہو جاؤ ایڈم! اب چوں کہ ریتا سالومن کا بس کہیں اور نہیں چل سکے گا اس لئے ممکن ہے وہ تمہیں ہدف بنانے کی کوشش کرے۔"

"کرنے دو" میں نے بے پروائی سے کہا "میں نے کوئی چوڑیاں نہیں پہن رکھی ہیں۔"

"ویسے تو میں نے تمہاری حفاظت کے لئے آدمی مامور کر رکھے ہیں لیکن میں نہیں سمجھتی کہ اگر ریتا سالومن نے تمہیں ہدف بنانے کا ارادہ کیا تو وہ کوئی موثر کردار ادا کر سکیں گے۔"

"زیادہ سے زیادہ یہی ہوگا کہ میں مارا جاؤں گا" میں نے کلارا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا "اور میں نہیں سمجھتا کہ اس سے تمہاری صحت پر کوئی اثر پڑ سکتا ہے... کہیں ایسا تو نہیں کہ تمہیں فلورا کی فکر ستا رہی ہو؟"

"نہیں۔ فلورا کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ وہ تو ایک عام کارکن ہے۔ وہ نہیں ہوگی تو اس کی جگہ لینے کے لئے سیکڑوں ہزاروں فلورائیں آموجود ہوں گی مگر ایڈم ڈی فلوک مجھے کہیں نہیں ملے گا۔"

"معاف کرنا کلارا! تمہارا رویہ میری سمجھ میں نہیں آتا۔ فلورا تمہارے گروہ کی ممبر ہے جب کہ میری کوئی باقاعدہ حیثیت نہیں ہے۔ پھر میں تمہارے لئے اتنا اہم کیوں ہوگیا؟"

"تم نہیں سمجھو گے" کلارا نے ایک طویل سانس لے کر کہا "مجبوریاں آدمی کو کیا سے کیا بنا دیتی ہیں۔"

"مجھے سمجھاؤ کلارا! میں تمہاری مجبوریاں جاننا چاہتا ہوں۔ میرے بس میں ہوا تو تمہاری مدد بھی کر دوں گا۔"

"ضرور سمجھاؤں گی ایڈم! مجھے نہیں معلوم تم میری بات سمجھ سکو گے یا نہیں لیکن میں ایک کوشش ضرور کر لینا چاہتی ہوں۔ میں خوش تھی کہ ریتا سالومن میری گرفت میں آگئی لیکن تم نے یہ بتا کر میری خوشیوں پر پانی پھیر دیا ہے کہ وہ ریتا سالومن نہیں ہے۔"

"میں نے تو محض ایک امکان پر کہا تھا۔ کیا ضروری ہے کہ میرا اندازہ درست ہی ثابت ہو۔"

"تمہارا اندازہ ہی درست معلوم ہوتا ہے... ریتا سالومن اتنی گھٹیا عورت نہیں ہو سکتی۔"

"ممکن ہے اس نے خود کو چھپانے کے لئے بظاہر اتنی گھٹیا حیثیت اختیار کر رکھی ہو۔"

"اب تم اس کی طرف داری پر اتر آئے" کلارا پھیکے سے انداز میں مسکرائی "یہ کوئی عجیب بات نہیں ہے۔ بہت سے لوگ جو دہری زندگی بسر کرتے ہیں خود کو چھپانے کے لئے ایسے ہی مصنوعی روپ اختیار کر لیتے ہیں لیکن ریتا سالومن کے لئے یہ بات یقین سے کہی جا سکتی ہے کہ وہ ایسی بھیانک غلطی نہیں کر سکتی۔ اس کے ماضی کی کارکردگی میرے سامنے ہے۔ جس شخص کو تم نے پکڑا تھا اگر وہ ریتا سالومن سے واقف ہوتا تو وہ کبھی مجھے چیلنج نہ کرتی بلکہ اس کی کوشش یہ ہوتی کہ یا تو کسی طرح اس آدمی کو رہا کروا لے یا پھر اسے مروا دے۔ یہ دونوں کام نہ ہو سکنے کی صورت میں اسے کم از کم اپنا ٹھکانہ تبدیل کر لینا چاہئے تھا لیکن وہ جتنی آسانی سے پکڑی گئی ہے اس سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے کہ اس عورت نے اپنی پوری زندگی میں ریتا سالومن کا نام تک نہیں سنا ہوگا۔"

"چلو ٹھیک ہے... مان لیا کہ یہ عورت ریتا سالومن نہیں ہے بلکہ ریتا سالومن سے اس کا دور کا واسطہ نہیں ہے لیکن اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟"

"معاملہ وہاں سے شروع ہوتا ہے جہاں علی یار خان ہماری قید سے فرار ہوا تھا..."

"ریتا سالومن کے معاملے میں علی یار خان کہاں سے نکل آیا" میں نے متحیرانہ لہجے میں کہا۔

"میں نے کہا تھا نا کہ تم اس طرح نہیں سمجھ سکو گے شاید میں کچھ زیادہ ہی الجھی ہوئی ہوں۔ میرا خیال ہے مجھے اینگلز سے شروع کرنا چاہئے۔ جب تک تمہیں یہ معلوم نہیں ہوگا کہ اینگلز کیا ہے تم کچھ نہیں سمجھ سکو گے۔ اینگلز ایک بین الاقوامی صیہونی تنظیم کا نام ہے" کلارا نے کہنا شروع کیا اور میں نے سانس تک روک لی۔ مجھے یقین تھا کہ وہ کچھ اہم انکشافات کرنے والی ہے اور ایسے موقع پر میرے لئے ضروری تھا کہ اس پر میری دلچسپی ظاہر نہ ہونے پائے۔ یہ ایک مشکل کام تھا مگر کلارا میری طرف نہیں دیکھ رہی تھی۔

"بنیادی طور پر اس تنظیم کا مقصد یہودیوں کی فلاح و بہبود کے لئے کام کرنا ہے لیکن یہ صرف دکھاوا ہے۔ پوری دنیا میں جہاں جہاں اینگلز کی شاخیں ہیں وہاں یہ تنظیم ہر قسم کے جرائم میں ملوث ہے لیکن تمام ذیلی جرائم صرف اس لئے کئے جاتے ہیں کہ مقامی اخراجات پورے کئے جا سکیں۔ اصل مقصد وہی ہے کہ یہودیوں کو دنیا میں کوئی مقام دلانے کے لئے اقدامات کئے جائیں اور ہم اس مقصد کے لئے سرگرم عمل ہیں۔"

"کیا اسرائیل کے قیام کے بعد بھی اس کی ضرورت رہ جاتی ہے" میں نے کہا اور کلارا چونک پڑی۔

"تمہیں سیاست سے دلچسپی ہے؟" اس نے مجھے بغور دیکھتے ہوئے کہا۔

"سیاست سے مجھے قطعی دلچسپی نہیں ہے لیکن یہ تو بالکل سامنے کی بات ہے۔ ایک بچہ بھی وہی کہے گا جو میں نے کہا ہے۔"

"میں تم سے اتفاق کرتی ہوں" کلارا نے اثبات میں سر ہلایا "تمہاری نظر ان سازشوں پر نہیں ہے جو اسرائیل کے خلاف کی جا رہی ہیں۔ فلسطینی ہماری راہ کی سب سے بڑی رکاوٹ ہیں۔ دنیا بھر میں وہ ہمارے خلاف دہشت گردی کی کارروائیاں کرتے رہتے ہیں۔ انہی میں علی یار خان نامی شخص بھی شامل ہے۔ جو کبھی فلسطینیوں کے ساتھ شامل ہو جاتا ہے اور کبھی ان سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔ وہ اگرچہ فلسطینی نہیں ہے تاہم اس نے ہمیں فلسطینیوں سے کہیں بڑھ کر نقصان سے دوچار کیا ہے۔ اگر کسی طرح اس ایک شخص کو ختم کر دیا جائے تو ہمارا کام آدھا رہ جائے گا لیکن وہ کسی طرح قابو میں ہی نہیں آتا۔"

"یہ کیا بات ہوئی" میں نے کلارا کی بات کاٹ دی "اتنی بڑی تنظیم ایک تنہا شخص کے سامنے بے بس کس طرح ہو سکتی ہے۔"

"وہ آدمی نہیں شیطان ہے" مادام کلارا نے کہا اور اپنے لئے شیطان کا لقب سن کر میرا دل خوش ہوگیا۔ مگر میں کچھ بول نہیں سکتا تھا۔ اس لئے کہ میں تو ایڈم ڈی فلوک تھا "شاید تم آنجہانی اولیو ہاورڈ سے واقف ہو..."

"کیوں نہیں" میں نے چونک کر کہا "میں تو ان کے غائبانہ عقیدت مندوں میں سے ہوں۔"

"علی یار خان نے انہیں کئی بار ہزیمتوں سے دوچار کیا اور آخر کار وہ اسی کے ہاتھوں سے ہلاک ہوئے۔"

"تب تو یقیناً وہ کوئی بہت ہی پہنچا ہوا آدمی ہے۔ اولیو ہاورڈ جیسے بڑے آدمی کو شکست دینا ہنسی کھیل نہیں ہے۔"

"یہی بات تو میں تمہیں سمجھانے کی کوشش کر رہی ہوں۔ اس وقت دنیا بھر میں جتنی بھی یہودی تنظیمیں کام کر رہی ہیں 'علی یار خان کی ہلاکت ان سب کا بنیادی مقصد ہے اور وہ سب اسے قتل کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔"

"کیا وہ کوئی طلسماتی کردار ہے" میں نے حیرت ظاہر کی "جس شخص کے پیچھے اتنی تنظیمیں لگی ہوئی ہوں اس کا بچتے رہنا سمجھ میں نہیں آتا۔"

"تم کیا سمجھ رہے ہو۔ وہ ہم سے بچتا پھرتا ہے" مادام کلارا نے حیرت سے کہا "اپنی غلط فہمی دور کر لو اس کے بارے میں پتا ہی نہیں چلتا کہ وہ کب کیا کر رہا ہے لیکن وہ ہمیشہ ہمارے خلاف برسرپیکار ہوتا ہے۔"

"کمال ہے!" میں بڑبڑایا "تم تو میرے دل میں اس سے ملنے کا اشتیاق پیدا کئے دے رہی ہو۔"

"اشتیاق تو مجھے بھی ہے۔ اتفاق ہے کہ کبھی اس سے آمنا سامنا بھی نہیں ہوا۔ کچھ عرصہ قبل وہ ہماری گرفت میں آگیا تھا۔"

"تو تم لوگوں نے اسے زندہ کیوں رہنے دیا؟" میں اچھل

کیا آپ جانتے ہیں کہ نشہ عمر کم کر دیتا ہے؟
PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
مکتبہ نفسیات پوسٹ بکس ۱۲۳ کراچی ۱

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کر کھڑا ہو گیا "اور یہ بھی کمال ہے کہ وہ تمہاری گرفت میں آیا مگر تمہارا اس سے آمنا سامنا نہیں ہوا؟"

"اینگلز ایک عالمی تنظیم ہے۔ ہمیں اکثر اوقات معلوم بھی نہیں ہوتا کہ کہاں کیا ہو رہا ہے۔ رہی یہ بات کہ اسے زندہ کیوں چھوڑ دیا گیا تو یقیناً یہ ہماری غلطی تھی مگر یہ غلطی ایک بڑے فائدے کی توقع پر ہوئی۔ اس کی برین واشنگ کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ یہ کام بہت جدید خطوط پر کیا گیا تھا لیکن ہم آج بھی یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ اس پر برین واشنگ کا عمل موثر کیوں نہیں ہو سکا۔ اسے یہ سمجھ کر ایک مشن سونپا گیا کہ وہ ہمارے نظریات سے متفق ہو چکا ہے مگر اس نے آزاد ہوتے ہی ہمیں ناقابلِ تلافی نقصان پہنچایا۔ پھر اسے سزا دینے کے لئے ہم نے جو منصوبہ بنایا وہ نہ صرف ناکام ہوا بلکہ خود ہمارا ایک آدمی ضائع ہو گیا۔ یہ دوسرا نقصان تھا۔ اصولاً ہمیں بنس ڈلے سے انتقام لینا چاہئے تھا مگر یہاں ریناسالومن نازل ہو گئی۔۔۔" مادام کلارا خاموش ہو کر کچھ سوچنے لگی۔

"معلوم نہیں تم کیا کہنا چاہتی ہو" میں نے کہا اور کلارا یوں چونک کر مجھے دیکھنے لگی جیسے میری بات اس کی سمجھ میں نہ آئی ہو۔

"ایڈم! یہ بتاؤ کہ تم مجھے کیا سمجھتے ہو؟" چند لمحوں بعد اس نے کہا۔

"تم مادام کلارا ہو" میں نے بڑی بے ساختگی سے کہا "اور اینگلز کی سربراہ ہو۔"

کلارا نے متاسفانہ انداز میں سر کو جنبش دی "یہی تو سارا چکر ہے ایڈم! میں اینگلز کی سربراہ نہیں ہوں۔"

"اگر تم اینگلز کی سربراہ نہیں ہو تو پھر کیا ہو؟" میں نے بے یقینی ظاہر کی "میں تمہارے اختیارات اپنی آنکھوں سے دیکھ چکا ہوں۔ تمہارا ایک معمولی سا کارندہ مجھے پولیس کی حراست سے نکال لایا تھا۔ میں نے پولیس آفیسر کا رویہ بھی دیکھا تھا۔"

"اس میں میرا کوئی کمال نہیں ہے ایڈم! یہ سب اینگلز کا اعجاز ہے۔ میں اینگلز سے وابستہ نہ ہوتی تو میرے یہ اختیارات 'ٹھاٹ باٹ نہ ہوتے۔ مجھ سے پہلے میری جگہ کام کرنے والے کے اختیارات بھی میری طرح تھے اور میرے بعد میری جگہ لینے والے کے بھی یہی ٹھاٹ باٹ اور ایسے ہی اختیارات ہوں گے۔ میں تو صرف مقامی حد تک اینگلز کی سربراہ ہوں ورنہ تنظیم تو بہت بڑی ہے۔"

"تم تو میرے ہوش اڑائے دے رہی ہو" میں نے یوں کہا جیسے میں از حد مرعوب ہو گیا ہوں "جب تمہارا یہ عالم ہے تو اینگلز کے سربراہ کا کیا ٹھکانہ ہو گا؟"

"میرے حصے میں یکے بعد دیگرے ناکامیاں آ رہی ہیں" کلارا غرائی "اور اینگلز میں ناکامی برداشت نہیں کی جاتی۔ اب مجھے نااہل قرار دے کر واپس بلا لیا جائے گا۔"

"کہاں؟" میں نے بے اختیار کہا۔

"واپس بلائے جانے کا مفہوم ذرا وسیع ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ میرا تبادلہ کہیں اور کر دیا جائے اور اس بات کا امکان بھی ہے کہ مجھے فیلڈ سے ہی ہٹا دیا جائے" مادام کلارا نے کہا "اور مجھے دونوں میں سے ایک بات بھی منظور نہیں ہے اس لئے میں نے تمہاری مدد حاصل کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔"

"میں نہیں سمجھ سکا کہ ان حالات میں میں تمہاری کیا مدد کر سکتا ہوں" میں نے محتاط انداز میں کہا "سینکڑوں ہزاروں افراد تمہارے ملازم ہیں۔ جب وہ تمہارے لئے کچھ نہیں کر سکتے تو میں کس شمار قطار میں ہوں۔"

"وہ سب اینگلز کے لئے ہیں۔ ان کی وفاداریاں اینگلز کے لئے ہیں۔ مجھ پر کوئی برا وقت آئے گا تو وہ مجھ سے منہ موڑ کر اینگلز کا ساتھ دیں گے اس لئے میں ان پر بھروسا نہیں کر سکتی۔ تم اینگلز کے ملازم نہیں ہو۔ صرف مجھ سے واقف ہو' میں چاہتی ہوں کہ مجھ پر کوئی برا وقت آئے تو تم میری مدد کرو۔"

"اس قسم کے کاموں میں اونچ نیچ تو آتی رہتی ہے" میں نے کہا "سمجھ میں نہیں آتا تم اس قدر فکر مند کیوں ہو رہی ہو۔ زیادہ سے زیادہ تمہیں واپس ہی بلا لیا جائے گا نا۔۔۔ تم واپس چلی جانا۔ اس میں پریشانی کی کون سی بات ہے؟"

"مجھے صرف یہ بتاؤ تم میری مدد کرنے پر آمادہ ہو یا نہیں۔" کلارا نے کہا "میں کیوں فکر مند ہوں اور کیوں نہیں ہوں اس سے تمہیں کوئی سروکار نہیں ہونا چاہئے۔"

"میں نے کب انکار کیا ہے بلکہ میں نے تو تمہارے ہی لئے کام کرنے پر آمادگی ظاہر کی تھی' اینگلز کو میں کیا جانوں۔"

"اتنی عقل تو میں بھی رکھتی ہوں کہ تم نے جس قسم کے معاوضے کا مطالبہ کیا تھا وہ اینگلز جیسی تنظیم ہی ادا کر سکتی ہے۔" کلارا کے لہجے میں خفیف سا طنز تھا "میں بھلا تمہارے اخراجات کی کہاں متحمل ہو سکتی ہوں۔"

"تمہارا کہنا درست ہے کلارا لیکن ایک بات اور بھی تو ہے اور وہ یہ کہ ایڈم ڈی فلوک ہر ایک کے لئے کام نہیں کرتا اور اگر میں کام کرنے کے لئے رضامند ہو گیا تو اس میں کچھ

دخل تمہاری جادو اثر شخصیت کا بھی تھا۔"

"کیا واقعی میں ایسی ہی ہوں" کلارا نے مسکرا کر کہا مگر اس کے لہجے میں بے یقینی تھی۔

"اگر تمہاری شخصیت اس قدر مسحور کن نہ ہوتی تو میں ہرگز اینگلز کے لئے کام کرنے پر تیار نہ ہوتا اور اب یہ میری خوش قسمتی ہے کہ تمہیں میری مدد کی ضرورت پڑ گئی۔"

"اس کا مطلب یہ ہوا کہ تم مجھ سے اتنے معاوضے کا مطالبہ نہیں کرو گے' جتنا تم پہلے طلب کر رہے تھے۔"

"معاوضہ میرا مسئلہ نہیں ہے۔ میں ذہنی ہم آہنگی کو زیادہ اہمیت دیتا ہوں۔ تمہیں میری مدد کی ضرورت ہے اور میں تمہیں پسند کرتا ہوں لہٰذا معاوضہ ہمارے درمیان بھی اختلافات کی وجہ نہیں بن سکتا۔" میں نے کہا۔ میرا ذہن الجھا ہوا تھا اور میں نے خود کو حالات کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا تھا۔ کلارا جو کچھ کہہ رہی تھی وہ کسی سوچی سمجھی سازش کا بھی حصہ ہو سکتا تھا۔

"زندگی میں پہلی بار میں کسی پر اندھا اعتماد کرنے پر مجبور ہوئی ہوں" کلارا نے ایک طویل سانس لے کر کہا "مجھے نہیں معلوم میرا انجام کیا ہونے والا ہے۔"

"میں کیا کہہ سکتا ہوں" میں نے بے بسی سے کندھے اچکائے "جو کچھ تم نے بتایا ہے اس سے زیادہ تو میں کچھ بھی نہیں جانتا۔ میں تو تمہارے ہی تجزیے پر تکیہ کرنے کے لئے مجبور ہوں۔"

"میرا تجزیہ غلط ہونے کا ایک فیصد بھی احتمال نہیں ہے لیکن میں سوچ رہی ہوں کہ اگر تم نے میرا ساتھ دینے کا فیصلہ کر لیا تو پھر فلورا کا کیا بنے گا۔"

"میں کسی کے اعتماد کو ٹھیس نہیں پہنچا سکتا خواہ اس کے عوض مجھے کتنا ہی بڑا نقصان کیوں نہ اٹھانا پڑے" میں نے کہا اور ٹھیک اسی وقت ٹرانس میٹر پر نصب بلب جلنے لگا۔ یہ اس بات کا اشارہ تھا کہ کوئی شخص ٹرانس میٹر پر رابطہ قائم کرنے کوشش کر رہا ہے۔

"تم دیکھو ایڈم" کلارا نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا "مجھے تو اس ٹرانس میٹر سے خوف آنے لگا ہے۔ ایسا لگتا ہے دوسری طرف ریناسالومن ہی ہو گی۔"

میں نے ٹرانسیٹر آن کیا اور بھاری آواز میں بولا "ایڈم ڈی فلوک دس اینڈ۔"

"کون ایڈم ڈی فلوک" ٹرانس میٹر سے ابھرنے والی سرد آواز رینڈل کے سوا کسی اور کی نہیں تھی۔ اس آواز کو سن کر میں بوکھلا گیا۔ فوری طور پر یہ فیصلہ کرنا دشوار تھا کہ اب مجھے کیا کرنا چاہئے لیکن کلارا نے مجھے اس مشکل سے نکال لیا۔ رینڈل کی آواز سنتے ہی وہ لپکتی ہوئی میرے نزدیک آ گئی۔

"مسٹر ایڈم نے ہماری بہت مدد کی ہے موشے!" کلارا نے اپنا کوڈ دہرانے کے بعد کہا۔

"اتنی مدد تو نہیں کی ہو گی کہ اس کی رسائی تمہاری خواب گاہ تک ہو جائے" رینڈل کے لہجے میں خفیف سا طنز تھا۔

رینڈل کا تبصرہ سن کر مادام کلارا کی رنگت مارے خفت کے سرخ ہو گئی "اگر انہوں نے مدد نہ کی ہوتی تو ہم اس شخص کو بھی نہ پکڑ سکتے جو فلموں کے عوض رقم وصول کرنے آیا تھا۔"

"مجھے کہانیاں مت سناؤ کلارا۔۔۔ نتیجے سے آگاہ کرو۔"

"ریناسالومن اندھیرے کا تیر ہے موشے! اسے اجالے میں لانا آسان نہیں ہو گا۔"

"میں اتنا انتظار کرنے کا عادی نہیں ہوں کلارا! تم اچھی طرح جانتی ہو۔"

کلارا نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ بس تھوک نگل کر رہ گئی تھی۔

"شی گورائے میں اینگلز کی ساکھ برتر رکھنے کے لئے انتظامی تبدیلیاں ناگزیر ہو گئی ہیں کلارا! لہٰذا میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ وہاں کا چارج جونز کے حوالے کر دیا جائے۔ وہ آج شام پانچ بجے کی فلائٹ سے شی گورائے پہنچ جائے گا۔ چارج اس کے حوالے کرنے کے بعد تم کل صبح کی فلائٹ سے شی گورائے سے روانہ ہو جاؤ گی اور ہیڈ کوارٹر رپورٹ کرو گی۔"

"او کے موشے ہاورڈ!" کلارا نے کہا اور پھر چند جملوں کے تبادلے کے بعد ان کی گفتگو ختم ہو گئی۔

"تم نے دیکھا؟" کلارا میری طرف دیکھتے ہوئے بولی "میرے خدشات درست ثابت ہوئے۔ اب میرے دن گنے جا چکے ہیں۔"

"تم نے اتنا بڑا نتیجہ کس طرح اخذ کر لیا" میں نے حیرت سے کہا "اور یہ بتاؤ کہ یہ موشے ہاورڈ کون ذات شریف ہیں؟"

"میں تمہیں سب کچھ بتا دوں گی" کلارا نے مضطربانہ انداز میں کہا "لیکن پہلے تم مجھے اس کے چنگل سے بچانے کی کوئی تدبیر کرو۔"

"تمہاری باتیں میری سمجھ میں نہیں آ رہی ہیں۔۔۔ میں تمہیں کس کے چنگل سے بچاؤں اور کس طرح بچاؤں؟"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"میں قوت اور اقتدار کی بھوکی تھی اس لئے ہمیشہ ان کے اشاروں پر ناچتی رہی۔ سیکڑوں افراد میرے حکم سے مار ڈالے گئے۔ مجھے نہیں معلوم تھا کہ ایک روز میرا اپنا بھی یہی انجام ہونے والا ہے" کلارا نے یوں کہا جیسے اس نے میری بات سنی ہی نہ ہو "اور اس وقت مجھے ایک شخص بھی ایسا نظر نہیں آتا جو میرا ساتھ دے سکے ... مجھے مرنے سے بچا سکے۔"

"ہوش میں آؤ کلارا" میں نے اسے شانے سے پکڑ کر جھنجوڑا "اگر تم واقعی کسی قسم کا خطرہ محسوس کررہی ہو تو تمہیں اپنے حواس برقرار رکھنا ہوں گے۔"

یک بیک یوں محسوس ہوا جیسے کلارا ہوش میں آگئی ہو۔ اس نے چونک کر مجھے دیکھا اور پھیکے سے انداز میں مسکرائی "مجھے نہیں معلوم تھا کہ موت کا خوف کیا ہوتا ہے۔"

"یہ موت کا خوف نہیں ہے کلارا" میں نے سنجیدگی سے کہا "یہ بے بسی کا احساس ہے جس نے تمہیں اپنی گرفت میں لے لیا ہے۔ میں تمہاری مدد کرسکتا ہوں مگر مجھے کم از کم یہ تو بتادو کہ تم چاہتی کیا ہو؟"

"میں کچھ نہیں چاہتی ایڈم" کلارا نے ایک ٹھنڈی سانس لے کر کہا "میرے لئے یہی بہت ہے کہ تم نے نہایت پُرخلوص طریقے سے میری مدد کرنے کی کوشش کی۔ میں مرتے دم تک یاد رکھوں گی کہ ایک شخص میرے لئے اتنا مخلص تھا۔"

"میں اس زندگی کو زندگی نہیں مانتا جس میں آخری سانس تک جدوجہد نہ شامل ہو۔ تمہیں حوصلہ نہیں ہارنا چاہئے کلارا! حوصلے اور ہمت کے ساتھ حالات کا مقابلہ کرو۔"

"تمہاری بات سے انکار ناممکن ہے ایڈم! لیکن مشکل یہ ہے کہ فرار ہوکر ان لوگوں کی نگاہوں سے بچنا ممکن نہیں ہے۔ وہ بہت منظم ہیں اور ان کے ہرکارے پوری دنیا میں موجود ہیں۔"

"گویا تم فرار ہونا چاہتی ہو" میں نے اسے گہری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"کچھ دیر پہلے تک میری خواہش یہی تھی لیکن اب میں نے اپنا فیصلہ تبدیل کرلیا ہے۔ مجھے کوئی حق نہیں پہنچتا کہ اپنے ساتھ ایک ایسے شخص کو بھی مشکل میں پھنسادوں جو میرے ساتھ مخلص ہو۔"

رینڈل سے بات کرنے کے بعد کلارا کے انداز میں بہت بڑی تبدیلی رونما ہوئی تھی۔ اس کے چہرے کی رنگت پھیکی پڑ گئی تھی اور صاف معلوم ہوتا تھا کہ وہ جذباتی تغیر سے گزر رہی ہے۔

"اگر میں واقعی تم سے مخلص ہوں تو کبھی تم کو اس حال میں نہیں چھوڑوں گا" میں نے کہا "اور یہ بھی تو سوچو کہ اگر تمہیں کوئی نقصان پہنچ گیا تو کیا مجھے اس سے تکلیف نہیں پہنچے گی؟"

"تمہارے سوالوں کا جواب دینے کی ضرورت نہیں اس لئے کہ ان کے جواب بہت واضح ہیں۔ البتہ میں اس الجھن میں ہوں کہ تم میرے لئے اتنی زحمتوں میں کیوں پڑ رہے ہو۔"

"کیا تم میرے خلوص پر شک کررہی ہو کلارا؟" میں نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

"نن۔ نہیں" وہ گڑبڑا گئی "یہ شک نہیں الجھن ہے۔ شک تو اس وقت ہوتا جب میری ذات سے تمہارا کوئی مفاد وابستہ ہوتا۔"

"تمہیں کیا معلوم" میں نے مسکرا کر کہا "ممکن ہے میرا کوئی ایسا مفاد ہو جو تمہاری نظروں سے اوجھل ہو۔"

"اب میرے پاس کچھ بھی نہیں رہا ایڈم!" کلارا نے افسردگی سے کہا "میری عزت، وقار، دولت اور حکمرانی، سب کچھ ختم ہوچکا۔ ایک جان باقی رہ گئی ہے اور وہ بھی معلوم نہیں کتنے دن کے لئے ہے۔"

"ابھی کچھ نہیں بگڑا کلارا! اگر تم ذرا سی ہمت کرلو تو بہت کچھ بچا سکتی ہو۔"

"ممکن ہے وقتی طور پر میں خود کو بچانے میں کامیاب ہوجاؤں لیکن ایسی زندگی کس کام کی جس میں آدمی کو ہر پل یہ دھڑکا لگا رہے کہ کب کہیں سے کوئی گولی آئے گی اور اس کی کھوپڑی میں سوراخ کردے گی۔"

"کھوپڑی میں سوراخ ضرور ہوگا کلارا" میں نے گمبھیر لہجے میں کہا "لیکن اس شخص کی کھوپڑی میں ہوگا جو تم سے دشمنی پر آمادہ ہوگا۔"

"تمہاری یہی بات مجھے سب سے زیادہ پسند آئی تھی"۔ کلارا پھیکے سے انداز میں مسکرائی "تم اتنے اعتماد سے بات کرتے ہو کہ تمہارا مقابل لرز کر رہ جاتا ہوگا۔"

"ایڈم ڈی فلوک صرف باتیں ہی نہیں کام بھی اتنے ہی اعتماد سے کرتا ہے کلارا!"

"بالفرض میں تمہاری بات مان لوں تو مجھے بتاؤ کہ مجھے کیا کرنا ہوگا۔"

"تمہاری باتوں سے جو کچھ میری سمجھ میں آیا ہے اس کی

روشنی میں تمہیں یہی مشورہ دوں گا کہ فوری طور پر لاپتا ہوجاؤ۔"

"پہلے میں نے بھی یہی سوچا تھا مگر یہ ممکن نہیں ہے۔ میں کب تک روپوش رہ سکوں گی۔"

"تمہیں کچھ سوچنے سمجھنے کی ضرورت نہیں ہے کلارا! تم صرف مجھ پر اپنی رضامندی ظاہر کرو۔ آگے ہر کام میرا ہے۔"

"میں نہ چاہتے ہوئے بھی ہامی بھرنے کے لئے مجبور ہوں۔ امید کی کوئی کرن نظر آرہی ہو تو اس سے منہ نہیں موڑا جاسکتا۔"

"اس بات پر بھی غور کرو کلارا کہ اس طرح روپوش ہونے کے بعد تم کسی رعایت کی مستحق نہیں رہوگی" میں نے کہا۔

"اس میں غور کرنے کی کون سی بات ہے۔ یہ تو صاف ظاہر ہے" کلارا نے کہا "تم نے کوئی انوکھی بات نہیں کی۔ میں تو اس وقت بھی رعایت کی مستحق نہیں ہوں۔"

"جب مارا جانا ہی مقدر ٹھہرا تو پھر آدمی چوہے کی طرح کیوں مارا جائے۔ مقابلہ کرتے ہوئے کیوں نہ مارا جائے؟"

"تم ایک خرگوش کو شیروں کی کچھار میں گھسنے کی تلقین کررہے ہو۔"

"خود کو آنکھ بند کرکے میرے حوالے کردو۔ حقیقت بہت جلد تم پر منکشف ہوجائے گی۔"

"خود کو تمہارے حوالے کرنے میں تو مجھے کوئی تامل نہیں ہے لیکن تمہاری باتیں اب مجھے دیوانے کی بڑ محسوس ہونے لگی ہیں۔"

"جب بساط ایڈم ڈی فلوک جیسے ماہر شاطر کے ہاتھ میں ہو تو پیادے فرزیں اور فرزیں بھنگی بن جاتے ہیں۔"

مادام کلارا کھل کھلا کر ہنس پڑی "تم اور کچھ کرسکو یا نہ کرسکو، آدمی کا خوف ضرور دھوڈالتے ہو۔"

"مجھے غرور کا سر نیچا کرنے کے مشن پر دنیا میں بھیجا گیا ہے اس لئے مجھ سے بعض ناممکن کام بھی سرزد ہوجاتے ہیں۔"

"تمہاری باتیں حوصلہ افزا ضرور ہوتی ہیں مگر ان باتوں سے ایگلز کا کچھ نہیں بگاڑا جاسکتا" کلارا نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا "اگر ایسا ہوتا تو آج ایگلز کا کوئی نام لیوا نہ ہوتا۔"

"تمہارا تعاون میرے شاملِ حال رہا تو وہ وقت بھی جلد آجائے گا۔"

"یعنی ... یعنی تمہارے عزائم یہ ہیں" کلارا نے

زندگی کے نشیب و فراز

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

شائع ہونے والی سلسلہ وار کہانی جو پہلی بار کتابی شکل میں منظرِ عام پر آئی ہے
ایک مجبور اور بے بس شخص کی الم انگیز کہانی ۔۔ اس نے جرم و گناہ کے راستوں کو اپنانے سے انکار کیا تو مجرم بنا کر اسے جیل کی آہنی سلاخوں کے پیچھے پھینک دیا گیا ۔ قسمت نے اسے گھربار اور والدین کے سائے سے محروم کردیا ۔۔!!
وہ جیل سے رہا ہوکر باہر آیا تو اس کا سینہ فگار تھا ۔ انتقام کے شعلے اس کے وجود کو جھلسا رہے تھے ۔ لیکن ۔۔۔ ایک دوست نے اس کی رہنمائی ایک مردِ کامل کے آستانے تک کردی ۔۔!!
وہ عشقِ حقیقی میں ڈوب گیا ۔ اس نے اپنی آنکھیں بند کیں تو قلب روشن ہوگیا ۔۔ لیکن ایک اچانک حادثے نے ماضی کے زخموں کو کرید کر پھر ہرا کردیا تو اس نے تڑپ کر آنکھیں کھول لیں ۔۔!!
تاریک راہوں کی گھٹن سے ابھرنے والی ایک خوبصورت اور عبرت انگیز داستان ۔

قیمت : ۸۰ روپے

ملنے کا پتہ

کتابیات پبلیکیشنز

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہکلاتے ہوئے کہا "تم اینگلز کے خلاف کام کرو گے اور مجھے بھی اپنے ساتھ لگا لو گے۔"

"اتنی دیر سے میں تمہیں یہی بات تو سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ مارو یا مر جاؤ۔"

"نہیں۔۔۔ نہیں" کلارا نے خوف زدگی سے کہا "میرے اندر اینگلز سے ٹکرانے کا حوصلہ نہیں ہے۔ میں ان لوگوں کی طاقت سے واقف ہوں اس لئے میں تمہارا ساتھ نہیں دے سکوں گی۔"

"تم نے خود ہی مجھ سے مدد طلب کی تھی" میں نے بے پروائی سے کہا "اگر تم میرا ساتھ نہیں دے سکتیں تو آج شام کو جوزز آ رہا ہے۔ چارج اس کے حوالے کر کے۔۔۔"

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو ایڈم!" کلارا نے تیز ہو کر کہا "ایک لمحے میں تو ہمت بندھاتے ہو اور دوسرے ہی لمحے حوصلہ پست کر دیتے ہو۔"

"تم کیا چاہتی ہو؟" میں نے طنزیہ لہجے میں کہا "تمہارے ساتھ ساتھ میں بھی اپنی بقیہ زندگی گوشہ نشینی میں بسر کروں؟"

کلارا نے سر جھکا لیا "غلطی میری ہے ایڈم!" اس نے دھیمی آواز میں کہا "میں نے تم سے کچھ زیادہ ہی توقعات وابستہ کر لی تھیں۔"

"موت جس شخص کا مقدر ہو چکی ہو اس کا چھوٹے موٹے خطرات سے ڈرنا سمجھ میں نہیں آتا۔"

"تم اینگلز کی طاقت سے ناواقف ہو اس لئے ایسا کہہ رہے ہو۔ اگر ان کے خلاف کچھ کرنے کے بعد میں ان کے ہاتھ لگ گئی تو مجھے اذیتیں دے دے کر ہلاک کیا جائے گا۔ مرنے سے زیادہ مجھے ان اذیتوں سے خوف آتا ہے ایڈم!"

میں نے شدید بے بسی محسوس کی۔ حالات نے غیر متوقع کروٹ لی تھی اور مجھے کامیابی محض چند قدم کے فاصلے پر نظر آنے لگی تھی لیکن کلارا کے تغیرات میری راہ میں حائل تھے۔ میں اسے قائل نہیں کر پا رہا تھا۔ اگر وہ قائل ہو جاتی تو میرا کام بہت آسان ہو جاتا۔ یہ تو مجھے اندزہ ہو گیا تھا کہ وہ بہت اہمیت کی حامل ہے مگر اقتصاب سے مبّرا نہیں ہے۔ وہ اتنی اہم کیوں تھی یہ مجھے نہیں معلوم تھا۔ میں نے اب تک براہِ راست سوالات سے گریز کیا تھا۔ براہِ راست سوالات کا طریقہ موجودہ حالات میں نامناسب بھی تھا۔ میری پوزیشن خراب ہو سکتی تھی۔ ویسے بھی مجھے اپنی پوزیشن کا صحیح اندازہ نہیں تھا۔

"آخر تم مجھ سے کیا چاہتی ہو۔" میں نے بے انتہا زچ ہو کر کہا۔

"شاید مجھے خود بھی نہیں معلوم کہ میں کیا چاہتی ہوں۔" کلارا نے مغموم لہجے میں کہا "شاید اپنا انجام اتنے قریب دیکھ کر میں ہوش و حواس کھو چکی ہوں۔"

"جب آدمی اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھے تو اسے دوسروں پر اعتماد کرنا چاہئے۔"

"اب میں اتنی بدحواس بھی نہیں ہوئی" کلارا پھیکے سے انداز میں مسکرائی "اتنا تو سمجھ ہی سکتی ہوں کہ کون سا قدم میرے لئے ہلاکت خیز ثابت ہو گا۔"

"میں کسی قیمت پر تمہیں بھیڑیوں کے جنگل میں چھوڑ کر نہیں جا سکتا" میں نے آخری کوشش کی "اگر میں نے ایسا کیا تو میرا ضمیر مجھے زندگی بھر ملامت کرتا رہے گا۔"

"تم باضمیر آدمی معلوم ہوتے ہو لیکن جو کچھ میں نے بویا ہے اب اسے کاٹنے کا وقت آ گیا ہے۔ ایک گم نام عورت مجھے تباہ کر گئی۔"

"کوئی کسی کو تباہ نہیں کر سکتا کلارا! آدمی خود اپنے پیروں پر کلہاڑی مارتا ہے اور دوسروں کو موردِ الزام ٹھہرا دیتا ہے۔"

"مجھے میرے حال پر چھوڑ دو ایڈم! جس حوصلے کے ساتھ میں نے دوسروں پر ظلم کیا ہے اسی حوصلے کے ساتھ آنے والے حالات کا مقابلہ بھی کروں گی۔"

"جسے تم حوصلے کا نام دے رہی ہو وہ بزدلی ہے۔ کم از کم خود کو بچانے کی کوشش ہی کر لو۔"

"کوئی بے سود کوشش کرنے سے فائدہ؟ ان کے خوف میں زندگی بسر کرنے سے تو بہتر یہی ہے کہ میں خود کو ان کے حوالے کر دوں۔"

"ریناسالومن سے ہی سبق لو۔ اپنے تمام تر وسائل استعمال کرنے کے باوجود تمہاری تنظیم اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکی۔ کیا میں یہ سمجھ لوں کہ جس منصب پر تم فائز تھیں اس کی اہل تھیں نہیں۔"

"وہ ہمارے لئے اجنبی ہے۔ اس کی کوئی شناخت ہمارے پاس نہیں اس لئے وہ ہم سے بچ گئی جب کہ میرے ساتھ یہ معاملہ نہیں ہے۔ میں ان لوگوں سے ہرگز نہیں چھپ سکوں گی۔"

میرا جی چاہا کہ اپنا سر پیٹ لوں۔ مادام کلارا پر یاسیت نے اپنے پنجے اس طرح گاڑ دیئے تھے کہ اب وہ کوئی بات سننے کی روادار نہیں تھی۔ میری ہر دلیل رائگاں ثابت ہو رہی تھی۔

"فرض کرو تم بھی ان لوگوں کے لئے اتنی ہی اجنبی بن جاؤ جتنی ریناسالومن ہے" میں نے کہا اور مادام کلارا بے اختیاری سے ہنس پڑی۔

"اب تم نے بچکانہ باتیں شروع کر دیں" اس نے کہا "میں کئی برس سے ان لوگوں کے ساتھ کام کر رہی ہوں۔ ان کے لئے اجنبی کس طرح بن سکتی ہوں؟"

"تم نے خود ہی تو بتایا تھا کہ میک اپ کے ذریعے شکلیں تبدیل کی جا سکتی ہیں۔"

"ہاں' یہ ممکن ہے مگر تم تو اس فن سے ناواقف ہو' اگر تم میک اپ کرنا جانتے ہوتے تو کچھ سوچا جا سکتا تھا۔"

"میں میک اپ کے فن سے ناآشنا ہوں تو کیا ہوا۔ ہم کسی ماہر کی خدمات حاصل کر لیں گے۔ کیا ہمیں میک اپ کا کوئی ماہر میسر نہیں آئے گا؟"

"اس بات کی کیا ضمانت ہو گی کہ وہ اینگلز کو مخبری نہیں کرے گا؟"

"تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے کلارا" میں نے جھنجلا کر کہا "تم نے اینگلز کو بلاوجہ ہوّا بنا لیا ہے۔ میں نے بھی تو کچھ لوگوں سے مدد لی تھی انہوں نے کیوں مخبری نہیں کر دی؟"

کلارا کے چہرے پر امید کی کچھ چمک پیدا ہوئی "کیا ایسے کچھ لوگوں سے تمہارے مراسم ہیں جن پر بھرپور اعتماد کیا جا سکے" اس نے پُراشتیاق لہجے میں کہا۔

"میرا نام ایڈم ڈی فلوک ہے کلارا! اور میں کبھی کچا کام نہیں کرتا۔ میری زندگی جرائم کی دنیا میں بسر ہوئی ہے۔ میں جانتا ہوں کہ کن حالات میں کیا کرنا چاہئے۔"

"تم ضرور جانتے ہو گے" اس کے لہجے میں ایک بار پھر یاسیت در آئی "مگر تم اینگلز کی طاقت سے ناواقف ہو۔"

"اینگلز کی ایسی کی تیسی" میں جھنجلا کر کھڑا ہو گیا "تمہارے منہ سے اینگلز کے قصیدے سُن سُن کر میں عاجز آ گیا ہوں۔ جی چاہتا ہے اینگلز کے خلاف ابھی سے اعلانِ جنگ کر دوں۔"

"تم جذباتی آدمی ہو اس لئے ایسی باتیں کر رہے ہو۔" کلارا نے یوں کہا جیسے میری کسی غلطی سے درگزر کر رہی ہو "اگر عقل سے کام لیتے تو ایسی احمقانہ باتیں نہ کرتے۔"

میں نے ایک ٹھنڈی سانس لی "میں تمہیں جذباتی آدمی نظر آ رہا ہوں" میں نے مردہ سے لہجے میں کہا "تم بتا سکتی ہو کہ میں نے کون سی جذباتی حرکت کی۔"

"تم نے کوئی جذباتی حرکت نہیں کی مگر میرے معاملے میں تم جذباتی ہو رہے ہو" کلارا نے ہنس کر کہا "اور اب میں یہ بھی سمجھ گئی ہوں کہ مجھ سے تمہارا کیا مفاد وابستہ ہے۔ اپنی تمام تر جرأت مندی کے باوجود اس وقت تم میں اتنا حوصلہ نہیں کہ میری جانب پیش قدمی کر سکو۔"

میں کلارا کو گھورنے لگا "فرض کر لو یہی بات ہے۔ مجھے تم میں دلچسپی ہے تو اس میں کیا قباحت ہے؟"

"کوئی قباحت نہیں ہے" کلارا نے کہا "لیکن اس قسم کی دلچسپیاں دیرپا نہیں ہوتیں۔ جلد یا بدیر تمہارا دل بھر جائے گا۔ تم مجھ سے اکتا جاؤ گے اور میں پھر تنہا رہ جاؤں گی۔"

"تمہاری اطلاع کے لئے عرض ہے کہ ایسی کوئی بات نہیں۔ تمہارا تجزیہ سراسر غلط ہے۔ مجھے صرف اینگلز کی بیخ کنی سے دلچسپی ہے۔"

کلارا چونک کر مجھے دیکھنے لگی "اینگلز کی بیخ کنی سے تمہیں کیوں دلچسپی ہے؟" اس نے مشکوک لہجے میں کہا مگر میں جواب کے لئے پوری طرح تیار تھا۔

"اس قسم کے مشکل ہدف مجھے اپنی طرف متوجہ کر لیتے ہیں۔ تم نے اینگلز کی تعریف میں اس قدر زمین آسمان کے قلابے ملائے ہیں کہ اب میں اینگلز سے الجھے بغیر نہیں رہوں گا۔ خواہ تم میرا ساتھ دو یا نہ دو۔"

"تمہارا عزم دیکھ کر مجھے بھی حوصلہ ہو رہا ہے" کلارا نے کچھ سوچتے ہوئے کہا "کیا تم مجھے اپنے لائحہ عمل سے آگاہ کرو گے۔"

"اوّلین مرحلہ تو تمہارے فرار کا ہے" میں نے دھڑکتے دل سے کہا۔ میں ڈر رہا تھا کہ کہیں وہ پھر اپنا ارادہ تبدیل نہ کر دے۔

"ہماری راہ میں بے شمار مشکلات آئیں گی۔ ہمیں ان گنت خطرات سے دوچار ہونا پڑے گا۔ ابھی وقت ہے' کوئی قدم اٹھانے سے قبل اچھی طرح غور کر لو۔"

"کوئی کام ناممکن نہیں ہوتا کلارا! اگر ہم سوچتے رہے تو سوچتے ہی رہ جائیں گے اور اگر میدانِ عمل میں اتر گئے تو دشواریاں خودبخود آسان ہوتی چلی جائیں گی۔"

"تم نے جس قدر اصرار کیا ہے اس کے بعد میرے پاس تمہارا ساتھ دینے کے سوا اور کوئی چارہ رہا ہی نہیں۔ اب تم مجھے بتاؤ گے کہ مجھے کیا کرنا ہے؟"

"مجھے ڈر لگ رہا ہے۔ کہیں تھوڑی دیر بعد تم پھر اپنا ارادہ تبدیل نہ کر دو۔"

"بے فکر رہو" کلارا نے ہنس کر کہا "میں اپنا یہ فیصلہ تبدیل نہیں کروں گی۔"

"اس عورت کو رہا کرا دو جسے ریناسالومن کے دھوکے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں گرفتار کیا گیا ہے۔ اس شخص کو بھی چھوڑ دو جو رقم وصول کرنے آیا تھا۔ اپنے آدمیوں کو ہدایت جاری کردو کہ وہ آج شام جونز کو ایئرپورٹ سے لے آئیں۔ فلورا کی چھٹی کردو اور آج شام چار بجے تک یہاں سے کوچ کرنے کے لئے تیار ہوجاؤ۔ یہاں سے صرف میں اور تم نکلیں گے۔ تم اپنے آدمیوں سے کہو گی کہ ریتا سالومن کا کوئی سراغ ملا ہے......"

"میں تو یہ سب کچھ کرلوں گی" کلارا نے میری بات کاٹ کر کہا "مگر ہم یہاں سے نکل کر جائیں گے کہاں؟"

"یہ سوچنا میرا کام ہے.... شام تک میں سارے انتظامات مکمل کرلوں گا۔ اب مجھے اجازت دو۔"

****

تہذیب مالکم ایکس نے بڑی حیرت سے ساری باتیں سنیں۔ کلارا سے رخصت ہوکر میں سیدھا اسی کے پاس آیا تھا اور اسے تمام باتوں سے آگاہ کردیا تھا۔

"گویا تمہاری محنت رائگاں نہیں گئی" تہذیب نے ساری باتیں سن کر کہا۔

"میرے وہم و گمان بھی نہیں تھا کہ میری محنت اس حد تک بار آور ثابت ہوگی......"

"یہ حقیقت ہے چیف!" بڈ نے میری بات کاٹ دی "مادام کلارا بے حد حسین ہے۔"

"اس کا حسن میں تمہارے نام الاٹ کرادوں گا" میں نے کہا "لیکن تمہارے لئے یہ کام ہے کہ تم ہمارے لئے شام سے پہلے پہلے کسی چھوٹے موٹے مکان کا بندوبست کردو......"

"میں اس ظلم کے خلاف احتجاج کرتا ہوں میڈم!" بڈ نے کہا "کیا بڈ کا یہی مصرف رہ گیا ہے کہ وہ صرف کام کرتا رہے۔"

بڈ کی باتیں سن کر تہذیب کو ہی نہیں بلکہ مجھے بھی حیرت ہوئی "کیا بات ہے بڈ؟" تہذیب نے نرمی سے کہا "کیا تمہارے ساتھ کوئی زیادتی ہوگئی؟"

"یہ زیادتی نہیں تو اور کیا ہے۔ بڈ کام کرتا پھرے اور چیف صاحب گل چھرے اڑائیں۔"

بڈ کی بکواس سن کر مجھے تو ہنسی آگئی مگر تہذیب دانت پیسنے لگی "کسی وقت تو بد معاشی سے باز آجایا کرو مردود۔"

"بڈ بات کرے تو بد معاشی اور یہ جو اس حرافہ کے ساتھ ایک مکان میں تنہا رہیں گے وہ کچھ نہیں" بڈ نے تنک کر کہا۔

"وہ بد معاشی نہیں مجبوری ہے۔ اس کے بغیر کام نہیں چلے گا" تہذیب نے سنجیدگی سے کہا۔

"یہ بھی ایسی حسین مجبوریاں ڈھونڈتے ہیں اس سے پہلے والی مجبوری کا نام فلورا تھا۔ اس سے دل بھر گیا تو کلارا ڈھونڈلی۔"

بڈ کا انداز ایسا تھا کہ تہذیب کو بھی ہنسی آگئی "ہر شخص تم جیسی ذہنیت کا مالک تو نہیں ہوتا" تہذیب نے ہنسی پر قابو پانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"اس میں ذہنیت کہاں سے نکل آئی۔ یہ تو صاف صاف عمل کا کیس ہے۔ آخر چیف کے حصے میں کوئی خرانٹ مرد کیوں نہیں آتا۔"

"وہ بھی آتے ہیں مگر تمہیں نظر نہیں آتے" میں نے کہا "تمہارے دماغ میں تو فلورائیں اور کلارائیں بھری ہوئی ہیں۔"

"جسے نہیں ملتیں اس کے دماغ میں ہی بھری رہتی ہیں" بڈ نے ہاتھ نچایا۔

"بے فکر رہو، مجھے ایسے آثار نظر آرہے ہیں کہ ہمیں جلد ہی کسی یورپین ملک کی طرف سفر کرنا پڑے گا۔ پھر تمہارے سارے دلدر دور ہوجائیں گے۔"

"سچ کہہ رہے ہو چیف؟" بڈ نے رازدارانہ انداز میں کہا۔

"بالکل سچ کہہ رہا ہوں" میں نے ہنسی ضبط کرتے ہوئے کہا "میں کلارا کے ساتھ مل کر یہی چکر چلا رہا ہوں لیکن تم دیر کئے چلے جارہے ہو۔"

"پہلے کیوں نہیں بتایا چیف!" بڈ چھلانگ مار کے کھڑا ہوگیا "میں ابھی جارہا ہوں" اس نے کہا اور باہر کی طرف چلا گیا۔

"انتہائی مردود آدمی ہے" تہذیب بولی "سب کچھ جانتے ہوئے بھی اس قسم کی باتیں کرتا ہے۔"

"ہاں، لیکن یہ بات بھی ہے کہ لڑکیاں واقعی اس کی کمزوری ہیں۔ یہ اور بات کہ اس کا ذوق بہت گھٹیا ہے۔"

تہذیب میرے نزدیک آگئی "خدا خدا کرکے میرے لئے کام نکلا تھا اب پھر میں عضو معطل ہوکر رہ جاؤں گی۔"

"تمہارا خیال غلط ہے تہذیب!" میں نے سنجیدگی سے کہا "ریتا سالومن والا سلسلہ بدستور جاری رہے گا۔"

"وہ کس طرح؟" تہذیب نے حیرت سے کہا "تم نے خود ہی تو بتایا ہے کہ مادام کلارا سے چارج واپس لیا جارہا ہے۔"

"ہماری جنگ مادام کلارا سے تھی ہی کب.... اس کی حیثیت تو ایک مہرے سے زیادہ کچھ بھی نہیں ہے۔ اصل مقابلہ تو ایگنز سے ہے۔ ہماری نظریں تو ریٹنڈل پر مرکوز ہونی چاہئیں۔"

تہذیب نے مطمئن انداز میں سہلایا اور میں نے تہذیب کا ہاتھ تھام لیا "ہمارے درمیان حائل فاصلے کب دور ہوں گے علی؟" تہذیب نے بوجھل آواز میں کہا۔

"ابھی دور کئے دیتا ہوں" میں نے شوخی سے کہا اور اسے خود سے نزدیک تر کھینچ لیا۔

"کیا کررہے ہو علی!" تہذیب شرما گئی اور میں نے اس کی پیشانی پر اپنی محبت ریکارڈ کردی۔

"اپنی محبت کا ہلکا سا عملی اظہار کررہا ہوں" میں نے کہا "اور پھر تم خود ہی تو کہہ رہی تھیں کہ ہمارے درمیان حائل فاصلے کب ختم ہوں گے۔"

"میرا یہ مطلب تو نہیں تھا" تہذیب کسمسا کر بولی مگر اس نے مجھ سے علیحدہ ہونے کی کوشش نہیں کی۔

"پھر کیا مطلب تھا؟" میں نے کہا میرے لہجے میں شرارت بھری ہوئی تھی۔

"تم اتنے بچے تو نہیں ہو کہ ایک سادہ سی بات کا مطلب نہ سمجھ سکو" تہذیب نے میرے شانے پر سر رکھتے ہوئے کہا۔

"بعض لوگوں کی شخصیت اس قدر مسحور کن ہوتی ہے کہ مقابل عقل و خرد سے عاری ہوجاتا ہے۔"

"یہودی لڑکیوں سے قریب رہ کر تم ڈائیلاگ بولنے کے عادی ہوتے جارہے ہو۔"

"ان سے تو میں ڈائیلاگ ہی بولتا ہوں جس میں ڈرامہ ہوتا ہے مگر تمہارے سامنے آکر تو میں ڈرامے کی صلاحیت بھی کھو بیٹھتا ہوں۔" میں نے اس کا نرم و نازک ہاتھ سہلاتے ہوئے کہا۔

چند لمحے یوں ہی گزر گئے۔ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے وقت کا بہتا ہوا دھارا تھم گیا ہو۔ کائنات پر سکوت طاری ہوگیا ہو۔ کہیں کوئی آواز نہیں تھی، بس تہذیب تھی اور میں تھا۔ میں تھا اور تہذیب تھی۔ پوری کائنات سمٹ کر ہم دونوں تک محدود ہوگئی تھی۔ ہم اس منزل سے گزر رہے تھے جہاں الفاظ اپنی وقعت کھو بیٹھتے ہیں۔ خاموشی صدا بن جاتی ہے۔ ایک دوسرے سے کچھ کہنے سننے کی ضرورت نہیں رہتی۔ جذبوں کا ابلاغ ذہن سے ذہن اور دل سے دل تک بغیر کسی واسطے کے ہوتا ہے۔ تہذیب کی دھڑکنیں مجھ سے کچھ کہہ رہی تھیں اور میری دھڑکنیں اس کا جواب دے رہی تھیں۔ وہ میری روح کے مانند میرے وجود کے لئے ایک ایسا لازمہ تھی جس کے مقام کا تعین نہیں کیا جاسکتا تھا۔ وہ ایک ایسی عطر بیز ہوا تھی جو دکھائی نہیں دیتی مگر موجود ہوتی ہے۔ انبساط کی ایک ایسی موج تھی جو باطن میں سفر کرتی ہے۔ وہ ایک ایسا طوفان تھی جس کے بارے میں کسی کو معلوم نہیں ہوتا کہ اس نے کب کہاں اور کس طرح تشکیل پائی مگر وہ تباہ کاریاں پھیلاتا ہے۔ تہذیب مالکم ایکس بھی کسی طوفان کی مانند میرے حواس پر چھائی تھی اور بے وقعت خس و خاشاک کی طرح مجھے بہائے لئے جارہی تھی۔

"جی چاہتا ہے یوں ہی تمہارے شانے پر سر رکھے بیٹھی رہوں اور عمر تمام ہوجائے" تہذیب کی مدھم سرگوشی ابھری "وہ وقت کب آئے گا علی جب ہم ہر قسم کے تفکرات سے آزاد ہوں گے؟"

"وہ وقت ضرور آئے گا جان علی! ہر جدوجہد کی کوئی نہ کوئی منزل ہوتی ہے، ہر سفر کو کہیں نہ کہیں ختم ہونا ہوتا ہے۔"

"چلتے چلتے پاؤں تھک گئے ہیں علی! ضبط کا دامن ہاتھ سے چھٹنے کو ہے۔ جتنا سفر ہم نے طے کیا ہے اس کے اعتبار سے ہماری منزل بعید ترین مسافت پر ہوتی تو بھی سفر کب کا تمام ہوچکا ہوتا۔"

"ہم عام لوگ نہیں ہیں تہذیب! ہمارا سفر بھی عام لوگوں کی طرح نہیں ہے۔ اسے روز و شب کے عمومی پیمانے سے مت ناپو جان علی!"

یک بہ یک تہذیب چونک پڑی "مجھے خیال ہی نہیں رہا" اس نے مجھ سے علیحدہ ہوتے ہوئے کہا "رات کے دھماکوں کے بعد کلارا سے بات کرنا ضروری تھا۔"

"اب زیادہ ضروری ہوگیا ہے" میں نے مسکرا کر کہا "اب تمہارے پاس معلومات کا ایک خزانہ ہے۔ کلارا کی رہی سہی ہمت بھی جواب دے جائے گی۔"

"مگر سوال یہ ہے کہ اس وقت میں اس سے رابطہ کہاں سے قائم کروں گی" تہذیب نے پریشان ہوکر کہا "اس وقت تو سڑکیں بھی سنسان نہیں ہوں گی۔"

"میں نے کلارا کو خوب اچھی طرح ورغلایا ہے۔ اس وقت وہ اپنے فرار کے انتظامات کررہی ہوگی۔ اس کے پاس اتنی فرصت کہاں ہوگی کہ وہ کوئی کال ٹریس کرتی پھرے۔"

"ایک امکان یہ بھی تو ہے کہ آخری وقت میں وہ اپنی ساکھ بحال کرنے کے لئے کوئی کوشش کرڈالے" تہذیب نے کہا۔

"میں یہ خطرہ مول لینے کا فیصلہ کرتا ہوں تہذیب! تم کلارا سے رابطہ قائم کرو۔"

"تم انچارج ہو علی!" تہذیب نے مردہ سی آواز میں کہا اور ٹرانس میٹر پر کلارا سے رابطہ قائم کرنے لگی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رابطہ قائم ہونے میں زیادہ دیر نہیں لگی۔ حسب معمول دوسری طرف کلارا خود تھی مگر خلاف معمول اس کی آواز بجھی بجھی سی تھی۔

"ریناسالومن آف فالکن تمہیں صبح بخیر کہتی ہے مادام کلارا" تہذیب نے چہک کر کہا۔

"میں تمہاری کال کا انتظار کررہی تھی ریناسالومن! مبارک ہو تم کامیاب ہوگئیں۔"

"ابھی تو میں نے کامیابی کے پہلے زینے پر بھی قدم نہیں رکھا کلارا! کامیابی تو ابھی بہت دور ہے۔ چند اڈے تباہ ہونے سے تو تمہارا کچھ نہیں بگڑے گا۔"

"تمہیں شاید معلوم نہیں کہ شی گورائے کا انچارج تبدیل کردیا گیا ہے۔"

"ریناسالومن سب جانتی ہے کلارا! تمہاری جگہ جوزکو بھیجا جارہا ہے۔"

"تمہیں کیسے معلوم ہوا؟" مادام کلارا کی آواز آئی۔ اس کی آواز میں بے پناہ حیرت تھی۔

"ریناسالومن جب کسی مشن کا آغاز کرتی ہے تو اس کی چھوٹی سے چھوٹی تفصیل بھی نظر میں رکھتی ہے۔ یہی ہماری کامیابی کا راز ہے۔"

"میں بہرحال خوش ہوں کہ تم سے اور تمہارے مطالبات سے میری جان چھوٹی اور افسوس اس بات کا ہے کہ تم میرے ہتھے نہیں چڑھ سکیں۔"

"اور مجھے اس بے چاری عورت سے ہمدردی ہے جو میرے دھوکے میں تمہارے تشدد کا شکار ہوئی۔"

"اب تو تمہاری معلومات پر حیرت کا اظہار بھی فضول سی بات معلوم ہونے لگا ہے" کلارا نے ایک ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔

"ہمارا اگلا نشانہ ایڈم ڈی فلوک ہوتا" تہذیب نے ہنس کر کہا "مگر اس نے بے خبری میں ہم سے جو تعاون کیا ہے اس کی وجہ سے ہم نے اسے معاف کردیا۔"

"اس نے تم سے کیا تعاون کیا ہے؟" مادام کلارا نے بڑی تیزی سے پوچھا۔

"دشمن کا دشمن دوست ہوتا ہے ڈیئر کلارا؟ لہٰذا جو شخص بھی ایگلز کے خلاف ہوگا قدرتی طور پر ہم اسے خود سے قریب محسوس کرنے لگیں گے۔"

"اس اعتبار سے تو۔۔۔ اس اعتبار سے تو" کلارا نے ہکلاتے ہوئے کچھ کہنا چاہا مگر وہ اپنا جملہ مکمل نہ کرسکی۔

"ہاں اس اعتبار سے اب تم سے میری دشمنی ختم ہوگئی۔" تہذیب نے اس کا جملہ مکمل کردیا "لیکن ایڈم ڈی فلوک خود کو بڑا طرم خان سمجھتا ہے" تہذیب نے میرا ہاتھ اپنے نرم و نازک ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا "اسے تھوڑی بہت سزا ضرور ملے گی۔"

"نہیں، نہیں، اسے کچھ نہ کہنا۔۔۔ وہی تو میری امیدوں کا آخری سہارا ہے۔ اگر اسے کچھ ہوگیا تو میں بالکل ہی تنہا رہ جاؤں گی۔"

"اسے کچھ نہیں ہوگا کلارا! وہ نہایت احمق آدمی ہے کل میرے خوف سے فلورا کو لے کر ہوٹل سے نکل بھاگا تھا۔ اسے معلوم نہیں کہ وہ ہر لحظہ میرے آدمیوں کی زد پر تھا۔ ہم اسے پولیس اسٹیشن کے اندر بھی ٹھکانے لگا سکتے تھے۔ ڈاکس پولیس اسٹیشن ہو یا کوئی اور تھانہ، ریناسالومن کی زد سے باہر نہیں اور شراب خانے میں تو وہ پوری طرح ہماری زد پر تھا۔ اسی نے آگوینڈا کو بے وقوف بنا کر باہر بھیجا تھا جسے تمہارے آدمیوں نے بے ہوش کردیا تھا۔ ایڈم ڈی فلوک سمجھ رہا تھا کہ وہ میری نظروں سے اوجھل ہوگیا ہے لیکن اس بے وقوف کو یہ نہیں معلوم کہ ریناسالومن سے کوئی نہیں بھاگ سکتا۔ آج تم دیکھنا، ہم جوزکا کیسا استقبال کریں گے۔"

"ایسا لگتا ہے کہ تم قابو میں آنے سے قبل ایگلز کو شدید نقصانات سے دوچار کروگی" کلارا کی آواز آئی۔

"میں اس وقت بھی ایسی پوزیشن میں ہوں کہ شی گورائے میں ایگلز کو نیست و نابود کرسکتی ہوں" تہذیب نے نخوت سے کہا "لیکن ابھی وقت نہیں آیا۔۔۔ میں وقت کا انتظار کررہی ہوں۔"

"چند وقتی کامیابیوں کے سبب تمہیں اس قسم کی ہرزہ سرائی کرنے کا موقع مل گیا ہے۔۔۔ لیکن یہ سب کچھ مستقل نہیں رہے گا۔"

"تمہاری آنکھیں ایگلز کی مصنوعی قوت کی چمک دمک سے اس حد تک خیرہ ہوچکی ہیں کہ اب تمہیں ایگلز کے سوا کچھ بجھائی نہیں دیتا۔" تہذیب نے کہا۔ اس کے لہجے میں تنفر تھا۔

"تمہاری کامیابی میں میری نجات ہے ریناسالومن!" کلارا نے کہا "میں تمہاری کامیابی کی خواہش تو کرسکتی ہوں مگر اس کی امید نہیں کرسکتی۔"

"تمہاری خواہش کو عملی روپ دینے میں مجھے بہت زیادہ وقت نہیں لگے گا کلارا۔"

"کیا تم میرا ایک ذاتی کام کرسکوگی ریناسالومن؟" کلارا کی جھجکتی ہوئی آواز آئی۔

"میں قبل از وقت کوئی وعدہ نہیں کرسکتی کلارا! تاہم تم بتاؤ، ممکن ہے میں تمہارے کسی کام آہی جاؤں۔"

"میں۔۔۔ میں ایڈم ڈی فلوک کے بارے میں جاننا چاہتی ہوں۔" کلارا نے اٹک اٹک کر کہا اور تہذیب نے چونک کر میری طرف دیکھا۔ میرے ہونٹوں پر پراسرار مسکراہٹ تھی۔

"مجھے افسوس ہے کلارا!" تہذیب نے کہا "اس کے بارے میں میری معلومات بھی اتنی ہی ہیں جتنی تمہاری ہیں۔"

"کیا تم نے اس کے بارے میں چھان بین کرنے کی کوشش بھی نہیں کی۔۔۔ وہ کون ہے کہاں رہتا ہے اور اس کا ماضی کیا ہے؟"

"ہم نے کوشش کی تھی کلارا مگر اس کے سوا کچھ معلوم نہیں ہوسکا کہ وہ مقامی باشندہ ہے مگر یہاں اس کا مستقل ٹھکانہ نہیں ہے لیکن اس سے میری صحت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ وہ کوئی بھی ہو، ہمیں اس سے خطرہ نہیں ہوسکتا۔"

"اور وہ شخص جو تمہاری طرف سے مائیکرو فلمیں لے کر آیا تھا کیا وہ تمہارے لئے کام کررہا تھا؟" کلارا نے اگلا سوال کیا۔

"نہیں مائی ڈیئر کلارا" تہذیب ہنس کر بولی "ایسی کوئی بات نہیں ہوگی جو ایگلز کے کام آسکے۔ اب میں سلسلہ منقطع کررہی ہوں۔ ٹرانس میٹر اپنے ساتھ ہی رکھنا تاکہ تم سے بات چیت کا سلسلہ چلتا رہے۔" سلسلہ منقطع کرکے تہذیب نے میری طرف دیکھا "کیا خیال ہے؟" اس نے پوچھا۔

"وہ واقعی ایگلز سے برگشتہ ہوچکی ہے۔" میں نے کہا۔ "مجھ پر اعتماد کرکے اس نے جو اندھی چال چلی ہے اس کی طرف سے اطمینان کرنا چاہ رہی تھی۔"

"تم اسے اندھی چال کہہ رہے ہو۔ انہوں نے دس طرح سے اپنی تسلی کی تب کہیں جاکر کلارا نے تم پر اعتماد کیا ہے۔"

"نہیں تہذیب! مطمئن وہ صرف میری صلاحیت کی طرف سے ہوئی ہے۔ میری ذات کی طرف سے وہ اب بھی شبہات کا شکار ہے۔"

"شبہات کا نہیں تجسس کا شکار ہے اور یہ کوئی ایسی انوکھی بات نہیں ہے۔ اسے تجسس کا شکار ہونا ہی چاہئے۔ تم نے اسے مرعوب بھی تو اس قدر کردیا ہے۔"

"ہونے دو" میں نے بے پروائی سے کہا۔ "اب میں کچھ دیر سونا چاہتا ہوں۔ رات بھر کا جاگا ہوا ہوں۔"

میں دوپہر کے وقت سو کر اٹھا تو بڈ کو موجود پایا۔ "بڈ نے تمہارا کام کردیا ہے چیف! اپنا وعدہ یاد رکھنا۔"

میں نے بڈ سے مکان کی چابی لی اور اس نے مجھے مکان کے پتے سے آگاہ کیا۔ "بہترین مکان ہے چیف! دو کمرے ہیں۔ ایک کی چھت پکی ہے جبکہ دوسرے کمرے پر سیمنٹ کی چادریں پڑی ہوئی ہیں۔ چھوٹا سا صحن ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ مکان فرنیشڈ ہے۔" بڈ ہنسا "یہاں فرنیشڈ مکان کہاں ملتے ہیں چیف! بس تمہارا مقدر ہی اچھا تھا۔"

"مقدر کہاں اچھا ہے بڈ!" میں نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔ "مقدر اچھا ہوتا تو تم سے جان نہ چھوٹ جاتی۔"

"کیا!" بڈ اچھل کر کھڑا ہوگیا۔ اس کی آنکھیں حلقوں سے ابلی پڑ رہی تھیں "دیکھ لیا تم نے میڈم" وہ تہذیب کی طرف مڑا "کام نکلتے ہی کس طرح بڈ سے آنکھیں پھیری ہیں۔"

"یہ تو زیادتی ہے علی!" تہذیب نے ہنستے ہوئے کہا۔ "کتنی محنت سے تو بے چارہ تمہارا کام کرکے آیا ہے۔"

"اور آتے ہی میرے سر پر مسلط ہوگیا۔ اپنا وعدہ یاد رکھنا۔ جیسے یہ کوئی بہت اہم آدمی ہے اور میں اس سے وعدہ خلافی کرجاؤں گا۔"

"ارے اب کیا وعدہ بھی یاد نہ دلاؤں۔" بڈ نے چہک کر کہا "اگر وعدہ یاد دلانا اتنا ہی برا لگتا ہے تو وعدہ کیا ہی کیوں تھا؟"

"اس لئے کیا تھا کہ تم سیدھی طرح کام نہیں کررہے تھے اور اس وقت تم سے کام لینے کا کوئی اور طریقہ سمجھ میں نہیں آرہا تھا۔" میں نے سنجیدگی سے کہا۔

بڈ کے دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بھنچ گئیں۔ "اس کا مطلب یہ ہوا کہ بڈ کو بے وقوف بنایا گیا ہے۔" اس نے پیرپٹخ کر کہا۔

"بالکل" میں نے سر ہلایا "میں نے تمہیں بے وقوف بنانے کی نیت سے ہی تم سے وعدہ کیا تھا۔"

"تم۔۔۔ تم شاید مذاق کے موڈ میں ہو چیف! تم سمجھ نہیں رہے کہ اس مذاق سے بڈ پر کیا گزر رہی ہے۔ میں ہیجانی کیفیت میں پاگل بھی ہوسکتا ہوں۔"

"اگر ایسا ہوا تو یہ ایک دلچسپ منظر ہوگا۔ میرا خیال ہے کوئی شخص بھی تمہیں پاگل نہیں سمجھے گا۔"

"تمہارا مطلب ہے میں ویسے بھی پاگل نظر آتا ہوں۔" بڈ نے ہذیانی انداز میں کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"غصے کی حالت میں تمہارا دماغ کچھ زیادہ ہی اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرنے لگتا ہے۔" میں نے متحیرانہ لہجے میں کہا۔ "ہر بات کا مطلب تم بالکل ٹھیک ٹھیک سمجھ رہے ہو۔"

"میں شدتِ جذبات میں اندھا ہو کر انتقامی کارروائیوں پر بھی اتر سکتا ہوں۔"

"میں نہیں سمجھتا کہ اس صورت میں تم ہمیں اس سے زیادہ نقصان پہنچا سکو گے جتنا اب پہنچا رہے ہو۔"

تہذیب بے تحاشا ہنس دی تھی مگر میں انتہائی سنجیدہ تھا اور بڈ کے چہرے پر بے یقینی بکھری ہوئی تھی۔

"مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے تم تفریح کے موڈ میں ہو اور مجھ سے مذاق کر رہے ہو" بڈ نے مشکوک لہجے میں کہا۔

"اپنے طور پر تم کچھ بھی سمجھنے کے لئے آزاد ہو۔ میں کسی کے ساتھ زبردستی کرنے سے رہا کہ وہ میری باتوں پر ضرور ہی یقین کرے" میں نے بے پروائی سے کہا۔

"مجھے تو کچھ چکر لگ رہا ہے میڈم!" بڈ نے تشویش سے کہا "چیف کا طبی معائنہ کرانا پڑے گا۔"

تہذیب ہنس ہنس کر بے حال ہو چکی تھی "اب کچھ مت کہنا علی!" تہذیب نے بمشکل کہا "یقین نہیں آتا کہ تم اتنی سنجیدگی سے بھی مذاق کر سکتے ہو۔"

"تو تم بھی میری باتوں کو مذاق سمجھ رہی ہو" میں نے اپنی سنجیدگی برقرار رکھتے ہوئے کہا اور تہذیب پر ایک بار پھر ہنسی کا دورہ پڑ گیا۔

"یہ ہنسنے کا وقت نہیں ہے میڈم!" بڈ نے کہا "مجھے تو معاملہ تشویش ناک لگ رہا ہے۔ ابتدا میں مرض کا علاج آسانی سے ہو جاتا ہے۔"

"اوہ ۔۔۔ تم دونوں مجھے ہنسا ہنسا کر پاگل کر دو گے۔" تہذیب مارے ہنسی کے دہری ہوئی جا رہی تھی۔

"اچھا جاؤ معاف کیا" میں نے کہا "تم بھی کیا یاد کرو گی' کسی علی یار خان سے پالا پڑا تھا۔"

"کیا مطلب!" بڈ نے بے وقوفوں کے سے انداز میں کہا "کیا ابھی تک تم مذاق کر رہے تھے؟"

"اب بس کرو بڈ!" میں نے ہاتھ اٹھا کر کہا "کہیں میڈم کو اچھو نہ لگ جائے۔"

بڈ نے سعادت مندانہ انداز میں سر جھکا لیا اور تہذیب جھپاک سے کمرے سے نکل گئی۔

"میڈم کو کیا ہو گیا ہے چیف!" بڈ نے حیرت سے کہا "مجھے تو کچھ گڑبڑ لگ رہی ہے۔ کوئی آسیبی چکر تو نہیں ہے؟"

"مجھ سے بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہے ورنہ ابھی مرغا بنا دوں گا۔"

"اسی لئے میں بااختیار لوگوں سے مذاق نہیں کرتا" بڈ نے برا سا منہ بنا کر کہا "جب تک اپنا جی چاہا تفریح کرتے رہے اور دوسرے کی باری آنے پر آنکھیں دکھانے لگے۔"

"اب اس باری کا انتظار کرو جو یورپ جانے کے بعد شروع ہوگی۔ چھوٹی موٹی تفریحات سے صرفِ نظر کر دو۔"

"میں کہتا ہوں تم وقت ضائع کر رہے ہو چیف!" اچانک بڈ نے کہا "مائیکرو فلموں کی طرف سے تم نے یوں آنکھیں بند کر لی ہیں جیسے ان کا وجود ہی نہ ہو۔"

"سمجھ میں نہیں آتا بڈ!" میں نے ایک طویل سانس لے کر کہا "کہ جو کچھ میں کر رہا ہوں وہ زیادہ اہم ہے یا ان فلموں کی اہمیت زیادہ ہے۔"

"تم بہت اہم کام کر رہے ہو چیف! لیکن فلموں کی طرف سے آنکھیں بالکل ہی بند کر لینا تو نامناسب ہے۔ معلوم نہیں ان میں کیا ہے ممکن ہے کوئی بہت ہی اہم بات ہو۔"

"بڈ کا کہنا درست ہے علی!" تہذیب نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا "میں خود تم سے یہی بات کرنے والی تھی۔ معلوم ہونا چاہئے کہ آخر ان فلموں میں ہے کیا؟"

"مشکل یہ ہے کہ ایک وقت میں ایک ہی جانب توجہ دی جا سکتی ہے" میں نے کہا "پھر یہ بھی ہے کہ شی گورائے میں رہتے ہوئے تو ہمیں محتاط ہی رہنا ہوگا۔"

"بڈ کی صلاحیتوں پر سے تمہارا اعتماد اٹھ گیا ہے چیف!" بڈ نے شکایتی لہجے میں کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے بڈ!" میں نے ہنس کر کہا "میں تو بس محتاط رہنا چاہتا ہوں۔ ہم ایک دشمن ملک میں ہیں جہاں ایشر کے کرگے بھی ہماری تاک میں ہیں۔ دونوں میں سے کسی کی نظروں میں بھی آ گئے تو مصیبت ہی ہو جائے گی۔"

"بڈ ایسا کوئی موقع آنے ہی نہیں دے گا چیف! تم ایک بار موقع دے کر تو دیکھو۔"

"بڈ اس قدر اصرار کر رہا ہے تو اسے موقع ضرور ملنا چاہئے۔" تہذیب نے کہا "اس کے ذہن میں ضرور کوئی طریقہ کار ہوگا تبھی یہ اصرار کر رہا ہے۔"

"ٹھیک ہے" میں نے ہتھیار ڈال دیے۔ "کسی خطرے سے دوچار ہوئے بغیر بڈ اگر مائیکرو پروجیکٹر کا بندوبست کر سکے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔"

"شکریہ چیف" بڈ نے خوش ہو کر کہا "اب تم دیکھنا بڈ کیا کمال دکھاتا ہے۔"

"تمہارے کمالات کی مجھے کچھ اور میدانوں میں ضرورت ہے لہٰذا اپنا پروگرام مؤخر کر دو۔"

"حکم کرو چیف!" بڈ نے بڑی سعادت مندی سے کہا اور میں ان دونوں کو اپنے منصوبے سے آگاہ کرنے لگا۔

❀❀❀✱✱❀❀❀

میں نے کلارا سے چار بجے کا وعدہ کیا تھا مگر اس سے آدھا گھنٹا قبل ہی اس کے پاس پہنچ گیا "تیاری مکمل ہو گئی کلارا؟" میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں" کلارا نے کہا "اگر مجھے اپنی جان کا خطرہ نہ ہوتا تو شاید میں اتنا بڑا قدم اٹھانے کی ہمت نہ کرتی۔"

"ہر بڑے کام کے پیچھے کوئی نہ کوئی مجبوری ضرور ہوتی ہے کلارا ڈیئر! لہٰذا اگر تم مجبور ہو کر یہ قدم اٹھا رہی ہو تو مجھے یقین ہے کہ تم سے کوئی بہت بڑا کام سرزد ہونے والا ہے۔"

"میں تمہیں بتانا بھول گئی۔" اچانک کلارا نے چونک کر کہا "صبح تمہارے جانے کے بعد ریتا سالومن نے ٹرانس میٹر پر رابطہ کیا تھا۔"

"وہ تو اسے کرنا ہی تھا" میں نے بے پروائی کا مظاہرہ کیا "آخر اس نے رات اینگلز کے اڈوں پر بموں کے دھماکے کر کے جو کارنامہ کیا ہے اس کی داد بھی تو وصول کرنی ہوگی۔"

"تم زیادہ ہیرو بننے کی کوشش مت کیا کرو سمجھے" کلارا نے مجھے گھورتے ہوئے کہا "رات اس نے تمہیں چھوڑ دیا ورنہ تم دوسری دنیا کے سفر پر روانہ ہو چکے ہوتے۔"

میں بے اعتباری سے ہنسنے لگا "یہ لطیفے سنانے کا وقت نہیں ہے کلارا!" میں نے کہا "اس وقت ہمیں بہت سے کام کرنے ہیں۔ یہ لطیفے کسی اور وقت کے لئے اٹھا رکھو۔"

"میں لطیفے نہیں سنا رہی ہوں۔" کلارا برا مان کر بولی "جو کچھ کہہ رہی ہوں وہ ایک سنگین حقیقت ہے۔ تم ریتا سالومن کی زد پر تھے وہ تمہیں نشانہ بنا سکتی تھی مگر معلوم نہیں کیوں اس نے ایسا نہیں کیا۔"

"اچھا مان لیا بابا کہ اس نے مجھے دوسری زندگی بخش کر مجھ پر احسان کیا ہے۔" میں نے یوں کہا جیسے بات ختم کرنے کے لئے اس کی بات مان رہا ہوں۔ "اب یہاں سے چلنے کی فکر کرو۔ ویسے ہی وقت کم ہے۔"

"میں نے حقیقت بتا دی تو تمہارے ہوش اڑ جائیں گے۔" کلارا نے کہا "ساری زبانی طراریاں دھری رہ جائیں گی اور شیخی بگھارنا بھول جاؤ گے۔"

"تمہیں دیکھنے کے بعد سے میرے ہوش ویسے ہی اڑے ہوئے ہیں۔ معلوم نہیں اب تم اور کیا چاہتی ہو۔"

"جو کچھ میں کہہ رہی ہوں وہ مجھے ریتا سالومن نے بتایا ہے۔" کلارا نے کہا اور مجھے غور سے دیکھنے لگی۔ شاید وہ میرے چہرے پر اس اطلاع کا ردِ عمل تلاش کر رہی تھی۔

"معلوم ہے صبح کیا ہوا۔" میں نے بڑی سنجیدگی سے کہنا شروع کیا "جب میں یہاں سے نکلا تو راستے میں مجھے صدر بش مل گئے۔ مجھے دیکھ کر انہوں نے کار روک لی۔ پہلے تو شکوے شکایت کرتے رہے۔ اس کے بعد انہوں نے مجھے اپنے ساتھ سوویت یونین چلنے کی دعوت دی۔ انہیں وہاں کے اندرونی حالات پر بڑی تشویش ہے۔ وہ نہیں چاہتے کہ دنیا کی ایک بہت بڑی مملکت اندرونی انتشار کا شکار ہو کر سائنسی ترقی کی طرف سے غافل ہو جائے۔۔۔۔"

"یہ کیا بکواس ہے۔" کلارا نے جھنجلا کر کہا "کیا اچانک ہی پاگل ہو گئے ہو یا تم پر کوئی دورہ پڑا ہے۔"

"ریتا سالومن تم سے کہے کہ وہ ایڈم ڈی فلوک کو دوسری دنیا میں پہنچا سکتی تھی تو تم فوراً یقین کر لو اور میں کہوں کہ میری ملاقات امریکا کے صدر سے ہوئی تھی تو میرا دماغ خراب ہے۔"

کلارا نے ایک طویل سانس لی۔ "اس نے ایسے حوالے دیے ہیں جنہیں رد نہیں کیا جا سکتا اس لئے میں نے یقین کیا ہے۔ وہ تمہاری طرح بے پر کی تو نہیں اڑا رہی تھی۔"

"میرا نام ایڈم ڈی فلوک ہے۔ سمجھیں تم؟ ریتا سالومن جیسی بچیاں تمہیں مرعوب کر سکتی ہیں۔ میں کسی سے مرعوب ہونے والا نہیں ہوں۔"

"اس نے یہ تک تو بتا دیا کہ تم نے آلویندا سے کیا کہا تھا۔"

"نہیں" میں نے حیرت ظاہر کی "یہ کیسے ممکن ہے وہاں میرے اور فلورا کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا' تم شاید مجھ سے مذاق کر رہی ہو۔"

"اگر میں مذاق کر رہی ہوں تو یہ بتا دو کہ یہ بات میرے علم میں کس طرح آئی؟"

"تمہیں ضرور فلورا نے بتایا ہوگا" میں نے کہا "اس کے علاوہ کوئی صورت ہی نہیں ہے۔"

"مجھے پریشان مت کرو ایڈم! تم سے غلط بیانی کر کے مجھے کیا حاصل ہو جائے گا۔ ریتا سالومن تو اس گفتگو تک سے واقف ہے جو میرے اور تمہارے درمیان صبح ہوئی ہے۔"

میں اچھل پڑا "تم نے ان باتوں کا تذکرہ کس کس سے کیا تھا؟"

"میں نے تو کسی کو ان باتوں کی بھنک تک نہیں لگنے دی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تھی" کلارا نے کہا "اور تم نے۔"

"میں نے بھی کسی سے ذکر نہیں کیا" میں نے پریشانی سے کہا پھر چونک کر بولا "یہاں کوئی ڈکٹا فون وغیرہ تو پوشیدہ نہیں ہے۔"

"ریٹا سے بات کرنے کے بعد میں نے یہاں کی ایک ایک چیز چھان ماری مگر کچھ حاصل نہیں ہوا۔"

"تو پھر مجھے خود کو چیک کرنا پڑے گا۔ ممکن ہے میرے پاس موجود چیزوں میں کوئی ایسا آلہ ہو جس کے ذریعے وہ ہماری باتیں سن لیتی ہو" میں نے کلارا کو دکھانے کے لئے ایک ایک چیز اچھی طرح چیک کی۔ کلارا نے بھی اس کام میں میری مدد کی۔ خاص طور پر میرے لباس کی چھان بین تو اس نے بڑی باریک بینی سے کی مگر کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا اور ہوتا بھی کیسے۔ ریٹا سالومن کی معلومات کا ذریعہ تو میں خود تھا۔

"ایسا لگتا ہے ریٹا سالومن کوئی جادو گرنی ہے" میں نے ہنس کر کہا "افریقہ کا کالا جادو بہت مشہور ہے۔"

"تم ہنس رہے ہو اور میری جان پر بنی ہوئی ہے" کلارا نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا "اس طرح تو ہم کہیں بھی محفوظ نہیں رہ سکیں گے۔"

"ان سب باتوں کو جہنم میں جھونکو۔ وقت آنے پر میں ریٹا سالومن کو بھی دیکھ لوں گا۔"

"لیکن ایک خوش آئند بات بھی ہے" کلارا بولی "اس کا لہجہ دوستانہ تھا۔ وہ اس بات پر بہت خوش ہے کہ میں ایگلز سے نہ صرف علیحدہ ہو رہی ہوں بلکہ اس کے خلاف کام کروں گی۔"

"یہ تو بہت اچھی خبر ہے۔ اب ہمیں ایک جادو گرنی کی مدد حاصل رہے گی۔ ہم اس کے ذریعے اپنے مخالفین کو بکرا بنوا کر کسی چراگاہ میں چھڑوا دیا کریں گے" میں نے کہا پھر جھنجلائے ہوئے انداز میں بولا "کیا تمہارا یہاں سے ہلنے کا ارادہ نہیں ہے؟"

"چلو" کلارا بوکھلا کر اٹھ کھڑی ہوئی "سارے کام میں نے تمہارے کہنے کے مطابق کر دیے ہیں۔"

ذرا ہی دیر بعد ہم ایک شاندار رولس رائس میں سفر کر رہے تھے۔ رولس رائس میں ڈرائیو کر رہا تھا اور کلارا عقبی نشست پر بیٹھی تھی کار کے شیشے رنگین تھے اس لئے باہر سے اندر نہیں دیکھا جا سکتا تھا۔

"اگر ذرا سا بھی خطرہ محسوس کرو تو ہم اب بھی واپس جا سکتے ہیں" کلارا نے کہا۔

"ان باتوں کو ذہن سے نکال دو کلارا! ایڈم ڈی فلوک اٹھا ہوا قدم واپس نہیں لیتا۔"

"اب تو مجھے ایگلز سے زیادہ ریٹا سالومن سے خوف محسوس ہونے لگا ہے" کلارا نے کہا "واقعی ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے اس کے قبضے میں کوئی پراسرار قوت ہو۔"

میں نے مطمئن انداز میں سر ہلایا۔ میں یہی چاہتا تھا کہ کسی صورت سے اس کے ذہن سے ایگلز کا خوف زائل ہو جائے اور اس کی صورت یہی تھی کہ وہ کسی اور کو ایگلز سے بہتر تسلیم کر لے۔

"ریٹا سالومن سے ڈرنے کی کیا ضرورت ہے۔ وہ ایگلز سے برسرپیکار ہے۔ اس کا تعاون حاصل کرنے کی کوشش کرو۔"

"اب اس سے بات ہوگی تو میں کوشش کروں گی لیکن یہ بہت توہین آمیز ہوگا۔"

"تمہارا اقتدار چھن گیا مگر تمہارے دماغ سے اقتدار کا خناس نہیں نکلا" میں نے کار سڑک کے کنارے فٹ پاتھ سے لگا کر روک دی جہاں ایک پستہ قامت بوڑھا کھڑا تھا۔ اس کے چہرے پر جھریاں ہی جھریاں نظر آ رہی تھیں اور سفید رنگ کی لمبی سی چکی داڑھی اس کے سینے پر لہرا رہی تھی۔ اس کے ہاتھ میں ایک خوب صورت صندوقچی تھی "دروازہ کھول دو کلارا! پروفیسر صاحب ہمارے ساتھ سفر کریں گے۔"

کلارا کچھ نروس سی ہوئی مگر اس نے دروازہ کھول دیا اور پروفیسر صاحب اپنی صندوقچی سمیت کلارا کے برابر براجمان ہو گئے۔ میں نے کار دوبارہ چلا دی۔

"کک ـــــ کیا پروفیسر صاحب سے تعارف نہیں کراؤ گے" کلارا نے کہا اور میں نے ہلکا سا قہقہہ لگایا۔

"یہ پروفیسر زارا ہیں" میں نے کہا "میک اپ کے اسپیشلسٹ ہیں۔ متعدد ممالک کی فلم انڈسٹری میں ان کے شاگرد بطور میک اپ مین کام کر رہے ہیں۔ ہم لوگوں کا میک اپ بھی یہی کریں گے۔"

"اوہ! پروفیسر زارا" کلارا نے خوش ہو کر پروفیسر زارا سے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھایا "نائس ٹو میٹ یو۔"

پروفیسر زارا نے جو بڈ کے علاوہ کوئی اور نہیں تھا کلارا کا ہاتھ تھام لیا۔ پھر مصافحہ طویل ہوتے دیکھ کر مجھے کھنکارنا پڑا۔

"اپنا کام شروع کیجئے پروفیسر صاحب" میں نے طنزیہ لہجے میں کہا "ہم لوگوں کے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔"

بڈ نے میری طرف گھور کر دیکھا اور کلارا بولی "ایسے فن کار ہاتھ چوم لئے جانے کے قابل ہیں ایڈم۔"

"اس قسم کے پروگرام پھر کسی وقت کے لئے اٹھا رکھو کلارا!" میں نے سرزنش آمیز لہجے میں کہا "ابھی ہمیں جلدی ہے۔"

"اوہ ہاں" کلارا گڑبڑا کر بولی "آپ اپنا کام شروع کیجئے پروفیسر!"

بڈ نے عضیلے انداز میں صندوقچی کھولی جس میں میک اپ کے سامان کے سوا اور کچھ نہیں تھا۔

"میک اپ کرنے والے تو ہمارے پاس بھی بہت ہیں ایڈم مگر اتنا بڑا ماہر کوئی نہیں ہے جس کے شاگرد فلمی صنعتوں میں کام کر رہے ہوں۔"

"ابھی تم پروفیسر زارا کے ہاتھوں کا کمال دیکھنا۔ ان کا دعوا ہے کہ یہ تمہیں پندرہ منٹ کے قلیل عرصے میں تمہیں ناقابل شناخت بنا دیں گے۔"

بڈ اب کلارا کا چہرہ ٹٹول رہا تھا جب کہ اسے ایسا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ کلارا پر جس قسم کا میک اپ ہونا تھا وہ اسے پہلے بتا چکا تھا لیکن میں نے اسے ٹوکنا مناسب نہ سمجھا۔

"پندرہ منٹ کے اندر اندر" بڈ نے اس کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں کے درمیان لیتے ہوئے کہا "میں تمہیں اتنا تبدیل کر دوں گا کہ تم بھی اپنے آپ کو شناخت نہیں کر پاؤ گی۔"

"پروفیسر" مجھے تنگ آ کر دخل اندازی کرنی پڑی "یہ بات تم مجھے پہلے بھی بتا چکے ہو۔"

"جی تو نہیں چاہتا کہ تمہارے حسین چہرے سے اپنے ہاتھ ہٹاؤں مگر کیا کروں مجبوری ہے۔" بڈ نے بے باکی کی انتہا کر دی۔

"شکریہ پروفیسر" کلارا نے مسکرا کر کہا "تمہاری تعریف میرے لئے کسی اعزاز سے کم نہیں ـــ نوجوان تو ہر لڑکی کی جھوٹی تعریفیں کرتے رہتے ہیں۔"

میں نے اپنا قہقہہ ضبط کر لیا۔ بڈ پر یہ میک اپ میں نے خود کیا تھا۔ اس نے احتجاج بھی کیا تھا مگر میں نے کہا تھا کہ اس طرح کلارا پر اس کے تجربے کی دھاک بیٹھ جائے گی۔ اب جو تبصرہ کلارا نے کیا تھا اسے سن کر یقیناً بڈ کا خون کھول گیا ہو گا جس کا اندازہ اس کے عمل سے بخوبی ہو رہا تھا۔ وہ بڑے جھنجلائے ہوئے انداز میں کلارا کے چہرے پر ایک لوشن لگا رہا تھا جس سے کلارا کی سفید رنگت دیکھتے ہی دیکھتے سیاہ پڑتی جا رہی تھی۔

"بالکل ایسا ہی لوشن ہمارے میک اپ مین بھی استعمال کرتے ہیں" کلارا نے کہا "جلد کی رنگت افریقیوں کی طرح سیاہ ہو جاتی ہے۔"

"اب یہ لوشن بہت عام ہو گیا ہے" بڈ نے کلارا کے ہاتھوں پر بھی لوشن لگاتے ہوئے کہا "لیکن اس کے بعد جو لوشن میں استعمال کروں گا اس کا موجد میں خود ہی ہوں۔"

"میں خوش نصیب ہوں پروفیسر زارا کہ اس بہانے مجھے آپ کے ہاتھوں میک اپ کرانے کا اعزاز حاصل ہو رہا ہے۔"

"ہاں یہ ایک اعزاز ہی ہے" بڈ نے کہا "تمہارے لئے بھی اور میرے لئے بھی۔"

"کیا مطلب" کلارا نے حیران ہو کر پوچھا "آپ کے لئے کیا چیز اعزاز ہے۔"

بڈ گڑبڑا گیا مگر اس نے تیزی سے خود کو سنبھال لیا "آپ مسٹر ایڈم ڈی فلوک کو نہیں جانتیں۔ اگر یہ کسی سے کام لیں تو یہ اس شخص کے لئے اعزاز ہی ہوتا ہے۔ ویسے بھی انہوں نے مجھ سے جتنی حسین خدمت لی اس کے لئے میں ان کا شکر گزار رہوں۔"

"آپ مسٹر ایڈم کو کب سے جانتے ہیں پروفیسر؟" کلارا نے پراشتیاق لہجے میں پوچھا۔

"ایک عرصہ ہو گیا" بڈ نے ایک طویل سانس لے کر کہا "ان سے میری پہلی ملاقات ہالی ووڈ میں ہوئی تھی۔"

"ہالی ووڈ میں!" کلارا نے حیرت سے کہا۔ ہاتھوں کے ساتھ ساتھ بڈ کی زبان بھی چل رہی تھی "ان سے میری پہلی ملاقات لارنس آف عریبیہ کے سیٹ پر ہوئی تھی۔"

"کیا!" کلارا مارے حیرت کے تقریباً اچھل ہی پڑی "وہ تو ـــ وہ تو پرانی فلم ہے۔"

"اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ مسٹر ایڈم سے ملاقات بہر حال وہیں ہوئی تھی۔"

"مگر ـــ مگر مسٹر فلوک کی عمر اتنی زیادہ تو نہیں معلوم ہوتی!" کلارا نے کہا۔

"ہاں' یہ اپنی عمر سے بہت کم نظر آتے ہیں لیکن اس فلم میں اداکار عمر شریف نے بھی تو کام کیا تھا۔ وہ بھی تو اپنی عمر سے کم نظر آتا ہے۔"

"تو کیا مسٹر فلوک نے بھی لارنس آف عریبیہ میں کام کیا ہے؟" کلارا کی حیرت کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا اور میں بے بسی سے دانت پیس رہا تھا۔ بڈ کی چلتی ہوئی زبان کو روکنا میرے بس سے باہر تھا۔

"جی ہاں" بڈ نے اثبات میں سر ہلایا اور میری جان نکل گئی۔ کم بخت کیسی بے پر کی ہانک رہا تھا "اس کے علاوہ بھی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

انہوں نے چند اور فلموں میں کام کیا ہے۔ جن کے نام اس وقت مجھے یاد نہیں آرہے ہیں۔"

"کمال ہے پروفیسر!" کلارا نے حیرت سے پلکیں جھپکائیں "لارنس آف عریبیہ تو میں نے بھی دیکھی ہے۔ مجھے تو یاد نہیں پڑتا کہ اس میں مسٹر فلوک کی جھلک بھی دکھائی دی ہو۔"

میں نے اپنی سانس روک لی۔ مجھے معلوم نہیں تھا کہ بڈ اس حد تک آپے سے باہر ہوجائے گا۔ اس نے اتنا بڑا جھوٹ بول دیا تھا کہ جسے نبھانا ناممکن تھا۔

کلارا کی بات کے جواب میں بڈ نے ایک زوردار قہقہہ لگایا "فلموں میں اسٹنٹ مین بھی تو ہوتے ہیں" اس نے کہا "مسٹر فلوک کو اداکاری کا شوق تھوڑی تھا۔ یہ تو سدا کے کرتب باز آدمی ہیں۔"

"تم نے اتنی بڑی فلم میں اسٹنٹ مین کے طور پر کام کیا اور مجھ سے تذکرہ تک نہیں کیا" کلارا نے شکایتی انداز میں مجھ سے کہا۔ اسے کیا معلوم تھا کہ فلوک بے چارے پر کیا گزر رہی ہے۔ اگر وہ پوچھ لیتی کہ میں نے اس فلم میں کیا کام کیا تھا تو میں کیا جواب دیتا۔ مارے غصے کے میرا خون کھول رہا تھا اور میں نے تہیہ کرلیا تھا کہ موقع ملتے ہی بڈ کو اس حرکت کی سزا ضرور دوں گا۔

"مجھ سے عام طور پر لوگوں کو شکایت ہی رہتی ہے" میں نے گول مول انداز میں کہا تاکہ اس سے جان چھوٹ جائے۔

"لیکن یہ ماننا پڑے گا کہ مسٹر فلوک قسمت کے دھنی ہیں" بڈ نے کہا "وہ ایسی فلم تھی جس میں کسی اسٹنٹ مین کی گنجائش ہی نہیں تھی مگر ان کے لئے اتنی بڑی فلم میں بھی کام نکل آیا۔"

"وہ کس طرح؟" کلارا نے اشتیاق ظاہر کیا۔ وہ خوش ہو رہی تھی کہ اس بہانے اسے میرے بارے میں معلومات حاصل ہو رہی ہیں۔۔ وہ نہیں جانتی تھی کہ بڈ اسے ڈبو دے گا۔

"اس فلم میں کام کرنے کے لئے شرط تھی کہ ہر اداکار اپنے رول کا ہر کام خود ہی کرے گا۔ عمر شریف شتر سواری نہیں جانتا تھا لیکن جب پروڈیوسر نے اس سے پوچھا کہ وہ شتر سواری جانتا ہے تو اس نے اثبات میں جواب دیا۔ پروڈیوسر کو بھی اس کے جواب پر شبہ نہیں ہوا اس لئے کہ عمر شریف کا تعلق سرزمین عرب سے ہے جو اونٹوں اور صحراؤں کی سرزمین ہے۔ عمر شریف کو فلم کی کاسٹ میں شامل کرلیا گیا لیکن جب اس منظر کی فلم بندی کا وقت آیا جس میں عمر شریف کو عقب سے چھلانگ لگا کر اونٹ کی پشت پر سوار ہونا ہے تو عمر شریف نے ہری جھنڈی دکھادی۔ پروڈیوسر کو غصہ تو بہت آیا مگر وہ کچھ کر بھی نہیں سکتا تھا۔ اس وقت تک جتنی فلم بندی ہو چکی تھی عمر شریف کو باہر نکالنے کی صورت میں وہ سب کی سب تیل ہوجاتی۔ چناں چہ اسٹنٹ مین کی مدد سے سین فلمانے کا فیصلہ کیا گیا۔۔۔"

"اوہ پروفیسر زارا! مجھے یاد ہے۔۔۔ وہ تو بڑا متاثر کن منظر ہے۔ آج تک میں یہی سمجھتی رہی کہ وہ سین خود عمر شریف نے کیا ہے۔"

"اکثر لوگ یہی سمجھتے ہیں۔ حقیقت بہت کم لوگوں کے علم میں ہے اور تم خوش نصیب ہو' وہ شخص تمہارا دوست ہے جس نے دنیا کی ایک عظیم فلم لارنس آف عریبیہ میں کام کیا تھا۔"

"کیا آپ دونوں کے درمیان اسی وقت سے شناسائی ہے پروفیسر؟" کلارا نے پوچھا۔

"شناسائی" بڈ ہنسا "ارے مسٹر فلوک میرے محسن ہیں۔ برسوں سے میں ان کا مقروض تھا۔ شکر ہے آج ان کے احسان کا بوجھ کسی قدر کم ہوگیا۔"

"میں آپ سے درخواست کرتا ہوں پروفیسر زارا کہ میری ذات کو موضوع بحث نہ بنائیں" میں نے نرم لہجے میں کہا مگر دل ہی دل میں پیچ و تاب کھا رہا تھا۔

"اس میں موضوع بحث بنانے کی کیا بات ہے فلوک؟" کلارا نے کہا پھر بڈ سے بولی "ہاں پروفیسر آپ بتائیں کہ مسٹر فلوک نے آپ پر کیا احسان کیا تھا۔"

میں دہل کر رہ گیا۔ بڈ پہلے ہی میرے بارے میں ایسے ایسے جھوٹ بول چکا تھا کہ شیطان بھی سنتا تو کان دبا کر بھاگ جاتا اور اب معلوم نہیں وہ اور کیا کہنے والا تھا۔ میں قہر درویش برجان درویش کے مصداق دانت پیستے ہوئے ڈرائیو کرتا رہا۔

"کاروباری رقابت دنیا کے ہر ملک میں موجود ہوتی ہے" بڈ نے اپنے نئے جھوٹ کا آغاز کرتے ہوئے کہا "جن دنوں لارنس آف عریبیہ بن رہی تھی انہی دنوں میں نے میک اپ کا فن نیا نیا سیکھنا شروع کیا تھا۔ مجھے چوں کہ یہ فن سیکھنے کا خبط تھا اس لئے میں نے بہت جلد بہت سے ڈائریکٹرز کی توجہ اپنی طرف مبذول کرالی۔ اس فیلڈ میں پہلے سے موجود لوگوں کو میری کامیابیاں ایک آنکھ نہ بھائیں اور ایک روز مجھے ایک سنسان گوشے میں چار غنڈوں نے گھیر لیا" بڈ خاموش ہوگیا۔

"پھر کیا ہوا؟" کلارا نے چند لمحے انتظار کرنے کے بعد بڑی بے چینی سے پوچھا۔ اس کا اشتیاق لحظہ بہ لحظہ بڑھتا ہی جارہا تھا۔

"وہ چاروں مسلح تھے' ان کے ہاتھوں میں خوف ناک ریوالور دبے ہوئے تھے اور ان کے انداز سے درندگی ظاہر ہورہی تھی۔ مجھ جیسے منحنی شخص کے لئے تو ان میں سے ایک بھی کم نہ تھا اور انہیں میرے مقابلے پر آنے کے لئے کسی ہتھیار کی ضرورت بھی نہیں تھی مگر ان کا مقصد مجھے خوف زدہ کرنا تھا جو انہیں حاصل ہو چکا تھا۔ خوف سے میری گھگھی بندھی ہوئی تھی۔ انہوں نے مجھے دھمکی دی کہ اگر میں آئندہ ہالی ووڈ کی حدود میں دکھائی دیا تو میری ٹانگیں توڑ دی جائیں گی۔ سچی بات یہ ہے کہ مجھے اپنی ٹانگیں اس وقت بھی عزیز تھیں اور آج بھی عزیز ہیں۔ میں نے ان سے وعدہ کرلیا کہ آئندہ وہاں نظر نہیں آؤں گا۔ وہ لوگ واپسی کے لئے پلٹ ہی رہے تھے کہ کہیں سے مسٹر فلوک نمودار ہوگئے۔ یہ شاید ہمارے درمیان ہونے والی گفتگو سن چکے تھے۔ انہوں نے ان غنڈوں کو سنانے کے لئے بلند آواز میں مجھ سے کہا "تم کہیں نہیں جاؤ گے پروفیسر زارا۔"

"تو کیا تم اس وقت بھی پروفیسر ہوا کرتے تھے" کلارا نے بڑی بے ساختگی سے پوچھا اور بڈ بری طرح جھینپ گیا مگر بڑا ہی ڈھیٹ آدمی تھا۔

"اگر اب تم بیچ میں بولیں تو میں تمہیں کچھ نہیں بتاؤں گا۔" بڈ نے کلارا کو گھورتے ہوئے کہا۔

"مم۔۔۔ میں وعدہ کرتی ہوں' اب کچھ نہیں بولوں گی۔" کلارا ہکلا کر بولی۔

"چاروں غنڈے اس دخل اندازی پر حیران رہ گئے اور میری روح فنا ہوگئی۔ میں ان سے جان چھڑانا چاہ رہا تھا۔ چناں چہ میں نے مسٹر فلوک سے کہا کہ میں تو اب ایک دن بھی ہالی ووڈ میں نہیں رکوں گا۔ مسٹر فلوک اس وقت جوان بلکہ نوجوان تھے۔ ان کی دخل اندازی کو ان چاروں نے بھی ان کی جذباتیت پر محمول کیا۔ ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوسکتا تھا کہ وہ چار تجربے کار غنڈے' مسلح ہوتے ہوئے بھی ایک سولہ سالہ نوجوان سے شکست کھا جائیں گے۔ انہوں نے مسٹر فلوک کا مذاق اڑانا شروع کیا مگر مسٹر فلوک کے انداز میں جو وقار تھا وہ رفتہ رفتہ ان کے اعصاب پر سوار ہو رہا تھا۔ پھر ان میں سے ایک غنڈہ مسٹر فلوک پر حملہ کر بیٹھا۔ ہم میں سے کوئی بھی نہیں دیکھ سکا کہ اس کا ریوالور مسٹر فلوک کے قبضے میں کس طرح پہنچا۔ ہمیں تو بس اتنا نظر آیا کہ مسٹر فلوک اس کے ریوالور سے فائرنگ کر رہے تھے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے انہوں نے صرف چار فائر کئے تھے اور ان میں سے ہر ایک کی ایک ایک ٹانگ زخمی ہوگئی تھی۔ پلک جھپکتے ہی بازی الٹ گئی تھی۔ مسٹر فلوک نے ریوالور کے زور پر بقیہ تینوں افراد کو بھی غیر مسلح کردیا۔ وہ زخمی ہونے کے بعد بری طرح تڑپ رہے تھے مگر مسٹر فلوک کو ان کی ذرہ برابر پروا نہیں معلوم ہو رہی تھی۔ ان پر توجہ دینے کے بجائے وہ میری طرف مڑے۔ ریوالور بدستور ان کے ہاتھ میں دبا ہوا تھا۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ اب میرا کیا خیال ہے۔ مجھ سے یہ سوال کرتے وقت ان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی اور لہجہ بھی بے حد نرم تھا مگر مجھے یوں محسوس ہو رہا تھا۔ جیسے میں کسی خوف ناک بھیڑیے کے مقابل کھڑا ہوں۔ میرے اعصاب جواب دیتے جارہے تھے۔ میں نے کچھ کہنے کی کوشش کی مگر زبان نے میرا ساتھ نہیں دیا۔ میرا حلق خشک اور سر بھاری ہو رہا تھا۔ مسٹر فلوک اور چاروں غنڈے مجھے دھندلے دکھائی دینے لگے تھے۔ میں نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اپنے حواس برقرار رکھنے کی کوشش کی مگر یہ ممکن نہیں ہوسکا اور میں ہوش و حواس سے بے گانہ ہوگیا۔ بے ہوش ہونے سے قبل کی آخری بات جو مجھے یاد ہے وہ یہ ہے کہ مسٹر فلوک جھپٹتے ہوئے میری طرف بڑھے تھے" بڈ ایک بار پھر خاموش ہوگیا۔ اس کم بخت نے اپنے انداز بیان سے ایسا سماں باندھ دیا تھا کہ کلارا تو ایک طرف رہی خود میں بھی محو ہوگیا تھا۔ حالاں کہ مجھے معلوم تھا کہ وہ نری بکواس کر رہا ہے۔

"پھ۔۔۔ پھر کیا ہوا؟" کلارا نے بڈ کی خاموشی طول پکڑتے دیکھ کر اسے ٹوکا۔

"میں زیادہ دیر بے ہوش نہیں رہا لیکن جب مجھے ہوش آیا تو میں نے دیکھا کہ میرا سر مسٹر فلوک کے زانو پر رکھا ہوا ہے۔ یہ میرے منہ پر پانی کے چھینٹے مار مار کر مجھے ہوش میں لائے تھے۔ ان کے ایک ہاتھ میں بدستور ریوالور موجود تھا جس سے انہوں نے ان چاروں کو کور کر رکھا تھا۔ مجھے ہوش میں آتے دیکھ کر مسٹر فلوک مسکرائے مجھے تسلی دی اور کہا وہ میرے دشمنوں کو سبق دے کر دم لیں گے۔ انہوں نے میرے سامنے ان چاروں سے پوچھا کہ انہوں نے یہ حرکت کیوں کی تھی۔ جب انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا تو مسٹر فلوک نے وہیں ان پر تشدد کرنا شروع کردیا اور ان کی زبان کھلوا کر دم لیا۔ انہوں نے جس شخص کا نام لیا اسے سن کر میں حیران رہ گیا۔۔ وہ ایک سینئر میک اپ مین تھا اور وہ میرے ساتھ بڑی محبت سے پیش آتا تھا۔ میں نے ان لوگوں کی بات پر یقین کرنے سے انکار کردیا مگر مسٹر فلوک اسی طرح مسکرا رہے تھے۔ جیسے میں کوئی احمق بچہ ہوں۔ بعد کے حالات نے ثابت

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کیا کہ میں واقعی احمق تھا۔ عمر میں مجھ سے کہیں کم ہونے کے باوجود مسٹر فلوک اس وقت بھی تجربے کے اعتبار سے مجھ سے بہت آگے تھے۔ یہ اسی وقت مجھے اپنے ساتھ لے کر اس میک اپ مین کے پاس گئے اور بھرے پُرے اسٹوڈیو میں اسے پکڑ لیا۔ اس نے پہلے تو اس الزام کو تسلیم کرنے سے انکار کیا مگر مسٹر فلوک نے سیکڑوں افراد کے سامنے اس پر ہاتھ چھوڑ دیا۔ انہوں نے بڑی بے دردی سے اس کی پٹائی کی اور آخر کار اسے تسلیم کرنا پڑا کہ ان چاروں غنڈوں کو اس نے بھیجا تھا۔ وہ میری طرف سے شدید خطرہ محسوس کر رہا تھا۔ اس لئے کہ میں مستقبل میں اس کی جگہ لے سکتا تھا۔ مجھے اپنے کانوں پر یقین نہیں آ رہا تھا جسے میں اپنے ساتھ سب سے زیادہ مخلص سمجھا کرتا تھا۔ جب اس نے ہی میرے ساتھ یہ سلوک کیا تو میں کسی اور پر کیسے بھروسا کر سکتا تھا۔ بہر حال مسٹر فلوک نے یہیں پر بس نہیں کیا۔ انہوں نے پولیس میں رپورٹ درج کرائی۔ چاروں غنڈوں کے ساتھ وہ میک اپ مین بھی گرفتار ہو گیا۔ مسٹر فلوک نے بر سر عام اعلان کیا تھا کہ اگر آئندہ کسی نے میری طرف آنکھ اٹھا کر دیکھا تو اس کا انجام بڑا عبرت ناک ہو گا۔ بس اس کے بعد پھر کسی میں مجھ سے الجھنے کی ہمت نہ ہوئی۔ اگر اس روز مسٹر فلوک بروقت مداخلت نہ کرتے تو آج کہانی بالکل مختلف ہوتی۔"

کلارا سناٹے کے عالم میں بیٹھی تھی "اس کے بعد پھر کبھی مسٹر فلوک سے تمہاری ملاقات تو نہیں ہوئی؟" اس نے بھرائی ہوئی آواز میں پوچھا۔

"کچھ دنوں تک تو مسٹر فلوک نظر آتے رہے پھر ایسے غائب ہوئے کہ آج نظر آئے۔ ان برسوں کے دوران میں نے متعدد بار مسٹر فلوک کے بارے میں معلوم کرنے کی کوشش کی مگر کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔ اگر بھول جاتا تو مجھ سے بڑا احسان فراموش روئے زمین پر کوئی نہ ہوتا۔ آج جب میں نے انہیں اپنے گھر کے دروازے پر دیکھا تو مجھے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آیا۔ اب تو میں گوشہ نشینی کی زندگی بسر کر رہا ہوں۔ میں نے ہر قسم کے کاموں میں دلچسپی لینا ترک کر دیا ہے۔ مسٹر فلوک کو میرے بارے میں کس طرح علم ہوا اس کے بارے میں تو خود ہی بتا سکتے ہیں۔ میرے بہت پوچھنے پر بھی انہوں نے کچھ نہیں بتایا تاہم جب انہوں نے مجھ سے کہا کہ ان کی ایک دوست کو کچھ لوگوں کی طرف سے خطرہ ہے اور مجھے اس کا میک اپ کرنا ہے تو میری خوشی کا کوئی ٹھکانا نہیں رہا۔ میرے جسم کا رواں رواں مسرت سے سرشار ہو گیا۔ میں نے کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا کہ مجھے مسٹر فلوک کا احسان چکانے کا موقع مل سکے گا۔ اس طرح تمہارا میک اپ کرنا میری زندگی کا سب سے بڑا اعزاز ہے۔"

میں دل ہی دل میں بڈ کی ذہانت کو سراہے بغیر نہ رہ سکا۔ کم بخت نے کہاں سے کہانی شروع کی تھی اور کہاں لا کر ختم کی تھی۔ اگر وہ یہ من گھڑت کہانی نہ سناتا تو کلارا یہی سوچ سوچ کر پریشان ہوتی رہتی کہ کہیں بڈ ایگلز سے مخبری نہ کر دے۔ نہ صرف خود پریشان ہوتی بلکہ میرا بھی ناک میں دم کئے رکھتی۔ میں اسے مطمئن کرنے کی لاکھ کوشش کرتا مگر اتنا بھرپور تاثر نہیں دے سکتا تھا۔ کلارا بڈ کی کہانی سے بہت متاثر نظر آ رہی تھی اور محض اسی ایک بنیاد پر میں نے بڈ کو معاف کر دیا ورنہ میں نے سوچا تو یہی تھا کہ موقع ملنے پر اسے اس دروغ گوئی کی سخت سزا دوں گا۔

"تمہارا میک اپ مکمل ہو چکا ہے" بڈ نے کہا "تو آئینہ دیکھ کر تسلی کر لو کہ اب تمہیں کوئی نہیں پہچان سکے گا" بڈ نے اس کی طرف ایک آئینہ بڑھایا۔

کلارا نے بڈ سے آئینہ لے کر دیکھا اور اس کے منہ سے چیخ نکل گئی "یہ تم نے میرے چہرے کو کیا کر دیا۔ میرے نقش و نگار کس قدر بھدے ہو گئے ہیں۔ مجھے بھی خود سے خوف آ رہا ہے۔"

"اس وقت تمہیں اسی قسم کے میک اپ کی ضرورت تھی" بڈ نے اس سے آئینہ واپس لے کر صندوقچی میں واپس رکھتے ہوئے کہا "تم نے دیکھا، تمہارے نقش و نگار بغیر کسی پلاسٹک کے ٹکڑے کے کتنے بدل گئے۔ یہ سب میرے ایجاد کردہ ایک لوشن کا کمال ہے جس کے لگانے سے جلد پر ورم آ جاتا ہے۔ بس اس میں ایک خامی ہے جس پر میں قابو نہیں پا سکا۔ جس وقت یہ لوشن جلد پر لگایا جاتا ہے اس وقت شدید جلن ہوتی ہے۔"

"مگر میں نے تو کچھ بھی محسوس نہیں کیا" کلارا نے بے ساختہ کہا۔ اس وقت تک میں کار روک چکا تھا۔

"اسی لئے تو اس خاکسار کو پروفیسر کا خطاب ملا ہے" بڈ نے کار کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا "میں یہ لوشن استعمال کرتے وقت ایسی کہانیاں سناتا ہوں جن میں کھو کر آدمی سب کچھ بھول جاتا ہے۔"

کلارا کا اٹھا ہوا ہاتھ اٹھا رہ گیا۔ بڈ اپنی بات مکمل کر کے بڑی تیزی سے کار سے اتر کر جا چکا تھا اور اس کے ساتھ ہی میں کار کو دوبارہ حرکت میں لے آیا تھا۔

"پروفیسر زارا کی آخری بات میری سمجھ میں نہیں آئی۔" کلارا نے بھرائی ہوئی آواز میں مجھ سے کہا۔

"وہ ایک خبطی آدمی ہے، جو کچھ اس نے کہا اسے بھول کر حال میں واپس آ جاؤ اور حال یہ ہے کہ اب تم نازک اندام کلارا نہیں بلکہ موٹے نقش و نگار والی ایک افریقی عورت ہو۔"

"میں سمجھتی ہوں" کلارا نے نروس سے انداز میں ہنستے ہوئے کہا "لیکن اب یہ کار ہمارے لئے مصیبت بن جائے گی۔"

"بے فکر رہو، اس سے تو ہم ابھی پیچھا چھڑا لیں گے۔" میں نے کپڑوں کے ایک اسٹور کے سامنے کار روکتے ہوئے کہا "یہاں سے تم اپنے لئے چند معمولی سے جوڑے خرید لو۔ اس لئے کہ اب ہم جس علاقے میں رہیں گے وہاں تمہارا یہ فاخرانہ لباس ہمارے لئے مسائل کھڑے کر دے گا۔"

اسٹور سے چند جوڑے خریدنے کے بعد ہم ایک ٹیکسی میں بیٹھ کر اپنی نئی رہائش گاہ پہنچ گئے۔ ٹی گورائے کی ایک مضافاتی بستی میں واقع یہ مکان اپنے محل وقوع کے اعتبار سے بہترین تھا۔ یہ بستی کے شروع میں تھا اور لب سڑک واقع تھا لہٰذا یہاں محلے والوں کی نگاہ میں آنے کے امکانات کم سے کم تھے ورنہ اس سے آگے تنگ اور پُر پیچ گلیاں اور کچے مکانات اور جھگیوں کے سلسلے تھے جہاں تخلیہ نامی شے کے علاوہ دنیا کی ہر شے کا وجود ممکن تھا۔

کلارا نے گھوم پھر کر گھر کے ایک ایک گوشے کا جائزہ لیا۔ میں اسے بڑے غور سے دیکھ رہا تھا۔ میرا خیال تھا وہ اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کرے گی۔ جتنی آسائشوں کے درمیان میں اسے زندگی بسر کرتے دیکھ چکا تھا اس کے پیش نظر اس مکان کو ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھنا کوئی ایسی تعجب خیز بات بھی نہیں تھی مگر میں باوجود کوشش کے اس کے چہرے پر ناپسندیدگی کا کوئی تاثر تلاش نہیں کر سکا۔

"تم نے بہت عمدہ جگہ کا انتخاب کیا ہے" کلارا نے میری حیرت میں اضافہ کر دینے والا تبصرہ کیا۔

"یہ ۔۔۔ یہ صوفہ سیٹ دیکھ رہی ہو، ملکہ وکٹوریہ کے دور کا لگتا ہے اور غالباً اسی دور سے اس کی صفائی کرنے کی زحمت بھی نہیں کی گئی ہے۔ جتنا وزن اس کا اپنا ہو گا اس سے شاید کچھ ہی کم اس میں سے گرد برآمد ہو گی اور وہ جو دوسرے کمرے میں مسہری بچھی ہے، مجھے یقین ہے کہ اس میں ہزاروں نہیں تو سیکڑوں کی تعداد میں تو ضرور کھٹمل ہوں گے معلوم نہیں کب سے انہیں غذا نہیں ملی ہو گی۔"

کلارا ہنسنے لگی "میں سب کچھ دیکھ چکی ہوں اور بہت مطمئن ہوں۔ اگر تم ایسی کسی جگہ کا انتخاب نہ کرتے تو مجھے تمہاری قوت فیصلہ پر شک ہونے لگتا۔"

"تم تو مجھے حیران کئے دے رہی ہو کلارا" میں بڑبڑایا "میں تو سمجھ رہا تھا کہ تمہیں قائل کرنے کے لئے مجھے بڑے پاپڑ بیلنے پڑیں گے۔ کہاں وہ شاہانہ خواب گاہ اور کہاں یہ ٹوٹا پھوٹا سا مکان اور ساز و سامان۔"

"میں اسرائیلی سیکرٹ سروس میں کام کر چکی ہوں ایڈم!" کلارا نے کہا اور میں بری طرح چونک پڑا مگر وہ میرے تاثرات سے بے نیاز کہہ رہی تھی "مجھے یقین ہے تمہارے لئے یہ بات نئی نہیں ہو گی کہ ایک سیکرٹ ایجنٹ کو ہر قسم کی زندگی گزارنے کی تربیت دی جاتی ہے۔ میں متعدد ممالک میں اسرائیل کے لئے مہمات انجام دے چکی ہوں۔ کئی بار مرتے مرتے بچی ہوں اور بعض اوقات اتنے خراب حالات میں گزارہ کیا ہے جن کا شاید تم تصور بھی نہ کر سکو۔"

یہ اطلاع واقعی حیران کن تھی کہ وہ اسرائیلی سیکرٹ سروس میں رہ چکی ہے تو پھر سوال یہ پیدا ہوتا تھا کہ وہ ایگلز میں کس طرح آئی۔ میں نے اس سے یہ سوال پوچھ ہی لیا۔

"یہ بات اہمیت کی حامل ہے" کلارا نے کہا "اسرائیلی سیکرٹ سروس کی اپنی ایک اہمیت ہے۔ ایگلز لاکھ منظم سہی مگر کسی بھی ملک کی سیکرٹ سروس کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتی۔ دراصل چند مہمات میں اتفاقاً مجھے رینڈل کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا۔۔۔"

"کون رینڈل؟" میں نے کلارا کی بات کاٹ کر کہا۔ اس لئے کہ کلارا کی نظر میں رینڈل میرے لئے اجنبی تھا۔

جواب میں کلارا نے رینڈل کے بارے میں مجھے ان تفصیلات سے آگاہ کیا جو پہلے سے میرے علم میں تھیں۔ میں نے بھی ہر بات اتنے غور سے سننے کا مظاہرہ کیا جیسے میری معلومات میں گراں قدر اضافہ ہو رہا ہو۔

"میں نے اور رینڈل نے ایک دوسرے کو پسند کر لیا اور فرصت نکال کر ہم نے ملنا شروع کر دیا۔ اسی دوران میں اولیو ہاورڈ مارا گیا اور رینڈل کو ایگلز قائم کرنے کی سوجھی۔ میں نے اس کے خیال کی تائید کی۔ اگر اس وقت مجھے معلوم ہوتا کہ نوبت یہاں تک پہنچ جائے گی تو میں اس کی سخت مخالفت کرتی۔ رینڈل نے ایگلز کی داغ بیل ڈالی اور مجھ سے بھی اپنی تنظیم میں شمولیت کی درخواست کی۔ میں اس لالچ میں آ گئی کہ یہاں میری اہمیت بہت زیادہ ہو گی۔ آخر ایگلز کے سربراہ سے میرے دیرینہ اور ذاتی مراسم تھے۔ میں نے کوشش کی کہ سرکاری سطح پر میری خدمات ایگلز کو منتقل کر دی جائیں مگر مجھے بتایا گیا کہ یہ ممکن نہیں ہے البتہ اگر میں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چاہوں تو سیکرٹ سروس سے ملازمت چھوڑ [illegible] میں شمولیت اختیار کر سکتی ہوں۔ میں یہ حماقت کر گزری اور آج اپنی اس حماقت کو بھگت رہی ہوں۔"

"تم اسے حماقت کیوں کہہ رہی ہو؟" میں نے کہا "جب کہ تم ایک اہم عہدے پر فائز تھیں۔"

"میں نے کہا نا کہ میں لالچ میں آکر ماری گئی۔ رینڈل کو ایک بڑی تنظیم کا سربراہ ہونے کا اعزاز حاصل ہوا تو اس نے پر پُرزے نکالنے شروع کر دیئے۔ بہت جلد اس کا دل مجھ سے بھر گیا اور میری حیثیت محض ایک مشین اور اس [illegible] نائب کی سی ہو کر رہ گئی۔ اور یہ کوئی ایسی حیثیت نہیں ہے جس کی تمنا کی جائے۔ اس لئے کہ اس کے نائبین کی تعداد بہت ہے۔ نائب وہ کہلاتا ہے جو اینگلز کی کسی شاخ کا سربراہ ہوتا ہے جیسے میں شی گورائے شاخ کی سربراہ تھی۔ رینڈل رعایت برتنے کا عادی نہیں ہے۔ سزائے موت دینا تو اس کے معمولات میں شامل ہے۔ اس نے درگزر کرنا تو سیکھا ہی نہیں ہے۔ اب تک کئی شاخوں کے سربراہ سزائے موت پا چکے ہیں۔ حالانکہ ابتدا میں وہ ایسا نہیں تھا۔"

کلارا نے جو جوڑا اتارا تھا اس کی مدد سے چیزوں کی جھاڑ پونچھ شروع کر دی اور میں نے بوکھلا کر کہا "یہ تم کیا کر رہی ہو۔"

"صفائی کر رہی ہوں" کلارا بولی "اگر نہیں کروں گی تو کیا ہم گرد و غبار کے اس طوفان میں رہیں گے۔"

میں سوچ میں پڑ گیا۔ وہ ٹھیک کہہ رہی تھی۔ موجودہ صورت میں وہاں رہنا تقریباً ناممکن تھا لیکن میں کلارا سے ضروری باتیں کر رہا تھا۔ گھر کی صفائی طویل دورانیے کا کام تھا اور میں جلد از جلد زیادہ باتیں معلوم کر لینا چاہتا تھا۔ اس سے قبل ڈیوڈ ریان نے مجھے قیمتی معلومات فراہم کی تھیں۔ ڈیوڈ ریان جو اینگلز کی گوئے بل شاخ کا سربراہ تھا۔ اگر وہ زبان نہ کھولتا تو میں اتنی جلد مادام کلارا تک نہیں پہنچ سکتا تھا۔ کچھ باتیں نکیتا نے بھی بتائی تھیں۔ اس کی زبان تہذیب نے کھلوائی تھی۔ اس پر تشدد کرنا میرے لئے تو شاید ممکن نہ ہوتا۔ اب مادام کلارا قابو میں آگئی تھی۔ ڈیوڈ ریان کی نسبت کلارا نے زیادہ بہادری کا مظاہرہ کیا تھا۔ ڈیوڈ جانتا تو تھا کہ اس کی موت کا حکم جاری کر دیا گیا ہے۔ اگر میں نے پہلے سے حفاظتی انتظامات نہ کر رکھے ہوتے تو میرے اور تہذیب کے ساتھ وہ بھی مارا جاتا۔ لیکن یہ سب کچھ جاننے کے باوجود وہ زبان کھولنے پر آمادہ نہیں تھا حالاں کہ اسے مکمل تحفظ حاصل تھا۔ ایک کلارا تھی جو محض اس بنیاد پر مجھ سے تعاون پر آمادہ ہو گئی تھی کہ اسے اپنی زندگی خطرے میں محسوس [illegible] رہی تھی۔ ایک طرف یہ فرق ایک عام مجرم اور ایک سیکرٹ ایجنٹ کے درمیان فرق تھا تو دوسری جانب یہ بات بھی تھی کہ ڈیوڈ کے مقابلے میں علی یار خان تھا اور کلارا نے ایڈم ڈی فلوک سے ساز باز کی تھی۔ بہت ممکن تھا اگر میں اپنی اصل حیثیت میں ہوتا تو وہ مجھ سے تعاون نہ کرتی۔

"فی الحال صرف ضروری جھاڑ پونچھ کر لو۔" میں نے کلارا سے کہا "تفصیلی صفائی بعد میں ہوتی رہے گی۔"

کلارا میری طرف دیکھ کر مسکرائی "بہت اچھا میرے پیارے اسٹنٹ مین! میں ان صوفوں کو بیٹھنے کے لائق بنا دیتی ہوں۔"

میں نے اس کی بات سن کر برا سا منہ بنایا۔ بڑی چھوٹی ہوئی ہوائیاں نجانے کب تک میرا پیچھا کرتی رہتیں۔

"مجھے ابھی تک [illegible]ین نہیں آرہا کہ تم نے لارنس آف عربیہ میں کام کیا ہے" کلارا نے صوفے جھاڑتے ہوئے کہا۔ "اور مجھے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آرہا کہ اینگلز کی ایک شاخ کی سربراہ گھر گرہستی میں مصروف ہے۔ سیکرٹ ایجنٹ ہونے پر یقین کرنا تو اور بھی دشوار ہے۔"

"جس وقت میں نے تمہارا ساتھ دینے کا فیصلہ کیا تھا اسی وقت ہر قسم کے حالات سے دوچار ہونے کے لئے تیار ہو گئی تھی۔ یہ بھی تو ممکن تھا کہ تم مجھے دھوکا دے جاتے۔"

"اگر میں تمہیں دھوکا دینے کی کوشش کرتا تو تم کیا کرتیں؟" میں نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"جاننا چاہتے ہو" اس نے مسکرا کر کہا پھر اپنے پرس میں سے ایک چپٹا سا پستول نکال لیا۔

"اس کے زور پر تم اپنا تحفظ کرتیں" میں نے حیرت سے کہا "یہ تو بچوں کا کھلونا معلوم ہو رہا ہے۔"

"یہ جدید ترین ٹیکنالوجی ہے۔ شعاعی پستول ـــ اس سے گولیوں کے بجائے مہلک شعاع نکلتی ہے۔"

"ذرا دکھانا تو" میں نے پستول لینے کے لئے کلارا کی طرف ہاتھ بڑھایا اور اس نے پستول میرے حوالے کر دیا۔ پستول ہاتھ میں آتے ہی میں نے ایک زوردار قہقہہ لگایا۔

کلارا حیرت سے مجھے دیکھنے لگی "تم ہنس کیوں رہے ہو؟" اس نے کہا۔

"مجھے معلوم تھا تمہارے پاس ضرور ایسا کوئی حربہ ہوگا اسی لئے اب تک تمہیں چھوڑ رکھا تھا ورنہ میں تو ایک بردہ فروش ہوں۔ حسین عورتوں کو ورغلا کر اغوا کر لیتا ہوں۔ ان کی فروخت سے اچھی خاصی رقم مل جاتی ہے۔ عیش سے گزر بسر ہو رہی ہے۔"

"اس کے استعمال کا وقت گزر چکا ایڈم!" کلارا نے ایک ٹھنڈی سانس لے کر کہا "یقین کرو اگر تم کوئی بردہ فروش ہو بھی تو تمہیں اس کے استعمال کی ضرورت نہیں۔ تمہارے ہاتھوں میں ہنسی خوشی فروخت ہونے کو تیار ہوں۔"

"بکواس مت کرو" میں نے ڈپٹ کر کہا "تم مجھے الجھانے کی کوشش کر رہی ہو مگر میں ان چکروں میں آنے والا نہیں ہوں۔"

"اس سے بہتر تو یہ ہے کہ میں گھر کی صفائی ہی کر ڈالوں۔" کلارا نے اٹھتے ہوئے کہا "تمہیں تو فضولیات سوجھ رہی ہیں۔"

"بیٹھ جاؤ کلارا" میں نے سنجیدگی سے کہا "اور مجھے اینگلز کے بارے میں مزید کچھ بتاؤ۔"

کلارا مجھے گھورتے ہوئے دوبارہ بیٹھ گئی "یہ ایسی جگہ ہے جہاں ہم تک کوئی نہیں پہنچ سکے گا" کلارا نے کہا "میری مانو تو بقیہ زندگی یہیں بسر کر دیتے ہیں۔"

"زندگی یوں ہی نہیں گزر جاتی مائی ڈیئر کلارا! زندگی گزارنے کے لئے رقم کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ کہاں سے آئے گی۔"

"مجھے اندازہ تھا کہ ہمیں رقم کی ضرورت پڑ سکتی ہے اس لئے میں اپنے ساتھ ہیروں کا ایک ہار لے آئی ہوں۔ تمہیں زندگی بھر کچھ کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔"

"مجھے حیرت ہے کہ یہ الفاظ ایک سیکرٹ ایجنٹ کے منہ سے ادا ہوئے ہیں!"

"حالات آدمی کو مجبور کر دیتے ہیں ایڈم! اور پھر یہ مت بھولو کہ بنیادی طور پر تو میں ایک عورت ہی ہوں۔"

"مگر میں نہیں ہوں" میں نے کہا "لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اپنے ساتھ ساتھ تم مجھے بھی عورت بنا دینا چاہتی ہو۔ مجھے بتاؤ کہ اینگلز کا سیٹ اپ کیا ہے؟"

"تم نہیں مانو گے" کلارا نے ایک ٹھنڈی سانس لی "خیر سنو! اینگلز کا کرتا دھرتا رینڈل خود ہے۔ اس کا جو جی چاہتا ہے کرتا ہے۔ کوئی اسے روکنے ٹوکنے والا نہیں ہے۔"

اس کا مطلب یہ ہوا کہ ڈیوڈ ریان نے مجھے جو کچھ بتایا وہ درست تھا، میں نے دل ہی دل میں سوچا۔ پھر کلارا سے پوچھا "گویا اگر رینڈل کو ٹھکانے لگا دیا جائے تو اینگلز کی کمر ٹوٹ جائے گی۔"

"نہیں" کلارا کے جواب نے مجھے حیرت زدہ کر دیا "اس کے علاوہ اینگلز کے پانچ بڑے اور بھی ہیں۔"

"جو کچھ تم نے بتایا ہے اس سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان پانچوں کی حیثیت ایک ڈی کی سی ہوگی۔"

"عام تاثر یہی ہے کہ وہ پانچوں ضرور دکھاوے کے لئے ہیں لیکن ایسا نہیں ہے۔ ان کے کچھ مخصوص اختیارات ہیں۔"

"تم عام تاثر کے برخلاف اتنے یقین سے کس طرح کہہ رہی ہو؟" میں نے کہا۔

"میں اینگلز کی ایک عام ممبر ہونے کے باوجود ایک عام ممبر نہیں ہوں۔ میں اس وقت سے اینگلز میں شامل ہوں جب اس کا وجود بھی نہیں تھا۔ اینگلز کے وجود میں آنے کے بعد بھی کافی عرصے تک میں رینڈل سے بے حد قریب رہی ہوں۔ رینڈل نے اینگلز کے قیام کے لئے جو کاوشیں کیں وہ بھی میرے علم میں ہیں اور اینگلز کا بنیادی ڈھانچہ جن خطوط پر استوار ہوا ان سے بھی بے خبر نہیں ہوں۔ میں عام تاثر کے برعکس بات نہیں کروں گی تو اور کون کرے گا؟"

"چلو مان لیا" میں نے کہا "تمہاری معلومات زیادہ ثقہ ہیں۔ ان پانچوں کے کچھ مخصوص اختیارات ہیں لیکن رینڈل کے خاتمے کے ساتھ ساتھ ان کے اختیارات بھی ختم ہو جائیں گے۔"

"تم رینڈل پر اتنا زور کیوں دے رہے ہو۔ وہ سب کچھ ہوتے ہوئے بھی کچھ نہیں ہے۔ یوں سمجھ لو کہ وہ پانچوں ستون ہیں جن پر اینگلز کی عمارت قائم ہے۔ رینڈل اینگلز کا سربراہ ہے۔ سیاہ و سفید کا مالک ہے مگر اس کے مرنے سے تنظیم ختم نہیں ہوگی۔ اس کی جگہ کوئی اور لے لے گا اور تنظیم یوں [illegible] چلتی رہے گی۔"

"تمہاری [illegible]لومات اتنی ہیں تو تم ان پانچوں کو بھی جانتی ہوگی؟" میں نے کہا۔

"کیوں نہیں" کلارا نے کہا "میں ان پانچوں سے بہت اچھی طرح واقف ہوں۔ مے [illegible] شاید چند ہی لوگ ایسے ہوں گے جو ان سے واقف ہوں۔"

"بس تو پھر طے ہو گیا۔ ہم کیے بعد [illegible] ان پانچوں کو نشانہ بنائیں گے اور آخر میں رینڈل کا صفایا [illegible]۔"

"تم کتنے سکون سے یہ بات کہہ رہے ہو" [illegible] مضحکہ خیز انداز میں کہا "کچھ اندازہ بھی ہے یہ سب کچھ کرنے کے لئے کتنے پاپڑ بیلنے پڑیں گے؟"

"بنیادی مسئلہ تو تم حل کر ہی دوگی۔ اس کے آگے ہر کام میرا ہوگا" میں نے اس کے لہجے کو خاطر میں لائے بغیر کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"کون سا بنیادی مسئلہ؟"

"ان پانچوں کے بارے میں معلومات کا حصول سب سے اہم اور مشکل مرحلہ تھا۔ بنیادی معلومات سے لیس ہوئے بغیر کام کرنا ایسا ہی تھا جیسے اندھیری رات میں بغیر روشنی کے سفر کرنا۔"

"تم بہت خوش فہم آدمی ہو۔ محض معلومات تو کچھ بھی نہیں ہوتیں۔ اس کے بعد بھی بڑے سخت مراحل آتے ہیں۔ وہ پانچوں یہاں تو نہیں رہتے۔ دنیا کے مختلف ممالک میں ہیں۔ ان تک پہنچنے کے لئے بڑے پاپڑ بیلنے پڑیں گے۔ پھر مجھے لئے بغیر تم کہیں جاؤ گے بھی نہیں اور میرا حال یہ ہے کہ میرے پاس کاغذات تک نہیں ہیں۔ میں تو شی گورا کے میں اجنبی بن کر رہ گئی ہوں۔ اصل حیثیت میں اس لئے سفر نہیں کر سکتی کہ ایگلز کی نظروں میں آجاؤں گی اور کسی دوسری حیثیت میں اس لئے سفر نہیں کر سکتی کہ اس کے لئے کاغذات کی ضرورت ہوگی جو میرے پاس ہوں گے نہیں۔"

"کاغذات وغیرہ کی فکر مت کرو۔ میں کہہ چکا ہوں کہ سب کچھ میری ذمے داری ہے۔"

کلارا نے مجھے غور سے دیکھا "ٹھیک ہے ایڈم! مجھے اندازہ ہوگیا کہ تم یوں نہیں مانو گے اور چوں کہ اب ہم دونوں کا راستہ ایک ہی ہے اس لئے میں تمہارا ساتھ دینے پر مجبور ہوں۔"

"ساتھ دینے کی صورت یہی ہے کہ تم ایگلز کے ڈھانچے اور اس کے کرتا دھرتا لوگوں کے بارے میں معلومات مہیا کرو اور میں ان کا شکار کھیلوں۔"

"میں نے تمہیں بتایا کہ ایگلز کا سربراہ رینڈل ہے۔ تمام عملی کام اس کی نگرانی میں سرانجام پاتے ہیں لیکن پالیسی بنانا ان پانچوں کی ذمے داری ہے۔ اس معاملے میں رینڈل بے اختیار ہے۔ کوئی بھی نیا پروجیکٹ شروع کرنے سے پہلے اسے منظوری لینی پڑتی ہے۔ اخراجات کے معاملے میں بھی وہ خود مختار نہیں ہے۔ یوں سمجھ لو کہ تنظیم کی پالیسی اور مالیات کے معاملات ان پانچوں کے ہاتھ میں ہیں۔ جب ایک پالیسی بن جاتی ہے اور اس کے لئے رقم مختص کردی جاتی ہے تو پھر یہ رینڈل کا کام ہے کہ اس پر عمل درآمد کرانے کے لئے کن لوگوں کا انتخاب کرتا ہے اور کتنے لوگوں کو اس کام پر لگاتا ہے۔"

"میں سمجھ گیا" میں نے سرہلایا "مثال کے طور پر رینڈل امریکا میں داخلی انتشار برپا کرنا چاہے تو اسے اس کے لئے ان پانچوں سے منظوری لینی پڑے گی۔"

"بالکل" کلارا نے کہا "اگر اتنی روک تھام نہ ہو تو رینڈل شتر بے مہار میں تبدیل ہوجائے۔"

"اور ایگلز کے لئے رقم کا حصول کن ذرائع سے کیا جاتا ہے؟" میں نے پوچھا۔

"اس کے پیچھے چند بڑے بڑے یہودی سرمائے دار ہیں۔ لیکن اس کے علاوہ دنیا بھر میں جتنے بھی بڑے بڑے یہودی سرمائے دار ہیں وہ اپنی آمدنی کا ایک مخصوص حصہ باقاعدگی سے ایگلز کو ادا کرنے کے پابند ہیں۔ ابتدا میں مالیات کا شعبہ خاصا کمزور رہا مگر اب تو یہ شعبہ سب سے زیادہ مضبوط ہے۔ تنظیم اپنے وسائل سے ہی اچھی خاصی رقم مہیا کرلیتی ہے۔"

"اگر ایگلز کے بڑوں کو رینڈل کے کرتوتوں سے آگاہ کردیا جائے تو میرا خیال ہے۔۔۔"

"تمہارے خیال میں وہ رینڈل کی سخت گیری اور مظالم سے واقف ہیں؟" کلارا نے کہا "جو کچھ رینڈل کررہا ہے وہ سب کے علم میں ہے۔ اگر انہیں کوئی اعتراض ہوتا تو وہ اب تک ایکشن لے چکے ہوتے۔"

"کوئی بات نہیں۔۔۔ ہم خود انہیں نشانہ بنائیں گے اور ان میں افراتفری پھیلائیں گے" میں نے کہا "لیکن ایک سوال میرے ذہن میں بڑی شدت سے ابھر رہا ہے۔ کیا ایسا نہیں ہوسکتا کہ رینڈل خود ہی ان پانچوں کو ٹھکانے لگوادے۔"

"رینڈل کو ان سے کیا دشمنی ہوسکتی ہے؟" کلارا نے کہا "یا یہ کہ انہیں ٹھکانے لگا کر رینڈل کو کیا فائدہ حاصل ہوسکتا ہے؟"

"ایگلز بہت بڑی تنظیم ہے" میں نے کہا "اگر وہ پانچوں نہ رہیں تو رینڈل مطلق العنان ہوجائے گا۔ کسی کے سامنے جواب دہ نہیں رہے گا۔"

"یہ تمہاری غلط فہمی ہے۔ وہ پانچ افراد نہیں پانچ عہدے ہیں جنہیں عرف عام کے لئے ایس ون سے ایس فائیو تک نمبر دیئے گئے ہیں۔ کسی کو نہیں معلوم کہ وہ لوگ کون ہیں مگر رینڈل جانتا ہے۔ اسے ان پانچوں کی ضرورت اس لئے ہے کہ اگر وہ نہیں ہوں گے تو ایگلز کو رقم کی فراہمی بند ہوجائے گی۔ جتنی بڑی رقم ہم خرچ کرتے ہیں اس کا دیگر ذرائع سے حصول ناممکن ہی معلوم ہوتا ہے۔"

"جب کسی کو نہیں معلوم کہ وہ لوگ کون ہیں تو تم کس طرح انہیں جانتی ہو۔"

"میں نے بتایا نا کہ میں ابتدا میں رینڈل کے ساتھ ہی تھی اور سب کچھ میرے سامنے ہوا تھا۔ رینڈل بھی اس وقت مجھ سے کچھ نہیں چھپاتا تھا اس لئے میں ان پانچوں سے

اچھی طرح واقف ہوں۔"

"تو پھر تم مجھے ان پانچوں کے نام اور پتے بتلادو تاکہ میں ان سے نمٹنے کے لئے کوئی منصوبہ بنالوں۔"

"میں ان پانچوں کو اچھی طرح جانتی ہوں" کلارا نے عجیب سے انداز میں کہا "اور وقت آنے پر میں تمہیں ان کے بارے میں سب کچھ بتادوں گی۔"

"کیوں" میں نے حیرت سے کلارا کو دیکھا "ابھی کیوں نہیں؟"

کلارا نے بے چینی سے پہلو بدلا "دیکھو تم برا مت ماننا ایڈم! یہ بڑی عجیب سی بات ہے لیکن مجھے یوں محسوس ہورہا ہے کہ تم مجھ سے زیادہ ایگلز میں دلچسپی لے رہے ہو۔"

"اگر لے رہا ہوں تو تمہاری وجہ سے لے رہا ہوں" میں نے کہا "اس میں عجیب بات کون سی ہے؟"

"عجیب بات یہ ہے کہ مجھے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے تمہیں مکمل معلومات فراہم کرنے کے بعد میں غیر محفوظ ہوجاؤں گی۔"

"تم کیسی احمقانہ باتیں کررہی ہو کلارا!" میں نے قدرے تیز ہو کر کہا "تمہیں احساس ہے کہ اس طرح تم مجھ پر براہ راست شبہ ظاہر کررہی ہو۔"

"ہاں، مجھے یہ احساس بھی ہے" کلارا نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا "لیکن میں اپنے اس احساس کا کیا کروں؟"

"تمہارا رویّہ اہانت آمیز ہے۔ اگر تم نے اپنا رویّہ نہ بدلا تو مجھے بھی اپنے طرز عمل پر غور کرنا پڑے گا۔"

"میں نے جس راہ پر قدم رکھا ہے اس پر ہر طرف تباہی ہی تباہی ہے ایڈم! اگر تم نے میرا ساتھ چھوڑ دیا تو مجھے تم سے شکایت نہیں ہوگی۔"

"میں نے سوچا تھا کہ ریتا سالومن کو بھی ان پانچوں کے بارے میں بتادوں گا تاکہ ان پر دو اطراف سے حملہ ہو سکے۔"

"تم پر تو میں پھر بھی اعتماد کرسکتی ہوں مگر ریتا سالومن پر نہیں کرسکتی" کلارا نے کہا "مجھے اس سے خوف آتا ہے۔ معلوم نہیں کس وقت اپنی معلومات کا سودا کر بیٹھے۔"

کلارا کے دونوں خوف بجا تھے۔ اس نے پہلی بار ثابت کیا تھا کہ وہ سیکرٹ ایجنٹ بھی ہوسکتی ہے۔ سیکرٹ ایجنٹ کی چھٹی حس بہت تیز ہوتی ہے مگر کام خطرے کے وقت ہی شروع کرتی ہے کلارا نے بھی مجھے معلومات فراہم نہ کرکے خود کو محفوظ کرلیا تھا اور اب میں اس وقت تک اسے ہاتھ نہیں لگا سکتا تھا جب تک معلومات کے حصول کا کوئی اور ذریعہ میسر نہ آجائے یا کلارا سے مکمل معلومات حاصل نہ ہوجائیں۔

"ٹھیک ہے کلارا!" میں نے ایک طویل سانس لے کر کہا "اگر تم یہ مناسب سمجھتی ہو تو تم پر زور نہیں دوں گا۔"

"شکریہ ایڈم!" کلارا نے دبی آواز میں کہا "میں جانتی ہوں کہ میرا رویّہ نامناسب ہے مگر میں اس کے لئے مجبور ہوں تاہم میں تمہیں یہ ضرور بتاسکتی ہوں کہ ایگلز ایک یہودی تنظیم ہے لہٰذا اس کے پانچوں بڑے بھی یہودی ہیں۔ ایگلز ایک عالمی پیمانے کی تنظیم ہے اس لئے ان پانچوں کا تعلق دنیا کے مختلف ممالک سے ہے۔ ایس ون روسی ہے لیکن اگر کوئی اس کی تلاش میں روس کا سفر کرے تو وہ بے مصرف ثابت ہوگا۔"

"اگر ایس ون روسی ہے تو پھر ایس ٹو کا تعلق فرانس سے ہوگا" میں نے کہا اور کلارا کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا؟" اس نے سرسراتی ہوئی آواز میں کہا۔

"اس کے جواب میں، میں یہ بھی کہہ سکتا ہوں کہ ایڈم ڈی فلوک کیا نہیں جانتا مگر میں یہ نہیں کہوں گا۔ اس لئے کہ میں نے تو اندازے سے ایک بات کہی تھی۔ اتفاق ہے کہ میرا اندازہ درست ثابت ہوا۔"

"حیرت ہے" کلارا بڑبڑائی "یقین نہیں آتا کہ کوئی شخص اتنا درست اندازہ بھی لگا سکتا ہے۔۔۔ نہیں تم نے یوں ہی ایک بات کہی نہیں ہوگی جو اتفاقاً وہ درست نکل آئی۔"

"ممکن ہے میرے دماغ کا تمہارے دماغ سے رابطہ ہوگیا ہو۔ آخر ٹیلی پیتھی بھی تو کوئی چیز ہوتی ہے۔"

"ٹیلی پیتھی بکواس ہے" کلارا نے منہ بنا کر کہا "اچھا ایس تھری کے بارے میں تم کیا کہو گے؟"

"میرا جی چاہتا ہے میں کہوں کہ ایس تھری جرمن ہے۔"

"بالکل درست" کلارا اچھل پڑی "واقعی جرمن ہے اور ایس فور؟"

"ایس فور برطانوی ہوگا۔ اس کے بعد ایس فائیو رہ جاتا ہے کیا اس کے بارے میں بھی کچھ کہوں؟" میں نے شرارت آمیز لہجے میں کہا۔

"نہیں" کلارا نے متحمل انداز میں کہا "امریکا کے علاوہ اب بچا ہی کیا ہے لیکن یقین نہیں آتا کہ تم کن کن حیرت انگیز صلاحیتوں کے حامل ہو۔ ایسا لگتا ہے کہ تم ایگلز کے تار و پود بکھیر کر ہی چھوڑو گے۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"میں جس کام کا عزم کرلیتا ہوں اسے پورا کرکے ہی دم لیتا ہوں" میں نے کہا "جب تک میں ایگلز کے بخیے نہیں ادھیڑلوں گا سکون سے نہیں بیٹھوں گا۔"

"تم خود کو برباد کر رہے ہو ایڈم! اگر اپنی صلاحیتوں کو مرکوز کرنے کی کوشش کرو تو بڑے بڑوں کے چراغ گل ہوجائیں گے۔"

"بعد میں مرکوز کرنے کی کوشش کروں گا۔" میں نے بڑے خلوص سے کہا "فی الحال تو ایگلز کے علاوہ کچھ اور سجھائی ہی نہیں دے رہا لیکن اس کے لئے کچھ اور باصلاحیت افراد درکار ہوں گے۔"

"اور باصلاحیت افراد کی خدمات حاصل کرنے کے لئے رقم کی ضرورت ہوگی" کلارا نے کہا "تم ایسا کرو کہ یہ ہیروں کا ہار فروخت کرکے ....."

"مسئلہ رقم کا نہیں ہے کلارا! لائحہ عمل کا ہے۔ میرے ذہن میں ایک شخص کا نام آرہا ہے۔ اگر وہ ہمارا ساتھ دینے کے لئے تیار ہوجائے تو ہمارا کام آسان ہوجائے گا۔"

"کون ہے وہ؟" کلارا نے پوچھا۔

"جمس ڈلے" میں نے جواب دیا "وہ پہلے بھی ایگلز کے خلاف اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرچکا ہے۔"

"لیکن اس پر تو شبہ ہے کہ وہ علی یار خان سے مل گیا تھا" کلارا نے کہا۔

"اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ ہمیں تو اپنا الو سیدھا کرنے سے غرض رکھنی چاہئے۔"

"ہرگز نہیں ایڈم!" کلارا نے غصیلے لہجے میں کہا "علی یار خان یہودیوں کا دشمن ہے۔ میں مرجاؤں گی مگر اس سے مدد لینا گوارا نہیں کروں گی۔"

میں نے تفہیمی انداز میں سرہلایا۔ اس بے چاری کو کیا معلوم تھا کہ جس علی سے نفرت کا وہ اعلان کر رہی تھی اسی کے ہاتھوں کھلونا بنی ہوئی ہے۔

"ٹھیک ہے کلارا!" میں نے ایک طویل سانس لے کر کہا "اگر تمہاری خواہش یہی ہے تو اس کا احترام کرنا فرض ہے۔ ہم کوئی اور طریقہ ڈھونڈ لیں گے" میں نے ... پر نظر ڈالی' ساڑھے پانچ بج رہے تھے "اب تم جلدی سے اس ... کی حالت درست کرو اور ایک بات غور سے سن لو اور سمجھ ... تھوڑی دیر بعد میرے کچھ مہمان آنے والے ہیں"

"یہاں" کلارا نے حیرت سے کہا۔

... مت کاٹو" میں نے کہا "میں ان سے کہوں گا کہ ... اپنی بیوی کے ساتھ رہتا ہوں۔ ہوسکتا ہے تم انہیں دیکھ کر حیران رہ جاؤ مگر ان پر اپنی حیرت ظاہر مت ہونے دینا اور کسی بہانے ان کو اپنی جھلک ضرور دکھا دینا تاکہ وہ تمہاری طرف سے کسی شبہے میں نہ رہیں اور یہاں بیٹھنے کی کوشش مت کرنا۔ اس لئے کہ تم ایک گھریلو عورت ہو جو صرف گھریلو کام کاج سے دلچسپی رکھتی ہے۔"

"تم بڑی پراسرار باتیں کر رہے ہو ایڈم!" کلارا نے مجھے غور سے دیکھتے ہوئے کہا "آخر یہاں تمہارے کون سے ایسے مہمان آنے والے ہیں جن کے لئے تم اتنے اہتمام سے ہدایات جاری کر رہے ہو۔"

"فی الوقت میں یقین سے کچھ نہیں کہہ سکتا کلارا! میں نے ایک اسکیم بنائی ہے۔ اگر وہ کامیاب ہوگئی تو سب کچھ تم اپنی آنکھوں سے دیکھ لوگی۔"

کلارا نے مزید کوئی سوال نہیں کیا اور کام میں مصروف ہوگئی۔ ذرا ہی دیر میں اس نے ڈرائنگ روم کا حلیہ تبدیل کر دیا پھر دوسرے کمرے کی طرف چلی گئی۔

چھ بجنے کے بعد میں نے بیرونی رخ پر کھلنے والا دروازہ کھول دیا۔ مجھے جن لوگوں کا انتظار تھا ان کے آنے کا وقت ہونے ہی والا تھا۔

مجھے زیادہ دیر انتظار نہیں کرنا پڑا۔ مشکل سے دس منٹ گزرے ہوں گے کہ باہر سے قدموں کی چاپ ابھری۔ آنے والوں کی تعداد ایک سے زیادہ تھی پھر ایک تنومند سفید فام اندر داخل ہوا۔ اس کا جسم کسرتی تھا اور نیلے رنگ کی پتلون پر اس نے سفید قمیص پہن رکھی تھی اس کا سرخ و سفید چہرہ غصے کی وجہ سے تمتما رہا تھا۔

"تم لوگوں کا انجام اچھا نہیں ہوگا۔" اس نے اندر آتے ہی اپنے ساتھ آنے والوں کی طرف پلٹ کر کہا "تم لوگ زبردستی مجھے کہاں لے آئے ہو؟"

"تم لوگ جاؤ" میں نے ان لوگوں سے کہا اور آگے بڑھ کر دروازہ بند کر دیا۔

"مجھے ایڈم ڈی فلوک کہتے ہیں مسٹر جوزز!" میں نے اس شخص کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا مگر اس نے مجھ سے ہاتھ ملانے کے بجائے مجھ پر حملہ کر دیا۔ حملہ اتنا غیر متوقع تھا کہ میں اپنا توازن برقرار نہیں رکھ سکا مجھے اس سے اس کی توقع نہیں تھی اسے کم از کم یہی سوچنا چاہئے تھا کہ اندر کوئی ور بھی موجود ہوسکتا ہے۔ وہ خود خطرے میں پڑ سکتا ہے۔

اس نے مجھ پر ریسلنگ کا داؤ آزمایا تھا۔ میں کوئی توڑ بھی نہیں کرسکا۔ اس نے زمین پر گرا کر مجھے جکڑ لیا۔

"تم کوئی سے بھی فلوک ہو' میں تمہارا دماغ درست

کردوں گا" اس نے مجھے اپنے ہاتھوں کے شکنجے میں جکڑے جکڑے کہا۔

"آپ کی جارحیت نامناسب ہے مسٹر جوزز!" میں نے نرمی سے کہا "آپ بڑے آدمی ہیں مجھے جوابی کارروائی پر مجبور نہ کریں۔"

"بکواس مت کرو" جوزز غرایا "تمہارے آدمی مجھے زبردستی اغوا کرکے لائے ہیں۔ میں ہڈیاں توڑ دیا کرتا ہوں۔"

"ہوش کے ناخن لو جوزز!" میں نے بھی خراب لہجے میں کہا "اگر تمہیں کوئی نقصان پہنچانا مقصود ہوتا تو تمہیں یہاں تک لانے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔"

"تم پوری دنیا کو بے وقوف بناسکتے ہو' جوزز کو نہیں" اس نے میری گردن پر دباؤ بڑھاتے ہوئے کہا "تم مجھ پر اپنا اعتماد قائم کرنا چاہتے ہو مگر یہ ممکن نہیں ہے۔ میں اس قسم کی گھٹیا چالوں میں آنے والا نہیں ہوں۔"

کم بخت ٹھیک کہہ رہا تھا۔ میرا مقصد یہی تھا مگر معلوم نہیں وہ کتنا چالاک آدمی تھا یا پھر وہ کسی پر بھی اعتماد کرنے کا عادی نہیں تھا۔ گھر میں ہونے والی دھینگا مشتی کی آواز سن کر کلارا باہر نکل آئی تھی مگر جوزز کو دیکھ کر وہ دنگ رہ گئی تھی۔ جس بلا سے بچ کر وہ بھاگی تھی وہ اس کے سامنے موجود تھی۔ جوزز نے بھی یقیناً اسے دیکھ لیا ہوگا مگر ظاہر ہے وہ اسے پہچان نہیں سکتا تھا۔ میں نے آنکھوں کے اشارے سے کلارا کو پرسکون رہنے کو کہا مگر اس کے لئے اپنے تاثرات پر قابو پانا دشوار ہو رہا تھا۔ یہ تو غنیمت تھا کہ اسے شناخت نہ کرسکنے کے باعث جوزز اس کے تاثرات کو صحیح معنی نہیں پہنا پا رہا تھا۔

"میری بیوی بہت کمزور دل کی مالک ہے مسٹر جوزز!" میں نے کہا "کم از کم اس کا خیال کرکے ہی مجھے چھوڑ دیں۔"

"میں نے تم سے کہا ہے کہ میں ہڈیاں توڑ دیا کرتا ہوں اور یہ غلط نہیں ہے۔ اب تمہاری گردن میرے ہاتھوں سے ٹوٹ کر ہی چھوٹے گی۔" اس نے میری گردن کو ایک اور جھٹکا دیا مگر میں پہلے ہی اپنے عضلات سخت کرچکا تھا۔

"اب اگر اس کے بعد میری طرف سے جوابی کارروائی ہو تو مجھے اس کے لئے موردِ الزام مت ٹھہرایئے گا۔"

"آج تک ایسا نہیں ہوا کہ کسی کی گردن جوزز کی گرفت میں آنے کے بعد اس کی مرضی کے خلاف نکلی ہو" جوزز کی غراہٹ پر کسی بھیڑیے کی غراہٹ کا گمان گزر رہا تھا۔

"تو پھر سنبھالو جوزز!" میں نے کہا اور اپنے جسم کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا۔ جسم کے عضلات میں پہلے ہی اس حد تک سخت کرچکا تھا کہ کسی بھی قسم کی گرفت میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتی تھی۔ اس شدید جھٹکے کا نتیجہ یہ ہوا کہ جوزز میرے اوپر سے تقریباً اڑتا ہوا سامنے والی دیوار سے جاکر ٹکرایا۔ میری گردن اسے چھوڑ دینی پڑی تھی۔ اگر نہ چھوڑتا تو اس کے اپنے ہاتھ خطرے میں پڑ جاتے۔

مجھے اس سے جوابی حملے کی توقع تھی مگر اس نے جس پھرتی کا مظاہرہ کیا وہ میرے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔ میں ابھی زمین سے پوری طرح اٹھ بھی نہیں پایا تھا کہ وہ دوبارہ گویا اڑتا ہوا میری طرف آیا۔ اس کے اس حملے سے میں محض جبلی طور پر ہی بچ سکا تھا ورنہ درحقیقت اس میں میرا کوئی کارنامہ نہیں تھا۔ جگہ کی تنگی کے باعث میں اپنے جوہر پوری طرح دکھا بھی نہیں سکتا تھا۔ جوزز دوسری طرف والی دیوار سے ٹکرایا تھا اور میری سمجھ میں یہ بات اچھی طرح سے آگئی تھی کہ اس کے ساتھ بھرپور مقابلہ کئے بغیر بات بنے گی نہیں۔ جوزز نے ایک بار پھر بڑی پھرتی سے سنبھل کر مجھ پر حملہ کرنے کی کوشش کی مگر اب میں جوابی کارروائی کے لئے پوری طرح تیار تھا چنانچہ میں نے اس سے بچنے کی کوشش کرنے کے بجائے اس سے الجھ جانے کو ترجیح دی۔ وہ توقع کر رہا تھا کہ میں بچنے کی کوشش کروں گا مگر جب میں نے خود کو اس کے وار سے بچانے کے ساتھ ساتھ اس پر جوابی حملہ بھی کیا تو اسے حیرت کا جھٹکا تو ضرور لگا ہوگا مگر وہ کچھ کر بھی نہیں سکتا تھا۔ جگہ کی تنگی آڑے آرہی تھی۔ ہم دونوں میں سے کوئی بھی کھل کر اپنے جوہر نہیں دکھا سکتا تھا۔ مجھے اندازہ ہوگیا تھا کہ وہ ایک ماہر لڑاکا ہے لیکن مجھے بہرحال اس پر فوقیت حاصل تھی۔ میں ماسٹر لی کوان کا شاگرد تھا جبکہ وہ نہیں تھا۔ جگہ تنگ ہو تو جسم کو کم سے کم حرکت دے کر مخالف کے حملے سے بچنا ایک الگ آرٹ ہے۔ دنیا کے کسی بھی طریقہ حرب میں یہ نہیں سکھایا جاتا کہ اگر کبھی تنگ جگہ میں مقابلہ کرنا پڑ جائے تو اس کے لئے کون سے طریقے اختیار کئے جائیں۔ مخالف کے حملوں سے کس طرح بچا جائے اور اسے زیر کرنے کے لئے کون کون سے داؤ زیادہ موثر ہوسکتے ہیں۔ ہر فن حرب کے کچھ اصول ہوتے ہیں اور چونکہ ہر فن نمائش کا متقاضی ہوتا ہے اور نمائش بغیر تماشائیوں کے ممکن نہیں ہوتی اس لئے یہ لحاظ رکھا جاتا ہے کہ کوئی بھی فن حرب صلاکات کی حدود میں نہ داخل ہونے پائے۔ چونکہ بنیادی مقصد نمائش ہوتا ہے اس لئے اصول متعین کرلئے جاتے ہیں۔ مقابلوں کے لئے اکھاڑے' ایرینا یا رنگ کا رقبہ مقرر ہوتا ہے اور اس رقبے کو مدنظر رکھتے ہوئے تربیت دی جاتی ہے گویا فن کو محدود کردیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اگر کسی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لڑاکے کو مخصوص جگہ کے سوا کہیں اور مقابلہ کرنا پڑ جائے تو وہ اپنے جوہر پوری طرح نہیں دکھا سکتا اور خاص طور پر اس صورت میں کہ مد مقابل بھی کوئی معمولی شخصیت نہ ہو۔

جونز نے میرے بائیں کاندھے پر ضرب لگانے کی کوشش کی تھی جسے میں نے ذرا سا ترچھا ہو کر ناکام بنایا اور اس کے ساتھ ہی ساتھ بائیں گھٹنے سے اس کے پیٹ پر ضرب لگائی۔ جونز کے منہ سے درد میں ڈوبی ہوئی ایک کراہ نکلی مگر مجھے خوب اندازہ تھا کہ اس ضرب سے اسے بہت زیادہ نقصان نہیں پہنچا ہوگا اس لئے میں نے فوراً ہی دائیں ہاتھ سے اس کے چہرے پر ایک بھرپور چاپ رسید کر دیا۔ جواب میں جونز نے اندھا دھند مجھ پر کئی حملے کئے اور مجھے اس کے حملوں سے خود کو بچانا دوبھر ہو گیا۔ ایک آدھ بار میں اس کی زد میں بھی آیا مگر کوئی وار بھی کاری نہیں تھا۔ پھر میں اس کا ایک ہاتھ اپنی گرفت میں لینے میں کامیاب ہو گیا۔ ہاتھ گرفت میں آتے ہی میں نے اس کے ہاتھ کو پوری قوت سے مروڑنا شروع کیا۔ جونز کے چہرے پر کرب کے تاثرات ابھرے۔ اس نے کچھ مزاحمت کرنے کی بھی کوشش کی مگر اسے گھومنا ہی پڑا اور اس کے گھومتے ہی میں نے اس کی کمر پر ایک بھرپور لات رسید کی۔ جونز سامنے والی دیوار سے جا کر ٹکرایا۔ اگر جبلی طور پر وہ دیوار سے ہاتھ نہ ٹیک دیتا تو اس کا سر دیوار سے ٹکرایا ہوتا۔ میں اس سے قبل اس کی پھرتی کے نمونے دیکھ چکا تھا اس لئے اس کے سنبھلنے سے قبل اس کے سر پر جا پہنچا اور پھر اس کی گدی پر پڑنے والا ہاتھ اتنا بھرپور ثابت ہوا کہ وہ تیورا کر گر پڑا۔

"اب ہماری خیر نہیں ہے۔" کلارا نے کہا۔ وہ ہاتھ میں ایک لکڑی لئے کھڑی تھی۔ غالباً اس کا ارادہ یہ تھا کہ موقع ملتے ہی جونز کے سر پر وار کر کے اسے بے ہوش کر دے گی مگر اسے اس کا موقع ہی نہیں ملا۔

"دیکھتے جاؤ" میں بائیں آنکھ دبا کر مسکرایا۔ "ابھی تو یہ صرف بے ہوش ہوا ہے۔ ضرورت پڑی تو—" میں نے خاموش ہو کر گردن پر انگلی پھیری۔

"میں نے تم سے اس لئے تو مدد حاصل نہیں کی تھی کہ تم آبیل مجھے مار کے مصداق ان لوگوں سے الجھ جاؤ۔" کلارا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

میں نے جھک کر جونز کی ٹائی کھولی اور اس سے اس کے ہاتھ مضبوطی سے باندھ دیئے۔

"آبیل مجھے مار کے مصداق تو یہ مجھ سے الجھا تھا۔ میں نے تو حتی الامکان یہی کوشش کی کہ میری بات اس کی سمجھ میں آجائے لیکن دیکھ لو اس نے منہ کی کھائی۔"

"تم میری بات اچھی طرح سمجھ رہے ہو مگر تم ضدی اور ہٹ دھرم ہو۔" کلارا نے جھنجلا کر کہا "تم وہی کرو گے جو تمہارا جی چاہے گا۔ تم سے کچھ کہنا بالکل فضول ہے۔"

"اب تم نے ایک معقول بات کی ہے۔" میں نے سنجیدگی سے کہا "چلو اسے کمرے تک پہنچوانے میں میری مدد کرو۔"

کلارا کی مدد سے میں نے جونز کو کمرے میں پہنچا دیا۔ اسے ہم نے لمبے والے صوفے پر ڈال دیا تھا۔

"یہ کم از کم آدھے گھنٹے کے لئے بے ہوش ہوا ہے۔" میں نے کہا۔ "لہٰذا تم آدھا گھنٹا پورا ہونے سے قبل اس کمرے سے نکل جانا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ غور سے دیکھنے پر تمہیں پہچان ہی لے۔"

"مجھے کم از کم یہ تو بتا دو کہ یہ یہاں پہنچا کیسے۔" کلارا نے کہا۔ اس کے لہجے میں بے بسی تھی۔

"ریتا سالومن نے دھمکی دی تھی کہ وہ جونز کو دیکھ لے گی اس لئے میں نے ایئرپورٹ پر اپنے آدمی بھی متعین کر دیئے تھے تاکہ جونز کو ریتا کے چنگل میں جانے سے بچا سکوں۔"

کلارا نے چونک کر مجھے دیکھا "تمہیں جونز سے کیا ہمدردی ہو گئی ہے؟" اس نے مجھے گھورتے ہوئے کہا۔

"اس سے مجھے کیا ہمدردی ہو سکتی ہے" میں نے بے پروائی سے کہا "اس بہانے میں نے اس کا اعتماد حاصل کرنے کوشش کی تھی۔۔۔"

"جو ناکام ہو گئی" کلارا نے تلخی سے کہا "اگر ریتا سالومن اینگلز کے خلاف کام کر رہی ہے تو تم اس میں ٹانگ کیوں اڑا رہے ہو جب کہ ریتا ہم سے تعاون پر بھی آمادہ ہے۔"

"دوسرے کا سہارا اسی وقت لینا چاہئے جب آدمی خود بے بس ہو جائے اور ابھی ایڈم ڈی فلوک بے بس نہیں ہوا ہے۔"

"تم احمق ہو" کلارا نے دانت پیس کر کہا "اس تصادم کے بعد ریتا بھی ہمارے خلاف ہو گئی ہوگی۔"

"اس کے فرشتوں کو بھی علم نہیں ہو سکتا کہ اس کا شکار اڑانے والا میں ہوں" میں نے مسکراتے ہوئے کہا "وہ یہی سمجھ رہی ہوگی کہ اسے اینگلز کے مقابلے پر شکست ہوئی ہے۔"

"ان دونوں کے تصادم میں بھی فائدہ ہمارا ہی ہے۔ ہم

اس افراتفری سے فائدہ اٹھا کر شی گورائے سے نکل جائیں گے۔"

"میں بھی تو یہی کہہ رہا ہوں" میں نے ہنس کر کہا "اس وقت ریتا سالومن اپنے بال نوچ رہی ہوگی۔"

"اسے یہ شکست اس وقت ہونی چاہئے تھی جب میں انچارج تھی۔ اب تو سارا کریڈٹ جونز کو جائے گا۔"

"تم اپنا خون کیوں جلا رہی ہو۔ یہ دیکھو نا کہ تمہارے ایڈم ڈی فلوک نے بیک وقت دو تنظیموں کو جُل دیا ہے۔"

"ایڈم ڈی فلوک صاحب! مجھے اپنا مستقبل خطرے میں نظر آ رہا ہے۔ تم نے جونز کا اعتماد حاصل کرنے کی کوشش کی اور پہلے ہی مرحلے پر تمہیں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔"

"زندگی صرف کامیابیوں اور کامرانیوں کا نام نہیں ہوتی کلارا ڈیئر! اس میں ناکامیاں بھی ہوتی ہیں۔ ایک ناکامی کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ آدمی ہمیشہ ہی ناکام ہوتا رہے گا۔"

کلارا بھناتے ہوئے انداز میں کمرے سے نکل گئی۔ وہ میرے طرز فکر کو سمجھنے سے عاجز تھی اور کیوں نہ ہوتی۔ وہ یہودی تھی اور میں مسلمان تھا۔ ایک مسلمان اور ایک یہودی کے طرز فکر میں تو ویسے بھی زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ اس کی جان پر بنی تھی تو وہ صرف فرار ہو جانے کے درپے تھی۔ کل تک جب وہ دوسروں کے قتل کے احکام صادر کیا کرتی تھی تو اسے بالکل بھی اندازہ نہیں ہوتا تھا کہ مقتول پر کیا گزرے گی۔ آج جب کہ اس کی موت کا فیصلہ بھی نہیں کیا گیا تھا بلکہ اسے صرف اس بات کا اندیشہ تھا کہ وہ قتل کر دی جائے گی تو وہ نہ صرف تنظیم سے باغی ہو گئی تھی بلکہ اپنی جان بچانے کے لئے اپنی ساری دولت لٹانے پر بھی آمادہ ہو گئی تھی۔

تقریباً آدھا گھنٹا گزرنے کے بعد جونز نے کسمسانا شروع کیا اور جلد ہی ہوش میں آ گیا۔

"جو کچھ ہوا مجھے اس پر افسوس ہے مسٹر جونز!" میں نے اس کے کچھ بولنے سے قبل ہی جلدی جلدی کہا "لیکن میں نے جو کچھ کیا اپنے دفاع میں کیا۔"

جونز نے اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش کی اور میں نے آگے بڑھ کر اسے بیٹھنے میں مدد دی "میرے ہاتھ کھول دو" اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے مسٹر جونز!" میں نے اپنے لہجے میں خلوص پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا "لیکن مشکل یہ ہے کہ میں یہاں کسی قسم کی ہنگامہ آرائی کا متحمل نہیں ہو سکتا۔"

"بے فکر رہو" جونز نے دھیمی آواز میں کہا "اب میں ایسی کوئی حرکت نہیں کروں گا۔"

میں نے بغیر کچھ کہے جونز کے ہاتھ کھول دیئے۔ اگرچہ مجھے یقین تھا کہ وہ اب مجھ پر حملہ کرنے کی کوشش نہیں کرے گا تاہم میں پچھلے تجربے کے پیش نظر محتاط تھا۔

"مجھے تمہاری صلاحیت پر بے انتہا حیرت ہے" جونز نے ٹائی کو گلے میں باندھتے ہوئے کہا "میں اسے اتفاق بھی قرار نہیں دے سکتا۔ تم پوری طرح میری گرفت میں آ چکے تھے۔"

"اپنی انہی صلاحیتوں کی وجہ سے ایڈم ڈی فلوک کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔" میں نے انکسار کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔

"کلارا کہاں ہے؟" جونز نے مجھے غور سے دیکھتے ہوئے کہا "اصولی طور پر مجھے ریسیو کرنے کے لئے اسے خود ایئرپورٹ آنا چاہئے تھا۔"

"پروگرام یہی تھا مسٹر جونز!" میں نے ایک طویل سانس لے کر کہا "لیکن عین وقت پر مادام کو ریتا سالومن کے بارے میں کوئی ایسی اطلاع ملی کہ انہیں اپنا پروگرام تبدیل کرنا پڑا اور وہ تمام حفاظتی انتظامات بالائے طاق رکھ کر میرے ساتھ نکل کھڑی ہوئیں۔ مجھے نہیں معلوم وہ اطلاع کیا تھی لیکن میرا خیال ہے وہ کسی قسم کا جال تھا۔ میرے اس خیال کی وجہ یہ ہے کہ ہمیں راستے میں گھیرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ میں بڑی مشکل سے جان بچا کر فرار ہوا لیکن مجھے نہیں معلوم مادام کلارا پر کیا گزری۔ ممکن ہے وہ ان لوگوں کے ہتھے چڑھ گئی ہوں، ممکن ہے بچ نکلی ہوں۔ میں یقین سے کچھ نہیں کہہ سکتا۔"

"کیا تم نے یہی سنانے کے لئے مجھے اغوا کرایا ہے؟" جونز نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"جب سے ریتا سالومن منظر عام پر آئی ہے اس نے اینگلز کو زک پر زک دی ہے" میں نے جونز کے لہجے کا نوٹس لئے بغیر کہا "ہم نے ہر طرح کے جتن کر لئے مگر ریتا سالومن کا بال بھی بیکا نہیں کر سکے۔"

"کیوں؟" جونز نے طنزیہ انداز میں کہا "کیا تم نے اس شخص کو نہیں پکڑ لیا تھا جو فلموں کے بدلے تم سے رقم وصول کرنے آیا تھا۔"

"وہ اینگلز کا ہی آدمی تھا مسٹر جونز!" میں نے بڑے تحمل سے جواب دیا "ریتا سالومن سے اس کا قطعی کوئی تعلق نہیں تھا۔ معمولی سے معاوضے کے عوض وہ یہ کام کرنے پر رضامند ہو گیا تھا۔ اسے تو یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ وہ کس کے لئے اور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کس کے خلاف کام کر رہا ہے۔ یہ بھید تو اس پر بعد میں کھلا کہ وہ کس چکر میں پھنس گیا ہے۔ لہٰذا اس کے پکڑے جانے سے رینا سالومن کی صحت پر ذرہ برابر بھی اثر نہیں پڑا۔"

"خیر..." جوزز نے بیزاری سے کہا "آگے کہو' کیا کہنا چاہتے ہو" جوزز کے انداز سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ میری کسی بات پر بھی یقین کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔

"وہ خود چوں کہ اندھیرے میں تھی لہٰذا ہم اس کے سامنے بے بس تھے۔ یہ پہلا موقع ہے کہ ہمارے ہاتھوں اسے کوئی زک اٹھانا پڑی ہے۔"

"اوہو" جوزز کے لہجے میں دلچسپی کی رمق پیدا ہوئی اور وہ آگے کی طرف جھک گیا "میں تفصیلات جاننا چاہوں گا۔"

"مجھے آپ کی ٹی گورائے آمد کا علم تھا مسٹر جوزز! چناں چہ جیسے ہی مجھے اور مادام کلارا کو گھیرنے کی کوشش کی گئی اور میں انہیں جُل دینے میں کامیاب ہو گیا تو میرے ذہن میں ایک خیال پیدا ہوا کہ ہو نہ ہو رینا سالومن آپ پر بھی ہاتھ ڈالنے کی کوشش کرے گی لہٰذا میں نے اپنے ساتھیوں کو فوری طور پر ہدایات جاری کر دیں کہ وہ خفیہ طور پر آپ کی نگرانی کریں اور اگر کچھ نامعلوم لوگ آپ کو اغوا کرنے کی کوشش کریں تو آپ کو ان سے بچا کر یہاں لے آئیں۔ چناں چہ وہی ہوا جس کا اندیشہ تھا۔ راستے میں رینا سالومن کے آدمیوں نے حملہ کیا اور ایگلز کے وہ تمام آدمی مارے گئے جو آپ کی حفاظت پر مامور تھے۔ اس موقع پر میری ہدایت کے بموجب میرے آدمیوں نے مداخلت کی اور آپ کو رینا سالومن کے آدمیوں سے بچا کر یہاں لے آئے۔ اس طرح رینا سالومن کو پہلی ہزیمت اٹھانا پڑی۔"

"اس کی کیا وجہ ہے کہ اس کے آدمیوں نے ایگلز کے لوگوں کو تو مار دیا اور تمہارے آدمیوں کو کچھ نہیں کہا؟" جوزز نے چبھتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میری سمجھ میں اس کی جو وجہ آئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ رینا سالومن ایگلز کے ہر آدمی سے واقف ہے جبکہ میرے ساتھی اس کے لئے اجنبی ہیں ورنہ میرے ساتھی بھی اس کے آدمیوں کی نظروں میں آجاتے اور ایگلز کے آدمیوں کی طرح مارے جاتے۔"

"ہوں" جوزز کسی سوچ میں ڈوب گیا پھر چند لمحے بعد بولا "تمہارے وہ ساتھی کون ہیں؟ میں نے تو سنا ہے تمہارا کوئی گروہ وغیرہ نہیں ہے؟"

"کوئی گروہ نہیں ہے مسٹر جوزز! میں گروہ بندیوں کا قائل بھی نہیں ہوں لیکن میرے کچھ دوست ہیں جو آڑے وقتوں میں میری مدد کر دیتے ہیں۔"

"میں نے تم سے پوچھا تھا وہ لوگ کون ہیں؟" جوزز کے لہجے میں درشتی در آئی۔

"میں کسی کو جواب دہ نہیں ہوں مسٹر جوزز!" میں نے بے رخی سے کہا "میں ایک آزاد آدمی ہوں اور جو لوگ میری مدد کرتے ہیں ان کا تحفظ کرنا میری ذمے داری ہے۔"

"ٹی گورائے میں ایگلز کو کبھی کسی متحارب قوت سے واسطہ نہیں پڑا۔ اس لئے یہاں ایگلز کے جو لوگ ہیں وہ قدرے کم باصلاحیت ہیں" جوزز نے مجھے گھورتے ہوئے کہا۔ "مجھے اندازہ ہے کہ تمہارے لہجے میں جو اکڑ ہے اس کی وجہ وہ چھوٹی موٹی کامیابیاں ہیں جو تم نے ایگلز کے مقابلے میں حاصل کر لی ہیں۔ میرا مشورہ ہے کہ تم اپنی کھال میں رہنے کی کوشش کرو۔"

"مجھے بہت افسوس ہے مسٹر جوزز کہ میں نے اپنا وقت برباد کیا" میں نے خشک لہجے میں کہا "مجھے معلوم نہیں تھا کہ تم اس قدر عاقبت نااندیش آدمی ہو ورنہ میں ہرگز تمہاری مدد کرنے کے چکر میں نہ پڑتا۔"

"یہی بات تو میں بھی جاننا چاہتا ہوں کہ آخر تمہیں میری ذات سے یا ایگلز سے اس قدر دلچسپی کیوں پیدا ہو گئی ہے؟" جوزز نے زہر خند کیا۔

"میری دلچسپی دم توڑ چکی ہے مسٹر جوزز!" میں نے ہاتھ اٹھا کر کہا "آئندہ تم مجھے کسی معاملے میں بھی مداخلت کرتے ہوئے نہیں دیکھو گے۔ اب تم جا سکتے ہو۔"

میری بات سن کر جوزز ہنس پڑا "تم تو ناراض ہو گئے" اس نے کہا "میں تو مذاق کر رہا تھا۔ درحقیقت میں تمہارا احسان مند ہوں کہ تم نے مجھے رینا سالومن کے آدمیوں سے بچا لیا۔ میں چونکہ فضائی سفر کر کے آ رہا تھا اس لئے میرے پاس ان لوگوں سے مقابلے کے لئے کوئی ہتھیار بھی نہیں تھا۔"

"میں ناراض نہیں ہوا مسٹر جوزز! بلکہ میں نے ایک اصولی بات کہی ہے" میں نے سنجیدگی سے کہا "آج یہ بات تم نے کہی ہے کل کوئی اور کہے گا۔ مجھے کسی پاگل کتے نے نہیں کاٹا کہ خواہ مخواہ ہر ایک کے سامنے اپنی صفائیاں پیش کرتا پھروں۔"

"معاف کرنا مسٹر ایڈم! اگر تم میری جگہ ہوتے تو تمہارا کیا رویہ ہوتا؟"

"مادام کلارا ایک ذمے دار خاتون ہیں۔ ایگلز کی مقامی سربراہ کی حیثیت سے انہوں نے مجھے سخت کسوٹیوں پر پرکھنے کے بعد ہی مجھ پر اعتماد کیا تھا۔"

"ایگلز کے بارے میں تمہاری معلومات تشویش ناک حد تک زیادہ ہیں۔ تم ایگلز کے ممبر نہیں ہو اور کسی عام آدمی کا اس حد تک باخبر ہونا ہمارے لئے باعث تشویش ہے۔"

"میں عام آدمی نہیں ہوں مسٹر جوزز!" میں نے برا مان کر کہا "میں دل و جان سے مادام کلارا کے لئے کام کر رہا ہوں۔"

"عام آدمی سے میری مراد یہ ہے کہ تم ایگلز سے براہ راست متعلق نہیں ہو اور اگرچہ ضرورت پڑنے پر ہم ایسے افراد سے بھی کام لے لیتے ہیں جو ہم سے متعلق نہیں ہوتے مگر انہیں اپنی تنظیم سے متعلق کچھ بھی نہیں بتاتے۔"

"تمہاری اطلاع کے لئے عرض ہے کہ رینا سالومن کی معلومات تو بہت ہی زیادہ ہیں۔ اس کا تو ایگلز سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے۔ میں تو پھر ایگلز کے لئے کام کر رہا ہوں۔"

"رینا سالومن کے بارے میں جو کچھ میں نے سنا ہے اس میں افسانہ زیادہ معلوم ہوتا ہے۔"

"اس کے باوجود کہ اس کے آدمیوں نے تمہیں ائیرپورٹ پر پہنچتے ہی گھیرنے کی کوشش کی اور اگر میں بروقت مداخلت نہ کرتا تو اس وقت تم رینا کے قبضے میں ہوتے۔"

"یہ تو تم کہہ رہے ہو نا۔" جوزز نے کہا "لیکن میں تمہاری بات پر آنکھ بند کر کے یقین نہیں کر سکتا۔"

"تو پھر تم جاؤ جوزز! تمہیں رینا سالومن کی طاقت کا خود ہی اندازہ ہو جائے گا۔ شاید تمہیں اپنے چند مراکز کی تباہی کا علم نہیں ہے۔"

"کسی جگہ چوری چھپے بم رکھ کر تباہی پھیلا دینا کمال کی بات نہیں ہے۔"

"اور وہ جو اس نے مائیکرو فلمیں اڑائی ہیں؟" میں نے چبھتے ہوئے لہجے میں کہا "ان کے بارے میں کیا کہو گے؟"

"وہ فلمیں..." جوزز نے مضحکانہ انداز میں کچھ کہنا چاہا مگر پھر کچھ سوچ کر اس نے بات بدل دی "تم نے مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچایا مسٹر فلوک! حالانکہ تمہارے پاس اس کا موقع موجود تھا۔ اس اعتبار سے فی الحال یہی کہا جا سکتا ہے میں نے جو ردِ عمل ظاہر کیا وہ مناسب نہیں تھا لیکن میں یقین سے کچھ نہیں کہہ سکتا۔ ابھی تو میں یہاں پہنچا ہوں۔ خود تمام حالات کا جائزہ لوں گا۔ اگر یہ بات ثابت ہو گئی کہ تم ہمارے ساتھ مخلص ہو تو میں اپنے طرزِ عمل کی بھرپور تلافی کر دوں گا۔"

اس کے تھوڑی ہی دیر بعد جوزز چلا گیا۔ میں نے اسے یقین دلا دیا تھا کہ کم از کم میرے مکان کی نگرانی نہیں ہو رہی اور اس نے جواب میں کہا تھا کہ اگر وہ یہاں سے بحفاظت نکل گیا تو آگے اپنی حفاظت خود کرے گا۔

"تم نے دیکھا" جوزز کے جانے کے بعد کلارا نے مجھ سے کہا "جوزز کس قدر محتاط آدمی ہے۔ اس نے تمہاری کسی بات پر یقین نہیں کیا۔"

"وہ احمق ہے" میں نے بے پروائی سے کہا "اب وہ تفتیش کرے گا اور آخر کار اسے مجھ سے متفق ہونا پڑے گا۔"

"اس طرح ہر ایک کا مضحکہ مت اڑایا کرو" کلارا چڑ گئی "ایسا لگتا ہے جیسے تم خود کو سپرمین سمجھتے ہو۔"

"تو کیا جوزز کو سمجھوں" میں نے مضحکانہ انداز میں کہا "جو انتہائی آسانی سے میرے قابو میں آ گیا۔"

"اس پر تو مجھے واقعی حیرت ہے" کلارا بڑبڑائی "جوزز ایگلز کے باصلاحیت ترین لوگوں میں سے ایک ہے۔ دوبدو مقابلے میں بھی اس کا کوئی ثانی نہیں ہے۔"

"تم لوگوں کی نظر بہت محدود ہے۔ تمہارے بت خود ساختہ ہیں۔ مجھے تو جوزز میں کوئی غیر معمولی بات نظر نہیں آئی۔"

"کچھ بھی سہی لیکن ہو سکے تو میری ایک بات غور سے سن لو اور گرہ میں باندھ لو" کلارا نے کہا "جوزز انتہائی کینہ پرور آدمی ہے۔ وہ تم سے اپنی بے عزتی کا انتقام ضرور لے گا۔"

"میں نے اس کی کون سی بے عزتی کی ہے؟" میں نے حیرت سے کہا۔

"تم نے اسے شکست فاش دی ہے۔ وہ پہلی فرصت میں تم پر چڑھائی کرنے کی کوشش کرے گا۔"

"تو پھر تم کیا چاہتی ہو؟" میں نے کلارا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا "کیا ہم یہ جگہ چھوڑ دیں؟"

"بالکل" کلارا نے اثبات میں سر ہلایا "میرا مشورہ تو یہی ہے۔ تمہیں جوزز سے الجھنے کی ضرورت ہی نہیں تھی۔"

میں سوچ میں پڑ گیا۔ کلارا کی بات درست ہی معلوم ہوتی تھی۔ جوزز کے بارے میں' میں نے بھی یہی اندازہ لگایا کہ وہ شکست قبول کرنے کا عادی نہیں ہے اور ہر حال میں اپنی برتری قائم رکھنا چاہتا ہے۔ اسے یہاں رینا سالومن سے زیادہ ایڈم ڈی فلوک کی سرکوبی کے لئے بھیجا گیا ہوگا۔ رینا سالومن تو تھی ہی ایگلز کی دشمن ۔ مادام کلارا اس کے خلاف کام کر رہی تھی لیکن ایڈم ڈی فلوک تو دشمن نہیں تھا۔ وہ ایگلز کا ممبر بھی نہیں تھا مگر اس کی رسائی مادام کلارا کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خواب گاہ تک تھی۔ کسی اجنبی کو تنظیم کے معاملات میں اس حد تک دخل انداز ہونے دینا ناقابلِ معافی جرم تھا۔ مجھے یقین تھا کہ کلارا کو اس جرم کی بنا پر شی کو رائے سے ہٹانے کا فیصلہ کیا گیا ہوگا اور اگر اس جرم پر اسے موت کی سزا دی جاتی تو مجھے تعجب بھی نہیں تھا۔ کلارا کا یہ اقدام تنظیم کے لئے مہلک بھی ثابت ہو سکتا تھا۔

"تم نے مجھ سے ایک غلط بیانی کی ہے کلارا!" اچانک میں نے کلارا سے کہا "محض رینا سالومن والے معاملے کی وجہ سے تو تمہیں سزائے موت نہیں دی جا سکتی۔"

"تمہارا کیا خیال ہے" کلارا مسکرائی "میں اپنی جان کیوں خطرے میں محسوس کر رہی ہوں؟"

"اس کی وجہ رینا سالومن نہیں بلکہ میں ہوں۔ ہائی کمان کو شاید یہ بات پسند نہیں آئی کہ ایک غیر شخص ایگلز میں اس حد تک دخیل ہو جائے۔"

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو" کلارا نے مضطربانہ انداز میں کہا "اگرچہ مجھ سے یہ بات کہی نہیں گئی لیکن مجھے یقین ہے کہ مجھ پر یہی فردِ جرم عائد کی جائے گی۔"

"سوال یہ ہے کہ تم نے ایسی حرکت کی ہی کیوں ــــ کیا تمہیں یہ بات معلوم نہیں تھی کہ جو کچھ تم کر رہی ہو اس کا انجام کیا ہوگا؟"

"میں جانتی تھی کہ یہ خطرناک ہے لیکن میں یہ نہیں بتا سکتی کہ وہ کون سی نامعلوم قوت تھی جس نے مجھے تم پر اعتماد کرنے کے لئے مجبور کر دیا" کلارا نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا "تم شاید یقین نہ کرو لیکن یہ حقیقت ہے کہ تمہارے لہجے میں، تمہارے انداز و اطوار میں مجھے ایک عجیب قسم کی اپنائیت کا احساس ہوا تھا۔ اب مجھے اندازہ ہو رہا ہے کہ میرا احساس بلاوجہ نہیں تھا۔ میری خاطر تم نے اپنی زندگی خطرے میں ڈال رکھی ہے۔ مجھے اس بات کا غم نہیں ہے کہ ایگلز میں میری پوزیشن تباہ ہو گئی۔ مجھے تو اس بات کی خوشی ہے کہ تم میرے ساتھ ہو۔ انجام جو بھی ہو، اسے تبدیل کرنا ہم میں سے کسی کے بھی بس کی بات نہیں ہے۔"

میں ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ اس کی بات انوکھی سی لگ رہی تھی مگر اس کے لہجے سے سچائی جھلک رہی تھی۔ معلوم نہیں وہ کون سا کمزور لمحہ رہا ہوگا جس میں مادام کلارا جیسی عورت مجھ سے اس طرح متاثر ہو گئی تھی۔ ورنہ ایک سیکرٹ ایجنٹ کی زندگی میں ان چیزوں کا گزر کہاں ہوتا ہے۔ سیکرٹ ایجنٹوں کی زندگی تو کسی سنگلاخ میدان کی مانند ویران ہوتی ہے جہاں ہریالی کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔

بہرحال جو ہونا تھا وہ تو ہو چکا تھا۔ اس بات سے میرا یہ یقین اور بھی پختہ ہو گیا تھا کہ آدمی کسی نیک مقصد کے لئے جدوجہد کر رہا ہو تو اسے غیبی مدد بھی حاصل رہتی ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو کلارا کا محل میرے لئے ایک ایسا چوہے دان بھی بن سکتا تھا جہاں سے نکلنا میرے لئے محال ہو جاتا۔ تہذیب اور بڈ کو بھی یہی خطرہ تھا کہ میرا وہاں جانا مناسب نہیں ہے مگر میں نے پورے یقین کے ساتھ ایک قدم اٹھایا اور کامیابی نے ناقابلِ فہم طریقے سے میرے قدم چومے۔

"میں تم سے متفق ہوں کلارا۔" میں نے خیالات کے بھنور سے ابھرتے ہوئے کہا "ہمیں اپنا ٹھکانا تبدیل کر دینا چاہئے۔ جونز ضرور اس طرف پلٹے گا مگر فوری طور پر نہیں۔ اسے کچھ نہ کچھ وقت ضرور لگے گا۔"

"شکر ہے، تم میری کسی بات سے متفق تو ہوئے ورنہ یوں معلوم ہوتا ہے جیسے تم نے میری ہر بات سے اختلاف کرنے کا تہیہ کر رکھا ہو۔"

❋❋❋❋✱✱❋❋❋

"ایک کارنامہ بڈ نے بھی کیا ہے" تہذیب نے مجھ سے تفصیلات سننے کے بعد کہا "اس نے مائیکرو پروجیکٹر کا بندوبست کر لیا ہے۔"

"اور یہ کام میں نے ایک اور شخص کے توسط سے کیا ہے" بڈ بولا "رات تک پروجیکٹر ہمیں مل جائے گا اور پھر معلوم ہو جائے گا کہ ان فلموں میں کیا ہے؟"

"میں تو زیادہ دیر نہیں رک سکوں گا" میں نے کہا "کلارا سے دو گھنٹے میں واپسی کا کہہ کے آیا ہوں۔ تم لوگ وہ فلمیں دیکھ کے کل صبح مجھے رپورٹ دے دینا۔"

"دیکھا میڈم! چیف کو کلارا کی کتنی فکر ہے" بڈ نے کہا "اور تم جو یہاں اکیلی رہ جاؤ گی اس کا کوئی خیال نہیں ہے۔"

"بکواس مت کرو" میں نے بڈ کو گھور کر کہا "تم نے کلارا کا میک اپ کرتے ہوئے جو بکواس کی تھی وہ مجھے یاد ہے۔"

"تم سے زیادہ کلارا کو یاد ہوگی" بڈ نے بڑی ڈھٹائی سے کہا اور تہذیب ہنسنے لگی۔

"بڈ نے مجھے بتایا تھا" تہذیب نے ہنستے ہوئے کہا "اس نے بیٹھے بٹھائے تمہیں اداکار بنا دیا اور وہ بھی ہالی ووڈ کا۔"

"اس کی خوش قسمتی کہ اس کی باتوں سے مجھے ایک فائدہ پہنچ گیا ورنہ میں اس کی کھال اتار دیتا۔"

"نقصان پہنچتا تو کھال اتروا دیتے اور فائدہ پہنچ گیا تو کون سا بڈ کو کسی صوبے کی گورنری بخش دی" بڈ نے برا سا منہ بنا کر کہا "تمہارا شمار بھی انہی لوگوں میں ہونے لگا ہے چیف جو اپنے ماتحتوں کا لہو نچوڑنے کے درپے رہتے ہیں۔"

"سزا کے مستحق تو تم اب بھی ہو" میں نے بڈ کو گھورتے ہوئے کہا "میں نے تم سے کلارا کا میک اپ کرنے کو کہا تھا۔ اس کے جسم کی حسین و ملائم جلد چھونے کو نہیں کہا تھا۔"

"جو کام باہمی رضامندی سے کیا جائے اس میں کسی اور کو دخل دینے کا حق نہیں ہوتا" بڈ نے بے پروائی سے کہا "جب اس نے کوئی اعتراض نہیں کیا تو تم کون ہوتے ہو؟"

"چھوڑو بھی علی؟" تہذیب بولی "جو شخص فطرتاً بدمعاش ہو وہ کبھی نہیں سدھر سکتا۔"

"اور کوئی اپنے مقدر سے بھی نہیں لڑ سکتا" بڈ نے ترکی بہ ترکی کہا "ابھی تمہیں بڈ سے کوئی کام پڑ جائے تو بڈ دنیا کا سب سے اچھا آدمی ہو جائے گا اور کام نکلنے کے بعد ــــ" بڈ نے ایک طویل سانس لی "بڈ سب سے برا ہو جائے گا۔"

"اب کلارا کا کہنا یہ ہے کہ ہمیں جونز سے خطرہ ہے۔" میں نے بڈ کی بات نظرانداز کرتے ہوئے تہذیب سے کہا "چونکہ میرے ہاتھوں اسے ہزیمت اٹھانا پڑی ہے لہٰذا وہ مجھے نہیں چھوڑے گا۔"

"تم اس سے بچنا چاہتے ہو تو تمہیں اپنی رہائش تبدیل کر دینی چاہئے" تہذیب نے کہا "ائرپورٹ پر تو بڈ وغیرہ نے ایگلز کے آدمیوں کو بے خبری میں چھاپ لیا تھا لیکن یہاں یہ ممکن نہیں ہوگا۔"

"قسمت میں کسی ایک جگہ ٹک کر بیٹھنا ہے ہی نہیں۔ ابھی ایک مکان میں آئے چند گھنٹے بھی نہیں ہوئے کہ پھر رہائش تبدیل کر دو۔"

"اسی خانہ بدوشی میں تو لطف ہے" تہذیب نے ہنس کر کہا "یہ بھی کوئی زندگی ہے کہ آدمی ایک ہی مقام پر عمر بسر کر دے۔"

"حالات بہت تیزی سے تبدیل ہو رہے ہیں تہذیب! مادام کلارا کی جگہ جونز کو اس لئے بھیجا گیا ہے کہ وہ زیادہ قابلِ اعتماد ہے۔ اگر اسے بھی ناکامی سے ہمکنار کر دیا جائے تو یہ ہماری بڑی کامیابی ہوگی۔ موشے ہاورڈ صحیح معنوں میں ہل کر رہ جائے گا۔"

"میرا خیال ہے تم سے غلطی ہو گئی۔ تمہیں چاہئے تھا کہ یا تو جونز کو ٹھکانے لگا دیتے یا اسے کچھ عرصہ قید رکھتے۔"

"اس سے مقصد حاصل نہیں ہو رہا تھا۔ یہ درست ہے کہ ایگلز کی صفوں میں انتشار پیدا ہوتا مگر اس حد تک نہیں جس حد تک اب پیدا ہوگا۔"

"تم انچارج ہو علی" تہذیب نے کہا "تم نے فیصلہ کیا ہے تو ٹھیک ہی کیا ہوگا۔"

"سچی بات تو یہ ہے کہ میں نے جونز کی طرف سے خطرہ محسوس کیا ہے۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ خطرے کی نوعیت کیا ہوگی؟"

"تم نے خطرہ محسوس کیا ہے چیف!" بڈ نے حیرت سے کہا "لیکن تم تو کہہ رہے تھے کہ تم نے اسے زیر کر لیا تھا؟"

"اس کے باوجود مجھے یہ محسوس ہو رہا ہے کہ وہ ہمارے لئے مسائل کھڑے کرے گا۔"

"تب تو تم نے اسے چھوڑ کر غلطی کی ہے" بڈ نے تشویش سے کہا "ممکن ہے یہ تمہارا واہمہ ہو۔ اس لئے کہ ہم نے بھی اس پر بہ آسانی قابو پا لیا تھا۔"

"میں نے اسے چھوڑ کر غلط نہیں کیا بڈ! ہمارا مقابلہ فرد سے نہیں، تنظیم سے ہے اور چند افراد کے مر جانے سے بھی اتنی بڑی تنظیم کا کچھ نہیں بگڑ سکتا۔"

"تو پھر ان کے اڈے تباہ کرنے کی کیا ضرورت تھی؟" بڈ نے کہا "چند ٹھکانوں کی تباہی سے بھی تنظیم کا کچھ نہیں بگڑے گا۔"

"تم بالکل ٹھیک کہہ رہے ہو بڈ! ہمارے اس اقدام کا مقصد صرف دہشت پھیلانا تھا جو ہمیں حاصل ہو گیا۔ اب ہمیں ایگلز کے بڑوں پر ہاتھ ڈالنا ہے۔"

"اس کے لئے تمہارے ذہن میں کیا منصوبہ ہے؟" تہذیب نے مجھے غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"سب سے پہلے تو میں جونز کا ردِعمل دیکھوں گا۔ اگر اس نے گڑبڑ نہ کی تو وہ ہمارے کافی کام کر سکے گا لیکن اگر اس نے جوابی کارروائی کرنے کی کوشش کی تو ہم پہلے جونز کے خلاف کارروائی کریں گے اور اس کے بعد ایگلز کے بڑوں کو دیکھیں گے۔"

تہذیب سے یہ بات کہتے وقت میرے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ جونز کس قدر بھرپور جوابی کارروائی کرنے والا ہے۔ میں تو مطمئن تھا کہ ہم ہر طرح سے محفوظ ہیں۔ مجھے نہیں معلوم تھا کہ کسی نامعلوم مقام پر بیٹھا ہوا ایگلز کا سربراہ رینڈل عرف موشے ہاورڈ ہم لوگوں کے گرد کتنا خوف ناک جال بننے میں مصروف ہے۔

کوئی ایک گھنٹے تک تہذیب اور بڈ سے ہر متوقع صورت حال کی جزئیات اور اپنے آئندہ لائحہ عمل کی تفصیلات طے کرنے کے بعد میں کلارا کے پاس واپس آ گیا۔ دروازہ کھولنے سے قبل اس نے اطمینان کر لیا تھا کہ یہ میں ہی ہوں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"تم نے دیر کردی" کلارا نے دروازہ کھولتے ہوئے کہا "میں تو ڈر رہی تھی کہیں کوئی ایسی ویسی بات نہ ہو گئی ہو۔"

"ابھی تک تو ہر طرح کی خیریت ہے" میں نے کہا "آئندہ کے بارے میں میں کچھ کہہ نہیں سکتا۔"

"اگر کوئی شخص اپنے بارے میں تفصیلات بتانے سے گریز کرے تو اس پر ہرگز اعتماد نہیں کرنا چاہئے۔ مجھے حیرت ہے کہ میں نے تم پر کیوں اعتماد کرلیا تھا" کلارا نے کہا۔

"تم نے ایک درست فیصلہ کیا تھا۔ یہ بتاؤ کہ کیا اپنے اس فیصلے پر تم کسی قسم کی ندامت محسوس کررہی ہو؟"

"ندامت تو نہیں محسوس کرتی مگر مجھے حیرت ضرور ہے۔ تاہم یہی کچھ کم نہیں ہے کہ اپنے اس فیصلے سے میں نے کوئی نقصان نہیں اٹھایا۔"

اس بے چاری کو کیا معلوم تھا کہ اس نے اپنی زندگی کی سب سے بڑی غلطی کردی ہے۔ اپنی دانست میں تو اس نے کوئی غلط قدم نہیں اٹھایا تھا مگر درحقیقت وہ یہودیوں کے سب سے بڑے دشمن پر اعتماد کر بیٹھی تھی اور اب اس کے ہاتھوں میں کھلونا بنی ہوئی تھی۔

"اب ہم یہاں نہیں رہیں گے کلارا ڈیئر" میں نے کہا "تھوڑی دیر بعد ہم یہاں سے ہوٹل موری ناگا کا رخ کریں گے جہاں ہمارے لئے کمرے بک ہو چکے ہوں گے۔"

"کمرے!" کلارا نے حیرت سے مجھے دیکھا "کیا ہم دونوں الگ الگ کمروں میں رہیں گے؟"

"ارے نہیں" میں نے گڑبڑا کر جواب دیا "یہ تو ویسے ہی منہ سے نکل گیا ورنہ ہم ایک ہی کمرے میں رہیں گے۔"

کلارا نے سکون کی ایک طویل سانس لی "شکر ہے" اس نے کہا "حقیقت یہ ہے کہ اس وقت مجھ میں تنہا رہنے کی ہمت نہیں ہے لیکن کیا ہم ان کی نظروں میں نہیں آجائیں گے؟"

"میں ہر ممکن احتیاط برتنے کی کوشش کررہا ہوں۔ ہم وہاں مسٹر اور مسز والٹن ڈی سوزا کے ناموں سے قیام کریں گے اور کمرے سے کم باہر نکلیں گے۔"

"ٹھیک ہے" کلارا نے کہا "لیکن میں اس وقت تک پوری طرح مطمئن نہیں ہوسکوں گی جب تک ہم شی گورائے سے نکل نہیں جاتے۔"

"فکر مت کرو۔ ہم شی گورائے سے بھی نکل جائیں گے مگر اس سے قبل جونز کو سبق دینا بہت ضروری ہے۔"

دو گھنٹے کے اندر اندر ہم ہوٹل موری ناگا کے ایک کمرے میں منتقل ہوگئے۔ اس ہوٹل کا نام بڈ نے تجویز کیا تھا اور کمرا بھی اسی نے بک کرایا تھا۔ یہ درمیانہ درجے کا ایک صاف ستھرا ہوٹل تھا۔ میں نے بڈ سے کار بھی لے لی تھی جو ہوٹل کے پارکنگ ایریا میں موجود تھی۔ ہمیں آٹھویں منزل پر کمرا ملا تھا۔

"امید تو نہیں ہے کہ جونز یہاں تک پہنچ سکے گا" کلارا نے کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے کہا "لیکن ہمیں بہت زیادہ بے فکر بھی نہیں ہوجانا چاہئے۔"

"ایڈم ڈی فلوک کبھی بے فکر نہیں ہوتا مادام کلارا!"

"مجھے مادام کلارا کیوں کہہ رہے ہو؟" کلارا میری طرف پلٹ کر مسکرائی "مادام تو تم نے مجھے اس وقت بھی نہیں کہا جب تمام لوگ مجھے مادام کہتے نہیں تھکتے تھے۔"

"جب تک میں دل سے کسی کی برتری تسلیم نہ کرلوں زبان میرا ساتھ نہیں دیتی۔"

"میں اور تم سے بہتر!" کلارا نے حیرانہ لہجے میں کہا "کیا تم میرا [illegible] کر رہے ہو؟"

"ہرگز نہیں" میں نے بڑے خلوص سے کہا "میں تم سے کم حسین ہوں۔"

کلارا ہنس پڑی "حسن ایک فانی شے ہے۔ میں نے اسے کبھی اہمیت نہیں دی۔ البتہ بھوک کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں ہے۔"

"اوہ، مجھے یاد ہی نہیں رہا تھا کہ ہم نے ابھی تک کھانا نہیں کھایا ہے، میں ابھی کھانا منگواتا ہوں" میں نے فون پر کھانے کا آرڈر دیا۔

کھانے کے دوران تمام وقت کلارا بولتی رہی۔ کھانے کے بعد بھی اس کی زبان رکنے کا نام نہیں لے رہی تھی اور موضوع کا تعین نہیں تھا۔ بس وہ بے تکان بولے چلی جارہی تھی۔

"بارہ بج چکے ہیں" بالآخر میں نے عاجز آکر کہا "اگر اس وقت ہم سوجائیں تو کل سارا دن سکون سے تمہاری باتیں سن سکوں گا۔"

سکون ایک ایسی شے کا نام ہے جو ہم جیسے لوگوں کی زندگی میں عنقا ہوتی ہے۔ کلارا تو سوگئی اور اس کے سونے کے تھوڑی دیر بعد میں بھی سوگیا مگر جس سکون کی میں نے بات کی تھی وہ میسر نہیں آسکا۔

ٹیلی فون کی لگاتار گھنٹیوں سے میری آنکھ کھلی۔ اس وقت صبح کے چھ بج رہے تھے۔ میں نے بلا تاخیر ریسیور اٹھالیا "والٹن ڈی سوزا" میں نے سندا سی آواز میں کہا۔

"آپ کی باندی خطرے میں ہے مسٹر والٹن" دوسری

جانب سے تہذیب ما لکم ایکس کی پُرسکون آواز سنائی دی "ہماری رہائش گاہ کو پولیس نے گھیرے میں لے لیا ہے۔"

"کیا کہہ رہی ہو؟" میں نے بے یقینی سے کہا۔ میری نیند کافور ہوگئی تھی۔

"میں ٹھیک کہہ رہی ہوں" تہذیب کی آواز بدستور پُرسکون تھی "میگافون پر اعلان کیا جارہا ہے کہ بنگلے کے مکین خود کو ان کے حوالے کردیں۔"

"اگر نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے تو پھر یہی مناسب ہے کہ خود کو ان کے حوالے کردو۔"

"میں نے اس لئے تمہیں فون کیا ہے کہ تم انچارج ہو لہٰذا جیسا تم کہو میں کرنے کو تیار ہوں۔"

"اس کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے۔ مقابلہ کرنے کی کوشش کی تو صورتِ حال بگڑنے کا اندیشہ ہے۔ تم پندرہ منٹ کے اندر خود کو ان کے حوالے کردو۔ اس دوران میں وہاں پہنچ جاؤں گا۔"

"اوکے چیف!" تہذیب نے ہنس کر کہا اور سلسلہ منقطع کردیا۔ میں ریسیور کریڈل پر رکھ کے مڑا تو کلارا جاگ چکی تھی۔ اس نے میری باتیں بھی سن لی تھیں۔

"کون خطرے میں ہے ایڈم؟" اس نے عجیب سے لہجے میں پوچھا۔

"میرے ہمدرد" میں نے مضطربانہ لہجے میں کہا "واپس آکر تمہیں تفصیل بتاؤں گا۔"

میں نے انتہائی تیزی سے کپڑے تبدیل کئے اور پانچ منٹ کے اندر اندر میری کار سڑک پر تھی۔ میرا اندازہ تھوڑا سا غلط ہوگیا تھا۔ مجھے تہذیب کی قیام گاہ تک پہنچنے میں پندرہ منٹ سے زیادہ وقت لگ گیا مگر میں نے دور سے ہی پولیس کی ان گاڑیوں کو دیکھ لیا جو ایک سڑک پر مڑ رہی تھیں۔ گویا وہ لوگ تہذیب کو لے جارہے تھے۔ بنگلے کے سامنے سے گزرتے ہوئے میں نے دیکھا کہ بنگلے میں پولیس کے کچھ کارندے موجود تھے۔ شاید وہ تلاشی وغیرہ لے رہے تھے۔

میں مناسب فاصلے سے پولیس کی گاڑیوں کا تعاقب کرتا رہا۔ تہذیب نے جو کچھ بتایا وہ خاصا تشویش ناک تھا۔ اول تو یہی بات حیران کن تھی کہ پولیس وہاں پہنچی کیسے؟ بظاہر کوئی ایسا ذریعہ نظر نہیں آتا تھا۔ بڈ نے مائیکرو ویو جیکٹ حاصل کرنے کی جو کوشش کی تھی ممکن ہے کسی نے اس کا تعاقب کیا ہو اور تہذیب کے ٹھکانے تک پہنچ گیا ہو۔ میں تو بڈ کو پہلے ہی منع کررہا تھا کہ جہاں اتنا صبر کیا ہے تھوڑا سا صبر اور کرلے لیکن یہ بات بھی کچھ کم حیران کن نہیں تھی کہ بڈ سے کوئی بے پروائی کس طرح سرزد ہوگئی۔ وہ تو اس قسم کے کام کرنے کا ماہر تھا۔ اگر بڈ ہی دھوکا کھا گیا تو پھر کوئی بھی محفوظ نہیں تھا اور یہ بات تو میں اچھی طرح جانتا تھا کہ ان لوگوں کا پولیس پر کتنا گہرا اثر و رسوخ ہے تاہم میں یہ سمجھنے سے قاصر تھا کہ انہوں نے پولیس کا سہارا کیوں لیا؟

میں بہت محتاط انداز میں پولیس کی گاڑیوں کا تعاقب کررہا تھا۔ یہ معلوم ہونا ضروری تھا کہ وہ لوگ تہذیب اور بڈ کو کس تھانے میں لے جارہے ہیں۔ اس کے بغیر بات بن بھی نہیں سکتی تھی۔ انہیں پولیس کے چنگل سے چھڑانے کے لئے میں کیا اقدامات کرتا، یہ بات ابھی میرے ذہن میں واضح نہیں تھی۔

اچانک میں چونک پڑا۔ پولیس کی گاڑیاں جن راستوں سے گزر رہی تھیں۔ ان سے یہ ظاہر ہورہا تھا کہ ان کی منزل وہی عمارت ہے جسے شی گورائے میں ایگلز کا سربراہ اپنی رہائش کے لئے استعمال کرتا تھا۔ وہی عمارت جس میں کل تک مادام کلارا کی رہائش تھی اور آج وہاں جونز براجمان ہوگا۔ میں ڈرائیونگ سیٹ پر مزید سنبھل کر بیٹھ گیا۔ یہ بھی ممکن تھا کہ میرا خیال غلط ہوتا مگر اس کے امکانات بہت کم تھے۔

اور پھر بہت جلد وہ لمحہ بھی آگیا جب میں نے اپنا خیال اپنی آنکھوں سے صحیح ثابت ہوتے دیکھا۔ پولیس کی گاڑیاں اسی سڑک پر مڑی تھیں۔ اسی عمارت کے گیٹ پر رکی تھیں۔ عمارت کا گیٹ کھلا تھا اور پولیس کی ایک گاڑی کھلے ہوئے گیٹ سے اندر داخل ہوگئی تھی اور ایک پولیس وین سڑک پر ترچھی ہوکر کھڑی ہوگئی تھی۔ اس کے اس طرح کھڑے ہونے پر میرا ماتھا ٹھنکا مگر میرے اور ان کے درمیان خاصا فاصلہ تھا۔ میں آسانی سے یوٹرن لے کر فرار ہوسکتا تھا لیکن قبل اس کے کہ میں اپنے ارادے کو عملی جامہ پہنا سکتا، عقب نما میں مجھے ایک اور پولیس وین نظر آئی۔ معلوم نہیں وہ وین کہاں سے نمودار ہوئی تھی لیکن اس کے چلنے کے انداز سے صاف ظاہر تھا کہ مجھے فرار ہونے کا موقع نہیں دیا جائے گا۔ میں بری طرح پھنس کر رہ گیا تھا۔

میں نے ایک طویل سانس لے کر کار کی رفتار میں تھوڑا سا اضافہ کردیا۔ مجھے اندازہ ہوگیا تھا کہ پولیس کا گھیراؤ توڑ کر فرار ہونا میرے لئے ممکن نہیں رہا لہٰذا حالات سے نمٹنے کے لئے کوئی اور حکمت عملی وضع کرنی پڑے گی۔ سامنے والی وین جس نے سڑک پر ترچھے کھڑے ہوکر راستہ روکا تھا اب بھی ویسے ہی کھڑی تھی اور پولیس کے سپاہیوں نے آس پاس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پھیل کر اور مختلف گاڑیوں کی آڑ لے کر بندوقیں تان لی تھیں۔ ان کے انداز سے یوں لگ رہا تھا جیسے کسی بہت بڑے مجرم کو پکڑنا مقصود ہو۔

میں معمول کی رفتار سے گاڑی چلاتا ہوا وہاں تک پہنچا اور کار روک دی "کیا یہاں کوئی خاص واقعہ ہو گیا ہے" میں نے کھڑکی سے سر نکال کر بلند آواز میں کہا۔

کئی بندوق بدست سپاہی سامنے آ گئے۔ انہوں نے مجھے زد میں لے رکھا تھا۔ پھر ایک انسپکٹر نمودار ہوا "گاڑی سے نیچے اترو" اس نے درشت لہجے میں کہا۔

میں بڑے اطمینان سے گاڑی سے اتر آیا "خیریت تو ہے جناب؟" میں نے اپنے لہجے میں حیرت سموتے ہوئے کہا۔

"گاڑی کی تلاشی لو" انسپکٹر نے مجھے جواب دینے کے بجائے اپنے ماتحتوں کو حکم دیا اور وہ کار کی طرف جھپٹ پڑے اور ایک منٹ سے بھی کم وقفے میں انہوں نے میری پوری کار کی تلاشی لے ڈالی مگر وہاں کچھ نہیں تھا۔

"آپ لوگوں کو کس چیز کی تلاش ہے جناب! مجھے بتایئے، ممکن ہے میں کچھ مدد کر سکوں۔"

"بکواس مت کرو" انسپکٹر نے گرج کر کہا "خود کو زیر حراست تصور کرو۔"

"ارے یہ تو اپنے مسٹر ایڈم ڈی فلوک ہیں" گیٹ کی طرف سے ایک محافظ نے جھپٹ کر میری طرف آتے ہوئے کہا "آپ کہاں غائب ہو گئے تھے جناب! مادام کلارا کا بھی پتا نہیں ہے۔ ہم سب بہت پریشان ہیں۔"

"میں کچھ نہیں بتا سکتا" میں نے بے بسی سے کہا "اس لئے کہ میں تو زیر حراست ہوں۔"

"ارے نہیں جناب! انسپکٹر صاحب کو کوئی غلط فہمی ہو گئی ہوگی۔ آیئے میرے ساتھ چلئے۔ مسٹر جونز آپ سے مل کر یقیناً خوش ہوں گے۔"

اس وقت مجھے آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا والی مثل بڑی شدت سے یاد آئی۔ میرے پاس کوئی راہِ فرار نہیں تھی لہٰذا میں نے بےپروائی سے کاندھے جھٹکے "چلو، تمہارے مسٹر جونز سے بھی مل لیتے ہیں۔"

"کار کی طرف سے بے فکر رہئے" اس نے میرے ساتھ گیٹ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا "آپ واپس آئیں گے تو یہ آپ کو اندر موجود ملے گی۔"

میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس نے گیٹ سے انٹر کام پر جونز سے بات کی اور انٹر کام بند کرتے ہوئے بولا "جایئے جناب! مسٹر جونز خواب گاہ میں آپ کے منتظر ہیں۔"

"میں اکیلا ہی چلا جاؤں" میں نے بڑی حیرت سے پوچھا۔

"بالکل جناب! راستوں سے تو آپ واقف ہی ہیں۔"

میں تن بہ تقدیر ہو کر عمارت کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ یہ بات تو طے تھی کہ اب فرار ہونے کی کوشش کرنا بے سود تھا۔ ممکن تھا کہ یوں ہی بہتری کی کوئی صورت نکل آئی۔ یہی سوچ کر میں آگے بڑھتا رہا اور خواب گاہ تک پہنچ گیا۔ میں نے خواب گاہ کے بند دروازے پر ہولے سے دستک دی اور جواب کا انتظار کئے بغیر دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ اندر جونز موجود تھا جس کی پشت میری طرف تھی۔ وہ سامنے والی دیوار کی طرف منہ کئے کھڑا تھا۔ دروازہ بند ہونے کی آواز سن کر وہ آہستگی سے میری طرف مڑا۔ مجھے دیکھ کر اس کے ہونٹوں میں کھنچاؤ پیدا ہوا۔ وہ مسکرا رہا تھا پھر اس کی مسکراہٹ ہنسی کے مرحلے سے بتدریج گزرتی ہوئی ایک طویل قہقہے پر منتج ہوئی۔

"اب کون سی کہانی لے کر آئے ہو مسٹر ایڈم ڈی فلوک" اس نے استہزائیہ انداز میں کہا۔

"مادام کلارا کا سراغ مل گیا ہے" میں نے بے ساختہ کہا اور پھر خود ہی اس اطلاع کے عواقب پر غور کرنے لگا مگر جونز نے مجھے غور کرنے کی مہلت نہیں دی۔

"مبارک ہو" جونز نے کہا۔ اس کا استہزائیہ انداز برقرار تھا "تمہیں مادام کلارا کا سراغ ملا اور مجھے ریتا سالومن کا۔"

"کیا!" میں نے حیرت سے منہ پھاڑ کر کہا "ریتا سالومن تمہیں کہاں مل گئی؟"

"سونے کی کان میرے ہاتھ لگ گئی ہے مسٹر ایڈم ڈی فلوک! ریتا سالومن دراصل تہذیب مالکم ایکس ہے" جونز کے الفاظ مجھے پگھلے ہوئے سیسے کی طرح اپنے کانوں میں اترتے محسوس ہوئے۔

"ایک یہی نہیں مسٹر ایڈم ڈی فلوک! بلکہ اس وقت میرے سامنے ریتا سالومن کا جدید ترین دشمن موجود ہے، وہ اس کا جاں نثار علی یار خان ہے۔"

مجھے یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے مجھے یخ بستہ پانی کے تالاب میں غوطہ دے دیا ہو۔ میں یہ سمجھنے سے قاصر تھا کہ آخر اچانک وہ ہماری اصلیت سے کیسے واقف ہو گیا؟

"حیران ہو رہے ہو ایڈم ڈی فلوک" جونز نے میری کیفیت سے لطف اندوز ہوتے ہوئے کہا "میری سمجھ میں تو یہ بھی نہیں آ رہا ہے کہ تمہیں کس نام سے مخاطب کروں۔"

"ناموں میں کیا رکھا ہے جونز" میں نے بھی خوش دلی کا مظاہرہ کیا "تم مجھے جس نام سے بھی چاہو مخاطب کر سکتے ہو، میری صحت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔"

"گویا تم اعتراف کر رہے ہو کہ تم علی یار خان ہی ہو" جونز نے معنی خیز لہجے میں کہا۔

"بات ذرا وقت سے پہلے کھل گئی جونز!" میں بےپروائی سے بولا "مگر اس سے کوئی خاص فرق نہیں پڑتا۔ میرا مشن اسی طرح جاری رہے گا جس طرح برسوں سے جاری ہے۔"

"تم مجھے داد نہیں دو گے۔ میں نے کتنی آسانی سے نہ صرف ریتا سالومن کو اس کے بل سے نکالا بلکہ اس کی حقیقت سے بھی واقف ہو گیا اور ساتھ ہی تمہیں بھی روشنی میں لے آیا۔"

"میں داد دینے میں بخل سے کام نہیں لیا کرتا مسٹر جونز" میں نے کہا "اور یہ حقیقت ہے کہ تمہاری تیز رفتاری میری سمجھ سے بالاتر ہے۔"

جونز نے ایک طویل قہقہہ لگایا "بیٹھ جاؤ علی" اس نے صوفے کی طرف اشارا کرتے ہوئے کہا "مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے یہ ملاقات بڑی دلچسپ ثابت ہوگی۔"

میں نہایت اطمینان سے آگے بڑھ کر صوفے پر بیٹھ گیا۔ اس خواب گاہ میں، میں اس سے قبل کئی بار آ چکا تھا مگر میں یہاں کے اسرار سے واقف نہیں تھا۔ یہ بات تو طے تھی کہ یہاں غیر معمولی حفاظتی انتظامات ہوں گے مگر مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ وہ حفاظتی انتظامات کس نوعیت کے ہیں اور اگر میں جونز پر حملہ کروں یا یہاں سے نکلنے کی کوشش کروں تو مجھے کون کون سی رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ مجھے احساس ہو رہا تھا کہ مادام کلارا نے تمام تر اعتماد کے باوجود مجھے دانستہ اس جانب سے بے خبر رکھا ہے۔ خود میں نے بھی اس سے اس بارے میں کبھی کوئی سوال نہیں کیا تھا۔ مبادا کہ اسے مجھ پر شبہ ہو جائے۔

"ہر شخص کی دلچسپیاں مختلف نوعیت کی حامل ہوتی ہیں مسٹر جونز" میں نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا "معلوم نہیں تمہاری لغت میں دلچسپی کا کیا معیار ہے۔"

"ہماری ہائی کمان کے تمام افراد اس بات پر متفق ہیں کہ تم ایک دلچسپ آدمی ہو" جونز نے کہا "اور تم سے مل کر میں بھی ان کی رائے کے حق میں ہو گیا ہوں۔"

"حیرت ہے؟" میں بڑبڑایا "میں اپنی ذات کے اندر دلچسپی کے بے بہا سمندر لئے گھوم رہا ہوں اور خود اس سے ناواقف ہوں۔"

"اس دریافت کے لئے تمہیں ہمارے ساتھ شامل ہونا پڑے گا" جونز نے کہا "اس لئے کہ کوئی اور تمہیں اس سے روشناس نہیں کرا سکتا مگر میں جانتا ہوں کہ تم ہماری تنظیم میں شمولیت کے لئے کبھی تیار نہیں ہو گے۔"

"بالفرض اگر میں تیار ہو بھی گیا تو تم کبھی یقین نہیں کرو گے" میں مسکرایا۔

"اور یہ ہم دونوں کی بدقسمتی ہے" جونز نے ایک طویل سانس لی "بہرحال مجھ سے کہا گیا ہے کہ تمہیں ڈھیل دی جائے۔"

"کیا کہا" میں نے حیرت سے کہا "مجھے ڈھیل دی جائے!"

"ہاں! ہائی کمان نے یہی فیصلہ کیا ہے اور کسی میں اتنی جرأت نہیں کہ ہائی کمان کے فیصلے کے خلاف ایک قدم بھی اٹھا سکے۔"

"میرے لئے نئی اطلاع ہے کہ ایگلو میں ہائی کمان بھی ہوتی ہے۔ میں تو یہی سمجھتا تھا کہ تمام فیصلے ایک فردِ واحد کے ہوتے ہیں۔"

"تمہیں ان باتوں سے کوئی غرض نہیں ہونی چاہئے" جونز نے ترش لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے مجھے ڈھیل دیے جانے کا جو فیصلہ کیا گیا ہے تم اس سے خوش نہیں ہو۔"

جونز کے چہرے پر غصے کی سرخی نمودار ہوئی مگر اس نے تیزی سے خود کو سنبھال لیا "ہم احکامات پر عمل کرتے ہیں" اس نے بے تاثر لہجے میں کہا "خواہ ہمیں پسند آئیں یا نہ آئیں۔"

"تو پھر میرے لئے کیا حکم ہے" میں نے قدرے تمسخرانہ انداز میں پوچھا۔

"کچھ بھی نہیں" جونز نے پہلے ہی کے سے انداز میں جواب دیا "تم جانا چاہو تو جا سکتے ہو۔"

جونز کے جواب پر مجھے حیرت ہوئی۔ میرے خیال میں تو ان لوگوں کو اس موقع سے فائدہ اٹھانا چاہئے تھا مگر وہ مجھ سے چلے جانے کو کہہ رہا تھا۔ بظاہر میں پوری طرح ان کے رحم و کرم پر تھا۔ مجھ سے نجات حاصل کرنے کا اس سے بہتر موقع انہیں مل نہیں سکتا تھا مگر وہ اس موقع کو ضائع کرنے کے موڈ میں تھے۔ اتنا بڑا قدم کسی مضبوطی کے بغیر نہیں اٹھایا جا سکتا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ان کی ایک مضبوطی تو میرے تجربات میں آچکی تھی۔ انہوں نے نہ صرف مجھے بلکہ تہذیب کو بھی پہچانا تھا' یہ میرے فہم سے بالاتر تھا لیکن یہ کوئی ویسی بات نہیں تھی جسے نظرانداز کردیا جاتا۔ غالباً اسی ایک سوال کے جواب پر میری بقا کا دارومدار تھا۔ خطرے کی نوعیت کا علم ہوئے بغیر اس سے بچا نہیں جاسکتا اور جونز سے یہ توقع کرنا فضول تھا کہ وہ اس ضمن میں مجھے معلومات فراہم کردے گا۔

"اب ایسی بھی کیا بے مروّتی مسٹر جونز" میں نے مسکراتے ہوئے کہا "کیا تم گھر آئے مہمانوں کی خاطرمدارات بھی نہیں کرتے۔"

جونز نے مجھے گھورتے ہوئے ایک بٹن دبایا اور مجھ سے بولا "تمہاری ڈھٹائی توبل انعام کی مستحق ہے۔ تم ان حالات میں بھی مسکرا رہے ہو۔"

"ڈھٹائی نہیں دلچسپی کہو مائی ڈیئر مسٹر جونز! ابھی کچھ ہی دیر قبل تم نے انکشاف کیا ہے کہ میں ایک دلچسپ آدمی ہوں۔"

"میں سمجھتا ہوں" جونز نے سر ہلایا "تمہارے ہوش اڑے ہوئے ہیں مگر تم محض مجھے متاثر کرنے کے لئے مصنوعی مسکراہٹ کا سہارا لئے ہوئے ہو۔"

جونز کی بات سن کر مجھے ہنسی آگئی۔ میں اس کے لئے ایک مشکل آدمی ثابت ہورہا تھا۔ اگرچہ وہ مجھ سے بخوبی واقف تھا مگر اس بات سے بے خبر تھا کہ میں اپنے حریف پر کیسے کیسے نفسیاتی حربے آزماتا ہوں۔ اس کا خیال یہ رہا ہوگا کہ میں یوں بے ڈھب پھنس جانے پر اس کے سامنے گڑگڑاؤں گا۔ اگر نہیں گڑگڑاؤں گا تو انتہائی پریشانی کا اظہار ضرور کروں گا۔ پریشانی کا اظہار نہ بھی کروں تو بھی پریشانی کو پوری طرح چھپا نہیں سکوں گا۔ مجھے ڈھیل دینے کا فیصلہ تو بقول اس کے ہائی کمان نے کیا تھا مگر وہ توقع کررہا تھا کہ مجھے پریشان دیکھ کر خوش ہوسکے گا۔ ایک ایسے آدمی کو پریشان دیکھ کر خوش ہونا حق بجانب تھا جس نے اوڈیو ہاورڈ جیسے مشہور زمانہ شخص کو ناکوں چنے چبوادیے اور کسی صورت اس کے قابو میں آکر نہیں دیا تھا۔ مگر اس کی ساری امیدوں پر اوس پڑ گئی تھی۔ وہ میرے چہرے پر پریشانی کا ہلکا سا عکس بھی تلاش نہیں کرپا رہا تھا۔ اور یہی چیز اسے جھنجلاہٹ میں مبتلا کئے دے رہی تھی۔

"مجھ میں اداکاری کے بے پناہ جوہر ہیں۔ پروفیسر زارا یہاں موجود ہوتے تو تمہیں بتاتے کہ میں فلم لارنس آف عریبیہ میں کام کرچکا ہوں۔"

جونز کا منہ حیرت سے کھل گیا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آیا کہ میری اس بات کے جواب میں کیا کہے اس مشکل سے وہ یوں بچا کہ اسی وقت ایک باوردی بٹلر ناشتے کی ٹرالی دھکیلتا ہوا کمرے میں داخل ہوا۔ جونز کے اشارے پر ٹرالی میرے سامنے پہنچا کر کمرے سے واپس نکل گیا اور میں پوری تن دہی سے ناشتا کرنے میں مصروف ہوگیا۔

"تم بھی آؤ جونز" میں نے بڑی بے تکلفی سے کہا "تنہا ناشتا کرنے میں لطف نہیں آتا۔"

میں جس رفتار سے ناشتے کی میز پر ہاتھ صاف کررہا تھا اسے دیکھ کر جونز اچنبھے میں پڑ گیا تھا۔ میری بے پروائی تو اداکاری ہوسکتی تھی مگر یہ کیسے ممکن تھا کہ کسی پریشانی کے عالم میں کوئی شخص ایسی خوش خوراکی کا مظاہرہ کرسکے۔

چند لمحے محو حیرت رہنے کے بعد شاید جونز نے یہی فیصلہ کیا کہ اسے ان معاملات میں سر نہیں کھپانا چاہئے۔ اس کے اس فیصلے کا اندازہ مجھے اس بات پر ہوا کہ وہ بھی میرے ساتھ ناشتے پر شریک ہوگیا تھا۔

پندرہ منٹ تک کمرے میں مکمل خاموشی چھائی رہی۔ میں نے ڈٹ کر ناشتا کرنے کے بعد دو پیالیوں میں چائے بنائی اور ان میں سے ایک پیالی جونز کی طرف بڑھادی۔

"جب دو حریف نبرد آزما ہوتے ہیں تو یہ ممکن نہیں ہوتا کہ ایک حریف مستقل طور پر دوسرے پر حاوی رہے" میں نے کہا "نہ ہی یہ لازم ہے کہ اگر ایک حریف دوسرے پر وقتی طور پر حاوی آگیا ہے تو اسے فاتح قرار دے دیا جائے۔"

جونز نے میری آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سر کو اثباتی جنبش دی "تمہاری شکست صرف اس وجہ سے وقتی شکست ہے کہ ہم درگزر سے کام لے رہے ہیں۔"

"یہ بڑی عجیب سی بات ہے کہ مجھے ڈھیل دی جائے اور تہذیب کو قید کرلیا جائے۔"

"تہذیب عرف ریتا عرف ریتا سالومن کو رہا کیا جاچکا ہے" جونز نے کہا "اب تک اپنے ٹھکانے پر واپس پہنچ چکی ہوگی۔"

"تو پھر اتنا لمبا کھڑاگ پھیلانے کی کیا ضرورت تھی" میں نے حیرت سے کہا "اگر یہی کچھ کرنا تھا تو پھر ہمیں گرفتار کیوں کیا گیا؟"

جونز کی آنکھوں سے شدید جھنجلاہٹ ظاہر ہوئی۔ شاید یہ چیز اسے بھی گراں گزری تھی "یہ ہمارے معاملات ہیں" اس نے خود کو قابو میں رکھتے ہوئے کہا "اور ہمارے معاملات سے تمہیں کوئی سروکار نہیں ہونا چاہئے۔"

میں نے اندازہ کرلیا کہ وہ ہائی کمان کے فیصلے کے خلاف ہے مگر اس پر عمل کرنے کے لئے مجبور ہے۔ اگر اس کا بس چلتا تو ہم سے نجات حاصل کرچکا ہوتا۔

"ماسٹر لی کوان نظر نہیں آرہا" میں نے موضوع بدلتے ہوئے کہا "اس سے ملنے کو جی چاہ رہا ہے۔"

"وہ اب یہاں نہیں ہے" جونز نے خشک لہجے میں جواب دیا "لہٰذا تمہاری یہ خواہش پوری نہیں ہوسکے گی۔"

میں نے جونز سے لی کوان سے متعلق یہ سوال یہی جاننے کے لئے کیا تھا کہ وہ اب بھی شی گورائے میں موجود ہے یا نہیں اور مجھے اس سوال کا جواب مل گیا تھا۔ اگر یہی سوال میں نے براہ راست کیا ہوتا تو شاید جونز مجھے اس کا جواب بھی نہ دیتا۔ میں بہرحال اس ادھیڑبن میں تھا کہ موشے ہاورڈ کس چکر میں ہے۔ یہ بات تو صاف ظاہر تھی کہ وہ مجھے احساس بے بسی میں مبتلا کردینے کے چکر میں ہے لیکن یہ سوال اپنی جگہ برقرار تھا کہ جونز نے ہمارا سراغ کس طرح لگایا؟

"تمہاری ایک امانت ہمارے پاس موجود ہے۔ سوچ رہا ہوں کسی وقت وہ امانت تمہیں لوٹادوں" میں نے کہا۔

جونز نے استفہامیہ نظروں سے میری طرف دیکھا "تمہارا اشارا کہیں مائیکرو فلموں کی طرف تو نہیں ہے؟"

"ہاں" میں نے کہا "اب جب کہ تم لوگ ہمیں اتنی رعایت دے رہے ہو تو ہمیں بھی جواب میں رواداری کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔"

جونز کے ہونٹوں پر تمسخرانہ مسکراہٹ نمودار ہوئی "بہت بہت شکریہ" اس نے طنزیہ لہجے میں کہا "اس عنایت کی ہمیں ضرورت نہیں ہے۔ تم بڑے شوق سے وہ فلمیں اپنے پاس رکھو۔"

جونز کے جواب نے مجھے حیران کردیا۔ میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ وہ اس بے نیازی کا مظاہرہ کرے گا۔ جس طریقے سے وہ فلمیں یہاں لائی گئی تھیں اس سے تو یہی ظاہر ہوتا تھا کہ وہ فلمیں کسی خاص اہمیت کی حامل ہیں۔ مادام کلارا نے تو ان فلموں کی بازیابی کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگادیا تھا۔ اب جونز نے جو رویّہ اختیار کیا تھا وہ قطعی طور پر ناقابل فہم تھا۔

"تمہاری مرضی" میں نے بے پروائی سے کہا مگر دل ہی دل میں حیران تھا۔ بے پروائی کا اظہار بھی ضروری تھا۔ معلوم نہیں اس نے فلموں کی طرف سے بے نیازی کیوں برتی تھی۔

جونز بڑے غور سے مجھے دیکھ رہا تھا "شاید میرا رویّہ تمہارے لئے حیرت کا باعث ہے" مجھے خاموش دیکھ کر اس نے خود ہی کہا۔

"وہ تو صاف ظاہر ہے۔ جن فلموں کے حصول کے لئے مادام کلارا نے ایڑی چوٹی کا زور لگادیا تھا وہ تمہیں مل رہی ہیں اور بغیر کسی جدوجہد کے مل رہی ہیں مگر تم اس مالِ مفت کی قدر نہیں کررہے۔"

"مادام کلارا بھی ٹھیک کررہی تھی اور میں بھی ٹھیک کررہا ہوں۔ شاید ابھی تک تمہیں وہ فلمیں دیکھنے کا موقع نہیں ملا؟"

"میرا خیال ہے میرے آدمیوں نے وہ فلمیں دیکھ لی ہوں گی مگر مجھے ابھی تک رپورٹ نہیں مل سکی۔"

میں نے محسوس کیا کہ جونز نے سکون کا سانس لیا ہے۔ اس وقت میری سمجھ میں نہیں آسکا کہ اسے کس بات سے اطمینان ہوا ہے۔

"رپورٹ موصول ہوگی تو تمہیں خود ہی پتا چل جائے گا کہ مجھے ان فلموں کی بازیابی سے دلچسپی کیوں نہیں ہے" جونز نے کہا۔

"ہوسکتا ہے" میں نے بے پروائی سے شانے اچکاتے ہوئے کہا "کہ ہمیں ان فلموں سے کچھ حاصل نہ ہوسکے مگر ہم نے ایک ان فلموں پر ہی تو تکیہ نہیں کررکھا ہے اور بھی بہت سے طریقے ہیں۔"

جونز کے لئے خود پر قابو رکھنا دشوار ہوگیا "تم بھیک میں ملی ہوئی زندگی کے بل پر اتنا اکڑ رہے ہو۔ تم سے تمہاری یہ زندگی چھینی جاسکتی ہے۔"

"میں نے کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلایا ڈیئر جونز!" میں نے بڑے سکون سے کہا "پہلے تم میری زد پر آئے تھے میں بھی اس وقت تمہیں دوسری دنیا کی سیر کرواسکتا تھا مگر میں نے تمہیں بخش دیا۔"

"تم نے اپنی مطالب برآری کے لئے مجھے زندہ چھوڑا تھا" جونز کا چہرہ سرخ ہوگیا "اس کے علاوہ تم نے مجھے دھوکے سے گھیرا تھا۔"

"اگر تمہارا موقف یہی ہے تو میں اپنی خدمات دوبارہ پیش کرسکتا ہوں" میں نے طنزیہ لہجے میں کہا "ایک بار پھر کوشش کرکے دیکھ لو۔"

"ماسٹر لی کوان کی تربیت نے تمہیں اتنا حوصلہ بخشا ہے کہ تم اس قدر بے خوفی سے بات کررہے ہو۔"

"ہاں' ورنہ اس سے قبل تو میں تم لوگوں کے سامنے گڑگڑایا کرتا تھا۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"میرے پیر میں وہ ہائی کمان کے احکامات کی بیڑیاں نہ پڑی ہوتیں تو میں تم کو بتلاتا۔"

"آپنے اور میرے درمیان یہی فرق دیکھ لو۔ میں کسی بھی قسم کی بیڑیاں قبول نہیں کرتا اور تم معلوم نہیں کس کس کے محکوم ہو۔"

"تمہارے لئے بہتر یہی ہے کہ یہاں سے چلے جاؤ" جوزز کی آواز شدت غضب سے کانپنے لگی "کہیں ایسا نہ ہو کہ۔"

"رہنے دو یار" میں نے ہاتھ اٹھا کر اس کی بات کاٹ دی "اس قسم کی دھمکیاں زنانہ دھمکیاں کہلاتی ہیں۔"

جوزز کی مٹھیاں بھنچ گئیں "یہ بات یاد رکھنا کہ میں صرف اس چار دیواری کے اندر تمہیں نقصان نہ پہنچانے کا پابند ہوں۔ تم اس عمارت سے باہر نکل جاؤ پھر میں تمہیں دیکھ لوں گا۔"

"مجھے منظور ہے جوزز!" میں نے مسکرا کر کہا "مگر مجھے یہ تو بتا دو کہ میری گاڑی کہاں ہے۔"

"گیٹ کے باہر موجود ہے" جوزز نے زہریلے لہجے میں جواب دیا "مگر مجھے شبہ ہے کہ تم اس پر سوار ہو سکو گے۔"

"اوکے ڈیئر" میں نے صوفے سے اٹھتے ہوئے کہا "میں جا رہا ہوں۔ اگر روک سکو تو روک لینا۔ تمہیں اندازہ نہیں ہے کہ علی یار خان کس قوت کا نام ہے۔"

میں اپنے ذہن میں پورا لائحہ عمل ترتیب دے چکا تھا۔ یہ بات تو طے تھی کہ عمارت کے اندر مجھے کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچایا جائے گا اور عمارت سے باہر مجھ پر حملہ کرنے کے لئے جوزز کو احکامات جاری کرنے پڑتے۔ جوزز کے احکامات جاری کرنے سے پہلے پہلے مجھے اس عمارت سے نکل جانا تھا۔ یہ رفتار کا معاملہ تھا۔ مجھے یقین تھا کہ میں جس رفتار کا مظاہرہ کرنے والا ہوں وہ جوزز کے تصور میں بھی نہیں آسکتی۔

میں بڑے اطمینان سے خواب گاہ کے دروازے تک آیا۔ جوزز خواب گاہ کے وسط میں اپنی کمر پر دونوں ہاتھ رکھے کھڑا مجھے گھور رہا تھا۔ اس کا بس چلتا تو مجھے کچا چبا جاتا۔ میں نے مسکرا کر اسے الوداع کہا اور آہستگی سے دروازہ بند کر دیا۔ دروازہ بند کرتے ہی میں ایک تبدیل شدہ آدمی نظر آنے لگا۔ میری رفتار میں یک بیک بے پناہ تیزی پیدا ہو گئی تھی۔ حسب معمول عمارت کی راہداریاں سنسان پڑی تھیں۔ مجھے معلوم تھا کہ یہاں تمام تر حفاظتی نظام خفیہ ہے۔ وقت پڑنے پر چند سیکنڈ کے اندر اندر راہداریاں مسلح محافظوں سے بھر سکتی تھیں مگر میرے لئے وہی چند سیکنڈ بہت تھے۔ ان چند سیکنڈوں کے اندر اندر میں عمارت کے احاطے میں تھا۔ عمارت کے مرکزی کنٹرول روم میں نگرانی کرنے والوں کو اگر کچھ نظر آیا بھی ہوگا تو محض ایک سایہ سا ہی ہوگا۔

احاطے میں پہنچنے کے بعد میری رفتار قدرے سست ہو گئی۔ مگر میں اب بھی بہت تیز رفتاری کا مظاہرہ کر رہا تھا۔ میں نے احاطے میں موجود محافظوں کی طرف توجہ دینے کی ضرورت بھی نہیں محسوس کی۔ ان میں سے چند مجھے اس طرح گیٹ کے طرف جاتے دیکھ کر حیران ضرور ہوئے مگر کسی نے مجھ سے کوئی تعرض نہیں کیا۔

گیٹ پر متعین محافظ کو میں نے دور سے ہی گیٹ کھولنے کا اشارا کیا اور اس نے مودب انداز میں ذیلی کھڑکی کھول دی۔ اسے کیا معلوم تھا کہ اب صورت حال کتنی تبدیل ہو چکی ہے۔ ذیلی کھڑکی سے باہر نکلتے وقت میں نے دیکھا کہ گیٹ سے ملحق کمرے میں موجود انچارج نے انٹرکام کا ریسیور اٹھایا ہے۔ یقیناً جوزز نے اسے میرے بارے میں ہدایات دینے کے لئے کال کی ہوگی۔ جوزز کے اندازے کے مطابق اس وقت تک مجھے عمارت کے اندر ہی ہونا چاہئے تھا۔ اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوگا کہ میں اس وقت تک چار دیواری سے بھی باہر نکل چکا ہوں گا۔

گیٹ سے باہر آتے ہی میری برق رفتاری ایک بار پھر عود کر آئی۔ میری کار سامنے ہی موجود تھی۔ محض تین سیکنڈ کے اندر اندر میں نہ صرف کار میں بیٹھ چکا تھا بلکہ میں نے کار اسٹارٹ کر کے چلا بھی دی تھی۔ قریب ترین موڑ بھی ایک فرلانگ کے فاصلے پر تھا۔ میں عقب نما آئینے پر نگاہ جمائے کار کی رفتار میں تیزی سے اضافہ کر رہا تھا۔ اس علاقے میں ٹریفک نہ ہونے کے برابر تھا اس لئے مجھے تیز رفتار ڈرائیونگ کرنے میں دشواری نہیں ہو رہی تھی۔

میری کار ابھی موڑ سے آدھا فرلانگ دور تھی کہ میں نے اس محافظ کو بوکھلائے ہوئے انداز میں گیٹ سے باہر آتے دیکھا جس نے میرے لئے پھاٹک کی ذیلی کھڑکی کھولی تھی۔ اس نے بیتابانہ انداز میں میری کار کی طرف ہاتھ اٹھائے۔ یہ اس کی بے بسی تھی اس سے کہا گیا ہوگا کہ مجھے جانے نہ دے مگر معاملہ اس کے ہاتھ سے نکل چکا تھا۔ اس کی بے بسی دیکھ کر میرے ہونٹوں پر تلخ مسکراہٹ کی ایک لکیر کھنچ گئی۔

میں نے کار کو بہت تیز رفتاری سے موڑا۔ اتنی تیز رفتاری سے موڑے جانے پر کار کے پہیوں نے زوردار آواز میں صدائے احتجاج بلند کی مگر میرے پاس اس کے احتجاج پر

کان دھرنے کا وقت نہیں تھا۔ مجھے تو جلد از جلد یہاں سے دور نکل جانا تھا۔ یہ بہت کڑا وقت تھا۔ جوزز کو حکم ملا تھا کہ مجھے نقصان نہ پہنچنے پائے لیکن میں نے اپنی باتوں سے اسے اس حد تک مشتعل کر دیا تھا کہ وہ سوچنے سمجھنے کی صلاحیت تقریباً کھو بیٹھا تھا اور کچھ عجب نہیں تھا کہ اس نے اپنے آدمیوں کو مجھے قتل کروا لینے کا حکم بھی صادر کر دیا ہو۔ اس کی نظر میں یہ زیادہ مشکل کام نہیں تھا۔ اور یہ حقیقت بھی تھی کہ ایگلز کے اکثر ارکان مجھے دیکھ چکے تھے اور ان کے لئے کوئی مشکل نہیں تھا کہ مجھ پر بے خبری کے عالم میں گولیوں کی بارش کر کے مجھے ٹھکانے لگا دیں۔ میں نے جان بوجھ کر یہ حرکت کی تھی۔ خطرات سے کھیلنے کا لطف ہی کچھ اور ہوتا ہے۔

دس منٹ تک تیز رفتار ڈرائیونگ کے بعد میں کئی میل دور نکل آیا تھا۔ ان لوگوں کو ڈاج دینے کے چکر میں میں نے کوئی واضح منزل مقصود متعین نہیں کی تھی۔ یہ کار بھی میرے لئے مخدوش ثابت ہو سکتی تھی اس لئے میں نے ایک سڑک پر کار روکی اور اس سے اتر کر فٹ پاتھ پر چلنے والوں کے ہجوم میں شامل ہو گیا یہ نسبتاً نچلے درجے کی آبادی والا علاقہ تھا میں نے کسی خاص نیت سے اس علاقے کا انتخاب نہیں کیا تھا۔ بے مقصد ڈرائیونگ مجھے یہاں تک لے آئی تھی اور چوں کہ کار کو زیادہ دیر تک زیر استعمال رکھنا مخدوش تھا اس لئے میں نے اسے وہیں چھوڑ دیا۔ کچھ عجیب نہیں تھا کہ اس وقت ایگلز کے تمام کارندے اس کار کی تلاش میں سرگرداں گھوم رہے ہوں اور کار دکھائی دیتے ہی اس پر فائر کھول دینے کے لئے بے چین ہوں۔ ممکن ہے جوزز نے انہیں ایڈم ڈی فلوک کی حقیقت سے بھی باخبر کر دیا ہو۔

کار سے اترنے کے بعد میں نے بمشکل پچاس گز کا فاصلہ طے کیا ہوگا کہ فضا گولیوں کی تڑتڑاہٹ سے گونج اٹھی۔ راہ گیروں میں بھگدڑ مچ گئی اور بھری پُری اسٹریٹ دیکھتے ہی دیکھتے سنسان ہو گئی۔ میں نے پلٹ کر دیکھا' فائرنگ ایک کار سے کی گئی تھی جو مخالف سمت سے آئی تھی اور ہدف میری کار تھی جسے چھلنی کر دینے کے بعد اب دوسری کار سے دو افراد اتر کر میری کار کی طرف بڑھ رہے تھے۔ دو افراد اب بھی کار میں موجود تھے اور وہ چاروں انتہائی چوکنا نظر آ رہے تھے کار کو چھلنی کرنے کے باوجود وہ یوں خوف زدہ تھے جیسے انہیں جوابی حملے کا خطرہ ہو۔ ان کی توجہ کسی اور طرف تھی ہی نہیں۔

دفعتاً میں چونک پڑا۔ فٹ پاتھ پر میرے سوا کوئی اور نہیں بچا تھا۔ جدھر جس کے سینگ سمائے تھے بھاگ نکلا تھا۔ دکانداروں نے اپنی دکانوں کے شٹر گرا دیے تھے۔ گھروں کی کھڑکیاں اور دروازے سب بند ہو گئے تھے۔ اصولی طور پر مجھے بھی وہاں سے فرار ہو جانا چاہئے تھا مگر جذبۂ تجسس ہر چیز پر غالب آ گیا تھا۔ اب مجھے اپنے تحفظ کی فکر لاحق ہوئی۔ میں نہتا تھا اور وہ چاروں مسلح تھے۔ بوکھلائے ہوئے نہ ہوتے تو مجھے کار میں تلاش کرنے کی بجائے ارد گرد نگاہ دوڑاتے لیکن شاید انہیں بتا دیا گیا تھا کہ ان کے مقابلے پر کون ہے اسی لئے وہ کار کو چھلنی کر دینے کے بعد بھی اس قدر خوف زدہ تھے کہ کہیں میں کار میں سے نکل کر ان پر حملہ نہ کر بیٹھوں۔

چھپنے اور پناہ لینے کے لئے مجھے کوئی جگہ دکھائی نہ دی۔ اگر کوئی جگہ تھی تو وہ گلی تھی جو مجھ سے کوئی سو فٹ کے فاصلے پر تھی۔ ابھی تک ان لوگوں کی توجہ میری طرف مبذول نہیں ہوئی تھی اس لئے میرے پاس موقع تھا کہ میں اس گلی تک پہنچنے کی کوشش کروں۔ میں نے سوچنے سمجھنے میں وقت ضائع کرنے کے بجائے عمل کرنا زیادہ مناسب سمجھا اور بڑی تیزی سے حرکت میں آ گیا۔ اس کے ساتھ ہی میں نے عقب سے ایک چنگھاڑ سنی "وہ رہا" اور اس چنگھاڑ کے ساتھ ہی ان لوگوں نے اپنی خود کار گنوں کا رخ میری طرف کر کے فائر کھول دیے۔ میں نے گولیوں سے بچنے کے لئے ایک طویل جست لگائی۔ آدھے سے زیادہ فاصلہ میں پہلے ہی طے کر چکا تھا لیکن یوں محسوس ہو رہا تھا کہ میں گولیوں کی اس بارش سے شاید ہی بچ سکوں۔ زمین پر گرتے ہی میں نے تیزی سے کئی قلابازیاں کھائیں اور اٹھ کر دوبارہ جست لگائی۔ دوبارہ میں گلی کے بہت قریب گرا۔ اب کی بار میں نے اٹھنے کا خطرہ مول لینے کی بجائے لڑھکتے ہوئے گلی میں داخل ہو جانے کو ترجیح دی۔ چند گولیوں نے میرے پیروں کے قریب زمین سے دھول اڑائی اور میں ان کی زد میں آنے سے بال بال بچا۔

وہ لوگ پاگلوں کی طرح فائرنگ کر رہے تھے حالاں کہ اب میں انہیں نظر بھی نہیں آ رہا تھا۔ متواتر چلنے والی گولیوں کے دھماکوں نے فضا میں شدید ارتعاش پیدا کر دیا تھا۔ آڑ میسر آتے ہی میں ایک بار پھر اپنے پیروں پر کھڑا ہو گیا۔ اب میں کم از کم ان کی گولیوں کی زد سے دور تھا اور آزادانہ دوڑ سکتا تھا۔ مجھے یہ بھی یقین تھا کہ اب وہ لوگ مجھ تک نہیں پہنچ سکیں گے اس لئے کہ اس علاقے میں پیچ در پیچ گلیوں کا جال بچھا ہوا تھا۔ رفتار میں وہ میرا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے اور ان تنگ گلیوں میں کسی گاڑی کے داخل ہونے کا تصور بھی محال تھا۔

میں اندھا دھند دوڑ رہا تھا۔ اونچی نیچی ناہموار زمین کو روندنے اور دائیں بائیں مڑنے میں ذرا سی بھی ہچکچاہٹ کا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مظاہرہ کرنے کا نتیجہ بہت خراب بھی ہو سکتا تھا۔ گلیاں بالکل سنسان پڑی تھیں۔ کوئی بچہ تک نظر نہیں آ رہا تھا۔ شاید فائرنگ کی آوازیں سن کر ماں باپ نے اپنے بچوں کو بھی گھروں کے اندر بند کر لیا تھا۔

مجھے کچھ اندازہ نہیں تھا کہ میں کدھر جا رہا ہوں لیکن مجھے اتنا یقین تھا کہ کوئی نہ کوئی گلی مجھے کسی اور سڑک پر ضرور پہنچا دے گی اور میں نے بس اتنا ہی خیال رکھا تھا کہ کہیں واپس اس سڑک پر نہ جا نکلوں جہاں سے ان گلیوں میں داخل ہوا تھا لیکن اس وقت میں عجیب مخمصے میں پھنس گیا جب ایک گلی مجھے بالکل بند نظر آئی۔ نہ آگے جانے کا راستہ تھا اور نہ دائیں بائیں مڑنے کا۔۔۔ مجھے رک جانا پڑا۔ واپسی کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔۔۔ لیکن نہیں۔۔۔ اب وہ راستہ بھی نہیں بچا تھا۔ واپسی کے راستے پر دو مسلح سیاہ فام کھڑے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں موجود خود کار گنوں کا رخ میری طرف تھا۔ میں نے طویل سانس لے کر اپنے دونوں ہاتھ بلند کر دیئے۔ آخر کار میں پھنس ہی گیا۔۔۔ کس طرح پھنسا، یہ سمجھنا میرے لئے ممکن نہیں تھا۔

ان دونوں کی گھورتی ہوئی نظریں مجھ پر جمی ہوئی تھیں۔ چند لمحوں بعد ان میں سے ایک نے مجھے دیوار کی طرف منہ کر کے کھڑے ہونے کا اشارہ کیا۔ میں نے خاموشی سے اس کے کہنے پر عمل کیا۔ وہ میری تلاشی لینا چاہتے تھے۔ ظاہر ہے میرے پاس کچھ بھی نہیں تھا۔ ان میں سے ایک نے آگے بڑھ کر میری تلاشی لی۔ میں چاہتا تو اس سے الجھ سکتا تھا مگر ان کے تیور دیکھ کر لگتا تھا کہ وہ مجھے کسی قیمت پر بھی نہیں چھوڑیں گے۔ اس لئے میں نے مناسب وقت کا انتظار کرنے کا فیصلہ کیا۔

میری جامہ تلاشی لینے کے بعد وہ شخص دوبارہ واپس اپنی جگہ پر چلا گیا اور دوسرے شخص نے مجھ سے مڑ جانے کو کہا۔ میں نے دوبارہ ان دونوں کی طرف رخ کیا۔

"تم کون ہو اور اس علاقے میں کس نیت سے داخل ہوئے ہو؟"

میں نے حیرت سے اسے دیکھا۔ میں یہ سمجھنے سے قاصر تھا کہ اس نے مجھ سے یہ سوال کیوں کیا ہے۔ کیا وہ مجھے پہچانتا نہیں تھا یا یہ کہ وہ اپنا اطمینان کرنا چاہ رہا تھا؟

"ہم زیادہ انتظار کرنے کے عادی نہیں ہیں" اس نے غرا کے کہا "یا تو ہماری بات کا جواب دو ورنہ ہم تمہیں ٹھکانے لگا دیں گے۔"

میں نے خود کو عجیب قسم کی بے بسی میں مبتلا محسوس کیا۔ ان کے تیور تو ایسے ہی تھے جیسے ضرورت پڑنے پر وہ بے دریغ مجھے ہلاک کر ڈالیں گے۔

"یہ تو ہوتا ہی رہتا ہے" میں نے بلند آواز میں کہا "آج میں تمہاری زد میں آ ہی گیا۔ تم چاہو تو مجھے نشانہ بنا سکتے ہو۔ تمہارے پاس واضح احکامات بھی موجود ہیں۔"

"ہاں ہمارے پاس واضح احکامات موجود ہیں۔ ہم یہاں اس طرح گھس آنے والے کسی بھی شخص کو ہلاک کر سکتے ہیں۔ اگر تم اپنے بارے میں نہیں بتاؤ گے تو تمہارے ساتھ بھی یہی سلوک ہو گا۔"

"اوہ! معلوم ہوتا ہے تمہارا تعلق اس گروہ سے نہیں ہے جو میرے پیچھے لگا ہوا ہے" میں نے کہا۔

"یہ ساگا کا علاقہ ہے اور یہاں اسی کا حکم چلتا ہے۔ اگر تم سمجھتے ہو کہ یہاں سے بچ کر نکل جاؤ گے تو یہ تمہاری بھول ہے۔"

"تم لوگ مجھے نہیں جانتے" میں نے جلدی سے کہا "میرا نام ایڈم ڈی فلوک ہے۔ کچھ غنڈے مجھے ہلاک کر دینے کے درپے ہو رہے تھے۔ ان سے جان بچانے کے لئے میں ان گلیوں میں گھسا تھا مگر یہاں پھنس کر رہ گیا۔"

"ہمیں معلوم ہے" اس نے خشک لہجے میں کہا۔ اس کا دوسرا ساتھی بدستور خاموش تھا "جن لوگوں نے تم پر حملہ کیا تھا انہیں ہلاک کیا جا چکا ہے۔"

"اوہ" میں نے خوشی ظاہر کی "اس کا مطلب یہ ہے کہ اب میں محفوظ ہوں۔"

"اس کا انحصار اس بات پر ہے کہ تم ہمیں مطمئن کرنے میں کس حد تک کامیاب ہوتے ہو؟"

"مجھے نہیں معلوم کہ تم لوگوں کو مطمئن کرنے کے لئے مجھے کیا کرنا ہو گا" میں نے بے بسی ظاہر کی۔

"ایسا کرو کہ اسے مقدس ساگا کے پاس لے چلتے ہیں" دوسرے شخص نے پہلی بار لب کشائی کی "وہ خود ہی اس کے بارے میں فیصلہ کرے گا۔"

"ٹھیک ہے" پہلے نے متفق ہوتے ہوئے کہا اور مجھے چلنے کا اشارہ کیا۔ ان دونوں کی معیت میں میں چند گلیاں طے کر کے ایک ایسے مقام پر پہنچ گیا جہاں گلی میں چند سیاہ فام نظر آ رہے تھے۔ میں سمجھ گیا کہ وہ یہاں پہرہ دے رہے ہیں۔ گلی کے اختتام پر چوبی زینہ دکھائی دیا جس کے کسی طرف بھی ریلنگ نہیں تھی۔ چوبی زینے کے نزدیک پہنچ کر میں جھجکا مگر عقب سے مجھے ٹھوکا دیا گیا۔

"اوپر چلو" اس سیاہ فام نے کہا جو اب تک مجھ سے گفتگو کرتا رہا تھا اور میں زینے پر چڑھنے لگا۔ اس مقام پر زینے کی موجودگی میرے لئے حیرت کی بات تھی۔ اگر زینے تھے تو اوپر کسی قسم کی تعمیرات بھی ہونی چاہئے تھی مگر وہاں کچھ نہیں تھا۔ تو پھر وہاں ان زینوں کا کیا مقصد تھا؟

اوپر پہنچتے ہی مجھے اپنے اس سوال کا جواب مل گیا۔ زینوں کے اختتام پر ایک مختصر سا چوبی پلیٹ فارم تھا جس کے دوسری طرف ویسے ہی زینے نظر آ رہے تھے اور دوسری طرف کا کیا پوچھنا۔۔۔ خاصے وسیع و عریض احاطے میں ایک الگ ہی دنیا آباد نظر آ رہی تھی۔ یہ بات فوراً ہی میری سمجھ میں آ گئی کہ یہ جگہ ساگا نامی شخص کا گڑھ ہے۔ دور دور تک چاروں طرف دیوار سے گھرے ہوئے اس علاقے پر اس کی حکمرانی ہو گی۔ یہ علاقہ پوری طرح سے آباد تھا اور اپنی نوعیت کے اعتبار سے اس قدر محفوظ تھا کہ کسی فوجی بٹالین کے لئے بھی اسے فتح کرنا آسان نہیں تھا۔

"یہاں کھڑے ہو کر کیا سوچنے لگے" عقب سے پھر مجھ سے کہا گیا "نیچے اترو۔"

دوسری طرف بھی چند ایسے لوگ دکھائی دیے جو اپنے انداز سے نگراں یا محافظ معلوم ہو رہے تھے۔ وہ مجھے یوں گھور رہے تھے جیسے میں کوئی عجوبہ ہوں۔ اگر میرے ساتھ وہ دونوں سیاہ فام نہ ہوتے تو شاید وہ لوگ مجھے صرف گھورتے رہنے پر ہی اکتفا نہ کرتے۔ اب تک میری تکا بوٹی کر چکے ہوتے۔

"یہ تم لوگ صبح ہی صبح شکار کہاں سے گھیر لائے؟" ایک شخص نے میرے ساتھ چلنے والے سیاہ فاموں سے کہا۔

"بکواس مت کرو! یہ شکار نہیں ہے۔ شکار کھیلنے آیا تھا، پھنس گیا۔ اب مقدس ساگا اس کی قسمت کا فیصلہ کرے گا۔"

کچھ دور چلنے کے بعد ہم ایک چوبی پھاٹک کے سامنے رکے۔ مجھے یہاں لانے والوں میں سے ایک نے کچھ نامانوس الفاظ ادا کئے جس کے جواب میں پھاٹک کھول دیا گیا۔ اندر نیم تاریکی پھیلی ہوئی تھی۔ باہر کی تیز روشنی سے یہاں آنے کے بعد فوری طور پر کچھ دیکھنا ممکن نہیں ہو پا رہا تھا۔ ماحول سیلن زدہ سا تھا۔

"کیا بات ہے اوریگا" اندر داخل ہونے کے بعد میں نے ایک منحنی سی آواز سنی جو اس نیم تاریکی میں سے کسی مقام سے ابھری تھی۔ اوریگا اس سیاہ فام کا نام معلوم ہوتا تھا جو مجھ سے باتیں کرتا رہا تھا۔ اس لئے کہ اس سوال کے جواب میں اس نے ساری رام کہانی سنائی تھی۔ یہ رام کہانی نہایت مختصر اور ہوش اڑا دینے والی تھی۔

"اس پر اینگلز کے آدمیوں نے حملہ کیا تھا" اوریگا کے پہلے ہی جملے نے میرے ہوش اڑا دیے تھے "انہیں تو ہلاک کر دیا گیا لیکن یہ یہاں گلیوں کے چکر لگا رہا تھا۔ مجھے شبہ ہے کہ یہ کہیں کوئی ڈرامہ نہ ہو۔"

"تم کون ہو اور یہاں کس لئے آئے ہو؟" مقدس ساگا نے مجھ سے پوچھا۔ اتنی دیر میں میری آنکھیں اندھیرے کی عادی ہو گئی تھیں اور اب وہ مجھے صاف دکھائی دے رہا تھا۔ وہ ایک پستہ قامت مگر صحت مند شخص تھا۔ چہرہ لمبوترا، آنکھیں اندر کی سمت دھنسی ہوئی اور چہرے پر چگی داڑھی تھی۔ اس نے جینز کی پتلون اور جیکٹ پہن رکھی تھی وہ دونوں ہاتھ جیکٹ کی جیبوں میں ڈالے مجھے گھور رہا تھا۔

"مجھے بتایا گیا ہے کہ اگر میں نے تم لوگوں کو مطمئن نہ کیا تو مجھے ہلاک کر دیا جائے گا" میں نے تیکھے لہجے میں کہا

"بالکل درست بتایا گیا ہے" ساگا نے اپنی منحنی آواز میں کہا "اور تمہارے حق میں بہتر یہی ہے کہ سب کچھ سچ سچ بتا دو۔ اسی میں تمہاری بہتری ہے۔"

"میں یہاں پر اجنبی ہوں مقدس ساگا! میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں تم لوگوں کو کس طرح مطمئن کر سکوں گا" میں نے کہا "تاہم میں نے اندازہ لگایا ہے اینگلز والوں سے تم لوگوں کی دشمنی ہے۔ کیا تمہارے اطمینان کے لئے اتنا کافی نہیں ہے کہ میں بھی ان لوگوں کا دشمن ہوں۔ چوں کہ دشمن کا دشمن دوست ہوتا ہے اس لئے ہم آپس میں دوست ہو گئے۔"

"مجھے افسوس ہے مسٹر۔۔۔" وہ خاموش ہو کر سوالیہ انداز میں میری طرف دیکھنے لگا۔

"ایڈم ڈی فلوک" میں نے کہا "میرا نام ایڈم ڈی فلوک ہے اور۔۔۔"

"مجھے افسوس ہے مسٹر ایڈم ڈی فلوک! محض تمہارے کہہ دینے سے تو ہم یقین نہیں کر سکتے کہ تمہارے اور اینگلز کے مابین کسی قسم کی دشمنی ہے۔"

"اپنے آدمیوں سے پوچھ کر دیکھ لو۔ انہیں معلوم ہے کہ مجھ پر مسلح حملہ کیا گیا تھا۔۔۔"

"یہ بات تو مجھے بھی معلوم ہے لیکن یہ کتنی تعجب خیز بات ہے کہ وہ چار افراد تھے۔ مسلح ہونے کے باوجود وہ ایک نہتے آدمی کا بال بھی بیکا نہیں کر سکے" ساگا نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"ہمارے لئے بھی یہی بات تعجب خیز ثابت ہوئی تھی مقدس ساگا" اوریگا نے کہا "اس لئے ہم نے اسے آپ کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خدمت میں پیش کیا ہے۔"

"یہ بات تعجب خیز نہیں بلکہ مشکوک کر دینے والی ہے" ساگا نے کہا "اور یہ بھی کہ آخر اس پر اس علاقے میں کیوں حملہ کیا گیا؟"

"کچھ معلوم تو ہو کہ آخر تم لوگ کن خطوط پر سوچ رہے ہو؟" میں نے حیرت سے کہا "اگر وہ چار مل کر بھی میرا کچھ نہیں بگاڑ سکے تو اس سے ان کی نااہلی کے سوا اور کیا ثابت ہوتا ہے؟"

"یہ ناٹک جان بوجھ کر کھیلا گیا ہے تاکہ تم ہماری ٹوہ لے سکو" ساگا بولا "وہ چاروں اتنے نااہل بھی نہیں تھے کہ ایک نہتا آدمی ان کے قابو میں نہ آسکے اور نہ ہی تم اتنے باصلاحیت نظر آتے ہو کہ ـــــ"

"تم زیادتی کر رہے ہو مقدس ساگا" میں نے احتجاجی لہجے میں اس کی بات کاٹ دی "کسی بھی شخص کو محض دیکھ کر اس کی صلاحیتوں کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا لیکن کیا تم یہ دعویٰ کر رہے ہو کہ تم اتنے ہی باصلاحیت ہو....."

"میں تسلیم کرتا ہوں" ساگا نے کہا۔ اس کی آواز سے بے پناہ خوشی ظاہر ہو رہی تھی "واقعی کسی شخص کو محض دیکھ کر اس کی صلاحیتوں کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا لیکن کیا تم یہ دعویٰ کر رہے ہو کہ تم اتنے ہی باصلاحیت ہو ـــ"

"ہرگز نہیں مقدس ساگا" میں نے کہا "یہ تو محض میری قسمت تھی کہ میں بچ گیا۔ ورنہ کھلے مقام پر ایک آٹومیٹک رائفل سے بھی نہیں بچا جا سکتا۔"

"یہ کیا بات ہوئی" ساگا نے قدرے مایوسانہ لہجے میں کہا "میں تو سمجھا تھا کہ تم اپنے باصلاحیت ہونے کا دعویٰ کر رہے ہو۔"

"اتنا بڑا دعویٰ کرنے والا پاگل ہی کہلائے گا مقدس ساگا میری جان پر بنی ہوئی تھی۔ میں نے سر توڑ کوشش کی اور خدا نے مجھے بچا لیا۔ ضروری نہیں کہ ہر بار ہی ایسا ہو۔"

"اگر دوبارہ اسی طرح تمہاری جان پر بن جائے تو کیا تم دوبارہ سر توڑ کوشش نہیں کرو گے؟" ساگا نے پوچھا۔

"بالکل کروں گا مقدس ساگا! لیکن میں جان بوجھ کر خود کو ایسے کسی امتحان میں ڈالنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔"

"میں کسی بے گناہ کی جان لینے کا قائل نہیں ہوں اور نہ ہی کسی مجرم کو بخشنے کے حق میں ہوں مگر تمہارے بارے میں یہ فیصلہ کرنا دشوار ہو رہا ہے کہ تم مجرم ہو یا بے قصور؟"

"میں ایگلز کا مجرم تو ضرور ہو سکتا ہوں مگر تم لوگوں سے تو میرا کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں تو تمہیں جانتا تک نہیں۔"

"زبانی باتوں سے کچھ حاصل نہیں ہوگا!" ساگا نے فیصلہ کن لہجے میں کہا "تمہیں اپنی صلاحیتوں کا امتحان دینا ہوگا۔ اگر تم امتحان میں پورے اترے تو ہم تمہاری ہر بات پر یقین کر لیں گے بصورت دیگر....." اس نے جملہ ادھورا چھوڑ دیا۔

"میں تم لوگوں کی قید میں ہوں۔ جو سلوک بھی کرو گے مجھے قبول کرنا پڑے گا۔"

"تمہیں میرے پھینکے ہوئے خنجر سے بچنا ہوگا۔ اگر تم بچ گئے تو میں مان لوں گا کہ تم ان لوگوں کی چلائی ہوئی گولیوں سے واقعی بچ گئے ہو گے۔"

"اپنی خنجر زنی پر تمہیں اس قدر اعتماد ہے!" میں نے حیرت سے کہا۔

"تمہیں اس سے کوئی بحث نہیں ہونی چاہئے" ساگا نے کہا "صرف یہ بتاؤ کہ تم اس امتحان کے لئے تیار ہو یا نہیں۔"

"میں بخوشی تیار ہوں" میں نے کہا "مگر مجھے حیرت ہے کہاں خنجر اور کہاں گولی۔"

"کیا خیال ہے اوریگا؟" ساگا نے سوالیہ انداز میں اوریگا کی طرف دیکھا۔

"معاملہ حیران کن ہے مقدس ساگا" اوریگا نے مودبانہ انداز میں کہا "میرے خیال میں اس سے پوچھ لیا جائے۔ ممکن ہے یہ اپنی صلاحیتوں کے امتحان کے لئے کوئی بہتر طریقہ تجویز کر سکے۔"

"نہیں ـــ مقدس ساگا کی خواہش پوری ہونا ضروری ہے۔ مجھے اس طریقۂ امتحان پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔"

ساگا کے چہرے پر الجھن کے آثار نظر آئے "کیا تمہارا تعلق ایگلز سے نہیں ہے؟"

"کیسی باتیں کر رہے ہو مقدس ساگا! اگر میرا تعلق ایگلز سے ہوتا تو وہ لوگ میری جان کے درپے کیوں ہوتے۔"

"کیا ماضی میں کبھی بھی تم ایگلز سے متعلق نہیں رہے؟" ساگا نے مجھے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"کبھی بھی نہیں ـــ لیکن میری سمجھ میں نہیں آتا کہ تم کیا جاننا چاہتے ہو؟"

"میں نہیں جانتا کہ میرے ہاتھ کسی بے گناہ کے خون سے آلودہ ہوں" ساگا نے ایک طویل سانس لے کر کہا "میں تمہیں یہ بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ خنجر زنی کے معاملے میں شاید ہی روئے زمین پر میرا کوئی ثانی ہو۔"

"اوہو! تب تو میں اصرار کروں گا کہ تم میرا امتحان ضرور لو۔ میں بھی خود کو پرکھنا چاہتا ہوں۔"

"کیا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے نوجوان" ساگا نے کہا "ساگا کے سامنے تو مسلح افراد بھی کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔"

"میں تمہیں تحریر دینے کو تیار ہوں کہ اگر تمہارے خنجر سے مجھے کوئی نقصان پہنچا تو اس کی تمام تر ذمے داری مجھ پر ہوگی۔"

ساگا کے علاوہ اوریگا اور اس کے ساتھیوں کے منہ بھی حیرت سے کھل گئے تھے اور وہ مجھے یوں دیکھ رہے تھے جیسے ان کی آنکھوں کے سامنے کوئی عجوبہ ہو۔

"مجھے یقین آگیا ہے کہ ایگلز سے تمہارا کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے" ساگا نے ایک طویل سانس لے کر کہا "اگر ہوتا تو تم اتنا احمقانہ اصرار ہرگز نہ کرتے۔"

"ایگلز کے گرگے تمہیں اتنی اچھی طرح جانتے ہیں؟" میں نے حیرت سے کہا۔

"ہاں" اس لئے کہ میں خود بھی ایگلز کے لئے کافی عرصہ کام کر چکا ہوں۔"

"اوہ!" میں نے مضطربانہ انداز میں کہا "یہ بات تم نے پہلے بتا دی ہوتی تو نوبت یہاں تک نہ پہنچتی مگر اب کچھ نہیں ہو سکتا۔"

"کیا مطلب؟" ساگا نے حیرت سے پلکیں جھپکائیں۔

"مطلب بعد میں بتاؤں گا۔ پہلے یہ کھیل ہوگا۔ تم مجھے اپنے خنجر کا شکار کرنے کی کوشش کرو گے۔"

"تم احمقوں کے شہنشاہ معلوم ہوتے ہو" ساگا نے غصیلے لہجے میں کہا "اگر تم خودکشی کرنے کے اتنے ہی شوقین ہو تو کوئی اور طریقہ ڈھونڈو۔ میرا دامن کیوں داغدار کرنے کے درپے ہو۔"

"تم آخر کتنے بڑے ماہر ہو مسٹر ساگا!" میں نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"مقدس ساگا بارہ فٹ کے فاصلے پر اڑتی ہوئی مکھی کو خنجر پھینک کر مار سکتے ہیں مسٹر ایڈم" اوریگا نے کہا "آخر تم کیوں خود کو ہلاکت میں ڈال رہے ہو۔"

"میں کوئی مکھی نہیں ہوں مسٹر اوریگا جسے ہر کس و ناکس محض خنجر کے بل پر شکار کر لے۔"

"معلوم ہوتا ہے کہ تمہاری موت تمہیں یہاں کھینچ لائی ہے۔" ساگا نے غصیلے لہجے میں کہا "بتاؤ کب میرے پھینکے ہوئے خنجر کا سامنا کرو گے؟"

"ابھی اور اسی وقت" میں نے بڑے سکون سے کہا "لیکن اتنے اندھیرے میں تو مجھے کچھ بھی نظر نہیں آئے گا۔ روشنی کا بندوبست کرو۔"

ساگا نے تالی بجائی اور کمرے میں تیز روشنی پھیل گئی۔ چھت سے جھولتے ہوئے دو طاقت ور بلب روشن ہو گئے۔

"میں عموماً بارہ فٹ کے فاصلے سے اپنے ہدف کو نشانہ بناتا ہوں لیکن چوں کہ تم ایک بے وقوف نوجوان ہو اس لئے میں یہ فاصلہ بڑھا کر اٹھارہ فٹ کر رہا ہوں۔ وجہ یہ ہے کہ میں تمہیں گزند نہیں پہنچانا چاہتا۔"

"میرے خیال میں تم دس فٹ کے فاصلے سے کوشش کرو" میں نے بے پروائی سے کہا "بارہ فٹ کا فاصلہ تو ویسے ہی بہت زیادہ ہے۔ مزا نہیں آئے گا۔"

مجھے یوں محسوس ہوا جیسے ساگا اپنے بال نوچنے لگے گا۔ اس کے خیال میں اس کا واسطہ کسی پاگل سے پڑ گیا تھا۔

"ٹھیک ہے" اس نے دانت پیس کر کہا "تم جیسے انسان کو سزا ضرور ملنی چاہئے۔ میں کوشش کروں گا کہ تمہیں کم سے کم نقصان پہنچے۔"

"مزا نہیں آئے گا ساگا" میں نے بڑی بے تکلفی سے کہا "اگر میں تمہارے وار سے بچ گیا تو تم کہو گے میں نے ہاتھ ہلکا رکھا تھا لہٰذا مجھے ہلاک کرنے کی نیت سے حملہ کرو۔"

ساگا کی چمکیلی نگاہیں مجھ پر مرکوز ہو گئیں۔ مجھے یوں لگا جیسے وہ میرے باطن میں جھانکنے کی کوشش کر رہا ہو۔ اس کی نگاہیں مجھے اپنی کھوپڑی میں اترتی محسوس ہو رہی تھیں۔ مگر میں اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے رہا۔ اگر میں اس سے نگاہ چرا لیتا تو یہ میری پہلی شکست ہوتی اور چوں کہ نگاہ ملانے کا آغاز اس نے کیا تھا لہٰذا اس کے لئے بھی یہ ممکن نہیں تھا کہ اب مجھ سے نگاہ چراتا۔ اس کے دو ماتحت موجود تھے جن کے سامنے وہ اپنی کسی کمزوری کا مظاہرہ نہیں کر سکتا تھا۔ ہم دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے گھورتے رہے۔

چند منٹ گزرنے کے بعد میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ نمودار ہو گئی "کیا ارادہ تبدیل ہو رہا ہے مقدس ساگا؟" میں نے ایک موقع فراہم کیا۔

"نہیں" ساگا نے اس موقع سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی نگاہ ہٹاتے ہوئے کہا "تم اپنے کھڑے ہونے کے لئے جگہ منتخب کر لو۔"

"میں اس دیوار کے ساتھ کھڑا ہوا جاتا ہوں" میں نے ایک دیوار کی طرف بڑھتے ہوئے کہا "تم دس فٹ گن لو۔"

"ممکن ہے فاصلہ کم ہونے کی وجہ سے میرا نشانہ چوک

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جائے" ساگا نے سپاٹ لہجے میں کہا "بارہ فٹ کے فاصلے کی مجھے خاصی پریکٹس ہے۔"

"تب تو تم بارہ فٹ کے فاصلے سے ہی خنجر پھینکو تاکہ میں پوری طرح اپنی آزمائش کر سکوں۔ میری خوش قسمتی ہے کہ بیٹھے بٹھائے مجھے تم جیسا ماہر میسر آگیا۔"

ساگا کا چہرہ ہر قسم کے تاثرات سے عاری ہو گیا تھا۔ وہ بارہ فٹ کے فاصلے پر جا کر کھڑا ہو گیا اور اس نے اپنی جیب سے ایک خنجر نکال لیا۔

"اگر تم پسند کرو تو ہاکی میں پنالٹی اسٹروک کی طرز پر کوئی اشارا مقرر کر لیتے ہیں تاکہ تم اپنے بچاؤ کے لئے کچھ کر سکو۔"

"جب اور جس طرح چاہو خنجر پھینک سکتے ہو مسٹر ساگا" میں نے کہا "ڈاج دینے کی بھی اجازت ہے۔ مجھے شبہ ہے کہ میری چستی و چالاکی میں قدرے کمی واقع ہو گئی ہے۔"

ساگا بارہ فٹ کے فاصلے پر کھڑا ہو گیا۔ اوریگا اور اس کا ساتھی ہم سے ذرا ہٹ کر کھڑے ہوئے تھے وہاں کوئی پانچواں فرد نظر نہیں آرہا تھا۔ میرے عقب میں چوبی دیوار تھی اور مجھ سے بارہ فٹ کے فاصلے پر ساگا کھڑا تھا جسے معلوم نہیں کیوں مقدس کہا جاتا تھا۔ ممکن ہے اس کی چگی داڑھی اس کا سبب رہی ہو۔ اس کے ہاتھ میں چمک دار خنجر دبا ہوا تھا اور وہ کسی گہری سوچ میں مستغرق نظر آرہا تھا۔

"کیا سوچ رہے ہو مسٹر ساگا" میں نے اسے ٹوکا تو وہ چونک کر مجھے دیکھنے لگا "خنجر تمہارے ہاتھ میں منتظر ہے اور میں پوری طرح تیار ہوں" میں نے مزید اضافہ کیا۔

"میرا ہاتھ نہیں اٹھ پا رہا ہے مسٹر ایڈم!" اس نے بے بسی سے کہا "کیا ضروری ہے کہ تمہارے ساتھ میں بھی کسی حماقت میں مبتلا ہو جاؤں۔"

"کوئی بات نہیں مسٹر ساگا!" میں نے ایک لمحے سوچنے کے بعد کہا "میرے ذہن میں ایک تجویز ہے۔ جس پر عمل کرنے میں ہم دونوں کا فائدہ ہے۔ میں دیوار پر ایک نشان لگائے دیتا ہوں۔ یہ نشان میرے ہاتھ اور جسم کے درمیان ہو گا۔ تم اس نشان پر اس طرح خنجر مارو کہ خنجر میرے جسم کو چھوئے بغیر اس نشان پر پیوست ہو جائے..."

"یہ کیا بات ہوئی" ساگا نے حیرت سے کہا "اس قسم کے کرتب تو کوئی بھی دکھا سکتا ہے۔"

"میری فرمائش پر تم یہ کرتب مجھے بھی دکھا دو" میں نے خوشامدانہ انداز میں کہا "یہی سوچ کر دکھا دو کہ اس سے میرا دل خوش ہو جائے گا۔"

"چلو ٹھیک ہے" ساگا نے بڑی بے دلی سے کہا پھر اس نے مجھے ایک مارکر فراہم کیا۔ میں نے چوبی دیوار پر مارکر سے نشان لگایا اور دیوار کے ساتھ لگ کر اس طرح کھڑا ہو گیا کہ وہ نشان میری کہنی اور جسم کے درمیان آگیا۔ ساگا کو اس نشان پر خنجر آزمائی کرنی تھی۔ اس کا ہاتھ ذرا سا بھی بھٹکتا تو خنجر یا تو میرے بازو میں پیوست ہوتا یا پھر پسلیوں میں ترازو ہو جاتا۔

"تیار ہو جاؤ" ساگا نے اپنا وہ ہاتھ فضا میں بلند کرتے ہوئے کہا جس میں خنجر دبا ہوا تھا۔ میں نے سر کو اثباتی جنبش دی اور اس کے ہاتھ پر نظریں جما دیں۔ ساگا نے اچانک ہی خنجر ہدف کی طرف پھینکا۔ اس کے ہاتھ کے ساتھ ساتھ میرا بھی ہاتھ حرکت میں آیا۔ بارہ فٹ کے فاصلے تک فضا میں ایک چمک دار لکیر سی کھنچ گئی۔ اس لکیر کا رخ اس نشان کی طرف تھا جو میں نے مارکر سے لگایا تھا۔ مجھے پہلے ہی یقین کہ ساگا اپنے کام کا ماہر ہے۔ اس کا نشانہ خطا نہیں ہو سکتا۔ اس یقین کی وجہ سے میرا کام اور بھی آسان ہو گیا تھا۔ جو کچھ میں کرنا چاہ رہا تھا، عام لوگوں کے لئے وہ قطعی ناممکن تھا۔ بلکہ خاص لوگ بھی اسے ناممکن ہی قرار دیتے جو کچھ میں کرنا چاہ رہا تھا وہ گولی سے گولی کو نشانہ بنانے کے مترادف تھا۔ بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ مشکل۔

ساگا کا ہاتھ حرکت میں آیا۔ اس نے خنجر نشانے کی طرف پھینکا۔ مگر خنجر نشانے تک پہنچ نہیں سکا۔ میں نے اسے چٹکی میں پکڑ لیا تھا۔ ساگا حیرت سے ایک قدم آگے بڑھ گیا۔ اس کے دونوں ساتھیوں کی آنکھیں مارے حیرت کے پھٹی ہوئی تھیں۔ میں نے خنجر کو اس کے ہدف تک پہنچنے سے قبل ہی پکڑ لیا تھا اور اسے اپنی آنکھوں کے قریب لا کر بڑے غور سے دیکھ رہا تھا۔ یہ ماسٹر لی کوان کے بخشے ہوئے فن کا اعجاز تھا۔ خنجر کی رفتار میرے ہاتھ کی رفتار کے سامنے سست پڑ گئی تھی۔ میں نے ٹائمنگ کے معاملے میں بھی کمال کر دیا تھا۔ اگر اس وقت وہاں ماسٹر لی کوان موجود ہوتا تو اپنے شاگرد کے اس کارنامے کو دیکھ کر فخر سے اس کا سر بلند ہو جاتا۔

"یہ... یہ کیا ہوا؟" ساگا کے منہ سے حیرت سے نکلا۔

"تم واقعی بڑے غضب کے خنجر باز ہو ساگا! لیکن تم ہچکچا رہے تھے" میں نے بڑے ادب سے خنجر دونوں ہاتھوں پر رکھ کر اسے پیش کیا "دوبارہ کوشش کرو۔"

"نہیں" ساگا نے مردہ سی آواز میں کہا۔ اس کا چہرا اتر گیا تھا "زندگی میں پہلی بار ایسا ہوا ہے کہ ساگا کا پھینکا ہوا اپنے ہدف تک نہیں پہنچ سکا۔ تم نے جو حرکت کی ہے وہ ناممکن معلوم ہوتی ہے۔"

"اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ ایک بار پھر کوشش کرو مقدس ساگا! ممکن ہے اس بار میں خنجر نہ پکڑ پاؤں۔"

"نہیں! اب تو یہ کسی قیمت پر بھی ممکن نہیں ہے۔ میں دعویٰ کر سکتا ہوں کہ تم جیسا باکمال دنیا میں کوئی دوسرا نہیں ہو سکتا۔"

"اس شخص کے بارے میں کیا کہو گے ساگا جس سے میں نے یہ کمال سیکھا ہے؟" میں نے معنی خیز لہجے میں کہا۔

"کون ہے وہ؟" ساگا نے چونک کر پوچھا۔

"ممکن ہے تم اسے نام سے بھی جانتے ہو" میں نے کہا "اس کا نام لی کوان ہے۔"

ساگا بری طرح چونک پڑا۔ میں نے اس کے دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بھنچتے دیکھیں "تو یوں کہو کہ تم ایگلز کے ہی آدمی ہو" اس نے غرا کر کہا۔ اس کا جملہ سن کر اوریگا اور اس کے ساتھی نے ایک بار پھر مجھے اپنی گنوں کی زد میں لے لیا۔

"نہیں مسٹر ساگا میں ایگلز کا آدمی نہیں ہوں" میں نے پرسکون لہجے میں کہا "اگر تم ایگلز میں رہ چکے ہو تو میرے نام سے ضرور واقف ہو گے۔ مجھے علی یار خان کہتے ہیں۔"

ساگا لڑکھڑا کر ایک قدم پیچھے ہٹ گیا "کیا کہہ رہے ہو؟" اس کے حلق سے گھٹی گھٹی سی آواز نکلی۔

"میں ٹھیک کہہ رہا ہوں مسٹر ساگا! میں تمہیں تفصیل سے ساری باتیں بتاؤں گا مگر کیا ہم کہیں بیٹھ کر گفتگو نہیں کر سکتے؟"

"کیوں نہیں... کیوں نہیں" ساگا نے بوکھلائے ہوئے انداز میں عقبی دروازے کی طرف پلٹتے ہوئے کہا پھر میں اس کے ساتھ اسی دروازے سے گزر کر ایک آراستہ کمرے میں پہنچا جو اپنی آرائش کے اعتبار سے کسی جدید قسم کے ڈرائنگ روم سے کسی طرح بھی کم نہیں تھا۔

"تم نے اس قدر ناقابل یقین بات کہی ہے کہ میں کسی طرح بھی خود کو اس خبر پر یقین کرنے پر آمادہ نہیں کر پا رہا" ساگا نے ایک نشست پر ڈھیر ہوتے ہوئے کہا۔ اوریگا اور اس کا ساتھی بیرونی کمرے میں ہی رہ گئے تھے۔

"میں علی یار خان ہوں ساگا" میں نے بھی ایک صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا "وہی علی یار خان جسے تلاش کر کے دوسرے جہان پہنچانا رینڈل اور ایگلز کا سب سے بڑا مقصد تھا۔"

"مجھے... مجھے یقین نہیں آتا کہ علی یار خان اس وقت میرا مہمان ہے" ساگا نے مضطربانہ انداز میں پہلو بدلا۔

"اتفاقات ایسے ہی ہوا کرتے ہیں مسٹر ساگا! اگر پہلے مجھے پتا چل جاتا کہ ماضی میں تمہارا بھی ایگلز سے کچھ تعلق رہ چکا ہے تو میں پہلے ہی تمہیں بتا دیتا کہ میں کون ہوں لیکن جب بات امتحان کی آگئی تو میں نے سوچا کہ جو کچھ میں نے لی کوان سے سیکھا ہے اس کے ایک معمولی سے حصے کا میں بھی کیوں نہ امتحان لے ہی ڈالوں۔"

"مجھے اس بات کی خوشی ہے مسٹر علی کہ میرا وار ناکام بنانے والا کوئی عام آدمی نہیں ہے۔ ایک ایسا شخص ہے جس کے پیچھے دنیا بھر کے یہودی لگے ہوئے ہیں مگر آج تک اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے... لیکن ایک بات ہے مسٹر علی!" ساگا کے انداز میں ہچکچاہٹ پیدا ہو گئی "تم نے پہلے جو نام بتایا تھا..."

"ایڈم ڈی فلوک" میں نے ہنس کر کہا "یہ وہ نام ہے جو میں نے اپنی موجودہ شخصیت کے لئے اختیار کر رکھا ہے۔ تمہیں یہ تو معلوم ہو گا کہ دنیا بھر کی یہودی تنظیموں سے ٹکرانے کے لئے مجھے میک اپ کا سہارا لیتے رہنا پڑتا ہے۔ اگر میں ایسا نہ کروں تو یہ لوگ مجھے بڑی آسانی سے شکار کر لیں۔ اس وقت بھی میں میک اپ میں ہوں اور اس میک اپ میں میرا نام ایڈم ڈی فلوک ہے۔"

"اگر تم میک اپ میں ہو تو ان لوگوں نے تمہیں شناخت کس طرح کر لیا؟" ساگا نے پوچھا۔

"اس سوال نے مجھے بھی الجھن میں ڈال رکھا ہے۔ میں بڑی کامیابی سے ان لوگوں کے خلاف کام کر رہا تھا اچانک ہی معلوم نہیں کیا ہوا کہ میری اصل شخصیت ان پر آشکار ہو گئی۔"

ساگا نے تفہیمی انداز میں سر ہلایا "ایگلز بہرحال ایک بڑی تنظیم ہے اور اس کے وسائل لامحدود ہیں۔ یہی کیا کم ہے کہ تم ان سے بچ نکلے۔"

"تم نے اپنے بارے میں کچھ نہیں بتایا ساگا! تم کون ہو اور ایگلز سے تمہاری ان بن کیوں ہو گئی؟"

"ایگلز ایک عالمی تنظیم کا نام ہے۔ تقریباً دنیا کے ہر ملک میں اس کی شاخیں موجود ہیں۔ ہر ملک میں انہیں بڑی تعداد میں ورکرز کی ضرورت پڑتی ہے۔ ظاہر ہے یہودیوں کی تعداد اتنی زیادہ نہیں ہے لہٰذا یہ لوگ زیادہ تر مقامی افراد کی خدمات مستعار لے کر کام چلاتے ہیں۔ ان کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ انہیں بہترین لوگوں کی خدمات میسر آجائیں اور انہیں میسر آجاتی ہیں اس لئے کہ پیسہ ان کا مسئلہ نہیں ہے۔ بڑے سے بڑے معاوضے پر یہ بہترین مقامی لوگوں کو اپنے لئے کام کرنے پر رضامند کر لیتے ہیں۔ یہی کچھ انہوں نے یہاں بھی کیا۔ میں ابتدا ہی میں ایگلز سے وابستہ ہو گیا تھا۔ اس سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

قبل میرا ایک چھوٹا سا گروہ ہوا کرتا تھا۔ میں کوئی بہت اچھا آدمی نہیں ہوں' ایک مجرم ہوں لیکن میرے ہمیشہ سے کچھ اصول رہے ہیں جن پر میں سختی سے کاربند رہتا ہوں۔ انہی اصولوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مظلوم اور کم زور کو نقصان پہنچانے سے گریز کیا جائے۔ میں ان لوگوں کی تنظیم میں شامل تو ہو گیا مگر مجھے بعد میں پتا چلا کہ اب مجھے وہی کچھ کرنا ہوگا جو وہ لوگ چاہیں گے۔ میری اپنی مرضی کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ ایسے میں میرے پاس دو راستے تھے یا تو فوری طور پر ان سے الگ ہو جاتا یا پھر پہلے اپنی مضبوطی کرتا۔ میں نے دوسری صورت کو ترجیح دی اور خود کو مضبوط کرنے کے بعد ان سے علیحدہ ہو گیا۔ میری اس بغاوت پر انہوں نے میرے خلاف کارروائی کرنے کی کوشش کی لیکن جلد ہی انہیں اندازہ ہو گیا کہ وہ میرے اس قلعے کے مضبوط حصار کو نہیں توڑ سکتے۔ اس لئے انہوں نے میرا پیچھا چھوڑ دیا۔ خود میں ابھی تک اس پوزیشن میں نہیں آسکا کہ انہیں کھل کر للکاروں اس لئے میں نے بھی خاموشی اختیار کر رکھی ہے اور وقت کا انتظار کر رہا ہوں۔ شاید کبھی میں ان کا مقابلہ کرنے کے قابل ہو جاؤں۔"

"میرے بارے میں تم نے کیا فیصلہ کیا ساگا؟" میں نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے شرمندہ مت کرو دوست!" ساگا نے ایک ٹھنڈی سانس لے کر کہا "تم حکم کرو۔ ساگا کے لائق جو بھی خدمت ہوگی۔ ساگا اس سے منہ نہیں موڑے گا۔"

"میرے دو ساتھی اور بھی ہیں ساگا جو ایگلز کی نظروں میں آچکے ہیں" میں نے چند لمحے سوچنے کے بعد کہا "میں انہیں بھی یہاں بلانا چاہتا ہوں تاکہ ہم سکون سے کام کر سکیں۔"

"انہیں ضرور بلاؤ۔ تم یہاں رہو گے تو مجھے بہت خوشی ہوگی۔ ممکن ہے اسی بہانے مجھے ایگلز کے خلاف کچھ کرنے کا موقع مل جائے۔"

"تم یہ بتاؤ کہ یہاں مجھے کس قسم کی سہولتیں مہیا ہو سکتی ہیں؟"

"ہر قسم کی سہولتیں مہیا ہو سکتی ہیں۔ تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو رہنے کے لئے جگہ کی کوئی کمی نہیں ہوگی۔ اسلحے کی یہاں کمی نہیں ہے۔ ٹرانسیٹر' فون وغیرہ ہر چیز دستیاب ہے۔"

"فی الحال ٹرانسیٹر میرے کام آئے گا۔ باقی چیزیں فوری ضرورت کی نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ اپنے ساتھیوں کو یہاں لانے کے لئے مجھے کسی گاڑی وغیرہ کی بھی ضرورت ہوگی۔"

"گاڑی کا بھی کوئی مسئلہ نہیں ہے" ساگا نے کہا "مگر تم یہیں رہو۔ اپنے ساتھیوں کو یہاں کا پتا بتا دو۔ وہ خود آجائیں گے۔"

میں ساگا کی تجویز پر غور کرنے لگا۔ تہذیب ما کلم ایکس اور بڈ کے علاوہ میں مادام کلارا کو بھی یہیں بلانا چاہ رہا تھا۔ علی گروپ کے دیگر ارکان کی اب ضرورت نہیں رہی تھی۔ وہ چوں کہ ایگلز کی نظروں میں نہیں آئے تھے۔ لہٰذا بے خوف و خطر واپس بھی جاسکتے تھے لیکن مسئلہ یہ تھا کہ تہذیب' بڈ اور کلارا کی نگرانی ہو رہی ہوگی۔

خاصی سوچ بچار کرنے کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا کہ تہذیب اور بڈ میں اتنی صلاحیت ہے کہ وہ تعاقب کرنے والوں کو ڈاج دے کر یا ان کے ہاتھوں کوئی نقصان اٹھائے بغیر یہاں تک پہنچ سکتے ہیں۔

"ٹھیک ہے ساگا" میں نے ایک طویل سانس لے کر کہا "مجھے ٹرانسیٹر دو۔ میں ٹرائی کرتا ہوں"

ساگا نے مجھے ٹرانسیٹر لا کر دیا اور میں نے تہذیب سے رابطہ قائم کرنے کی کوششیں شروع کر دیں۔

پہلی ہی کوشش میں رابطہ قائم ہو گیا۔ دوسری طرف بڈ تھا۔ میری آواز سن کر اس نے خاصے جوش و خروش کا مظاہرہ کرنے کی کوشش کی تھی مگر میں ٹرانسیٹر پر طویل گفتگو نہیں کرنا چاہ رہا تھا۔

"تہذیب کہاں ہے" میں نے بڈ کی بات کاٹ کر کہا۔ میں کوڈ ورڈز میں گفتگو کر رہا تھا۔

میرا اندازہ تھا کہ بڈ نے بہت برا سا منہ بنایا ہوگا لیکن اس نے کچھ کہے بغیر تہذیب کو بلا دیا۔

"تمہاری نقل و حرکت پر کسی قسم کی پابندی تو نہیں ہے تہذیب؟" میں نے بلا تمہید پوچھا۔

"نہیں ___ لیکن ہماری نگرانی کی جارہی ہے اور نگرانی کرنے والے علی الاعلان نگرانی کر رہے ہیں۔"

"اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ میری بات غور سے سنو۔ مجھے ایک بہت عمدہ ٹھکانہ میسر آگیا ہے۔ میں چاہ رہا ہوں کہ تم اور بڈ مادام کلارا کو لے کر یہیں آجاؤ۔ تم یہ کام کر لوگی یا میں آؤں۔"

"کوئی کام دوسروں پر بھی چھوڑ دیا کرو علی!" تہذیب نے برا مان کر کہا "اب ایسا بھی کیا کہ چھوٹے چھوٹے معاملات میں بھی تمہاری ٹانگ پھنسی رہے۔"

"ٹھیک ہے تہذیب! ذرا دیر توقف کرو۔ میں تھوڑی دیر بعد تمہیں دوبارہ کال کرتا ہوں" میں نے رابطہ منقطع کر کے مادام کلارا کو کال کیا۔

"تم کئی گھنٹے سے غائب ہو ایڈم" میری آواز سنتے ہی کلارا پھٹ پڑی مگر میں نے اس کی بات کاٹ دی۔

"ہم بہت بری طرح خطرات میں گھر گئے ہیں" میں نے سنگین لہجے میں کہا "پروفیسر زارا کا انتظار کرو۔ وہ تمہیں میرے پاس لے آئے گا۔"

"آخر کچھ بتاؤ بھی تو کیا بات ہے؟" مادام کلارا کے لہجے میں بے چینی ظاہر ہو رہی تھی۔

"ٹرانسیٹر پر مناسب نہیں ہے۔ زبانی تمہیں سب کچھ بتا دوں گا" میں نے سلسلہ منقطع کر دیا اور ساگا کی طرف متوجہ ہو گیا جو بڑے غور سے مجھے دیکھ رہا تھا۔

"ابھی تک ایگلز کی طرف سے میرے ساتھیوں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوئی" میں نے ساگا سے کہا "ان کی نگرانی ہو رہی ہے۔ میں انہیں یہاں تک پہنچنے کے لئے کیا بتایا طریقہ بتاؤں۔"

"پہلے یہ بتاؤ کہ مادام کلارا تمہارے ساتھیوں میں کس طرح شامل ہو گئی۔ وہ تو ایگلز کی مقامی سربراہ ہے؟"

"یہ ایک لمبی داستان ہے جو میں تمہیں بعد میں سناؤں گا۔ فی الوقت تو تم میرے سوال کا جواب دو۔"

"ان سے کہو کہ ٹیکسی کے ذریعے آئیں اور اسٹیفن روڈ کے چوراہے پر اتر کر جارج جنرل اسٹور میں داخل ہو جائیں۔ اس سے آگے میرے آدمی خود ہی سب کچھ سنبھال لیں گے۔"

میں نے تہذیب سے دوبارہ رابطہ قائم کیا "بڈ سے کہو کہ وہ پروفیسر زارا کا میک اپ کر لے اور اس کے بعد تم اور بڈ مادام کلارا کے پاس جاؤ۔ میں نے اس سے کہہ دیا ہے کہ میں پروفیسر زارا کو بھیج رہا ہوں۔ تم لوگ اسے ساتھ لے کر ٹیکسی میں اسٹیفن روڈ کے چوراہے پر اترو اور جارج جنرل اسٹور میں داخل ہو جاؤ۔ اس کے بعد تمہیں خود کو حالات کے دھارے پر چھوڑ دینا ہوگا۔ تم کب تک پہنچ جاؤ گی؟"

"اس وقت ساڑھے دس بجے ہیں۔ یہ سارے کام سر انجام دے کر وہاں تک پہنچنے میں کم از کم ڈیڑھ گھنٹہ تو لگ ہی جائے گا۔"

"ٹھیک ہے۔ میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں" رابطہ منقطع کر کے میں نے ساگا کی طرف دیکھا "تمہیں مقدس کیوں کہا جاتا ہے مسٹر ساگا؟"

"میرے ساتھیوں کی حماقت کی وجہ سے" ساگا نے کہا "مقدس کا لفظ سن کر یوں معلوم ہوتا ہے جیسے میں کوئی روحانی پیشوا ہوں۔"

"میرا خیال بھی یہی تھا" میں نے سر کو تفہیمی انداز میں جنبش دی "اب یہ بھی بتا دو کہ ہم لوگوں کی رہائش کے لئے کیا بندوبست کرو گے؟"

"وہ تو میں بتا ہی دوں گا" ساگا نے کہا "لیکن میں مادام کلارا کے بارے میں جاننے کے لئے بے چین ہوں۔"

"اس کے بارے میں جاننے سے قبل تمہیں ریتا سالومن آف فالکن کے بارے میں بھی جاننا پڑے گا۔" میں نے ہنس کر کہا اور اسے مختصراً سارے حالات سے آگاہ کر دیا۔ وہ حیرت سے مجھے دیکھ رہا تھا۔

"مجھے تو معلوم ہی نہیں تھا کہ مادام کلارا کی جگہ نیا سربراہ آگیا ہے" اس نے کہا۔

"معلوم کیسے ہو سکتا تھا۔ وہ بے چارہ کل شام ہی تو یہاں پہنچا ہے۔"

"تمہاری اس بات میں بھی وزن ہے کہ آخر اس نے تمہیں اور میڈم ایکس کو کس طرح پہچانا؟"

"یہ میرے لئے بہت بڑی الجھن ہے لیکن مجھے امید ہے کہ میں اس گتھی کو سلجھانے میں ضرور کامیاب ہو جاؤں گا۔"

"مادام کلارا ایک سفاک اور سنگ دل عورت ہے۔" ساگا نے کہا "اور وہ مجھ سے واقف بھی ہے۔ شاید میں اسے دیکھ کر خود پر قابو نہ رکھ سکوں۔ میں نے عہد کیا تھا کہ موقع ملتے ہی اسے ٹھکانے لگا دوں گا۔"

"تم ایسی حماقت نہیں کرو گے ساگا" میں نے اسے گھورتے ہوئے کہا "تمہیں یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ بڑے مقاصد حاصل کرنے کے لئے چھوٹی موٹی قربانیاں دینی ہی پڑتی ہیں مادام کلارا کو ختم کرنے سے کچھ بھی حاصل نہیں ہوگا۔ ایگلز کو برائے نام بھی نقصان نہیں پہنچے گا۔ ان کا سارا کاروبار پہلے کی طرح ہی چلتا رہے گا۔ آدمی کم از کم ایسا کام تو کرے جس سے تھوڑا بہت فائدہ تو ہو۔"

"تم مجھے بہت مشکل کام بتا رہے ہو علی؟" ساگا نے کہا "میرے لئے بہتر یہی ہوگا کہ میں اس کا سامنا ہی نہ کروں۔"

"نہیں ساگا! اس انداز میں سوچو کہ مادام کلارا ہر لحظہ ہماری گرفت میں بلکہ ہمارے رحم و کرم پر ہے۔ ہم جب چاہیں اسے ختم کر سکتے ہیں۔ اب وہ تنظیم کی مقامی سربراہ نہیں بلکہ ایک مجبور اور بے بس عورت ہے مگر اس کے پاس معلومات کا جو خزانہ ہے وہ ہمارے لئے بے حد کارآمد ہے ہم

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس سے معلومات حاصل کرکے ایگلز کے خلاف استعمال کریں گے۔ وہ ہمارے لئے ایک ایسی عینک کا کام کرے گی جس کے بغیر ہمارے لئے چند قدم چلنا بھی دشوار ہوگا۔ یہ فیصلہ تمہیں کرنا ہے کہ تم کیا چاہتے ہو۔ اگر صرف مادام کلارا کے خلاف کچھ کرکے تمہیں تسکین حاصل ہو سکتی ہے تو تم ضرور کرلیتا لیکن اگر تمہارا مقصد ایگلز کو نقصان پہنچانا ہے تو تمہیں مادام کلارا کی حفاظت کرنا ہوگی؟"

ساگا چند لمحے کچھ سوچتا رہا پھر سرہلا کر بولا "تم ٹھیک کہتے ہو۔ وہ ہمارے لئے واقعی ایک بیش بہا خزانہ ہے اور تم بھی" وہ مسکرایا "تم بھی تو کسی خزانے سے کم نہیں ہو۔"

"یہ محض حسن اتفاق ہے کہ میں اس طرف آنکلا اور تمہارے آدمی مجھے پکڑ کر یہاں لے آئے" میں نے کہا۔

"لیکن مجھے اس بات پر حیرت ہے کہ تم ان لوگوں کے قابو میں کس طرح آگئے۔ جو شخص میرے پھینکے ہوئے خنجر کو چٹکی میں پکڑ سکتا ہے وہ محض دو آدمیوں کے بس کا تو نہیں ہو سکتا۔"

"تمہارا اندازہ سو فیصد درست ہے ساگا! دراصل میں اپنی چھٹی حس کے کہنے پر عمل کرتا ہوں۔ چھٹی حس مجھے آنے والے خطرات سے خبردار کرتی رہتی ہے۔ جب تمہارے آدمیوں نے مجھے زد پر لیا تو میری چھٹی حس نے مجھے کسی خطرے کا سگنل نہیں دیا۔ اگرچہ وہ بہت خطرناک لوگ ہیں لیکن میرے بارے میں ان کے عزائم یہ تھے کہ مجھے صرف اس صورت میں نقصان پہنچائیں گے۔ جب میں ان کی حکم عدولی کروں گا۔ دوسری بات یہ کہ ان لوگوں نے اپنی اور ایگلز کی دشمنی ظاہر کردی تھی۔ مجھے کم از کم اتنا اطمینان تو تھا ہی کہ میں غلط لوگوں کے درمیان نہیں جا رہا۔"

"مجھے یقین تھا کہ تم اپنی مرضی سے ہی یہاں آئے تھے۔ ماسٹر لی کوان کا شاگرد اتنی آسانی سے تو گرفتار نہیں ہو سکتا" ساگا نے کہا پھر چونک کر بولا "لیکن ماسٹر لی کوان کو تم کس طرح جانتے ہو؟"

"میں نے اس سے صرف چھ ماہ تربیت حاصل کی ہے اور وہ بھی رینڈل کی مہربانی سے" میں نے اسے تفصیلات سے مختصراً آگاہ کیا۔

"تم بلاشبہ خوش قسمت ہو کہ تمہیں اس نے تربیت دی جو کسی کو شاگردی کا اہل ہی نہیں گردانتا۔"

"کاش مجھے کچھ اور وقت مل جاتا" میں نے ایک ٹھنڈی سانس لے کر کہا "وہ آدمی کیا فن کا ایک لامتناہی سمندر ہے۔ مجھے کبھی یقین نہیں آیا کہ کوئی شخص اتنا باکمال بھی ہو سکتا ہے۔"

ساگا کی لیو کوان سے براہ راست واقفیت نہیں تھی۔ اس نے ایگلز کے اراکین سے لی کوان کے تذکرے سنے تھے اور اس کا بڑا معتقد تھا۔ وہ بہت دیر تک مجھ سے لی کوان کے بارے میں گفتگو کرتا رہا۔ پھر بارہ بجے کے قریب اس نے اپنے آدمیوں کو ضروری ہدایات دے کر روانہ کردیا۔ میں نے اسے تہذیب اور بڈ کے حلیوں سے بھی احتیاطاً آگاہ کردیا تھا۔

"تمہارے پاس میک اپ کا سامان تو نہیں ہوگا ساگا؟" میں نے ساگا سے پوچھا۔

"نہیں ہے تو آجائے گا" ساگا نے کہا "تمہیں جن چیزوں کی ضرورت ہو ان کی فہرست بنا کر مجھے دے دو۔ میں تمہیں ابھی منگوا دوں گا۔"

میں نے ساگا کو اس سامان کی ایک فہرست بنادی جو مجھے درکار تھا اور ساگا نے ایک شخص کو سامان منگوانے کے لئے بھیج دیا۔

کوئی پونے ایک بجے کے قریب تہذیب وغیرہ وہاں پہنچ گئیں "یہ جائے پناہ تم نے کس طرح ڈھونڈ لی؟" تہذیب نے حیرت سے کہا۔

"میں نے جائے پناہ نہیں ڈھونڈی بلکہ جائے پناہ نے مجھے ڈھونڈا ہے" میں نے ہنس کر کہا پھر میں نے ان سب کا تعارف کرایا۔ مادام کلارا کا تعارف میں نے مسز والٹن ڈی سوزا کے نام سے کرایا تھا۔ بڈ کو فی الحال میں نے پروفیسر زارا ہی رہنے دیا تھا۔ اور تہذیب کا نام نہیں لیا تھا لیکن ساگا کو دیکھ کر مادام کلارا بہرحال چونکی تھی۔ اس نے یقیناً ساگا کو شناخت کرلیا تھا۔

"تم انہیں ان کے کمرے میں پہنچا دو" میں نے کلارا کی طرف اشارہ کرکے اوریگا سے کہا "میں کچھ ضروری با[illegible] کرکے ابھی آتا ہوں۔"

"میں تمہارے ساتھ ہی چلوں گی" کلارا نے کہا "مجھے بھی تم سے ضروری باتیں کرنی ہیں۔"

"خدمت کرو ڈیئر" میں نے نرمی سے کہا "میں زیادہ دیر نہیں لگاؤں گا۔"

کلارا مجھے گھورتی ہوئی اوریگا کے ساتھ چلی گئی "ہاں اب بتاؤ" اس کے جانے کے بعد میں نے تہذیب سے کہا "وہ لوگ تم تک کس طرح پہنچے تھے؟"

"میں خود حیران ہوں" تہذیب نے کہا "اور اس سے بھی زیادہ حیران کن بات یہ ہے کہ ہمیں ذرا ہی دیر بعد چھوڑ بھی دیا گیا۔"

"یہ تہذیب مالکم ایکس ہیں ساگا اور یہ بڈ ہے 'پورا جان نثار'۔۔۔ مادام کلارا کے سامنے میں نے جان بوجھ کر۔۔"

"میں سمجھ گیا تھا کہ یہی میڈم ایکس ہیں" ساگا نے سر ہلایا۔

"اور یہ مسٹر ساگا ہیں۔ پہلے کچھ عرصہ ایگلز میں بھی رہ چکے ہیں پھر ان سے علیحدہ ہوکر انہوں نے اپنی الگ دنیا بسائی ہے۔ اب ہم سب مل کر ایگلز کی بیخ کنی کریں گے۔"

"آپ سے مل کر بہت خوشی ہوئی مسٹر ساگا" تہذیب نے کہا "کاش چند روز قبل آپ سے ملاقات ہوگئی ہوتی تو اس وقت صورت حال بہت مختلف ہوتی۔"

"خوشی تو مجھے ہوئی ہے میڈم ایکس! میں ہمیشہ سوچا کرتا تھا کہ وہ کس پائے کے لوگ ہیں جو ایک پوری تنظیم کے قابو میں بھی نہیں آتے۔"

"تم نے وہ مائیکرو فلمیں پروجیکٹر پر چلا کر دیکھیں؟" میں نے بڈ کی طرف دیکھا۔

"حیران کن بات ہے چیف!" بڈ نے کہا "وہ تمام فلمیں بالکل سادہ نکلیں۔"

"یہ کیسے ممکن ہے" میں نے حیرت سے کہا "چند سادہ فلموں کے لئے تو اتنا بڑا ہنگامہ نہیں ہو سکتا۔"

"یہ حقیقت ہے علی!" تہذیب بولی "ان فلموں کو سادہ دیکھ کر مجھے خود بھی یقین نہیں آیا تھا مگر اس حقیقت میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ وہ سادہ ہیں۔"

اچانک مجھے جونز کی بات یاد آئی۔ اس نے کہا تھا تم بڑے شوق سے ان فلموں کو اپنے پاس ہی رکھو۔ اس کے اس طرح کہنے سے صاف ظاہر تھا کہ وہ فلموں کی حقیقت سے آگاہ ہے۔ تو پھر سوال یہ تھا کہ مادام کلارا کے رویئے کو کس خانے میں فٹ کیا جائے۔ وہ تو فلموں کے حصول کے لئے پاگل ہورہی تھی اور پھر جس پراسرار طریقے سے وہ فلمیں یہاں پہنچائی گئی تھیں اس سے صاف ظاہر تھا کہ ان فلموں کی کچھ نہ کچھ اہمیت ضرور ہے۔

"ایک شخص جنوبی افریقہ سے چند مائیکرو فلمیں ایگلز کے حوالے کرنے کے لئے لایا" میں نے ساگا کو مخاطب کرکے کہا "ہم نے وہ فلمیں درمیان میں ہی اچک لیں۔ مادام کلارا نے ان فلموں کی بازیابی کے لئے سردھڑ کی بازی لگا دی۔ اس کی جگہ جونز آیا۔ اسے فلموں کی ذرہ برابر پرواہ نہیں ہے۔ اب تمہارے سامنے میرے ساتھیوں نے بتایا ہے کہ وہ فلمیں سادہ ہیں۔ تم ایگلز میں رہ چکے ہو۔ کیا تم اس مسئلے کو حل کرنے میں ہماری کچھ مدد کرسکتے ہو؟"

"بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ معاملہ کچھ ہوتا ہے ظاہر کچھ اور کیا جاتا ہے" ساگا نے کہا "ممکن ہے مادام کلارا کو اس بات سے بے خبر رکھا گیا ہو کہ فلموں میں کچھ بھی نہیں ہے۔"

"نہیں مسٹر ساگا" تہذیب نے کہا "اتنے پراسرار طریقے سے سادہ فلمیں تو نہیں بھجوائی جا سکتیں۔ معاملہ یقیناً کچھ اور ہے۔"

"جونز نے فلموں کے سلسلے میں جس رویئے کا اظہار کیا اس سے مجھے یہ یقین تو بہرحال ہوگیا کہ فلموں کی درحقیقت کچھ بھی اہمیت نہیں ہے" میں نے کہا۔

"تم نے اب تک یہ نہیں بتایا کہ تم یہاں کس طرح پہنچے اور جونز سے تمہاری ملاقات کب ہوئی؟" تہذیب نے پوچھا۔

"میں تمہارا تعاقب کرتا ہوا ایگلز کے ہیڈکوارٹر تک پہنچا تھا۔ وہاں مجھے گھیر لیا گیا اور جونز کے سامنے پیش کیا گیا۔ جونز نے مجھے علی یار خان کی حیثیت سے شناخت کیا۔۔۔"

"کیا؟" تہذیب نے حیرت سے کہا "اس نے تمہیں پہچانا کیسے؟"

"خدا ہی بہتر جانتا ہے" میں نے ایک ٹھنڈی سانس لے کر کہا "اس نے تو تمہیں بھی تمہاری دونوں حیثیتوں سے پہچان لیا۔ ریناسالومن کی حیثیت سے بھی اور تہذیب مالکم ایکس کی حیثیت سے بھی۔"

"کمال ہے" تہذیب بڑبڑائی "کیا اس شخص کے پاس الہ دین کا چراغ ہے؟"

"اس نے بلف کیا ہوگا چیف!" بڈ بولا "اور تم اعتراف کر بیٹھے ہوگے۔"

"میرا خیال ہے کہ تم سے کوئی کوتاہی ہوئی ہے۔ جس کے سبب وہ لوگ تم تک پہنچ گئے۔"

"مجھ سے" بڈ نے حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر کہا "یہ اچھا طریقہ ہے چیف! جب کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو سارا الزام بڈ بے چارے کے سر ڈال دو۔"

"میں نے اس معاملے پر بہت غور کیا ہے۔ یا تو ہم یہ مان لیں کہ جونز اپنے ساتھ واقعی الہ دین کا چراغ لے کر یہاں پہنچا ہے یا پھر یہ مانیں کہ اسے ہماری کسی کوتاہی سے فائدہ اٹھانے کا موقع ملا ہے۔ پہلی بات مانی نہیں جا سکتی اس لئے کہ یہ الف لیلوی دور نہیں ہے۔ دوسری بات قرین قیاس ہے۔ غلطی کسی سے بھی ہو سکتی ہے۔ ایگلز والے ہماری

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ناک میں پہلے ہی سے تھے لہٰذا انہوں نے پہلا موقع ملتے ہی ہمیں چھاپ لیا۔"

"ممکن ہے تم سے ہی کوئی ایسی غلطی ہوگئی ہو جس کی بنا پر ہمیں پہچان لیا گیا ہو" بڈ نے کہا۔

"اگر تمہارا واقعی یہ خیال ہے تو اپنے اس خیال کے حق میں کوئی دلیل پیش کرو۔"

"یہ طریقہ خوب ہے چیف! جب تم دوسرے پر الزام لگاؤ تو کسی دلیل کی ضرورت نہیں اور جب بات تم پر آنے لگے تو فوراً دلیلوں کا مطالبہ کرنے لگو۔ یہ کوئی انصاف تو نہ ہوا چیف!"

مجھے ہنسی آگئی۔ بڈ کے بات کرنے کا انداز ہی ایسا تھا کہ میرے لئے ہنسی روکنا دوبھر ہوگیا تھا "میں نے تمہیں پہلے ہی منع کیا تھا کہ یہاں شی گورائے میں مائیکرو پروجیکٹر حاصل کرنے کی کوشش مت کرنا..."

"لیکن میں نے اس کے لئے بہت محفوظ طریقہ اختیار کیا تھا چیف!" بڈ نے کہا۔

"اس وقت بحث اس بات سے نہیں ہے کہ تم نے کتنا محفوظ یا مخدوش طریقہ اختیار کیا تھا۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ پروجیکٹر کے حصول کے محض چند گھنٹوں کے اندر اندر تم دونوں کو چھاپ لیا گیا۔"

بڈ کا منہ کھل گیا۔ وہ لاجواب ہوگیا مگر بات ماننے کے لئے تیار نہیں تھا "کوئی اور ذریعہ بھی تو ہو سکتا ہے چیف!"

"اگر تمہارے ذہن میں کوئی اور امکانی ذریعہ ہو تو ہمیں بھی بتاؤ" میں نے کہا۔

"اس سے [illegible] بحث مت کرو" تہذیب نے کہا "الزام [illegible] یہ خود آرہا ہے اس لئے کبھی اپنی [illegible] نہیں کرے گا۔"

"اچھا چلو میں مان لیتا ہوں کہ مجھ سے ہی کوئی بے احتیاطی سرزد ہوئی ہے لیکن یہ تو بتاؤ کہ اس نے تمہیں علی بار خان کی حیثیت سے کس طرح پہچان لیا؟"

"یہ بات بہرحال حیران کن ہے اور فی الحال اس کا کوئی امکانی ذریعہ بھی نظر نہیں آتا" میں نے کہا۔

"ضرور تم سے بھی کوئی غلطی ہوئی ہے" بڈ نے بڑی سنجیدگی سے مجھ پر جوابی الزام عائد کیا۔

"ممکن ہے ہوگئی ہو" میں نے بے پروائی سے کہا "اب تو جو ہونا تھا ہو چکا۔ ہمیں آگے کی فکر کرنی چاہئے۔"

"جب اسے ہم لوگوں کی حقیقت معلوم ہوگئی تو پھر اس نے ہمیں چھوڑ کیوں دیا؟" تہذیب نے کہا۔

"ہائی کمان کی طرف سے اسے حکم ملا تھا کہ ہمیں کوئی گزند پہنچائے بغیر چھوڑ دیا جائے۔"

"یہ تو بڑی ناقابل فہم سی بات ہے۔ تم انہیں جس قدر نقصان پہنچا چکے ہو اس کے بعد تو انہیں تمہارے ساتھ کوئی رعایت برتنی ہی نہیں چاہئے تھی۔"

"مجھے مارنے کے لئے ان کی اتنی کوششیں ناکام ہو چکی ہیں کہ اب ان کا حوصلہ جواب دے چکا ہے۔ انہیں یقین ہی نہیں آتا کہ ان کی کوئی کوشش کامیاب ہو سکتی ہے۔ میرا خیال ہے رینڈل نے سوچا ہوگا کہ اب کی بار مجھے ہلاک کرنے کی کوئی ناکام کوشش کرنے کے بجائے اگر رہا ہی کر دیا جائے تو اس سے میرا اعتماد متزلزل ہو جائے گا۔ اس لئے کہ اس کی اس حرکت سے اس کی برتری ثابت ہوتی ہے میں تو یہی سوچوں گا ناکہ وہ مجھے مار سکتا تھا مگر اس نے نہیں مارا۔"

تہذیب چند لمحے کچھ سوچتی رہی پھر بولی "اس کا ایک پہلو اور بھی ہے۔ یہ قدم صرف اس صورت میں اٹھایا جا سکتا ہے جب انہیں یہ یقین ہو کہ تم ہر وقت ان کی نظروں میں رہو گے۔ اس کے بغیر انہیں اس اقدام سے نقصان کے سوا کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔ وجہ یہ ہے کہ تم زیادہ محتاط ہو جاؤ گے اور ان کا کام بجائے آسان ہونے کے اور بھی مشکل ہو جائے گا۔"

"تم نے بہت اچھا نکتہ اٹھایا ہے" میں نے کہا "ہمیں اس پر غور کرنا پڑے گا۔"

"وہ تو بعد کی بات ہے" تہذیب بولی "اس وقت تو صورت حال یہ ہے کہ ہمارا پورا پروگرام چوپٹ ہو چکا ہے اور ہمیں اپنی حکمت عملی از سر نو ترتیب دینا ہوگی۔"

"ایگلز کے مقامی ہیڈ کوارٹر سے فرار ہوتے وقت میرے ذہن میں ایک سرسری سا خاکہ تھا مگر اب مسٹر ساگا سے ملاقات کے بعد ایک بالکل نئی صورت حال پیدا ہوگئی ہے۔ میں نے سوچا تھا شی گورائے سے نکل جاؤں گا۔ جونز سے الجھنے کے بجائے تنظیم کے بڑوں سے نمٹوں گا۔ یہاں انرجی برباد کرنے کے بجائے کسی زیادہ کارآمد جگہ پر طبع آزمائی کی جائے لیکن اب اگر ہم یہاں سے یوں ہی چلے گئے تو یہ زیادتی ہوگی۔ ہم شی گورائے سے اس وقت جائیں گے جب یہاں ایگلز پر کاری ضرب لگا چکیں گے۔ ساگا کے مضبوط قلعے سے فائدہ نہ اٹھانا بدقسمتی ہوگی۔"

"تم نے بہت مناسب فیصلہ کیا ہے" ساگا نے خوش ہو کر کہا "اس یہودی تنظیم نے یہاں بہت بری طرح پنجے گاڑ رکھے ہیں۔ مقامی لوگوں کا استحصال بھی ہو رہا ہے مگر معلوم

نہیں کیوں حکومت نے اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ رکھی ہے۔"

"پٹی نہیں باندھ رکھی مسٹر ساگا" میں نے کہا "انہیں سب معلوم ہے کہ یہاں کیا ہو رہا ہے لیکن اس میں ان کا بھی فائدہ ہے۔ جنرل بل کو بے شمار ایسے ملکوں کی حمایت حاصل ہے جہاں یہودی نواز حکومتیں قائم ہیں۔ عوام کو اگر نقصان پہنچتا ہے تو پہنچتا رہے' اسے تو فائدہ پہنچ رہا ہے۔"

"بہرحال اب مجھے یقین ہو چلا ہے کہ یہاں ایگلز کے آخری ایام کا آغاز ہو گیا ہے۔ اس لئے کہ تم نے ان کے خلاف کارروائی کرنے کا تہیہ کر لیا ہے" ساگا نے کہا۔

"وہ تو ٹھیک ہے ساگا! ہم اس یقین کے ساتھ ہی کام کریں گے کہ کامیابی ہمارے حصے میں آئے گی لیکن تم غور کر لو اس لئے کہ اس کے نتائج تمہارے حق میں خراب بھی ہو سکتے ہیں۔"

"مجھے معلوم ہے۔" ساگا نے بڑے اطمینان سے کہا "لیکن تم بے فکر رہو۔ یہاں کی پولیس میں اتنی ہمت نہیں ہے کہ وہ ادھر کا رخ بھی کر سکے۔ ایگلز والوں نے اگر اس طرف کا رخ کرنے کی کوشش کی تو انہیں بھی معلوم ہے کہ اس کا انجام کیا ہوگا۔ تم دیکھ ہی رہے ہو کہ میرا یہ قلعہ ایگلز کے ہیڈ کوارٹر سے بھی زیادہ مضبوط ہے۔"

"مسٹر ساگا ایک باحوصلہ آدمی ہیں علی! یہ پوری طرح ہمارا ساتھ دیں گے" تہذیب نے کہا "تم یہ بتاؤ کہ تم نے ان کی بیخ کنی کرنے کے لئے کیا لائحہ عمل طے کیا ہے۔"

"ہم براہ راست ہیڈ کوارٹر پر حملہ کریں گے" میں نے کہا "اس کے لئے ہمیں جن بنیادی معلومات کی ضرورت ہوگی وہ مادام کلارا فراہم کرے گی۔ جونز سے یہی ایک غلطی ہوگئی کہ اس نے مادام کلارا کو ہمارے بارے میں کچھ نہیں بتایا۔ اس کی اس حرکت سے صاف ظاہر ہے کہ وہ بے پناہ اوور کانفیڈنس کا شکار ہے۔ شاید وہ سمجھ رہا تھا کہ ہم اس کی نظروں سے بچ کر کہیں جا ہی نہیں سکتے۔ اس نے سوچا ہوگا کہ جب اس کا جی چاہے گا وہ مادام کلارا کو بھی پکڑ لے گا لیکن اس کا یہی بے جا اعتماد اسے لے ڈوبا۔ اب ہم اس کی پہنچ سے باہر نکل چکے۔"

"جونز کو بھی اندازہ ہوگا کہ تم مادام کلارا سے معلومات حاصل کر کے اس کے خلاف کارروائی کر سکتے ہو؟" تہذیب نے کہا۔

"یہ لوگ خوش فہمیوں کا شکار رہتے ہیں اور ہم ان کی خوش فہمیوں سے بھرپور فائدہ اٹھائیں گے۔ مادام کلارا پر میں ابھی اپنی حقیقت ظاہر نہیں کروں گا۔ تم اس سے دور ہی رہنا تاکہ وہ تمہاری طرف سے مشکوک نہ ہونے پائے اور بڈ تو ہے ہی پروفیسر زارا کے میک اپ میں۔ کلارا سے دھوکے سے ہی کچھ معلوم کیا جا سکتا ہے اور چونکہ وہ ایڈم زی فلوک پر اندھا اعتماد کرتی ہے اس لئے اسے سب کچھ بتا دے گی۔"

"تم کیا معلوم کرنا چاہتے ہو علی؟" ساگا نے کہا "مجھے بھی ایگلز کے بارے میں اچھی خاصی معلومات ہیں۔"

"جو کچھ میں جاننا چاہتا ہوں وہ تمہارے علم میں نہیں ہو سکتا" میں نے کہا "میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ ہیڈ کوارٹر کی حفاظت کے لئے کیا انتظامات کئے گئے ہیں؟"

ساگا میرا منہ دیکھنے لگا "واقعی یہ بات تو میرے علم میں نہیں ہے" اس نے کہا۔

"اور یہی بات سب سے زیادہ اہم ہے۔ یہ بات تو طے شدہ ہے کہ حفاظتی انتظامات غیر معمولی نوعیت کے ہیں۔ جب تک ہم ان سے پوری طرح واقف نہیں ہوں گے انہیں توڑ کیسے سکیں گے؟"

"میرے خیال میں تو اس کی کوئی خاص ضرورت نہیں ہے" ساگا نے کہا "اس جدید دور میں کوئی آخر کس حد تک حفاظتی انتظامات کر سکتا ہے۔ یہ تو میزائلوں اور راکٹ لانچر وغیرہ کا دور ہے۔ ہم بے خبری میں ان پر دھاوا بول سکتے ہیں۔ رات کی تاریکی میں پوری قوت سے اچانک ان پر حملہ کیا جائے اور پوری عمارت کو خاک کے ڈھیر میں تبدیل کر دیا جائے۔ انہیں سنبھلنے تک کا موقع نہیں ملے گا۔"

"میں متفق ہوں مسٹر ساگا" بڈ نے بڑے جوش سے کہا "میں تو چیف سے یہ بات پہلے بھی کہتا رہا ہوں مگر یہ مانتے ہی نہیں۔"

"اگر یہ سب کچھ اتنا آسان ہے تو یہ کام تو تم خود بھی کر سکتے تھے" میں نے ساگا سے کہا "اس کے لئے تمہیں کسی اور سے مدد لینے کی کیا ضرورت ہے؟"

"سچی بات یہ ہے کہ مجھے ایگلز سے خوف محسوس ہوتا ہے حالاں کہ میں جانتا ہوں کہ اگر میری تجویز کردہ صورت پر عمل کیا جائے تو کامیابی یقینی ہے مگر اس کے باوجود میرے اندر اتنی ہمت نہیں تھی۔ معلوم نہیں کیا بات ہے کہ تم سے ملتے ہی میرے اندر ایک عجیب سی توانائی پیدا ہوگئی ہے۔ اب مجھے کوئی خوف نہیں محسوس ہو رہا۔ یوں لگتا ہے جیسے ہم کچھ ہی قدم کیوں نہ اٹھائیں' کامیابی ہمارے قدم چومے گی۔"

"اس طریقہ کار میں سو فیصد کامیابی کی توقع نہیں ہے۔ ہمیں کوئی بہتر طریقہ سوچنا پڑے گا" میں نے کہا "ویسے بھی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دور سے حملہ کرکے بھاگ نکلنا بہادری کی علامت نہیں ہے۔"

"ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمہارے ذہن میں کوئی خاص منصوبہ ہے" ساگا نے مجھے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں نے کہا تھا کہ منصوبہ بنانے کے لئے مجھے بنیادی معلومات کلارا فراہم کرے گی لہٰذا میں پہلے اس سے مل لوں؟" میں نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"تم جا کہاں رہے ہو؟" ساگا نے کہا "ہم نے بڑے اہتمام سے تمہارے لئے دوپہر کے کھانے کا بندوبست کیا ہے۔"

"آئندہ کوئی اہتمام مت کرنا ساگا! مجھ جیسے لوگوں کو ایسے تعیشات سے دور رہنا پڑتا ہے تاہم اس وقت کا کھانا میں کلارا کے ساتھ کھاؤں گا۔ میرے لئے کھانا وہیں بھجوا دینا۔"

کلارا جلی بھنی بیٹھی تھی "آخر ایسی کون سی باتیں ہیں جو تم میرے سامنے نہیں کرسکتے تھے۔ میں نے تو خود کو تمہارے رحم و کرم پر چھوڑ دیا ہے۔ اس کے باوجود تمہاری بے اعتباری کا یہ عالم ہے؟"

میں نے کلارا کے شانے پر ہولے سے تھپکی دے کر اسے پُرسکون کرنے کی کوشش کی "بدگمانی اچھی چیز نہیں ہوتی کلارا! ایڈم ڈی فلوک جو کچھ بھی کرتا ہے خالی از علت نہیں ہوتا۔ ہوسکتا ہے میرا جو اقدام تمہیں ناگوار گزرے وہ تمہارے ہی حق میں بہتر ہو۔ بعض باتوں کا علم میں نہ آنا فائدے مند بھی تو ہوتا ہے۔"

"میرے پاس فی الحال کوئی چارہ بھی نہیں ـــــ میں تم پر اعتماد کرنے کے لئے مجبور ہوں۔"

"ہم ایک بڑی طاقت ور تنظیم سے نبرد آزما ہونے جارہے ہیں۔ اگر ہم آپس میں ہی ایک دوسرے سے بدظن ہوجائیں گے تو مقابلہ کیا خاک کریں گے۔"

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو لیکن سوال یہ ہے کہ میں تو اسی بات کی مخالف ہوں کہ اینگلز سے تصادم کا خطرہ مول لیا جائے" کلارا نے کہا پھر یکایک چونک کر بولی "اور یہ تم کہاں چلے آئے۔ ساگا تو اینگلز کا مخالف ہے۔"

"تو کیا یہ اچھی بات نہیں ہے" میں نے کلارا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا "اگر یہ بات تمہیں نامناسب لگی ہے تو میں اینگلز کے کسی حامی کے پاس پناہ لینے کی کوشش کروں۔"

"میرا مطلب نہیں تھا" کلارا ... "اینگلز کے خلاف ہونے کی وجہ سے وہ مجھے بھی برداشت نہیں کرے گا۔"

"یہ تمہاری غلط فہمی ہے کلارا! اور اگر تمہارا خدشہ درست مان لیا جائے تو بھی تم میک اپ میں ہو۔ وہ تمہیں پہچان نہیں سکے گا۔"

"وہ مجھے آواز کے ذریعے تو شناخت کرسکتا ہے۔ اس وقت بھی وہ مجھے گھور گھور کر دیکھ رہا تھا۔ شاید میری آواز سن کر اسے مجھ پر کچھ شبہ ہوگیا ہے۔"

میں نے ایک طویل سانس لی۔ کلارا نے یقیناً ماضی میں ساگا کے ساتھ کچھ ایسی زیادتیاں کی ہوں گی جن کے نتیجے میں اب اسے ساگا سے اپنی جان کا خطرہ لاحق تھا۔

"بھول جاؤ کہ اس کی طرف سے تمہیں کوئی خطرہ لاحق ہے" میں نے کہا "میں اسے بتا چکا ہوں کہ تم دراصل مادام کلارا ہو۔"

"یہ ـــ یہ تم نے بہت برا کیا" کلارا نے مضطربانہ انداز میں کہا "جانتے ہو ماضی میں......"

"ماضی کی باتیں ماضی میں دفن کردو" میں نے اس کی بات کاٹ دی "میں جانتا ہوں کہ ساگا ماضی میں اینگلز کا رکن رہ چکا ہے لیکن یہ جاننے کے بعد کہ اب تم نے اینگلز سے ناتا توڑ لیا ہے وہ تمہارے خلاف نہیں رہا۔"

"تم ساگا کو کب سے اور کیسے جانتے ہو" کلارا نے مجھے غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"یہ جان کر تمہیں کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ ایڈم ڈی فلوک اپنے کام کے لوگوں کو ڈھونڈ نکالنے کا ماہر ہے۔"

"لیکن اگر تم یہ سمجھ رہے ہو کہ ساگا کی ... سے تمہیں کچھ تقویت حاصل ہوجائے گی تو یہ تمہاری غلط فہمی ہے۔ وہ اینگلز سے ٹکرانے کا اہل نہیں ہے۔ یہ ضرور ہے کہ یہ جگہ ہمارے لئے ایک بہترین پناہ گاہ ضرور ثابت ہوسکتی ہے۔"

"پناہ تو اب وہ لوگ لیں گے جو اینگلز کے کرتا دھرتا ہیں۔ میں جونز کو سبق دینے کے لئے کوئی قابل عمل منصوبہ بنانا چاہتا ہوں۔ تم اس سلسلے میں میری مدد کرسکتی ہو؟"

"کوئی مدد نہیں کرسکتی سوائے اس کے کہ تمہیں اینگلز سے اور جونز سے دور رہنے کا مخلصانہ مشورہ دوں۔"

"تمہارے خیال میں ایسا کوئی طریقہ ہے جس کے ذریعہ عمارت کے اندر داخل ہوا جاسکے؟"

"نہیں" کلارا نے نفی میں سر ہلایا "داخل ہونا تو بہت دور کی بات ہے اگر کوئی شخص احاطے میں بھی گھسنے کی کوشش کرے گا تو نہ صرف اندر والوں کو فوراً پتا چل جائے گا بلکہ فوری کارروائی کا بھی آغاز ہوجائے گا۔"

"احاطے کی دیواروں کی بلندی بارہ فٹ تو ضرور ہوگی۔ اس کے اوپر ڈھائی تین فٹ بلند خاردار تاروں کی باڑھ بھی لگی ہوئی ہے ان تاروں میں کرنٹ تو نہیں ہوتا۔"

"بالکل ہوتا ہے" کلارا نے کہا "لیکن کسی کے وہاں تک پہنچنے کی نوبت نہیں آسکتی۔ دیواروں میں ایسے خفیہ آلات نصب ہیں جو دیوار پر چڑھنے کی کوشش کرنے سے پہلے ہی نشان دہی کردیتے ہیں کہ کوئی شخص دیوار کے نزدیک موجود ہے۔ یہ اطلاع براہ راست مرکزی کنٹرول روم میں موصول ہوتی ہے۔"

"مرکزی کنٹرول روم عمارت کے اندر کس جگہ واقع ہے؟" میں نے پوچھا۔

"مرکزی کنٹرول روم دو ہیں" کلارا نے بتایا "ایک تو خواب گاہ سے ملحق ہے۔ وہی خواب گاہ، جس پر تم مجھ سے ملتے رہے ہو۔ دوسرا تہ خانوں میں واقع ہے۔"

"اس سارے سسٹم کی بنیاد ... الیکٹرک ہی ہوگی؟" میں نے کہا۔

"ہاں" کلارا ہنس کر بولی "لیکن اگر تم یہ سوچ رہے ہو کہ عمارت کا برقی نظام فیل کرکے اندر گھسنے کی کوئی سبیل نکال لوگے تو یہ تمہاری خام خیالی ہے۔ وہاں آج تک بریک ڈاؤن نہیں ہوا۔ وجہ یہ ہے کہ وہاں کا کنکشن عام بجلی ... سے نہیں لیا گیا بلکہ اس کے لئے مرکزی پاور ہاؤس سے براہ راست زیر زمین کیبل ڈالا گیا ہے۔"

"فرض کرو اس کے باوجود کسی وجہ سے اگر بریک ڈاؤن ہوجائے تو؟" میں نے تیزی سے پوچھا۔

"اسٹینڈ بائی جنریٹر موجود ہیں" کلارا نے بتایا "لیکن چوں کہ کئی برس کے دوران ایک بار بھی اس کی ضرورت پیش نہیں آئی اس لئے ممکن ہے اسے اسٹارٹ کرنے میں کچھ وقت صرف ہوجائے۔"

اس وقت میرا ذہن بہت تیزی سے کام کررہا تھا۔ یہ بات ثابت ہوگئی تھی کہ اگر کسی طرح بریک ڈاؤن کردیا جائے تو عمارت کے اندر داخل ہونا ممکن ہے۔ اسٹینڈ بائی جنریٹر اسٹارٹ ہونے میں زیادہ سے زیادہ پانچ منٹ صرف ہوتے۔ غور یہ کرنا تھا کہ اس قلیل سے وقفے سے کیا فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ مسئلہ صرف برقی نظام کا نہیں تھا۔ بارہ فٹ بلند دیوار اور اس کے اوپر لگی ہوئی خاردار باڑھ بھی تھی۔ اس کے بعد احاطے میں محافظوں سے نمٹنے کا مسئلہ تھا۔ پھر اصل عمارت تک پہنچنا اور اس میں داخل ہونا اس کے بعد اپنی بقا کا مسئلہ تھا۔ کیا پانچ منٹ کے دوران اتنے بہت سے کام ہوسکتے تھے؟

"دیکھا تم سوچ میں پڑ گئے نا" کلارا نے کہا "میں تو پہلے ہی کہہ رہی تھی کہ اس عمارت میں گھسنا ممکن نہیں ہے۔"

"ابھی میں نے کوئی حتمی نتیجہ اخذ نہیں کیا ہے" میں نے کہا "یہ بتاؤ کہ تمہاری خواب گاہ تو پوری طرح محفوظ ہے نا ــــ میرا مطلب ہے وہاں تو کوئی حفاظتی نظام نہیں ہے؟"

"اب وہ میری خواب گاہ کہاں" کلارا نے ایک سرد آہ بھر کے کہا "نہیں، وہاں تک پہنچنے کے بعد اس قسم کا کوئی خطرہ نہیں رہتا۔"

"اور عمارت کی راہداریوں اور دیگر کمروں کی کیا صورت حال ہے؟"

"دروازے سے گزر کر اندر داخل ہونے والے شخص کی نشان دہی نہیں ہوتی۔ پورا نظام ایک کمپیوٹر سے منسلک ہے۔ اگر کوئی شخص کسی اور راستے سے اندر داخل ہو تو مرکزی کمپیوٹر خود کار طریقے سے اس کی اطلاع مرکزی کنٹرول روم میں پہنچادے گا اور مرکزی کنٹرول روم کا عملہ فوراً مستعد ہوجائے گا۔ مرکزی کنٹرول روم میں نصب ... ٹیروں پر عمارت کا چپہ چپہ دیکھا جاسکتا ہے۔ چناں چہ جب کوئی شخص ہیلی کاپٹر کے ذریعے عمارت کی چھت پر اترتا ہے تو اسے سیڑھیوں کے ذریعے اندر آنے کے لئے دو بٹن دبانے پڑتے ہیں۔ چھت کے دروازے کے پاس دو عدد بٹن نصب ہیں۔ ایک کا رنگ سرخ ہے اور دوسرے کا سبز ـــــ سبز رنگ کا بٹن دروازہ کھولنے کے کام آتا ہے۔ بالفرض کوئی شخص کسی طرح چھت پر پہنچنے میں کامیاب ہوجاتا ہے تو وہ زینوں کا دروازہ کھولنے کے لئے سبز بٹن دبائے گا جس سے دروازہ تو کھل جائے گا اور وہ عمارت میں داخل بھی ہوجائے گا لیکن وہ پھنس جائے گا۔ اس لئے کہ اگر سرخ رنگ کے بٹن کو دوبارہ نہ دبایا جائے تو کمپیوٹر اس بے ضابطگی کی نشان دہی کردے گا۔ سرخ رنگ کا بٹن عموماً خطرے کی علامت ہوا کرتا ہے اور ناواقف شخص کبھی کوئی ایسا بٹن نہیں دبائے گا جس کا رنگ سرخ ہو۔"

"تم اتنی ہی قیمتی معلومات فراہم کررہی ہو جتنی قیمتی معلومات حاصل ہونے کی مجھے تم سے توقع تھی" میں نے کہا "کیا چھت پر ہمیشہ ہیلی کاپٹر موجود رہتا ہے؟"

"صرف اس صورت میں نہیں ہوتا جب مقامی سربراہ اس پر کہیں گیا ہوا ہو۔ یہ ممکن نہیں ہے کہ سربراہ تو موجود ہو اور ہیلی کاپٹر نہ ہو۔"

Shaheen ... SAHIWAL

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"تم نے بتایا کہ اگر کوئی شخص عمارت کے مرکزی دروازے سے اندر داخل ہو تو کمپیوٹر اسے خود کار طریقے سے محفوظ کر لیتا ہے اور کسی قسم کا سگنل نہیں دیتا۔ سوال یہ ہے کہ اگر بریک ڈاؤن ہو جائے اور اسی دوران کوئی شخص اندر داخل ہو تو کیا ہو گا؟"

"کمپیوٹر تو اپنی میموری کے مطابق کام کرے گا" کلارا نے جواب دیا "فرض کرو کوئی شخص پہلے سے اندر موجود ہے۔ اگر وہ کسی طرح کمپیوٹر سے بچ کر باہر نکل جائے اور پھر دوبارہ اندر داخل ہو تو کمپیوٹر سگنل نشر کر دے گا۔"

"میں سمجھ گیا۔ تمہارے کہنے کا خلاصہ یہ ہے کہ کمپیوٹر کسی بھی بے ضابطگی پر سگنل نشر کر سکتا ہے۔"

"بالکل" کلارا نے سر ہلایا "یہ سہولت ہمیں کسی اور طرح میسر نہیں آ سکتی تھی۔ کمپیوٹر تو خود کار طریقے سے یہ کام خود ہی کر لیتا ہے۔"

"اس کا مطلب یہ ہوا کہ لائٹ جانے کے دوران میں کمپیوٹر کا نظام درہم برہم ہو جائے گا اس لئے کہ کوئی نہ کوئی تو اندر سے باہر جائے گا باہر سے اندر آئے گا اور چوں کہ کمپیوٹر بند ہو گا لہٰذا اسے علم ہی نہیں ہو سکے گا کہ کیا تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں۔"

"تم کس چکر میں ہو پیارے ایڈم! یہ بہت بڑا معاملہ ہے۔ اس میں ہاتھ نہ ہی ڈالو تو بہتر ہو گا۔"

"بے فکر رہو میں اپنا برا بھلا اچھی طرح سمجھتا ہوں" میں نے کہا "مجھے صرف اتنا اور بتا دو کہ احاطے کی دیواروں سے کم از کم کتنی دور رہا جائے کہ تمہارے خفیہ آلات حرکت میں نہ آئیں اور دیواروں کی مضبوطی کس قدر ہے۔"

"کم از کم دس فٹ کی دوری تو ضروری ہے" کلارا نے کہا "اور دیواریں اگرچہ خاصی مضبوط ہیں مگر کنکریٹ کی نہیں ہیں۔ ایک چھوٹا سا دستی بم بھی ان میں سے راستہ بنانے کے لئے کافی ہو سکتا ہے۔"

"شکریہ کلارا! تم نے مجھے بہت قیمتی معلومات فراہم کی ہیں۔ میں کوشش کروں گا کہ جلد از جلد کوئی خوش خبری تمہارے گوش گزار کر سکوں۔"

❂❂❂❂❂✱✱❂❂❂

"حفاظتی انتظامات غیر معمولی ہیں چیف!" بڈ نے تفصیلات سننے کے بعد تبصرہ کیا "میرا خیال ہے مسٹر ساگا کی تجویز ہی ٹھیک ہے۔ ان پر راکٹوں کی بوچھاڑ کر دی جائے۔"

"مجھے شدید حیرت ہے" ساگا نے کہا "میں نے ان لوگوں کے درمیان خاصا طویل وقت گزارا ہے مگر مجھے کبھی اندازہ بھی نہیں ہو سکا کہ وہاں اس قدر سخت حفاظتی انتظامات ہیں۔"

"اگرچہ شی گورائے میں انہیں کوئی خطرہ نہیں ہے لیکن اس کے باوجود یہ لوگ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر نہیں بیٹھے" میں نے کہا "اور اس کی وجہ شاید یہ ہو کہ انہیں حکومت تبدیل ہوتے ہی شدید خطرات سے دوچار ہونے کا اندیشہ ہو۔"

"کسی بات کی وجہ کچھ ہی کیوں نہ ہو علی الفی الوقت تو ہمیں ان کے ہیڈ کوارٹر پر کاری ضرب لگانے کے لئے کچھ سوچنا ہے" تہذیب بولی۔

"میں ایک منصوبہ بنا تو چکا ہوں مسٹر ساگا لیکن مجھے نہیں معلوم کہ اس پر عمل ہو سکے گا یا نہیں.... مجھے زیر زمین برقی کیبل کی گزرگاہ کا نقشہ درکار ہو گا۔"

بڈ اچھل پڑا "تمہارا ذہن بہت تیزی سے کام کرتا ہے چیف!" اس نے کہا "ہو سکتا ہے یہ بات میرے ذہن میں بھی آتی مگر دیر سے آتی۔"

"میرے خیال میں اس نقشے کا حصول زیادہ مشکل ثابت نہیں ہو گا" ساگا نے کہا۔

"یہ بہت معمولی سا کام ہے ساگا" میں نے کہا "لیکن اس میں رازداری بے حد ضروری ہے۔ اگر ان لوگوں کو بھنک بھی پڑ گئی تو میرا منصوبہ خاک میں مل جائے گا۔"

"میں سمجھتا ہوں علی" ساگا نے کہا "اور میں کوئی ایسا بندوبست کرنے کی کوشش کروں گا کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہونے پائے۔"

"فرض کرو نقشہ حاصل ہو گیا تو تم کیا کرو گے؟" تہذیب نے پوچھا۔

"سب سے پہلے تو ہمیں اس میں کوئی ایسا مقام تلاش کرنا ہو گا جو ویران ہو تاکہ اس مقام پر کھدائی کر کے کیبل کو ہی اڑا دیا جائے اس طرح ہمارا ایک مسئلہ تو حل ہو جائے گا۔ عمارت اندھیرے میں ڈوب جائے گی اور وہاں کا پورا حفاظتی نظام جس کی بنیاد الیکٹرانکس پر رکھی گئی ہے ناکارہ ہو جائے گا۔"

"عمارت کے احاطے میں مسلح محافظ بھی ہوتے ہیں" تہذیب نے کہا "تم نے ان سے نمٹنے کی کیا تدبیر سوچی ہے۔"

"اس کے لئے بڈ اور ساگا کی ترکیب پر عمل کیا جائے گا" میں نے مسکرا کر کہا "عمارت پر سامنے کے رخ سے اچانک حملہ کیا جائے گا۔ یہ حملہ بھرپور قوت سے ہو گا تاکہ ان لوگوں کی توجہ ایک ہی جانب مبذول ہو جائے۔ اس حملے کے ایک منٹ کے اندر اندر بریک ڈاؤن ہو جائے گا لائٹ جاتے ہی تقریباً آدھے منٹ کے لئے حملے میں انتہائی شدت پیدا کی جائے گی۔ اس کے بعد حملہ آور اتنا کریں گے کہ انہیں خود کوئی نقصان نہ پہنچنے پائے۔ پھر جیسے ہی لائٹ آئے گی حملہ آور فرار ہو جائیں گے۔"

"یہ تو وہی بات ہوئی جو میں پہلے ہی کہہ رہا تھا" ساگا نے کہا "اور اس میں لائٹ اڑانے کی بھی کوئی ضرورت نہیں ہے۔"

"تم سمجھے نہیں مسٹر ساگا" بڈ بولا "جس وقت سامنے کے رخ سے حملہ ہو گا اور عمارت کے احاطے میں افراتفری مچی ہوئی ہو گی اس دوران چیف عقب سے اندر گھسنے کی کوشش کریں گے۔"

"اوہ" ساگا کے ہونٹ دائرے کی صورت میں سکڑ گئے "عقبی حصے سے کتنے افراد عمارت میں داخل ہوں گے؟"

"میں تنہا عمارت میں گھسوں گا۔ میرے ساتھ کوئی اور نہیں ہو گا" میں نے کہا۔

"لیکن یہ مناسب نہیں ہو گا" ساگا نے تشویش سے کہا "تمہیں وہاں کسی ناگہانی صورت حال سے پالا پڑ سکتا ہے۔"

"میں پوری تیاری کے ساتھ جاؤں گا اور میری انتہائی کوشش یہ ہو گی کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہونے پائے۔ میں وہاں کئی بار جا آ چکا ہوں۔ اندر کے راستے میرے لئے اجنبی نہیں ہیں۔"

"راستے تو میرے لئے بھی اجنبی نہیں ہیں" ساگا نے کہا "تم مجھے اپنے ساتھ ہی لے چلنا۔ ناگہانی صورت حال سے نمٹنے کے لئے میں خنجر استعمال کیا کرتا ہوں۔ یہ شور بھی نہیں کرتے اور مجھے دھوکا بھی نہیں دیتے۔"

"خنجر بازی میں تمہاری مہارت کا دل سے معترف ہوں مسٹر ساگا لیکن ہمیں صرف اندر ہی نہیں گھسنا بلکہ واپس بھی نکلنا ہے۔ کوئی اور میرے ساتھ ہو گا تو میرا کام آسان ہونے کے بجائے دشوار ہو جائے گا۔"

"تمہاری مرضی" ساگا نے بڑی مایوسی سے کہا "لیکن اتنا تو بتا دو کہ تم اندر جا کر کیا کرنے کا ارادہ رکھتے ہو؟"

"وہاں زیادہ سے زیادہ تباہی پھیلانے کی کوشش کروں گا اور جونز کو زندہ گرفتار کرنے کی کوشش کروں گا تاکہ اس کے ساتھ شایان شان سلوک کیا جا سکے۔ اس نے مجھے مروانے کی کوشش کی تھی۔ میں اسے بتاؤں گا کہ مجھ سے الجھنے والے کا انجام کیا ہوتا ہے۔"

"بڈ تمہارا قابل اعتماد ساتھی ہے چیف! اس کو ساتھ لے چلو۔ شاید کسی کام آ جائے۔"

"منصوبے پر عمل کرنے کے لئے ساگا کے آدمی ہوں گے۔ اسلحہ ساگا فراہم کرے گا اور منصوبے پر عمل درآمد کی نگرانی تم اور تہذیب کرو گے۔ ہر ایک کے حصے میں کچھ کام آئیں گے اور ہر ایک اپنی جگہ بے حد اہم کردار ادا کرے گا لہٰذا میرا خیال ہے کسی کو شکایت نہیں ہونی چاہئے۔"

میری بات سن کر سب خاموش ہو گئے۔ ذرا دیر بعد اس سکوت کو ساگا نے توڑا "میں اپنے حصے کا کام شروع کرنے جا رہا ہوں۔ کوشش کروں گا کہ شام تک مطلوبہ نقشہ میسر آ جائے۔"

ساگا نے کام کر دکھایا۔ اس کے آدمی نہ صرف مطلوبہ نقشہ لے کر آئے تھے بلکہ متعلقہ سیکشن کے انچارج کو بھی اغوا کر لائے تھے۔ میں نے انچارج کو بھی اپنے پاس ہی بٹھا لیا۔ وہ بے حد نروس نظر آ رہا تھا۔

"مجھ سے... مجھ سے دس ہزار کا وعدہ کیا گیا تھا اس لئے میں رسک لے کر یہ نقشہ نکال لایا جو ٹاپ سیکرٹ نوعیت کا ہے۔ مگر مجھے ادائیگی کرنے کے بجائے تم نے مجھے بھی اغوا کرا لیا۔"

"تمہارے علاوہ یہ بات اور کتنے لوگوں کے علم میں ہے کہ تم نے یہ نقشہ اڑایا ہے؟" میں نے پوچھا۔

"اگر کسی کو اس کی بھنک بھی پڑ گئی تو میں کم از کم ملازمت سے تو ضرور نکال دیا جاؤں گا" اس نے ہانپتے ہوئے کہا "مجھ پر رحم کرو اور مجھے جانے دو۔ زندگی میں پہلی بار میں نے لالچ میں آ کر ایسی حرکت کی ہے۔"

"تم نے بہت بڑا کام کیا ہے دوست" میں نے نقشہ اپنے سامنے پھیلاتے ہوئے کہا "دس ہزار کی تو اس کام کے مقابلے میں کوئی حیثیت ہی نہیں ہے۔"

"مجھے رقم سے کوئی سروکار نہیں ہے" اس نے رو دینے والے انداز میں کہا "معلوم نہیں تم لوگ میرے ساتھ کیا کرنا چاہتے ہو۔ میں وقت پر گھر پہنچنے کا عادی ہوں۔ نہیں پہنچوں گا تو میری بیوی بچے پریشان ہو جائیں گے۔"

"تم بے فکر رہو، تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچے گا" میں نے نقشے پر نظریں دوڑاتے ہوئے کہا سرسری نظروں سے دیکھنے پر ہی مجھے اس میں اپنے مطلب کی ایک جگہ نظر آ گئی۔ تہذیب، بڈ اور ساگا بھی نقشے پر جھکے ہوئے تھے۔

"میرا خیال ہے اس جگہ پر ایک برساتی نالا ہے" میں نے ساگا سے کہا "اور یہ جگہ کسی قدر ویران بھی ہے۔"

"ہاں" ساگا نے اثبات میں سر ہلایا "اگر تمہارا ارادہ کھدائی کرنے کا ہے تو اس سے بہتر جگہ اور کوئی نہیں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوگی۔"

"تم لوگ کس چکر میں ہو" انچارج نے خوف زدہ لہجے میں پوچھا "میں تو سمجھ رہا تھا تم کسی ایسے دولت مند کے لئے یہ نقشہ حاصل کرنا چاہ رہے ہو جو بار بار کے بریک ڈاؤن سے بچنے کے لئے خود بھی ہر قسم کی کوئی لائن ڈلوانا چاہتا ہے۔"

"میرا خیال ہے تمہیں ایک رات سے زیادہ ہماری تحویل میں نہیں رہنا پڑے گا" میں نے اس سے کہا "اور یہ بھی ہم محض احتیاطاً ہی کر رہے ہیں۔ اگر کسی کے کانوں میں بھنک بھی پڑ گئی تو ہمارا منصوبہ ناکام ہو جائے گا۔"

"نہیں نہیں۔۔۔ تم جھوٹ بول رہے ہو۔ اپنا کام پورا کرنے کے بعد تم لوگ مجھے زندہ نہیں چھوڑو گے۔"

"بڑے ڈرپوک آدمی ہو یار" میں نے ہنس کر کہا "ارے بابا اگر تمہیں مارنا ہی مقصود ہوتا تو اب تک بھی زندہ رکھنے کی کیا ضرورت تھی لیکن تمہیں مار کر ہمیں کیا حاصل ہو جائے گا۔"

"تم، تم جھوٹ بول رہے ہو۔ تم لوگ مجھے مار دو گے۔ میں نے تمہارا ٹھکانہ دیکھ لیا ہے۔ تم مجھے ہرگز زندہ واپس نہیں جانے دو گے۔"

"بہت ذہین آدمی ہو" میں نے متحیرانہ لہجے میں کہا "یہ تو ہم نے سوچا ہی نہیں تھا واقعی واپس جا کر تم ہماری نشان دہی کر کے ہمیں پھنسوا دو گے۔ تمہاری زندگی واقعی ہماری بقا کے لئے خطرہ ہے۔"

اس کا چہرہ تاریک ہو گیا۔ یوں جیسے وہ یہ انکشاف کر کے پچھتا رہا ہو۔

"یار تم کیوں خواہ مخواہ اپنے ذہن کو تھکا رہے ہو۔ ایک بار کہہ دیا کہ کل صبح ہم تمہیں چھوڑ دیں گے۔ اگر تم نے ہماری نشان دہی کرنے کی حماقت کی تو خود بھی مارے جاؤ گے۔ آخر نقشہ تو تم نے ہی ہمیں فراہم کیا ہے لہٰذا یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ تم ہمارے بارے میں کسی کو مطلع کرنے کی حماقت کرو۔ رہا تمہارے بیوی بچوں کا سوال تو ہم تمہارے گھر پیغام بھجوا دیتے ہیں کہ آج رات تم کسی ضروری کام کی وجہ سے گھر نہیں آسکو گے۔"

میں نے ساگا کو ہدایت کی کہ وہ انچارج کے لئے کسی آرام دہ جگہ رہائش کا بندوبست کرے اور اسے رات کے پہلے ہی پیر خواب آور دوا دے کر سلا دیا جائے تاکہ اسے صبح ہی صبح یہاں سے رخصت کیا جا سکے۔

"برساتی نالہ ان دنوں بالکل خشک پڑا ہوا ہوگا اس لئے کھدائی کے کام میں ہمیں کوئی دشواری نہیں ہوگی" ساگا نے کہا۔

"یہ تو اور بھی اچھی بات ہے" میں نے کہا "لیکن برساتی نالے کے نیچے کیبل ذرا زیادہ گہرائی سے گزارا گیا ہے اس لئے کھدائی بھی زیادہ کرنی پڑے گی۔"

"اس کی پرواہ مت کرو" ساگا نے بے پروائی سے کہا "کھدائی کتنی ہی زیادہ کیوں نہ ہو اس میں بہت زیادہ وقت نہیں لگے گا۔"

"برساتی نالے کے نیچے سے گزارے جانے کے باعث کیبل کے تحفظ کے لئے کنکریٹ کے پائپ بھی استعمال کئے گئے ہوں گے اس لئے ہمیں زیادہ طاقت ور ریموٹ کنٹرول بم استعمال کرنے پڑیں گے۔" میں نے کہا۔

"تم فکر مت کرو مجھے ایسے کسی دن کی آمد کی توقع تھی اس لئے میں ایک عرصے سے اسلحہ جمع کر رہا تھا۔ اس اسلحے کا بے دریغ استعمال ہوگا۔"

"اندھیرا پھیلتے ہی کام شروع ہو جانا چاہئے تاکہ رات گیارہ بجے تک ہم کیبل کے ساتھ ریموٹ کنٹرول بم فٹ کر چکے ہوں۔ ہمارا اصل ایکشن رات ایک بجے شروع ہوگا۔"

"جو کام تم ریموٹ کنٹرول بم سے لینا چاہتے ہو وہ ٹائم بم سے بھی تو لیا جا سکتا ہے" ساگا نے کہا۔

"ہمارے منصوبے میں ٹائمنگ کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ ذرا سی بھی تقدیم و تاخیر سے کھیل بگڑ سکتا ہے لہٰذا ریموٹ کنٹرول میں اپنے ہاتھ میں ہی رکھوں گا۔ بریک ڈاؤن اسی وقت ہونا چاہئے جب اسے ہونا چاہئے۔"

"ٹھیک ہے علی، ہم لوگ تو وہی کریں گے جو تم کہو گے۔ اس لئے کہ شروع تا آخر سارا منصوبہ تمہارا ہی بنایا ہوا ہے۔"

❋❋❋

رات کے ایک بجنے میں ابھی دو منٹ باقی تھے کہ میں ٹی گورائے میں ایگلز کے مقامی ہیڈ کوارٹر کے عقب میں اپنی مطلوبہ جگہ پر پہنچ گیا۔ میں پوری تیاری کے ساتھ آیا تھا۔ اور اپنے ساتھیوں کو ہر بات نہایت تفصیل سے سمجھا کر آیا تھا عمارت پر جس طرح اچانک حملہ کیا جانا تھا اس میں ہمارے آدمیوں کا جانی نقصان ہونے کا کوئی احتمال نہیں تھا۔

عمارت کے عقب میں جھاڑ جھنکاڑ اگا ہوا تھا۔ وہاں کی زمین پتھریلی اور چٹانی قسم کی ہونے کی وجہ سے غالباً وہاں کچھ تعمیر نہیں کیا گیا تھا۔ اس جگہ زمین کی ہیئت کچھ ٹیلہ نما سی تھی اور اسی جگہ کوئی ڈھائی فرلانگ آگے وہ پہاڑی نالہ واقع تھا جہاں ساگا کے آدمیوں نے آٹھ فٹ کھدائی کرنے کے بعد

وہ کیبل برآمد کر لیا تھا جو اس عمارت کو بجلی کی سپلائی کے لئے ڈالا گیا تھا۔ حسب توقع کیبل کنکریٹ کے پائپوں میں سے گزارا گیا تھا۔ میں نے اپنے ہاتھوں سے ان پائپوں پر ریموٹ کنٹرول بم فٹ کئے تھے۔ مجھے یقین تھا کہ جیسے ہی بم پھٹیں گے، نہ صرف پائپ کے پرخچے اڑ جائیں گے بلکہ کیبل کو بھی شدید نقصان پہنچے گا۔ اس قدر نقصان کہ اس کے بعد بجلی کی سپلائی بحال رہنے کا کوئی امکان نہیں تھا۔

میں نے اپنی ریڈیم ڈائل والی گھڑی میں وقت دیکھا۔ ایک بج گیا تھا اور میرے ساتھی کسی بھی وقت پوری قوت سے عمارت پر حملہ آور ہو سکتے تھے۔ میں نے انہیں خاص طور پر تاکید کی تھی کہ خواہ وقت تھوڑا سا آگے پیچھے ہو جائے مگر حملہ بھرپور ہونا چاہئے۔ ان لوگوں کو سنبھلنے اور منظم ہونے کا موقع نہیں ملنا چاہئے۔ حملہ گیٹ پر ہونا تھا تاکہ گیٹ پر متعین محافظ پہلے ہی ہلے میں کام آجائیں۔ اس کے بعد احاطے کی سامنے والی دیوار کو نشانہ بنایا جائے اور پھر بے دریغ فائرنگ کی جائے۔

میں نے اپنا بوجھ ایک ٹانگ سے دوسری ٹانگ پر منتقل کیا۔ جھاڑ جھنکاڑ میں چھپے ہوئے جھینگر اور دیگر حشرات الارض ایک تسلسل کے ساتھ بولنے میں مشغول تھے۔ مجھے معلوم تھا کہ سرزمین افریقہ پر زہریلے حشرات الارض خصوصاً سانپ اور بچھو بکثرت پائے جاتے ہیں مگر میں محض ان کے خوف سے اپنے مشن کو ادھورا نہیں چھوڑ سکتا تھا۔ اندھیرا اس قدر تھا کہ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دیتا تھا۔ مجھے معلوم تھا کہ اندھیرے کا جگر آتشیں اسلحے کی گرج سے چھلنی ہونے والا ہے۔

پھر اس ویرانے میں وہ بھونچال آہی گیا جس کے لئے بہت سے لوگوں نے مل کر کئی گھنٹوں تک جان توڑ محنت کی تھی۔ ایگلز کے باغی ساگا نے کئی برس اسلحہ جمع کرتے گزار دیئے تھے۔ فائرنگ کی لگاتار آوازیں فضائے بسیط میں گونج رہی تھیں۔ اس سے قبل دو دھماکے ہوئے تھے۔ مجھے اندازہ تھا کہ میرے ساتھیوں نے پہلے ہی ہلّے میں گیٹ کو زمیں بوس کر دیا ہوگا۔

میں سانس روکے انتظار کرتا رہا۔ طے شدہ منصوبے کے مطابق حملہ شروع ہونے کے ایک منٹ کے اندر اندر لائٹ غائب ہو جانی تھی۔ ایک منٹ کا وقت بھی میں نے اس لئے مقرر کیا تھا کہ اس ایک منٹ میں عمارت کے احاطے میں موجود محافظوں کی توجہ سامنے کی طرف مبذول ہو جائے تاکہ میں عقبی حصے میں بے خطر اپنی کارروائی کر سکوں۔

اندازاً ایک منٹ پورا ہوتے ہی میں نے ریموٹ کنٹرول کا بٹن یکے بعد دیگرے دو مرتبہ دبایا اور چند لمحوں قبل روشن نظر آنے والی عمارت یکلخت گہری تاریکی میں ڈوب گئی اور اس کے ساتھ ہی فائرنگ کی آوازوں اور دھماکوں میں بے پناہ شدت پیدا ہو گئی۔ اس دستی بم کا دھماکا کسی کو نہیں سنائی دے سکتا تھا جو میں عقبی دیوار میں راستہ بنانے کے لئے استعمال کرنے والا تھا۔

لائٹ آف ہوتے ہی میں اپنی جگہ سے نکلا اور ہر ممکن تیز رفتاری سے عمارت کی طرف بڑھا۔ پھر عمارت کے قریب پہنچنے سے قبل ہی میں نے اپنے ہاتھ میں پہلے سے موجود دستی بم دیوار پر دے مارا، انتہائی شور کے باوجود میں نے اندازہ کر لیا کہ دیوار کا کچھ حصہ منہدم ہو گیا ہے۔ دیوار کا ملبہ گرنے سے جو دھول اڑ رہی تھی اس کے صاف ہونے کا انتظار کرنے کا وقت نہیں تھا۔ میں رکے بغیر پہلے کی سی رفتار سے آگے بڑھتا رہا اور پھر ایک طویل زقند مجھے دیوار میں پیدا ہونے والے سوراخ سے اندر لے گئی۔ حسب توقع مجھے کسی طرف سے کوئی آواز نہیں سنائی دی۔ وہاں کوئی تھا ہی نہیں جو مجھے ٹوکتا۔ وہ سب یا تو سامنے والے حصے کی طرف چلے گئے ہوں گے یا پھر ناگہانی حملہ آوروں سے برسرِ پیکار ہونے کے بجائے اپنی جانیں بچانے کی فکر میں لگ گئے ہوں گے۔

میں نے تیزی سے زمین سے اٹھ کر کپڑے جھاڑے اور عمارت کی طرف دوڑ لگا دی۔ اس وقت میری بے فکری اور دیدہ دلیری کا یہ عالم تھا کہ میں نے اپنے ہاتھ میں [illegible] ٹارچ بھی روشن کر لی تھی۔ اس دیدہ دلیری اور بے فکری کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ میں جونز کے میک اپ میں تھا۔ حفظ ماتقدم کے طور پر میں نے جو اقدامات کئے تھے یہ میک اپ بھی انہی اقدامات کا ایک حصہ تھا۔ بالفرض میری اسکیم ناکام ہو جاتی تو یہ میک اپ میری جان بچانے میں کلیدی کردار ادا کرتا۔

اس کوٹھڑی تک پہنچنے میں مجھے ذرا بھی دشواری نہیں ہوئی جس کے بارے میں مجھے کلارا نے بتایا تھا۔ نہ صرف بتایا تھا بلکہ نقشہ بھی بنا کر دیا تھا۔ یہ کمرا اسٹور کے طور پر استعمال ہوتا تھا اور لاک نہیں رہتا تھا۔ نہ ہی غیر ضروری طور پر کوئی اس طرف آتا تھا۔ یہ کمرا نچلی منزل کی راہداری کے سرے پر واقع تھا جس کے دروازے کے برابر سے ہی سیڑھیاں اوپر جا رہی تھیں۔

میں نے ایک ہی وار میں کوٹھڑی کا دروازہ توڑ ڈالا اور پھر کود کر اسٹور میں داخل ہو گیا۔ ٹارچ کی محدود روشنی میں، میں نے اسٹور میں بکھرے ہوئے کاٹھ کباڑ کا جائزہ لینے کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بجائے دروازے کا جائزہ لیا اور پھر دروازے تک پہنچ کر ٹارچ بجھائی اور دروازے کا ہینڈل گھمایا۔ دروازہ غیر مقفل تھا۔ میں جلدی سے اسٹور سے باہر نکلا اور اسٹور کا دروازہ بند کر دیا۔ راہداری میں خاصی ہلچل محسوس ہو رہی تھی۔ ہلچل ہونی ہی چاہئے تھی ان لوگوں پر جو ناگہانی افتاد آن پڑی تھی' یہ اس کا منطقی رد عمل تھا۔ عمارت کے احاطے میں سامنے کی سمت کھڑی ہوئی گاڑیوں نے شاید آگ پکڑلی تھی اس لئے کہ راہداری کے دوسرے سرے پر نارنجی رنگ کی لرزتی ہوئی روشنی نظر آرہی تھی۔

میں نے ان فضولیات کی طرف توجہ دینا ضروری نہیں سمجھا اور بے فکری سے ٹارچ روشن کرلی۔ وہاں کچھ لوگ موجود تھے مگر انہیں کچھ ہوش نہیں تھا۔ وہ تو بوکھلائے ہوئے انداز میں ایک دوسرے سے دریافت حال کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ کسی کو کچھ معلوم ہوتا یا کسی کی سمجھ میں کچھ آتا تو دوسرے کو جواب دیتا۔ انہیں کیا معلوم تھا کہ وہاں حملہ آوروں میں سے کوئی گھس آیا ہے۔ ان کے ذہن تو اس قابل رہے بھی نہیں ہوں گے کہ وہ کچھ سوچ سمجھ سکیں۔

میں سیڑھیوں سے اوپر چڑھتا چلا گیا۔ ٹارچ کی روشنی میں اوپر جاتے ہوئے مجھے کسی قسم کی دقت کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ لائٹ گئے ڈھائی منٹ گزر چکے تھے۔ اس بات کا کچھ اندازہ نہیں تھا کہ جنریٹر اسٹارٹ ہونے میں کتنی دیر لگے گی۔ یہ کام جلدی بھی ہو سکتا تھا اور اس میں دیر بھی لگ سکتی تھی تاہم اس سے میرے پلان پر کوئی اثر نہیں پڑ سکتا تھا۔ میں نے اپنی تیاریاں ہر طرح سے مکمل کرلی تھیں۔

اوپری منزل پر پہنچتے ہی مجھے یوں محسوس ہوا جیسے کوئی چھت کی طرف گیا ہے۔ میں نے ٹارچ کی روشنی جوزز کی خواب گاہ کی طرف پھینکی تو دروازہ مجھے کھلا ہوا نظر آیا۔ مجھے شبہ ہوا کہ کہیں جوزز ہی چھت کی طرف نہ گیا ہو۔ اس بات کا امکان تھا کہ وہ بوکھلاہٹ میں فرار ہونے کی کوشش نہ کر ڈالے۔ یہی سوچ کر میں بھی اوپری منزل پر رکنے کے بجائے چھت کی طرف بڑھ گیا۔ چھت کا دروازہ بھی مجھے کھلا ہوا ملا جس کا مطلب یہی تھا کہ میرا خدشہ بے بنیاد نہیں تھا۔

چھت پر قدم رکھتے ہی مجھے وہ دیو ہیکل پرندہ نظر آگیا جسے ہیلی کاپٹر کہا جاتا ہے۔ ایک سایہ دوڑتا ہوا اس کی طرف جا رہا تھا نیچے ہونے والی فائرنگ اور دھماکوں کی آوازیں اب سست پڑتی جا رہی تھیں۔ سوچنے سمجھنے کا وقت نہیں تھا۔ میں اگر لمحاتی تغافل بھی برتتا تو وہ نکل جاتا۔ اس نے بھی غالباً محسوس کرلیا تھا کہ چھت پر کوئی آیا ہے مگر اس نے بھی وقت ضائع نہ کرنے کا تہیہ کر رکھا تھا۔ وہ رکے بغیر ہیلی کاپٹر کی طرف دوڑتا رہا۔

میں نے روشن ٹارچ ہاتھ سے پھینکی اور ہیلی کاپٹر کی طرف دوڑتے ہوئے جوزز کے پیچھے لپکا۔ جوزز کو کسی غیر معمولی بات کا احساس ہوا تو اس نے دوڑتے میں پلٹ کر دیکھا مگر اندھیرے کے باعث وہ میرے خدوخال نہیں دیکھ سکتا تھا۔ پھر وہ رک گیا۔

"کون ہو تم اور میرے پیچھے کیوں آرہے ہو" اس نے جارحانہ لہجے میں کہا اس کے پاس غالباً کوئی ہتھیار وغیرہ نہیں تھا ورنہ میرے اندازپر وہ انتظار نہ کرتا۔

وہ چوکنا ہو گیا تھا مگر میں نے اس پر چھلانگ لگانے میں ذرا بھی تامل نہیں کیا۔ اسے اس حد تک توقع نہیں تھی تاہم اس نے مجھے جھکائی دینے کی ناکام کوشش کی تھی۔ جس سے اسے کچھ حاصل نہیں ہوا۔ میں اسے پختہ چھت پر دور تک رگیدتا چلا گیا۔

"یہ میں ہوں ڈیئر جوزز!" میں اسے رگڑا دیتے ہوئے غرایا "پہچانا تم نے مجھے یا اور تفصیل سے تعارف کراؤں۔"

جوزز مجھے اپنے اوپر سے اچھال کر پھینکنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔ شاید اس نے آواز سے مجھے شناخت کرلیا تھا۔ اگر شناخت کرلیا تھا تو یقیناً بوکھلا گیا ہوگا۔ بھلا ماسٹرلی کوان کے شاگرد کے مقابل آنے کی کس میں ہمت تھی۔

"اگر تم نہیں پہچانا جوزز تو میں اپنا تعارف کرائے دیتا ہوں" میں غرایا "میں ایرن ہال کا بڑبولا ہوں۔ یہودیوں کا جانی دشمن جسے دنیا علی یار خان کے نام سے جانتی ہے۔"

"مم ۔۔۔ مجھے چھوڑ دو" جوزز ہکلایا "میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے؟"

"خاموش رہو" میں نے اسے ایک اور رگڑا دیتے ہوئے کہا "کیا تم نے مجھ پر فائرنگ نہیں کرائی تھی۔ میں بدلہ لینے میں دیر کرنے کا قائل نہیں ہوں۔"

"مم ۔۔۔ میں تم سے معافی مانگتا ہوں" جوزز کی آواز میں مدد کا سا تاثر تھا۔ اسے اپنی زندگی خطرے میں نظر آنے لگی تھی۔

"تم صرف جان کے خوف سے مجھ سے معافی مانگ رہے ہو۔ آزاد ہوتے ہی پھر میری جان کے درپے ہو جاؤ گے۔"

"میں بڑی سے بڑی قسم کھا سکتا ہوں" جوزز نے ہانپتے ہوئے کہا "میں کبھی تمہاری راہ میں نہیں آؤں گا۔"

"اگر آؤ گے بھی تو میرا کیا بگاڑ لو گے۔ اپنا ہی نقصان کرو گے" میں نے سفاکانہ لہجے میں کہا "اور تم لوگوں کی

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy www.pdfbooksfree.pk

قسموں پر تو میں ویسے بھی اعتبار نہیں کر سکتا۔"

"ٹھیک ۔۔۔ اگر تمہیں میری بات پر یقین نہیں ہے تو تم جس طرح کہو میں تمہیں یقین دلانے کے لئے تیار ہوں" جوزز گھگھیایا۔ اس نے جدوجہد کرنا ترک کر دیا تھا۔

"تمہیں میرے ساتھ بھرپور تعاون کرنا ہوگا۔ اگر تم اس پر تیار ہو تو میں تمہیں بخش سکتا ہوں۔"

"میں ۔۔۔ میں دل و جان سے تیار ہوں" جوزز نے بڑی تیزی سے کہا۔ شاید اسے اپنی جان بخشی پر یقین نہیں آرہا تھا۔

"تو پھر تھوڑی دیر کے لئے بے ہوش ہو جاؤ" میں نے اس کا سر فرش سے ٹکرا دیا اور وہ بے ہوش ہو گیا۔

نیچے ہونے والی فائرنگ اب تھم چکی تھی۔ میری طرف سے انہیں اتنی ہی دیر کی اجازت ملی تھی۔ اس کے بعد انہیں ہر صورت میں پسپا ہو جانا تھا۔ عمارت کے اندر جنریٹر اسٹارٹ نہیں ہو سکا تھا ممکن ہے وہ لوگ اس حد تک بوکھلا گئے ہوں کہ انہیں جنریٹر اسٹارٹ کرنے کا ہوش ہی نہ رہا ہو تاہم نیچے احاطے میں کئی گاڑیاں دھڑا دھڑ جل رہی تھیں۔

میں نے جیسے تیسے بے ہوش جوزز کو ہیلی کاپٹر میں ٹھونسا اور خود بھی سیٹ پر بیٹھ کر ہیلی کاپٹر اسٹارٹ کر دیا۔ اگلے ہی منٹ ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہو رہا تھا۔ ایک مخصوص بلندی تک پہنچ کر میں نے اپنے مخصوص لباس کی جیب سے ایک کلسٹر بم نکالا اور باہر کی طرف اچھال دیا۔ بم عمارت پر گرا اور ایک کان پھاڑ دینے والا دھماکا ہوا۔ دھماکے کی شدت کا یہ عالم تھا کہ ڈیڑھ سو فٹ اوپر فضا میں معلق ہیلی کاپٹر بھی ایک لمحے کو لہرا گیا۔

ابھی پہلے دھماکے کی شدت پوری طرح ختم نہیں ہونے پائی تھی کہ میں نے دوسرا بم بھی باہر لڑھکا دیا اور دوسرے کے بعد پھر تیسرا۔ یوں تو دو بم ہی بہت کافی تھے مگر اس میں خدشہ تھا کہ تہ خانہ تباہی سے بچ جائے گا۔

عمارت پر تین بم پھینکنے کے بعد اب مزید رکنے کی ضرورت نہیں تھی۔ میرا ہاتھ ہیلی کاپٹر کی سائیکلنگ اسٹک کی طرف بڑھا اور ہیلی کاپٹر نے ہوا کے دوش پر آگے بڑھنا شروع کر دیا۔ دو منٹ کے اندر اندر میں منزل مقصود پر پہنچ گیا۔ نیچے کھڑی ہوئی کار کی روشنیاں میری رہنمائی کر رہی تھیں۔ میں نے بڑی مہارت کے ساتھ ہیلی کاپٹر نیچے اتار لیا۔ سب کچھ پروگرام کے مطابق ہو رہا تھا۔

"کامیابی مبارک ہو چیف!" نیچے سے بڈ کی چنگھاڑتی ہوئی آواز سنائی دی اور میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ ابھر آئی۔

"اسے ہیلی کاپٹر سے اتارو اور اپنے اڈے پر پہنچانے کا بندوبست کرو" میں نے اوریگا سے کہا جو بڈ کے ساتھ ہی وہاں موجود تھا۔

جوزز کو صرف کار میں منتقل کرنا تھا سب کچھ تو پہلے سے طے تھا اب مزید کوئی انتظام کرنے کی کیا ضرورت تھی؟

میں اس کار میں جا بیٹھا جس کی ڈرائیونگ سیٹ پر تہذیب بیٹھی تھی "مبارک ہو علی" تہذیب نے خوشی سے لرزتی ہوئی آواز میں کہا "ہم نے غیر معمولی کامیابی حاصل کی ہے۔"

"ہاں تہذیب! خدائے عزوجل ہم گناہ گاروں کو کامیابیوں سے نوازتا ہے۔ شاید اس لئے کہ ہماری نیتوں میں کوئی کھوٹ نہیں ہے۔ ہم پورے خلوص کے ساتھ یہودیوں کی سرکوبی میں مصروف ہیں۔ بغیر کسی لالچ اور طمع کے۔ ہمیں کوئی ہوس نہیں ہے۔ بس ایک مشن ہے اور ہم بے مایہ لوگ ہیں جو دنیا کی بڑی بڑی تنظیموں کے مقابل ڈٹے ہوئے ہیں۔ یہی چھوٹی چھوٹی کامیابیاں ہمارا سرمایہ ہیں' یہی حاصل عمر ہیں۔ انہی کو دیکھ کر احساس ہوتا ہے کہ ہمارا سبھی کچھ رائگاں نہیں جا رہا۔ ہم ایک فلک بوس عمارت تعمیر کرنے کے لئے چھوٹی موٹی اینٹیں چن رہے ہیں۔ خدا نے چاہا تو ایک نہ ایک روز یہ عمارت ضرور پایۂ تکمیل کو پہنچے گی۔ ہمارے ہاتھوں نہ سہی کسی اور کے ہاتھوں پہنچے گی مگر یہ ممکن نہیں ہے کہ ہماری محنتیں بالکل ہی اکارت ہو جائیں۔ ہم خوش قسمت ہیں کہ خدا نے ہمیں اس کام کے لئے چنا۔ وہ تو بڑا بے نیاز ہے۔ نمرود جیسے متکبر کو مچھر جیسی حقیر مخلوق سے ختم کرا سکتا ہے۔ مٹھی بھر یہودیوں کو کروڑوں مسلمانوں پر مسلط کر کے اپنی شان استغنا کا اظہار کر سکتا ہے۔ جو کارنامے ہم سے سرزد ہوتے ہیں ان میں ہمارا کیا کمال ہے تہذیب! ہمیں تو ہر کامیابی پر اس خدائے وحدہ لاشریک کا شکر بجالانا چاہئے کہ اس نے یہ کام ہم سے لیا' کسی اور سے نہیں لیا۔"

"اس میں کیا شک ہے علی!" تہذیب نے دھیمی آواز میں کہا "ہم کسی بھی طرح خدا کا شکر ادا نہیں کر سکتے۔"

ٹی گورائے کی سڑکوں پر شدید ہلچل مچی ہوئی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے شہر پر کوئی آفت نازل ہوئی ہو۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے شہر بھر کے فائر انجن سڑکوں پر نکل آئے ہوں۔ پولیس کاریں اور موبائل گاڑیاں بدحواسی کے عالم میں سڑکوں پر سائرن بجاتی دوڑتی نظر آرہی تھیں اور یہ سب کچھ دیکھ دیکھ کر مجھے ایک عجیب سی مسرت کا احساس ہو رہا تھا۔ ابھی دو ہی راتیں قبل تو میرے ساتھیوں نے ایگلز کے کئی

ٹھکانوں کو تباہ کیا تھا اور اب ساگا اور اس کے ساتھیوں کی مدد سے ہم نے ایگلز کے مقامی ہیڈ کوارٹر کو مکمل تباہی سے دوچار کیا تھا۔

"ہمارے کسی آدمی کو تو کوئی گزند نہیں پہنچی" میں نے یکایک چونک کر تہذیب سے پوچھا۔

"خدا کا شکر ہے کہ کسی کے خراش تک نہیں آئی" تہذیب نے کہا "حملہ اس قدر اچانک تھا کہ انہیں سنبھلنے کا موقع نہیں مل سکا۔ جوابی کارروائی وہ کیا خاک کرتے۔"

"بلاشبہ یہ سب کچھ اتنا اچانک اور غیر متوقع تھا کہ پولیس تک بدحواس ہو گئی ہے۔ جب تک انہیں ہوش آئے گا اور وہ شہر کی ناکا بندی کریں گے ہم اپنے ٹھکانے پر پہنچ چکے ہوں گے۔"

تھوڑی دیر بعد ہم اپنے ٹھکانے پر پہنچ گئے۔ راستے میں ہمیں کسی نے نہیں روکا تھا۔ جوزز کو رسیوں سے جکڑ کر قید کر دیا گیا تھا۔ ساگا اپنے ساتھیوں سمیت ہم سے پہلے ہی وہاں پہنچ چکا تھا۔ اسے اب تک یقین نہیں آرہا تھا کہ ہم نے اتنی آسانی سے کامیابی حاصل کر لی ہے۔

"مجھے پہلے ہی یقین تھا کہ ٹی گورائے میں ایگلز کے دن پورے ہو چکے ہیں" ساگا نے کہا "نہ صرف ان کا ہیڈ کوارٹر تباہ ہوا ہے بلکہ تم نے سربراہ کو زندہ گرفتار بھی کر لیا ہے۔"

"تم سے زیادہ اس کامیابی کی خوشی مادام کلارا کو ہوگی" میں نے کہا "وہ آخر وقت تک مجھے اپنے ارادے سے باز رکھنے کی کوشش کرتی رہی تھی۔"

"اگر اسے معلوم ہو جاتا کہ تم علی یار خان ہو تو ہرگز نہیں روکتی۔"

"ہاں اسے معلوم ہو جاتا کہ میں کون ہوں تو وہ مجھ سے تعاون ہی نہ کرتی۔ یہ تو میں نے اسے دھوکے میں رکھ کر اس سے معلومات حاصل کی ہیں۔"

"کیا اب تم اسے بتاؤ گے کہ تم دراصل کون ہو؟" ساگا نے پوچھا۔

"اس سلسلے میں' میں نے ابھی کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ ویسے اس پر اپنی حقیقت ظاہر کرنے کے بعد اس کا تعاون حاصل رہنا ناممکن سا لگتا ہے اور اس طرح اس کے ساتھ رہنا بڑا مشکل ہے۔ اس کے سامنے ہم کوئی بات ہی نہیں کر سکتے۔"

"فی الحال تم اس سے مل تو آؤ ۔۔۔ وہ بہت مضطرب ہوگی۔ اسے نیند بھی نہیں آرہی ہوگی۔"

کلارا واقعی جاگ رہی تھی اور اس کے چہرے پر تشویش کے سائے لہرا رہے تھے۔ میں جوزز کے میک اپ سے چھٹکارا پا کر اس کے پاس پہنچا تھا اور بدستور ایڈم ڈی فلوک والے میک اپ میں تھا۔ مجھے دیکھتے ہی کلارا خوشی سے نہال ہو گئی۔

"تم نے بہت اچھا کیا کہ اپنا ارادہ ترک کر دیا۔ غالباً تمہیں اندازہ ہو گیا ہوگا کہ ایگلز سے ٹکرانا آسان نہیں ہے۔"

"ہاں" میں نے مسکرا کر کہا "مجھے اندازہ ہو گیا کہ اس عمارت میں داخل ہونا ممکن نہیں ہے اور ان سے مقابلہ کرنے کے لئے ایک پورے فوجی دستے کی ضرورت پڑے گی۔"

"اس کے باوجود بھی یقین سے نہیں کہا جا سکتا کہ کامیابی ہو ہی جائے گی" کلارا نے بڑے جوش سے کہا "اس لئے کہ وہ عمارت نہیں ایک قلعہ ہے اور جو بھی وہاں حملہ کرے گا وہ چوں کہ کھلے میں ہوگا اس لئے اسے شدید نقصان سے دوچار ہونا پڑے گا۔"

"تم وہاں کے اسرار و رموز سے پوری طرح واقف ہو اس لئے تم ان باتوں سے بخوبی واقف ہو۔"

"جب میں پہلے کہہ رہی تھی تو تم نے میری بات کیوں نہیں مانی تھی۔ اگر پہلے ہی میری بات مان لی ہوتی تو کتنی مشکلات سے بچ جاتے۔"

"دراصل ایڈم ڈی فلوک کسی کی بات سننے کا عادی نہیں ہے۔ جب تک خود تجربہ نہ کر لے کسی کی بات پر یقین ہی نہیں کرتا۔"

"آدمی میں اگر کوئی بری عادت ہو اور اسے اس کا احساس بھی ہو تو اسے یہ عادت ترک کر دینی چاہئے۔"

"لیکن یہ بھی تو غور کرو کہ میں کس قدر باصلاحیت ہوں۔ تم خود میرا امتحان لے کر دیکھ چکی ہو۔"

"اس لئے تو میں تمہیں سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی۔ میں ایگلز کی طاقت سے بھی واقف ہوں اور تمہاری صلاحیتیں بھی میری نظر میں ہیں۔ جو تجزیہ میں کر سکتی ہوں وہ کوئی اور نہیں کر سکتا۔"

"اگر میں یہ کہوں کہ وہ عمارت تباہ کی جا چکی ہے جس میں ایگلز کا مقامی ہیڈ کوارٹر تھا اور جوزز میری قید میں ہے تو تم کیا کہو گی؟"

"میں اسے سال کا سب سے بڑا لطیفہ قرار دوں گی۔" کلارا نے بڑی بے ساختگی سے کہا۔

"تو پھر یقین کر لو کہ یہ لطیفہ رونما ہو چکا ہے۔" میں نے ایک طویل سانس لے کر کہا "جوزز واقعی میری قید میں ہے۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کلارا بے اعتباری سے ہنسنے لگی "اگر تم جوزے سے صرف مل کر آجاتے تب بھی اتنی جلدی تمہاری واپسی نہیں ہو سکتی تھی۔"

"تم نے کبھی ایڈم ڈی فلوک کو سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی ــــ اور ایک تم پر ہی کیا موقوف ہے 'جن لوگوں نے اس قسم کی کوششیں کیں انہیں بھی کچھ حاصل نہیں ہو سکا۔"

کلارا حیرت سے مجھے دیکھنے لگی "تمہیں شاید اندازہ نہیں ہے کہ تم کتنا بڑا دعویٰ کر رہے ہو۔"

"میں کوئی دعویٰ نہیں کر رہا۔ میں تو تمہیں اطلاع دے رہا ہوں۔ چند گھنٹوں بعد صبح کے اخبارات میری بات کی تصدیق کر دیں گے۔"

"تصدیق تو اس وقت بھی ہو سکتی ہے" کلارا نے عجیب سے لہجے میں کہا "تم کہہ رہے ہو کہ تم نے جوزے کو اغوا کر لیا ہے....."

"مگر وہ بے ہوش ہے۔ ذرا اسے ہوش آجائے تو میں تمہیں اس کے پاس لے چلوں گا" میں نے کہا۔

کلارا نے بے چینی سے پہلو بدلا "اگر یہ سچ ہے تو تجھے اپنی زندگی کا بقیہ حصہ یہیں گزارنا پڑے گا۔"

کلارا کی بات سن کر مجھے بے ساختہ ہنسی آگئی "تمہارا خیال ہے کہ اب وہ ہمارے خلاف انتقامی کارروائی کریں گے؟" میں نے کہا۔

"تم نہیں جانتے ــــ یہ لوگ جس کام کے پیچھے پڑ جائیں اسے کر کے ہی دم لیتے ہیں۔ اور ایسے شخص کو تو بخشنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا جس سے انہیں کوئی نقصان پہنچ گیا ہو۔"

"بدقسمتی سے میری عادت بھی یہی ہے۔ میں بھی دل میں جو کچھ ٹھان لوں اسے کر کے ہی دم لیتا ہوں خواہ اس کے لئے مجھے کیسے ہی جاں گسل مراحل سے کیوں نہ گزرنا پڑے۔"

"تم سچ کہہ رہے ہو کہ تم نے ایگلز کے ہیڈ کوارٹرز کو تباہ کر دیا ہے" کلارا نے بے اعتباری سے پوچھا۔

"جھوٹ بولنے سے مجھے کیا حاصل ہو گا ــــ اور پھر محض چند ہی گھنٹوں کی تو بات ہے۔ حقیقت خود ہی عیاں ہو جائے گی۔"

"حیرت ہے!" کلارا بڑبڑائی "مجھے سوچنا پڑے گا۔ کیا ایگلز اتنی ہی کمزور تنظیم ہے کہ ایک آدمی کے ہاتھوں اتنا بڑا نقصان اٹھا جائے؟"

"ایگلز اس سے بھی کہیں زیادہ کمزور تنظیم ہے" میں نے کہا "اور تم دیکھنا کہ میں رینڈل کو کس طرح قسطوں میں ہلاک کروں گا۔"

"قسطوں میں ہلاک کرنے سے تمہاری کیا مراد ہے؟" کلارا نے حیرت سے پوچھا۔

"میں اسے ہلاک کرنے سے قبل ایگلز کے تمام بڑوں کو ایک ایک کر کے ماروں گا اور یہ بات رینڈل کے علم میں لاؤں گا کہ اس کا اپنا نمبر آخری ہو گا تاکہ وہ دہشت میں مبتلا ہو جائے۔"

"اگر تم نے کوئی وقتی کامیابی حاصل کر ہی لی ہے تو قطعاً ضروری نہیں ہے کہ آئندہ بھی ایسا ہی ہوتا رہے۔ جتنی کامیابی تمہیں حاصل ہو گئی اس پر اکتفا کر لو۔"

"میں بہت قناعت پسند آدمی ہوں کلارا! مجھے کسی بھی چیز کی ہوس نہیں ہے مگر میں بہت منتقم مزاج ہوں۔ زیر دست سے تو نرمی برت سکتا ہوں مگر زبردست کے لئے میرے پاس کوئی گنجائش نہیں ہوتی۔"

"تم بہت ضدی ہو ایڈم! لیکن یہ تو بتاؤ کہ ایگلز نے تمہیں کیا نقصان پہنچایا ہے۔ اصل نقصان تو تمہیں ریتا سالومن سے پہنچا ہے؟"

کلارا نے اس قدر اچانک حملہ کیا تھا کہ میں لمحاتی طور پر تو سٹپٹا گیا مگر میں نے کلارا کو احساس نہیں ہونے دیا کہ اس کا سوال میرے لئے کسی گھبراہٹ کا سبب بنا ہے۔

"ریتا سالومن سے ہمیں کوئی خطرہ نہیں ہے" میں نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا "اس کا لہجہ بھی کچھ مصالحانہ سا ہوتا ہے اس لئے میں اسے اتنی زیادہ اہمیت بھی نہیں دیتا۔"

"میں نے تم سے پوچھا تھا کہ ایگلز نے تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچایا ــــ تم نے اس بات کا جواب نہیں دیا؟"

"تمہیں تو نقصان پہنچایا ہے۔ اگر نہیں پہنچایا تو اس کا اندیشہ تو موجود ہے۔ ہم یہ انتظار کیوں کریں کہ دشمن پہل کرے ہم خود ہی کیوں نہ آگے بڑھ کر ان کے دانت کھٹے کر دیں۔"

اچانک دروازے پر اوریگا نمودار ہوا "قیدی کو ہوش آگیا ہے" اس نے اطلاع دی اور الٹے قدموں واپس لوٹ گیا۔ میں ہدایت دے کر آیا تھا کہ جوزے کو جیسے ہی ہوش آئے مجھے اس کی اطلاع دی جائے۔

"قیدی سے کیا مراد ہے" کلارا نے پوچھا "یہ اطلاع کہیں جوزے سے متعلق تو نہیں تھی؟"

"تم ٹھیک سمجھیں" میں نے اٹھتے ہوئے کہا "آؤ! اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ کر اطمینان بھی کر لو۔"

میں اور کلارا اس مقام پر پہنچے جہاں جوزے کو بند کیا گیا تھا باہر تہذیب اور بڈ کے ساتھ ساگا بھی میرا منتظر تھا۔ ان میں سے کوئی بھی ابھی تک اندر نہیں گیا تھا۔ میں نے اندر داخل ہونے سے قبل تہذیب اور بڈ سے سرگوشی میں کہا جسے ساگا نہیں سن سکا اور نہ ہی کلارا سن سکی کہ میں نے کیا کہا ہے۔ ساگا نے تو خیر کوئی تاثر نہیں دیا مگر کلارا کے چہرے پر ناگواری کے آثار دکھائی دیے۔ میں نے اس کی ناگواری کو محسوس تو کیا مگر اس پر ظاہر نہیں ہونے دیا کہ میں نے اس کی ناگواری کو محسوس کر لیا ہے۔ میں اسے نظر انداز کرتا ہوا اندر داخل ہو گیا جہاں جوزے ایک کرسی پر بندھا بیٹھا تھا۔

"کیا حال چال ہیں مسٹر جوزے" میں نے تمسخرانہ لہجے میں اس سے کہا اور وہ مجھے کوئی جواب دینے کے بجائے چند ہیاں ہوئی نظروں سے ایک ایک کو دیکھنے لگا۔ مادام کلارا میرے ساتھ ہی تھی۔ اس نے جوزے کو دیکھ کر میرا بازو مضبوطی سے پکڑ لیا۔

"تم نے جواب نہیں دیا۔ میں نے تم سے کچھ پوچھا تھا۔ کیا اپنے حال چال بتانے میں تمہیں کوئی اعتراض ہے؟"

"میں تمہارے رحم و کرم پر ہوں" جوزے نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا "تم میرے ساتھ ہر قسم کا سلوک کر سکتے ہو۔"

"اور تم نے جو ہائی کمان کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مجھ پر قاتلانہ حملہ کرایا تھا اس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟" میں نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

کلارا نے مجھے حیرت سے دیکھا۔ اب تک اس کے علم میں نہیں تھا کہ مجھ پر کوئی قاتلانہ حملہ بھی ہوا ہے مگر میں نے کلارا کی طرف نہیں دیکھا۔ میری نظریں تو جوزے پر جمی ہوئی تھیں اور میں بظاہر ہر طرف سے بے پروا نظر آرہا تھا۔

میری بات پر جوزے نے پلکیں جھپکائیں۔ ایک لمحے کچھ سوچا پھر بولا "میں نے ہائی کمان کے حکم کی جو خلاف ورزی کی ہے مجھے اس کی سزا ضرور ملے گی۔"

"لہٰذا مجھے چاہئے کہ میں تمہیں باعزت طور پر رہا کر دوں" میں نے تمسخرانہ انداز میں کہا "یہی کہنا چاہتے ہو نا؟"

"نہیں ــــ میں نے تم سے پہلے بھی کہا تھا کہ تم سے ہر طرح کا تعاون کرنے کو تیار ہوں اور میں اپنی بات پر اب بھی قائم ہوں۔"

"تم جھوٹ بول رہے ہو جوزے اگر ابھی تمہیں موقع مل جائے تو تم مجھے جان سے مارنے میں ایک لمحے کی بھی تاخیر نہیں کرو گے اور جس تعاون کی پیش کش اب کر رہے ہو تم نے پہلے کیوں نہیں کی تھی۔ گرفت میں آنے کے بعد تو ہر ایک ایسی ہی باتیں کرتا ہے۔"

"میں دوسروں سے بہت مختلف آدمی ہوں علی! تم مجھے قول کا پکا پاؤ گے۔ میں جاں بخشی کی یقین دہانی پر تمہاری کوئی بھی شرط قبول کر سکتا ہوں۔"

جوزے کے الفاظ تھے یا بم کا دھماکا جو کلارا کے اعصاب پر ہوا۔ اس نے میرا بازو چھوڑ دیا اور مجھ سے ذرا دور ہٹ گئی۔ میں نے اس کی ایک ایک حرکت محسوس کی مگر قطعاً انجان بنا ہوا تھا۔ جوزے نے مجھے علی کہہ کر مخاطب کیا تھا اور کلارا نے ایک لمحے کے اندر حقیقت حال جان لی تھی۔ ویسے بھی یہودی دنیا کا تقریباً ہر فرد میرے نام سے واقف تھا۔

"میں تمہارا امتحان لوں گا جوزے!" میں نے کہا "امتحان صرف ایک بار ہو گا۔ اگر تم اس میں کامیاب ہو گئے تو میں تمہاری جاں بخشی کر دوں گا لیکن اگر تمہاری نیت تبدیل ہوئی تو میں تمہیں ٹکڑوں میں تقسیم کر دوں گا۔ معلومات تو تم مجھے ہر صورت میں فراہم کرو گے۔ اب یہ تمہاری مرضی ہے کہ مجھے میری مطلوبہ معلومات خوش گوار ماحول میں فراہم کرتے ہو یا تشدد ہونے پر ہی زبان کھولتے ہو۔"

"تم جس طرح چاہو مجھے آزما کر دیکھ سکتے ہو" جوزے نے بڑے جوش سے کہا "ہماری معلومات کے مطابق تم بات کے دھنی ہو۔ اپنی بات پر قائم رہنا۔"

"اس کا فیصلہ تو آنے والا وقت کرے گا اور بہت جلد کرے گا۔ وہ وقت دور نہیں جب یہ پتا چل جائے گا کہ تم کتنے پانی میں ہو۔ ویسے بھی بلا جواز مجھ سے کسی کی جان نہیں لی جاتی اور مجھے یقین ہے کہ تم مجھے وہ جواز ضرور فراہم کرو گے۔"

"مجھے اپنی زندگی بے حد عزیز ہے علی! کسے نہیں ہوتی میں اپنی زندگی بچانے کے لئے سب کچھ داؤ پر لگا سکتا ہوں۔"

"مجھے اس پر شبہ ہے جوزے! میرے خیال میں تم اسرائیل کے مفادات کا سودا نہیں کرو گے؟" میں نے الفاظ چباتے ہوئے کہا "جس طرح میں فلسطین کے مفادات کا سودا نہیں کر سکتا۔"

"کیوں نہیں کروں گا ــــ ضرور کروں گا اور میں تمہیں ایسی معلومات بھی فراہم کر سکتا ہوں کہ تم خوش ہو کر خود ہی مجھے چھوڑ دو گے۔"

اچانک کلارا پھرتی کے ساتھ کمرے کے ایک کونے کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

طرف جھپٹی۔ سب نے چونک کر اس کی طرف دیکھا مگر اس وقت تک وہ اپنا چھپا ساشعاعی پستول نکال چکی تھی۔

"اپنے ہاتھ اٹھالو" وہ سفاکانہ انداز میں غرائی "ورنہ یاد رکھو کہ اس پستول سے خارج ہونے والی شعاع لمحے بھر میں روسٹ کردیتی ہے۔"

سب سے پہلے میں نے اپنے ہاتھ اٹھائے "کوئی اپنی جگہ سے حرکت نہ کرے۔" میں نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا "یہ بہت خطرناک پستول ہے اس کے سامنے کوئی رسک مت لینا۔"

"تو تم علی یار خان ہو" کلارا نے نفرت انگیز لہجے میں کہا "اگر مجھے پہلے معلوم ہوجاتا تو میں کبھی تم سے تعاون نہ کرتی۔"

"تم حماقت کی مرتکب ہورہی ہو کلارا" میں نے بڑی سنجیدگی سے کہا "پستول رکھو۔ میں تمہارا دشمن نہیں دوست ہوں۔ جونز یا ایگلز سے تمہیں کسی بھلائی کی توقع نہیں رکھنی چاہئے۔"

"اس کی باتوں میں مت آنا کلارا" جونز چیخا "بلکہ اسے فوری طور پر ہلاک کردو ورنہ یہ پھربازی الٹ دے گا۔"

"بازی الٹنا تو بہت دور کی بات ہے جونز! یہ اپنی جگہ سے صرف حرکت کرکے دیکھے۔ میں اسے کیسا مزہ چکھاتی ہوں۔"

"یہ بہت چالاک ہے کلارا! اس نے تمہیں بہت بری طرح بے وقوف بنایا ہے" جونز چیخا "اس کی ساتھی تہذیب بالکل ایکس ہے یہ تمہیں ریتا سالومن بن کر فون کیا کرتی تھی۔"

کلارا نے ہونٹ بھینچ لئے "کیا جونز ٹھیک کہہ رہا ہے؟" اس نے سلگتے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

"اس سے کیا پوچھ رہی ہو مجھ سے پوچھو۔ میں تمہیں بتاؤں گا مگر پہلے مجھے کھولو تو۔"

"یہ حماقت بھول کر بھی مت کرنا کلارا" میں نے تیزی سے کہا "ایگلز کی نظروں میں تمہارا جرم ناقابل معافی ہے۔"

"اس کی کوئی بات مت سنو۔ یہ ہم دونوں کو لڑانے کی کوشش کررہا ہے بلکہ تم اسے مار کیوں نہیں دیتیں؟"

"یہ یرغمال ہے جونز! اور اس کی زندگی یہاں سے ہماری رہائی کی ضمانت ہے" کلارا نے آہستہ آہستہ اس کی طرف کھسکتے ہوئے کہا "بات وہ جونز سے کررہی تھی مگر اس کی نظریں ہم پر مرکوز تھیں اور اس کے ہاتھ میں دبے ہوئے پستول کا رخ ہماری طرف تھا۔ ہماری کسی خفیف سی حرکت پر بھی وہ ہم پر فائر کرسکتی تھی "دراصل تمہیں اندازہ نہیں ہے کہ جس مقام پر ہمیں قید کیا گیا ہے وہاں سے نکلنا تقریباً ناممکن ہے لیکن اگر ہم ان لوگوں کو یرغمال بنائے رکھیں گے تو پھر کوئی ہمیں روکنے کی جرأت نہیں کرسکے گا۔"

"جونز ایک بھیڑیا ہے کلارا" میں نے کہا "اب بھی وقت ہے۔ عقل کے ناخن لو اور اسے آزاد کرنے کی حماقت مت کرو۔"

"ہم لوگ ایک ہیں اور ایک ہی رہیں گے مگر یہ تو پوری یہودی دنیا کا دشمن ہے" جونز نے کہا "اگر یہ آج بچ کر نکل گیا تو شاید پھر کبھی قابو میں نہ آئے۔"

"کچھ تو شرم کرو جونز!" میں نے کہا "کچھ ہی دیر پہلے تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ مجھ سے بھرپور تعاون کرو گے اور اب تم کلارا کو میرے خلاف بھڑکا رہے ہو۔"

اتنی دیر میں کلارا سارے بندشوں سے آزاد کرچکی تھی "میں تم سے ضرور تعاون کروں گا مسٹر علی!" جونز نے الفاظ چباتے ہوئے کہا "اگر ہم ہی لوگ تم سے تعاون نہیں کریں گے تو اور کون کرے گا۔ تم بھی تو ہمارے لئے بے حد مخلص ہو۔"

"اسی لئے میں نے تم سے کہا تھا کہ مادام کلارا پر اعتماد کرنا ٹھیک نہیں ہے" تہذیب نے غرا کے کہا "اب دیکھ لو تمہاری حماقت کیا رنگ لائی ہے۔"

"تم دونوں یہاں سے نکل نہیں سکو گے" ساگا نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا "میرے آدمیوں کو دھوکا دے کر نکلنا ناممکن ہے۔"

جونز نے ایک طویل قہقہہ لگایا "اس وقت کلارا نے بے مثال عقل مندی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اگر تمہارے آدمیوں نے ہمیں روکنے کی کوشش کی تو تم میں سے ایک بھی زندہ نہیں رہے گا۔"

"مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ تمہاری پول کھل گئی ورنہ تم مجھ پر رعب ڈالنے پر کامیاب ہوگئے تھے اور میں یہ سوچنے لگا تھا کہ شاید کوئی اکا دکا یہودی قول کا پکا بھی ہوتا ہو مگر خدا کا شکر ہے کہ میں زیادہ دیر دھوکے میں نہیں رہا۔"

"یہ کہہ رہا تھا کہ اس نے مقامی ہیڈ کوارٹر کو تباہ کردیا ہے" کلارا نے کہا اور جونز نے چونک کر اسے دیکھا۔

"ممکن ہے یہ درست کہہ رہا ہو۔ اس لئے کہ مجھے تو اس نے پہلے ہی بے ہوش کردیا تھا۔"

"یہ تو مقامی ہیڈکوارٹر تھا جونز! میری نظریں تو تمہارے ہوشے ہاورڈ اور مرکزی ہیڈکوارٹر پر لگی ہوئی ہیں۔"

"تم باتیں بہت دلچسپ کرتے ہو" جونز نے محظوظ ہوتے ہوئے کہا پھر کلارا سے بولا "یہ بہت چالاک ہے۔ پستول میرے حوالے کرو اور ذرا اس کی تلاشی لے ڈالو۔"

کلارا نے پستول جونز کو دیا اور وہ ہم سب کو کور کرکے کھڑا ہوگیا "تم سب دیوار کی طرف منہ کرکے کھڑے ہوجاؤ" جونز نے حکم دیا "تمہاری تلاشی لی جائے گی۔"

"بڈ کی بہت بے عزتی ہورہی ہے چیف!" بڈ نے غصیلے لہجے میں کہا "اگر تم اجازت دو تو میں اسے ابھی ٹھیک کردوں۔"

"بکواس مت کرو اور جو کچھ کہا جارہا ہے اس پر عمل کرو" میں نے بڈ کو ڈانٹا "کیا تم دیکھ نہیں رہے کہ مسٹر جونز کے ہاتھوں میں نہایت مہلک قسم کا شعاعی پستول ہے۔"

بڈ سب کے ساتھ دیوار کی طرف منہ کرکے کھڑا ہوگیا "خاموشی کے ساتھ تلاشی دینا۔ کوئی بھی غلط قسم کی حرکت مت کرنا۔ میں اس حق میں نہیں ہوں کہ جان جیسی قیمتی چیز خواہ مخواہ گنوائی جائے۔"

"تم بہت عقل مند ہو علی!" جونز نے مضحکانہ انداز میں کہا "اپنے ساتھیوں کو بڑے قیمتی مشورے مفت دیتے رہتے ہو۔"

کلارا نے یکے بعد دیگرے ہم سب کی تلاشی لی۔ صرف ساگا کی جیب سے تین خنجر برآمد ہوئے۔ میرے، تہذیب اور بڈ کے پاس کوئی ہتھیار وغیرہ تھا ہی نہیں تو برآمد کیا ہوتا۔

"اب بھی وقت ہے کلارا ہوش میں آجاؤ۔ ہم تمہارے دشمن نہیں ہیں ہم تمہیں کچھ نہیں کہیں گے مگر جونز کے ہاتھوں تمہیں نقصان بھی پہنچ سکتا ہے" میں نے کلارا سے اس وقت سرگوشی میں کہا جب وہ عقب سے میرا لباس تھپ تھپا رہی تھی مگر اس نے جیسے میری بات سنی ہی نہیں اور بدستور اپنے کام میں مصروف رہی۔ اسے سمجھانے کے لئے میں اس سے زیادہ کچھ نہیں کرسکتا تھا۔

"کل یہ تین خنجر برآمد ہوئے ہیں" کلارا نے خنجر جونز کے حوالے کرتے ہوئے کہا "ان لوگوں کے پاس کچھ نہیں ہے۔"

"اب تم لوگ اس طرف منہ کرسکتے ہو" جونز نے کہا اور ہم سب نے اس کی طرف رخ کرلیا۔ کلارا جونز کے شانے سے لگی کھڑی تھی۔

"تم نے دیکھا علی!" جونز نے کہا "اس قسم کے مقابلوں میں کچھ بھی یقین سے نہیں کہا جاسکتا۔ بازی یوں بھی پلٹ جایا کرتی ہے۔ ایک معمولی سی فتح کو تم معلوم نہیں کیا سمجھ بیٹھے تھے۔"

"کچھ بھی نہیں سمجھا تھا مائی ڈیئر جونز!" میں نے بے پروائی سے کہا "مجھے تو کسی بھی بات پر اس وقت تک یقین نہیں آتا جب تک کہ وہ رونما نہیں ہوجاتا۔"

"تو پھر یقین کرلو کہ اس وقت تم بالکل بے دست وپا ہوچکے ہو اور تمہاری ذرا سی بھی حرکت تمہیں موت کی آغوش میں پہنچا سکتی ہے۔"

"موت کی آغوش میں پہنچنے کا یقین مجھے اس وقت آئے گا جب میں موت کی آغوش میں پہنچ چکا ہوں گا۔"

"مجھے معلوم ہے تم کبھی خود کو خوف زدہ ظاہر نہیں ہونے دیتے" جونز نے مجھے گھورا "لیکن مجھ پر تمہاری یہ تیکنک کارگر نہیں ہوسکے گی۔ میں تمہارے ہاتھوں پہلے بھی چوٹ کھا چکا ہوں۔"

"لیکن اس وقت تو میں نے تمہارے ہاتھوں چوٹ کھائی ہے۔ تمہارے وعدے پر مجھے اعتبار کرنا ہی نہیں چاہئے تھا۔ تم ایک وعدہ شکن آدمی ہو۔"

"میں اصول پسند بھی بہت ہوں۔ تم نے دیکھا نہیں میں نے ہیڈ کوارٹر کی عمارت سے تمہیں کتنی آسانی سے نکل جانے دیا تھا۔"

"میں نے اندازہ کرلیا تھا کہ تم میرے خلاف کیا کرنے کا ارادہ رکھتے ہو اسی لئے میں تمہاری زد سے صاف بچ نکلا کیا تم اس کی داد نہیں دو گے۔"

"ضرور دوں گا" جونز نے مجھے گھورتے ہوئے کہا "اور یہ بھی جاننا چاہوں گا کہ تم نے ہمارے خلاف اتنا کامیاب ایکشن کس طرح کرلیا۔"

"ناممکن سی بات لگتی ہے نا" میں مسکرایا "میں تمہیں ضرور بتاؤں گا لیکن اس سے پہلے تمہیں یہ بتانا ہوگا کہ تم نے محض ایک رات کے اندر ہم لوگوں پر کس طرح ہاتھ ڈالا ہے۔"

"کیا زوردار بات پوچھی ہے چیف!" بڈ نے خوش ہوکر کہا "اگر اس بات کا صحیح جواب مل جائے تو بڈ کی پوزیشن تو صاف ہوہی جائے گی۔"

"یہ بات تم نے پہلے سے کس طرح فرض کرلی کہ تمہاری پوزیشن صاف ہوہی جائے گی" میں نے غصیلے لہجے میں کہا "ممکن ہے جونز نے تمہاری غلطی سے ہی فائدہ اٹھایا ہو۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"ہرگز نہیں چیف!" بڈ نے ترکی بہ ترکی جواب دیا "میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ میں بے حد محتاط تھا لہٰذا تم مجھے قصوروار مت ٹھہراؤ۔"

"سوال یہ ہے کہ جب میں نے تمہیں منع کیا تھا تو تم نے میری ہدایات کی خلاف ورزی کرنے کی جرأت کیوں کی؟"

"میں نے یہ کام اپنے رسک پر کیا تھا اور مجھے یقین ہے کہ مجھ سے کوئی غلطی نہیں ہوئی۔"

"تم لوگ کیا بکواس کر رہے ہو؟" جونز نے ہمیں گھورتے ہوئے بڑی خشونت سے کہا۔

"یہ بکواس نہیں ہے" میں نے کہا "ہم یہ طے کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ تم ہم تک کس کی غلطی کی وجہ سے پہنچے۔"

"کسی کی غلطی کی وجہ سے بھی نہیں" جونز نے کہا "یہ تو خالصتاً انگلز کے سائنس دانوں کا کارنامہ تھا جس کی بدولت تم لوگوں کا سراغ مل گیا۔"

"بات کچھ سمجھ میں نہیں آئی مسٹر جونز" میں نے پلکیں جھپکاتے ہوئے کہا۔

"ہمارے سائنس دان ایک ایسا آلہ ایجاد کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں جو مختلف اقسام کی بُو ریکارڈ کر سکتا ہو۔"

"خوشبوؤں کو ریکارڈ کرنے والی بات سمجھ میں نہیں آئی؟" میں نے حیرت سے کہا۔

"دنیا بھر کے سائنس دان اس چکر میں ہیں مگر ہم یہ کارنامہ بہت پہلے کر چکے تھے مسئلہ یہ تھا کہ اس محفوظ خوشبو سے فائدہ کس طرح اٹھایا جائے۔ ابھی چند ہی روز قبل انہوں نے اس میں بھی کامیابی حاصل کر لی۔ یہ ایک ایسا آلہ ہے جس میں اگر کوئی خوشبو محفوظ کر دی جائے تو وہ اس مخصوص خوشبو کو شناخت کر سکتا ہے۔ اور جزیرۂ مرگ پر تم تینوں کے جسموں کی خوشبوئیں بھی محفوظ کر لی گئی تھیں۔"

جونز کے انکشاف نے مجھے حیران کر کے رکھ دیا۔ مجھے اندازہ نہیں تھا کہ ان لوگوں نے اس حد تک پیش بندیاں کر رکھی ہوں گی۔

"ٹی گورائے کی بگڑتی ہوئی صورت حال نے ہمیں بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر دیا تھا اور اسی لئے مجھے خاص طور پر یہ آلہ دے کر بھیجا گیا تھا اور دیکھ لو کہ ہمارا یہ اقدام کس قدر کامیاب رہا؟"

جونز کی باتیں سن کر صحیح معنوں میں میرے ہوش ٹھکانے آ گئے اور مجھے اندازہ ہو گیا کہ مجھے ماسٹری کو ان سے سیکھے ہوئے حیران کن کمالات کا بھرپور مظاہرہ کرنا پڑے گا اس کے بغیر بات نہیں بن سکتی تھی۔

"تم نے دیکھا چیف؟" بڈ نے چہک کر کہا "میری ہی بات درست ثابت ہوئی نا۔"

"اب فلموں کا معمہ بھی حل کر دو۔ کلارا تو ان فلموں کے حصول کے لئے دیوانی ہوئی جا رہی تھی مگر تمہیں ان کی پروا نہیں تھی۔"

"کلارا کو ان فلموں کی اصلیت کا علم نہیں تھا۔ ان پر ایک ایسا خاص محلول لگا دیا گیا تھا کہ عام پروجیکٹر پر لگنے کی صورت میں وہ بالکل سادہ ہو جاتیں۔ جب تک روشنی ایک خاص لینس پر سے گزر کر ان پر نہ پڑے، ان سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا اور عام روشنی ان کے لئے اویزر کا کام کرتی ہے۔ تم نے یقیناً انہیں دیکھ لیا ہو گا۔ اب وہ فلمیں کسی کام کی نہیں رہیں۔ ہم نے یہ احتیاطی تدبیر اس خیال سے اختیار کی تھی کہ اگر فلمیں غلط ہاتھوں تک پہنچ جائیں تو ان سے فائدہ نہ اٹھایا جا سکے۔ ہمیں کیا معلوم تھا کہ یہ احتیاطی تدبیر اس حد تک ہمارے کام آ جائے گی۔"

میں نے تفہیمی انداز میں سر کو جنبش دی۔ "تم لوگوں نے واقعی بہت ترقی کر لی ہے۔ تم سے مقابلہ کرنا آسان نہیں رہا۔"

"میں نے تمہیں سب کچھ بتا دیا۔ اب تم مجھے بتا دو کہ تم نے ہمارے اس قدر مستحکم حفاظتی حصار کو کس طرح توڑا۔"

"کلارا کی مدد سے۔" میں نے بڑی سادگی سے کہا "اگر اس نے ہمیں حفاظتی انتظامات کی نوعیت سے آگاہ نہ کیا ہوتا تو میں ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتا تھا۔"

جونز کے چہرے کے تاثرات یکلخت تبدیل ہو گئے۔ اس نے دفعتاً کلارا کو بالوں سے پکڑ کر بڑے زور سے دھکا دیا اور وہ چیختی ہوئی زمین پر گری۔

"تو غداری کی مرتکب ہوئی ہے۔" اس نے دانت پیس کر کہا "تیری موت کے احکامات تو پہلے ہی جاری کر دیئے گئے تھے مگر اب تو تیرے ساتھ کسی رعایت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔"

"مم۔ میں نے تمہیں علی کے چنگل سے رہائی دلائی اور تم مجھے ہی مار رہے ہو۔" کلارا نے کہا مگر ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے جونز بہرا ہو گیا ہو۔ پستول کے ٹریگر پر اس کی انگلی کا دباؤ بڑھتا ہی جا رہا تھا۔ پھر اس نے ٹریگر پوری طرح دبا دیا اس کے ساتھ ہی کلارا کے منہ سے ایک بھیانک چیخ نکلی۔

کلارا ماہیٔ بے آب کی طرح لوٹ رہی تھی اور جونز اپنے ہاتھوں میں دبے پستول کا ٹریگر بار بار دبائے چلا جا رہا تھا۔ اس پر کچھ بوکھلاہٹ سی طاری تھی۔ اسی دوران کلارا کی چیخیں تھم گئیں اور اس نے اپنی آنکھیں کھول دیں۔

"تم ہار گئے جونز!" میں نے دبنگ آواز میں کہا "میں نے تم سے کہا تھا کہ تمہارا امتحان لوں گا۔ مجھے افسوس ہے کہ تم امتحان میں فیل ہو گئے۔ اب میں سکون سے تمہارا آملیٹ بنا سکوں گا۔"

جونز کا چہرہ تاریک ہو گیا۔ کلارا اٹھ کھڑی ہوئی تھی اور بے یقینی سے پلکیں جھپکا رہی تھی۔ اسے اپنے بچ جانے پر یقین نہیں آ رہا تھا۔ جونز کو بھی یقین نہیں آ رہا تھا کہ اس مہلک شعاعی پستول نے بار بار ٹریگر دبانے کے باوجود ایک بھی شعاع اگلنے سے انکار کر دیا ہے۔

"حیران ہونے کی بات نہیں ہے جونز!" میں نے بڑے سکون سے کہا "تم ناعاقبت اندیش آدمی ہو۔ تم نے یہ نہیں سوچا کہ تمہارے مقابل کون ہے۔ تم بھول گئے کہ میرے مقابلے پر اولیو ہاورڈ جیسا نامی گرامی بدمعاش بھی نہیں ٹک سکا تھا۔ تم مستقلاً اس زعم میں رہے کہ مجھ پر قابو پا لو گے اور تمہاری یہی خوش فہمی تمہیں لے ڈوبی۔ تم نے علی یار خان کے رتبے کو نہیں پہچانا مگر یہ پستول پہچان گیا اس لئے اس نے چلنے سے انکار کر دیا۔ شاید تمہیں معلوم نہیں کہ میرے سامنے اسلحہ بے کار ہو جاتا ہے اس لئے تو میں آج تک بچا ہوا ہوں۔"

"تم جھوٹ بول رہے ہو" جونز نے اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا "یہ کیسے ممکن ہے کہ کسی شخص کے سامنے اسلحہ بے کار ہو جائے۔ ضرور تم نے اس پستول کے ساتھ کوئی گڑبڑ کی ہے۔"

"یہ پہلے سوچنے کی بات تھی جونز" میں نے ایک قہقہہ لگا کر فاتحانہ انداز میں کہا "تمہیں پہلے ہی سمجھ لینا چاہئے تھا کہ علی یار خان یوں مطمئن ہو کر بیٹھ جانے والوں میں سے نہیں ہے۔"

ساگا نے اپنے ہاتھ گرا دیئے تھے۔ اس کے چہرے کے تاثرات سے ظاہر ہو رہا تھا کہ صورت حال ابھی تک اس پر پوری طرح واضح نہیں ہو سکی ہے۔ کلارا کی سمجھ میں بات کچھ کچھ آ گئی تھی اور تہذیب اور بڈ تو پہلے ہی سے آگاہ تھے کہ معاملہ کیا ہے۔ جونز کو اپنا انجام نظر آنے لگا تھا۔ اس نے مجھ سے تعاون کا جو وعدہ کیا تھا اس کی خلاف ورزی کرنے کے بعد وہ کسی بھی رعایت کا مستحق نہیں رہا تھا۔ اسے بخوبی اندازہ تھا کہ جو کچھ بھی ہوا وہ پہلے سے طے شدہ اسکیم کے تحت ہوا تھا اور جونز میرے پھیلائے ہوئے جال میں بری طرح پھنس گیا تھا۔

مجھے اندازہ تھا کہ جونز جان پر کھیل کر یہاں سے نکلنے کی کوشش کرے گا۔ وہ خود بھی اس حقیقت سے بے خبر نہیں ہو سکتا تھا کہ ایسی کوئی کوشش خودکشی کے مترادف ہو گی لیکن میرے چنگل میں پھنسنے سے بہتر تو یہی تھا کہ وہ خودکشی کر لیتا۔ یہ بات اظہر من الشمس تھی کہ میں اس پر بدترین تشدد کروں گا اور میرے تشدد سے بچنے کا یہی راستہ تھا کہ وہ یہاں سے فرار ہونے کی کوشش کرے خواہ اس کوشش میں مارا ہی کیوں نہ جائے۔

لیکن اس قسم کی کوئی کوشش کرنا بھی آسان نہیں تھا۔ کوشش کرنا تو شاید آسان ہوتا لیکن ایسی کوشش جو اگر ناکام ہو تو اس کی موت کی صورت میں ہو، یہ بہت مشکل تھا۔ وہ مسلح ہوتا تو اس کا کام آسان ہو جاتا۔ اب ایک نہتا آدمی کیا کرتا؟ واحد صورت یہی تھی کہ وہ پہلے کسی شخص سے اسلحہ چھینے پھر اس کے زور پر اگلا قدم اٹھائے۔ مشکل یہ تھی کہ اس کمرے میں کسی کے پاس بھی اسلحہ نہیں تھا۔ کمرے کے باہر متعین ساگا کے آدمی البتہ مسلح تھے اور جونز کا پہلا ٹارگٹ وہی لوگ ہو سکتے تھے۔

میں نے جونز کے چہرے پر نگاہیں جمائے ہوئے ایک لمحے کے اندر اندر پورا تجزیہ کر لیا۔ اس کے چہرے کا اتار چڑھاؤ پوری طرح میری نظر میں تھا۔ کمرے میں بوجھل سکوت طاری ہو گیا تھا۔ ہر ایک کی نظریں مجھ پر مرکوز تھیں، جونز کے بارے میں فیصلہ مجھی کو کرنا تھا لہٰذا سب میرے اشارے کے منتظر تھے۔ جونز کو بھی اندازہ تھا کہ اس کے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔

اچانک جونز میری طرف لپکا۔ میں پوری طرح تیار تھا اور مجھے معلوم تھا کہ وہ ہرگز مجھ سے بھڑنے کا خطرہ مول نہیں لے سکتا۔ وہ تو مجھے ڈاج دے کر کسی طرح کمرے سے نکل جانے کے چکر میں تھا۔ اس کا خیال تھا کہ میں اس کے جھانسے میں آ جاؤں گا مگر ایسا نہیں ہوا، چنانچہ جب اس نے دروازے کی طرف لپکنے کی کوشش کی تو میں اس کی راہ میں مزاحم تھا۔

"تم اتنی آسانی سے فرار نہیں ہو سکتے جونز" میں نے اسے پوری قوت سے دھکیلتے ہوئے کہا اور وہ عقبی دیوار سے جا ٹکرایا۔ عقبی دیوار سے ٹکرا کر اس نے محض ایک لمحہ توقف کیا اور اسی ایک لمحے میں اس نے مجھ سے ٹکرانے کا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فیصلہ کرلیا۔ اس لئے کہ اگلے ہی لمحے وہ مجھ پر دوبارہ حملہ آور ہوا تھا۔ یہ فیصلہ اسے بہت مہنگا پڑا۔ جس طاقت کے ساتھ اس نے مجھ پر حملہ کیا تھا میں نے اسے اس کے خلاف استعمال کیا۔ میں نے ذرا سا ترچھا ہو کر اسے دونوں ہاتھوں سے دوسری طرف اچھال دیا۔ وہ تقریباً اڑتا ہوا عقبی دیوار سے ٹکرایا۔ اس کے حلق سے کرب میں ڈوبی ہوئی ایک کراہ خارج ہوئی اور وہ دھپ سے زمین پر گر پڑا۔ وہ تشنجی انداز میں ہاتھ پیر پھینک رہا تھا۔ غالباً اس کی ریڑھ کی ہڈی پر گہری ضرب آئی تھی۔

"بہت خوب علی" ساگا نے بے ساختہ کہا "تم نے چشم زدن میں اس ملعون کے کس بل نکال دیئے۔"

"اس قسم کے کرتب دکھانے میں چیف کا کوئی ثانی نہیں ہے" بڈ نے فخریہ لہجے میں کہا، یوں جیسے یہ کارنامہ اس نے خود سرانجام دیا ہو۔

"اس میں میرا کوئی کمال نہیں ہے ساگا" میں نے گمبھیر لہجے میں کہا "یہ رب ذوالجلال کی قدرت ہے کہ اس نے مجھے ان لوگوں کے لئے قہر بنا دیا ہے۔"

جونز پر بدستور تشنجی کیفیت طاری تھی اور وہ شدید کرب میں مبتلا نظر آ رہا تھا۔ ریڑھ کی ہڈی کی چوٹ برداشت کرنا آسان نہیں ہوتا۔

"دو دن کے اندر یہ تیسرا موقع ہے جونز کہ تم نے میرے ہاتھوں شکست کھائی ہے۔ اب بھی اگر تمہارے دل میں کوئی حسرت ہے تو [illegible]"

جونز کوئی جواب دیئے بغیر تڑپتا رہا۔ اس کی حالت ابتر ہو رہی تھی۔ مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں اس چوٹ سے اس کے حواس نہ متاثر ہو جائیں۔

"اس کے لئے میڈیکل ایڈ کا بندوبست کرو ساگا" تہذیب نے مضطربانہ انداز میں کہا۔ وہ جونز کے نزدیک جانے کے لئے جھپٹی تھی۔

"اس کے قریب مت جانا" کلارا کے منہ سے اضطراب کے عالم میں نکلا۔

تہذیب نے تو سنی ان سنی کر دی مگر میں نے مسکرا کر کلارا کی طرف دیکھا "شکریہ" میں نے کہا "تمہیں برے اور بھلے کی تمیز تو پیدا ہوئی۔"

کلارا کی نظریں جھک گئیں۔ وہ بے حد پشیمان نظر آ رہی تھی۔ تہذیب جونز کے اوپر جھکی ہوئی تھی۔ ساگا اپنے آدمیوں سے ڈاکٹر کو بلانے کا کہہ رہا تھا اور بڈ یوں بے تعلقی کے ساتھ کھڑا تھا جیسے گرد و پیش کی کسی شے سے اس کا کوئی تعلق ہی نہ ہو۔

"تمہیں بے فکر رہنا چاہئے کلارا" میں نے کہا "تہذیب جانتی ہے کہ میں بھرپور وار کرتا ہوں۔ جونز ناکارہ ہو چکا ہے۔ اب یہ کسی کو نقصان پہنچانے کے قابل نہیں رہا۔"

"میں ۔۔۔ میں شرمندہ ہوں" کلارا نے اٹک اٹک کر کہا "میں بھول گئی تھی کہ میں اسمگلرز سے ناتا توڑ آئی ہوں۔ اب وہاں میرے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے۔"

"وہاں تمہارے لئے گنجائش ہو یا نہ ہو، میرے پاس تمہارے لئے ہمیشہ گنجائش رہے گی۔ میں نے تم سے جو وعدہ کیا تھا اس پر اب بھی قائم ہوں۔"

"لیکن میں تمہیں دھوکا نہیں دے سکتی علی!" کلارا نے جھجکتے ہوئے کہا "صیہونی مفادات سے غداری کرنا شاید میرے لئے ممکن نہ ہو۔"

"پروفیسر زارا کے احترام میں بھی نہیں" بڈ نے مضحکہ خیز سنجیدگی کے ساتھ کہا۔

"مجھے اپنی حماقت پر حیرت ہوتی ہے۔ کیسی کیسی مضحکہ خیز باتوں پر یقین کرلیا۔"

"یہ حقیقت تو بہرحال نہیں بدل سکتی کہ چیف نے قلم ۔۔۔" بڈ نے کہنا چاہا مگر کلارا نے اس کی بات کاٹ دی۔

"فضول باتیں مت کرو مسٹر بڈ!" اس نے ہاتھ اٹھا کر بےزاری سے کہا "تمہارے چیف کے بارے میں ہم ان باتوں سے بھی واقف ہیں جو تمہارے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوں گی۔"

"اس سے بڑھ کر اور کیا بے عزتی ہوگی" بڈ نے غصیلے لہجے میں کہا "میں نے فیصلہ کرلیا ہے چیف کہ اب تمہارے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے کسی صیہونی تنظیم میں شمولیت اختیار کرنا ہی پڑے گی۔"

"اسمگلرز سے تمہیں بچانا ہر حال میں میری ذمے داری ہے" میں نے بڈ کی بات نظر انداز کرتے ہوئے کلارا سے کہا "میں تمہیں صیہونی مفادات سے غداری کرنے پر ہرگز مجبور نہیں کروں گا۔"

کلارا نے بے یقینی سے مجھے دیکھا "میں جانتی ہوں کہ تم بے حد چالاک ہو اور مخالف پر نفسیاتی حربے بھی آزماتے ہو ۔۔۔"

"میں تمہیں کسی بات پر بھی مجبور نہیں کروں گا" میں نے خشک لہجے میں کہا "پہلے کی بات اور تھی مگر اب سب کچھ تمہارے سامنے عیاں ہے۔ میری طرف سے تم پر کوئی پابندی

نہیں۔ اگر چاہو تو مجھ سے علیحدہ بھی ہو سکتی ہو۔"

"ہاں ہاں، چیف بہت فیاض ہیں" بڈ نے سر ہلاتے ہوئے کہا "دشمنوں کی جاں بخشی کرنے میں تو خاص طور پر ان کا مدمقابل ملنا مشکل ہے۔"

"کبھی حالات کی نزاکت کو بھی محسوس کرلیا کرو" میں نے ناگواری سے کہا "کلارا ہماری دشمن ہرگز نہیں ہے۔"

"موقع ملنے پر تمہارے خلاف کوئی بھی قدم اٹھا سکتی ہوں" کلارا نے کہا "یہ تمہاری خام خیالی ہے کہ میں تمہارے کسی جال میں آجاؤں گی۔"

"جب بھی تم ایسی کوئی کوشش کرو گی تو اس کا نتیجہ بھی خود ہی بھگتو گی" میں نے مسکرا کر کہا "جس طرح تم سے پہلے بہت سے لوگ بھگت چکے ہیں۔"

"ابھی تھوڑی دیر قبل میں نے ایک کوشش کی تھی" کلارا نے نہایت سکون سے کہا "لیکن مجھے تو کچھ بھی نہیں بھگتنا پڑا۔ تم تو اب بھی میرا ساتھ دینے پر آمادہ ہو۔"

"میں اپنے کسی بھی عہد کا پاس کرنے کے لئے انتہائی حد تک چلا جاتا ہوں لیکن تمہارا یہ کہنا غلط ہے کہ تم نے کچھ دیر قبل میرے خلاف جو قدم اٹھانے کی کوشش کی تھی اس کے نتیجے میں کچھ نہیں ہوا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کے نتیجے میں تمہیں جتنے بڑے ذہنی صدمے سے گزرنا پڑا ہے اتنے بڑے صدمے سے شاید ہی تم آئندہ کبھی گزرو۔ یہ بات یقینی ہونی چاہئے تھی کہ مجھے گرفتار کرانے کے صلے میں نہ صرف تمہاری جاں بخشی کردی جاتی بلکہ تمہاری گزشتہ حیثیت بھی بحال کردی جاتی مگر اس کے بالکل برعکس ہوا۔ تمہارا جرم ناقابل معافی قرار پایا۔ تمہارا بڑے سے بڑا کارنامہ بھی اس جرم کا داغ نہیں مٹا سکتا۔۔۔ کیا تم اس سے بھی زیادہ کچھ بھگتنا چاہتی ہو؟"

کلارا نے چپ سادھ لی۔ اس کے پاس میری بات کا کوئی جواب تھا بھی نہیں۔ میں نے بھی اس سے جواب پر اصرار نہیں کیا اور جونز کی طرف متوجہ ہو گیا جس کے نزدیک اب ایک ڈاکٹر نظر آ رہا تھا۔ اس نے ابھی ابھی جونز کو ایک مسکن انجکشن لگایا تھا جس کے نتیجے میں جونز حواس سے بیگانہ ہو گیا تھا۔

"کیا خیال ہے ڈاکٹر!" میں نے آگے بڑھتے ہوئے کہا "چوٹ زیادہ خطرناک تو نہیں ہے؟"

"ایکسرے کئے بغیر میں کوئی حتمی بات نہیں کہہ سکتا" ڈاکٹر نے کہا "لیکن اگر ریڑھ کی ہڈی پر شدید ضرب آجائے تو پھر اس کا ٹھیک ہونا تقریباً محال ہی ہوتا ہے۔"

"مجھے اس کے ٹھیک ہونے یا نہ ہونے سے کوئی غرض نہیں ہے" میں نے بے پروائی سے کہا "ہمیں تو اس سے بس چند باتیں معلوم کرنی ہیں اور اس کے بعد اسے دوسری دنیا کا ویزا پکڑا دینا ہے۔"

"تب تو فکر کی کوئی بات نہیں" ڈاکٹر نے مسکرا کر کہا "چوٹ کی نوعیت ایسی بہرحال نہیں ہے کہ یہ مر جائے یا حواس سے ہی بیگانہ ہو جائے۔ یہ بہرحال زندہ رہے گا۔"

"کسی شخص کی زندگی ختم کر دینے کا حتمی فیصلہ کرتے ہوئے میں نے تمہیں کم ہی دیکھا ہے" تہذیب نے آہستگی سے کہا۔

"اب بہت زیادہ دیکھا کرو گی" میں نے ہنس کر کہا "مجھے احساس ہو گیا ہے کہ درندوں کو آزاد چھوڑ دینا بجائے خود ایک ظلم ہے اور آئندہ میں کوشش کروں گا کہ اس جرم میں ملوث نہ ہونے پاؤں۔"

"تم نے بہت اچھا فیصلہ کیا ہے علی!" ساگا نے کہا "یہ لوگ واقعی درندے ہیں اور ہرگز کسی رعایت کے مستحق نہیں ہیں۔"

ڈاکٹر اپنا سامان سمیٹ کر اٹھ کھڑا ہوا "اسے تین سے چار گھنٹے کے اندر ہوش آجائے گا۔ اس وقت مجھے دوبارہ بلوا لیجئے گا۔ اگر ضرورت ہوئی تو میں اسے دافع درد انجکشن لگاتا رہوں گا۔"

"میرے بارے میں تم نے کیا فیصلہ کیا علی!" مادام کلارا نے کہا، وہ خاصی بجھی ہوئی نظر آ رہی تھی۔

"مجھے جو فیصلہ کرنا تھا وہ کر بھی چکا اور تمہیں سنا بھی چکا ۔۔۔ اب تو یہ سوچنا تمہارا کام ہے کہ تمہیں کیا کرنا ہے۔"

"میں اس وقت بے بس اور پوری طرح تمہارے قبضے میں ہوں۔ تم مجھے جو سزا دینا چاہو دے سکتے ہو لیکن جو سلوک تم میرے ساتھ کر رہے ہو وہ تمہاری روایات کے خلاف ہے۔"

کلارا کی بات سن کر میرے علاوہ تہذیب اور بڈ بھی حیران رہ گئے "معاف کرنا تم بے حد احسان فراموش خاتون معلوم ہوتی ہو" بڈ نے کہا "چیف نے تمہیں معاف کر دیا ۔۔۔ اس سے زیادہ تمہیں کس بات کی تمنا ہے؟"

کلارا نے ایک طویل سانس لی "اس قسم کے کھیل ہم نے بھی بہت کھیلے ہیں" اس نے کہا "مگر ہماری بات اور ہے۔ ہم لوگ تو شقی القلب ہیں جبکہ علی کی نرم دلی مشہور ہے۔"

"تمہیں شاید یقین نہیں آ رہا کہ میں تم سے کسی قسم کا انتقام نہیں لوں گا" میں نے کہا "اور یہ بہت اچھا ہوا کہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تمہیں میری بات پر یقین نہیں آیا۔ اس طرح تمہیں یہ اندازہ کرنے میں تو مدد ملے گی کہ تم لوگ اپنے شکاروں کے ساتھ جس قسم کا سلوک کرتے ہو اس سے ان پر کیا گزرتی ہوگی" میرا لہجہ خاصا تلخ ہوگیا "اس قسم کا سلوک کرنا انسانیت سے گری ہوئی حرکت ہے کہ نہیں؟"

کلارا نے سر جھکالیا۔ اس کے ہر انداز سے شکست خوردگی ظاہر ہورہی تھی۔ ساگا سخت حیران نظر آرہا تھا۔ اس کی سمجھ میں میرا رویہ نہیں آرہا تھا۔

"جوزز کو سخت نگرانی میں رکھنے کی ضرورت ہے ساگا" میں نے کہا "توقع تو نہیں ہے کہ اب یہ جدوجہد کے قابل رہ گیا ہو مگر احتیاط اچھی چیز ہے۔"

"بے فکر رہو" ساگا نے مسکرا کر کہا "تم سے زیادہ اس کی فکر مجھے ہے۔ یہ اگر فرار ہوگیا تو ہمارے کئے کرائے پر پانی پھر جائے گا۔"

"اس کے ہوش میں آنے تک ہم اپنی نیند پوری کرسکتے ہیں" میں نے کہا "سونا بھی تو آدمی کی ضرورت ہے۔"

"تم لوگ آرام کرو" ساگا نے سہلا کر کہا "اب میں ہر قسم کے معاملات خود سنبھالتا ہوں۔"

ہم اپنی عارضی قیام گاہ پر پہنچ گئے جہاں ہماری رہائش کا بندوبست کیا گیا تھا۔ کلارا بھی ہمارے ساتھ تھی مگر اس کا انداز قیدیوں جیسا تھا۔

"کلارا کے ساتھ وہی سلوک کیا جائے گا جو میرے دوسرے ساتھیوں کے ساتھ ہوگا" سونے سے قبل میں نے کلارا کے سامنے ہی ساگا سے کہا "اگر یہ کہیں جانا چاہے تو اسے روکا نہ جائے اور اس کی ہر خواہش کا احترام کیا جائے۔"

پھر میں چار گھنٹے کے لئے دنیا و مافیہا سے بے خبر ہوگیا۔ چار گھنٹے کی نیند میرے لئے بہت تھی۔ سو کر اٹھا تو بالکل تازہ دم تھا۔ نہا دھو کر میں خود کو بے حد ہشاش بشاش محسوس کرنے لگا۔

"جوزز کی ریڑھ کی ہڈی میں بال پڑ گیا ہے" ساگا نے مجھے بتایا "وہ شدید تکلیف میں مبتلا ہے۔ ممکن ہے زندگی بھر کے لئے اپاہج ہوجائے۔"

"ہوجانے دو" میں نے بے پروائی سے کہا "بلکہ اسے اپاہج ہی رہنا چاہئے۔ یہ لوگ درندے ہیں۔ ان پر رحم کھانا بجائے خود ظلم ہے۔"

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ میں بھی تم سے متفق ہوں مگر سوال یہ ہے کہ اس سے چھٹکارا ہی کیوں نہ حاصل کرلیا جائے۔"

"اس لئے کہ مجھے اس سے چند اہم باتیں معلوم کرنی ہیں۔ اس کے بعد وہ ہمارے لئے بے کار ہوجائے گا۔"

"وہ تو اس قابل بھی نہیں رہا کہ اس پر تشدد کیا جاسکے" ساگا نے ایک ٹھنڈی سانس لے کر کہا "بلکہ وہ تو ہل جل بھی نہیں سکتا۔"

میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ ابھر آئی "تم دیکھنا میں اس صورت حال سے کس طرح فائدہ اٹھاتا ہوں" میں نے کہا "یہ بتاؤ کہ اس وقت اس کی حالت کیسی ہے؟"

"وہ پین کلرز کے زیر اثر ہے۔ جیسے ہی انجکشن کا اثر ختم ہوتا ہے اس کی تکلیف عود کر آتی ہے۔"

میں نے سر کو تفہیمی جنبش دی "اور کلارا کہاں ہے؟" میں نے پوچھا۔

"وہ یہاں سے چلی گئی تھی لیکن تھوڑی ہی دیر میں دوبارہ واپس آگئی۔ تمہاری ہدایت کے بموجب نہ اسے جانے سے روکا گیا اور نہ واپس آنے سے۔"

ابھی یہ باتیں ہوہی رہی تھیں کہ کلارا آگئی۔ اندر داخل ہونے سے قبل اس نے اجازت طلب کی تھی اور پھر بوجھل قدموں سے چلتی ہوئی ایک کرسی پر آکر بیٹھ گئی تھی۔ میں اسے بڑے غور سے دیکھ رہا تھا۔

"کیا بات ہے کلارا؟" میں نے نرمی سے پوچھا "کیا تمہیں یہاں کوئی تکلیف پہنچی ہے؟"

کلارا نے نگاہ اٹھا کر مجھے دیکھا۔ وہ حزن وملال اور افسردگی سے بھرپور نگاہ تھی جو اس نے مجھ پر ڈالی تھی۔ پھر اس نے دوبارہ نگاہ جھکالی۔

"گزشتہ چند گھنٹے میں نے بڑے کرب کے عالم میں گزارے ہیں علی!" کلارا نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا "مجھے اپنے بارے میں گمان تھا کہ کوئی شخص میری زبان نہیں کھلوا سکتا۔ میں سمجھتی تھی کہ میں ہر قسم کا تشدد برداشت کرسکتی ہوں لیکن آج مجھے معلوم ہوا کہ میں تو کچھ بھی نہیں ہوں۔ میری کوئی حیثیت نہیں ہے۔ اپنے وطن کے لئے بہت سی مہمات سرانجام دینے کے باوجود میں اپنی مرضی سے کچھ بھی کرنے کی مستحق نہیں ہوں۔ میری ایک معمولی سی غلطی کی پاداش میں میری موت کے پروانے پر دستخط کردئے گئے اور اب یہ وسیع وعریض زمین مجھ پر تنگ ہے۔ میں کہیں بھی جاؤں مجھے تلاش کرکے مار ڈالا جائے گا۔"

"میں تو تمہاری مدد کرنے کا خواہاں ہوں" میں نے ہمدردی سے کہا "مگر تم میری مدد قبول کرنے پر آمادہ ہی نہیں ہو

تو میں کیا کرسکتا ہوں؟"

"تم ہمارے بدترین دشمن ہو۔ تم مسلمان ہو اور میں یہودی ــ تم فلسطین کے لئے کام کررہے ہو جبکہ میں اسرائیل کو مضبوط کرنے کے لئے سرگرم عمل ہوں۔ ہم دونوں میں بعد المشرقین کا فرق ہے۔ اس کے باوجود جب مجھ پر برا وقت آیا تو تم نے میرا ساتھ دیا۔ تمہیں تو معلوم ہوگا کہ ہمیں تمہارے بارے میں خاص طور پر معلومات فراہم کی جاتی ہیں۔ میں سمجھتی تھی کہ ہمیں جو کچھ بتایا گیا سب درست ہے لیکن مجھے آج اندازہ ہوا کہ تمہارے بارے میں حقائق کو مسخ کرکے پیش کیا گیا تھا۔ تم اتنے برے نہیں ہو جتنا ہمیں باور کرایا گیا ہے۔"

"اتنا برا نہیں ہوں مگر برا ضرور ہوں" میں نے مسکرا کر کہا۔

"میں سنجیدہ ہوں علی! میں نے تمہارے خلاف جوزز کا ساتھ دینے کی کوشش کی... تم اگر چاہتے تو میرے خلاف کچھ بھی کرسکتے تھے مگر تم نے کچھ بھی نہیں کیا..."

"تم خود ہی تو کہہ رہی تھیں کہ میں اپنے دشمنوں پر نفسیاتی حربے بھی آزماتا ہوں" میں نے معصومیت سے کہا "ممکن ہے یہ بھی میرا کوئی نفسیاتی حربہ ہو۔"

"یہ امکان نہیں حقیقت ہے" کلارا نے کہا "اور تمہارا نفسیاتی حربہ سوفیصد کارگر ثابت ہوا۔"

"اس کے باوجود بھی تم میری تعریفوں کے پل باندھنے سے باز نہیں آرہیں" میں نے حیران ہوکر کہا۔

"یہ اس سے تو بہرحال بہتر ہے کہ کسی کی کھال اتاردی جائے یا ہڈیاں توڑ دی جائیں اور اسے عمر بھر کے لئے اپاہج کردیا جائے۔ میں نے تھوڑی سی دیر کے لئے غیر جانب دار ہوکر سوچنے کی کوشش کی تو میری کایا پلٹ ہوگئی۔ اب مجھ سے جانب دار ہوکر کچھ بھی نہیں سوچا جاتا۔ تم ایک مقصد کے لئے کام کررہے ہو۔ تم بھی تشدد کرسکتے ہو مگر تم نے اس کے بجائے نرمی سے کام نکالنے کو ترجیح دی۔ اسگلز میں ایسا نہیں ہوتا بلکہ کسی بھی یہودی تنظیم میں ایسا نہیں ہوتا، کوئی بھی مخالف ہاتھ لگ جائے تو اس کا حلیہ بگاڑ کر رکھ دیا جاتا ہے۔"

میں نے کلارا کو بڑے غور سے دیکھا تھا۔ وہ میرے سامنے کرسی پر بیٹھی فرش پر نگاہیں جمائے بات کررہی تھی۔ گفتگو کے دوران اس نے ایک آدھ بار ہی نگاہ اٹھا کر میری طرف دیکھا ہوگا۔ ساگا قطعاً خاموش تھا۔ اس دوران میں تہذیب اور بڈ بھی کمرے میں آگئے تھے لیکن گفتگو کی نوعیت ایسی تھی کہ انہوں نے دخل اندازی کرنا مناسب نہیں سمجھا تھا۔

"میری طرح تم بھی ایک مقصد کے لئے کام کررہی ہو کلارا! اور جب آدمی کسی خاص مقصد کے لئے کام کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ آدمی جس مقصد کے لئے کام کررہا ہے اسے صحیح سمجھتا ہے۔ تمہاری نظر میں اسرائیل کا قیام ناگزیر ہوگا۔ اس کی مضبوطی کے لئے کام کرنا درست ہوگا۔ اسے طاقت بہم پہنچانے کی خاطر مظلوم اور بے گھر فلسطینی پناہ گزینوں کے کیمپوں پر بمباری کرنا جائز ہوگا تبھی تو تم اسگلز کے ساتھ منسلک ہو اور چونکہ اس وقت تم میرے رحم وکرم پر ہو اس لئے بھی تم سے بحث نہیں کروں گا۔ ہاں کبھی آزادانہ ماحول میں ملاقات کا موقع ملا تو اس موضوع پر گفتگو رہے گی لیکن اس وقت کچھ کہنا تمہیں اکسانے کے مترادف ہوگا اور میں کسی کو اکسانا پسند نہیں کرتا۔ رہی یہ بات کہ تمہارے اپنے ساتھیوں نے تمہیں رد کردیا ہے تو یہ اپنے کاز سے منحرف ہونے کا کوئی معقول بہانہ نہیں ہے۔ یہ حادثہ مجھ پر بھی گزر چکا ہے۔ میرے اپنے میرے خلاف ہوگئے تھے۔ تو کیا میں اپنے مشن سے منہ موڑ لیتا... نہیں مائی ڈیئر کلارا! ایسا کبھی نہیں ہوتا۔ جب میں جانتا ہوں کہ میں حق پر ہوں، مجھے معلوم ہے کہ میں جو قدم اٹھا رہا ہوں وہ غلط سمت میں نہیں اٹھا رہا تو چاہے ساری دنیا میرے خلاف ہوجائے مگر میری جدوجہد میں کمی نہیں آئے گی۔ میری توانائیاں اس مشن کے لئے ہیں جسے میں درست سمجھتا ہوں اور ہمیشہ اس کے لئے وقف رہیں گی۔ تمہارے لئے بھی میرا مشورہ یہی ہے کہ بدظن ہونے کے بجائے ثابت قدمی کا مظاہرہ کرو اور اپنے مشن سے روگردانی مت کرو۔"

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو علی! تم مجھے اپنے خلاف کام کرنے کی دعوت دے رہے ہو؟"

"میں ہر کام فرض سمجھ کر کرتا ہوں کلارا! اس وقت میں تمہیں جو تلقین کررہا ہوں وہ اس وقت کی ضرورت ہے۔ جب تم ایک حریف کی صورت میں میرے مقابل آؤگی تو میرا رویہ اور لب ولہجہ مختلف ہوگا۔"

"تم ایک اصول پسند آدمی ہو علی!" کلارا نے ایک طویل سانس لے کر کہا "تمہاری اصول پسندی اور صاف گوئی ہی نے مجھے متاثر کیا ہے اور میں یہ سوچنے پر مجبور ہوئی ہوں کہ آیا جو کچھ میں کرتی رہی ہوں وہ درست تھا بھی کہ نہیں؟"

"میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ تم جو فیصلہ بھی کرو خوب سوچ سمجھ کر کرو۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"میں فیصلہ کر چکی ہوں علی!" کلارا نے تیزی سے کہا "اور میرا یہ فیصلہ کسی قسم کی جذباتیت کا نتیجہ نہیں ہے۔"

"تم نے کیا فیصلہ کیا ہے کلارا!" تہذیب نے کہا "کیا تم ہمارے مشن میں شریک ہونا چاہتی ہو؟"

"نہیں" کلارا نے نفی میں سر ہلایا "میرے اپنے ساتھی میری جان کے دشمن ہو رہے ہیں لہٰذا تم لوگوں کا ساتھ دینا میری مجبوری ہے۔"

"یہ۔۔ کوئی فیصلہ تو نہ ہوا کلارا!" تہذیب نے مایوسانہ انداز میں کہا "یہ تو ایک مجبوری ہوئی اور جس قسم کی مجبوری سے تم دوچار ہو اس میں تو یہ فیصلہ کوئی بھی کر سکتا تھا۔"

"میں نے خود کلارا سے وعدہ کیا تھا تہذیب کہ میں اسگلز کے خلاف اس کی مدد کروں گا" میں نے کہا "لہٰذا میں کلارا کا یہ فیصلہ قبول کرنے کے لئے مجبور ہوں۔"

"خواہ وقت گزرنے کے بعد یہ تمہارے خلاف کام کرتی نظر آئے" بڈ نے حیرت سے کہا۔

"چھوٹی باتیں مت کیا کرو بڈ! اور ہمارے خلاف کام کرنے والے کم ہیں کیا جو ایک کا اضافہ ہونے سے ہم خوف زدہ ہوتے پھریں۔"

"میں احسان فراموش نہیں ہوں" کلارا نے غصیلی آواز میں کہا "اور پھر یہ امکان بھی نہیں ہے کہ آئندہ کبھی میں یہودی کاز کے لئے کام کروں گی۔"

"تھوڑی دیر قبل تم نے ہمارے خلاف جوزف کی جو مدد کرنے کی کوشش کی تھی اسے کس خانے میں فٹ کیا جائے" بڈ نے اس کے لہجے سے متاثر ہوئے بغیر کہا۔

"فضول باتوں میں الجھنے سے گریز کرو بڈ!" تہذیب نے بڈ کو سرزنش کی "جب ایک فیصلہ ہو چکا تو اب اس پر جرح کرنے کی کیا گنجائش رہ جاتی ہے۔"

"میں نے تو سنا تھا تم بہت عقل مند ہو مگر تم تو نہایت بے وقوفی کی باتیں کرتے ہو" کلارا بولی "اس وقت میرا رد عمل جائز تھا۔ تم لوگوں نے میرے ساتھ دھوکا کیا تھا۔ مجھ پر کوئی احسان نہیں کیا تھا۔ ایک صاحب ایڈم ڈی فلوک بنے ہوئے تھے۔ ایک پروفیسر زارا تھے اور ایک ریٹا سالومن تھیں۔ جب اچانک ان کی حقیقت کھلی تو میرا رد عمل اور کیا ہوتا؟ کیا تمہارے خیال میں میرا رد عمل کچھ اور ہونا چاہئے تھا۔"

بڈ بغلیں جھانکنے لگا اور میں نے کہا "اسی لئے کہتا ہوں کہ بولنے سے قبل سوچ لیا کرو۔ اس حوالے سے تم نے مجھ پر طنز بھی کیا تھا۔ تم کیا سمجھتے ہو، اگر یہ بات نہ ہوتی تو میں کلارا کو ہرگز معاف نہ کرتا لیکن جو کچھ اس نے کیا وہ فطری تھا۔"

"چلو کوئی بات نہیں" بڈ نے ڈھٹائی سے کہا "کبھی کبھی تو ہر ایک سے غلطی ہو جاتی ہے۔"

"بہتر ہوتا کہ مزید باتیں کھانے کی میز پر کر لی جاتیں" ساگا نے کھنکار کر کہا اور ہم سب اٹھ کھڑے ہوئے۔

کوئی دو گھنٹے بعد اطلاع ملی کہ جوزف کو ہوش آ گیا ہے۔ ڈاکٹر نے اسے دوسری بار بے ہوشی کا انجکشن دیا تھا۔

"اگر جوزف کا سامنا کرنے میں کوئی تردد نہ ہو تو تم بھی ہمارے ساتھ چل سکتی ہو" میں نے کلارا سے کہا۔

"تردد کس بات کا" کلارا نے کہا اور ہمارے ساتھ اس مقام پر پہنچ گئی جہاں جوزف کو رکھا گیا تھا۔ انجکشن کا اثر زائل ہو جانے کے باعث جوزف کے چہرے پر کرب کے آثار نظر آ رہے تھے۔ وہ ایک چوبی تخت پر دراز تھا۔

"کیا حال ہیں جوزف!" میں نے طنزیہ لہجے میں کہا "تم نے سب کچھ جانتے ہوئے بھی مجھ پر حملہ کیا تھا، یہ اس کا انجام ہے۔"

"مجھے شدید تکلیف ہو رہی ہے" جوزف نے کراہ کر کہا "مجھ پر طنز مت کرو۔"

"فارسی میں کہتے ہیں خود کردہ را علاجے نیست ۔۔۔ لیکن تم فارسی کیا جانو ۔۔۔ تم تو جواب میں یہی کہہ سکتے ہو کہ زبان یار من ترکی و من ترکی نمی دانم ۔۔۔ مگر یہ کہنے کے لئے بھی فارسی جاننا ضروری ہے جس سے تم واقف نہیں ہو۔"

"پانی" میری باتوں کے جواب میں جوزف نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ میرے اشارے پر ساگا نے اپنے ایک آدمی سے پانی لانے کو کہا اور مجھے افسوس ہونے لگا۔ جوزف کی تکلیف شاید ناقابل برداشت تھی۔ وہ سوچنے سمجھنے سے بھی معذور ہو گیا تھا اور اس صورت حال کا تدارک کرنا ضروری تھا ورنہ جوزف سے معلومات کیسے حاصل ہوتیں۔

"تکلیف کی شدت اس کے حواس پر اثر انداز ہو رہی ہے" میں نے ڈاکٹر سے کہا "اور مجھے اس سے معلومات حاصل کرنی ہیں۔۔۔"

"معاملہ ریڑھ کی ہڈی کا ہے مسٹر علی!" ڈاکٹر نے کہا "کسی بہت بڑے اسپتال میں تو ممکن ہے اس کا علاج ہو سکے لیکن میں تو کچھ بھی نہیں کر سکتا۔"

"میں تم سے اس کا علاج کرنے کو کب کہہ رہا ہوں" میں نے قدرے جھنجلا کر کہا "وقتی طور پر اسے تکلیف زائل کرنے کے لئے کوئی ٹیبلٹ دو۔"

"نہیں مسٹر علی!" ڈاکٹر نے تاسف سے نفی میں سر ہلایا "آپ کو شاید اندازہ نہیں ہے کہ یہ ٹیبلٹ نگل نہیں سکے گا۔ پانی بھی صرف اس صورت میں پی سکتا ہے جب کہ اس کے حلق میں پانی ٹپکایا جائے ریڑھ کی ہڈی پورے جسم کو بیلنس کرنے کے کام آتی ہے۔ اس کے کریک ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اب اس کے لئے ہلنا جلنا بھی ممکن نہیں رہا۔"

اپنی تمام تر مدہوشی کے باوجود جوزف نے ڈاکٹر کی بات نہ صرف سنی بلکہ اس کا مفہوم بھی سمجھ لیا۔

"مجھ پر رحم کرو" وہ گڑگڑایا "مجھے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مرنے پر مت مجبور کرو۔ اس سے بہتر تو یہ ہے کہ مجھے زہر دے دو یا گولی مار دو۔"

"اسے درد زائل کرنے کے لئے انجکشن دو اور فوری طور پر ڈرپ لگانے کا بندوبست کرو" میں نے کہا، میری ہدایت پر ڈاکٹر نے جوزف کو درد دور کرنے کا انجکشن لگایا اور ذرا ہی دیر بعد اس کے ڈرپ بھی لگا دی گئی۔ انجکشن نے فوری طور پر اثر کیا تھا اور دیکھتے ہی دیکھتے جوزف کے چہرے پر بکھرے ہوئے کرب کے تاثرات غائب ہو گئے۔

"تمہیں اندازہ ہو گیا ہو گا کہ تم پوری طرح میرے رحم و کرم پر ہو" میں نے جوزف سے کہا "تم یہ بھی دیکھ چکے ہو کہ تمہاری تکلیف کسی حد تک ناقابل برداشت ہے۔ ایسے میں عقل مندی کا تقاضا یہی ہے کہ مجھ سے تعاون کرو۔"

جوزف نے کلارا کی طرف دیکھا جو میرے نزدیک ہی کھڑی تھی "میں تمہارے ساتھ تعاون کرنے کو تیار ہوں" اس نے کلارا پر ایک نظر ڈالنے کے بعد مجھ سے کہا۔

"وہ تو تم پہلے بھی تیار تھے" بڈ نے مضحکانہ لہجے میں کہا "لیکن موقع ملتے ہی تمہاری نیت میں فتور آ گیا۔ اگر تمہیں پھر موقع ملے تو تم پھر وہی کرو گے جو تم نے پہلے کیا تھا۔"

"تمہارا خیال ٹھیک ہے بڈ!" کلارا نے کہا "یہ ایسا ہی بد طینت آدمی ہے۔"

"اس نے اپنے پیروں پر کلہاڑی ماری ہے" میں نے کہا "اگر میں نے تمہارے شعاعی پستول سے بیٹری نہ نکالی ہوتی تو تم اس وقت زندہ نہ ہوتیں۔"

"اسی لئے میں ان لوگوں سے بدظن ہو گئی ہوں" کلارا نے متنفرانہ انداز میں کہا "یہ سب کے سب احسان فراموش ہیں۔"

"یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کلارا کہ تم ان مائیکرو فلموں کے حصول کے لئے سخت بیتاب تھیں۔ کیا تمہیں معلوم نہیں تھا کہ ان پر حفاظتی مسالہ لگایا گیا ہے۔"

"نہیں" کلارا نے نفی میں سر ہلایا "مجھے اس حقیقت سے بے خبر رکھا گیا ورنہ میں کبھی اتنی جدوجہد نہ کرتی۔"

"اور تمہیں شروع سے ہی اس بات کا علم تھا؟" میں نے جوزف سے سوال کیا۔

"نہیں" جوزف نے نفی میں سر ہلایا "جب مجھے شی گورائے کا چارج لینے کا حکم ملا اس وقت یہاں کے بارے میں بریفنگ دی گئی تھی۔ اس سے قبل یہاں کے بارے میں کچھ بھی میرے علم میں نہیں تھا۔"

"ٹھیک ہے۔۔ مجھے اس بریفنگ سے آگاہ کرو جو تمہیں دی گئی تھی۔"

"اس بریفنگ کی ابتدا گوٹے بل میں رونما ہونے والے واقعات سے ہوئی تھی۔ مجھے بتایا گیا تھا کہ علی یار خان کو شخصیت کی تبدیلی کے بعد ایک مہم پر گوٹے بل بھیجا گیا ہے۔ نہ صرف وہ مہم ناکام ہوئی بلکہ جزیرہ مرگ بھی تباہ کر دیا گیا اور گوٹے بل میں بھی اسگلز کا صفایا کر دیا گیا۔ یہ بات یقینی ہو گئی کہ علی پر شخصیت کی تبدیلی کا عمل کارگر ثابت نہیں ہو سکا۔ چنانچہ شی گورائے سے دو ماہر افراد ہنگامی طور پر گوٹے بل روانہ ہو گئے جہاں انہوں نے علی یار خان کی کار کو بم سے اڑا دیا مگر وہ ہوشیار تھا اس حملے سے بچ گیا۔ اس کے بعد انسپکٹر ہنس ڈلے نامی ایک سرکاری اہل کار نے ان دونوں کی مدد کی ۔۔۔۔ مدد کیا کی بلکہ انہیں دھوکا دیا اور اسگلز کو مزید نقصانات سے دوچار ہونا پڑا۔ اس کے بعد شی گورائے میں ریٹا سالومن نمودار ہوئی جو فالکن نامی گروہ کی سربراہ ہونے کا دعویٰ کرتی ہے اور دوسری طرف ایڈم ڈی فلوک نامی ایک شخص اسگلز کی مدد کرتا ہے۔ اسگلز کے معاملات میں حیرت انگیز حد تک دخیل ہو جاتا ہے" جوزف نے ایک لمحے کے لئے رک کر کلارا پر نگاہ ڈالی پھر از سر نو سلسلہ کلام جوڑا "مجھے بتایا گیا کہ ایڈم ڈی فلوک کی رسائی مادام کلارا کی خواب گاہ تک ہو گئی ہے۔ اسگلز کو گوٹے بل اور شی گورائے میں قدم قدم پر شکست کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ کلارا پر الزام تھا کہ اس نے ایک غیر متعلق شخص کو اپنے معاملات میں اس درجہ مداخلت کا حق کس طرح دیا؟ اس الزام کی بنا پر اس کے لئے سزائے موت تجویز کی گئی اور مجھے حکم دیا گیا کہ فوری طور پر یہاں کا چارج لے کر معاملات سدھارنے کے لئے مناسب اقدامات کروں۔"

"تمہارے بیان میں کہیں اس آلے کا ذکر نہیں آیا جس کی مدد سے تم نے ہمیں شناخت کیا؟"

"اس کا نام اسمیل ڈیٹیکٹر (SMELL DETECTER)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

(SMELL) ہے۔ وہ آلہ محض احتیاطاً میرے حوالے کیا گیا تھا تاکہ اگر تم ہمارے نزدیک آنے کی کوشش کرو تو بچ کر نہ جانے پاؤ۔"

"کیا اس بات کا شبہ تھا کہ ہم میں سے کوئی شی گورائے میں موجود ہو سکتا ہے؟" تہذیب نے سوال کیا۔

"نہیں" جوزنے کہا "لیکن تم لوگوں سے کبھی بھی اور کہیں بھی مڈبھیڑ ہونے کا امکان رہتا ہے اس لئے تمہارے خلاف ہمہ وقت الرٹ رہنے کا اصولی فیصلہ کرلیا گیا تھا۔"

"اب تو یہ بالکل سیدھا ہو گیا چیف!" بڈنے کہا "ہر سوال کا درست جواب دے رہا ہے۔"

"یہ بتاؤ کہ تمہاری ہائی کمان میں کون کون لوگ شامل ہیں؟" میں نے پوچھا۔

جوز کے چہرے کے تاثرات محض ایک لمحے کے لئے تبدیل ہوئے تھے اور یہ تبدیلی بھی ایسی نہیں تھی جو آسانی سے نوٹ کی جا سکتی۔ غالباً میرا سوال اس کے لئے کچھ زیادہ ہی غیر متوقع تھا۔

"مجھ سے صرف وہ باتیں پوچھو جن کے جواب میں دے سکوں" جوزنے کہا۔

"تم تو مجھ سے تعاون کرنے کی باتیں کر رہے تھے" میں نے طنزیہ لہجے میں کہا "اب تمہیں کیا ہو گیا؟"

"میں اب بھی اپنی بات پر قائم ہوں لیکن جو بات میرے علم میں ہی نہیں ہے' اس کا کیا جواب دوں گا۔"

"جھوٹ مت بولو جوز! مجھ سے واقف ہوتے ہوئے بھی تم مجھے دھوکا دینے کی کوشش کر رہے ہو۔ کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ مجھے دھوکا دینا کتنا مشکل کام ہے؟"

"م..... میں جھوٹ نہیں بول رہا" جوزنے مردار آواز میں کہا "تم کلارا سے معلوم کر سکتے ہو۔ ہائی کمان کے بارے میں کوئی کچھ نہیں جانتا۔"

"یہ ٹھیک کہہ رہا ہے" کلارا دھیمی آواز میں بولی "ہائی کمان کے معاملات بے حد خفیہ رکھے جاتے ہیں۔ شاید ہی کسی کو اس کے بارے میں کچھ معلوم ہو۔"

"انجکشن کا اثر کتنی دیر تک رہے گا؟" میں نے ڈاکٹر کی طرف مڑ کر پوچھا۔

"میرا اندازہ ہے کہ چار گھنٹے بعد انجکشن کا اثر زائل ہونا شروع ہو جائے گا۔"

"سن لیا تم نے" میں نے بلند آواز میں جوز کو مخاطب کیا "اس کے بعد تمہیں دوسرے ڈوز کی ضرورت پڑے گی جو میری اجازت کے بغیر نہیں دیا جائے گا۔"

"تم نے ___ تم نے تو کہا تھا کہ اگر میں نے تم سے تعاون کیا تو تم مجھے کوئی تکلیف نہیں ہونے دو گے" جوزنے اٹک اٹک کر کہا۔

"ہاں مگر خلاف ورزی کرنے میں پہل تم نے کی ہے۔ پہلے میں نے سوچا تھا تم پر تشدد کروں گا مگر اب اس کی کوئی ضرورت ہی نہیں ہے۔ بس تمہیں انجکشن نہیں دیا جائے گا۔ کمر کی تکلیف خود ہی تمہارا دماغ درست کر دے گی۔"

"یہ زیادتی ہے ___ تم مجھ سے وہ بات معلوم کرنا چاہتے ہو جو میرے علم میں ہے ہی نہیں۔ ___ کلارا بھی اس بات کی تصدیق کر چکی ہے۔"

"تمہارے علم میں کچھ نہ کچھ ضرور ہے ___ میں نے تم سے رینڈل عرف موشے ہاورڈ کا پتا اس لئے دریافت نہیں کیا کہ وہ تمہارے علم میں نہیں ہو گا۔"

"ہائی کمان کے بارے میں بھی مجھے کچھ نہیں معلوم" جوزنے کہا "میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں تمہیں کس طرح یقین دلاؤں۔"

"میں نے طے کرلیا ہے کہ کلارا کو یہ تماشا بھی ضرور دکھاؤں گا۔ میرا خیال ہے تم آدھے گھنٹے بھی کمر کی تکلیف نہیں جھیل سکو گے۔"

جوز نے خاصا واویلا کیا مگر میں نے ایک نہیں سنی "میں جا رہا ہوں جوز! جب تمہارا دماغ درست ہو جائے تو مجھے بلوا لینا" میں نے کہا اور تیزی سے پلٹ کر باہر نکل آیا۔

"ممکن ہے جوز ہائی کمان کے بارے میں واقعی کچھ نہ جانتا ہو" تہذیب نے مجھ سے کہا۔

"وہ کچھ جانتا ہو یا نہ جانتا ہو' اسی سلوک کا مستحق ہے" ساگا بولا "علی کے احترام میں' میں کچھ نہیں بولا ورنہ اسے تڑپ تڑپ کر مرنے کے لئے چھوڑ دیتا۔"

"تم بہت پر اعتماد نظر آ رہے ہو لیکن میں تمہیں بتا رہی ہوں کہ اس سے کسی قسم کی معلومات کے حصول کی توقع مت رکھنا۔ تمہیں مایوسی ہو گی" کلارا نے کہا۔

"درحقیقت میں اس سے کہیں زیادہ پر یقین ہوں جتنا تم سمجھ رہی ہو" میں نے مسکرا کر کہا۔

کلارا مجھے الجھی ہوئی نظروں سے دیکھنے لگی "سمجھ میں نہیں آتا" وہ بڑبڑا کر رہ گئی۔

"چیف کے تو اندازے بھی بہت کم غلط ثابت ہوتے ہیں" بڈنے کہا "اور جس بارے میں انہیں یقین ہو' وہ تو غلط ہو ہی نہیں سکتا۔"

اس کے بعد چار گھنٹے ہم نے ادھر ادھر کی باتیں کرتے

گزارے ___ فی الوقت اور کوئی کام بھی نہیں تھا۔

"تمہارے چار گھنٹے تو پورے ہوئے" تہذیب نے ہنس کر کہا "اب دیکھو کیا ہوتا ہے۔"

"اب دیکھنا یہ ہے کہ وہ تکلیف کتنی دیر برداشت کرتا ہے؟" میں نے کہا "جب وہ زبان کھولنے کا ارادہ کرے گا تو مجھے بلوا لے گا۔"

خلاف توقع آدھے گھنٹے بعد ہی میرا بلاوا آ گیا "اتنی جلدی تو وہ شکست نہیں کھا سکتا" میں نے اٹھتے ہوئے کہا۔ "تاہم دیکھ لینے میں کیا حرج ہے۔"

ہم ایک بار پھر جوز کے پاس پہنچ گئے۔ اس کی ٹوٹی ہوئی ریڑھ کی ہڈی میں اگر تکلیف ہو بھی رہی ہو گی تو اتنی کم تھی کہ وہ بہ آسانی اسے برداشت کر رہا تھا۔

"تم نے مجھے کیوں بلوایا ہے جوز!" میں نے اسے گھورتے ہوئے کہا "میں نے تم سے کہا تھا جب زبان کھولنے کا ارادہ کرلو تب مجھے بلوانا۔"

"میں..... میں تم سے درخواست کرتا ہوں کہ اپنے فیصلے پر نظرثانی کرلو" جوزنے کراہ کر کہا "تم ایک غلط فہمی کے تحت مجھے کیوں ایذا پہنچانے کے درپے ہو۔"

"تمہیں تھوڑا بہت اندازہ تو ہو گا ہی کہ تمہاری تکلیف اگر بڑھی تو تمہارا کیا حشر کرے گی" میں نے معنی خیز لہجے میں کہا۔

"تم ___ تم اگر مجھے اذیت سے ہی دوچار کرنا چاہتے ہو تو اور بات ہے لیکن تم اپنا شوق پورا کرنے کے لئے کوئی بہانہ کیوں بنا رہے ہو۔"

"مجھ میں اتنی اخلاقی جرأت موجود ہے ڈیئر جوز کہ جب میں تمہیں ایذا پہنچانا چاہوں گا تو یہ کہہ کر پہنچاؤں گا کہ تم اس کے مستحق ہو۔"

"مان جاؤ علی" جوز گھگیایا "اس ایذا رسانی سے تمہیں کچھ بھی حاصل نہیں ہو گا۔"

"تمہیں تو اپنی طاقت پر بڑا گھمنڈ ہوا کرتا تھا" میں نے طنزیہ لہجے میں کہا "تمہیں اس کا خیال کرنا چاہئے۔ یوں گڑگڑاتے ہوئے اور رحم کی بھیک مانگتے ہوئے ذرا اچھے نہیں لگ رہے۔"

"وقت نے تمہیں فاتح بنا دیا ہے تو تم میرے اوپر طنز کر رہے ہو' میرے زخموں پر نمک پاشی کر رہے ہو۔"

"وقت کبھی یکساں نہیں رہتا ڈیئر جوز! کل تمہارا وقت تھا اور آج میرا وقت ہے۔ جب تمہارا وقت تھا تو تم نے میرے قتل کا حکم صادر کر دیا تھا۔ اس وقت تم نے نہیں سوچا تھا کہ اگر وقت پلٹ گیا تو کیا ہو گا؟"

"جو کچھ میں نے تمہارے ساتھ کیا تم اسے دہرا سکتے ہو مگر یہ تو سراسر زیادتی ہے کہ بلاجواز کسی پر ظلم کیا جائے۔"

"نہیں یہ زیادتی نہیں ہے۔ اگر ہوتی تو تم بھی فلسطین کے نہتے لوگوں پر بمباری نہ کرتے۔ تمہارے اس طرزِ عمل سے ثابت ہوتا ہے کہ ظلم کرنا بہت اچھی بات ہے۔ تو جب یہ اچھا کام تمہارے ساتھ ہو رہا ہے تو تم اس پر شور کیوں مچا رہے ہو؟ تمہیں تو خوش ہونا چاہئے۔"

جوزنے ایک بار پھر فریاد کرنا شروع کر دی۔ وہ بری طرح گڑگڑا رہا تھا۔

"یہاں ڈاکٹر موجود ہے جوز! میرا خیال ہے تمہیں انجکشن کی ضرورت محسوس ہونا شروع ہو گئی ہے۔ جب تکلیف ناقابل برداشت ہو جائے اور تمہیں انجکشن کی ضرورت محسوس ہونے لگے تو بتا دینا ___ لیکن خیال رہے کہ انجکشن تمہیں اسی صورت میں دیا جائے گا جب تم زبان کھولنے پر آمادہ ہو جاؤ گے۔"

جوزنے داد و فریاد کا سلسلہ ایک بار پھر شروع کر دیا مگر میں نے اس کی طرف سے کان بند کرلئے تھے اور اپنے ساتھیوں کو بیٹھنے کا اشارہ کرتا ہوا خود بھی بیٹھ گیا تھا۔ کلارا مضطرب نظر آ رہی تھی۔ ساگا خوش تھا جبکہ تہذیب اور بڈ مطمئن تھے۔ انہیں بھی میری طرح یقین ہو گیا تھا کہ جوز کچھ نہ کچھ ضرور جانتا ہو گا۔

"بعض اوقات قدرت اس طرح مہربان ہوتی ہے کہ حیرت ہونے لگتی ہے" میں نے کہا "ہم خود سے لاکھ کوشش کرتے مگر جوز پر اس سے بہتر تشدد نہیں کر سکتے تھے۔"

"تم آرام طلب ہوتے جا رہے ہو چیف!" بڈنے کہا "ایسے تشدد سے کیا فائدہ جو خود بخود ہو رہا ہو۔"

"فائدہ یہ ہے کہ اب یہ اپنی زبان کھولنے پر مجبور ہو جائے گا۔" تہذیب نے کہا "تم کس قسم کے فائدے کی توقع کر رہے ہو؟"

"کوئی چیز خود بخود حاصل ہو جائے تو مزا نہیں آتا۔ ہاتھ پیر ہلا کر کچھ حاصل کرنے کا لطف ہی کچھ اور ہوتا ہے۔"

"تم آخر کرنا کیا چاہ رہے ہو؟" میں نے بڈ کو بغور دیکھتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر نے بتایا ہے کہ جوز کو ہلنے سے بھی تکلیف ہو گی ..... اگر تم اجازت دو تو میں اسے ہلاتا جلاتا رہوں؟"

"اگر تمہاری گردن اس کی گرفت میں آ گئی تو ٹوٹے بغیر نہیں نکل سکے گی" کلارا نے کہا "تم تو اس کے قریب بھی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مت جانا۔"

"وہ میری گردن توڑے گا اور چیف یہاں بیٹھے تماشا دیکھتے رہیں گے" بڈ نے برا سا منہ بنا کر کہا "کچھ تو عقل کی بات کیا کرو میڈم کلارا۔"

"میں غلط نہیں کہہ رہی۔۔۔ اسے گردن توڑنے کا ماہر تصور کیا جاتا ہے۔"

"اس کی حالت تو یہ ہو رہی ہے کہ خود سے ہل جل بھی نہیں سکتا گردن کیا توڑے گا۔"

"تمہیں اتنا ہی اعتماد ہے تو جاؤ تجربہ کرلو" کلارا نے کہا' اس کے لہجے سے شرارت ٹپک رہی تھی۔

"میں تم سے نہیں چیف سے اجازت مانگ رہا تھا" بڈ نے غصیلے لہجے میں کہا "ہم لوگ اپنے چیف کے سوا کسی اور کی نہیں سنتے۔"

بڈ کی بات سن کر مجھے اور تہذیب دونوں کو ہنسی آ گئی۔ کلارا کی باتیں سن کر بڈ خوف زدہ ہو گیا تھا اور اب جوزز کے قریب جانے سے بچنے کے لئے میرا سہارا لینے کی کوشش کر رہا تھا۔

"جب جوزز اور تمہارے چیف کی پہلی جھڑپ ہوئی تھی اسی وقت اس نے اس کی گردن ہی پکڑی تھی" کلارا بولی "یقین نہ آئے تو اپنے چیف سے پوچھ لو۔"

"پوچھنے کی کیا ضرورت ہے" بڈ نے فاتحانہ انداز میں کہا "میں کیا دیکھ نہیں سکتا کہ چیف کی گردن صحیح سلامت ہے۔"

"اور صرف اس لئے صحیح سلامت ہے کہ وہ تمہارے چیف کی گردن ہے۔۔۔ کسی اور کی گردن ہوتی تو بھی گردن تو کہلاتی مگر ٹوٹی ہوئی۔"

"تم خواہ مخواہ مجھے دہلانے کی کوشش کر رہی ہو۔ بڈ کسی سے نہیں ڈرتا' تمہاری کوشش ضائع ہو جائے گی۔"

کلارا کی کوششیں ضائع نہیں ہو رہی تھیں بلکہ رنگ لا رہی تھیں۔ بڈ بری طرح خوف زدہ ہو گیا تھا مگر اپنا خوف ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"میں تو صرف چیف کے اشارے کا منتظر ہوں۔ ادھر چیف نے اشارہ کیا اور ادھر میں نے جوزز کو ہلانا جلانا شروع کیا۔"

"تمہیں خطرے سے آگاہ کرنا میرا فرض تھا" کلارا نے بے پروائی سے کہا "ویسے یہ بہادری تو ہرگز نہیں کہلائے گی کہ تم ایک ایسے شخص کو تکلیف پہنچاؤ جو ہلنے جلنے سے بھی معذور ہو۔"

"مجھے یوں لگتا ہے چیف جیسے مادام کلارا اپنے ساتھی جوزز کو بچانے کی کوشش کر رہی ہیں۔"

کلارا نے بڈ گھور کر دیکھا۔ وہ کچھ کہنا بھی چاہ رہی تھی مگر اس سے قبل ہی تہذیب بول پڑی "یہ بہت بری بات ہے بڈ! کلارا اب ہمارے ساتھی کی حیثیت رکھتی ہے۔ تمہیں گفتگو کرتے ہوئے محتاط رہنا چاہیئے۔"

"بس پوری دنیا میں ایک بڈ کو ہی محتاط رہنا چاہیئے" بڈ نے جھنجلا کر کہا "اور جس کا جو جی چاہے کرتا پھرے۔"

"من مانی کرنے کی اجازت تو خیر کسی کو بھی نہیں دی جا سکتی۔" تہذیب نے کہا "ہر ایک کے لئے کچھ نہ کچھ حدود ضرور متعین ہوتی ہیں۔"

بڈ برا سا منہ بنا کر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ جوزز نے تھوڑی دیر واویلا کرنے کے بعد چپ سادھ لی تھی۔ ساگا حیرت سے یہ اوٹ پٹانگ باتیں سن رہا تھا۔ اس کی سمجھ میں یہ بات نہیں آسکی تھی کہ زیادہ تر گفتگو دراصل جوزز کو سنانے کے لئے کی گئی ہے تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ خوف زدہ ہو جائے اور مطلوبہ معلومات جلد از جلد فراہم کر دے۔

"تم دیکھ لینا جوزز تمہیں غلط سلط معلومات فراہم کرے گا۔" بڈ سے زیادہ دیر چپ نہیں رہا گیا۔

"اور تمہارے خیال میں میں اتنا گھامڑ ہوں کہ آنکھ بند کر کے اس کی باتوں پر یقین کر لوں گا" میں نے کہا۔

"یہ تو بنیادی اصول ہے بڈ کہ جب بھی اس طرح سے معلومات حاصل کی جاتی ہیں تو پہلے ان کی تصدیق کی جاتی ہے۔" تہذیب نے حیرت سے کہا "سمجھ میں نہیں آتا کہ آج تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ مستقل بے وقوفانہ باتیں کر رہے ہو۔"

"دراصل اس سے انتظار نہیں ہو رہا" میں نے ہنس کر کہا "یہ چاہتا ہے کہ ہر کام جلد از جلد ہو جائے۔ ورنہ یہ ہے بہت ذہین۔"

"بس بس رہنے دو چیف! پہلے دل جلاتے ہو پھر مکھن لگاتے ہو۔ تم لوگوں نے بڈ کی بہت توہین کی ہے۔"

"آخر تم چاہتے کیا ہو؟" میں نے اسے چمکار کر کہا "کیا تمہیں جوزز پر تشدد کرنے کی اجازت دے دی جائے؟"

میرے منہ سے یہ الفاظ سن کر بڈ کے ہوش اڑ گئے اور وہ بوکھلائے ہوئے انداز میں بولا "مجھے کیا پڑی ہے کہ میں زبردستی تمہاری مرضی کے خلاف کچھ کروں" وہ کلارا کی باتیں سن کر خوف زدہ ہو گیا تھا اور جوزز کے قریب نہیں جانا چاہتا تھا مبادا وہ آخر وقت میں بڈ پر کوئی وار کر گزرے۔

"آخر تم میرے چہیتے ماتحت ہو' تمہاری خوشی کی خاطر میں اپنے اصولوں سے روگردانی بھی کر سکتا ہوں" میں نے بڑے پیار سے کہا۔

"میری خوشیوں کا خیال کرنے کے لئے بس یہی ایک معاملہ رہ گیا ہے" بڈ نے بھنا کر کہا۔

"اب اس سے کچھ مت کہنا علی!" تہذیب نے تیزی سے کہا "یہ بدمعاشی کی گفتگو شروع کرنے والا ہے۔"

"تم لوگ کس قسم کی باتیں کر رہے ہو" ساگا نے بے بسی سے کہا "میری سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا۔"

"یہ تصوف کے معاملات ہیں ساگا! ہر ایک کی سمجھ میں آسانی سے نہیں آتے۔"

"کس چیز کے معاملات ہیں؟" ساگا نے کہا' اس کا منہ حیرت سے کھل گیا تھا۔ وہ قطعی نہیں سمجھ سکا تھا کہ تصوف کیا چیز ہوتی ہے۔

"میرا مطلب ہے یہ ہمارے آپس کے معاملات ہیں۔ ہمارے ساتھ رہو گے تو رفتہ رفتہ سب کچھ سمجھ میں آنے لگے گا۔"

ساگا کی سمجھ میں کچھ بھی نہیں آیا۔ اس نے کچھ کہنا چاہا مگر اس کی توجہ جوزز کی طرف مبذول ہو گئی تھی جس کے حلق سے کراہیں خارج ہونا شروع ہو گئی تھیں۔ ریڑھ کی ہڈی کا درد اس کی برداشت سے باہر ہو گیا تھا۔

اس بار اس کی تکلیف میں بڑی تیزی سے اضافہ ہوا۔ اس کی ساتھ مشکل یہ تھی کہ وہ تڑپ بھی نہیں سکتا تھا۔ ہلنے جلنے سے معضوب جگہ پر ٹیسیں اٹھنا شروع ہو جاتی تھیں اور درد میں کمی ہونے کے بجائے اضافہ ہو جاتا تھا۔

تھوڑی ہی دیر کے اندر اندر جوزز پسینے میں شرابور ہو گیا۔ اس کے چہرے کے نقوش تکلیف کی شدت سے بگڑ کر رہ گئے تھے۔ پسینہ دھاروں کی صورت میں بہہ رہا تھا۔

میں نے ڈاکٹر کو انجکشن تیار کرنے کا اشارہ کیا اور جب وہ انجکشن تیار کر چکا تو ہاتھ میں سرنج لے کر جوزز کے قریب پہنچ گیا۔

"یہ تمہارے درد کا مداوا ہے جوزز" میں نے سرنج اس کی آنکھوں کے سامنے نچاتے ہوئے کہا "جب زبان کھولنے کا ارادہ ہو تو بتا دینا۔ تمہیں انجکشن لگا دیا جائے گا۔"

جوزز کے چہرے پر اتنی شدید تکلیف کے باوجود نفرت کے آثار دکھائی دیئے اور اس نے نفی میں سر ہلا دیا۔ اس نے کچھ کہنے کی کوشش بھی کی تھی مگر اسی وقت درد کی ایک تیز ٹیس اٹھی اور اس کے منہ سے چیخ نکل گئی۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم بہت کچھ جانتے ہو" میں نے سفاکی سے کہا "اگر تم زبان کھولنے پر آمادہ نہ ہوئے تو ہم تمہیں یونہی مرنے کے لئے چھوڑ کر چلے جائیں گے۔"

جوزز کے تڑپنے کا منظر دیکھنا آسان نہیں تھا اور اس کے لئے بھی یہ تکلیف زیادہ دیر جھیلنا ممکن نہیں تھا۔ ہم اس پر کتنا ہی تشدد کیوں نہ کر لیتے' اسے اتنی اذیت نہیں پہنچا سکتے تھے جتنی اس تکلیف کے باعث ہو رہی تھی۔

پھر دس منٹ کے اندر اندر جوزز کی قوت برداشت جواب دے گئی اور اس نے زبان کھولنے کے لئے رضامندی ظاہر کر دی۔ میرے اشارے پر ڈاکٹر نے آگے بڑھ کر اسے درد زائل کرنے والا انجکشن لگایا۔ انجکشن لگنے کے چند منٹ کے اندر اندر جوزز نے پرسکون ہونا شروع کر دیا پھر اس کی کرب ناک چیخیں تھم گئیں۔ اب وہ گہرے گہرے سانس لے رہا تھا۔ اس کا پورا لباس پسینے میں تربتر ہو رہا تھا۔

"تم نے عقل مندانہ فیصلہ کیا جوزز!" میں نے اس کے قریب جا کر کہا "تمہاری جو تھوڑی بہت زندگی رہ گئی ہے اسے تکلیف میں کیوں گزارو۔"

"میں نے۔۔۔ میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ کبھی مجھے اپنے بدترین دشمن سے تعاون بھی کرنا پڑے گا۔"

"آدمی سوچتا کچھ ہے' ہوتا کچھ ہے۔ لہٰذا تم اس چکر میں مت پڑو اور ہائی کمان کے بارے میں اپنی معلومات سے آگاہ کرو۔"

"تم۔۔۔ تم ہائی کمان کے بارے میں معلومات حاصل کر کے کیا کرنا چاہتے ہو؟" جوزز نے کہا۔ مجھے اندازہ ہو گیا کہ وہ اب بھی معلومات فراہم کرنے سے گریزاں ہے۔

"میں تمہاری ہائی کمان کی دعوت کروں گا" میں نے مضحکانہ انداز میں کہا "افسوس اس وقت تک تم زندہ نہ رہو گے۔ اگر زندہ رہے تو تمہیں بھی دعوت میں ضرور شریک کروں گا۔"

"مم۔۔۔ مجھے بتاؤ' ہائی کمان کے بارے میں تم کیا جاننا چاہتے ہو؟" اس نے اٹک اٹک کر کہا۔

"جب تم ہائی کمان کا لفظ استعمال کرتے ہو تو اس سے تمہاری کیا مراد ہوتی ہے؟" میں نے پوچھا۔

جوزز نے شاید پہلے ہی کچھ طے کر لیا تھا اس لئے کہ میرے سوال کا جواب اس نے فوراً دیا "ہائی کمان کا لفظ موشے باورز کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔"

"بہت خوب" میں نے طنزیہ لہجے میں کہا "معلوم ہوتا ہے ابھی دماغ ٹھکانے نہیں آئے' جبھی اتنی روانی سے جھوٹ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بول رہے ہو۔"

"اب میں تمہیں کس طرح یقین دلاؤں؟" اس نے بے بسی سے کہا "اس لفظ کا استعمال صرف اسی کے لئے ہوتا ہے۔"

"اپنی یادداشت پر زور دو جوزا! ممکن ہے تمہیں یاد آجائے کہ پائی کمان میں کچھ اور لوگ بھی شامل ہیں۔"

"ہوسکتا ہے کہ موشے ہاورڈ کے علاوہ کچھ اور لوگ بھی ہوں مگر ان سے کبھی میرا واسطہ نہیں پڑا" جوزنے کہا "اپنی معلومات کی حد تک تو میں سچ ہی بول رہا ہوں۔"

"تب تو تمہیں ڈوب مرنا چاہئے جوزا!" میں نے کہا "اس لئے کہ تم سے زیادہ معلومات تو مجھے ویسے ہی حاصل ہیں۔"

"تم پر کوئی پابندی نہیں ہے جبکہ ہمیں کچھ حدود کے اندر رہ کر کام کرنا پڑتا ہے۔"

"اچھا یہی بتادو کہ تمہارے موشے ہاورڈ صاحب سے کہاں ملاقات ہوسکتی ہے؟" میں نے طنزیہ لہجے میں پوچھا۔

"کوئی نہیں جانتا" جوزنے بھرائی ہوئی آواز میں کہا "یقین نہ آئے تو کلارا سے پوچھ لو۔"

"کسی اور کو بیچ میں لانے کی ضرورت نہیں۔ اس وقت میری اور تمہاری گفتگو ہو رہی ہے اور تمہارا موقف یہ ہے کہ تم سپرا یگلز کے بارے میں کچھ نہیں جانتے؟"

میرے منہ سے سپرا یگلز کا لفظ سن کر جوز چونک پڑا "سپرا یگلز کے بارے میں تمہیں کلارا نے بتایا ہوگا؟"

"میں نے کہا نا کہ کسی اور کو بیچ میں لانے کی کوشش مت کرو۔ تم کیا سمجھتے ہو۔ میں تمہارے سپرا یگلز سے واقف نہیں ہوں؟"

"ایگلز کا کوئی غدار ہی تمہاری معلومات کا ذریعہ بنا ہے" جوزنے نفرت سے کہا۔

"یعنی تم اعتراف کر رہے ہو کہ سپرا یگلز سے واقف ہو؟" میں نے معنی خیز لہجے میں کہا۔

"ہاں ـــ اور تمہیں یہ بھی چیلنج کر رہا ہوں کہ تم میری زبان سے ان کے لئے ایک لفظ بھی نہیں نکلوا سکو گے۔"

"تم پھر بہک رہے ہو جوزا! تم بھول رہے ہو کہ مجھ سے تعاون نہ کرنے کی صورت میں تمہیں تڑپ تڑپ کر جان دینی پڑے گی۔"

"چاہے کچھ ہی کیوں نہ ہو لیکن میں ایسی کوئی حرکت نہیں کرسکتا جس سے ایگلز کو نقصان پہنچے۔"

"احمقانہ باتیں مت کرو ـــ ایگلز کو نقصان پہنچانے کے لئے مجھے کسی سے معلومات حاصل کرنے کی ضرورت نہیں ـــ مجھے یہی کرنا ہوتا تو کرتا رہتا۔ جزیرۂ مرگ تباہ ہوا' گوئٹے مل میں ایگلز کے ایجنٹوں کا صفایا ہوا اور اس کے بعد یہاں شی گورائے میں ایگلز کو بے پناہ نقصان پہنچا۔ اب اگر میں چاہوں تو ایگلز کو دیگر ممالک میں اسی طرح نقصان پہنچاتا رہوں۔ مجھے کون روکے گا؟"

"پہلے تم مجھے بتاؤ کہ تم سپرا یگلز کے بارے میں کیوں معلومات حاصل کرنا چاہتے ہو؟"

"اس لئے کہ میں اس جنگ و جدال سے تنگ آچکا ہوں اور مفاہمت کی کوئی راہ نکالنا چاہتا ہوں۔"

جوزنے بے اعتباری سے مجھے دیکھا "مجھے بے وقوف نہ بناؤ علی! یہ مقصد تو تم کسی طرح بھی حاصل کرسکتے ہو۔"

"اس مقصد کے حصول کے لئے تمہارے ذہن میں کوئی متبادل طریقہ ہو تو بتاؤ۔ میں اس پر ضرور عمل کروں گا۔"

"تم موشے ہاورڈ سے مذاکرات کرسکتے ہو ـــ میں تمہیں ان سے بات کرنے کے لئے ٹرانسمیٹر کی فریکوئینسی فراہم کرسکتا ہوں۔"

"میں اس سے بات نہیں کرنا چاہتا" میں نے کہا "وہ ایک عیار آدمی ہے۔ طاقت اس کا دین ایمان ہے۔ وہ مفاہمت کی راہ اپنانے کے بجائے مجھے زیر کرنے کے چکر میں پڑجائے گا۔"

"تمہاری بات قرین قیاس ہے" جوزنے چند لمحے سوچنے کے بعد کہا "لیکن سپرا یگلز سے بات کرکے بھی کوئی نتیجہ تو بہرحال نہیں نکلے گا۔"

"میں نتیجہ نکال لوں گا۔ تم اس کی فکر مت کرو۔ مجھے معلوم ہے کہ پانچوں سپرا یگلز اگر متفق ہوجائیں تو ریڈل بے بس ہوجائے گا۔"

"جس طرح تمہیں موشے ہاورڈ کی طرف سے دھوکے کا اندیشہ ہے اسی طرح وہ پانچوں بھی تمہیں دھوکا دے سکتے ہیں؟" جوزنے کہا۔

"میں انہیں یہی تو سمجھاؤں گا کہ اس قسم کے لایعنی حرکتوں کی وجہ سے ہی ایگلز اور دیگر صیہونی تنظیموں نے ہمیشہ نقصانات اٹھائے ہیں اور اگر وہ میرا پیچھا چھوڑ دیں تو اس میں انہی کا بھلا ہے۔"

جوزا ایک بار پھر سوچ میں ڈوب گیا "تمہاری باتیں دل کو لگتی ہیں" اس نے کہا "میرا خیال ہے وہ لوگ مان جائیں گے لیکن مشکل یہ ہے کہ مجھے صرف ایک کے بارے میں علم ہے۔"

"ایک بھی بہت ہے" میں نے خوش ہو کر کہا "اس ایک کے توسط سے بقیہ چار سے بھی رابطہ ہوجائے گا۔"

"میں بہت خطرناک حرکت کر رہا ہوں لیکن ایگلز کے بہترین مفاد میں کر رہا ہوں" جوزنے ایک طویل سانس لے کر کہا "الیس ون ان دنوں گوئٹے مل میں ہے۔ اس سے ٹرانس میٹر ـــ"

"ٹرانس میٹر کا تو نام بھی مت لو جوزا!" میں نے اس کی بات کاٹ کر کہا "ٹرانس میٹر پر گفتگو ویسے بھی مخدوش ہوتی ہے اور پھر اس پر کسی کو قائل کرنا اور بھی مشکل ہوتا ہے۔"

"وہ ایک بہت بڑا صنعت کار ہے اور ان دنوں گوئٹے مل میں کاریں بنانے کی کمپنی قائم کرنے کے سلسلے میں مقیم ہے۔"

"تم میکلی نوف کی بات تو نہیں کر رہے؟" میں نے چونک کر کہا "جو ہے تو روسی مگر اس کے پاس امریکا کی شہریت ہے۔"

"ہاں' میں اسی میکلی نوف کی بات کر رہا ہوں۔ وہ اپنے عملے سمیت گوئٹے مل میں مقیم ہے اور شاید کچھ روز اور مقیم رہے۔"

"اگر یہی بات تم پہلے بتادیتے تو ہمارے درمیان معاملہ نہایت خوش اسلوبی سے طے ہوجاتا۔"

"لیکن اس بات کی کیا ضمانت ہے چیف کہ جوزنے جو کچھ بتایا ہے وہ درست ہی ہے؟" بڈ نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ جوزنے غلط بیانی نہیں کی" میں نے کہا "اس لئے کہ میکلی نوف کی گوئٹے مل میں موجودگی میرے علم میں ہے۔"

"میکلی نوف تو گوئٹے مل میں ہے" تہذیب بولی "لیکن کیا ضروری ہے کہ اس کا ایگلز سے کچھ تعلق بھی ہو؟"

"اس معاملے میں دھوکے کا امکان ہے مگر بہت کم" میں نے کہا "کیوں جوزا! تمہارا کیا خیال ہے؟"

"جھوٹ بولنے سے اگر میری جان بچ جانے کے امکانات ہوتے تو میں ضرور جھوٹ بولتا لیکن میں نے تو ایگلز کے مفاد میں زبان کھولی ہے۔"

"اس نے جھوٹ بولا ہے علی!" کلارا کی آواز نے مجھے چونکا دیا "میکلی نوف کا ایگلز سے قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے۔"

"یہ کیسے ممکن ہے" میں نے تیزی سے کہا "مجھے معلوم ہے کہ الیس ون روسی ہے۔ تم نے بھی یہی بتایا تھا۔ اس کا شمار دنیا کے ممتاز صنعت کاروں میں ہوتا ہے۔ جوز کو معلوم نہیں تھا کہ میں یہ سب کچھ جانتا ہوں۔ پھر اتفاقاً اس کے منہ سے یہ بھی نکل گیا کہ میکلی نوف الیس ون ہے۔ ایسا جھوٹ میری سمجھ میں نہیں آتا جو ہماری معلومات سے اس حد تک مماثلت رکھتا ہو؟"

"اگر میں اس سے ذاتی طور پر واقف نہ ہوتی تو شاید میں بھی اس کی بات پر یقین کرلیتی" کلارا نے کہا۔

"تمہیں شرم کرنی چاہئے کلارا" جوز غرایا "ذاتی مفاد کی خاطر تم پوری یہودی قوم سے غداری پر آمادہ ہو۔"

"میں اس بات کی قائل ہوں کہ یہودی قوم کے ہر فرد کو زندہ رہنے کا حق حاصل ہے۔ وہ وقت بھول گئے جب تم نے مجھ پر شعاعی پستول سے حملہ کیا تھا۔ میں تو علی کی ممنون احسان ہوں کہ اس نے پستول کو ناکارہ کردیا تھا ورنہ تم نے میری جان لینے میں کون سی کسر چھوڑی تھی۔ میں جو کچھ کر رہی ہوں اس کی خود ذمے دار ہوں۔ تمہیں میرے معاملات میں مداخلت کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔"

"میں نے کہا تھا نا کہ اس کے بیان پر آنکھ بند کرکے یقین کرلینا حماقت ہوگی" بڈ چہکا۔

"کہیں نہ کہیں کوئی گڑبڑ ضرور ہے" میں بڑبڑایا "اس لئے کہ کلارا ہم سے جھوٹ نہیں بول سکتی اور میں جوز کی بات کو بھی جھوٹ قرار نہیں دے سکتا۔"

"کلارا پاگل ہوگئی ہے علی!" جوزنے بھرائی ہوئی آواز میں کہا "مجھے نہیں معلوم اس کے ذہن میں کیا ہے لیکن میرا خیال ہے یہ مجھے تمہارے ہاتھوں مزید نقصان پہنچوانے کے درپے ہے اسی لئے اس نے جان بوجھ کر مجھ پر دروغ گوئی کا الزام عائد کیا ہے تاکہ تم مشتعل ہو کر مجھے فوراً ہی موت کے گھاٹ اتار دو۔"

"موت تو ویسے بھی تمہارا مقدر ہوچکی ہے" بڈ نے طنز کیا "یہ بات پہلے ہی طے ہوگئی تھی کہ اگر تم نے ہم سے تعاون کیا تو تمہیں اذیت دیے بغیر ماردیا جائے گا ورنہ اذیتیں دے کر ہلاک کیا جائے گا۔"

"مجھے اعتراف ہے کہ میں نے جو حرکت کی اس کے عوض سزا کا مستحق ہوں لیکن مجھے یہ بھی یقین ہے کہ اگر میں نے اب بھی تم سے تعاون کیا تو علی میرے ساتھ اب بھی رعایت برت سکتا ہے۔ اس کا ماضی اس بات کا گواہ ہے۔ آخر اس نے اولیو ہاورڈ کو سیکڑوں مرتبہ زندگی بخشی ہے کہ نہیں؟"

"تمہیں اپنی زندگی سے اتنا ہی پیار ہے جوزا!" میں نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

"زندگی کسے پیاری نہیں ہوتی علی!" جوزنے بھرائی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوئی آواز میں کہا "اگر یہ بات نہ ہوتی تو میں نے اب بھی تم سے غلط بیانی سے کام لیا ہوتا۔"

میں نے ایک طویل سانس لی۔ مجھے جونز کی بات پر پہلے ہی یقین تھا مگر کلارا کا اصرار تھا کہ اس نے غلط بیانی کی ہے۔ بظاہر کلارا کے لئے بھی کوئی ایسی وجہ نظر نہیں آتی تھی جس کی بنیاد پر میں اس کے بیان کو جھوٹ قرار دیتا۔ تو پھر سوال یہ تھا کہ ان دونوں میں سے کون سچا اور کون جھوٹ بول رہا ہے۔ اس سوال کا جواب مجھے ہی حاصل کرنا تھا۔

"سنو ہم میلی نوف کے بارے میں چھان بین کریں گے" بڈ نے کہا "اگر ایگلز سے اس کا تعلق ثابت نہ ہو سکا تو؟"

"تو یہ تمہارا اپنا قصور ہوگا" جونز نے بڑے اطمینان سے کہا "اس لئے کہ ایگلز سے اس کا تعلق ثابت کرنا آسان نہیں ہوگا۔"

"دیکھ لیا چیف!" بڈ نے فاتحانہ انداز میں میری طرف دیکھا "اس کا جھوٹ ثابت ہو گیا......"

"جونز ٹھیک کہہ رہا ہے بڈ" تہذیب نے کہا "اگر وہ واقعی سپرا ایگلز میں سے ایک ہے تو کبھی اس کا اعتراف نہیں کرے گا۔"

"اس طرح تو کبھی فیصلہ ہی نہیں ہو سکے گا" کلارا بولی "جب اس کا ایگلز سے کوئی تعلق ہے ہی نہیں تو وہ اس کا اعتراف کس طرح کر لے گا؟"

"یہ الجھن تو ہے..... پھر اس کا فیصلہ کس طرح ہوگا؟" تہذیب نے میری طرف دیکھ کر کہا۔

"کیا تمہیں یہ بات معلوم ہے کہ سپرا ایگلز کی تعداد کتنی ہے؟" اچانک میں نے جونز سے پوچھا۔

"ان کی تعداد کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں" جونز نے کہا "سب جانتے ہیں کہ ان کی تعداد پانچ ہے لیکن ہم اس بات سے لاعلم ہیں کہ وہ پانچ افراد کون ہیں؟"

"گویا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ ان پانچوں میں سے تم ایک سے ہی واقف ہو" بڈ نے استہزائیہ انداز میں کہا "اور وہ بقول تمہارے ایس ون ہے۔"

"مجھ سے طنزیہ لہجے میں گفتگو مت کرو" جونز کراہا "یہ حقیقت ہے کہ میلی نوف کے سوا میں کسی اور کو جانتا تک نہیں۔"

"کس قدر مضحکہ خیز بات ہے چیف! ہمیں غلط راہ پر ڈالنے کے لئے یہ شخص ہائی کمان کے ایک آدمی سے واقف ہے......"

"بات تو واقعی شبے میں ڈال دینے والی ہے جونز! آخر میلی نوف کی شخصیت تم پر کس طرح آشکارا ہوئی؟" میں نے کہا۔

"ایک مجبوری کے تحت ہنگامی طور پر یہ قدم اٹھایا گیا تھا" جونز نے ایک طویل سانس لے کر کہا "گوٹے بل میں ایگلز کی تباہی کے بعد وہاں ہمارا عمل دخل بالکل ہی ختم ہو گیا تھا۔ موشے ہاورڈ کے خیال میں اس وقت وہاں ایگلز کی شاخ کا فوری طور پر از سر نو قیام بے حد ضروری تھا اور چونکہ یہ کام ہنگامی طور پر کیا جانا تھا اس لئے مسٹر میلی نوف کو اس بات پر تیار کیا گیا کہ وہ گوٹے بل میں موٹر سازی کی صنعت کے قیام کے ساتھ ساتھ اس بات کا بندوبست بھی کریں کہ اس آڑ میں ایگلز کے سرگرم لوگ وہاں اپنے قدم جما سکیں۔ یہی وجہ تھی کہ فوری اور مستقل تعاون کے لئے مجھے مسٹر میلی نوف کی حقیقت سے آگاہ کیا گیا۔"

"ایگلز کی شاخ تو وہاں بعد میں بھی قائم کی جا سکتی تھی۔ ایسی کون سی مصیبت آ رہی تھی جس کی خاطر ایگلز کے اصولوں تک سے روگردانی کی گئی" بڈ نے کہا۔ وہ جونز کو غلط ثابت کرنے پر تلا ہوا تھا۔

"موشے ہاورڈ، علی یار خان پر عرصہ حیات تنگ کر دینے کے درپے ہیں۔ ان کے خیال میں گوٹے بل جسے علی یار خان نے اپنا ہیڈ کوارٹر بنا رکھا ہے اگر وہاں سے جنرل ٹیرس کی حکومت ختم کر دی جائے تو علی کا مقابلہ کرنا آسان ہو جائے گا۔ اس وقت اگر علی کو کسی محاذ پر پسپائی کا سامنا کرنا بھی پڑتا ہے تو وہ گوٹے بل جا کر از سر نو ہم سے مقابلے کی تیاری کر لیتا ہے۔ اس لئے وہ اس معاملے میں اس قدر جلدی کر رہے ہیں۔"

"جواز گھڑنے کے تو تم ماہر ہو" بڈ نے طنزیہ لہجے میں کہا "لیکن تم یہ بھول گئے کہ اگر یہی بات ہوتی تو جب چیف تمہارے قابو میں آ گئے تھے تو انہیں یوں چھوڑ نہ دیا جاتا۔"

"مجھے نہیں معلوم اس حکم میں کیا مصلحت تھی لیکن اب میں سمجھ سکتا ہوں کہ یہ حکم کیوں دیا گیا ہوگا" جونز نے کہا "میں نے ہائی کمان کے حکم سے سرتابی کرتے ہوئے علی کی جان لینے کی جو کوشش کی تھی وہ جس طرح ناکام ہوئی اس سے مجھے یہ نتیجہ اخذ کرنے میں مدد ملی۔ ہائی کمان ہماری صلاحیتوں سے بخوبی واقف ہے۔ انہیں اندازہ ہوگا کہ علی پر قابو پانا فی الوقت ممکن نہیں ہے۔ انہوں نے علی پر ہاتھ ڈالنے کا فیصلہ کسی مناسب موقع تک کے لئے موخر کر دیا ہوگا۔ میرا اندازہ ہے کہ وہ علی کو اس دھوکے میں ڈالنا چاہ رہے تھے کہ اسے اب ایگلز کی طرف سے جان کا خطرہ نہیں

ہے۔"

"تمہاری ہر بات مدلل اور منطقی ہے" تہذیب نے کہا "تاہم اس بات کا امکان ہے کہ اس میں سے کچھ باتیں من گھڑت بھی ہوں۔"

"میری دلی خواہش ہے کہ ایگلز اور آپ لوگوں کے درمیان کوئی ایسا لائحۂ عمل طے پائے جس کے بعد ہم آپس میں متصادم نہ ہوں۔"

"تمہاری دلی خواہش ضرور پوری کی جائے گی جونز!" میں نے کہا "لیکن پہلے یہ تو طے ہو جائے کہ تمہاری فراہم کردہ معلومات غلط نہیں ہیں۔"

"اگر مجھے لانگ رینج ٹرانس میٹر فراہم کر سکو تو مسٹر میلی نوف کا ایگلز سے تعلق ثابت کرنا میرے لئے بہت آسان ہو جائے گا۔" جونز نے کہا۔

"کیا تمہیں اس بات کی اجازت ہے کہ اپنی مرضی سے میلی نوف سے رابطہ کر سکو؟" میں نے پوچھا۔

"نہیں ـــــ بلکہ مجھ پابندی عائد کی گئی ہے کہ کسی بھی صورت میں انہیں خود سے کال نہ کروں۔"

"تب تو یہ مناسب نہیں ہوگا ـــــ لیکن یاد رکھو کہ اگر تمہاری فراہم کردہ اطلاع غلط ثابت ہوئی تو تم کسی بھی متوقع رعایت سے محروم ہو سکتے ہو۔"

"اتنی بات میں بغیر بتائے بھی سمجھ سکتا ہوں" جونز نے تیزی سے کہا "لیکن اگر میری اطلاع درست ثابت ہوئی تو کیا تم میری جاں بخشی کر دو گے؟"

"نہ صرف جاں بخشی کروں گا بلکہ دنیا کے بہترین ڈاکٹروں سے تمہارا علاج بھی کراؤں گا۔"

"لیکن یہ بات ناممکن سی معلوم ہوتی ہے کہ میلی نوف ایگلز سے اپنے تعلق کا اعتراف کر لے" جونز نے کہا۔ اس کے لہجے سے ناامیدی جھلک رہی تھی۔

"بے فکر رہو جونز!" میں نے اس کا شانہ تھپ تھپا کر کہا "اس سے اعتراف کرانا میرا کام ہے۔ چونکہ مجھے یقین ہے کہ تم نے مجھ سے غلط بیانی نہیں کی اس لئے ٹی گورائے میں جو بہتر سے بہتر طبی سہولت میسر آ سکتی ہے۔ وہ تمہیں ضرور مہیا کی جائے گی۔"

○☆○

"میری سمجھ میں نہیں آتا کہ تم نے اس کے بیان پر کیوں یقین کر لیا" کلارا جھنجلائے ہوئے انداز میں مجھ سے کہہ رہی تھی "تم سے زیادہ سمجھ دار تو تمہارے ساتھی ہیں۔"

"مجھے تمہاری بات پر یقین ہے کلارا" میں نے سنجیدگی سے کہا "اس کی بات پر یقین کر لینے کا یہ مطلب تو نہیں کہ میں نے تمہیں جھوٹا سمجھا ہے۔"

"دو آدمی متضاد بات کر رہے ہوں تو ایک کی بات پر یقین کرنے کا یہی مطلب ہوتا ہے کہ دوسرے کی بات کو غلط سمجھ گیا ہے۔"

"تم نے جان بوجھ کر کوئی غلط بیانی نہیں کی لیکن اس بات کا قوی امکان ہے کہ تمہاری معلومات پرانی ہو گئی ہوں۔"

"تم نے تو مجھ سے معلوم تک کرنے کی زحمت نہیں کی کہ ایس ون کون ہے۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ اب میں تمہاری نظروں میں لائق اعتبار نہیں رہی۔"

"میں فضول باتوں میں وقت ضائع کرنے سے گریز کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ میں نے اندازہ کر لیا تھا کہ ایگلز کی ہائی کمان میں کوئی ایسی تبدیلی ہوئی ہے جس سے تم بے خبر ہو لہٰذا تم سے معلومات حاصل کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔"

کلارا خاموش ہو گئی لیکن ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ مجھ سے اب تک متفق نہیں ہے۔ اسے مطمئن کرنے کی مجھے بھی ایسی کوئی خاص ضرورت نہیں تھی۔ بڈ بھی اس معاملے میں کلارا کا ہم نوا تھا لیکن میرا انداز دیکھ کر اس نے مجھ سے مزید بحث کرنے کی کوشش نہیں کی۔ اسے اندازہ تھا کہ میں نے جو فیصلہ بھی کر لیا ہے اس پر عمل ضرور کروں گا۔

"میرے خیال میں یہاں سے روانہ ہونے سے قبل میلی نوف کے گوٹے بل میں قیام کے بارے میں معلومات حاصل کر لو۔" تہذیب نے کہا۔

"میرا ارادہ یہی ہے" میں نے کہا اور ساگا سے بولا "کیا یہاں سے گوٹے بل ٹرنک کال ہو سکے گی۔"

"کیوں نہیں" ساگا نے کہا "تم مجھے گوٹے بل کے نمبر دو۔ میں ابھی کال بک کرائے دیتا ہوں۔"

میں نے اسے گوٹے بل میں علی گروپ کے ایک رکن کا نمبر دیا اور ساگا نے گوٹے بل کے لئے کال بک کرا دی۔

"ممکن ہے ہمیں ٹی گورائے سے نکلنے میں دشواریوں کا سامنا کرنا پڑے" میں نے کہا "اس لئے مناسب یہی ہوگا کہ ہم نئے میک اپ کریں مگر پھر ہمیں از سر نو نئے کاغذات درکار ہوں گے۔"

"جعلی کاغذات" ساگا مسکرایا "یہاں یہ آسانی ہے کہ جعلی کاغذات زیادہ آسانی سے بنوائے جا سکتے ہیں۔"

"بس تو پھر ہم سب سے پہلے میک اپ کرتے ہیں تاکہ تم

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس کے مطابق کاغذات تیار کروا سکو۔۔۔ میں کل شام تک شی گورائے سے نکل جانے کے موڈ میں ہوں۔"

"تم بالکل فکر مت کرو۔۔۔ بس میک اپ کرلو۔ کل دوپہر تک سفر کی تیاریاں مکمل ہو چکی ہوں گی لیکن مجھے اس بات کا افسوس رہے گا کہ تم نے مجھے میزبانی کا موقع نہیں دیا۔"

"ہمارے بجائے تم جوزی کی میزبانی کے فرائض سرانجام دو گے" میں نے مسکرا کر کہا "میں اس سے وعدہ کر چکا ہوں کہ اسے بہترین طبی سہولتیں مہیا کی جائیں گی۔"

"تمہارے وعدے کا پاس میں ایک اہم فریضہ سمجھ کر کروں گا" ساگا نے کہا "ویسے بھی اب ایگلز کی سرکوبی کے بعد شی گورائے میں مجھے کوئی خوف و خطر نہیں ہے۔"

میں نے فوری طور پر میک اپ کرنا شروع کر دیا۔ کوئی ایک گھنٹے بعد مطلوبہ نمبر مل گیا۔ علی گروپ کے رکن کو میلی نوف کے بارے میں یہ معلوم تھا کہ وہ ابھی کم از کم دو دن تو گوٹے بل میں ضرور رکے گا۔ اس کی معلومات کا ذریعہ اخبارات تھے۔ گوٹے بل میں اس بات کو بہت اہمیت دی جا رہی تھی کہ اب وہاں مقامی طور پر کاریں بننے لگیں گی۔ اس سے قبل کاریں درآمد کی جاتی تھیں۔ اخبارات میلی نوف کو بھرپور کوریج دے رہے تھے اور سرکاری سطح پر میلی نوف کی پذیرائی کی جا رہی تھی۔ کل میلی نوف کے اعزاز میں قصر صدر میں ڈنر دیا جا رہا تھا۔

میں نے علی گروپ کے رکن کو اپنی آمد کی اطلاع دیئے بغیر فون بند کر دیا۔ مجھے مطلوبہ معلومات حاصل ہو چکی تھیں لہٰذا اب میں مطمئن تھا۔

رات کے کھانے سے قبل ہم چاروں میک اپ کر کے نیا روپ دھار چکے تھے۔ میں نے کلارا سے اس کی مرضی دریافت کی تھی اور اس نے میرے ساتھ رہنے کی خواہش ظاہر کی تھی چنانچہ میں نے اس پر بھی میک اپ کر دیا تھا۔ اب صرف کاغذات کی تیاری کا مرحلہ رہ گیا تھا اور یہ کام کرانا ساگا کی ذمے داری تھی۔

اگلے روز شام چار بجے تک نہ صرف ہمارے پاسپورٹ بن گئے بلکہ ان پر گوٹے بل کے ویزے بھی لگ گئے تھے۔ رات دس بجے کی فلائٹ کے ٹکٹ ملے تھے۔

"ان لوگوں کے پاس اسمیل ڈیٹیکٹر ہیں اس لئے میک اپ میں ہونے کے باوجود تمہیں خطرات کا سامنا کرنا پڑے گا" ساگا نے کہا تھا۔

"شی گورائے میں وہ اکلوتا منحوس ڈیٹیکٹر تھا جو تباہ ہو چکا لہٰذا ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔"

ساگا اپنے آدمیوں کے ساتھ ہمیں چھوڑنے ائرپورٹ تک آیا۔ وہ بار بار ہماری اتنی جلدی روانگی پر اظہار افسوس کر رہا تھا۔

شی گورائے ائرپورٹ پر تو ساگا ہمیں الوداع کہنے آگیا تھا لیکن رات بارہ بجے کے قریب جب ہم گوٹے بل ائرپورٹ سے باہر آئے تو وہاں کوئی ہمیں ریسیو کرنے کے لئے موجود نہیں تھا اور موجود کیسے ہوتا' ہم نے کسی کو اپنی آمد کی اطلاع بھی تو نہیں دی تھی۔ شی گورائے سے گوٹے بل پہنچنے تک ہمیں کہیں کسی رکاوٹ کا سامنا نہیں کرنا پڑا تھا۔

ایئرپورٹ سے ٹیرس محل پہنچنے میں مزید آدھا گھنٹہ لگا۔ تہذیب اور ہیڈ کا خیال تھا کہ میں ایئرپورٹ سے جنرل ٹیرس کو فون کروں گا مگر میں نے فون کرنے کے بجائے خود ہی وہاں پہنچ جانے کو ترجیح دی۔ پہلے میرا ارادہ کسی ہوٹل میں قیام کرنے کا تھا لیکن پھر اچانک ذہن میں ایک ایسا خیال آیا کہ میں نے ٹیرس محل کا رخ کرنے کا ارادہ کر لیا۔

ٹیرس محل میں میلی نوف کو دیا جانے والا ڈنر اختتام کو پہنچ چکا تھا اور شاید سارے مہمان واپس جا چکے تھے۔ میں ٹیرس محل کے گیٹ پر ٹیکسی سے اتر کر گیٹ کی طرف بڑھا تو مجھے دیکھ کر محافظ بوکھلا گئے۔ میں اپنی اصل شکل و صورت میں تھا۔ اپنا میک اپ میں نے ٹیکسی میں ہی ختم کر دیا تھا۔ ٹیرس محل کا کون سا ایسا ملازم تھا جو مجھے نہ پہچانتا ہو۔ وہ تو مجھے سیدھا اندر لے جانا چاہتا تھا مگر میں پہلے جنرل ٹیرس سے بات کرنا چاہ رہا تھا۔

گیٹ ہاؤس سے میں نے فون پر جنرل ٹیرس سے بات کی۔ وہ اپنی خواب گاہ میں جا چکا تھا مگر میرے لئے کوئی پابندی نہیں تھی۔

"ارے علی! میرے دوست تم کب گوٹے بل پہنچے؟" اس نے انتہائی حیرت سے کہا۔

"یہ ساری باتیں تو ہوتی رہیں گی۔ اس وقت تو تم مجھے یہ بتاؤ کہ ڈیوڈ ریان کہاں ہے؟"

"وہ گیسٹ ہاؤس کے ایک کمرے میں مقیم ہے" جنرل ٹیرس نے کہا "کیوں خیریت ہے؟"

"خیریت ہی سمجھو۔ میرے ساتھ ایک اور مہمان خاتون ہیں۔ انہیں ڈیوڈ کے ساتھ ہی ٹھہرانا ہے۔"

"تو اس میں کیا مشکل ہے" جنرل نے حیرت سے کہا "میرا خیال ہے یہاں کوئی شخص تمہاری بات ماننے سے انکار نہیں کر سکتا۔"

"بات یہ ہے کہ میں ان دونوں کے درمیان ہونے والی

گفتگو سننا چاہتا ہوں۔۔۔ کیا اس کا انتظام ہو سکتا ہے۔"

"اس کا انتظام تو ہے۔ تم اسے گیسٹ ہاؤس بھجواؤ۔ بقیہ انتظامات میں کر رہا ہوں۔"

میں نے ٹیکسی کو کرایہ دے کر رخصت کیا اور پھر ہم گیٹ کے اندر سے ایک کار میں بیٹھ کر اصل عمارت کی طرف روانہ ہو گئے۔ کلارا کو گیسٹ ہاؤس کی طرف بھیج دیا گیا تھا۔ جتنی دیر میں ہم عمارت تک پہنچے' جنرل ٹیرس اور کیتھی براؤن بھی عمارت کے دروازے تک پہنچ چکے تھے۔ انہوں نے روایتی گرم جوشی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہم لوگوں کا استقبال کیا۔

"اس بار تو تم نے واپس آنے میں بہت تیزی دکھائی" جنرل ٹیرس نے کہا "یا تو برسوں کے لئے غائب ہو جاؤ گے یا پھر اتنی جلدی واپس آجاؤ گے کہ یقین ہی نہ آئے۔"

"سارا قصور حالات کا ہے جنرل! اس بار حالات نے تمہاری طرف لوٹنے پر مجبور کر دیا۔"

"میں تو پہلے ہی سمجھ گئی تھی کہ کوئی مجبوری ہی تمہیں ہماری طرف لے آئی ہوگی ورنہ ہم لوگ اس لائق کہاں کہ تم ہمیں کسی قابل سمجھو" کیتھی براؤن نے کہا۔

"تم لوگ میرے لئے کیا ہو اسے اگر میں بیان کرنا چاہوں تو بھی الفاظ کے جامے میں نہیں ڈھال سکتا" میں نے سنجیدگی سے کہا "میں جس قسم کی زندگی گزار رہا ہوں اس میں اپنے لئے ہی وقت نہیں نکال پاتا تو کسی اور کے لئے کیسے نکالوں۔"

"ارے ارے تم تو سنجیدہ ہو رہے ہو" کیتھی براؤن نے ہنس کر کہا "ارے بابا میں تو مذاق کر رہی تھی۔"

"تم بے شک مذاق کر رہی ہوگی مگر میں سنجیدہ ہوں۔ معلوم نہیں وہ وقت کب آئے گا جب میں سکون کا سانس لے سکوں گا۔"

"یہ ساری فضول باتیں اندر بیٹھ کر بہت تفصیل سے کریں گے" جنرل نے مجھے بازو سے پکڑتے ہوئے کہا "اس قسم کی باتوں کے لئے یہ جگہ نہایت نامناسب ہے۔"

اندر پہنچ کر سکون سے بیٹھنے کے بعد جنرل نے کہا "اب یہ بتاؤ کہ کیا چلے گا۔۔۔ کھانا تو تم لوگ کھا چکے ہو گے؟"

"اس وقت تو چائے ہی چلے گی لیکن میں ان دونوں کی گفتگو سننا چاہتا ہوں ورنہ دعوت کا کھانا ضرور چکھتا۔"

"ان دونوں کو یکجا کیا جائے گا تو تمہیں ضرور ان کی گفتگو سنواؤں گا لیکن یہ دعوت کے بارے میں تمہیں آتے ہی کس نے بتا دیا؟" جنرل نے حیران ہو کر کہا۔

"بتائے گا کون" کیتھی براؤن بولی "علی کی قوت شامہ بہت اچھی ہے۔ دعوت کے کھانوں کی خوشبو سونگھ لی ہوگی۔"

"ہاں" میں نے مسکرا کر کہا "اور عجیب بات یہ ہے کہ میلی نوف کی خوشبو کھانوں کی خوشبوؤں پر حاوی تھی۔"

اس بار کیتھی براؤن نے بھی حیرت سے مجھے دیکھا

"ضرور کوئی خاص بات ہے" اس نے کہا "ورنہ تم آتے ہی یہ تذکرہ شروع نہ کر دیتے۔"

میں نے تہذیب کی طرف دیکھا اور میرا اشارا پا کر تہذیب بولی "میلی نوف کے اعزاز میں دیئے جانے والے ڈنر کی اطلاع ہمیں شی گورائے ہی میں مل گئی تھی تبھی تو ہم بھاگم بھاگ یہاں پہنچے مگر افسوس لیٹ ہو گئے' ڈنر ختم بھی ہو چکا۔"

جنرل ٹیرس بڑے غور سے مجھے دیکھ رہا تھا "ایک بات تو بہرحال ثابت ہو گئی" اس نے کہا "میلی نوف کسی خصوصیت کا حامل ضرور ہے۔"

"کیا صرف اس وجہ سے کہ میں نے میلی نوف کا تذکرہ کر دیا؟" میں نے پوچھا۔

"ہاں' اس لئے کہ آج سے قبل میں نے کبھی تمہیں کسی شخص کے بارے میں اس طرح بے صبری کا مظاہرہ کرتے نہیں دیکھا۔"

"کیا میلی نوف واقعی اتنا اہم آدمی ہے کہ اس کے اعزاز میں سرکاری طور پر ڈنر دیا جاتا؟"

"ڈنر میں نے نجی حیثیت میں دیا تھا تاہم پھر بھی وہ سرکاری ہی کہلائے گا" جنرل ٹیرس نے کہا "بات دراصل یہ ہے کہ صنعتی میدان میں ہم بہت پیچھے ہیں۔ میلی نوف کی اہمیت اتنی نہیں ہے جتنی ہم اسے اہمیت دینے کے لئے مجبور ہیں۔ اسے یہاں کچھ مسائل درپیش تھے جن کے لئے وہ مجھ سے ملنا بھی چاہ رہا تھا۔ میں نے سوچا کہ اسے ایک ڈنر ہی دے ڈالوں۔ اس کے مسائل بھی حل ہو جائیں گے اور اسے یہ بھی احساس ہوگا کہ یہاں اسے نظرانداز نہیں کیا جا رہا ہے لیکن میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ اس کی شخصیت میں تمہاری دلچسپی کی کون سی چیز ہے؟"

"میں نے سنا ہے وہ یہاں کے سب سے بڑے ہوٹل میں ٹھہرا ہوا ہے؟" میں نے جنرل کا سوال اڑا کر کہا۔

"اس نے پورے دو فلور بک کرا رکھے ہیں۔ وہ تنہا تو نہیں ہے۔ اس کے ساتھ ماہرین کا پورا گروہ ہے۔ اس کے اپنے ملازمین ہیں۔ حفاظتی عملہ الگ ہے۔۔۔"

"حفاظتی عملہ!" میں نے حیرت سے کہا "اسے کیا خطرہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہے کہ وہ حفاظتی عملہ لئے گھوم رہا ہے؟"

"وہ ایک ارب پتی بلکہ کھرب پتی سرمایہ دار ہے۔ وہ اپنی حفاظت نہیں کرے گا تو اور کون کرے گا۔ کوئی بھی شخص اسے اغوا کر کے کروڑ پتی تو بن ہی سکتا ہے۔"

"تب تو حفاظتی عملے کا جواز بنتا ہے" میں نے بے خیالی کے سے عالم میں کہا۔

"میں تمہارے ساتھ اپنی عمرِ عزیز ضائع کر رہا ہوں کیا مجھے کروڑ پتی بننے کی کوشش کرنے کا کوئی حق نہیں ہے؟" بڈ نے کہا اور میں چونک کر اسے گھورنے لگا۔

"تم سے کتنی بار کہا ہے کہ ہر وقت بے تکی باتیں مت کیا کرو لیکن کیا مجال کہ تم پر ذرہ برابر بھی اثر ہو جائے۔"

"تم ایسا کیوں نہیں کرتے کہ بڈ کے منہ پر تالا لگا کر چابی اپنے پاس رکھ لو۔ جب بے تکی باتیں سننے کا موڈ ہوا کرے تالا کھول دیا کرو ورنہ لگا رہنے دیا کرو۔"

"لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ تم خود سے بے تکی باتیں کرنے سے گریز کرو" تہذیب نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"ایک بڈ ہی تو ایسا شخص ہے جو فضا کو بوجھل نہیں ہونے دیتا" کیتھی براؤن بولی "اور تم لوگ اس کے پیچھے پڑے رہتے ہو۔"

"میرا جی چاہتا ہے کہ مستقل یہیں رہائش اختیار کر لوں" بڈ نے پھیلتے ہوئے کہا "کم از کم یہاں بڈ کی ناقدری تو نہیں ہوگی۔"

"ایک تو یہ ویسے ہی جامے سے باہر رہتا ہے اوپر سے تم اور اس کی حوصلہ افزائی کر رہی ہو" تہذیب نے منہ بنا کر کہا "اب تو یہ ہمارا جینا ہی دوبھر کر دے گا۔"

"بات ہو رہی تھی میلی نوف کی" جنرل ٹیرس نے اکتا کر کہا "درمیان میں تم لوگوں نے معلوم نہیں کیا شروع کر دیا؟"

میں جنرل کی طرف دیکھ کر مسکرایا "اگر میں یہ کہوں کہ میلی نوف کا تعلق ایگلز سے ہے تو کیا تم میری بات پر یقین کر لو گے۔"

جنرل ٹیرس اچھل پڑا، کیتھی براؤن بھی بری طرح چونکی تھی "پہلے بھی تمہاری کوئی بات غلط ثابت ہوئی ہو تو میں شبہ بھی کروں۔۔۔ لیکن کیا تم سچ کہہ رہے ہو۔۔۔ کہیں مذاق تو نہیں کر رہے؟"

"میں بے حد سنجیدہ ہوں جنرل!" میں نے کہا "اگر یہ بات نہ ہوتی تو میں کبھی اس طرح بھاگا ہوا یہاں نہ پہنچتا۔"

"بہت اچھا ہوا تم نے مجھے بتا دیا" جنرل نے ٹیلی فون کی طرف بڑھتے ہوئے کہا "میں ابھی اسے گرفتار کرنے کا حکم جاری کرتا ہوں۔"

"کیا حماقت کر رہے ہو جنرل" میں نے تیزی سے کہا "اتنے بڑے آدمی کو کس الزام میں گرفتار کرو گے؟ کیا تمہارے پاس کوئی ثبوت ہے؟"

جنرل ٹیرس ایک جھٹکے سے رک گیا "بات تو تم ٹھیک کہہ رہے ہو" اس نے قدرے پریشانی سے کہا "مگر سوال یہ ہے کہ پھر میلی نوف کا کیا کیا جائے؟"

"تم سے کہنے کا یہ مطلب تو نہیں تھا کہ تم ضرور اس سلسلے میں کچھ کرو۔۔۔ بلکہ یہ سرے سے تمہارا مسئلہ ہی نہیں ۔۔۔ یہ تو میرا مسئلہ ہے۔ اسے میں خود دیکھ لوں گا۔"

"ایسے تو تمہارا ہر مسئلہ میرا مسئلہ ہوتا ہے لیکن اس سلسلے میں میں واقعی کچھ نہیں کر سکتا" جنرل ٹیرس نے بے بسی سے کہا "لیکن تمہیں میلی نوف کے بارے میں اطلاع کہاں سے ملی؟"

"اس قسم کی اطلاعات کہیں نہ کہیں سے مل ہی جایا کرتی ہیں جنرل! ٹی گورائے میں ایگلز سے معرکہ آرائی کے دوران ایک اہم شخص قبضے میں آ گیا تھا۔ یہ اطلاع اس کی فراہم کردہ ہے۔"

"اس خبر کی تصدیق تم نے کس طرح کی؟" جنرل نے پوچھا۔

"اب کروں گا" میں نے مسکرا کر کہا "جب سے یہ اطلاع ملی ہے اس وقت سے اتنا موقع ہی نہیں مل سکا۔۔۔"

"تم بہت خطرناک ہو گئے ہو علی! میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ تم کسی ایسی اطلاع پر اپنا اطمینان کئے بغیر یقین کر سکتے ہو۔"

"یہ مسئلہ ہمیں پہلے سے ہی درپیش ہے۔ مجھے چوں کہ اس خبر کی صداقت پر یقین ہے اس لئے میں نے تصدیق کی ضرورت محسوس نہیں کی تاہم کلارا اور ڈیوڈ ریان کی باتیں سن کر ممکن ہے کوئی انکشاف ہو جائے۔"

"اگر تم پسند کرو تو میں تمہیں ان دونوں کی گفتگو اسی جگہ سنوا دوں" جنرل ٹیرس نے کہا۔

"جس کام کے لئے میں بے چین ہوں اس کام کے لئے تم مجھ سے اجازت طلب کر رہے ہو! جتنی جلدی ممکن ہو سکے یہ کام کر لو۔"

جنرل ٹیرس نے اپنے آدمیوں کو چند ہدایات جاری کیں۔ جس کے چند منٹ کے اندر اندر ہم سب دیواروں میں نصب پوشیدہ اسپیکروں کے ذریعے گیسٹ ہاؤس کے اس کمرے میں ہونے والی گفتگو سن رہے تھے جس کمرے میں

ڈیوڈ ریان مقیم تھا۔

کلارا کو اب تک ڈیوڈ ریان کے بارے میں کچھ علم نہیں تھا اس لئے اسے اچانک سامنے پا کر وہ اپنی حیرت کا اظہار کئے بغیر نہ رہ سکی "ارے ـــــ تم یہاں ڈیوڈ ـــــ"

"تم ـــــ تم مادام کلارا ہو نا" ڈیوڈ نے کہا۔ کلارا کو دیکھ کر وہ بھی کم حیران نہیں ہوا تھا۔

اس کے بعد چند لمحے خاموشی رہی۔ غالباً وہ دونوں ہی اس سوچ میں گم تھے کہ اس موقع پر انہیں کیا کرنا چاہئے۔ آخر کار ڈیوڈ ریان نے پہل کی۔

"رینڈل نے مجھ پر قاتلانہ حملہ کرایا تھا کلارا!" اس نے غصیلے لہجے میں کہا "اسی لئے میں علی کے ساتھ مل گیا۔"

"اوہ! تو یہ بات ہے۔ اسی لئے ہمیں شی گورائے میں علی کے ہاتھوں اتنی بری طرح ہزیمت اٹھانی پڑی۔"

"ہاں ـــ اور چاہے کوئی کچھ بھی کہے میں علی کے ساتھ اپنا تعاون جاری رکھوں گا۔ کسی شخص کو بھی یہ اجازت نہیں دی جا سکتی کہ وہ ہماری زندگیوں کا مالک بن بیٹھے۔"

"میرے ساتھ بھی یہی سانحہ گزرا ہے ڈیوڈ! میرے لئے بھی موت کا فرمان جاری کر دیا گیا تھا۔ اگر علی کا تعاون نہ ہوتا تو میں دوسری دنیا کو سدھار چکی ہوتی۔"

"لیکن وہ ہے کہاں..... وہ تو رینڈل کو ٹھکانے لگانے کا عزم کر کے یہاں سے گیا تھا؟"

"وہ ہائی کمان کے پیچھے پڑ گیا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ پہلے پانچوں سپرا یگلز کو ختم کروں گا اس کے بعد گولڈن ایگل یعنی رینڈل عرف موٹے ہارڈ کو ٹھکانے لگاؤں گا۔"

"وہ بالکل ٹھیک کر رہا ہے" ڈیوڈ کی مضطربانہ آواز سنائی دی "لیکن وہ پانچوں سپرا یگلز کو تلاش کیسے کرے گا۔ اسے چاہئے کہ رینڈل سے نمٹنے کے بعد ان پانچوں کی طرف دیکھے۔"

"میری جگہ جونز کو شی گورائے میں انچارج بنا کر بھیجا گیا تھا۔ علی نے اس پر تشدد کر کے اس سے ایس ون کے بارے میں معلوم کر لیا ہے۔ جونز نے ایس ون کی حیثیت سے میلی نوف کا نام لیا ہے۔"

"کیا کہہ رہی ہو" ڈیوڈ نے چونک کر کہا "میلی نوف تو وہ شخص ہے جو ان دنوں گوٹے مل میں ہے۔ وہ ایس ون کیسے ہو سکتا ہے؟"

"جونز نے یہی بتایا ہے جس پر علی نے آنکھ بند کر کے یقین بھی کر لیا ہے۔"

"اگر علی نے جونز سے تشدد کر کے یہ بات اگلوائی ہے تو ممکن ہے یہ بات درست ہو۔"

"وہ ایس ون نہیں ہے" کلارا نے قطعیت سے کہا "اس لئے کہ میں اصل ایس ون سے واقف ہوں۔"

"تو تم نے علی کو کیوں نہیں بتایا" ڈیوڈ نے تیزی سے کہا "یا تمہاری ہمدردیاں اب بھی ایگلز کے ساتھ ہیں؟"

"نہیں" کلارا نے ایک ٹھنڈی سانس لی "اگر کوئی چاہے بھی تو اپنے جانی دشمنوں کے ساتھ ہمدردیاں برقرار نہیں رکھ سکتا۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ علی نے پوری بات سننے سے ہی انکار کر دیا۔"

"اگر یہ بات ہے تو پھر اسے جونز کی فراہم کردہ اطلاع پر کامل یقین ہو گا ..... وہ ایک تجربہ کار آدمی ہے۔ اس کے بارے میں جو کچھ سنا ہے وہ تو ایک طرف رہا۔ اس کے ساتھ میں نے جو مختصر سا وقت گزارا ہے اس میں میں نے یہی دیکھا ہے کہ وہ ہر طرح سے مطمئن ہونے کے بعد ہی کوئی قدم اٹھاتا ہے" ڈیوڈ ہنسا "میں تمہارے چہرے پر بکھری ہوئی بے اختیاری صاف پڑھ سکتا ہوں۔ تمہیں بے فکر رہنا چاہئے۔ فرض کرو میلی نوف ایس ون ثابت نہیں ہوتا تو اس صورت میں تم اسے بتا سکو گی کہ اصل ایس ون کون ہے؟"

"اور یہی اصل بات ہے" میں نے جنرل ٹیرس سے کہا "فرض کرو میلی نوف ہی اصل ایس ون ہے تو اس پر ہاتھ ڈالنے کا اس سے بہتر موقع نہیں مل سکے گا۔ اس کے علاوہ مجھے یقین ہے کہ جونز نے مجھ سے غلط بیانی نہیں کی۔ کلارا کی معلومات پرانی ہیں۔ ایگلز کے ڈھانچے میں جو تبدیلیاں ہوئیں وہ ان سے بے خبر ہے۔"

"گویا تم نے محض وقت بچانے کے لئے پہلے میلی نوف کو آزمانے کا فیصلہ کیا ہے؟"

"نہیں ـــــ یہ تو ایک ضمنی بات ہے۔ اصل بات میں تمہیں بتا چکا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ وہی ایس ون ہے۔"

"یہ بہت تشویش ناک صورت حال ہے علی! یہودیوں کا عمل دخل بہت بڑھ چکا ہے۔ صیہونی سازشوں سے دنیا کا کوئی ملک محفوظ بھی ہے؟"

"کوئی محفوظ نہیں ہے۔ وہ نقصان بھی اٹھاتے ہیں مگر ان کے سروں میں ایسا سودا سمایا ہوا ہے کہ اپنی حرکتوں سے باز نہیں آتے۔ دنیا کا کوئی خطہ ان کی سازشوں سے محفوظ نہیں ہے۔ اسرائیل تو خیر ان کا گڑھ ہے۔ فلسطین ان کا اصل ہدف ہے لیکن وہ تمام مسلم ممالک کے خلاف سازشیں کرتے رہتے ہیں تاکہ وہ اپنی قوت ان کے خلاف مرکوز نہ کرنے پائیں۔ وہ غیر مسلم ممالک کو بھی مختلف مسائل میں

الجھائے رکھتے ہیں تاکہ کوئی ملک ان کی زیادتیوں کے خلاف آواز نہ بلند کر سکے۔ انہوں نے عالمی اقتصادیات پر قبضہ کر رکھا ہے۔ جب تک ان کے خلاف منظم پیمانے پر کوئی قدم نہیں اٹھایا جائے گا اس وقت تک کوئی حتمی نتیجہ برآمد ہونا مشکل ہے۔ میں اور میرے چند ساتھی ان کے خلاف کیا کر سکتے ہیں لیکن اس کے باوجود میں ان کے سامنے سینہ سپر ہوں۔ اس طرح میرا ضمیر تو مطمئن ہے کہ میں ان کے خلاف اپنی مقدور بھر کوشش کرنے سے منہ نہیں موڑ رہا۔"

○☆○

میلی نوف تک رسائی حاصل کرنا آسان نہیں تھا۔ میں نے بڈ کو اس کام پر لگا دیا کہ وہ میلی نوف سے میری ملاقات کرانے کا بندوبست کرے۔ میلی نوف کوئی معمولی آدمی نہیں تھا کہ میں اس پر اندھا دھند ہاتھ ڈال دیتا۔ مجھے یہ خیال بھی رکھنا تھا کہ جنرل ٹیرس کی پوزیشن خراب نہ ہونے پائے۔ کسی اور کا معاملہ ہوتا تو میں کسی بھی طرح اپنا کام چلا لیتا مگر میلی نوف کے معاملے میں میں محتاط رہنے کے لئے مجبور تھا۔

"میلی نوف کی پرسنل سیکرٹری بڑی زوردار چیز ہے چیف!" بڈ نے مجھے یہ خبر دیتے وقت ہونٹوں پر زبان پھیری۔

"کیا میں نے تمہیں یہی خبر لانے کی ذمے داری سونپی تھی؟" میں نے اسے خشمگیں نگاہوں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"اس کا نام کیرولین ہے چیف اور اس کی مرضی کے بغیر کوئی میلی نوف سے نہیں مل سکتا۔ اس لئے اس کا تذکرہ بے حد ضروری ہے۔"

"چلو ٹھیک ہے" میں نے نرم پڑتے ہوئے کہا "تو پھر تم نے میلی نوف سے ملاقات کے لئے وقت لے لیا؟"

"کیا کہہ رہے ہو چیف!" بڈ نے حیرت سے کہا "میلی نوف سے ملنا کوئی مذاق نہیں ہے بلکہ کیرولین تک بھی رسائی حاصل کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف ثابت ہوا۔"

"ان فضولیات سے مجھے کوئی غرض نہیں ہے۔ میلی نوف کے پاس وقت ہو یا نہ ہو' کیرولین تک رسائی کتنی ہی دشوار کیوں نہ ہو' مجھے ہر قیمت پر میلی نوف سے ملاقات کرنی ہے۔ خواہ وہ ملاقات کتنی ہی مختصر کیوں نہ ہو۔"

"مختصر ملاقات کرنے سے کیا فائدہ ہو گا۔ فرض کرو کہ وہ تمہیں پانچ منٹ کا وقت دیتا ہے تو ان پانچ منٹوں کے دوران تم کیا کر لو گے؟"

"یہ تمہارا دردِ سر نہیں ہے" میں نے جھنجلا کر کہا "جو کام تمہارے سپرد کیا گیا تھا وہ تو تم کر نہیں سکے اور غیر متعلق باتوں میں سر کھپا رہے ہو۔"

"میں نے کیرولین تک رسائی حاصل کی' اس سے شناسائی پیدا کر لی کیا یہ کوئی کارنامہ نہیں ہے۔"

میں بڈ کو گھورنے لگا۔ اس کے انداز سے مجھے یقین ہو گیا کہ اس نے ضرور کوئی کامیابی حاصل کر لی ہے لیکن وہ اپنی عادت سے مجبور تھا۔

"تم ہمیشہ اوٹ پٹانگ باتیں اور حرکتیں کر کے اپنا اور دوسروں کا وقت برباد کرتے ہو۔ اگر تم اس سے وقت حاصل نہیں کر سکے تو سیدھی طرح کیوں نہیں بتاتے۔"

"مجھ پر ڈانٹ پڑ رہی ہے اور تم بیٹھی دیکھ رہی ہو" بڈ نے شاکی لہجے میں تہذیب سے کہا۔

"واقعی ـــ مجھے یہ کرنا چاہئے کہ تمہاری ہاں میں ہاں ملاؤں۔" تہذیب نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"تم بھی ٹھیک ہی کہہ رہی ہو میڈم" بڈ نے ایک سرد آہ بھر کے کہا "بڈ پر ہر طرف سے ڈانٹ پھٹکار ہی پڑنی چاہئے۔ تین قیمتی گھنٹے برباد کر کے کیرولین سے شناسائی پیدا کی اور یہاں ڈانٹ ڈپٹ ہو رہی ہے۔"

"ارے تو تمہاری سوئی کیرولین پر کیوں اٹک کر رہ گئی ہے؟" تہذیب نے جھنجلا کر کہا۔

"اس لئے کہ اس سے گزرے بغیر ہم میلی نوف تک نہیں پہنچ سکتے" بڈ نے بھی اسی کے سے انداز میں جواب دیا۔

"صرف اتنا بتا دو کہ اس سے گزرنے میں کتنی دیر اور لگے گی؟" تہذیب نے بے بسی سے کہا۔

"اب تم نے ٹھیک سے پوچھا ہے تو اب بتا رہا ہوں" بڈ نے شرارت آمیز لہجے میں کہا "میں اس سے گوٹے مل کے سب سے بڑے اشاعتی ادارے کے مدیر و پبلشر کی حیثیت سے ملا تھا میں نے اس سے کہا کہ ہمارا نمائندہ مسٹر میلی نوف سے انٹرویو لینا چاہتا ہے۔ اس نے آج شام پانچ بجے کا وقت دیا ہے۔"

"اس سے تو بہت سے انٹرویو لئے گئے ہوں گے۔ پھر اس نے تمہیں وقت کیسے دے دیا؟" تہذیب نے کہا۔

"یہی تو کمال ہے.... ابھی تک کوئی بھی اس کا انٹرویو کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکا۔"

"تم تو بڑے باکمال آدمی ہو بڈ" میں نے تعریفی لہجے میں کہا "لیکن تم نے اسے راضی کیسے کیا؟"

"میں نے اس سے کہا کہ ہمارا نمائندہ روایتی قسم کا انٹرویو نہیں لے گا بلکہ یہ انٹرویو نظریاتی ہو گا۔ بس یہ بات سن کر کیرولین راضی ہو گئی اور پھر اس نے میلی نوف کو بھی تیار

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کرلیا۔"

"اس بات میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ تمہارے علاوہ کوئی اور یہ کام نہیں کر سکتا" میں نے سنجیدگی سے کہا "اور تم نے ایک بڑا کام کیا ہے۔"

"بڈ کی زندگی تمہارے کسی کام آجائے چیف! اس کے سوا بڈ کی زندگی کا اور کوئی مقصد بھی نہیں ہے۔"

"میلی نوف تک رسائی کا بندوبست تو ہو گیا۔ اب سوال یہ ہے کہ تم اس سے ایگلز سے وابستگی کا اعتراف کس طرح کرواؤ گے؟" تہذیب نے کہا۔

"ابھی میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ معلوم نہیں اس سے ملاقات کے دوران وہاں میرے اور اس کے علاوہ اور کتنے افراد ہوں گے۔"

"کوئی بھی نہیں ہوگا چیف!" بڈ نے کہا "وہ ایک وقت میں صرف ایک ہی آدمی سے ملتا ہے اور اس دوران میں کوئی بھی اس کے بلائے بغیر اندر نہیں جا سکتا۔"

"اس کی یہ عادت تو ہمارے حق میں جاتی ہے۔ اس طرح میرا کام آسان ہو جائے گا۔۔۔"

"لیکن یہ خیال رکھنا چیف کہ اس کا حفاظتی عملہ بے حد مستعد ہے۔ مکمل تلاشی کے بغیر کوئی بھی شخص اس سے نہیں مل سکتا۔"

"بہت اچھا ہوا تم نے یہ بات مجھے بتادی ورنہ ممکن ہے میں کلارا والا شعاعی پستول اپنے ہمراہ لے جانے کی کوشش کرتا۔"

○☆○

ہوٹل کی پانچویں اور چھٹی منزل پوری طرح میلی نوف کے قبضے میں تھی۔ لفٹ سے باہر قدم رکھتے ہی مجھے دھر لیا گیا۔

"کون ہو تم؟" لفٹ کے سامنے کھڑے ہوئے درشت نقوش والے شخص نے مجھ سے اکھڑ لہجے میں کہا "اور اس فلور پر کیوں آئے ہو؟"

میں حلیے سے میک اپ میں تھا اور یہاں آنے کے لئے میں نے خاص اہتمام کیا تھا۔ اگر میں کسی عام سے حلیے میں ہوتا تو مجھے اس شخص کے لہجے پر اتنی حیرت نہ ہوتی لیکن میں نے تو بہترین لباس زیب تن کر رکھا تھا۔ یہاں آنے سے قبل میں نے عطریات ملے پانی سے غسل کیا تھا اور اسی پر بس نہیں کیا تھا بلکہ کپڑوں پر بھی خاص مقدار میں پرفیوم چھڑکا تھا۔ میرے کندھے سے جھولتا ہوا ٹیپ ریکارڈر اور کیمرا بھی یہ ثابت کرنے کے لئے کافی تھا کہ میں کوئی آوارہ گرد نہیں ہوں۔ سوال یہ تھا کہ کیا یہاں آنے والے ہر شخص کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا جاتا ہے؟

"میں ایک صحافی ہوں" میں نے جیب سے ایک شناختی کارڈ نکال کر اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا "اور مسٹر میلی نوف سے پانچ بجے میری ملاقات طے ہے۔"

اسی دوران میں دو اور افراد بھی آکر میرے دائیں بائیں کھڑے ہو گئے تھے۔ اس شخص نے مجھ سے شناختی کارڈ لے لیا تھا اور اس کا معائنہ کر رہا تھا۔

"وقت تو تم نے پانچ بجے کا لیا ہے۔ پھر تم پون گھنٹہ پہلے کیوں چلے آئے؟" اس نے میرا جعلی شناختی کارڈ مجھے واپس کرتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ اب پہلے کی نسبت خاصا بہتر تھا۔

"مجھے بتایا گیا تھا کہ مسٹر میلی نوف سے ملاقات سے قبل مجھے چند مراحل سے گزرنا پڑے گا لہٰذا وقت سے کچھ قبل آجاؤں تو بہتر ہوگا۔"

"تمہیں بالکل ٹھیک بتایا گیا تھا لیکن تم کچھ زیادہ ہی پہلے چلے آئے" اس نے سوالیہ نظروں سے ان دونوں کی طرف دیکھا جو میرے دائیں بائیں کھڑے ہوئے تھے۔

"چلو کوئی بات نہیں" ان میں سے ایک نے کہا "اب یہ آہی گئے ہیں تو ہم ان کا وقت کار آمد کرنے کی کوشش کریں گے۔"

پھر وہ شخص مجھے اپنے ساتھ ایک کمرے میں لایا اور مجھے بیٹھنے کا اشارا کیا۔

"مسٹر میلی نوف سے تم کس قسم کے سوالات کرو گے؟" اس نے مجھ سے پوچھا۔

"ہم لوگ کبھی پہلے سے سوالات لکھ کر نہیں لاتے" میں نے بڑے اطمینان سے کہا "یہ تو ہم وقت آنے پر ہی طے کرتے ہیں کہ کس قسم کے سوالات کرنے ہیں۔"

"ہوں" اس نے مجھے گھور کر دیکھا۔ اس طرح ٹالے جانے پر وہ بری طرح جھنجلایا ہوا نظر آرہا تھا۔

"میں نے سنا ہے وقت کی پابندی کے معاملے میں مسٹر میلی نوف بے حد سخت ہیں" میں نے کہا۔ مقصد یہ ظاہر کرنا تھا کہ میں ماحول سے قطعاً مرعوب نہیں ہوں۔

"اور بھی بہت سے معاملات میں وہ بے حد سخت ہیں" اس نے تیکھے لہجے میں کہا "ان سے گفتگو کرتے ہوئے بے حد محتاط رہنا" اس کے انداز سے ظاہر ہو رہا تھا جیسے وہ مجھے مرعوب کرنے کے درپے ہو۔

"تم بے فکر رہو، میں تمہاری توقع سے کہیں زیادہ محتاط

ہوں" میں نے بے نیازی سے کہا "اب تک تیرہ سربراہان مملکت کے انٹرویوز کر چکا ہوں۔"

"اوہ" وہ مجھے بڑے غور سے دیکھنے لگا "تم کب سے اس فیلڈ میں ہو؟" اس نے کریدنے والے انداز میں پوچھا۔

"کام کرنے کے لئے آٹھ گھنٹے مقرر ہیں مگر میں سولہ گھنٹے کام کرتا ہوں۔ اس اعتبار سے مجھے صحافتی دنیا میں بیس سال ہو چکے ہیں۔"

"یہی بات تم سیدھی طرح بھی کہہ سکتے تھے کہ تمہیں اس فیلڈ میں دس سال ہوئے ہیں" اس نے ناگواری سے کہا۔

"میں ہر بات وضاحت سے کرنے کا عادی ہوں" میں نے فخریہ لہجے میں کہا "میں نے سوچا کہیں ایسا نہ ہو کہ تم اصل صورت حال سے لاعلم رہ جاؤ۔"

وہ خاموش ہو گیا۔ شاید اس نے مناسب یہی سمجھا تھا کہ میرے منہ نہ لگے اور میں سوچ رہا تھا کہ یہاں تو قدم رکھنا ہی دوبھر ہے۔ آخر بڈ نے کیرولین تک کس طرح رسائی حاصل کی ہوگی؟

"مسٹر میلی نوف سے ملنے سے قبل تمہاری تلاشی لی جائے گی لہٰذا اگر تمہارے پاس کوئی ہتھیار وغیرہ ہو تو ہمارے حوالے کردو" چند منٹ بعد اس نے کہا۔

"ہتھیار!" میں نے حیرت کا اظہار کرنے کے لئے آنکھیں پھاڑیں "بھلا ایک صحافی کے پاس ہتھیار کا کیا کام! ہتھیار تو غنڈے بدمعاش رکھا کرتے ہیں۔"

اس کے چہرے پر طاری بدمزگی کے آثار مزید گہرے ہو گئے۔ میں نے اسے غنڈے بدمعاشوں کی فہرست میں جو لے جا کر کھڑا کر دیا تھا لیکن وہ کچھ بولا نہیں، خون کے گھونٹ پی کر رہ گیا۔

پھر تھوڑی دیر یوں ہی خاموشی سے گزر گئی۔ میرا انداز اس کے لئے سخت ناپسندیدہ تھا۔ معلوم نہیں وہ ایگلز سے متعلق تھا یا نہیں لیکن میرا خیال تھا کہ میلی نوف کے عملے کے کسی بھی فرد کا تعلق ایگلز سے نہیں ہو سکتا تھا۔ اس کے ساتھ کام کرنے والے غنڈے بدمعاش تو ضرور ہو سکتے تھے مگر ایگلز سے متعلق نہیں ہو سکتے تھے۔

چند منٹ بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک خوش لباس شخص کمرے میں داخل ہوا۔ اپنے اطوار سے وہ نچلے درجے کا بدمعاش ہرگز نہیں معلوم ہو رہا تھا۔ اس نے آتے ہی بڑی شائستگی کے ساتھ مجھ سے کہا "آپ ہی وہ رپورٹر ہیں جو مسٹر میلی نوف کا انٹرویو لینے کے لئے آئے ہیں؟"

"بدقسمتی سے" میں نے مسکرا کر کہا "اگر مجھے معلوم ہوتا کہ یہاں میرے ساتھ یہ سلوک کیا جائے گا تو میں اپنی جگہ کسی اور کو بھیج دیتا۔"

"کیوں جناب" اس نے بڑی نرمی سے کہا "کیا ہمارے کسی آدمی سے کوئی غلطی ہو گئی؟"

"مجھ سے طرح طرح کے چبھتے ہوئے سوالات پوچھے جا رہے ہیں۔ اب آپ ہی بتائیں کہ کیا کوئی شریف آدمی اپنے ساتھ اسلحہ لے کر گھومتا ہے۔ یہ تو لفنگوں کی حرکتیں ہوا کرتی ہیں۔"

"لیکن ہمارا اصول ہے کہ بغیر تلاشی لئے کسی کو مسٹر میلی نوف سے نہیں ملنے دیتے۔"

"دیکھئے آپ کا اصول سر آنکھوں پر۔ لیکن کسی سے براہ راست یہ سوال کرنا بھی تو اچھا نہیں معلوم ہوتا کہ آپ کے پاس اسلحہ تو نہیں ہے؟"

"میں آپ سے ہر اس بات کے لئے معذرت خواہ ہوں جو آپ کو ناگوار گزری ہے۔ آپ مسٹر میلی نوف کے مہمان ہیں۔ ہم آپ کی توہین کے مرتکب کس طرح ہو سکتے ہیں؟"

"میں اب تک تیرہ سربراہان مملکت کے انٹرویوز کر چکا ہوں اس لئے مجھے معلوم ہے کہ بڑے لوگوں تک رسائی کے لئے متعدد مراحل سے گزرنا پڑتا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ یہ حفاظتی انتظامات و مراحل اشد ضروری ہوتے ہیں۔ ممکن ہے مجھ سے جو سوالات کئے گئے وہ بھی اسی سلسلے کی کڑی ہوں اس لئے میں نے اسے اتنا زیادہ مائنڈ بھی نہیں کیا۔"

"آپ ایک تجربے کار صحافی ہیں، ان نزاکتوں کو سمجھتے ہیں۔ آیئے دوسرے کمرے میں چلیں۔"

میں اس کے ساتھ ایک اور کمرے میں آیا جہاں میری جامہ تلاشی لی گئی مگر یہ تلاشی بہت زیادہ باریک بینی سے بھی نہیں لی گئی تھی۔ وجہ غالباً یہ ہوگی کہ میرا تعلق کوٹے بل کے سب سے بڑے اشاعتی ادارے سے تھا۔ میرے ساتھ زیادہ ناروا سلوک کرنے کی صورت میں انہیں خطرہ ہوگا کہ کہیں ان کے خلاف کوئی منفی خبر نہ چھپ جائے۔ انہوں نے میرا کارڈ بھی چیک کیا تھا اور ہر طرح سے مطمئن ہو گئے تھے۔ پھر انہوں نے مجھ سے "تشریف" رکھنے کو کہا اور میں نے تشریف رکھ لی۔ جن دو افراد نے میری تلاشی کے فرائض سرانجام دئے تھے وہ سیاہ سوٹوں میں ملبوس تھے۔ اپنے ظاہری حلیے کے اعتبار سے وہ اسکاٹ لینڈ یارڈ کے سراغ رساں نظر آتے تھے۔

"آپ مسٹر میلی نوف سے کس قسم کے سوالات کریں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گے مسٹر راجر؟" ان میں سے ایک نے مجھ سے پوچھا۔

"مجھے افسوس ہے کہ میں سوالات تحریر کر کے نہیں لایا ورنہ آپ حضرات کے ملاحظے کے لئے ضرور پیش کرتا۔"

"یہ بات تو صحافتی روایات کے خلاف ہے" اس نے بڑی متانت سے کہا "سوالات ہمیشہ پہلے سے تیار کئے جاتے ہیں۔"

"مجھے افسوس ہے کہ ایک طویل عرصہ اس میدان میں گزارنے کے باوجود میں صحافتی روایات سے اتنا واقف نہیں جتنے آپ لوگ ہیں" میں نے مسکرا کر کہا "جی چاہتا ہے کہ اب آپ کی شاگردی اختیار کر کے تھوڑی بہت صحافت بھی سیکھ ہی ڈالوں ورنہ کہیں ایسا نہ ہو کہ زندگی کا یہ سفر رائگاں ہی چلا جائے۔"

میرے مخاطب کے چہرے پر خفیف سی بوکھلاہٹ کے آثار نمودار ہوئے "ممکن ہے یہاں گوٹے بل میں ایسا نہ ہوتا ہو" اس نے اپنی بوکھلاہٹ کو بڑی خوب صورتی سے چھپاتے ہوئے کہا "دراصل ہمارا پوچھنے کا مقصد یہ تھا کہ سوالات مسٹر میلی نوف کی ذات سے متعلق نہیں ہونے چاہئیں۔"

"اب یہ تو ہونے سے رہا کہ میں ان سے آپ لوگوں کی ذات کے متعلق سوالات کروں" میں نے اپنے لہجے میں تحیر پیدا کرتے ہوئے کہا "انٹرویو جس سے متعلق ہوگا سوالات بھی اس سے متعلق کئے جائیں گے۔"

"ہمیں بتایا گیا تھا کہ وہ ویسا انٹرویو نہیں ہوگا جیسے عام طور پر انٹرویوز ہوتے ہیں بلکہ یہ ایک نظریاتی قسم کا انٹرویو ہوگا۔"

"معاف کیجئے گا میں صرف یہ ضمانت دے سکتا ہوں کہ یہ آج تک لئے گئے کسی بھی انٹرویو سے قطعی مختلف ہوگا لیکن اس کے باوجود میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ کیا پوچھوں گا اور کیا نہیں پوچھوں گا۔"

میری دوٹوک گفتگو نے ان لوگوں کے چھکے چھڑا دئے۔ انہیں کم از کم یہ تو یقین آگیا ہوگا کہ ان کا سابقہ ایک بے باک صحافی سے ہے۔

"مسٹر میلی نوف یہ پسند نہیں کرتے کہ ان سے ان کی ذات کے بارے میں سوالات کئے جائیں" اس شخص نے اپنی جان چھڑاتے ہوئے کہا "لہٰذا اگر تم یہ چاہتے ہو کہ ان کا انٹرویو تمہارے اخبار کی زینت بنے تو ان سے ذاتی سوالات کرنے سے گریز کرنا ورنہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ درمیان میں ہی انٹرویو ختم کرنے کا اعلان کر دیں۔"

اس کے بعد مجھے کیرولین کے پاس لے جایا گیا۔ بڈ کے کہنے کے عین مطابق کیرولین بے انتہا حسین تھی۔ اسے حسین ہونا بھی چاہئے تھا۔ ایک تو وہ یہودی تھی' یہودی لڑکیاں ہوتی ہی بے حد حسین ہیں اور دوسرے وہ دنیا کے ایک بہت بڑے سرمایہ دار کی سیکریٹری تھی۔ اس کی پرسنل سیکریٹری کی حیثیت سے تقرری کے لئے معلوم نہیں کتنی یہودی لڑکیوں کے درمیان ظاہری حسن اور دیگر صلاحیتوں کا مقابلہ ہوا ہوگا۔

میلی نوف کے سوئٹ میں داخلے کی اجازت سے قبل ایک بار پھر متعدد آلات کی مدد سے مجھے سر سے پیر تک چیک کیا گیا اور پھر ٹھیک پانچ بجے مجھے کلیرنس دے دی گئی۔

میں بڑی احتیاط سے کمرے میں داخل ہوا جہاں میلی نوف پہلے ہی ایک صوفے پر براجمان تھا۔ اس کے جسم پر سفید رنگ کا بے داغ سوٹ تھا۔ میں نے ایک ہی نظر میں اس کا تفصیلی جائزہ لے لیا۔ اس کی عمر پچاس سے اوپر ہی تھی۔ قد درمیانہ اور سر پر برائے نام بال تھے۔ میلی نوف کے عقب میں دو باڈی گارڈ موجود تھے جب کہ مجھے بتایا گیا تھا کہ وہ جب بھی کسی سے ملتا ہے کمرے میں کوئی تیسرا فرد موجود نہیں ہوتا۔

"میں حاضر ہو سکتا ہوں جناب" میں نے اپنے عقب میں دروازہ بند کرنے کے بعد نہایت سنجیدگی سے کہا۔

میلی نوف نے سر کی خفیف سی جنبش سے مجھے کمرے میں داخل ہونے کی اجازت دی اور اس کے ساتھ ہی اس کے عقب میں موجود دونوں افراد اندرونی کمرے کی طرف چلے گئے۔

"میری خوش قسمتی ہے جناب کہ مجھے آپ جیسے بڑے آدمی سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا" میں نے بڑے نیاز مندانہ انداز میں اس سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔ اس نے مجھ سے مصافحہ کرنے میں کسی خاص گرم جوشی کا مظاہرہ نہیں کیا اور اشارے سے مجھے بیٹھ جانے کو کہا۔ اس کے مقابل بیٹھنے سے قبل میں نے اپنے کندھوں سے لٹکتا ہوا ٹیپ ریکارڈر وسطی میز پر رکھا اور اسے آن کر دیا۔ اب جو بھی گفتگو ہوتی وہ ٹیپ ہو جاتی۔ اس کے بعد میں بھی ایک صوفے پر جا بیٹھا اور کیمرا اتار کر گود میں رکھ لیا۔

"یہ دونوں افراد جنہیں تم نے دیکھا یہ میرے باڈی گارڈ ہیں اور تربیت یافتہ کمانڈو ہیں" میلی نوف نے پہلی بار لب کشائی کی اور اس کا انداز ایسا تھا جیسے مجھے خوف زدہ کر دینا چاہتا ہو تاکہ اگر میرا کسی غلط قسم کا ارادہ ہو بھی تو میری ہمت

جواب دے جائے۔

"ذاتی تحفظ ہر شخص کی ضرورت ہوتا ہے اور آپ جیسے لوگوں کو تو ظاہر ہے بہت زیادہ محتاط رہنا پڑتا ہے۔"

اس نے اثبات میں سر ہلایا اور ہاتھ بڑھا کر میز پر رکھے ہوئے قیمتی سگار کیس میں سے ایک سگار نکال کر سلگانے لگا اس نے مجھ سے یہ پوچھنے تک کی زحمت نہیں کی کہ میں تمباکو نوشی کرتا ہوں یا نہیں۔

"ہم لوگ صنعتی میدان میں بہت پیچھے ہیں" میں نے کہا "لہٰذا آپ کے اس فیصلے نے کہ یہاں کار سازی کی صنعت قائم کی جائے' خوشی کی لہر دوڑا دی ہے۔"

میلی نوف نے سگار کا کثیف دھواں اگلتے ہوئے ایک بار پھر سر کو اثباتی جنبش دی "ترقی پذیر ملکوں کو مدد دینا میں اپنا فرض سمجھتا ہوں۔"

"آپ کے نظریات لائق ستائش ہیں۔ اخبارات آپ کی تعریف میں زمین آسمان کے قلابے ملا رہے ہیں مگر کسی کو یہ نہیں معلوم کہ آپ کا اصل منصوبہ کیا ہے؟"

میلی نوف سگار کا ایک گہرا کش لیتے لیتے رک گیا اور اس نے چونک کر مجھے دیکھا "اصل منصوبے سے تمہاری کیا مراد ہے؟" اس نے سرسراتی ہوئی آواز میں کہا۔

"کاروں کی صنعت میں اس وقت جاپان دنیا کو لیڈ کر رہا ہے۔ اب تک کسی نے یہ سوچنے کی زحمت نہیں کی کہ آپ اس کا مقابلہ کس طرح کریں گے؟"

میں نے محسوس کیا کہ میلی نوف نے سکون کی ایک گہری سانس لی ہے اور اس کے تنے ہوئے اعصاب ڈھیلے پڑ گئے ہیں۔

"صنعتی میدان میں جاپان کی بالادستی تشویش ناک حدود میں داخل ہو گئی ہے" میلی نوف نے کہا "اور اس کی متعدد وجوہات ہیں۔ جاپان کے میدان میں آنے سے قبل امریکا' برطانیہ' جرمنی اور اٹلی عالمی منڈیوں پر چھائے ہوئے تھے۔ ان ممالک کی مصنوعات آج بھی پائیداری کے معاملے میں اپنا ثانی نہیں رکھتیں مگر جاپان نے پائیداری کو پس پشت ڈالا اور اپنی تمام تر توجہ ارزانی پر صرف کر دی۔ یہ وہ معاملہ تھا جس پر کوئی بھی ملک مفاہمت کرنے کو تیار نہیں تھا اور نہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اب جاپان کا مقابلہ کرنا قریب ناممکن ہو گیا ہے۔"

"سوال یہ ہے کہ یہ باتیں تو سب جانتے ہیں۔ آپ نے خاصی وضاحت سے اس مسئلے پر روشنی ڈالی مگر کسی نے جاپان کا مقابلہ کرنے کی کوشش کیوں نہیں کی؟"

"اس سوال کے جواب کے لئے بہت زیادہ تفصیل میں جانا پڑے گا لیکن یہ بات طے ہے کہ اس معاملے میں انفرادی طور پر کچھ نہیں کیا جا سکتا۔ یہ تو اجتماعی مسئلہ ہے اور اسے اجتماعی بنیاد پر ہی حل کیا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر میں امریکا میں بیٹھ کر یہ چاہوں کہ سستی مصنوعات تیار کرنے لگوں تو یہ اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک کہ حکومت اور تمام صنعت کار بھی اس پر تیار نہ ہوں۔"

"کیا گوٹے بل میں کاروں کی صنعت لگانے کا فیصلہ جاپان سے مقابلہ کرنے کی کوشش کی ایک کڑی ہے؟" میں نے کہا۔

"ہاں" میلی نوف نے اثبات میں سر ہلایا "یہ اس سلسلے کی ایک کڑی ہے لیکن فی الحال اس کی نوعیت تجرباتی ہوگی۔"

"یہ بتائیں کہ آپ نے اس کام کے لئے گوٹے بل کو ہی کیوں منتخب کیا؟ ترقی پذیر ممالک تو اور بھی بہت سے ہیں؟"

"اس سوال کا کیا جواب دیا جا سکتا ہے۔ میں اگر کہیں اور صنعت لگاتا تو وہاں بھی یہی سوال کیا جا سکتا تھا۔"

"میرا مطلب ہے گوٹے بل کو منتخب کرنے کی کوئی خاص وجہ تو ضرور رہی ہوگی؟"

"سب سے اہم وجہ تو یہ ہے کہ گوٹے بل اب تک جاپان کی دست برد سے محفوظ ہے۔ میری کوشش ہے کہ صنعت کاری کے لئے ایسے ہی ممالک کا انتخاب کیا جائے جہاں ابھی جاپان کا عمل دخل نہ ہوا ہو۔"

"بہت عمدہ جواز ہے مسٹر میلی نوف" میں نے کہا۔ میرے لہجے میں ہلکا سا طنز تھا جسے وہ محسوس نہیں کر سکا "لیکن بعض حلقے اس بات پر غور کر رہے ہیں کہ اصل جواز کچھ اور تو نہیں ہے؟"

"کاروباری حلقوں میں تو خیال آرائیاں کی ہی جاتی ہیں۔ کاروباری رقابتیں بھی ہوتی ہیں۔ لوگ باتیں بناتے ہی رہتے ہیں۔۔۔۔"

"میرا اشارا کاروباری حلقوں کی طرف نہیں تھا مسٹر میلی نوف! میں تو صحافتی حلقوں کی بات کر رہا تھا؟"

"کیا مطلب؟" میلی نوف نے چونک کر کہا "صحافتی حلقوں میں کس قسم کی خیال آرائیاں ہو رہی ہیں؟ میں تو بڑی پابندی سے اخبارات کا مطالعہ کرتا ہوں۔ مجھے تو کوئی خیال آرائی نظر نہیں آئی۔"

"خیال آرائی نہیں ہو رہی مسٹر میلی نوف! چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں اور ان چہ میگوئیوں کا اخبارات میں چھپنے والی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خبروں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔"

میلی نوف بے چین نظر آنے لگا "میری سمجھ میں نہیں آرہا کہ تم کس قسم کی گفتگو کررہے ہو۔"

"اخباری رپورٹر شیطان کے چیلے کہلاتے ہیں" میں نے کہا "بعض اوقات ایسی خبریں بھی کھود لاتے ہیں جن کا گمان تک نہیں کیا جا سکتا۔"

"اسی لئے میں اخباری دنیا کے لوگوں سے دور رہنے کی کوشش کرتا ہوں" میلی نوف نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"بات دور اور قریب رہنے کی نہیں ہے مسٹر میلی نوف! اس سے کوئی فرق بھی نہیں پڑتا۔ جن خبروں کو منظر عام پر آنا ہوتا ہے وہ تو آ کر ہی رہتی ہیں۔"

"میرا تجربہ ہے کہ اخباری رپورٹرز صحافی سے زیادہ بلیک میلر ہوتے ہیں اور بلیک میلرز کا قریب نہ آنا ہی بہتر ہوتا ہے اسی لئے میں انٹرویو تک دینے سے گریز کرتا ہوں۔"

"میں تو آپ کو ایک دانش مند شخص سمجھتا تھا لیکن آپ تو بہت عام سطح کی گفتگو کرتے ہیں۔ آپ ہم لوگوں کو بلیک میلر کہہ رہے ہیں جب کہ درحقیقت ہم لوگوں سے تعاون کرتے ہیں۔ بہت معمولی معاوضوں کے عوض ہم ایسی خبریں شائع ہونے سے روک دیتے ہیں جن کی اشاعت سے شخص مطلوبہ کو ناقابل تلافی نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہوتا ہے ہم تو آپ لوگوں کے خادم ہیں جناب! مگر معلوم نہیں کیوں ہمیں غلط سمجھا جاتا ہے۔"

"میں محض اس لئے انٹرویو دینے پر آمادہ ہوگیا تھا کہ شاید تم کسی قدر مختلف آدمی ثابت ہو مگر تم بھی روایتی صحافت کے پیروکار نکلے۔"

"آپ غلط فہمی کا شکار ہیں مسٹر میلی نوف! یہاں کوئی روایتی صحافت نہیں ہو رہی نہ ہی انقلابی صحافت ہو رہی ہے۔ یہ تو صحافت برائے تعاون کہلائے گی۔ جیسے آپ تجارت برائے امارت کرتے ہیں۔ یہ کتنی عجیب بات ہے مسٹر میلی نوف کہ لوگ ایک صحافی سے دیانت داری کی توقع کرتے ہیں۔ صحافی دیانت داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے درست خبر چھاپ دے تو اسے نشانہ بنایا جائے اور تعاون کرتے ہوئے خبریں چھپالے تو بلیک میلر کہلائے حالاں کہ یہ تعاون دو طرفہ ہوتا ہے۔ ہم تو فقط پیش کش کرتے ہیں۔ اگر متعلقہ شخص کا دامن صاف ہو تو وہ کیوں ہم سے تعاون کرنے لگا پھر صحافی ہی کیوں مطعون ہوتا ہے۔ دوسری پارٹی کو بھی اتنا ہی برا کہنا چاہئے جتنا صحافی کہلاتا ہے۔"

"تم یہاں انٹرویو کرنے آئے ہو یا اپنے پیشے کی وکالت کرنے؟" میلی نوف نے غصیلے لہجے میں کہا "میں مصروف آدمی ہوں۔ میرے پاس ان تضولیات کے لئے وقت نہیں ہے۔"

"وقت تو نکالا جاتا ہے مسٹر میلی نوف" میں نے معنی خیز لہجے میں کہا "آدمی اپنی بقا کی جدوجہد کرتے ہوئے پوری زندگی گزار دیتا ہے۔"

میرا لہجہ ایسا نہیں تھا جسے بہ آسانی نظرانداز کر دیا جاتا۔ اس میں خفیف سی دھمکی بھی پوشیدہ تھی لیکن میلی نوف پر خاطر خواہ اثر نہیں ہوا۔

"تمہیں کوئی بڑی غلط فہمی ہوگئی ہے" میلی نوف نے بے رخی سے کہا "میرا خیال ہے تمہاری آج کی محنت رائگاں ہی جائے گی۔"

"میں نے تم سے کہا ہے کہ صحافتی حلقوں میں بہت سی چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں مگر تم اس پر توجہ نہیں دے رہے ہو میلی نوف! کل یہ ہوگا کہ تم اسے اہمیت دینے لگو گے مگر اس وقت تک بات بہت آگے جا چکی ہوگی۔"

"تم ہوا میں تیر چلا رہے ہو۔ اگر کسی کو کوئی غلط فہمی ہے تو مجھے بتائیے۔ میں اس کے سوا اور کیا کر سکتا ہوں کہ غلط فہمی رفع کر دوں۔"

"ہم لوگ غلط فہمیوں میں نہیں مبتلا ہوتے' ہم خبریں کھود کر نکالتے ہیں اور پھر ان میں سے قابل فروخت خبریں علیحدہ کر لیتے ہیں۔ بات بن جاتی ہے تو ہم خاموش ہو جاتے ہیں بصورت دیگر ہم ثبوت بہم پہنچاتے ہیں اور اگر ایک بار ثبوت فراہم ہو جائے تو پھر خبر کی قیمت کہیں کی کہیں پہنچ جاتی ہے۔"

"انتہا ہو چکی مسٹر راجر!" میلی نوف نے بھنا کر کہا "اب تمہارے حق میں بہتر یہی ہے کہ یہاں سے دفع ہو جاؤ ورنہ مجھے اپنے لوگوں کو زحمت دینا پڑے گی۔"

"میں اگر دفع ہوگیا مسٹر میلی نوف تو جانتے ہو کیا ہوگا ..... وہ لوگ جو آج چہ میگوئیاں کر رہے ہیں ان کی زبانیں بند رکھنا مشکل ہو جائے گا اور ممکن ہے کہ بات اس سے بھی آگے بڑھ جائے۔ کسی کے ہاتھ کہیں سے کوئی ثبوت لگ جائے۔"

"تمہارے کام کرنے کا انداز انتہائی گھٹیا ہے۔ تم بغیر کسی خبر کے دوسروں کو بلیک میل کرنے کے عادی معلوم ہوتے ہو۔"

"یہاں کے لوگ بہت سر پھرے ہیں میلی نوف! ابھی حال ہی کی بات ہے انہوں نے کسی کو نہیں بخشا حالاں کہ وہ

بہت بڑے بڑے لوگ تھے جن کا ایگلز سے تعلق ثابت ہوگیا تھا۔"

میلی نوف کے ہاتھ سے سگار گرتے گرتے بچا۔ وہ جس انداز میں چونکا تھا اس سے صاف ظاہر ہوگیا تھا کہ جونز نے اس کے بارے میں غلط نہیں کہا تھا۔ اور مجھے اس تصدیق کی ضرورت بھی نہیں تھی۔ میں نے تو اسے اسی وقت پہچان لیا تھا جب اس نے پہلی بار لب کشائی کی تھی۔ یہ وہی آواز تھی جو میں نے ایلس ون کے منہ سے سنی تھی۔ اس وقت میں نے اسے نقاب میں دیکھا تھا اس لئے پہچان نہیں سکتا تھا لیکن اس کی آواز تو پہچان سکتا تھا۔ وہ ایک بزنس مین تھا۔ آواز بدلنے کے فن سے اس کا دور کا بھی واسطہ نہیں تھا اسی لئے مجھے کسی دشواری کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔

"اس بکواس کا کیا مطلب ہے" میلی نوف نے مشتعل ہو کر کہا "اس ملک سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے۔ مجھے کیا معلوم کہ ایگلز کیا بلا ہے۔"

"چہ میگوئیاں کرنے والوں کا خیال ہے کہ اس بلاخیزی کی پشت پر جو لوگ ہیں ان میں سے ایک تم بھی ہو۔"

میلی نوف نے پھر کچھ نہیں کہا۔ اس نے تالی بجائی تھی جس کے جواب میں اس کے دونوں کمانڈوز کمرے میں آگئے تھے۔ میں فوراً ہی اٹھ کھڑا ہوا۔

"آپ نے مجھے جو قیمتی وقت دیا اس کے لئے میں آپ کا شکر گزار ہوں" میں نے ٹیپ ریکارڈر اٹھاتے ہوئے کہا "بہت جلد ہم اس انٹرویو کو چھاپنے کی کوشش کریں گے۔"

میلی نوف کچھ نہیں بولا اور میں جلدی سے اس کے کمرے سے نکل آیا۔ میرا مقصد پورا ہو چکا تھا۔ میلی نوف نے نہ تو مجھے روکنے کی کوشش کی اور نہ ہی اس نے اپنے باڈی گارڈز سے کچھ کہا۔

کمرے سے باہر راہداری میں چند افراد ادھر ادھر کھڑے دکھائی دیئے۔ وہ یہاں کے نگراں تھے۔ ان میں سے کسی نے مجھ سے تعرض نہیں کیا۔ مجھے معلوم تھا کہ وہی لوگ کچھ دیر بعد میرے دشمنوں میں تبدیل ہو چکے ہوں گے۔ جو باتیں میں میلی نوف سے کر کے آیا تھا اس کے بعد یہ ممکن نہیں تھا کہ مجھے آزاد چھوڑ دیا جاتا۔ ان کی مجبوری یہ تھی کہ وہ یہاں مجھے کچھ کہہ نہیں سکتے تھے۔ اور کہتے بھی کیسے کہ میں ایک اخبار کی طرف سے آیا تھا لیکن یہاں سے نکلنے کے بعد کچھ بھی ہو سکتا تھا۔

میں درمیانہ رفتار سے چلتا ہوا کاریڈور کے سرے تک آیا اور پھر لفٹ کے بجائے سیڑھیوں کا رخ کیا۔ یہ بات میرے علم میں تھی کہ میلی نوف کے آدمیوں کی عمل داری اپنے فلورز کی حد تک ہی ہے۔

سیڑھیوں پر پہنچتے ہی میرے پیروں میں گویا پر لگ گئے۔ مجھے نچلی منزل تک ہی تو جانا تھا جہاں میلی نوف کے عین نیچے اور اس کے برابر والے دونوں کمرے میں پہلے ہی بک کرا چکا تھا۔ میں نے نہ صرف کمرے بک کرائے تھے بلکہ اس وقت ان کمروں میں تہذیب مالکم ایکس 'بڈ' ڈیوڈ ریان اور کلارا بھی موجود تھے۔ مجھے صرف اس بات کی فکر تھی کہ کوئی مجھے اس فلور پر آتے ہوئے نہ دیکھ لے۔ اوپر جاتے وقت تو میں نے خاص طور پر احتیاط کی تھی۔

خوش قسمتی سے مجھے راستے میں کوئی نہیں ملا اور میں کسی کی نظروں میں آئے بغیر اس کمرے تک پہنچ گیا جہاں اس وقت وہ چاروں جمع تھے۔ بڈ کے کانوں پر ہیڈ فون چڑھا ہوا تھا اور وہ کمرے کے کونے میں موجود میز پر رکھے ہوئے ٹیپ ریکارڈر پر جھکا ہوا تھا۔ میری کمرے میں آمد پر اس نے نگاہ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا۔

"میرے مشن کا پہلا مرحلہ بڑی کامیابی سے تکمیل تک پہنچ گیا دوستو" میں نے ٹیپ ریکارڈر اور کیمرا کاندھے سے اتارتے ہوئے کہا۔

"میری بات درست ثابت ہوئی نا" کلارا نے کہا "جونز نے تمہیں دھوکا دیا ہے۔ میلی نوف قطعی غیر متعلق آدمی ہے۔ ایگلز سے اس کا دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔"

ان چاروں نے میری گفتگو کا ایک ایک لفظ سنا ہوگا۔ جانے سے قبل میں نے ہدایت کر دی تھی کہ جب تک میں میلی نوف کے پاس موجود ہوں صرف میری گفتگو سنی جائے۔ یہ گفتگو میرے کیمرے میں نصب ایک چھوٹا سا ایف ایم مائیکروفون نشر کر رہا تھا جسے اس کمرے میں موجود ریڈیو ٹیپ ریکارڈر پر سنا جا رہا تھا۔ کیمرے میں نصب مائیکروفون میں میلی نوف کے کمرے میں ہی چھوڑ آیا تھا اور بڈ نے میری ہدایت کے بموجب میرے وہاں سے روانہ ہوتے ہی ریکارڈنگ شروع کر دی تھی۔ میں نے سختی سے ہدایت کی تھی کہ میرے وہاں سے رخصت ہونے کے بعد کی گفتگو ڈیوڈ اور کلارا میں سے کسی کو اس وقت تک نہ سننے دی جائے جب تک کہ میں واپس نہ آ جاؤں۔

"یہ اندازہ تم نے کیسے لگا لیا ڈیئر کلارا" میں نے بڑے خوش گوار موڈ میں کہا "میری رائے تو اس کے بالکل برعکس ہے۔"

"تم تو پہلے ہی سے طے کر چکے ہو کہ جونز کی دی ہوئی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اطلاع درست ہے لہٰذا میلی نوف کے اعتراف نہ کرنے کے باوجود بھی تم اس بات پر مصر ہو کہ وہی ایس ون ہے۔"

"اگر وہ اعتراف کر لیتا تو دنیا کا سب سے بڑا گدھا کہلاتا" میرے بجائے تہذیب نے جواب دیا۔ اب بھی میری رائے بدلتے نہ دیکھ کر اسے یقین ہو گیا تھا کہ میلی نوف واقعی ایس ون ہو گا۔

"تو پھر تم کس توقع پر اس کے پاس گئے تھے؟" ڈیوڈ نے حیرت سے کہا "یہ بات تو پہلے ہی سوچنے کی تھی۔"

"ایگلز کے تذکرے پر وہ جس بری طرح چونکا تھا اس سے یہ تصدیق ہو جاتی ہے کہ اس کا ایگلز سے کچھ نہ کچھ تعلق ضرور ہے۔"

"ہم تو صرف اس کی آواز سن رہے تھے۔ اگر اس کے تاثرات بھی دیکھ رہے ہوتے تو ممکن ہے ہم بھی کوئی رائے قائم کرنے کی پوزیشن میں ہوتے" ڈیوڈ نے کہا۔

"صرف ان تاثرت سے یہ کس طرح ثابت ہو سکتا ہے کہ وہ ایگلز سے متعلق ہے" کلارا نے کہا "ایگلز ہماری ایک عالمی تنظیم ہے اور یہودی ہونے کے ناتے ممکن ہے میلی نوف بھی اس سے کسی حد تک واقفیت رکھتا ہو۔ ظاہر ہے ایسی صورت میں اس کا چونکنا لازمی امر تھا۔ تم نے اس سے ایک ہی مطلب کس طرح نکال لیا۔"

"معلوم ہوتا ہے تم اسے ایس ون ثابت نہیں ہونے دو گی" میں نے مسکرا کر کہا۔

"میں تو شروع سے ہی کہہ رہا ہوں کہ میلی نوف ایس ون نہیں ہے مگر تم نے میری بات مان کر ہی نہیں دی۔ اب دیکھ لو تم کس مشکل میں پھنس گئے ہو۔ اسے ایس ون ثابت کرنا تقریباً ناممکن ہی ہے۔"

"ایسا نہیں ہے کلارا ڈیئر! وہ ایس ون ہی ہے۔ اس کے چونکنے کو تو چھوڑو میں اسے اس سے پہلے ہی ذاتی طور پر شناخت کر چکا ہوں۔"

کلارا کے ساتھ ساتھ ڈیوڈ بھی چونکا۔ تہذیب نے بھی مجھے حیرت سے دیکھا۔

"میری معلومات کے مطابق تو میلی نوف سے کبھی تمہارا واسطہ نہیں رہا" تہذیب نے کہا "پھر ذاتی طور پر شناخت کر لینا کیا معنی رکھتا ہے؟"

"تم بھی سن لو کلارا! اس سے تمہیں یہ سمجھنے میں مدد ملے گی کہ میں نے تمہیں پانچوں سپر ایگلز کی قومیتوں سے کس طرح آگاہ کیا تھا۔ جزیرۂ مرگ پر ان پانچوں سے میرا تعارف کرایا گیا تھا۔ پانچوں افراد اپنی مخصوص نقابیں لگائے ہوئے تھے جن پر ان کے نمبر تحریر ہوتے ہیں۔ میں نے ان کی صرف آوازیں ہی سنی تھیں جو میرے ذہن میں ہمیشہ کے لئے محفوظ ہیں۔ اور میلی نوف کی آواز اور ایس ون کی آواز میں سرمو فرق نہیں ہے۔"

کلارا حیرت سے اچھل پڑی "کیا تم سچ کہہ رہے ہو؟" اس نے سنسناتی ہوئی آواز میں کہا۔

"تو اور کیا غلط کہیں گے" ڈیوڈ بولا "میں نے تو تم سے پہلے ہی کہا تھا کہ علی صاحب نے اگر جونز کی بات پر یقین کیا ہے تو ایسے ہی نہیں کیا ہو گا۔"

"اگر وہ غیر متعلق آدمی ہے تب تو کوئی حرج نہیں" کلارا نے کہا "لیکن اگر وہ واقعی ایس ون ہے تو تمہیں اس کے منہ پر ایگلز کا تذکرہ کرنے سے گریز کرنا چاہئے تھا۔"

"وہ کیوں؟" میں نے بڑی دلچسپی سے پوچھا۔

"اس لئے کہ وہ تمہارا دشمن ہو جائے گا۔ یہ بات وہ کیسے گوارا کر سکتا ہے کہ کوئی شخص اس کے اور ایگلز کے تعلق سے باخبر ہو جائے۔"

"یہ قطعی مہمل بات ہے" میں نے کہا "ایک وہی کیا پوری تنظیم میری دشمن ہے۔"

"چلو ٹھیک ہے" کلارا نے کہا "میں تمہاری بات مان لیتی ہوں لیکن یہ بھی تو ہے کہ تم اسے بے خبری میں چھاپ سکتے تھے۔ اب وہ ہوشیار ہو گیا' اس پر ہاتھ ڈالنا مشکل ہو جائے گا۔"

"تم ہوشیار ہونے کی بات کر رہی ہو' یہاں تو کھیل ہی اور شروع ہو چکا ہے۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اس وقت ہم دونوں میں سے کوئی بھی ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے کی پوزیشن میں نہیں تھا۔ میلی نوف اگر مجھے کوئی نقصان پہنچاتا تو اسے خطرہ تھا کہ یہ بات لازماً اخبار والوں کے علم میں آجائے گی لہٰذا وہ خون کے گھونٹ پی کر رہ گیا۔ دوسری طرف میں ہوں۔ میں اسے نہ اس وقت نقصان پہنچا سکتا تھا نہ اب ایسا کر سکتا ہوں۔ اس لئے کہ اگر اسے کوئی نقصان پہنچا تو حکومت اس میں ملوث ہو جائے گی اور میں یہ کسی قیمت پر گوارا نہیں کر سکتا کہ جنرل ٹیرس کسی مشکل میں مبتلا ہو لہٰذا اب جب تک وہ گوٹے ہل میں موجود رہے میں اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔"

"ہاں تم بتاؤ کیا رہا؟" میں نے بڈ کو ہیڈ فون اتارتے دیکھ کر اس سے سوال کیا اور وہ میرے سوال کا جواب دینے کے بجائے ہچکچاہٹ آمیز انداز میں ڈیوڈ اور کلارا کی طرف دیکھنے لگا۔

"اب ان سے کچھ چھپانے کی ضرورت نہیں رہی۔ جو بات بھی ہے بلا جھجک بتاؤ۔"

"تمہارے وہاں سے نکلتے ہی میلی نوف نے کیرولین کو طلب کیا تھا..... اگر تم کہو تو میں تمہیں ریکارڈنگ سنواؤں۔"

"نہیں' ریکارڈنگ سنوانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم اپنے الفاظ میں مختصراً بتا دو۔"

"میلی نوف نے کیرولین سے کہا کہ اس اخباری رپورٹر کو جو ابھی اس کے کمرے سے نکل کر گیا ہے' کوئی حادثہ پیش آجانا چاہئے۔ میلی نوف کے اس حکم پر کیرولین اس کے کمرے سے چلی گئی اور تھوڑی دیر بعد اس نے آکر بتایا کہ وہ متعلقہ لوگوں سے کہہ آئی ہے' راجر کسی حادثے میں مارا جائے گا۔ اس نے میلی نوف سے اس حکم کی وجہ پوچھی جس پر میلی نوف نے کہا کہ کسی طرح یہ اخباری رپورٹر اس بات سے آگاہ ہو گیا ہے کہ اس کے اور ایگلز کے درمیان کوئی تعلق ہے۔ قبل اس کے کہ وہ اس راز سے کسی اور کو آگاہ کرے' اسے ہلاک ہو جانا چاہئے۔ اس اطلاع پر کیرولین نے حیرت کا اظہار کیا۔ پھر ابھی ابھی میلی نوف تک یہ اطلاع پہنچائی گئی کہ راجر نامی رپورٹر ہاتھ نہیں آسکا۔ نہ کسی نے اسے ہوٹل میں داخل ہوتے دیکھا اور نہ باہر نکلتے دیکھا گیا۔"

"سن لیا تم نے" میں نے کلارا کی طرف دیکھا "اب تو تمہیں یقین آگیا کہ میلی نوف ہی ہمارا مطلوبہ شخص ہے؟"

"یقین تو پہلے ہی آگیا تھا اب یہ یقین اور زیادہ پختہ ہو گیا" کلارا نے کہا "اس کا مطلب یہ ہے کہ ایگلز کے ڈھانچے میں کچھ تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں۔"

"یہی بات میں تمہیں سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا مگر تمہاری سمجھ میں نہیں آرہی تھی۔"

"اور سنو چیف!" بڈ نے کہا "اس کے آدمی بہت تیز ہیں۔ انہوں نے متعلقہ اخبار کے دفتر سے راجر کے بارے میں معلوم کرنے کی کوشش کی تھی۔ تم اندازہ کر سکتے ہو کہ انہیں وہاں سے کیا جواب ملا ہو گا اور اس پر ان کا کیا ردعمل ہوا ہو گا۔"

میں بخوبی اندازہ کر سکتا تھا کہ اس اطلاع پر میلی نوف حواس باختہ ہو گیا ہو گا۔ اور اس نے اپنی تمام مصروفیات منسوخ کر دی ہوں گی۔ اسے اپنی جان کا خطرہ لاحق ہو گیا ہو گا۔ سیکیورٹی کے آدمیوں کو نااہل قرار دیا جا رہا ہو گا۔ ایک جعلی اخبار نویس کا اس تک رسائی حاصل کر لینا اس کے عملے کی نااہلی کی کھلی دلیل تھا۔

"تم نے تو ایگلز کو ہوّا بنا رکھا تھا" میں نے کلارا سے کہا "تم اس بات کے بھی سخت خلاف تھیں کہ ایگلز سے تصادم کا خطرہ مول لیا جائے۔ اب کیا خیال ہے۔ سپر ایگلز تک ہماری زد پر ہیں۔"

"میں نے جو باتیں بھی کی تھیں ایڈم ڈی فلوک سے کی تھیں" کلارا نے مسکرا کر کہا "اس وقت مجھے یہ تو معلوم نہیں تھا کہ جس شخص سے میں یہ باتیں کر رہی ہوں وہ اصل میں ایگلز سے بھی بڑا ہوّا ہے۔"

"لیکن تمہارا یہ اندازہ بہرحال تھا غلط" ڈیوڈ درمیان بولا "اس لئے کہ اب میلی نوف اس واقعے کی اطلاع رینڈل تک پہنچانے کی کوشش کرے گا۔"

"تو کیا اب اسے اتنا حق بھی نہیں" میں نے ہنس کر کہا "اچھا ہے وہ اپنے حمایتیوں کو بھی آواز دے کر دیکھ لے۔"

"رینڈل تو اس وقت خود اپنی جان بچانے کی فکر میں ہو گا" کلارا نے کہا "گوٹے ہل اور اس کے بعد شی گورا کے میں ہونے والے ایگلز کے نقصان کے بعد وہ چھپا چھپا پھر رہا ہو گا۔"

"وہ چھپا چھپا نہیں پھر رہا ہو گا بلکہ میری گھات میں ہو گا۔ میرے ہاتھوں اسے جس قدر نقصانات پہنچے ہیں اس کے بعد وہ نچلا نہیں بیٹھ سکتا۔"

"جب تک اس نے فیلڈ ورکر کی حیثیت سے کام کیا اس کی دلیری کا کوئی ثانی نہیں تھا۔ بڑے بڑے خطرات میں وہ آنکھ بند کر کے کود پڑتا تھا لیکن اقتدار کا مزہ چکھنے کے بعد سے وہ قطعاً ناکارہ ہو گیا ہے۔ بلکہ اسے بزدل کہنا چاہئے۔"

"تم یہ بات کہہ رہی ہو تو مجھے اس پر غور کرنا پڑے گا۔ کوئی اور کہتا تو میں اس بات کو درخور اعتنا ہی نہ سمجھتا۔ تم چوں کہ اس سے بہت قریب رہ چکی ہو....."

"بہت قریب" کلارا نے میری بات کاٹ کر کہا "میں اس کی داشتہ رہ چکی ہوں" اس نے نفرت سے ہونٹ سکوڑے "لیکن آج میری کوئی حیثیت نہیں ہے۔ وہ فقط ایک باس ہے اور میں اس کی ماتحت....."

"تمہارے منہ سے داشتہ کا لفظ عجیب سا لگتا ہے" تہذیب نے کہا "تم لوگ تو آزادانہ میل جول کے قائل ہو۔ تمہارے ہاں ان چیزوں کو برا بھی نہیں سمجھا جاتا پھر تم اتنی حقارت سے کیوں اس کا ذکر کر رہی ہو؟"

"استعمال کیا جانا کوئی بھی پسند نہیں کرتا میڈم ایکس" کلارا نے بے حد تلخی سے کہا "میں اسے دوست ہی سمجھتی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رہی مگر مجھے بہت بعد میں معلوم ہوا کہ وہ تو اپنی ضرورت پوری کر رہا تھا۔ جب اس کا دل بھر گیا تو میری بھی وہی حیثیت ہو گئی جو مجھ جیسے اور بہت سے کارندوں کی ہے۔ میری آنکھیں تو اس وقت کھلیں جب جوزف نے مجھے ہلاک کرنے کی نیت سے شعاعی پستول کا ٹریگر دبا دیا تھا۔ اس کے بعد جو تھوڑی بہت کسر رہ گئی تھی وہ علی صاحب کے رویّے نے پوری کر دی۔ انہوں نے دشمن ہوتے ہوئے بھی مجھ سے کوئی تعرض نہیں کیا تو مجھے بہت کچھ سوچنے پر مجبور ہونا پڑا اور اب میں ریجنڈل کی ہلاکت تک سکون سے نہیں بیٹھ سکوں گی۔"

میں نے ایک طویل سانس لی "ان باتوں کو چھوڑو۔ اب میں اپنے پروگرام کے دوسرے مرحلے پر عمل شروع کر رہا ہوں" میں نے بڈ کو اشارہ کیا اور اس نے وہ موبائل فون میرے حوالے کر دیا جو میں جنرل ٹیرس سے لے کر آیا تھا۔ ان دنوں گوٹے بل میں موبائل فون رکھنا جرم تھا اور حکومت کے انتہائی اہم لوگوں کو موبائل فون استعمال کرنے کی اجازت تھی۔

میں نے موبائل فون پر نمبر ڈائل کئے اور ذرا ہی دیر میں میں میلی نوف سے بات کر رہا تھا۔

"مجھے پہچانا میلی نوف" میں نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا "میں راجر بات کر رہا ہوں، تمہارا خادم اور بہی خواہ۔"

"تم ــــ تم کہاں ہو مسٹر راجر! مجھے تم سے بہت ضروری باتیں کرنی ہیں۔ تھوڑی دیر کے لئے میرے پاس آجاؤ۔"

"نہیں میلی نوف" میں نے ایک قہقہہ لگا کر کہا "اگر اب میں تمہارے پاس آیا تو میری واپسی مشکل ہو جائے گی۔"

"میں تمہیں اپنی گاڑی میں واپس بھجوا دوں گا" میلی نوف نے تیزی سے کہا "کس وقت آ رہے ہو۔"

"تم بہت معصوم ہو میلی نوف! کسی بات کا مطلب ہی نہیں سمجھتے ــــ کیا اب مجھے یہ بھی بتانا پڑے گا کہ تمہارے آدمی مجھے حادثے کا شکار بنانے میں ناکام ہو گئے ہیں۔"

"تم ــــ تم کیسی باتیں کر رہے ہو" میلی نوف ہکلا گیا "میں ایک بزنس مین ہوں ــــ"

"صفائی پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے میلی نوف!" میں نے مضحکانہ انداز میں کہا "میرے روانہ ہوتے ہی تمہارے آدمیوں تک تمہارا یہ حکم تمہاری سیکریٹری کیرولین کے توسط سے پہنچا تھا مگر میری رفتار زیادہ تیز رہی۔ وہ میری گرد بھی نہیں پا سکے۔"

"تم شدید غلط فہمیوں کا شکار لگتے ہو۔ معلوم نہیں تمہارا واسطہ کن لوگوں سے رہا ہے۔ بزنس مین تو سودے بازی کے ماہر ہوا کرتے ہیں۔ یہ سب باتیں جو تم بیان کر رہے ہو۔ یہ تو دہشت گردوں اور تخریب کاروں کا شعار ہوتی ہیں۔"

"جب تمہارے آدمی مجھے ڈھونڈنے میں ناکام ہو گئے تو انہوں نے اخبار کے دفتر سے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن جب تک میں نہیں چاہوں گا تمہیں میرے بارے میں کہیں سے کچھ معلوم نہیں ہو سکے گا میلی نوف! اس لئے کہ کام جتنا بڑا ہو اتنے ہی بڑے پیمانے پر کیا جاتا ہے۔ تم لاکھ کوشش کر لو، میری گرد کو بھی نہیں پہنچ سکو گے۔"

"میرے آدمیوں نے تمہیں تلاش کرنے کی کوشش ضرور کی تھی مگر وہ اس میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ مجھے اس کا اعتراف ہے لیکن یہ تلاش صرف اس لئے تھی کہ میں تم سے کچھ اہم باتیں کرنا چاہ رہا تھا۔"

"اپنے کمانڈوز کو تم نے خود طلب کیا تھا میلی نوف! اپنے کمرے سے تم نے خود مجھے نکالا تھا۔ میں تو تم سے بات چیت ہی کرنے کے لئے آیا تھا مگر تم نے کس نامعقول رویّے کا مظاہرہ کیا۔ مجھے کہنے دو کہ تم دنیا کے نامعقول ترین انسان ہو۔ تم اپنے آپ کو بزنس مین کہتے ہو مگر انتہائی احمق اور گدھے ہو۔ تمہیں تو چرنے کے لئے کسی چراگاہ میں چھوڑ دینا چاہئے۔"

"تمیز سے بات کرو" میلی نوف نے غصّے سے کپکپاتی ہوئی آواز میں کہا "تمہیں معلوم نہیں کہ تم کس سے ہم کلام ہو۔"

میں نے بڈ کو ہاتھ سے اشارہ کیا۔ وہ ہاتھ میں ٹرانس میٹر لئے میرے اشارے کا منتظر تھا۔ میرا اشارہ پاتے ہی وہ دھیمی آواز میں ٹرانس میٹر میں بولنے لگا۔

"مجھے خوب معلوم ہے کہ میں کس سے مخاطب ہوں" میں نے پرسکون لہجے میں کہا "لیکن تمہیں کچھ اندازہ نہیں ہے۔ میں تمہیں وارننگ دے رہا ہوں کہ آئندہ مجھ سے اس لہجے میں بات نہ کرنا ورنہ سنگین نتائج بھگتنے پڑیں گے۔"

"میں تمہارے خلاف رپورٹ درج کراؤں گا" میلی نوف نے غصیلی آواز میں کہا "پولیس خود ہی تمہارا سراغ لگا لے گی۔"

میں مضحکانہ انداز میں ہنسا "ذرا کھڑکی کی طرف توجّہ رکھنا میلی نوف" میں نے کہا۔ میلی نوف کے کمرے کی کھڑکی سڑک کے رخ پر نہیں تھی۔ بلکہ اس طرف ہوٹل کا احاطہ تھا

جس میں سوئمنگ پول تھا۔ اس کے بعد احاطے کی دیوار تھی جس کے بعد ایک پبلک پارک تھا۔ اس پبلک پارک کا طول دو فرلانگ سے کسی طرح کم نہیں تھا۔ پارک ختم ہونے کے بعد سڑک تھی اور سڑک کے دوسری طرف ایک چھوٹا سا کلب تھا۔ اس کلب کی چھت پر علی گروپ کا ایک رکن دور مار رائفل لئے مستعد بیٹھا تھا۔ اس کے پاس ایک ٹرانس میٹر بھی تھا جس پر بڈ سے اس کا مسلسل رابطہ قائم تھا۔ یہ سب کچھ پہلے سے ترتیب دئے ہوئے پروگرام کے مطابق تھا "میں تین تک گنتی گن رہا ہوں۔ ایک، دو، تین" میں نے بلند آواز سے گنتی گنی تھی۔ میرے ساتھ ساتھ بڈ نے بھی آہستہ آواز میں گنتی گنی تھی۔ تین کہتے ہی میں نے ریسیور میں ایک چھناکے کی آواز سنی۔ دور مار رائفل سے کئے گئے فائر نے میلی نوف کے کمرے کی کھڑکی کا شیشہ چکنا چور کر دیا تھا۔ میں نے ایک دوسری آواز بھی سنی تھی۔ گولی کے شیشہ توڑنے کے بعد دیوار سے ٹکرانے کی آواز ــــ اور ایک تیسری آواز بھی تھی جو میلی نوف کے منہ سے برآمد ہوئی تھی۔ وہ اضطرابی طور پر اپنی خوف زدہ چیخ پر قابو نہیں رکھ سکا تھا۔

"کچھ اندازہ ہوا میلی نوف کہ تم کس پائے کے آدمی سے مخاطب ہو" میں نے طنزیہ لہجے میں کہا "میں اگر تمہیں گالیاں دوں تو تمہیں وہ بھی برداشت کرنی پڑیں گی۔"

"تم ــــ تم کوئی مجرم معلوم ہوتے ہو" میلی نوف ہکلا گیا۔ وہ بری طرح خوف زدہ ہو گیا تھا۔

"تم کچھ بھی کہو میلی نوف! میں نے تمہیں بتا دیا ہے کہ میں تم سے زیادہ دور نہیں ہوں۔ تم شوق سے پولیس میں رپورٹ درج کراؤ لیکن یہ سوچ کر درج کرانا کہ اس طرح تم کسی بھی متوقع رعایت سے محروم ہو جاؤ گے۔"

"م ــــ میں رپورٹ درج نہیں کراؤں گا ــــ لیکن یہ بھی تو بتاؤ کہ تم آخر چاہتے کیا ہو؟"

"اگر تم میں ذرا بھی عقل ہوتی میلی نوف تو میں نے تم سے ملاقات کے دوران جو اشارتی گفتگو کی تھی اس سے تم بہت کچھ سمجھ جاتے لیکن اس وقت تم گھمنڈ میں تھے۔ تمہیں اپنے کمانڈوز کا زعم تھا۔ تم نے میری توہین کی تھی میلی نوف! تم ذرا بھی مردم شناس نہیں ہو۔ تم ہر ایک کو اپنا زر خرید سمجھنے کے زعم میں مبتلا ہو۔ اگر تم نے اس وقت معقولیت کا مظاہرہ کیا ہوتا تو ہمارے درمیان معاملات اسی وقت طے پا جاتے۔ اب اپنے کمانڈوز سے کہو کہ وہ تمہاری طرف آنے والی گولیوں کا رخ پھیرنے کے لئے تیار رہیں۔ پہلا موقع ملتے ہی کوئی گولی تمہاری کھوپڑی میں سوراخ کر دے گی اور تمہیں دنیا کے کسی ملک میں پناہ نہیں مل سکے گی۔"

"میں اپنی شکست تسلیم کر چکا ہوں۔ اب مجھے مزید دھمکیاں مت دو" میلی نوف نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"ہمارے ہاتھ بہت لمبے ہیں مسٹر میلی نوف! ہم صرف دھمکیاں نہیں دیتے ان پر عمل کر کے بھی دکھا سکتے ہیں۔ میں ایک فردِ واحد نہیں ہوں بلکہ ایک طویل سلسلہ ہے جو بہت دور دور تک پھیلا ہوا ہے۔ تمہارے مقابل آنے کے بعد میں ہر وقت خطرے میں ہوں اور رہوں گا اسی لئے تمام لوگوں کو الرٹ کر دیا گیا ہے کہ اگر مجھے کوئی بھی نقصان پہنچے تو اس کا انتقام تم سے لیا جائے۔"

"جو معاملات افہام و تفہیم کے ذریعے حل ہو سکتے ہوں انہیں بڑھانا نہیں چاہئے۔ میں چوں کہ تمہارا بڑے سے بڑا مطالبہ پورا کر سکتا ہوں اس لئے میری خواہش ہے کہ بات یہیں ختم ہو جائے۔"

"بات تو ختم ہو کر رہے گی میلی نوف! اور اس سلسلے میں لائحۂ عمل میں طے کروں گا۔ تمہیں منظور ہے؟"

"میں انکار کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہوں" میلی نوف نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا "جو پروگرام بھی تم دو گے اس پر عمل ہو گا۔"

"کیرولین ڈنر کے لئے ساڑھے نو بجے ڈائننگ ہال میں جائے گی۔ تم سمیت تمہارے عملے کے تمام اراکین اپنے کمروں میں ہی کھانا کھائیں گے۔ ڈائننگ ہال میں میرا ایک آدمی کیرولین سے ملاقات کرے گا۔ اسے ہدایت کر دینا کہ میرے آدمی کے ساتھ بھرپور تعاون کرے۔ میرا خیال ہے کیرولین تمہارے ذاتی معاملات میں بڑی حد تک دخیل ہے۔"

"یہ کوئی مشکل بات نہیں ہے" میلی نوف کی آواز میں میں نے طمانیت کی لہریں محسوس کیں۔ معلوم نہیں کس بات پر اس نے سکون کا سانس لیا تھا۔ ممکن ہے وہ اس بات پر خوش ہو رہا ہو کہ میں نے اس سے کوئی مشکل مطالبہ نہیں کیا تھا۔

"اس کے بعد کا پروگرام تمہیں کیرولین کے ذریعے ہی معلوم ہو گا" میں نے کہا اور سلسلہ منقطع کر دیا۔

"تم بہت خطرناک کھیل کھیل رہے ہو علی!" کلارا نے کہا "میلی نوف سے الجھنے کی کیا ضرورت ہے؟ اسے خاموشی سے ٹھکانے کیوں نہیں لگا دیتے۔"

"اس کھیل میں تم بھی میری شریک ہو" میں نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کہا "لیکن اگر تم خوف محسوس کر رہی ہو تو مجھ سے الگ ہو سکتی ہو۔"

"میری توہین مت کرو علی! میں خوف زدہ ہرگز نہیں ہوں۔ میں تو تمہیں صرف محتاط رویّہ اختیار کرنے کا مشورہ دے رہی ہوں۔"

"اس سے الجھنا میری مجبوری ہے ڈیئر کلارا! ورنہ پھر ریڈل کا سراغ کیسے ملے گا؟"

"اوہ' تو تم اس چکر میں ہو" کلارا نے چونک کر کہا "میں تو سمجھ رہی تھی پہلے تم سپرا ئیگلز کا صفایا کرو گے۔"

"ہاں میں ریڈل کے ہی چکر میں ہوں۔ سپرا ئیگلز تو ہمارے لئے مستقل آمدنی کا ایک ذریعہ ہوں گے۔ انہیں ٹھکانے کیوں لگایا جائے۔"

"اگر کوئی حرج نہ ہو تو اپنے آئندہ پروگرام سے مطلع فرمادیجئے" تہذیب نے کہا۔

"قطعی کوئی حرج نہیں ہے" میں نے کہا "ابھی ہم سب نئے میک اپ کریں گے۔ بڈ میرے لئے ایک اور کمرہ بک کرائے گا جو کسی اور فلور پر ہوگا تاکہ کسی خطرے کی صورت میں تم لوگ محفوظ رہ سکو۔ میں اس کمرے سے نکل کر کیرولین سے ملنے کے لئے جاؤں گا اور میری واپسی بھی اسی کمرے میں ہوگی۔ ڈائننگ ہال میں تم چاروں الگ الگ میزوں پر اور ایک دوسرے سے فاصلے پر موجود رہو گے تاکہ اردگرد نگاہ رکھ سکو۔"

"ٹھیک ہے" کلارا نے سرہلایا "اور اگر تم کسی خطرے میں گھر جاؤ تو ہم کیا کریں گے؟"

"تم لوگوں کی انچارج تہذیب ہوگی" میں نے کہا "اسے معلوم ہے کہ کن حالات میں کیا کرنا ہوگا تاہم یہ ضرور ہے کہ تم لوگ دخل اندازی سے انتہائی حد تک گریز کرنے کی کوشش کرنا۔"

○☆○

کیرولین نے اپنے لئے ڈائننگ ہال کی ایک وسطی میز منتخب کی تھی۔ آسمانی رنگ کے بلاؤز اور اسکرٹ میں وہ کوئی اپسرا معلوم ہو رہی تھی۔ اس کے اردگرد کی تمام میزیں آباد تھیں۔ میں جان بوجھ کر پانچ منٹ کی تاخیر سے ڈائننگ ہال میں داخل ہوا تھا۔ کیرولین مضطربانہ انداز میں کبھی ڈائننگ ہال کے دروازے کی طرف اور کبھی ہال میں موجود لوگوں پر نظر ڈالتی تھی۔ اس کے لئے یہ شناخت کرنا ممکن نہیں تھا کہ اس کا مطلوبہ شخص کون ہے۔

میں نے کیرولین کی میز کی طرف بڑھتے وقت ہال پر ایک طائرانہ نظر ڈالی تھی۔ تہذیب اور بڈ کے علاوہ ڈیوڈ اور کلارا بھی ہال میں موجود تھے۔ میں نہایت اطمینان کے ساتھ کیرولین کی میز کی طرف بڑھا اور کرسی کھینچ کر اس کے مقابل بیٹھ گیا۔

"ناراض ہونے کی ضرورت نہیں" میں نے کیرولین کی پیشانی پر ناگواری کی سلوٹیں پڑتے دیکھ کر جلدی سے کہا "مجھے مسٹر راجر نے بھیجا ہے۔"

"اوہ" کیرولین پر سکون ہوگئی۔ وہ تعریفی نظروں سے میرا جائزہ لے رہی تھی۔

"میں زیادہ لیٹ تو نہیں ہوا مس کیرولین؟" میں نے مسکرا کر کہا۔

"نہیں" کیرولین نے یوں چونک کر کہا جیسے اس کی محویت میں خلل پڑا ہو "تم زیادہ لیٹ نہیں ہوئے۔"

"شکر ہے کہ آپ جیسی حسین خاتون نے میرے دیر سے آنے کو مائنڈ نہیں کیا" میں نے خوشی کا اظہار کیا۔

"تم بھی کم اسمارٹ تو نہیں ہو" کیرولین میری آنکھوں میں دیکھ کر بولی "یقیناً تم پر بہت لڑکیاں مرتی ہوں گی۔"

"ابھی تک یہ حسرت ہی ہے کہ کوئی جھوٹ موٹ ہی مر کر دکھا دے" میں نے ایک ٹھنڈی سانس لی۔ "کہیں تم مجھ سے مذاق تو نہیں کر رہیں؟"

"ہو سکتا ہے میرا زاویۂ نگاہ ہی غلط ہو" کیرولین نے دھیمی آواز میں کہا "تم خود سوچو' برسوں سے میں ایک بڈھے کھوسٹ کے ساتھ زندگی گزارنے کے لئے مجبور ہوں۔ آزاد فضا کو ترس گئی ہوں۔ اب تمہارے مسٹر راجر کی مہربانی سے ذرا سا وقت ملا ہے۔ برسوں بعد تم جیسے کسی نوجوان سے ملاقات ہوئی ہے۔"

"میلی نوف کے پاس آنے والے ملاقاتیوں سے تو تمہاری ملاقات ہوتی رہتی ہوگی۔"

"تم اسے ملاقات کہتے ہو وہ تو ملازمت کا حصہ ہوتا ہے اور پھر مجھ تک تو کم ہی لوگ پہنچ پاتے ہیں۔ ان سے بھی صرف کاروباری اور ضروری حد تک گفتگو رہتی ہے۔ میلی نوف کے ساتھ کام کرنے میں یہی مصیبت ہے' نہ دن اپنا اور نہ رات اپنی۔ اس بڈھے کے سر پر ہر وقت کاروبار سوار رہتا ہے۔ اس پر مستزاد یہ کہ جب اس کا جی چاہتا ہے مجھے خواب گاہ میں بھی طلب کر لیتا ہے......"

"کیا......" میں نے حیرت سے منہ پھاڑ کر کہا "تم سے بڑی تو اس کی بیٹیاں ہوں گی۔"

"ہاں' وہ مجھ سے بڑی ہیں مگر پیسے میں بڑی طاقت ہے اور میں اس کا ہر حکم ماننے کے لئے مجبور ہوں اس لئے کہ وہ مجھے غیر معمولی تنخواہ دیتا ہے۔"

"تمہارے حالات جان کر مجھے بے حد افسوس ہوا" میں نے متاسفانہ لہجے میں کہا "اگر کہو تو میں مسٹر راجر سے کہہ کر ......"

"نہیں" اس نے میرے ہاتھ پر ہاتھ رکھ دیا "یہ باتیں کسی سے کہنے کے لئے نہیں ہیں اور نہ ہی میں اپنے حالات سے غیر مطمئن ہوں۔ میں تو بس یہ چاہتی ہوں کہ کبھی کبھار' مجھے تھوڑا سا وقت اپنے لئے بھی مل جایا کرے۔"

"جب تم خود ہی مطمئن ہو تو کوئی اور کیا کر سکتا ہے" میں نے ایک طویل سانس لے کر کہا "خیر یہ بتاؤ کہ کیا کھاؤ گی۔"

"تم اس وقت میرے ذاتی مہمان ہو" اس نے مسکرا کر کہا "اس لئے کھانے تم منتخب کرو گے اور ادائیگی میں کروں گی۔" میں خاموش رہا۔

"تم نے اپنے بارے میں کچھ نہیں بتایا" کھانے کے دوران کیرولین نے کہا۔

"بتانے کے لئے میرے پاس کچھ ہے ہی نہیں..... بہت بڑے اخبار میں معمولی تنخواہ پر ملازم ہوں۔"

"جب کسی کو اپنے بارے میں بتاتے ہیں تو سب سے پہلے نام بتاتے ہیں" کیرولین نے ناصحانہ انداز میں کہا۔

"معاف کرنا تمہیں دیکھنے کے بعد میں اپنے حواس میں نہیں ہوں" میں نے خفت ظاہر کی "میرا نام جیراللہ ہے اور میں راجر کے ساتھ ہی کام کرتا ہوں۔"

"رہتے کہاں ہو؟" کیرولین نے مجھے ٹٹولنے والی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

میں نے ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کیا "وہ دیکھئے' راجر نے منع کیا تھا کہ......"

"کوئی بات نہیں" کیرولین نے فراخ دلی کا مظاہرہ کیا "اگر تمہیں منع کیا گیا ہے تو میں اصرار نہیں کروں گی۔"

"اس نے مجھے اس ہوٹل میں ایک کمرا لے کر دیا ہے۔ کمرا نمبر ۱۱۷۔ اس نے کہا تھا کہ میں عارضی طور پر اس کمرے میں قیام کروں۔"

"راجر کے منع کرنے کے باوجود تم نے یہ بات مجھے بتادی" کیرولین نے مجھے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"معلوم نہیں تمہاری شخصیت میں ایسی کیا خاص بات ہے کہ میں یہ بات تم سے چھپا نہیں سکا۔"

"اور اگر راجر نے تم سے جواب طلبی کی تو کیا ہوگا؟" کیرولین نے پوچھا "تم تو اس کو جواب دہ ہو گے؟"

"ہوں تو سہی" میں نے کچھ سوچنے کی اداکاری کرتے ہوئے کہا "لیکن اس نے خود ہی کہا تھا کہ یہ کمرا دشمنوں کی نظروں میں آسکتا ہے۔ میں اس سے کہہ دوں گا کہ ان لوگوں نے خود ہی کمرا تلاش کر لیا تھا۔"

"مجھے یوں لگتا ہے جیسے تم راجر سے خوش نہیں ہو" کیرولین نے بڑے ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

"میں اس سے ناخوش بھی نہیں ہوں۔ لیکن مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے اس نے مجھے آگے بڑھنے کا کوئی موقع نہیں دیا۔"

"اچھا یہ بتاؤ کہ کیا تمہاری شادی ہو چکی ہے" کیرولین نے کھانا ختم کر کے نیپکن سے ہاتھ پونچھتے ہوئے کہا۔

"شادی تو ابھی نہیں ہوئی" میں نے ہچکچاتے ہوئے کہا "اور ہو بھی کیسے سکتی ہے۔ قلیل سی تنخواہ میں دو افراد کا گزر کیسے ہو سکتا ہے۔"

"کبھی کسی لڑکی سے بھی تمہاری دوستی رہی ہے؟" کیرولین نے اچانک پوچھا۔

"دوستی تو نہیں رہی" میں نے شرمانے کی اداکاری کرتے ہوئے کہا "بس آفس میں جو لڑکیاں کام کرتی ہیں ان سے علیک سلیک ہو جاتی ہے۔"

"تم کبھی کسی لڑکی کے ساتھ کہیں گھومنے پھرنے بھی نہیں گئے؟" کیرولین کے لہجے میں واقعی حیرت تھی۔

"صرف اپنے تصوّرات کی حد تک" میں نے ایک سرد آہ بھر کے کہا "میں نے کئی بار چاہا کہ اپنے ساتھ کام کرنے والی [illegible] سے کسی کو اس کی پیش کش کروں مگر ہمت ہی [illegible]

[illegible] مجھے شدید حیرت ہے" کیرولین بڑبڑائی "تم جیسے [illegible] ح نظر انداز نہیں ہونا چاہئے۔"

[illegible] بولا۔ اصل معاملہ تو ایک طرف دھرا رہ [illegible] کے ساتھ یہ خرافات شروع ہوگئی تھی۔

[illegible]...... یہ خرافات تو نہیں تھی۔ کیرولین جس طرح میری ذات میں دلچسپی لے رہی تھی اس سے مجھے اندازہ ہو رہا تھا کہ یہ دلچسپی کسی بڑے واقعے کا پیش خیمہ بھی ہو سکتی ہے۔ یہی وجہ تھی کہ میں نے کیرولین سے متاثر ہونے کی اداکاری شروع کر دی تھی اور پہلے سے طے شدہ پروگرام کو پس پشت ڈال دیا تھا۔

"ہم دونوں ہی محرومیوں کا شکار ہیں جیراللہ" چند لمحے بعد کیرولین نے مجھ سے کہا "بڈھا میلی نوف میرا استحصال کر رہا ہے اور راجر تمہارا...... کیوں نہ ہم دونوں ایک دوسرے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے دکھوں کا مداوا بننے کی کوشش کریں۔"

میں نے کچھ نہ سمجھنے والے انداز میں کیرولین کی طرف دیکھا "وہ کس طرح؟" میں نے کہا۔

"وہ اس طرح کہ آج کی رات میں تمہارے کمرے میں گزارتی ہوں" کیرولین نے میز پر کہنیاں ٹیک کر آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

"تت ۔۔۔ تم میرے ساتھ ۔۔۔ نن ۔۔۔ نہیں ۔۔۔ یہ نہیں ہو سکتا" میں نے گھبرا جانے کی اداکاری کرتے ہوئے کہا "راجر مجھے جان سے مار ڈالے گا۔ تم نہیں جانتیں وہ کتنا سفاک آدمی ہے۔"

"مجھے حیرت ہے تم اس سے ڈرتے کیوں ہو۔ میں تمہیں اس سے بچنے کی ترکیب بھی بتاؤں گی۔"

"اس کے باوجود مجھے ڈر لگ رہا ہے ۔۔۔ نہیں، میں تمہیں اپنے کمرے میں نہیں لے جاؤں گا۔"

"نہیں لے جاؤ گے تو میں زبردستی جاؤں گی" کیرولین مسکرائی "ورنہ شور مچادوں گی کہ یہ شخص میرے ساتھ زبردستی کر رہا ہے۔"

"یہ ۔۔۔ یہ تو زیادتی ہو گی" میں نے پھولی ہوئی سانسوں کے ساتھ کمزور سے لہجے میں کہا۔

"کوئی زیادتی ویادتی نہیں ہو گی" اس نے مجھے شوخ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا "آج کی رات تو تمہیں میری بات ماننی ہی پڑے گی۔"

"مجھے بھی یہی محسوس ہو رہا ہے" میں نے مردار سی آواز میں کہا اور کیرولین ہنسنے لگی۔

"ڈرو مت، میں تمہیں کھا نہیں جاؤں گی بلکہ آج کے بعد تم بار بار مجھ سے ملنے کی تمنا کرو گے۔"

میں بدستور خود کو بوکھلایا ہوا ظاہر کرتا رہا۔ بظاہر ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ ہال میں میلی نوف کا کوئی آدمی موجود نہیں ہے۔ اگر تھا بھی تو ابھی تک ایسی کوئی بات سامنے نہیں آئی تھی جو تشویش کا باعث ہوتی۔

پھر بل آیا اور کیرولین نے بل ادا کر دیا "مجھے راجر نے اخراجات کے لئے پیسے دیئے ہیں" میں نے کمزور سی آواز میں کہا تھا "اگر تم پسند کرو تو میں ادائیگی کر دوں۔"

"ان پیسوں کو تم اپنے کسی کام میں لے آنا۔ راجر کو مت بتانا کہ بل میں نے ادا کیا تھا۔" کیرولین نے کہا اور پھر میرا ہاتھ پکڑ کر اٹھ کھڑی ہوئی "آؤ، ذرا تمہارا کمرا بھی دیکھ لوں" اس کا لہجہ معنی خیز تھا۔

ڈائننگ ہال کے دروازے سے نکلتے وقت کیرولین نے میرا ہاتھ تھام لیا "یہ ۔۔۔ یہ کیا کر رہی ہو" میں نے اس سے ہاتھ چھڑانے کی کوشش کی۔

"تم بھول گئے ۔۔۔ میں شور مچادوں گی" اس نے شریر لہجے میں کہا "مچاؤں شور؟"

"نن ۔۔۔ نہیں، لیکن لوگ ہمیں دیکھ رہے ہیں کچھ تو خیال کرو" میں نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"جاؤ معاف کیا" اس نے میرا ہاتھ چھوڑ دیا۔ لیکن لفٹ میں سوار ہوتے ہی وہ میری ساتھ لگ کر کھڑی ہو گئی۔

"ذرا فاصلہ رکھو" میں نے ہانپتے ہوئے کہا۔

"کیوں، یہاں تو کوئی بھی نہیں دیکھ رہا" اس نے اٹھلا کر کہا "اور جب تمہارا یہاں یہ حال ہے تو کمرے میں جانے کے بعد کیا ہو گا۔"

میں نے بے بسی ظاہر کرنے کے لئے جیب سے رومال نکالا اور اپنے ماتھے سے وہ پسینہ پونچھنے لگا جو وہاں نہیں تھا۔ کیرولین میری حالت سے محظوظ ہو رہی تھی۔

آٹھویں منزل پر پہنچتے ہی میری حسیات بیدار ہو گئیں۔ مجھے فضا میں کسی خطرے کی بو محسوس ہونے لگی مگر میں نے کیرولین پر کچھ ظاہر نہیں ہونے دیا۔ وہ مجھ سے تقریباً لپٹی ہوئی چل رہی تھی۔ اٹھارہ نمبر کے کمرے کے سامنے پہنچ کر میں نے جیب سے چابی نکال کر کی ہول میں ڈالی۔ کیرولین بدستور مجھ سے چپکی ہوئی تھی۔ عین اسی وقت میری چھٹی حس بُری طرح بیدار ہو گئی۔ مجھے یوں محسوس ہوا جیسے اس کمرے کے اندر موت میری منتظر ہے۔ میں نے خود کو ہر قسم کے حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار کیا اور چابی گھما کر تالا کھول ڈالا۔

چھٹی حس کتنی ہی طاقتور کیوں نہ ہو آخر کو ایک بے زبان حس ہوتی ہے۔ وہ یہ نہیں بتا سکتی کہ خطرے کی نوعیت کیا ہے۔ اس کا کام تو صرف اتنا ہوتا ہے کہ وہ ہوشیار کر دے اور میں تو پہلے ہی سے ہوشیار تھا، چوکنا تھا۔ میں عام حالات سے تو نہیں گزر رہا تھا۔ یہ تو انتہائی نازک صورت حال تھی جس سے میں دوچار تھا۔ ایگلز کی ہائی کمان کے ایک فرد کو چھیڑنے کے بعد میں مطمئن ہو کر کس طرح بیٹھ سکتا تھا۔

دروازہ غیر مقفل کرنے کے بعد میں نے مسکرا کر کیرولین کی طرف دیکھا اور ایک ہاتھ اس کی کمر کے گرد ڈال دیا۔ وہ پوری طرح اپنے حواسوں میں تھی۔ اگر میرے قرب کا اس پر ذرا سا بھی اثر ہوا ہوتا تو اس کی آنکھوں میں حیرت کے وہ تاثرات ہرگز نہ ابھرتے جو اس وقت ابھرے تھے۔ میری اس اچانک تبدیلی کو اس نے فوراً نوٹ کیا تھا اور یہ اس بات کی علامت تھی کہ وہ ذہنی طور پر پوری طرح حاضر ہے۔

"مجھے اتنی محبت مت دو کیرولین کہ میں پاگل ہو جاؤں" میں نے دروازے کے ہینڈل کو ہاتھ لگائے بغیر اس کے کانوں میں سرگوشی کی۔ اس دوران میں نے گردوپیش کا پوری طرح جائزہ لے لیا تھا۔ برابر والے کمرے سے ایک باوردی ویٹر نکلا تھا مگر اس کے ہاتھ میں ایک ٹرے تھی جس میں کھانے کے خالی برتن تھے۔ اس نے صرف ایک نظر ہم پر ڈالی تھی اور پھر وہ مطمئن ہو کر آگے بڑھ گیا تھا۔ کیرولین سے ملنے ڈائننگ ہال میں جانے سے پیشتر میں نے اس ویٹر سے اپنے کمرے میں چائے وغیرہ منگوائی تھی۔

"میں تمہیں اس سے بھی زیادہ محبت دوں گی" کیرولین نے مجھ سے لپٹنے کی کوشش کرتے ہوئے مخمور سے لہجے میں کہا "لیکن تم یہاں رک کیوں گئے، اندر کیوں نہیں چلتے؟"

کیرولین مجھ سے کمرے میں چلنے پر اصرار کر رہی تھی تو کیا خطرہ کمرے کے اندر تھا ۔۔۔ لیکن نہیں، کمرے کے اندر تو خطرہ ہو ہی نہیں سکتا تھا۔ کسی کو معلوم نہیں تھا کہ اس کمرے میں ٹھہرنے والا شخص اصل میں کون ہے ۔۔۔ مگر باہر بھی کوئی خطرہ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ کاریڈور سنسان پڑا تھا۔ اگر یہاں کوئی خطرہ تھا تو اسے سامنے ضرور آنا چاہئے تھا ۔۔۔ کمرے کے اندر خطرہ ہو نہیں سکتا تھا، باہر خطرہ تھا نہیں تو پھر خطرہ کہاں ہو سکتا تھا؟

فوری طور پر اس سوال کا جواب ملنا ممکن نہیں تھا۔ میں نے ہمیشہ اپنی چھٹی حس پر بہت زیادہ انحصار کیا تھا۔ مجھے یقین تھا کہ میری چھٹی حس مجھے دھوکا نہیں دے سکتی۔

میں نے مسکرا کر کیرولین کی طرف دیکھا اور بوجھل سی آواز میں کہا "میرے پورے جسم میں سنسناہٹ ہو رہی ہے۔ معلوم نہیں یہاں تک کیسے آ گیا۔ اب تو ایک قدم اٹھانا بھی دوبھر ہو رہا ہے۔"

کیرولین مجھ سے دور ہٹ گئی "خود کو سنبھالنے کی کوشش کرو جیرالڈ" اس نے کہا "جذبات کی اچانک یلغار کے باعث یہ کیفیت ہو سکتی ہے لیکن تمہیں میرے ساتھ بہت دور تک سفر کرنا ہے۔ اگر تم نے خود پر یہ کیفیت طاری کر لی تو آگے کیا کرو گے۔"

میں نے دروازے کی چوکھٹ پکڑ کر ایسی اداکاری کی جیسے میرے لئے کھڑا ہونا واقعی دوبھر ہو رہا ہو اور میں سہارا لے کر خود کو سنبھال رہا ہوں۔ کیرولین کے انداز سے تذبذب ظاہر ہونے لگا تھا۔

"مجھے سہارا دو کیرولین" میں نے ایک ہاتھ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا "تم تو ابھی سے میرا ساتھ چھوڑے دے رہی ہو۔ میرے قریب آؤ کیرولین۔" میں یہ ظاہر کر رہا تھا جیسے مجھ پر واقعی مدہوشی کی کیفیت طاری ہو رہی ہو۔

بظاہر یوں محسوس ہوا جیسے کیرولین میرے فریب میں آ گئی ہے۔ وہ دوبارہ میرے نزدیک آ گئی "اب میں تمہیں سہارا تو نہیں دے سکتی" اس نے بے بسی سے کہا۔

"تمہیں سہارا دینے کی کیا ضرورت ہے، میرے لئے تو تمہاری انگلی کا سہارا بھی کافی ہے" میں نے ایک ہاتھ اس کے شانے پر رکھا اور دوسرا ہاتھ دروازے کے ہینڈل کی طرف بڑھایا۔ دروازے کے ہینڈل پر ہاتھ رکھتے ہی میری چھٹی حس نے دوبارہ خطرے کا سگنل نشر کرنا شروع کر دیا۔ اب میرے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہیں رہ گیا تھا کہ میں کیرولین کو آگے رکھوں۔ کسی نادیدہ حملے سے بچنے کے لئے یہ ایک بہترین تدبیر تھی۔ دشمن اگر وار کرے بھی تو اسی کا آدمی زد میں آئے۔

"تمہاری حالت ٹھیک نہیں ہے" کیرولین نے خود ہی کہا "کہیں تم گر مت جانا۔ لاؤ، دروازہ میں کھولے دیتی ہوں۔"

اس کی اس پیش کش کو میں نے فوراً ہی قبول کر لیا۔

کیرولین نے آگے بڑھ کر ہینڈل گھمایا۔ میں ہر قسم کی صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے پوری طرح تیار تھا لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا۔ کھلے ہوئے دروازے سے کمرے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حصہ بھی نظر آرہا تھا' خالی تھا اور اسی طرح تھا جس طرح میں اسے چھوڑ کر گیا تھا ہر چیز جوں کی توں اپنی جگہ موجود تھی۔

"مم ۔۔۔ مجھے کیا ہو رہا ہے' کیرولین" میں نے اپنا سر پکڑتے ہوئے کہا "ہر چیز گھومتی ہوئی دکھائی دے رہی ہے۔"

"تمہیں چکر آرہے ہیں ڈیر" کیرولین نے بڑی اپنائیت کا مظاہرہ کیا اور میرا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر سہلانے لگی "لیکن تمہاری حالت اتنی خراب بھی نہیں ہے کہ تم چند قدم بھی نہ چل سکو۔۔۔۔ ہمت کرو' یہ عارضی کیفیت ہے۔ ذرا سا آرام کرو گے تو یہ کیفیت خود بخود زائل ہو جائے گی۔"

آگے بڑھنے کی کوشش میں' میں دروازے سے ٹکرا گیا اور دروازہ پوری طرح کھل گیا۔اب پورا کمرہ میری نظروں کے سامنے تھا۔ دروازے کا پٹ دیوار کے ساتھ لگا ہوا تھا لہٰذا یہ امکان بھی ختم ہو گیا تھا کہ کوئی دروازے کے پیچھے چھپا ہوا ہوگا۔ میری ہر احتیاط رائیگاں ثابت ہوئی تھی۔ کمرے میں کچھ بھی نہیں تھا۔ اور اگر کوئی تھا تو یہی ممکن تھا کہ وہ بیڈ کے نیچے لیٹا ہوا ہوگا۔ بیڈ کے نیچے اتنی ہی گنجائش تھی کہ وہاں بس لیٹا ہی جا سکتا تھا وہ بھی پھنس پھنسا کر۔

میں نے دوبارہ قدم اٹھائے اور لڑکھڑاتا ہوا صوفے تک پہنچ کر اس پر گویا ڈھیر ہو گیا۔ اپنا سر میں نے صوفے کی پشت سے ٹکا دیا تھا۔

کیرولین نے قفل کے سوراخ سے چابی نکالی اور دروازہ بند کر دیا۔ دروازہ بند کرنے کے بعد وہ صوفے پر میرے برابر ہی آکر بیٹھ گئی اور اپنے نرم ملائم ہاتھوں سے میرا سر سہلانے لگی۔ اس کے سراپا سے پھوٹنے والی مسحور کن۔۔۔ خوشبو نے اچانک ہی میرے حواس کو اپنی گرفت میں لینا شروع کر دیا تھا۔

"بس کرو کیرولین" میں نے اچانک اس کے دونوں ہاتھ تھام کر بھرائی ہوئی آواز میں کہا "اب میں خود کو خاصا بہتر محسوس کر رہا ہوں۔"

"تمہارا سر دبانا مجھے اچھا لگ رہا ہے" اس نے بڑی ادا سے مسکرا کر کہا۔

"ابھی نہیں ۔۔۔۔ ورنہ مجھے پھر کچھ ہو جائے گا۔ معلوم نہیں تمہارے قرب میں کیسا نشہ ہے جو میرے حواس کو گرفت میں لینا شروع کر دیتا ہے۔"

"چلو کوئی بات نہیں" کیرولین نے مجھ سے ذرا دور کھسکتے ہوئے کہا پھر اچانک بولی "تمہارے جوتے اتار دوں؟"

"مجھ پر اتنی عنایات مت کرو کہ میں کسی قابل ہی نہ رہوں" میں نے چھیڑنے کے انداز میں مسکرا کر کہا "ایک ہی رات میں اگر میں تمہارا دیوانہ ہو گیا تو کیا ہوگا؟"

"میں تو تمہاری خوشی میں خوش ہوں" کیرولین نے کہا "تم ذرا ریلیکس ہو جاؤ' میں ٹوائلٹ سے ہو کر آتی ہوں۔"

کیرولین کی اس بات سے میرا اعصابی دباؤ کافی کم ہو گیا تھا۔ باتھ روم بھی ایک ایسی جگہ تھی جہاں کوئی چھپ سکتا تھا۔ اب کیرولین وہاں جا رہی تھی تو یہ خوف بھی دور ہو جاتا کہ ٹوائلٹ میں چھپا ہوا کوئی شخص اچانک مجھ پر حملہ نہ کر دے۔

کیرولین بڑے اطمینان سے باتھ روم میں داخل ہوئی اور پھر اس نے دروازہ بند کر دیا۔ اس کے چہرے پر کوئی غیر معمولی تاثر نہیں ابھرا' دروازہ بند ہونے کے بعد کوئی چیخ نہیں ابھری' اندر سے کسی جدوجہد کی آوازیں نہیں آئیں۔

میں نے ہر قسم کے خیالات ذہن سے جھٹکے اور اٹھ کر سب سے پہلے دروازے کی چٹخنی لگا دی۔ اب کوئی شخص باہر سے دروازہ نہیں کھول سکتا تھا۔ معلوم نہیں کیوں میں مطمئن نہیں تھا۔ کمرا بند کرنے کے بعد میں نے کوٹ اتار کر صوفے پر پھینکا' ٹائی سے نجات حاصل کی اور پھر جوتے بھی اتار دیئے۔ میں نے بیڈ کے نیچے بھی ایک نظر ڈال کر اطمینان کر لیا تھا کہ وہاں کوئی نہیں ہے۔ اس حد تک اطمینان کر لینے کے باوجود میں مطمئن نہیں تھا تاہم میں کچھ کر بھی تو نہیں سکتا تھا۔ چنانچہ میں اطمینان سے بیڈ پر نیم دراز ہو گیا۔ اگرچہ مجھے کیرولین پر تشدد کرنے کی ضرورت نہیں تھی لیکن اس کے باوجود میں نے اس سے ہال میں پوچھ گچھ کرنے کے بجائے اسے یہاں لانے کو ترجیح دی تھی۔ اب میں اس سے بہت کھل کر گفتگو کر سکتا تھا۔ میلی نوف کے کسی آدمی کو ہوا بھی نہیں لگ سکتی تھی کہ میں کیرولین کو لے کر اس ہوٹل کے کسی اور کمرے میں پہنچ گیا ہوں۔

چند لمحوں بعد باتھ روم کا دروازہ آہستگی سے کھلا۔ کیرولین باہر آرہی تھی ۔۔۔ مگر نہیں وہ کیرولین تو نہیں تھی۔ باتھ روم سے برآمد ہونے والا شخص وہ تھا جس کی وجہ سے یہ سارا ہنگامہ برپا ہو رہا تھا۔ وہ رینڈل عرف موشے ہاورڈ تھا۔ اس کے ہونٹوں پر بڑی خوش گوار مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔ باتھ روم سے نکلنے کے بعد وہ دونوں ہاتھ سینے پر باندھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔

"حیران ہو رہے ہو علی یار خان؟" اس نے ہنس کر کہا "باتھ روم میں داخل تو کیرولین ہوئی تھی مگر برآمد میں ہوا ہوں۔"

میں حیرت کے مارے منجمد سا ہو کر رہ گیا تھا۔ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ بازی اچانک کس طرح الٹ گئی؟

گوٹے بل کے سب سے اعلیٰ درجے کے ہوٹل میں ایک عجیب وغریب کھیل کھیلا جا رہا تھا۔ ہوٹل کی چوتھی اور پانچویں منزل میلی نوف کے تصرف میں تھی۔ میلی نوف جو اینگلز کی ہائی کمان کا رکن تھا۔ اس تک رسائی آسان نہیں تھی مگر میں اس تک پہنچ گیا تھا۔ میں نے ایلس ون کی شخصیت کو بے نقاب کر دیا تھا اور اگلا قدم جو مجھے اٹھانا تھا' وہ رینڈل کے متعلق معلومات حاصل کرنا تھا۔ رینڈل جو میرا اصل ہدف تھا لیکن اس کی نوبت ہی نہیں آنے پائی۔ قبل اس کے کہ میں ایلس ون سے معلومات حاصل کرنے کے لئے کوئی قدم اٹھاتا' رینڈل خود مجھ تک پہنچ گیا۔ گوٹے بل کے اسی سب سے اعلیٰ درجے کے ہوٹل کی آٹھویں منزل کے ایک کمرے میں رینڈل میرے سامنے موجود تھا۔

رینڈل چند لمحے اسی طرح اپنی جگہ کھڑا مسکراتا رہا پھر نہایت اطمینان سے ایک صوفے پر جا بیٹھا اس کے انداز سے یوں لگ رہا تھا جیسے میری طرف سے اسے کسی قسم کا کوئی خطرہ محسوس ہی نہ ہو رہا ہو۔

"کس سوچ میں گم ہو گئے علی؟" رینڈل نے مسکرا کر کہا "تم سے تو بہت سی باتیں کرنی ہیں اگر تم نے یونہی چپ سادھے رکھی تو کوئی بات بھی نہیں ہو سکے گی۔"

میں نے ایک طویل سانس لے کر جسم ڈھیلا چھوڑ دیا "باتیں ضرور ہوں گی مسٹر رینڈل! مگر پہلے میں ذرا کیرولین کی خبر لے لوں" میں نے اٹھ کر باتھ روم کے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"کیرولین کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے" رینڈل نے کہا "جب تک میں یہاں ہوں وہ باتھ روم میں ہی رہے گی۔"

میں نے پلٹ کر رینڈل کی طرف دیکھا "یہ تمہاری راجدھانی نہیں ہے مسٹر رینڈل" میں نے مضحکانہ انداز میں کہا "تم اس وقت میرے کمرے میں ہو اور کیرولین میری مہمان ہے۔ میں اس کے ساتھ کوئی زیادتی برداشت نہیں کروں گا۔"

"تو پھر اسے واپس بھیج دو۔ میں نہیں چاہتا کہ ہمارے درمیان ہونے والی گفتگو کسی اور کے علم میں آئے۔"

"وہ رات گزارنے کے لئے میرے کمرے میں آئی تھی لہٰذا اب تو اس کی واپسی صبح ہی ہو سکے گی اگر تمہیں نجی نوعیت کی گفتگو کرنی ہے تو اس وقت آنا جب میں اکیلا ہوں۔"

"میرا خیال تھا کہ ہم دوستانہ فضا میں گفتگو کر سکیں گے" رینڈل نے سرد لہجے میں کہا "میری درخواست ہے کہ ماحول کو خوش گوار رکھنے کی کوشش میں مجھ سے تعاون کرو۔"

"جب میں کوئی کام کرنے کا تہیہ کر لیتا ہوں تو انجام سے بے پروا ہو جاتا ہوں" میں نے بے پروائی سے کہا "تمہیں ماحول کی اتنی فکر ہے تو خود پر قابو رکھو۔"

رینڈل نے پہلو بدلا۔ صاف معلوم ہو رہا تھا کہ خود پر قابو رکھنے میں اسے بے حد دشواری پیش آرہی ہے۔ اپنے حلقے میں وہ نہایت ٹھنڈے دل ودماغ کا مالک مشہور تھا۔ میرا اس سے پہلی بار آمنا سامنا ہوا تھا۔ مجھے یقین تھا کہ میں اس کی خوش مزاجی میں دراڑیں ڈال دوں گا۔ اس کے خلاف یہ میری زبردست کامیابی ہوتی۔ رینڈل کو بھی اندازہ ہو گیا تھا کہ میں اسے خاطر میں نہیں لاؤں گا اس لئے اس نے چپ سادھ لینے میں ہی عافیت جانی۔

میں نے باتھ روم کا دروازہ کھول دیا۔ کیرولین دیوار سے ٹیک لگائے کھڑی تھی۔ دروازہ کھلتے دیکھ کر وہ چونکی اور پھر دروازے میں مجھے دیکھ کر اس کی حیرت دوچند ہو گئی۔

"باہر آجاؤ کیرولین" میں نے اس کی حیرت کو نظرانداز کرتے ہوئے کہا "تم میرے کمرے میں شب بسری کرنے آئی تھیں یا باتھ روم میں؟"

رینڈل نے کیرولین کو اندر ہی رہنے کی ہدایت کی تھی اور میں اس سے باہر آنے کو کہہ رہا تھا۔ یہ اس کے لئے ایک مشکل مرحلہ تھا۔ میری بات مانتی یا رینڈل کے حکم کی تعمیل کرتی۔ رینڈل کے حکم کی تعمیل کرنا اس کے لئے یوں لازم تھا کہ رینڈل اینگلز کا سربراہ تھا اور ایک سفاک آدمی تھا۔ معمولی معمولی باتوں پر لوگوں کی جان لے لینا اس کا دل پسند مشغلہ تھا۔ اس کے گروہ کے کسی آدمی میں اس کی حکم عدولی کرنے کی جرأت نہیں تھی۔

دوسری طرف میں تھا۔ مجھے یقین تھا کہ کیرولین میری اصل شخصیت سے ناواقف ہے لیکن وہ یہ بات بھی نظرانداز نہیں کر سکتی تھی کہ میں رینڈل کی موجودگی میں اس سے ایک مطالبہ کر رہا تھا۔ ایک ایسا مطالبہ جو رینڈل کے حکم سے متصادم تھا۔ میرے اس عمل سے میری شخصیت اجاگر ہوتی تھی۔ یہ بات تو واضح تھی کہ میں کسی مخالف گروپ سے متعلق ہوں مگر میں کتنی طاقت ور حیثیت کا حامل ہوں' اس کا کیرولین فقط اندازہ ہی لگا سکتی تھی۔

میں کیرولین کو بغور دیکھ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر اندرونی کش مکش کے سائے لرز رہے تھے۔ اس کی قوتِ فیصلہ جواب دے گئی تھی۔

"تم نے سنا نہیں' میں کیا کہہ رہا ہوں" میں نے بلند آواز سے کہا اور کیرولین یوں چونک کر مجھے دیکھنے لگی جیسے اسے اپنے سوا کسی کی موجودگی کا ہوش ہی نہ رہا ہو۔

"میں کہہ رہا ہوں باتھ روم سے نکل کر کمرے میں آجاؤ" میں نے پھر بلند آواز میں دہرایا اور اس بار میری بات سن کر اس کے حسین چہرے پر خوف کے آثار نمودار ہوئے۔

"مم ۔۔۔۔ میں کمرے میں نہیں آسکتی" اس نے ہکلا کر کہا "موشے ہاورڈ کا حکم نہیں ہے۔"

"تمہیں میرا کہنا ماننا پڑے گا" میرا لہجہ یک بیک خونخوار ہو گیا "ورنہ میں تمہیں جہنم رسید کر دوں گا۔"

کیرولین بری طرح سہم گئی۔ میرا لہجہ اس پر کچھ زیادہ ہی اثر انداز ہو گیا تھا۔ وہ بے جان سے انداز میں اپنی جگہ سے ہلی اور کسی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

معمول کی طرح چلتی ہوئی باتھ روم سے نکل آئی۔ میں نے ایک طرف ہٹ کر اسے دروازے سے باہر آنے کے لئے جگہ دی تھی۔ کمرے میں قدم رکھتے ہی اس کی نظر رینڈل پر پڑی اور وہ ٹھٹک گئی۔

"یہاں ادھر آجاؤ" میں نے ایک صوفے کی طرف اشارہ کیا۔ کیرولین نے پہلے میری طرف اور پھر رینڈل کی طرف دیکھا۔ رینڈل اس کی طرف متوجہ نہیں تھا۔ کیرولین کسی نہ کسی طرح صوفے تک پہنچ کر صوفے پر ڈھیر ہوگئی۔ اس کے انداز سے ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ کسی بھی لمحے بے ہوش ہو جائے گی۔

"کیرولین یہاں آگئی" میں نے بھی ایک صوفے پر بیٹھتے ہوئے خوش گوار انداز میں کہا "اور کسی قسم کی بدمزگی بھی پیدا نہیں ہوئی .... کیا خیال ہے؟"

"تم اپنے کمرے میں واپس جاؤ" رینڈل نے کیرولین سے کہا اور وہ یوں اٹھ کھڑی ہوئی جیسے اگر اسے اٹھنے میں ایک لمحے کی بھی تاخیر ہوئی تو اس کی زندگی خطرے میں پڑ جائے گی۔

"بیٹھ جاؤ کیرولین" میں نے جھٹکے دار آواز میں کہا "میں اتنی آسانی سے تم سے دست بردار نہیں ہو سکتا۔"

"اس وقت اسے جانے دو" رینڈل نے سرد لہجے میں کہا "تھوڑی دیر بعد بلا لینا۔"

"سنو کیرولین!" میں نے ہاتھ اٹھا کر کہا "تمہارے لئے یہ ایک مشکل فیصلہ ہے کہ کس کی بات مانو اور کس کی نہ مانو لیکن میں یہ برداشت نہیں کروں گا کہ کوئی شخص میرے کمرے میں گھس کر اپنی من مانی کرنے کی کوشش کرے۔ لہٰذا یہ بات اچھی طرح سمجھ لو کہ اگر تم نے میری بات نہ مانی تو میں زبردستی کرنا بھی جانتا ہوں۔"

کیرولین کے چہرے کی رنگت زرد پڑ گئی۔ اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ دو "موذیوں" کے درمیان پھنس گئی ہے اور اسے ہر حال میں نقصان اٹھانا ہے۔ جو شخص رینڈل کو خاطر میں نہ لا رہا ہو اس کی اپنی اہمیت رینڈل سے کم نہیں ہو سکتی تھی۔ کیرولین نے بے بسی سے رینڈل کی طرف دیکھا۔

"بیٹھ جاؤ کیرولین" رینڈل نے ایک طویل سانس لے کر کہا "علی بہت ضدی ہے۔ بہتر یہی ہے کہ اس کی بات مان لی جائے۔ میں ماحول کو خراب نہیں کرنا چاہتا۔"

کیرولین بیٹھ گئی مگر اب اس کی نظریں میرے چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔ رینڈل کے منہ سے میرا نام سن کر وہ چونک گئی تھی۔ اس سے قبل غالباً اسے نہیں معلوم تھا کہ میں کون ہوں۔ وہ مجھے ایگلز کا کوئی عام حریف تصور کر رہی ہوگی۔

"ہاں، میں ہی علی یار خان ہوں" میں نے مسکرا کر کہا "تھوڑی دیر قبل تم نے بڑی صفائی سے مجھے بے وقوف بنایا تھا۔ مجھے اندازہ تک نہیں ہو سکا کہ تم مجھے کسی جال کی طرف لئے جا رہی ہو۔"

کیرولین نے ہونٹوں پر زبان پھیری۔ رینڈل کی موجودگی کے باعث وہ بولنے کی ہمت بھی نہیں کر پا رہی تھی۔

"یہ تو بادشاہ لوگ ہیں" میں نے ہنس کر کہا، میرا اشارہ رینڈل کی طرف تھا "دربار سجانے کے شوقین ہیں جہاں آداب کو بہت اہمیت دی جاتی ہے لیکن میں عوامی قسم کا آدمی ہوں۔ بے تکلفانہ ماحول پسند کرتا ہوں۔ میرے پاس آئی ہو تو بھول جاؤ کہ یہاں رینڈل یا موشے ہاورڈ نامی کوئی شخص بھی موجود ہے۔ جو بھی کہنا ہے بے تکلفی سے کہو۔"

"یہ دو بڑے آدمیوں کی جنگ ہے" کیرولین نے تقریباً لرزتے ہوئے کہا "میں تو ایک معمولی سی کارکن ہوں، جو حکم دیا جاتا ہے اس کی تعمیل کرنا میرا فرض ہے۔"

"میں تو خیر بڑا آدمی نہیں ہوں" میں نے معنی خیز لہجے میں کہا "بڑے آدمی تو یہ تمہارے موشے ہاورڈ ہیں جنہوں نے مجھے بڑی صفائی سے گھیر لیا۔"

"تمہارے اعصاب کی مضبوطی کے سب ہی معترف ہیں" رینڈل نے کہا "اور اگر مجھے اس بارے میں علم نہ ہوتا تو میں یہی سمجھتا کہ تم نے اپنی حفاظت کا کوئی خفیہ بندوبست کر رکھا ہوگا۔ اس لئے تم اتنے مطمئن ہو۔"

"حفاظتوں کے خفیہ بندوبست کرنے کی ضرورت تم جیسے لوگوں کو پیش آتی ہے" میں نے سنجیدگی سے کہا "ہم جیسے لوگ تو جان ہتھیلی پر لئے پھرتے ہیں۔ ہمیں کسی حفاظت کی ضرورت نہیں ہوتی۔"

رینڈل کے چہرے کی رنگت متغیر ہوگئی۔ اسے اپنی توہین کا بڑی شدت سے احساس ہو رہا تھا۔ میں نے بھی کیرولین کو اسی لئے روکا تھا۔ رینڈل کی توہین کرنا بے حد ضروری تھا تاکہ اسے اپنی اوقات کا اندازہ ہو جائے۔ وہ بزعم خود ایک بہت بڑا آدمی تھا۔ بڑا اور بے حد طاقتور....

"تمہیں اس بات پر حیرت نہیں ہوئی کہ میں نے تمہیں کتنی آسانی سے پہچان لیا؟" رینڈل نے سنبھل کر کہا۔

"اگر میں نہ چاہتا تو تم مجھے نہیں پہچان سکتے تھے۔ میں نے اس کا خاص اہتمام کیا تھا مگر بعد میں میرا ارادہ تبدیل ہو گیا اور مجھے خوشی ہے کہ میں نے ارادہ تبدیل کر دیا تھا ورنہ تم سے اتنی آسانی سے ملاقات نہ ہوتی۔"

"میں سمجھا نہیں" رینڈل نے حیرت سے کہا "تمہیں پہچاننے میں تو میرا کمال ہے...."

"نہیں مسٹر رینڈل! تقریباً تمام حقائق میرے علم میں آچکے ہیں۔ میرا آخری کام تم پر ہاتھ ڈالنے کا رہ گیا تھا۔ میں تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ تم نے مجھے بڑی زحمتوں سے بچا لیا۔ تمہاری تلاش کا کام مجھے مشکل ترین معلوم ہو رہا تھا۔ معلوم نہیں مجھے کیا کیا پاپڑ بیلنے پڑتے تب کہیں جا کر تم تک رسائی کی سبیل نکلتی۔"

"اس وقت تو صبر کر لو۔ اس لئے کہ میں ایک خاص مقصد کے

تحت تم سے ملنے آیا ہوں...."

"اب آہی گئے ہو تو واپس جا کر کیا کرو گے؟" میں نے اس کی بات کاٹ کر کہا "ایک طویل عرصے بعد اور زندگی میں پہلی بار تمہارا دیدار نصیب ہوا ہے تو اپنی آنکھوں کی پیاس بجھنے سے قبل تمہیں کیسے چلا جانے دوں۔"

"جھگڑا نہیں ہوگا علی! یہ بات میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں۔ میری درخواست ہے کہ کیرولین کو چلا جانے دو۔"

"کیسے چلا جانے دوں" میں نے ایک ٹھنڈی سانس لے کر کہا "اگر اس وقت چلا جانے دوں تو پھر دوبارہ کیسے ملوں گا؟"

"تم جب چاہو گے کیرولین سے مل سکو گے" رینڈل نے تیزی سے کہا مگر اتنی ہی تیزی سے اسے اپنی حماقت کا احساس بھی ہو گیا "میں تم سے کہہ رہا ہوں سنجیدہ ہو جاؤ۔"

"اس سے زیادہ سنجیدگی کا مظاہرہ میں نہیں کر سکتا۔" میں نے بے بسی سے کہا "کیرولین میرے حواس پر چھا گئی ہے۔"

"کیا بالکل اسی طرح جس طرح نکیتا تمہارے حواس پر چھا گئی تھی؟" رینڈل نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"نہیں.... اس بار معاملہ سنگین ہے۔ کیرولین سے وقتی دوری برداشت کرنا بھی میرے بس سے باہر ہو رہا ہے۔"

"تمہیں معاملے کی سنگینی کا اندازہ نہیں ہے" رینڈل نے مایوسی سے کہا "اگر تم نے اپنا رویہ تبدیل نہ کیا تو میں واپس چلا جاؤں گا۔"

"مجھے افسوس ہے کہ ایسا نہیں ہو سکے گا" میں نے بڑی افسردگی سے سر کو نفی میں جنبش دی "تم نے وہ مقولہ تو ضرور سنا ہوگا کہ آدمی آتا اپنی مرضی سے ہے مگر واپس جانے کے لئے اجازت ضروری ہوتی ہے۔"

"مقولے تو میں نے اور بھی بہت سے سنے ہیں لیکن ہم یہاں مقولوں پر عمل کرنے کے لئے جمع نہیں ہوئے بلکہ اگر ضرورت پڑی تو نئے مقولے وضع کر لیں گے" رینڈل نے کہا۔

"میں تم سے متفق ہوں۔ ضرورت پڑنے پر میں کوئی بھی نیا مقولہ وضع کرنے سے گریز نہیں کروں گا۔"

رینڈل مجھے گھورنے لگا "تم کسی طرح مجھ سے تعاون کرنے پر آمادہ نہیں ہو رہے" اس نے کہا "لہٰذا اگر صورت حال بگڑی تو مجھے مورد الزام مت ٹھہرانا۔"

"میں کسی کو مورد الزام نہیں ٹھہراتا بلکہ اگر ممکن ہوتا ہے تو تعریف ہی کرتا ہوں اور میں کسی نعمت کی ناقدری بھی نہیں کرتا۔ خاص طور پر مفت ہاتھ آئی ہوئی نعمت...."

"کسی خوش فہمی میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں" رینڈل نے میری بات کاٹ دی "تمہارے مقابل آنے سے قبل میں نے اپنی حفاظت کا خاصا بندوبست کر لیا ہے۔ تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکو گے۔"

رینڈل کے الفاظ سے صاف ظاہر تھا کہ وہ مجھ سے خوف زدہ ہے تبھی تو اس نے اپنی حفاظت کا بندوبست کیا ہے اور ایک وہی کیا، مجھ سے تو ہر یہودی خوف زدہ تھا۔ میرا نام سن کر ہی ان پر لرزہ طاری ہونے لگتا تھا۔ کچھ سرپھرے جو کسی زعم میں مبتلا ہو کر میرے مقابلے پر اترنے کی حماقت کر گزرتے تھے وہ عبرت ناک انجام سے دوچار ہوا کرتے تھے۔ رینڈل نہ صرف میری صلاحیتوں سے بخوبی واقف تھا بلکہ وہ ان میں سے بعض کا چشم دید گواہ بھی تھا۔ لی کوان کے ہاتھوں میری تربیت بھی اسی نے کرائی تھی۔ میری شخصیت تبدیل کرنے کی کوشش بھی اسی نے کی تھی۔ جزیرۂ مرگ پر کرانے النسٹر کرنل فرازو کو میں نے جس بے بسی سے دوچار کیا تھا، رینڈل نے وہ سارے مناظر براہ راست دیکھے تھے۔ وہ میری ہلاکت خیزیوں سے سب سے زیادہ باخبر شخص تھا۔ اس کے باوجود وہ تنہا میرے کمرے میں چلا آیا تھا تو یقیناً اس نے اپنے گرد ایک ایسا مضبوط حفاظتی حصار قائم کر رکھا ہوگا جو اس کی دانست میں ناقابل شکست ہی ہوگا۔

"میں خوش فہمیوں میں مبتلا ہونے کا عادی نہیں ہوں مسٹر رینڈل! میں جانتا ہوں کہ کون کتنے پانی میں ہے" آخر کار میں نے کہا "جو خوش فہمیوں میں مبتلا ہوتے ہیں وہ علی یار خان نہیں ہوتے۔"

"اس کے باوجود بھی تم ہٹ دھرمی پر آمادہ ہو" رینڈل نے کہا۔ اس کے لہجے میں حیرت تھی "معلوم ہوتا ہے کہ تم جنگ وجدال پر آمادہ ہو...."

"یہ آج سے نہیں بہت عرصے سے ہے.... کوئی نئی بات کرو رینڈل!"

"میں تو یہی چاہ رہا تھا مگر چونکہ تم اس موڈ میں نہیں ہو لہٰذا...!" اس نے جملہ ادھورا چھوڑ دیا تھا اس کے انداز میں دھمکی پوشیدہ تھی۔

"غالباً اب تم اپنے خیر سگالی کے جذبات کا عملی مظاہرہ کرو گے؟" میں نے طنز کیا مگر رینڈل برا نہیں مانا۔

"یقین کرو میں جارحیت کے ارادے سے نہیں آیا تھا لیکن تم ضرورت سے زیادہ خود اعتمادی میں مبتلا ہو۔ ڈھنگ سے بات نہیں کرو گے تو...." اس نے ایک بار پھر جملہ ادھورا چھوڑ دیا۔

"جملہ مکمل کرو رینڈل!" میں نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا "میں چاہتا ہوں کہ اس دنیا سے رخصت ہوتے وقت تمہارے دل میں کوئی حسرت باقی نہ ہو۔"

رینڈل نے ایک بار پھر پہلو بدلا۔ اس کے چہرے سے کوئی اندازہ کرنا مشکل تھا تاہم میں سمجھ سکتا تھا کہ اس پر کیا گزر رہی ہوگی۔ کیرولین بھی شدید وحشت کے عالم میں بیٹھی تھی۔ اس کا بس چلتا تو پھر میرے کمرے سے بھاگ نکلتی مگر اس کے لئے یہ ممکن نہیں تھا۔ ایک تو میں اس پر تیار نہیں تھا دوسرے رینڈل نے بھی اسے بیٹھ جانے کو کہا تھا۔ ان حالات میں خواہ کیسی ہی صورت حال

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کیوں نہ ہوتی کیرولین بیٹھے رہنے پر مجبور تھی۔

"تمہارے لئے چائے منگواؤں" میں نے شرارتی انداز میں کیرولین سے کہا "یا کچھ اور پیو گی؟"

کیرولین نے چونک کر میری طرف دیکھا۔ رینڈل بدستور کسی سوچ میں گم تھا "نہیں" کیرولین نے مردہ سی آواز میں کہا "میں کچھ نہیں پیوں گی۔"

"یہ تو آداب میزبانی کے خلاف ہوگا" میں نے تشویش بھرے لہجے میں کہا "میں نے تم سے کہا تھا بے تکلفانہ رویہ اختیار کرو مگر میں دیکھ رہا ہوں کہ تم پر میری بات کا کوئی اثر نہیں ہوا۔"

"ہم نے تمہیں جو رعایتیں دی ہیں تم ان سے ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہو" اچانک رینڈل نے کہا۔ غالباً وہ کسی فیصلے پر پہنچ چکا تھا۔

"مجھے نہیں معلوم تھا کہ کسی مہمان کو چائے کی آفر کرنا ناجائز فائدہ اٹھانے کے زمرے میں آتا ہے" میں نے متحیرانہ لہجے میں کہا "اور مجھے یہ بھی نہیں معلوم کہ مجھے کون سی رعایتیں دی گئیں؟"

"شی گورائے میں تم جس طرح ہماری زد پر آئے تھے اس کے بعد تمہارا زندہ رہ جانا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ ہم نے تمہارے ساتھ رعایت برتی تھی" رینڈل نے کہا "لیکن اس کے جواب میں تم نے جو کچھ کیا وہ تمہارے شایان شان نہیں تھا۔ تمہیں بھی جواب میں اسی رواداری کا مظاہرہ کرنا چاہئے تھا۔"

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو رینڈل! لیکن تم نے یہ نہیں سوچا کہ میں نے ایسا کیوں کیا؟"

"تمہارا رد عمل میری فہم سے بالاتر ہے۔ تمہارے ظرف پر بھی شبہ نہیں کیا جاسکتا۔"

"میرا مخلصانہ مشورہ ہے کہ اب تم ریٹائر ہو جاؤ۔ تنظیم تمہارے قابو سے باہر ہو گئی ہے۔ جب ماتحت حکم عدولی پر اتر آئیں تو سربراہ کو ریٹائرمنٹ کے امکانات پر نہ صرف غور کرنا چاہئے بلکہ رضاکارانہ طور پر ریٹائر ہو بھی جانا چاہئے۔"

"میں سمجھا نہیں تم کیا کہنا چاہتے ہو؟" رینڈل نے الجھ کر کہا۔

"تم نے جونز کو حکم دیا تھا کہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو کوئی نقصان پہنچائے بغیر چھوڑ دیا جائے۔ جہاں تک میرا اندازہ ہے تم نے یہ حکم اس لئے دیا تھا کہ تمہیں اپنے ماتحتوں کی صلاحیتوں پر یقین نہیں تھا۔ تمہیں شبہ تھا کہ میں ان کے کسی بھی وار سے بچ نکلوں گا۔ اس کے علاوہ تم مجھے احساس کمتری سے بھی دوچار کرنا چاہتے تھے.... میں غلط تو نہیں کہہ رہا؟"

"میں نے جونز کو حکم دیا تھا کہ تمہیں یا تمہارے کسی ساتھی کو کوئی نقصان نہ پہنچنے پائے اور میرے حکم کی من و عن تعمیل کی گئی تھی۔"

"تمہاری خوش فہمیاں تمہیں لے ڈوبیں گی رینڈل! اس نے تمہارے حکم پر عمل نہیں کیا تھا اور اسی کے نتیجے میں ایلگز کو شی گورائے میں ہولناک تباہی سے دوچار ہونا پڑا۔"

رینڈل مجھے بے یقینی سے دیکھنے لگا "یہ کیسے ممکن ہے.... نہیں، جونز میں اتنی جرأت نہیں ہو سکتی کہ وہ میری حکم عدولی کرے۔"

"عمارت سے باہر نکلتے ہی مجھ پر قاتلانہ حملے کی کوشش کی گئی تھی" میں نے کہا "اس نے جو حملہ کرایا تھا وہ تو ناکام ہو گیا مگر میں ناکام نہیں ہوا۔ تم جانتے ہو۔"

"ہاں میں جانتا ہوں.... قید سے رہا ہونے کے بعد تم نے ہمیں جس قدر نقصانات پہنچائے ہیں ان کی تلافی کے لئے پچاس برس بھی ناکافی ہیں لیکن شی گورائے میں ہونے والے نقصانات کا ذمے دار جونز ہے۔ اسے اس کی سزا ملے گی۔"

"تمہارا کیا خیال ہے" میں نے طنزیہ لہجے میں کہا "کیا وہ زندہ ہوگا؟"

"ہاں.... میرا یہی خیال ہے۔ اس لئے کہ عمارت کی چھت پر جو ہیلی کاپٹر تھا اس کا ملبہ نہیں ملا۔ جونز وہاں سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا تھا۔"

"قطعی غلط خیال ہے۔ جونز نے فرار ہونے کی کوشش ضرور کی تھی مگر میں نے اسے فرار بھی نہیں ہونے دیا۔ وہ میری قید میں ہے اور مجھ سے الجھنے کے نتیجے میں وہ معذور ہو گیا ہے۔ مجھے افسوس ہے تم اسے کوئی سزا نہیں دے سکو گے۔"

"اوہ! میں سمجھا تھا کہ جونز فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا ہے" رینڈل کے لہجے میں مایوسی کی ہلکی سی جھلک تھی۔

"شی گورائے کی حکومت میں تم لوگ غیر معمولی حد تک دخیل ہو۔ تمہیں یقیناً اطلاع مل گئی ہوگی کہ ایک ویرانے سے ہیلی کاپٹر کا ملبہ برآمد ہوا ہے؟"

"مجھے اطلاع مل گئی تھی مگر میں یہی سمجھا تھا کہ ہیلی کاپٹر جونز نے خود تباہ کیا ہے تاکہ کوئی اور اس سے فائدہ نہ اٹھا سکے۔"

"تم نے اگر یہ سوچنے کی زحمت کی ہوتی کہ میں میلی نوف تک کس طرح پہنچا تو تم خود ہی سمجھ جاتے کہ یہ کارنامہ میں نے کس طرح انجام دیا ہے۔"

رینڈل نے چونک کر مجھے دیکھا "تمہاری جگہ کوئی اور ہوتا تو میں اسی انداز میں سوچتا لیکن تمہارے ذرائع کے بارے میں یقین سے کچھ کہنا مشکل ہے تاہم یہ امر تشویش ناک ہے کہ جونز تمہارے ہاتھ لگ گیا۔"

"تمہاری تشویش برحق ہے رینڈل! جونز سے مجھے بڑی کارآمد باتیں معلوم ہوئی ہیں۔ وہ ایک احمق آدمی ثابت ہوا۔ اگر وہ کمان کی ہدایات پر بے چون و چرا عمل کرتا تو میں اتنی تیزی سے کامیابی حاصل نہ کر پاتا۔"

"معاملات بہت زیادہ الجھ گئے ہیں" اچانک رینڈل نے کہا "ہم زیادہ خون خرابے کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ بہتر یہ ہے کہ ہم آپس میں صلح کر لیں۔"

رینڈل کی بات سن کر کیرولین چونکی تھی مگر اس نے نگاہ اٹھا کر رینڈل کی طرف نہیں دیکھا تھا۔

"غالباً یہی وہ بات تھی جو تم کیرولین کے سامنے نہیں کرنا چاہتے تھے" میں نے طنزیہ لہجے میں کہا "اسی لئے تم کیرولین کو واپس بھیجنے کے درپے تھے۔"

"میں مصالحت کی بات کر رہا ہوں" رینڈل نے میرے تبصرے پر توجہ دیے بغیر کہا "انسانی خون اتنا ارزاں نہیں ہوتا کہ اسے بلاوجہ بہایا جاتا رہے۔"

"تمہارے منہ سے یہ باتیں اچھی نہیں لگتیں۔ کوئی اور بات کرو۔ کوئی ڈھنگ کا موضوع نہ سجھائی دے رہا ہو تو موسم ہی پر کچھ تبصرہ کر ڈالو۔"

"میں سنجیدہ ہوں علی! میں نے خواہ مخواہ ہی اتنا بڑا خطرہ مول نہیں لیا....."

"مجھے معلوم ہے تم سنجیدہ ہو۔" میں نے اس کی بات کاٹ کر کہا "یہ بھی جانتا ہوں کہ تم مصالحت پر کیوں آمادہ ہو اور اس بات سے بھی واقف ہوں کہ تم میں اور تمہارے اس ٹولے میں جسے تم نے ایلگز کا نام دے رکھا ہے کتنی انسانیت ہے۔ یہ حقیقت بھی مجھ پر روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ صیہونیت کے علمبردار بارود کے ڈھیر پر بیٹھ کر امن کی باتیں کرتے ہیں۔ عالمی پیمانے پر دہشت گردی کرنے والوں کے منہ سے انسانیت کی بات سن کر تو سنجیدہ سے سنجیدہ آدمی بھی اپنی سنجیدگی برقرار نہیں رکھ سکے گا۔ میں تو خود کو کوئی ایسا خاص سنجیدہ آدمی بھی نہیں سمجھتا۔"

"ماضی کی غلطیاں گنوانے کے بجائے مستقبل کی بات کرو۔ ضروری تو نہیں کہ ماضی میں جو کچھ ہوتا رہا وہی مستقبل میں بھی دہرایا جاتا رہے؟"

"ماضی کے بعد مستقبل سے پہلے ایک اور چیز آتی ہے مسٹر رینڈل! اگر آپ برا نہ مانیں تو ہم پہلے حال پر بات کر لیں۔"

"ضرور کرو" رینڈل نے جوشیلے انداز میں کہا "کیا میرا یہ جذبہ کم ہے کہ میں اپنی زندگی کو داؤ پر لگا کر تم سے مذاکرات کرنے تمہارے پاس آ گیا۔"

"مجھے افسوس ہے رینڈل! تم سنجیدگی کے صرف دعوے کر رہے ہو ورنہ درحقیقت تم نے مسخرے پن کی انتہا کر رکھی ہے۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ تمہارے سامنے کون بیٹھا ہے تم مجھے بچوں کے سے انداز میں بہلانے کی کوشش کر رہے ہو۔"

"میں نے کون سی بات غلط کہی ہے۔ کیا تم سے اس طرح مل کر میں نے اپنی زندگی خطرے میں نہیں ڈالی۔"

"درحقیقت تم اس وقت پوری طرح میرے رحم و کرم پر ہو لیکن تم جو کچھ کہہ رہے ہو وہ درست نہیں ہے۔ کچھ دیر قبل تم خود اعتراف کر چکے ہو کہ تم نے یہاں آنے سے قبل اپنی حفاظت کے مکمل انتظامات کر لئے تھے۔ تمہاری نظر میں وہ حفاظتی انتظامات ضرور مکمل ہوں گے لیکن میں جانتا ہوں کہ ان کی کوئی حقیقت نہیں ہے..."

"میں تم سے گفت و شنید کرنے کے بجائے دھوکے سے تمہیں ختم بھی کر سکتا تھا مگر میں نے ایسا نہیں کیا۔ کیا یہی ایک بات میرے خلوص کو ثابت کرنے کے لئے کافی نہیں ہے؟"

"میری زندگی اس وقت تمہاری ضرورت ہے رینڈل!" میں نے سنبھل کر بیٹھتے ہوئے کہا "ہیرن ہال کا ہیولا کامیابیوں کی شاہراہ پر اتنا آگے بڑھ چکا ہے کہ تمہارے پاس اس سے صلح کرنے کے سوا کوئی راستہ ہی نہیں بچا تھا۔ تم میری قوت تجزیہ سے واقف ہو۔ جزیرۂ مرگ پر میں نے اس کا مظاہرہ کر کے تمہیں حیرت میں ڈال دیا تھا۔ مجھے تعجب ہے کہ اس کے باوجود تم مجھ سے ایسی بے سروپا باتیں کر رہے ہو۔"

"مجھے اعتراف ہے علی! تم بڑی باریک بینی سے تجزیہ کرتے ہو لیکن ہر تجزیے کا درست ہونا لازمی تو نہیں ہوتا۔ کبھی آدمی غلطی بھی کر سکتا ہے۔"

"اس موقع پر میں کوئی غلطی نہیں کر رہا" میں نے مسکرا کر کہا "تم میرے پاس نہیں آئے ہو بلکہ مجھے گھیر کر یہاں بلوایا گیا ہے۔ یہ شریفانہ طریقہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ تم میری عدم موجودگی میں میرے کمرے میں گھسے اور پھر باتھ روم میں چھپے میرے منتظر تھے۔"

"ہرگز نہیں.... مجھے اعتراف ہے کہ یہ کوئی شریفانہ طریقہ نہیں ہے لیکن یہ بھی تو ہو سکتا تھا کہ باتھ روم سے برآمد ہوتے ہی میں تمہیں گولی کا نشانہ بنا دیتا۔ جس پوزیشن میں تم تھے اس میں تم اپنا دفاع بھی نہیں کر سکتے تھے۔"

"یہ محض تمہاری خام خیالی ہے رینڈل! گولی سے نشانہ تو بے حد مشکل کام ہوتا ہے۔ تم تو مجھے بم سے بھی ہلاک نہیں کر سکے تھے۔ یاد نہیں تم نے میری کار میں بم فٹ کرایا تھا؟"

"اس وقت تم ہوشیار تھے مگر اس وقت تم بے خبری میں مارے جاتے۔"

"نہ میں پہلے بے خبر تھا رینڈل اور نہ اس وقت ہوں۔ میں اتنا تو اب بھی بتا سکتا ہوں کہ خطرہ اس طرف سے ہے" میں نے کھڑکی کی طرف اشارہ کیا۔

رینڈل نے خود پر قابو رکھنے کی بے حد کوشش کی مگر اس کے باوجود میں نے اس کی آنکھوں میں رونما ہونے والے تغیر کو محسوس کر لیا "اس طرف تو کھڑکی ہے" اس نے سرسری انداز میں کہا "اور وہ بھی آٹھویں منزل پر..... باہر اتنی جگہ بھی نہیں ہے کہ کوئی اس پر پاؤں ہی ٹکا سکے۔ اس طرف سے تمہیں کیا خطرہ ہو سکتا ہے؟"

"میلی نوف کے کمرے کی کھڑکی بھی تو ایسی ہی تھی" میں نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

معنی خیز لہجے میں کہا "کیا وہ کھڑکی باہر سے آنے والی گولی کو روک سکی تھی۔"

"مجھے نہیں معلوم میلی نوف کے ساتھ کیا ہوا تھا" رینڈل نے کہا مگر میں اس پر گہری نظر رکھے ہوئے تھا۔ میرے اس جملے نے بھی اس پر گہرا اثر کیا تھا۔

"تم دنیا کے بے خبر ترین آدمی ہو رینڈل" میں نے ہنس کر کہا "حالانکہ وہ واقعہ رونما ہونے کے فوراً بعد میلی نوف نے تمہیں مکمل تفصیلات سے آگاہ کردیا تھا۔"

"تت..... تم کیا بلا ہو۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ....."

"میں نے تم سے کہا ہے کہ میں ہر بات کا تجزیہ کرکے نتائج اخذ کرتا ہوں۔ یہ بھی میرا تجزیہ ہی ہے۔"

"میں نہیں مانتا" رینڈل نے بے یقینی سے کہا "تم نے یقیناً میلی نوف کے کمرے میں کوئی ایسا آلہ چھپادیا تھا جس کے ذریعے"

"وہ تو تمہیں اطلاع دینے سے قبل ہی برآمد کرلیا گیا تھا..... کیوں کیرولین؟"

کیرولین گڑبڑا گئی "مجھے کچھ نہیں معلوم۔"

"تمہیں کچھ نہیں معلوم' میلی نوف کچھ نہیں جانتا' جونز بھی ہر بات سے ناواقف تھا' ناوام کلارا کے علم میں بھی کچھ نہیں تھا۔ یہی حال ڈیوڈ ریان اور نکیتا کا بھی تھا اور سب سے بڑھ کر یہ تمہارے موشے ہارورڈ تو دنیا کے سب سے زیادہ معصوم آدمی ہیں" میں نے غصیلے لہجے میں کہا "سمجھ میں نہیں آتا کہ میرے نزدیک آنے والا ہر شخص اس قدر بے خبر کیوں ہوتا ہے؟"

کیرولین کچھ نہ سمجھنے والے انداز میں میری طرف دیکھ رہی تھی اور رینڈل شاید مزید گفتگو کرنے کے لئے کوئی نیا لائحہ عمل مرتب کررہا تھا۔

"اس شخص کو جانتی ہو" اچانک میں نے رینڈل کی طرف اشارہ کرکے کیرولین سے کہا "اسے جانتی ہو یا اس سے بھی ناواقف ہو؟"

"یہ..... یہ موشے ہارورڈ ہیں" کیرولین نے ہکلا کر کہا۔

"اس کا نام رینڈل ہے اور اس کا ہمیشہ یہ خیال رہا کہ اگر اولیو ہارورڈ نے مجھے ڈھیل نہ دی ہوتی تو میں زندہ نہ ہوتا۔ یہ مجھ سے اپنے غائبانہ اور روحانی استاد کا انتقام لینے کے لئے میدان عمل میں اترا تھا۔ اس سے پوچھو کہ اگر آج میں اس کے رحم وکرم پر ہوں تو یہ مجھ سے ہمیشہ کے لئے نجات کیوں حاصل نہیں کرلیتا؟"

"کم از کم گفتگو کے آداب ہی ملحوظ رکھو" رینڈل نے نرم لہجے میں کہا "اس وقت میں خیرسگالی کے جذبے کے تحت تمہارے پاس آیا ہوں۔"

"تم ایلس ون سے منسلک ہو۔ اس شخص کے کارناموں سے تم بے خبر نہیں ہوسکتیں۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ اس کے دل میں یک بیک میرے لئے خیرسگالی کے جذبات کس طرح پیدا ہوگئے؟"

"نہیں" کیرولین نے بے ساختگی سے کہا اور پھر خوف زدہ انداز میں رینڈل کی طرف دیکھا۔

"ایک سپرائیگل کو بچانے کے لئے یہ وقتی طور پر صلح کرنا چاہتا ہے" میں نے مسکرا کر کہا "ایلس ون کے یہاں سے نکلتے ہی یہ دوبارہ دھوکے سے مجھے مارنے کی کوشش کرے گا۔"

"جو کچھ تم نے کہا یہ بدگمانی کے زمرے میں آتا ہے....."

"یہ تو بتادو کہ تمہیں اس خاص موقعے پر اس مصالحت کا خیال کیوں آیا اگر آ ہی گیا تھا تو تم نے خود کیوں زحمت کی۔ یہ پیغام تو تم اپنے کسی کارندے کے ذریعے بھی بھجواسکتے تھے۔ نہیں رینڈل! مجھے افسوس ہے کہ مجھ پر تمہارا یہ حربہ کارگر نہیں ہوسکے گا۔ میں تم لوگوں کا نبّاض ہوں۔ خوب جانتا ہوں کہ کون سا کام کس نیّت سے کیا جارہا ہے۔"

"میرا خود آنا تو اس بات کی دلیل ہے کہ میری نیّت میں کوئی کھوٹ نہیں ہے" رینڈل نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا "تم نے تو بدگمانی کی انتہا کردی علی!"

"تم خوف زدہ ہوگئے تھے رینڈل!" میں نے زہریلے لہجے میں کہا "اگر یہی ماجرا کسی اور ملک کا ہوتا تو تمہارا رد عمل مختلف ہوتا مگر یہاں گوٹے ال میں تم زیادہ ہاتھ پیر نہیں چلاسکتے۔ تمہیں خوف تھا کہ میں کہیں میلی نوف کو کوئی نقصان نہ پہنچادوں اگر ایسا ہوجاتا تو تمہیں گولڈن ایگل کی حیثیت سے معزول کردیا جاتا۔ اسی خوف کے باعث تم فوراً ہی گوٹے ال دوڑے چلے آئے۔ میرے پاس خود آنے کی وجہ بھی یہی ہے کہ تمہارے پاس ضائع کرنے کے لئے ایک لمحہ بھی نہیں ہے۔ تم جلد از جلد کوئی معاہدہ کرنے کے چکر میں ہو۔"

"اگر واقعی یہ بات ہوتی تو میں تمہیں ختم کرانے کی کوشش کرتا تاکہ یہ قصہ ہمیشہ کے لئے پاک ہوجائے" رینڈل نے دھیمی آواز میں کہا "مگر میں نے ایسا نہیں کیا..... شاید ایسا نہ کرکے میں نے غلطی کی ہے اسی لئے کہ تم میری نیّت پر شک کررہے ہو۔"

"یہی تو پیچیدگی پیدا ہوگئی تھی ڈیئر رینڈل کہ میرا قصہ پاک کرنے سے معاملہ ختم نہیں ہورہا تھا۔ گوٹے ال میرا گڑھ ہے یہاں اگر مجھے کوئی نقصان پہنچتا تو میلی نوف کا یہاں سے زندہ سلامت نکلنا محال ہوجاتا۔ یہی مجبوری تو تمہیں مجھ تک کھینچ لائی ہے۔ تم وہ شخص ہو جس نے ہمیشہ یہ کہا کہ اولیو ہارورڈ نے مجھے ڈھیل دے کر غلطی کی اور آج میری زندگی تمہارے لئے بے حد قیمتی ہوگئی۔ اب تمہیں اندازہ ہوا کہ آنجہانی اولیو ہارورڈ مجھے کیوں ڈھیل دیا کرتا تھا؟"

"میں تسلیم کرتا ہوں کہ تم نے جو کچھ کہا وہ ٹھیک ہے" رینڈل نے ایک طویل سانس لے کر کہا "اب تم یہ بتاؤ کہ تمہارا جواب کیا ہے؟"

"میں تمہارے ساتھ تعاون کرنے کے لئے تیار ہوں" میں

نے کہا اور رینڈل دنگ رہ گیا۔

"یعنی..... یعنی تم میلی نوف کو اس کے اسٹاف سمیت گوٹے ال سے صحیح سلامت نکل جانے دوگے؟" رینڈل نے کہا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"بالکل نکل جانے دوں گا" میں نے سرہلا کر کہا "کاش تم نے اتنی لمبی تمہید نہ باندھی ہوتی اور مجھ سے ویسے ہی درخواست کردی ہوتی تو یہ بات اب سے کافی دیر قبل طے ہوگئی ہوتی۔"

رینڈل مجھے بے یقینی سے دیکھنے لگا "کہیں تم مجھے دھوکا تو نہیں دے رہے؟" اس نے مشکوک لہجے میں کہا۔

"میں یہودی نہیں' مسلمان ہوں" میں نے غصیلے لہجے میں کہا "اور وعدہ خلافی کرنا مسلمانوں کی روایت کے خلاف ہے۔"

میرے اس تلخ جواب کو رینڈل نے بڑی خندہ پیشانی سے سنا۔ یوں جیسے میں نے یہودیوں کی ہجو نہ کی ہو' ان کی شان میں کوئی قصیدہ کہا ہو۔

"اس تعاون کے لئے میں تمہارا شکرگزار ہوں۔"

"خیال رہے کہ یہ تعاون صرف میلی نوف اور اس کے اسٹاف کی حد تک ہے" میں نے کہا اور رینڈل چونک پڑا۔

"کیا مطلب؟" اس نے سرسراتی ہوئی آواز میں پوچھا۔

"مطلب یہ کہ تمہارے ساتھ میں کوئی رعایت نہیں کروں گا۔"

"میں تو اس وقت بھی تمہارے سامنے موجود ہوں۔"

"اس وقت تم میرے مہمان ہو' اس لئے اس وقت میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا۔"

رینڈل کچھ نہیں بولا۔ وہ کسی سوچ میں ڈوب گیا تھا "کیا یہ نہیں ہوسکتا کہ ہم مستقل بنیادوں پر صلح کرلیں؟" کچھ دیر بعد اس نے کہا۔

"نہیں" میں نے نفی میں سرہلایا "وہ تو بہت دور کی بات ہے تم نے تو اب تک یہ بھی نہیں پوچھا کہ میلی نوف اور اس کے اسٹاف سے کوئی تعرض نہ کرنے کے عوض میرا مطالبہ کیا ہے؟"

رینڈل چونک کر مجھے دیکھنے لگا "میں سمجھا نہیں؟" اس نے پلکیں جھپکاتے ہوئے کہا۔

"اتنا بڑا کام میں یونہی تو نہیں کردوں گا۔ آخر میری بھی کوئی شرط ہوگی؟"

"ٹھیک ہے' تم اپنی شرط بتاؤ۔ میں کوشش کروں گا کہ تمہاری شرط پوری کردی جائے۔"

"کوشش نہیں رینڈل! تمہیں وعدہ کرنا ہوگا ورنہ میں ذمے دار نہیں ہوں گا۔"

"بغیر شرط جانے میں وعدہ کس طرح کرسکتا ہوں" رینڈل نے بے بسی سے کہا "ممکن ہے تم کوئی ایسی شرط عائد کردو جسے پورا کرنا میرے اختیار میں ہی نہ ہو۔"

"ایسی کوئی شرط نہیں ہے" میں نے کہا "شرط بے حد آسان ہے مگر پہلے تم وعدہ کروگے پھر میں تمہیں اپنی شرط سے آگاہ کروں گا۔"

"اگر میرے اختیار میں ہوا تو تمہاری شرط ضرور پوری کروں گا" رینڈل نے کہا "اب تم جلدی سے اپنی شرط سے آگاہ کردو تاکہ ہمارا معاہدہ حتمی شکل اختیار کرجائے۔"

"وہ تمام چیزیں میرے حوالے کردو جو میرے خلاف استعمال ہوسکتی ہیں۔"

"یہاں میرے پاس ایسا کوئی مواد نہیں ہے....." رینڈل نے کہنا چاہا مگر میں نے اس کی بات قطع کردی۔

"مواد سے مجھے کوئی سروکار نہیں۔ میں تو ہتھیاروں کی بات کررہا ہوں۔ الیکٹرونک اور لاسلکی آلات جن سے تم اس وقت مسلح ہوگے۔"

رینڈل نے ایک طویل سانس لی "ان میں سے کوئی چیز بھی اب تمہارے خلاف استعمال نہیں ہوگی..."

"میں بحث کے موڈ میں نہیں ہوں رینڈل!" میں نے خشک لہجے میں کہا "مجھے ہاں یا نہیں میں جواب چاہئے۔"

"میرے پاس فقط ایک پستول ہے" رینڈل نے جلدی سے جیب سے پستول نکالتے ہوئے کہا "یہ تم میری طرف سے تحفتاً رکھ لو۔"

"شعاعی پستول نہیں ہے" میں نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"جو کچھ تھا بس یہی تھا۔ اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔"

"اچھی طرح سوچ لو رینڈل..... اگر اس کے علاوہ تمہارے پاس سے کچھ اور برآمد ہوا تو....." میں نے جملہ ادھورا چھوڑ دیا۔

"یہ واحد چیز تھی جس سے تمہیں نقصان پہنچ سکتا تھا اور وہ میں نے تمہارے حوالے کردی۔"

"ایک ریسیور بھی ہے رینڈل جس پر تم نے میری اور کیرولین کی گفتگو سنی ہے" میں نے معنی خیز لہجے میں کہا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا؟" رینڈل نے چونک کر پوچھا۔

"محض اندازہ" میں نے شرارت آمیز لہجے میں کہا "میں نے جان بوجھ کر کیرولین کو اپنے کمرے کا نمبر بتایا تھا۔"

"ریسیور میرے پاس نہیں ہے" رینڈل نے کہا "میں نے تمہاری گفتگو کہیں اور سنی تھی....."

"اور اس وقت تمہیں معلوم نہیں تھا کہ میں کون ہوں..... کیوں' یہی بات ہے نا؟"

"ہاں' اس وقت مجھے نہیں معلوم تھا کہ تم علی یار خان ہی ہو۔"

"لیکن جب اس کمرے میں تم نے مجھے اپنی آنکھوں سے دیکھا تو تم نے مجھے پہچان لیا؟"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"ظاہر ہے' تم آواز بدل کے بول رہے تھے اس لئے آواز سے تو تمہیں شناخت کرنا ممکن ہی نہیں تھا۔"

"لیکن میں میک اپ میں بھی تو تھا۔ آواز کی طرح میں نے اپنی شکل بھی تو تبدیل کر رکھی تھی....."

"میک اپ میں کسی شخص کو شناخت کرنا آسان ہوتا ہے جبکہ محض آواز سن کر اور وہ بھی بدلی ہوئی آواز سن کر کسی شخص کی شناخت تقریباً ناممکن ہوتی ہے۔"

"تم بھول رہے ہو رینڈل کہ جونز میرے قبضے میں ہے اور میں نے اس کی زبان کھلوالی ہے۔"

"اس بات کا کیا مطلب ہوا؟" رینڈل نے چونک کر کہا۔

"اس کا مطلب ہوا اسمیل ڈیٹیکٹر SMELL DETECTOR جس کی مدد سے تم نے مجھے شناخت کیا ہے" میں نے ہنس کر کہا اور رینڈل پہلی بار اپنے تاثرات چھپانے میں بری طرح ناکام ہوا۔ اس کے چہرے پر مردنی سی چھاگئی تھی۔

"ٹھیک ہے علی! یہ بازی پوری طرح تمہارے ہاتھ رہی" اس نے سگریٹ کے پیکٹ کے برابر ایک سیاہ رنگ کی ڈبیا میری طرف بڑھاتے ہوئے کہا "یہ تم رکھ لو لیکن یہ بھی یاد رکھنا کہ آئندہ میں تمہارے ساتھ ذرا بھی رعایت نہیں کروں گا۔"

"مت کرنا رینڈل! لیکن میں تمہارے ساتھ رعایت کروں گا۔ اس وقت تمہاری جاں بخشی کرنا پہلا مرحلہ ہے۔"

"تم وہ وقت بھول گئے جب کوٹے بل ائرپورٹ پر میں نے کرنل شوالو کے میک اپ میں تمہیں بے ہوش کیا تھا۔"

"مجھے یاد ہے رینڈل! اپنی اس وقتی شکست پر میں بہت دنوں تک کڑھتا رہا تھا لیکن میری زندگی میں جو انقلاب آنا تھا اس کے لئے میرا اس وقت تم سے شکست کھاجانا ضروری تھا۔ قدرت کے نادیدہ ہاتھوں نے میری تربیت کے لئے یہ بندوبست کیا تھا اور تربیت بھی کس کے ہاتھوں" میں نے مضحکانہ انداز میں کہا "اپنے بدترین دشمن کے ہاتھوں.... آج وہ تربیت تمہارے ہی خلاف استعمال ہورہی ہے۔"

رینڈل پہلو بدل کر رہ گیا۔ اس کی اتنی بے عزتی کبھی نہیں ہوئی ہوگی اور وہ بھی کیرولین کے سامنے جس کی ایگلز میں کوئی خاص حیثیت بھی نہیں تھی۔

"میں نے ایک عجیب نتیجہ اخذ کیا ہے علی!" رینڈل نے خود پر قابو پاتے ہوئے کہا "تمہاری کامیابی کی اصل وجہ یہ ہے کہ تم پس پردہ رہتے ہو....."

"پس پردہ تو تم بھی رہتے ہو...."

"میں تو صرف ایک فرد ہوں۔ پوری تنظیم تو تمہارے سامنے موجود ہے لہٰذا تم ہمیں ناقابل تلافی نقصانات سے دوچار کرتے رہتے ہو۔"

"موشے ہاورڈ کے منہ سے ایسی باتیں اچھی نہیں معلوم ہوتیں" میں نے سادگی سے کہا۔

"میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اب تنظیم کو تمہارے مقابل سے ہٹالیا جائے گا۔"

"کیسی عجیب بات ہے۔ میں نے تمہارے مقابلے میں تنظیم کھڑی کی تو تم نے اس کے برعکس فیصلہ کرلیا۔"

"تم فالکن کی بات کررہے ہو" رینڈل مسکرایا "اگر ہمارے پاس اسمیل ڈیٹیکٹر نہ ہوتا تو ہم کبھی ایڈم ڈی فلوک کی اصلیت نہ جان پاتے۔"

"تم خود پر بہت نازاں تھے رینڈل! یاد ہے تم نے فرانس میں تہذیب کو دھوکا دیا تھا۔ تمہارا دعویٰ تھا کہ کوئی تمہارے بارے میں صحیح معلومات حاصل نہیں کرسکتا۔"

"وہ باتیں پرانی ہوئیں۔ اب زمانہ ترقی کرگیا ہے لیکن میں تمہیں وارننگ دے رہا ہوں۔ تم پر آئندہ حملہ بے حد شدید ہوگا۔"

"تم نے یہ نہیں پوچھا کہ میں میلی نوف کے خلاف کوئی کارروائی نہ کرنے پر اتنی آسانی سے کیوں رضامند ہوگیا؟"

رینڈل مجھے الجھی ہوئی نظروں سے دیکھنے لگا اس نے اس پہلو پر غور ہی نہیں کیا تھا۔

"تمہاری یہ الجھن بھی میں خود ہی دور کروں گا ورنہ تم تو کوڑھ مغز آدمی ہو۔ موٹی سی بات بھی تمہاری سمجھ میں نہیں آتی۔ مجھے میلی نوف کے ذریعے تم تک رسائی حاصل کرنا تھی۔ میرا مقصد حل ہوگیا۔ اب میں اس سے سروکار رکھ کے کروں گا بھی کیا؟"

"ٹھیک ہے ہم دونوں کے مقاصد پورے ہوگئے" رینڈل نے اٹھتے ہوئے کہا "آؤ کیرولین...."

"کیرولین نہیں جائے گی۔ یہ بے چاری میلی نوف کے مظالم سے گھبرا کر ایک رات کے لئے میرے پاس آئی ہے۔"

"فضول باتیں مت کرو علی!" رینڈل نے ناگواری سے کہا "کیرولین کو واپس جانے دو...."

"یہ فضول بات نہیں ہے۔ جو بات طے ہوگئی وہ طے ہوگئی۔ اب تو کیرولین صبح ہی یہاں سے جائے گی۔"

رینڈل نے مجھ پر جو نگاہ ڈالی اسے خونی ہی کہا جاسکتا تھا مگر اس نے مجھ سے نہ الجھنے کا فیصلہ کیا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ میں تمسخرانہ انداز میں رینڈل کو کمرے سے باہر جاتے دیکھتا رہا۔

"اب کیا خیال ہے کیرولین؟" رینڈل کے چلے جانے کے بعد میں نے مسکرا کر کہا "رات یہیں گزاروگی یا...." میں نے معنی خیز انداز میں جملہ ادھورا چھوڑدیا۔

کیرولین کے چہرے پر اس قسم کے تاثرات دکھائی دیئے جیسے اس کے سر سے کوئی بڑا بوجھ ہٹ گیا ہو۔ یہ واضح طور پر رینڈل کے چلے جانے کا اثر تھا۔ اس کے سامنے وہ بری طرح مرعوب تھی تاہم

ڈائجسٹوں کی معرکہ آرا کہانیاں
ہر کہانی، انعام یافتہ کہانی
PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
ملنے کا پتہ
کتابیات پبلیکیشنز ◎ پوسٹ بکس ۲۳ کراچی ۱
Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں نے محسوس کیا کہ اس کے انداز میں اب بھی ہچکچاہٹ میرے سوال کی وجہ سے نہیں ہے۔

"تمہارے گلے میں پڑا ہوا یہ لاکٹ مجھے بہت پسند آیا" اچانک میں نے کیرولین سے کہا "ذرا یہ لاکٹ تو دکھانا۔"

"یہ — یہ میری والدہ کی نشانی ہے —"

"میں نے تم سے کہا ہے یہ لاکٹ اتار کر مجھے دکھاؤ۔ یہ نہیں پوچھا کہ یہ کس کی نشانی ہے" میں نے قدرے سخت لہجے میں کہا اور کیرولین نے جلدی سے لاکٹ اتار کر میری طرف بڑھا دیا۔

"یہ لاکٹ کسی کی نشانی نہیں ہے کیرولین" میں نے لاکٹ کا معائنہ کرنے کے بعد کہا "تمہیں اتنا احساس بھی نہیں ہے کہ تم مجھے بے وقوف نہیں بنا سکو گی حالانکہ ابھی تم دیکھ چکی ہو کہ میرے ہاتھوں رینڈل کا کتنا برا حشر ہوا ہے۔"

کیرولین بری طرح نروس ہو گئی تھی مگر اس پر توجہ دینے کی زحمت کئے بغیر میں لاکٹ کو اپنے ہونٹوں کے قریب لے آیا "میں اس لاکٹ کو ضائع کر رہا ہوں۔ تم جو کوئی بھی ہو میری تم سے درخواست ہے کہ صبح تک میرے معاملات میں مداخلت نہ کی جائے ورنہ نتائج کی ذمے داری مجھ پر نہیں ہو گی" میں کیرولین کی طرف دیکھ کر مسکرایا اور پھر میں نے لاکٹ کو اس طرح ضائع کیا کہ اس میں نصب ٹرانسیٹر کے سالم بچ جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔

"یہ لو" میں نے لاکٹ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا "اب ہم کھل کر گفتگو کر سکیں گے۔"

"م — میں معافی چاہتی ہوں مسٹر علی! مجھے نہیں معلوم تھا کہ میرے مقابل آپ ہیں۔"

"اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا" میں نے نرم لہجے میں کہا "میں نے رینڈل کو ایسے ہی چلا جانے دیا تو تمہیں کیا کہوں گا' آرام سے بیٹھ جاؤ۔"

"مجھے — مجھے واپس چلا جانے دیں جناب —"

"ابھی نہیں" میں نے مسکرا کر کہا "تھوڑی دیر بعد بھی اگر تمہاری یہی خواہش رہی تو میں تمہیں چلا جانے دوں گا۔"

"میرا دل گھبرا رہا ہے جناب۔ ایسا لگ رہا ہے میرا دم گھٹ جائے گا۔"

"تم نے خواہ مخواہ دل پر گھبراہٹ طاری کر لی ہے۔ یہ آپ جناب چھوڑو اور بے تکلفی سے باتیں کرو اگر یہاں دل گھبرا رہا ہے تو ہم ہوٹل سے باہر کھلی فضا میں بھی چل سکتے ہیں۔"

"ن — نہیں۔ میں یہاں سے کہیں نہیں جاؤں گی" کیرولین نے گھبرا کر کہا۔

"تم مجھ سے ڈر رہی ہو" میں نے ہنس کر کہا "حالانکہ میں انتہائی بے ضرر آدمی ہوں۔ شدید مجبوری کے بغیر کسی پر ہاتھ نہیں اٹھاتا۔"

"تو پھر سب آپ سے اس قدر خوف زدہ کیوں رہتے ہیں؟" کیرولین نے بے ساختہ کہا اور پھر اس طرح میری طرف دیکھا جیسے اس کے منہ سے کوئی غلط بات نکل گئی ہو۔

"سب نہیں' صرف یہودی" میں نے مسکرا کر کہا "اور یہودیوں میں بھی وہ جو تخریب کار ہیں۔ دہشت گردیوں میں ملوث ہیں۔ میں ان کے لئے موت کی علامت ہوں۔"

"تب تو مجھے بھی آپ کی طرف سے خطرہ ہے۔"

"ہرگز نہیں' تم کسی تخریب کاری میں ملوث نہیں ہو تم تو میلی نوف کی ملازم ہو۔ تمہیں کیا معلوم کہ عالمی سیاست کیا ہے۔ تم نے تصویر کا صرف ایک رخ دیکھا ہے' اگر تم دونوں رخ دیکھ لو تو ممکن ہے تمہیں یہودیوں سے نفرت ہو جائے' کچھ پیو گی؟"

"کولڈ ڈرنک منگوا لیجئے' میرا حلق خشک ہو رہا ہے۔"

میں نے فون پر روم سروس کو کولڈ ڈرنک کا آرڈر دیا "میں دیکھ رہا ہوں کہ تم ابھی تک مجھ سے خوف زدہ ہو۔ شاید اس خیال سے کہ تمہیں میرے ساتھ شب بسری کرنی پڑے گی؟"

جواب میں کیرولین صرف ہونٹوں پر زبان پھیر کر رہ گئی۔

"تمہیں شاید معلوم نہیں ہے کہ میں کوئی عیاش آدمی نہیں ہوں" میں نے خشک لہجے میں کہا "میں نے تمہیں صرف اس لئے روکا ہے کہ مجھے تم سے کچھ اہم باتیں کرنی ہیں۔ تم دیکھ چکی ہو کہ رینڈل جیسا شخص بھی مجھ سے جھوٹ نہیں بول پا رہا تھا۔ اس لئے جو کچھ میں پوچھوں اس کا ٹھیک ٹھیک جواب دینا۔"

"آپ کیوں میرے پیچھے پڑ گئے ہیں مسٹر علی! وہ لوگ مجھے زندہ نہیں چھوڑیں گے۔"

"مجھے بہت بے ضرر قسم کی معلومات درکار ہیں۔ بے فکر رہو تم پر کوئی آنچ نہیں آئے گی۔"

کمرے میں ویٹر کی آمد کی وجہ سے گفتگو کا سلسلہ تھوڑی دیر کے لئے منقطع ہو گیا پھر ویٹر کولڈ ڈرنک کے گلاس میز پر رکھ کر چلا گیا تو میں نے دوبارہ گفتگو شروع کی "میلی نوف کی ایس ون والی حیثیت سے کتنے لوگ واقف ہیں؟"

"میرے علاوہ انہوں نے یہ بات کسی اور کو نہیں بتائی۔ کم از کم میرے علم میں تو یہی ہے۔"

میں نے تفہیمی انداز میں سر ہلایا "کیا رینڈل پہلے سے گوٹے بل میں موجود تھا؟"

"نہیں" کیرولین نے نفی میں سر ہلایا "موشے ہاورڈ گوٹے بل میں نہیں تھے۔"

"گویا وہ بعد میں یہاں پہنچا ہے' اسے کیا اطلاع دی گئی تھی؟"

"مسٹر میلی نوف نے ان سے کہا تھا کہ کوئی شخص ان کی ایس ون والی حیثیت سے واقف ہو گیا ہے۔"

"کیا تمہیں معلوم ہے کہ جب رینڈل کو یہ اطلاع ملی تو اس وقت وہ کہاں تھا؟"

"شی گورائے اور گوٹے بل کی سمندری حدود سے باہر بین الاقوامی سمندری حدود میں" کیرولین نے جھجکتے ہوئے کہا۔

میں نے معنی خیز انداز میں سر کو جنبش دی "پھر تو یقیناً اس نے یہاں پہنچنے کے لئے ہیلی کاپٹر استعمال کیا ہو گا؟"

"مجھے یہ بات نہیں معلوم۔ بس موشے ہاورڈ کی طرف سے مجھے یہ لاکٹ بھجوایا گیا تھا کہ میں اسے ہر وقت پہنے رہوں۔"

"ٹھیک ہے کیرولین! فی الحال تو ہمارے درمیان ایک معاہدہ طے پا گیا ہے لیکن ممکن ہے مستقبل میں مجھے میلی نوف سے رابطہ کرنے کی ضرورت محسوس ہو اس لئے تم مجھے ہر اس ذریعے سے آگاہ کر دو جس پر عمل کر کے میلی نوف سے فوری رابطہ قائم کیا جا سکے۔"

کیرولین نے مجھے میلی نوف کے کئی فون نمبر اور ایڈریس لکھ کر دیے اور بولی "کیا آپ کو معلوم تھا کہ میرے پاس کوئی ایسا ٹرانسیٹر ہے جس کے ذریعے ہمارے درمیان ہونے والی گفتگو کہیں اور سنی جا سکتی ہے؟"

"مجھے صرف شبہ تھا اور اپنے اس شبہے کی تصدیق کرنے کے لئے میں نے وہ حرکت کی تھی یعنی تمہیں اس کمرے کا نمبر بتایا تھا۔ جب میں نے رینڈل کو یہاں موجود پایا تو مجھے یقین ہو گیا کہ میرا شبہ غلط نہیں تھا۔ اب تم آرام کرو" میں نے اٹھتے ہوئے کہا "میں تو رات کو یہاں نہیں رہوں گا لیکن تمہیں رات اسی کمرے میں گزارنی ہے۔ اس دوران تم باہر کے کسی فرد سے کسی بھی قسم کا رابطہ نہیں رکھو گی' فون کے ذریعے بھی نہیں' سمجھ گئیں۔"

"سمجھ گئی" کیرولین نے مردہ سی آواز میں کہا "لیکن اگر کوئی فون آ جائے تو —"

"تم فون ریسیو نہیں کرو گی۔ اگر تم نے میری کسی بھی بات کی خلاف ورزی کی تو مجھے اس کی اطلاع ہو جائے گی۔"

"م — میں کوئی خلاف ورزی نہیں کروں گی لیکن جب میں واپس جاؤں گی تو مجھ سے تمہارے بارے میں پوچھا جائے گا —"

"ان سے کہہ دینا کہ میں نے رات اس کمرے میں تمہارے ساتھ گزاری تھی۔ کس طرح گزاری' یہ تمہاری مرضی پر ہے۔"

"تمہارے عزائم مجھے اچھے نہیں معلوم ہو رہے۔ تم انہیں دھوکے میں رکھنا چاہ رہے ہو کہ رات بھر —" کیرولین خاموش ہو کر فون کی طرف دیکھنے لگی جس کی گھنٹی بج رہی تھی۔

میں نے آگے بڑھ کر ریسیور اٹھا لیا۔ دوسری طرف بڈ تھا۔ میری آواز پہچاننے کے بعد اس نے کہا "وہ اسکائی لین کے بنگلہ نمبر ۸۴ میں گیا ہے۔"

"وہ کون؟" میں نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"وہی جو تمہارے کمرے سے نکلا تھا۔ اسے صحیح سلامت نکلتے دیکھ کر میرے تو ہوش ہی اڑ گئے تھے۔ میں سمجھا تھا کہ کہیں خدا نخواستہ اس کے ہاتھوں —"

"تم جانتے ہو وہ کون ہے؟" میں نے بڈ کی بات کاٹ کر کہا۔

"کمرے سے نکلتے وقت وہ میک اپ میں نہیں تھا۔ میں نے اس کی ایک ہی جھلک دیکھی تھی لیکن میں اسے پہچان گیا۔ کمرے سے نکلتے ہی اس نے اپنے چہرے پر ایک ماسک پہن لیا تھا۔"

"تم کہاں سے بات کر رہے ہو؟"

"میں ہوٹل میں واپس آ چکا ہوں" بڈ نے شرارت آمیز لہجے میں کہا "میں نے سوچا تمہیں مطلع کر دوں اس لئے کہ ایک حسین و جمیل لڑکی —"

"بکواس مت کرو۔ میں آ رہا ہوں۔"

فون بند کر کے میں کیرولین کی طرف مڑا "میں جا رہا ہوں کیرولین! میری ہدایات یاد رکھنا۔ خلاف ورزی کی صورت میں کسی بھی بات کی ضمانت نہیں دے سکوں گا۔"

وہاں سے نکل کر میں تہذیب کے کمرے میں پہنچا "تم تو دھماکے کرتے پھر رہے ہو" تہذیب نے مجھے دیکھتے ہی کہا "ایک ہی جھٹکے میں رینڈل کو بل سے باہر نکال لائے۔"

"یہ تمہاری مادام کلارا تو کہہ رہی تھیں کہ رینڈل چھپا چھپا پھر رہا ہو گا" میں نے کہا۔

"اور تم نے کہا تھا کہ وہ تمہاری گھات میں ہو گا" کلارا نے ہنس کر کہا "مجھے اعتراف ہے کہ میرا تجزیہ غلط اور تمہارا درست ثابت ہوا مگر تم اسے اتنی جلدی بل سے نکالنے میں کیسے کامیاب ہو گئے؟"

"کسی سپر ایگل کا بے نقاب ہو جانا مذاق نہیں ہے۔ میلی نوف نے پہلی فرصت میں رینڈل کو اس سانحے سے آگاہ کیا اور وہ فوراً ہی یہاں دوڑا چلا آیا۔"

"لیکن مجھے تو اس بات پر حیرت ہے کہ نہ تمہیں کوئی نقصان پہنچا اور نہ اسے" ڈیوڈ ریان نے کہا "سمجھ میں نہیں آیا کہ یہ کس قسم کی دشمنی ہے۔ تم نے اسے کیوں نکل جانے دیا؟"

"چیف اس قسم کی عنایات کرنے کے اسپیشلسٹ ہیں" بڈ بولا۔

"مگر رینڈل تو نہیں ہے۔ وہ تو ایک سفاک شخص ہے جس کی لغت میں رحم کا لفظ ہے ہی نہیں۔" ڈیوڈ نے کہا۔

"اس کا جواب تو چیف ہی دے سکتے ہیں۔"

"اس وقت اس کے نزدیک اہم ترین بات یہ ہے کہ جس طرح بھی ممکن ہو ایس ون کو تحفظ فراہم کیا جائے —"

"تم تو پہلے ہی کہہ رہے تھے کہ گوٹے بل میں میلی نوف کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے" کلارا نے کہا۔

"رینڈل کو تو اس بات کا علم نہیں تھا۔ وہ تو یہی سمجھ رہا تھا کہ میں ہر مصلحت بالائے طاق رکھ کر میلی نوف کو ٹھکانے لگا دوں گا اس لئے وہ بوکھلاہٹ کے عالم میں میرے پاس آ گیا۔ میرا اندازہ ہے کہ اس نے اپنی حفاظت کے لئے غیر معمولی انتظامات کر رکھے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تھے۔"

"اس لئے تم نے اسے چھوڑ دیا" کلارا نے پوچھا۔

"نہیں' میں اس کے حفاظتی انتظامات سے خوف زدہ نہیں تھا بلکہ اسے اس طرح چھوڑ دینے کا مقصد اس پر اپنی برتری ثابت کرنا تھا۔"

"اس قسم کے نظریات نہایت احمقانہ ہوتے ہیں" ڈیوڈ ریان نے کہا "کیا اس نے تمہارے ساتھ کبھی کوئی رعایت کی؟"

"اسے یہ احساس دلانا ضروری تھا کہ وہ برتر نہیں ہے۔ میں اسے احساس کمتری میں مبتلا کر کے مارنا چاہتا ہوں۔ اسے اندھیرے سے روشنی میں لے آنا ہی ایک بڑا کارنامہ ہے" میں نے کہا پھر تہذیب کی طرف متوجہ ہو گیا "اب تم بتاؤ کہ اس طرف کیا صورت حال ہے۔"

"میں علی گروپ کے اراکین کو میدان عمل میں لے آئی ہوں۔ ریجنل کی نگرانی کرنا آسان کام نہیں ہے۔"

"تم ٹھیک کہہ رہی ہو تہذیب! اس کی ہر نقل و حرکت ہمارے علم میں ہونی چاہئے۔"

"اس خیال سے میں نے ریجنل کی نگرانی پر علی گروپ کے تمام اراکین کو مامور کر دیا ہے۔ سب کی ڈیوٹیاں مقرر کر دی گئی ہیں۔"

میں نے تہذیب ا ملکم ایکس کو انچارج بنایا تھا اور اس نے بڑی خوب صورتی سے معاملات کو ہینڈل کیا تھا۔

"کل صبح سب سے پہلا کام یہ کرو کہ اسکائی لین کے بنگلہ ۸۴ کے بارے میں معلومات حاصل کرو" میں نے بڈ سے کہا "یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ وہ مکان کس کی ملکیت ہے' اگر کرائے پر دیا گیا ہے تو کب اور کسے کرائے پر دیا گیا ہے۔"

○☆○

"خانہ بدوشوں کی سی زندگی بسر کرتے تمہیں ایک عرصہ ہو گیا۔ اب تمہیں اپنا طرزِ زندگی تبدیل کر لینا چاہئے" ناشتے کی میز پر کیتھی براؤن نے مجھ سے کہا۔ میں اور تہذیب رات کو ہی ہوٹل سے واپس آ گئے تھے جبکہ بڈ ہوٹل میں ہی رہ گیا تھا۔ ڈیوڈ اور کلارا کے ساتھ۔

"میں سمجھا نہیں" میں نے حیرت سے پلکیں جھپکائیں "خانہ بدوشی سے تمہاری کیا مراد ہے اور تم میرے طرزِ زندگی میں کس قسم کی تبدیلی دیکھنا چاہتی ہو؟"

"تمہارا کہیں ٹھکانا ہونا چاہئے۔ یہ بھی کوئی زندگی ہے کہ آج اس ملک میں کل اس ملک میں۔"

"تو یوں کہو کہ اب تم ہماری روز روز کی آمد سے تنگ آ چکی ہو" میں نے معنی خیز لہجے میں کہا اور کیتھی براؤن بری طرح جھینپ گئی۔

"تم غلط سمجھ رہے ہو۔ میں تو تمہارے بھلے کو کہہ رہی تھی۔ نہیں مانتے تو تمہاری مرضی۔"

"جو کچھ کہنا ہے وضاحت سے کہو نا۔ کہیں زمین لے لوں' کوئی مکان بنا لوں یا اپنا کوئی کاروبار وغیرہ شروع کر دوں؟"

جنرل ٹیرس اور تہذیب بڑی دلچسپی سے ہماری باتیں سن رہے تھے۔ دونوں میں سے کسی نے بھی دخل اندازی کرنے کی کوشش نہیں کی تھی۔

"دیکھو مکان بنانا کوئی کمال نہیں ہے۔ مکان تو سب ہی بنا لیتے ہیں' کمال تو گھر بنانا ہے۔"

"غالباً تم یہ کہنا چاہ رہی ہو کہ میں گھر بسا لوں' کیوں؟"

"ہاں" کیتھی نے اطمینان کی ایک طویل سانس لی "میں یہی کہنا چاہ رہی تھی۔ آدمی کو اپنے لئے بھی تو کچھ وقت نکالنا چاہئے"

"تمہیں اس مشورے پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہئے" جنرل ٹیرس نے کہا "کیتھی براؤن کبھی کبھی تو عقل مندی کی بات کرتی ہے۔ کوئی اسے بھی نہ سنے تو بڑی بدقسمتی کی بات ہے۔"

"وہ شخص اپنے لئے کیسے وقت نکال سکتا ہے جنرل جو خود کو کسی بڑے مقصد کے لئے وقف کر چکا ہو" میں نے ایک ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔

"تم ہمیشہ یہی بات کہہ کر جان چھڑا لیتے ہو مگر آج ہم تمہیں نہیں چھوڑیں گے" جنرل نے کہا۔

"تمہارے عزائم مجھے اچھے نظر نہیں آ رہے" میں نے تشویش ناک لہجے میں کہا "ایسا معلوم ہو رہا ہے جیسے آج تم زبردستی میری شادی کرا دو گے" تہذیب ہمارے باتیں سن کر سرخ ہوئی جا رہی تھی مگر یوں لگ رہا تھا جیسے کسی کو اس کی پروا ہی نہ ہو۔

"ہم زبردستی تمہاری شادی نہیں کرائیں گے بلکہ زبردستی تم سے ہاں کرائیں گے" کیتھی براؤن نے کہا۔ جنرل کی شہ پا کر وہ شیر ہو گئی تھی۔

"تو میں نے انکار کب کیا ہے؟" میں نے سنجیدگی سے کہا "رضامند کرنا ہے تو اپنی سہیلی کو کرو۔"

"یہ دونوں ہی ایک جیسے ہیں کیتھی! ان سے مغزماری کرنا بے کار ہے" جنرل ٹیرس نے کہا۔

"آج میں فیصلہ کر کے چھوڑوں گی" کیتھی نے غصیلے لہجے میں کہا "یہ لوگ ہر بار ٹال مٹول کر جاتے ہیں۔"

"اللہ خیر کرے" میں نے ہنس کر کہا "شاید اس کو کہتے ہیں بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی۔"

"بولو تہذیب! تمہارے کیا ارادے ہیں؟" کیتھی نے تہذیب سے کہا "علی تو تیار ہے اور اس نے فیصلہ تم پر چھوڑا ہے۔"

"اور میں فیصلہ علی پر چھوڑتی ہوں" تہذیب نے شرماتے ہوئے کہا اور میں سناٹے میں آ گیا۔ اس ایک جملے میں بہت کچھ تھا۔ وہ بھی جسے بیان نہیں کیا جا سکتا۔

"میں تم سے کہہ رہا تھا کہ ان دونوں کے ساتھ مغزماری

کرنے سے کچھ حاصل نہیں ہو گا۔ یہ یونہی ایک دوسرے کی آڑ لیتے رہیں گے۔ جب آدمی کو کچھ کرنا نہ ہو تو وہ دوسرے پر بات ڈال کر اپنی جان چھڑا لیتا ہے۔"

جنرل ٹیرس کا کہنا بھی درست تھا مگر اس نے تہذیب کے لہجے پر غور نہیں کیا تھا۔ اس کے انداز پر توجہ نہیں دی تھی۔ بات ایک ہی ہوتی ہے اس کے کہنے کے انداز مختلف ہوتے ہیں۔ ہر انداز میں بات کا مطلب تبدیل ہو جاتا ہے۔ تہذیب نے جو بات کہی تھی اس کا مطلب صرف میں سمجھ پایا تھا۔ جنرل ٹیرس اور کیتھی براؤن محروم رہے تھے۔ اس موضوع پر میرے اور تہذیب کے درمیان بارہا بات چیت ہوئی تھی مگر آج میری آنکھیں کھل گئی تھیں' اس کے جذبات کی شدت کا اندازہ آج ہوا تھا لیکن اس نے کبھی مجھ پر ظاہر نہیں ہونے دیا تھا کہ وہ میری خاطر کتنی بڑی قربانی دے رہی ہے۔ اپنے ارمانوں' آرزوؤں اور تمناؤں کی قربانی۔

"تہذیب نے اپنی رضامندی ظاہر کر دی ہے علی!" کیتھی براؤن نے جنگجویانہ انداز میں کہا "اب بولو تم کیا کہتے ہو؟"

"ایک بار پہلے بھی یہ کوشش ناکام ہو چکی ہے کیتھی!" میں نے سنجیدگی سے کہا "جب ہیوسٹن میں عین اس وقت جب ہماری شادی ہونے والی تھی......"

"مجھے معلوم ہے" کیتھی نے میری بات کاٹ کر کہا "ولیو ہاورڈ نے عین موقع پر تہذیب کو اغوا کرا لیا تھا لیکن اس موقع پر اس واقعے کا تذکرہ کرنے کا کیا مقصد ہے؟"

"اس وقت ولیو ہاورڈ تھا اور اب اس کا چیلا ریجنل ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ تاریخ خود کو دہرائے اور میں ایک بار پھر کسی بڑی مشکل میں پھنس جاؤں۔"

"یہ تو جان بچانے والی باتیں ہیں" کیتھی نے کہا "جب آدمی کو کوئی کام نہیں کرنا ہوتا تو وہ اس قسم کے ہزاروں بہانے گھڑ لیتا ہے۔"

"علی کا موقف درست ہے کیتھی!" جنرل ٹیرس بولا "اس وقت علی کو اپنی توانائیاں ریجنل کے خلاف کام کرنے پر مرکوز رکھنے کی ضرورت ہے۔ ریجنل سے نمٹنے کے بعد میں تمہارے ساتھ مل کر علی پر دباؤ ڈالوں گا۔"

"میں یہ بات نہیں مانتی" کیتھی نے ہٹ دھرمی سے کہا "علی کا طریقہ کار دنیا سے نرالا ہے۔ اس نے ہمیشہ ولیو ہاورڈ کو ڈھیل دی اور اب ریجنل کے ساتھ بھی یہی کر رہا ہے اگر یہ صورت حال جاری رہی تو برسوں یوں ہی گزر جائیں گے اور کچھ نہیں ہو گا۔"

"کیتھی تو بڑی زبردست وکیل ہے" جنرل ٹیرس نے ہنس کر کہا "اس کے دلائل کو رد کرنا آسان نہیں ہے۔ اب تم بتاؤ ان دلائل کا توڑ کس طرح کرو گے؟"

"قبر کا حال تو مردہ ہی بہتر جانتا ہے جنرل!" میں نے ایک ٹھنڈی سانس لے کر کہا "دور بیٹھ کر دوسروں پر تنقید کرنا بہت آسان بلکہ سب سے آسان کام ہے۔ جب اونٹ پہاڑ تلے آتا ہے تب اسے اپنی حقیقت کا ادراک ہوتا ہے۔"

"یہ کیا بات ہوئی؟" کیتھی حیرت سے منہ پھاڑ کر رہ گئی۔

"ریجنل کوئی حلوہ نہیں ہے" میں نے کہا "اس پر ہاتھ ڈالنے کے لئے لمبی منصوبہ بندی کرنی پڑے گی۔"

"یہی تو میں بھی کہہ رہی ہوں" کیتھی نے ناصحانہ انداز میں کہا "جب وہ تمہارے سامنے آیا تو تم نے اسے چھوڑ دیا اور اب بیٹھے منصوبہ بندیاں کرتے رہو گے۔"

"اگر اس پر ہاتھ ڈالنا اتنا ہی آسان ہوتا مادام کیتھی براؤن تو میں کل رات اسے یوں نہ نکل جانے دیتا" میں نے تلخی سے کہا "یہ وہ بات ہے جس کی میں وضاحت نہیں کر سکتا۔"

تہذیب نے چونک کر میری طرف دیکھا "ایسی کون سی بات ہے جس کی وضاحت کرنا تمہیں دشوار معلوم ہو رہا ہے؟" اس نے پوچھا۔

"اس سلسلے میں عقلی دلائل یہ ہیں کہ ریجنل کوئی معمولی آدمی نہیں ہے۔ وہ میری غیر معمولی صلاحیتوں سے نہ صرف واقف ہے بلکہ ان کا چشم دید گواہ بھی ہے۔ اس کے باوجود بھی وہ میرے پاس چلا آیا جبکہ یہ کام وہ کسی اور سے بھی لے سکتا تھا۔ سوال یہ ہے کہ اس نے ایسا کیوں کیا۔ اس کا سادہ سا جواب یہ ہے کہ اس نے پوری طرح مطمئن ہونے کے بعد ہی یہ قدم اٹھایا تھا اور ایسے میں اس پر ہاتھ ڈالنا خطرے سے خالی نہیں تھا۔"

"صرف اس ایک بنیاد پر تم نے اس پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش ہی نہیں کی" کیتھی براؤن نے حیرت سے کہا "تم تو خطرات سے کھیل کر خوش ہوتے ہو۔ ایک کوشش کر لینے میں حرج ہی کیا تھا۔ ممکن تھا وہ تمہارے قابو میں آ ہی جاتا؟"

"ہر بات کا اپنا ایک موقع ہوتا ہے کیتھی براؤن! ایک موقع وہ ہوتا ہے جب ہم کہتے ہیں کہ ایک کوشش کر لینے میں کیا حرج ہے۔ دوسرا موقع وہ ہوتا ہے جب ہم کہتے ہیں کہ چانس لینا خطرے سے خالی نہیں ہوتا۔ زندگی میں وہی لوگ کامیاب ہوتے ہیں جو صحیح موقع پر صحیح قدم اٹھاتے ہیں۔ غلط قدم اٹھانے والے یا تو زندگی بھر ناکام رہتے ہیں یا پھر کوئی غلط قدم انہیں زندگی سے محروم کر دیتا ہے۔"

"میں وہ بات جاننے کی متمنی ہوں جس کی وضاحت کرنا تمہارے لئے دشوار ہے" تہذیب نے کہا۔

جواب دینے سے قبل میں نے تہذیب کو غور سے دیکھا "وہ بات یہ ہے تہذیب کہ مجھے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اگر میں نے ریجنل پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی تو اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھوں گا۔"

میرا جواب سن کر تہذیب اچھل پڑی۔ کیتھی براؤن نے چونک کر مجھے دیکھا۔ جنرل ٹیرس کے چہرے پر بھی حیرت کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تاثرات ابھر آئے تھے "کہیں ایسا تو نہیں کہ تم نے جان چھڑانے کے لئے یہ بات کہی ہو" چند لمحے بعد کیتھی براؤن نے لب کشائی کی۔

"کیسی باتیں کررہی ہو کیتھی!" جنرل ٹیرس بولا "جب یہ بات علی کہہ رہا ہے تو اس پر شبہ کرنا گناہ ہے۔"

"ہاں جنرل!" تہذیب نے کہا "یہ بات اب تک علی نے مجھے بھی نہیں بتائی تھی۔"

"ایسی بات بتانے سے کیا فائدہ تھا تہذیب جس کی میں خود کوئی وضاحت نہیں کرسکتا۔ بس مجھے اتنا معلوم ہے کہ میرے احساسات مجھے دھوکا نہیں دے رہے تھے۔ مجھے یوں محسوس ہورہا تھا جیسے اصل خطرہ بیرونی رخ پر کھلنے والی کھڑکی کی طرف سے ہے۔ میں نے رینڈل سے اس کا اظہار بھی کیا تھا اور جواب میں اس کے چہرے پر جو تاثرات ابھرے ان کی روشنی میں میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ میرا شبہ غلط نہیں تھا۔ وہ ایک ہارا ہوا جواری تھا اور ہارا ہوا جواری بہت خطرناک ہوتا ہے۔ رینڈل کی ساکھ داؤ پر لگی ہوئی تھی اگر میں میلی نوف کو رعایت دینے پر تیار نہ ہوتا تو وہ اپنی جان کی پروا بھی نہ کرتا۔"

"تم نے اس کے بعد سے اب تک بھی اس پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش نہیں کی" کیتھی نے کہا "تمہارے اس رویّے کو کیا کہا جائے گا۔"

"میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ اس پر ہاتھ ڈالنے کے لئے منصوبہ بندی کرنی پڑے گی۔ اس کا نام رینڈل ہے۔ وہ اسکائی لین کے چوراسی نمبر بنگلے میں ہماری آمد کا منتظر نہیں بیٹھا ہوگا کہ ہم آئیں اور اسے گرفتار کرلیں۔ خاص طور پر اس صورت میں کہ یہ گوٹے بل ہے اور وہ یہاں میرے اختیارات سے بخوبی واقف ہے۔"

"مجھے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے اس معاملے میں کیتھی حق بجانب ہے اور تم زیادتی کے مرتکب ہورہے ہو" جنرل ٹیرس بولا "اگر تم اس انداز میں سوچتے رہے تو رینڈل کے خلاف کچھ نہیں کرسکو گے اور وہ ہمیشہ آزاد گھومتا رہے گا۔"

"تمہارے خیال میں مجھے کیا کرنا چاہئے؟" میں نے مسکرا کر کہا۔

"جب تمہیں علم ہے کہ وہ کس جگہ مقیم ہے تو تمہیں وہاں چھاپا مارنا چاہئے" جنرل نے کہا۔

"چونکہ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا اس لئے یہ قدم میں تو نہیں اٹھا سکتا۔"

"میرا خیال ہے جنرل کا کہنا درست ہے" تہذیب بولی "اس وقت وہ ہماری نگاہوں کے سامنے ہے۔ دوبارہ غائب ہوگیا تو اسے کہاں ڈھونڈتے پھریں گے؟"

"جب ایک آدمی کے خلاف تین آدمی ہم خیال ہوجائیں تو ایک آدمی بھلا کیا کرسکتا ہے" میں نے ہنس کر کہا "لہٰذا تم لوگوں کو اختیار ہے۔ اس موقع پر جو مناسب سمجھتے ہو کرو۔"

اس کے بعد ان تینوں میں بحث شروع ہوگئی۔ بحث اس بات پر ہورہی تھی کہ رینڈل کی گرفتاری کے لئے کیا طریقہ اختیار کیا جائے۔ تینوں مختلف تجاویز پیش کررہے تھے۔ جب کافی دیر تک وہ کسی ایک بات پر متفق نہ ہوسکے تو مجھے دخل دینا پڑا۔

"تم لوگوں نے اس مسئلے کو اس قدر پیچیدہ کیوں بنالیا" میں نے کہا "سرچ وارنٹ کے ساتھ چند آدمی جاکر وہاں کی تلاشی لے لیں۔"

"اور اگر ہمارے خلاف مزاحمت کی گئی تو....؟" جنرل نے کہا۔

"مزاحمت کی قسمیں ہوتی ہیں جنرل!" میں نے سنجیدگی سے کہا "اور میرا خیال ہے حکومت ہر قسم کی مزاحمت سے نمٹنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔"

میری بات پر جنرل کچھ جھینپ سا گیا "ٹھیک ہے' میں انتظامات کرتا ہوں۔"

پھر ایک گھنٹے کے اندر اندر تمام تیاریاں مکمل ہوگئیں۔ پولیس نے پورے علاقے کو گھیرے میں لے لیا تھا اور اب اسکائی لین کے علاقے سے نہ کوئی باہر جاسکتا تھا اور نہ وہاں داخل ہوسکتا تھا۔

"چلو" تہذیب نے مجھ سے کہا۔

"میں" میں نے حیرت سے کہا "میں بھلا وہاں جاکر کیا کروں گا!"

"اچھا ٹھیک ہے" تہذیب نے روٹھے ہوئے انداز میں کہا "آئندہ میں بھی اسی قسم کا جواب دیا کروں گی۔"

"اوہو تم تو ناراض ہوگئیں" میں نے گڑبڑا کر کہا "میرا یہ مقصد نہیں تھا۔"

"میں نے کبھی تم سے کوئی سوال کیا ہے؟" تہذیب نے جھنجلا کر کہا "اور تم میری ایک بات بھی نہیں مان سکتے۔"

"اچھا بابا چلو' میں چل رہا ہوں۔"

میں اور تہذیب ایک کار میں صدارتی محل سے نکل آئے۔ اس وقت ہم دونوں ہی میک اپ میں نہیں تھے۔

اسکائی لین کے علاقے کو چاروں طرف سے پولیس نے گھیر رکھا تھا۔ ایسا معلوم ہورہا تھا جیسے علاقے میں ڈاکوؤں کا کوئی اڈہ ہو جس کی سرکوبی کرنے کا معرکہ درپیش ہو تاہم ہمیں بنگلہ نمبر ۸۴ تک پہنچنے میں زیادہ وقت نہیں ہوئی۔ وہ لوگ ہمارا ہی انتظار کررہے تھے۔

"اب یہاں مجھ سے کچھ مت پوچھنا" میں نے تہذیب سے کہا "سب کچھ تمہیں خود کرنا ہوگا۔"

تہذیب نے تفہیمی انداز میں سر ہلایا اور پھر ہم دونوں گاڑی

سے اتر آئے۔ سادہ لباس میں ایک شخص نے ہمارا استقبال کیا تھا۔ یہ چھاپا غالباً اس کی نگرانی میں مارا جارہا تھا۔

"مجھے آپ کے چارج میں دیا گیا ہے میڈم ایکس" اس شخص نے نہایت سنجیدگی سے کہا "ہمارے پاس سرچ وارنٹ موجود ہے اگر آپ کہیں تو میں اپنے جوانوں کو نزدیک بلالوں؟"

"انہیں دور ہی رہنے دو" تہذیب نے کہا "ضرورت پڑی تو ہم انہیں نزدیک بلالیں گے۔"

اس کے بعد ہم تین افراد آگے بڑھے۔ تہذیب نے خود کال بیل کا بٹن دبایا تھا۔ دروازہ کھلنے میں ذرا دیر لگی۔ اس دیر کی وجہ سے تہذیب اور سادہ لباس والے کے انداز میں بے چینی محسوس ہونے لگی مگر میں اطمینان سے اپنی جگہ کھڑا تھا۔ یہ الگ بات ہے کہ میں ہر قسم کی صورت حال سے نمٹنے کے لئے پوری طرح تیار تھا۔ ضروری نہیں تھا کہ میرا اندازہ ہی درست ثابت ہو۔

دروازہ کھلنے میں چند منٹ لگے۔ اس دوران تہذیب نے کوئی چار مرتبہ گھنٹی بجائی تھی اور پھر قریب تھا کہ وہ بنگلے میں داخل ہونے کے لئے کوئی اور حکم جاری کردیتی لیکن عین اس وقت بنگلے کا دروازہ کھلتا نظر آیا۔ دروازے میں سے سفید بالوں والا ایک معمر شخص نکل کر گیٹ کی طرف آتا دکھائی دے رہا تھا۔ میں اتنی دور سے بھی اندازہ کرسکتا تھا کہ اس کی عمر ساٹھ برس سے تو ہرگز کم نہیں ہوسکتی۔ اس نے شب خوابی کا لباس پہن رکھا تھا اور آنکھوں پر چشمہ تھا جس کے شیشے خاصے موٹے تھے۔

گیٹ کی ذیلی کھڑکی کھول کر وہ شخص باہر نکل آیا۔ اس کے چہرے پر جھریاں ہی جھریاں نظر آرہی تھیں اور اس کی عمر ستر سال سے کم ہرگز نہیں تھی۔ یہ اور بات ہے کہ وہ اتنا کمزور نہیں لگ رہا تھا جتنا کہ لوگ اس عمر میں ہوجایا کرتے ہیں۔

اس نے بڑی حیرت سے ہم لوگوں کو دیکھا پھر بڑی شائستگی سے بولا "فرمایئے' آپ کو کس سے ملنا ہے؟"

تہذیب نے سرچ وارنٹ اس کی طرف بڑھایا "ہمیں آپ کے بنگلے کی تلاشی لینی ہے۔"

اس نے کچھ کہے بغیر سرچ وارنٹ تہذیب سے لیا اور سرسری نظر ڈالنے کے بعد تہذیب کو واپس کرتے ہوئے بولا "مجھے حیرت ہے کہ میرے بنگلے کی تلاشی کی کیا ضرورت پیش آگئی تاہم میں سرکاری کام میں تو مداخلت نہیں کرسکتا۔ تشریف لایئے۔"

ہم لوگ اس کے عقب میں اندر داخل ہوگئے۔ تہذیب کے کہنے پر چند سادہ لباس والے اور آگئے تھے۔

"کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ آپ لوگ تلاشی کس لئے لینا چاہتے ہیں؟" بوڑھے نے پوچھا۔

"ہمیں اطلاع ملی ہے کہ یہاں ایک ایسا شخص روپوش ہے جو اسٹیٹ کا مجرم ہے" تہذیب نے کہا۔

"حیرت ہے" بوڑھا بڑبڑایا "میرے علاوہ یہاں صرف میرا بیٹا رہتا ہے۔ کوئی ملازم تک نہیں ہے۔"

"آپ کا بیٹا کہاں ہے اور دروازہ کھلنے میں اتنی دیر کیوں لگی؟" تہذیب نے پولیس والوں کے سے انداز میں جرح کی۔

"میرا بیٹا سو رہا ہے۔ ہم لوگوں نے رات وی سی آر پر دو انگریزی فلمیں دیکھی تھیں۔ آج چھٹی ہے نا اور پھر رات ہم دیر سے سوئے تھے اس لئے اس کی آنکھ نہیں کھلی۔ وہ اپنی خواب گاہ میں ہوگا۔ میں اٹھ چکا تھا مگر ٹوائلٹ میں تھا اس لئے دروازہ کھلنے میں تاخیر ہوئی۔"

چند منٹ کے اندر اندر پورے بنگلے کو الٹ پلٹ دیا گیا۔ میں نے بھی تہذیب کے ساتھ مل کر تلاشی کے کام کی نگرانی کی مگران دونوں کے سوا وہاں کوئی ہوتا تو ملتا۔ بوڑھے کا بیٹا اٹھ گیا تھا اور خاصا برافروختہ تھا۔ بوڑھا مسلسل اسے پُرسکون رہنے کی تلقین کئے جارہا تھا۔ تہذیب اس ناکامی پر جھنجلائی ہوئی نظر آرہی تھی اور اس نے ان دونوں پر سوالات کی بوچھاڑ کردی تھی۔ وہ تو خیریت ہوئی کہ دونوں باپ بیٹوں کی جسمانی ساخت رینڈل سے بہت مختلف تھی ورنہ یہ بھی ہوسکتا تھا کہ وہ ان پر میک اپ ہونے کا شبہ کر بیٹھتی۔

"اب ان کا پیچھا چھوڑو تہذیب!" میں نے دھیمی آواز میں کہا "تم ان سے کچھ معلوم نہیں کرسکو گی۔"

"میں اس آپریشن کی انچارج ہوں اور مجھے یقین ہے کہ یہ دونوں کچھ نہ کچھ ضرور جانتے ہیں" تہذیب نے کہا۔

میں تہذیب کو علیحدگی میں لے گیا اور اس سے کہا "تمہارا اندازہ درست ہے۔ یہ دونوں ضرور کچھ نہ کچھ جانتے ہیں مگر مجھے یقین ہے کہ یہ ہمیں کام کی کوئی بات نہیں بتاسکیں گے۔"

"کیوں؟" تہذیب نے کہا۔

"اس لئے کہ انہیں کام کی کوئی بات معلوم ہی نہیں ہوگی۔"

"کچھ بھی ہو میں انہیں چھوڑوں گی نہیں" تہذیب نے قطعیت کے ساتھ کہا۔

"کیوں خواہ مخواہ وقت ضائع کرتی ہو" میں نے کہا "ویسے ان سے مغزماری کرنے کے بجائے کار پر توجہ دو۔ اگر کل رات کے بعد کار استعمال نہیں ہوئی تو اس میں سے رینڈل کی انگلیوں کے نشانات مل جائیں گے اور یہاں کار کی چابی بھی اہم ہے۔"

"ٹھیک ہے' میں سمجھ گئی" تہذیب نے جوشیلے لہجے میں کہا اور پلٹ کر دوبارہ ان دونوں کے پاس پہنچ گئی "یہ کار کس کی ملکیت ہے؟" تہذیب نے باری باری ان دونوں کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ابھی تو آپ کو کسی مجرم کی تلاش تھی" بیٹے نے چڑچڑے انداز میں کہا "یکایک کار سے کیوں دلچسپی پیدا ہوگئی؟"

"جو کچھ پوچھا جارہا ہے اس کا جواب دو" تہذیب نے سخت لہجے میں کہا۔

"یہ کار میری ملکیت ہے" اس نے بھنّا کر کہا "لیکن آپ کو اس کار سے کیا غرض ہے۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"آخری بار یہ کار کب استعمال کی گئی تھی؟" تہذیب نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"کل شام چھ بجے میں آفس سے اس کار پر واپس آیا تھا۔ اس کے بعد سے یہ یہیں کھڑی ہے۔"

"اور اس کی چابیاں؟"

"میرے کمرے میں سائڈ ٹیبل پر پڑی ہیں" اس نے ناگواری سے کہا۔

"ٹھیک ہے" تہذیب سادہ لباس والے کی طرف مڑی "کار اور کار کی چابیوں سے نشانات اٹھانے ہیں۔"

"بہت بہتر میڈم" سادہ لباس والے نے کہا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔ میں نے محسوس کیا تھا کہ بوڑھے اور اس کے بیٹے دونوں کے چہروں پر گھبراہٹ کے آثار نظر آنے لگے ہیں۔

"آخر معاملہ کیا ہے۔ آپ لوگ تو اس طرح تفتیش کر رہے ہیں جیسے کسی بہت بڑے مجرم کا معاملہ ہو۔"

"یہ اس سے بھی بہت بڑے مجرم کا معاملہ ہے جتنا تم تصوّر کر سکتے ہو" تہذیب نے کہا۔

ان دونوں کے چہروں کے رنگ اڑ گئے تھے اور وہ خوف زدہ نظروں سے یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے۔ پھر باپ بیٹے کے درمیان آنکھوں ہی آنکھوں میں کچھ اشارے ہوئے اور بوڑھے نے تہذیب سے کہا "مجھے تم سے کچھ کہنا ہے۔"

"جی فرمایئے" تہذیب نے کہا۔

"یہاں..... یہاں نہیں' علیحدگی میں" بوڑھے نے جھجکتے ہوئے کہا۔

"علیحدگی میں کوئی بات نہیں ہوگی" تہذیب خشک لہجے میں بولی "جو کچھ بھی کہنا ہے یہیں کہہ دیجئے۔"

"بری بات ہے تہذیب!" میں نے دخل اندازی کی "ان کی بات سن لینے میں کیا حرج ہے؟"

"میں نہیں چاہتی کہ مجھے علیحدگی میں رشوت کی پیش کش کی جائے" تہذیب نے بے رخی سے جواب دیا۔

"آپ میرے ساتھ آئیں محترم" میں نے کہا "اور جو کچھ کہنا ہے مجھ سے کہیں۔"

بوڑھا مجھے ڈرائنگ روم میں لے آیا "وہ..... وہ لڑکی انچارج معلوم ہوتی ہے....."

"آپ اسے چھوڑیں اور یہ بتائیں کہ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟"

"ہم عزت دار لوگ ہیں بیٹا! ہمیں نہیں معلوم تھا کہ وہ شخص کسی جرم میں حکومت کو مطلوب ہے۔ اس نے تو خود کو مظلوم ظاہر کر کے ہم سے مدد طلب کی تھی۔"

"سوال یہ ہے کہ آپ لوگوں نے اپنی کار ایک اجنبی کے حوالے کس طرح کر دی؟"

"اس نے ایک شخص کا نام لیا تھا جو میرے بیٹے کا دوست ہے۔ ہمارا جرم صرف اتنا ہے کہ ہم اس کی باتوں میں آ گئے۔"

میں بوڑھے کو بغور دیکھ رہا تھا۔ اس کی آنکھوں سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ اس نے جھوٹ نہیں بولا۔

"پھر وہ شخص کہاں چلا گیا؟" میں نے اچانک سوال کیا۔

"وہ رات گئے واپس آیا تھا۔ اس نے چابیاں میرے بیٹے کے حوالے کیں اور اسے بتایا کہ اس کے دشمن اب بھی اس کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ ممکن ہے وہ یہاں آ کر بھی پوچھ گچھ کریں۔ بس اس نے اتنا کہا اور اس کے بعد عقبی دیوار سے کود کر فرار ہو گیا۔"

"آپ کو اس بات سے خوف محسوس نہیں ہوا کہ اس کے دشمن آپ کے گھر آئیں گے۔ ممکن ہے وہ آپ کو بھی کوئی نقصان پہنچا دیتے۔"

"نہیں..... میں خوف زدہ نہیں ہوا۔ مجھے جرائم پیشہ لوگوں سے کبھی خوف محسوس نہیں ہوا۔ میں نے ہمیشہ صاف ستھری زندگی گزاری ہے میں کیوں کسی سے ڈروں۔ کاش مجھے معلوم ہوتا کہ جس شخص کی میں مدد کر رہا ہوں....."

"کوئی بات نہیں جناب! کبھی کبھی ایسا بھی ہو جاتا ہے کہ ہم کسی شخص کے ہاتھوں بے وقوف بن جاتے ہیں۔"

"جو ہونا تھا وہ تو ہو چکا بیٹے مگر اب ہم لوگوں کی عزت تمہارے ہاتھ ہے۔ میں اپنی عمر بھر کی جمع پونجی....."

"اب تک تو آپ نے کوئی جرم نہیں کیا تھا مگر رشوت کی پیش کش کر کے آپ جرم کر رہے ہیں" میں نے اٹھتے ہوئے کہا "اور اس کا یہ مطلب بھی ہوا کہ میری ساتھی کا اندازہ درست تھا کہ اسے رشوت کی پیش کش کی جائے گی۔"

"مجھے معلوم ہے کہ رشوت دینا جرم ہے" بوڑھے نے شکست خوردہ انداز میں کہا "لیکن جہاں آدمی کی عمر بھر کی بنی بنائی عزت بلاوجہ داؤ پر لگ جائے....."

"کچھ نہیں ہوگا جناب" میں نے اسے تسلی دی "اگر آپ کی بیان کردہ باتیں درست ہیں تو کوئی آپ کی طرف انگلی بھی نہیں اٹھائے گا۔"

○☆○

تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد ہم بے نیل مرام ٹیرس محل کی طرف واپس آ گئے۔ تہذیب کو چپ سی لگ گئی تھی۔ میں نے بھی اسے چھیڑنا مناسب نہیں سمجھا تھا اور یوں ہم خاموشی سے ٹیرس محل پہنچ گئے۔ جنرل ٹیرس اور کیتھی براؤن لاؤنج میں ہمارے منتظر تھے۔

"مجھے اطلاع مل چکی ہے" جنرل ٹیرس نے ہمیں دیکھتے ہی کہا "اور علی تمہارا اندازہ ہی درست ثابت ہوا۔"

کیتھی براؤن تو مارے شرمندگی کے مجھ سے نظریں بھی نہیں ملا رہی تھی۔

"تمہاری شیریں آواز سننے کو کان ترس رہے ہیں۔" میں نے

کیتھی سے شرارت آمیز لہجے میں کہا۔

"اتفاقاً تمہارا اندازہ درست ثابت ہوا تو اترانے لگے" کیتھی نے جھینپ کر کہا۔

"یہ کوئی ایسی خاص بات تو نہیں ہے" تہذیب نے کہا "کامیابی کا ایک امکان تھا تو ہم اسے نظر انداز کیوں کرتے؟"

"اس لئے کہ اس میں ایک قباحت تھی اور ہے" میں نے کہا۔

"وہ کیا؟" تہذیب نے پوچھا۔

"ہماری ناکامی رینڈل کی نظروں سے اوجھل نہیں رہے گی اور اسے خوش ہونے کا موقع ملے گا۔"

تہذیب کے علاوہ جنرل ٹیرس اور کیتھی براؤن نے بھی اس بات سے اتفاق کیا تھا۔

"ارے ہاں' بڈ کا فون آیا تھا" جنرل ٹیرس نے کہا "وہ اسی بنگلہ نمبر ۸۴ کے بارے میں کچھ بتانا چاہ رہا تھا۔"

"اب تو ساری معلومات بے کار ہی ثابت ہوں گی" میں نے طویل سانس لے کر کہا۔

اچانک لاؤنج میں رکھے ہوئے اس ٹیلی فون کی گھنٹی بجی جس کا نمبر ڈائریکٹ تھا۔ اس نمبر پر خاص خاص لوگ ہی فون کیا کرتے تھے۔ ریسیور کیتھی براؤن نے اٹھایا تھا۔

"غالباً بڈ کا ہی فون ہوگا" جنرل ٹیرس نے خیال ظاہر کیا۔

"تمہارے لئے فون ہے" کیتھی براؤن نے ریسیور میری طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

میں نے کیتھی سے ریسیور لے لیا۔ دوسری طرف رینڈل تھا۔

"مجھے افسوس ہے تمہاری بھاگ دوڑ نتیجہ خیز ثابت نہ ہو سکی" اس نے کہا۔

"کبھی یوں بھی ہوتا ہے" میں نے بے پروائی سے کہا۔

"کیا تمہیں امید تھی کہ میں تمہیں وہاں مل جاؤں گا؟" رینڈل نے کہا۔

"نہیں۔"

"پھر تم وہاں کیوں گئے تھے؟"

"میں نے سوچا ایک نظر ڈال لینے میں کیا حرج ہے۔"

"میرا اندازہ بھی یہی تھا" رینڈل نے فاتحانہ انداز میں کہا "اسی لئے میں وہاں رکا نہیں ورنہ اس وقت تمہارے شکنجے میں ہوتا۔ کیا تم میری ذہانت کی داد نہیں دو گے؟"

"ضرور دوں گا۔ لیکن کیا تم نے صرف داد وصول کرنے کے لئے فون کیا ہے؟"

"نہیں..... یہ بتانے کے لئے کہ اب تم خود کو بدترین صورت حال سے نمٹنے کے لئے تیار رکھو۔ تمہارا تصادم براہ راست مجھ سے ہوگا۔"

"اس اطلاع کا شکریہ" میں نے خشک لہجے میں کہا "کچھ اور تو نہیں کہنا؟"

"معلوم ہوتا ہے تم ابھی تک اس زعم میں مبتلا ہو....."

"خدا حافظ" میں نے اس کی بات کاٹ کر کہا اور فون بند کر دیا۔

"کس کا فون تھا؟" تہذیب نے متجسس لہجے میں پوچھا۔

"رینڈل تھا۔ کہہ رہا تھا کہ بنگلہ نمبر ۸۴ پر چھاپا مارنے کا کوئی جواز نہیں تھا۔ میں نے کہا جواز تو نہیں تھا مگر میں نے سوچا ایک نظر دیکھ لینے میں کیا حرج ہے۔ کہنے لگا مجھے اس کا اندازہ تھا اسی لئے وہاں رکا نہیں۔ ایک طرح سے یوں کہہ لو کہ اس نے مجھے اپنی شکست کا احساس دلانے کے لئے فون کیا تھا۔ نیز یہ کہ اس نے مجھے دھمکی بھی دی ہے کہ اب اس کا اور میرا براہ راست تصادم ہوگا۔"

"کس کا کس سے تصادم ہوگا چیف" بڈ کی آواز نے ہم سب کو چونکا دیا جو اسی وقت لاؤنج میں داخل ہوا تھا "اور یہ دنگل کہاں ہوگا۔ میں وی آئی پی کلاس میں بیٹھ کر مقابلہ دیکھوں گا چیف! اخراجات تمہارے ذمے۔"

"کلاس وی آئی پی نہیں ہوا کرتی بڈ! وی آئی پی تو آدمی خود ہوتا ہے۔ یہ کلاس تو ان لوگوں کی وضع کردہ ہے جو احساس کمتری کے مارے ہوئے ہوتے ہیں" میں نے کہا۔

"کیا تشریح کی ہے چیف!" بڈ نے جھوم کر کہا "ایک ہی جملے میں بڈ کو تیسرے درجے کے شہری کی صف سے نکال کر وی آئی پی بنا دیا۔ تم بڑے ہنرمند ہو چیف! باتوں ہی باتوں میں جسے چاہو بھنگی بنا دو اور جسے چاہو شاہ۔"

"ہمیں سنگین صورت حال درپیش ہے بڈ!" تہذیب نے کہا "اور تمہیں مسخراپن سوجھ رہا ہے۔"

"بڈ کو آنکھیں دکھا کر اپنا یہ شوق بھی پورا کر لو میڈم! کل کو تم قسم کھا کر کہہ سکو گی کہ تم نے ایک وی آئی پی کو آنکھیں دکھائی تھیں۔"

"مجھے افسوس ہے علی کہ میری وجہ سے تمہیں رینڈل کے سامنے سبکی اٹھانا پڑی" تہذیب نے بڈ کی بات سنی ان سنی کرتے ہوئے کہا۔

"جو بھی ہوا اچھا ہوا تہذیب! اس ناکامی کی وجہ سے ہمیں ایک بڑا فائدہ ہو گیا۔"

ہماری باتیں سن کر بڈ کے کان کھڑے ہو گئے تھے اور اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ موضوع سے آگاہ ہوئے بغیر اسے واقعی بکواس نہیں شروع کرنی چاہئے تھی۔

"کیا بات ہو گئی چیف!" بڈ نے پلکیں جھپکاتے ہوئے کہا "بڈ کے لائق کوئی خدمت ہو تو بتاؤ۔"

میں نے بڈ کو مختصراً ساری صورت حال بتائی۔

"مجھے یقین نہیں آتا چیف! دوسروں کو تو خیر چھوڑو' میڈم کو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کیا ہو گیا تھا۔ انہیں تو تمہاری مخالفت نہیں کرنی چاہئے تھی۔ یہ تو تمہیں اچھی طرح جانتی ہیں۔ کیا انہیں معلوم نہیں کہ تمہارے تجربے ہمیشہ درست ثابت ہوتے ہیں۔ تم شاذو نادر ہی کوئی غلط قدم اٹھاتے ہو....."

"تم حد سے بڑھ رہے ہو بڈ!" تہذیب نے اسے للکارا "اسے چمچہ گیری کہتے ہیں۔"

"کہتے ہوں گے" بڈ نے بے پروائی سے کہا "آخر چیف نے بھی تو مجھے وی آئی پی کا درجہ دیا ہے' یہاں تو یہی ہوتا ہے۔ اس ہاتھ دو' اس ہاتھ لو۔"

"کمال ہے صاحب! ایسی ڈھٹائی نہ دیکھی نہ سنی" تہذیب نے حیرت سے کہا۔ "کیسا ڈنکے کی چوٹ پر اپنی ڈھٹائی کا اعلان کر رہے ہو۔"

بڈ کانوں کے پاس یوں ہاتھ ہلا رہا تھا جیسے کسی مکھی کو اڑا رہا ہو اور جنرل ٹیرس اور کیتھی براؤن بے تحاشا ہنس رہے تھے۔ تہذیب برا سا منہ بنا کر دوسری طرف دیکھنے لگی تھی۔

"چاہے کوئی کچھ بھی کہے" کیتھی براؤن نے ہنستے ہوئے کہا "لیکن یہ حقیقت ہے کہ بڈ صاحب کی موجودگی میں ماحول بڑا ہلکا پھلکا ہو جاتا ہے۔"

"اسی قسم کی بے جا حوصلہ افزائیوں نے اسے شیر بنا دیا ہے" تہذیب نے ہونٹ سکیڑ کر کہا۔

"ایسی بات بھی نہیں ہے تہذیب!" کیتھی بولی "کچھ دیر پہلے یہ حال تھا کہ مارے ندامت کے میں نظریں نہیں اٹھا پا رہی تھی اور کہاں یہ حال ہے کہ ہم سب یوں ہنس رہے ہیں جیسے کچھ ہوا ہی نہیں ہے۔"

"کبھی کبھی یوں ہوتا ہے کہ غلطی کرنا ضروری ہو جاتا ہے" میں نے کہا "یہ بھی ایک ایسا ہی موقع تھا جب غلطی کرنا ضروری تھا۔ پہلے مجھے اندازہ نہیں تھا کہ اس کے کیا فوائد ہوں گے اگر تم لوگ مجبور نہ کرتے تو میں غلطی نہ کرتا اور اس طرح ایک ممکنہ فائدے سے محروم رہنا پڑتا۔"

"کہیں ایسا تو نہیں کہ یہ باتیں تم ہمارا دل رکھنے کے لئے کہہ رہے ہو؟" کیتھی براؤن نے کہا۔

"ہرگز نہیں..... جو کچھ میں کہہ رہا ہوں وہ ایک اٹل حقیقت ہے۔"

"جو کچھ تم کہہ رہے ہو اس کی وضاحت تو کرو گے نہیں لہٰذا ہماری سمجھ میں کیا خاک آئے گا" تہذیب نے کہا۔

"سوال یہ ہے کہ جو کچھ ہوا کیتھی براؤن کی تحریک پر ہوا۔ کیتھی کا موقف تھا کہ میں رینڈل کو ڈھیل دے رہا ہوں۔ پھر جنرل ٹیرس اور تم بھی اس کے ہم نوا بن گئے۔ میں نے تم لوگوں کے سامنے سرِ تسلیم خم کیا نتائج سے پتا چلا کہ جو کچھ میں کر رہا تھا وہی درست تھا۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ میں اب رینڈل کو مزید ڈھیل دینے کا الزام اپنے سر نہیں لینا چاہتا لہٰذا مجھے بتا دو کہ اب مجھے اس کے خلاف کیا قدم اٹھانا چاہئے۔"

"بھئی تم تو کیتھی کے پیچھے ہی پڑ گئے..." جنرل ٹیرس نے کہا مگر اس کا جملہ مکمل ہونے سے قبل ہی میں نے اس کی بات کاٹ دی۔

"میں سنجیدہ ہوں جنرل! مجھے مشورہ دو کہ اب کیا کرنا چاہئے؟"

کوئی کچھ نہیں بولا۔

"میری ایک تجویز ہے جنرل! ہم نے ایک غلطی کر دی اور اس غلطی کی ہی وجہ سے بہتری کی ایک صورت نظر آئی ہے لیکن میرا خیال ہے کہ جو غلطی ہم سے سرزد ہو چکی ہے اس سے مکمل فائدہ اٹھانے کے لئے ہمیں اس غلطی کو مزید آگے بڑھانا ہو گا۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ رینڈل کتنے پانی میں ہے۔"

"غلطی کو آگے بڑھانے کا کیا مطلب ہے؟" تہذیب نے الجھے ہوئے انداز میں کہا "کہیں تمہارا یہ مطلب تو نہیں کہ ان باپ بیٹوں کو گرفتار کر کے....."

"نہیں' اس سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ میں رینڈل کو یہ احساس دلانا چاہتا ہوں کہ میں اس کی تلاش میں کوشاں ہوں اور اس کام کے لئے گوٹے مل کی سرکاری ایجنسیوں سے مدد لینے سے بھی دریغ نہیں کر رہا۔ اس پر یہ تاثر پڑ تو چکا ہے مگر اسے مزید گہرا ہونا چاہئے۔ کیا خیال ہے اگر اس کی تصویر تقسیم کر کے بڑے پیمانے پر سرکاری ایجنسیوں کے اہل کاروں کو اس کی تلاش پر مامور کر دیا جائے؟"

میری تجویز سن کر کیتھی براؤن اچھل پڑی "اب تم واقعی سنجیدہ نظر آ رہے ہو۔ یہ کام ضرور ہونا چاہئے۔ اسے ڈھیل دینا ٹھیک نہیں ہے۔"

"لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے پاس اس کی تصویر نہیں ہے" جنرل ٹیرس نے پریشانی سے کہا۔

"یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ میں ابھی پنسل سے اس کا خاکہ بنائے دیتا ہوں۔ کسی آرٹسٹ سے اس کی تصویر بنوا کر اس تصویر سے ہزاروں نقلیں تیار کروائی جا سکتی ہیں۔"

"تو پھر اس کام میں دیر نہیں ہونی چاہئے" جنرل ٹیرس نے مضطربانہ انداز میں کہا۔

"سوال یہ ہے کہ اب وہ اپنی اصل صورت میں نظر کہاں آئے گا" تہذیب بولی "تمہاری طرح وہ بھی میک اپ کا ماہر ہے۔"

"مجھے تمہارا جواب دہرانا پڑے گا" میں نے مسکرا کر کہا "ایک کوشش کر لینے میں کیا حرج ہے؟"

"بالکل ٹھیک ہے" کیتھی براؤن نے جوشیلے انداز میں کہا "اسے جلد از جلد کیفر کردار تک پہنچاؤ تاکہ..... تاکہ....."

"تاکہ کیا؟" بڈ نے حیرت سے کہا۔ اسے معلوم نہیں تھا کہ صبح ہمارے درمیان کیا گفتگو ہوئی ہے۔

"کچھ نہیں" میں نے جلدی سے کہا۔ اگر بڈ کو معلوم ہو جاتا کہ کیتھی کیا کہنے والی تھی تو وہ ہمارا جینا دوبھر کر دیتا۔

دو بجے دوپہر تک آرٹسٹ کی بنائی ہوئی قلمی تصویر کی ہزاروں کاپیاں گوٹے مل کی مختلف ایجنسیوں کے کارندوں میں تقسیم کی جا چکی تھیں اور دو بجے کے بعد یہ عالم تھا کہ رینڈل اگر کسی کھڑکی سے بھی جھانکتا تو اسے دیکھ لیا جاتا۔ گوٹے مل کا شاید ہی کوئی ایسا چپہ بچا ہو جہاں رینڈل کو تلاش نہ کیا جا رہا ہو۔

آرٹسٹ نے قلمی تصویر میری نگرانی میں بنائی تھی۔ میرے بنائے ہوئے خاکے میں جو خامیاں تھیں وہ میں نے آرٹسٹ سے دور کرا دی تھیں اور اب وہ تصویر کسی کیمرا فوٹو سے کم نہیں تھی۔

"کیا رینڈل کو اس طرح تلاش کرانا کوئی غلط قدم ہے؟" تہذیب نے مجھ سے پوچھا۔

"اس کے بجائے یہ سوچو کہ اگر رینڈل مل گیا تو ہمارا ردِ عمل کیا ہونا چاہئے؟"

"یہ نکتہ بھی اہم ہے" تہذیب نے کچھ سوچتے ہوئے کہا "اس کے ملنے پر اس کے سوا اور کیا کیا جا سکتا ہے کہ کوئی مناسب سا چارج لگا کر اسے دھر لیا جائے۔ کیا خیال ہے؟"

"فی الحال میں اپنا خیال محفوظ رکھتا ہوں" میں نے مسکرا کر کہا "جس طرح بنگلہ نمبر ۸۴ کے چھاپے میں تم انچارج تھیں تاحکمِ ثانی اسی طرح انچارج رہو گی۔"

"جو حکم عالی جاہ" تہذیب نے سر خم کرتے ہوئے کہا "لیکن اس بندی سے اگر کوئی اونچ نیچ ہو جائے تو...؟"

"ایسا ہونا تو نہیں چاہئے" میں نے سنجیدگی سے کہا "اس لئے کہ تم تنہا تو نہیں ہو گی۔ جس قدر افرادی قوت کی بھی ضرورت محسوس کرو گی مہیا ہو جائے گی۔"

"اور تم؟" تہذیب نے سوالیہ نظروں سے مجھے دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں اور تم الگ الگ رہ کر کام کریں گے۔ میرا خیال ہے رینڈل پر ہاتھ ڈالنے کے لئے ذرا غیر روایتی قسم کا طریقہ اختیار کرنا پڑے گا۔"

"ویسے علی مجھے توقع نہیں ہے کہ رینڈل اپنی اصل شکل و صورت میں منظرِ عام پر آنے کی حماقت کرے گا اور غالباً تمہیں بھی توقع نہیں ہے اسی لئے تم نے الگ الگ کام کرنے کا فیصلہ کیا ہے' میں غلط تو نہیں کہہ رہی؟"

"تم غلط بھی کہہ رہی ہو اور درست بھی" میں نے مسکرا کر کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک ہی بات بیک وقت درست بھی ہو اور غلط بھی؟" تہذیب نے الجھ کر کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ اب میں اس سے زیادہ کچھ نہیں بتاؤں گا لہٰذا وقت کا انتظار کرو۔"

وقت آنے میں زیادہ دیر نہیں لگی اور تہذیب کو زیادہ دیر انتظار نہیں کرنا پڑا۔ شام آٹھ بجے کے قریب اطلاع ملی کہ رینڈل ایگزیکیوٹو کلب میں موجود ہے۔ ایگزیکیوٹو کلب دراصل ایک ہوٹل تھا جس میں رہائش اور کھانے کے علاوہ چند مختلف قسم کی تفریحات کا بندوبست بھی تھا اور اسی رعایت سے اسے کلب کا نام دے دیا گیا تھا۔

رینڈل کی بازیابی کی اطلاع نے ٹیرس محل میں جوش و خروش کی ایک نئی لہر دوڑا دی تھی۔

"میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ اگر تم وجہی سے اسے تلاش کرو تو وہ بچ کر نہیں نکل سکتا" کیتھی براؤن نے کہا "اب دیکھ لو ہم نے منظم پیمانے پر کام کیا تو وہ مل گیا۔"

"علی میں یہ خرابی تو ہے" جنرل ٹیرس نے کہا "دوسروں سے مدد لینے کو یہ خواہ مخواہ اپنی ہتک سمجھتا ہے اگر یہ اپنی خامی دور کر لے تو بہت کام کا آدمی بن سکتا ہے۔"

"میں نے کب دوسروں سے کام لینے کو عار سمجھا ہے" میں نے کہا "لیکن یہ کہ غیر ضروری طور پر بھی دوسروں سے کام لینا اچھا نہیں لگتا۔"

"یہاں بیٹھ کر باتیں کرنے کے بجائے اسے گرفتار کرنے کے لئے کوئی قدم اٹھانا چاہئے" تہذیب نے کہا۔

"اس معاملے میں انچارج میں نے تمہیں بنایا ہے۔ یہ دیکھنا تمہارا کام ہے کہ اس کے خلاف کیا ایکشن لیا جائے اور کس طرح لیا جائے" میں نے اٹھتے ہوئے کہا "میں تو اپنا کام کرنے جا رہا ہوں۔"

تہذیب کو وہاں سے روانہ ہونے کے لئے تیاریاں کرنی تھیں لیکن میں آزاد تھا۔ مجھے جو کام کرنا تھا وہ ڈرائیونگ کے دوران بھی کیا جا سکتا تھا اور وہ کام تھا میک اپ... انتہائی ہلکے قسم کا میک اپ.... چنانچہ پندرہ منٹ کی ڈرائیونگ کے بعد جب میں کلب پہنچا تو میرے چہرے پر مونچھوں اور فرنچ کٹ داڑھی کا اضافہ ہو چکا تھا لیکن یہ ایسا میک اپ تھا جس میں مجھے شناخت کرنا زیادہ مشکل نہیں تھا۔

رینڈل مجھے ڈائننگ ہال میں نظر آ گیا۔ ڈائننگ ہال میں چند میزیں ہی آباد تھیں۔ رینڈل اپنی میز پر تنہا تھا۔ اس کی میز پر موجود کھانے کے برتنوں کو دیکھ کر اندازہ ہوتا تھا کہ وہ کھانا تقریباً ختم کر چکا ہے۔

میں اس کے برابر والی میز پر بیٹھا۔ رینڈل کھانے میں اس قدر منہمک تھا کہ اس نے نظریں اٹھا کر میری طرف دیکھا تک نہیں۔

میں نے اپنے لئے کافی منگوائی۔ میرا مقابلہ رینڈل سے تھا جو ذہانت کے اعتبار سے کسی طرح کم نہیں کہا جا سکتا تھا۔ نہ صرف ذہانت بلکہ جسمانی صلاحیتوں کے اعتبار سے بھی وہ کسی سے کم نہیں تھا۔ اس کا یوں منظرِ عام پر آنا میرے لئے لمحۂ فکریہ تھا مگر مجھے اس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کی توقع تھی۔ گوٹے مل میں میری پوزیشن مضبوط بھی تھی اور کمزور بھی۔ مضبوط اس اعتبار سے کہ وہاں مجھے کسی سرکاری ایجنسی کی طرف سے کوئی خطرہ نہیں ہوتا تھا۔ میں آزادانہ طور پر بے خوف وخطر اپنی سرگرمیاں جاری رکھ سکتا تھا۔ میری پوزیشن کمزور اس اعتبار سے ہوجاتی تھی کہ مجھے بہت خیال سے کام کرنا پڑتا تھا۔ مبادا میرے کسی عمل سے حکومت پر کوئی حرف نہ آئے۔ میرا خیال تھا کہ رینڈل میری اس کمزوری سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے گا۔

مجھے وہاں بیٹھے زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی کہ ڈائننگ ہال کے دروازے میں تہذیب نمودار ہوئی۔ اس کے عقب میں دو باوردی مسلح افراد تھے۔ تہذیب تیر کی طرح رینڈل کی میز کی طرف بڑھی۔ رینڈل نے تہذیب کو دو مسلح افراد سمیت اپنی میز کی طرف آتے دیکھ کر اس کی طرف نگاہ اٹھائی۔ اس کی نگاہوں میں اجنبیت تھی۔

"مسٹر رینڈل ہارڈ!" تہذیب نے اس کی میز کے پاس آکر رکتے ہوئے کہا۔ دونوں مسلح افراد رینڈل کے عقب میں جاکر کھڑے ہوگئے تھے۔

"جی ہاں' میں ہی رینڈل ہارڈ ہوں" رینڈل نے حیرت سے کہا "لیکن مجھے حیرت ہے کہ آپ کو میرا نام کیسے معلوم ہوا۔ تاہم آپ تشریف رکھئے' مجھ سے کوئی کام ہے کیا؟"

"بننے کی کوشش مت کرو رینڈل!" تہذیب نے زہریلے لہجے میں کہا "تم مجھ سے اچھی طرح واقف ہو اور یہ بات بھی تمہاری سمجھ میں آگئی ہوگی کہ اب تمہارے پاس فرار ہونے کا کوئی موقع نہیں ہے۔ تم بری طرح گھر گئے ہو۔"

"یہ آپ کس قسم کی باتیں کررہی ہیں خاتون!" رینڈل نے کہا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی "میں ایک شریف آدمی ہوں۔ مجھے فرار ہونے کی کیا ضرورت ہے؟"

"آج تمہاری کوئی چالاکی تمہارے کام نہیں آئے گی' خود کو زیر حراست تصور کرو۔"

"مگر کس جرم میں؟" رینڈل نے کہا۔

"گوٹے مل میں غیر قانونی طور پر داخلے اور رہائش کے جرم میں" تہذیب نے کہا۔

"معلوم ہوتا ہے آپ کو کسی قسم کی غلط فہمی ہوگئی ہے....."

"اگر تم شرافت سے نہیں چلو گے تو تمہیں یہاں سے ہتھکڑیاں لگا کرلے جایا جائے گا" تہذیب نے دھمکی آمیز لہجہ اختیار کیا "لہٰذا بہتری اسی میں ہے کہ شرافت سے ہمارے ساتھ چلے چلو۔"

"میں نے کوئی جرم کیا ہو تو خود کو گرفتاری کے لئے پیش کروں۔"

"تمہارا جرم میں نے تمہیں بتادیا ہے اور میں زیادہ وقت ضائع کرنے کے موڈ میں نہیں ہوں۔"

"اس کے علاوہ تو مجھ پر اور کوئی فرد جرم نہیں ہے" رینڈل نے تہذیب کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ میں یہ سب کچھ بڑی دلچسپی سے دیکھ رہا تھا۔ ایک میں ہی نہیں' ہال میں موجود تمام افراد کی توجہ کا مرکز وہی میز تھی جہاں رینڈل موجود تھا۔

"اور کسی فرد جرم کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ تمہارا یہ ایک جرم ہی بہت کافی ہے۔"

رینڈل نے ایک طویل سانس لی اور جیب سے پاسپورٹ نکال کر تہذیب کی طرف بڑھایا "اپنی غلط فہمی دور کرلیں خاتون۔"

تہذیب نے اسے خوں خوار نظروں سے دیکھتے ہوئے پاسپورٹ اس کے ہاتھ سے جھپٹ لیا۔ پاسپورٹ فرانسیسی تھا یہ تو میں نے دوری سے دیکھ لیا تھا لیکن اس سے آگے میں کچھ نہیں دیکھ سکتا تھا لیکن تہذیب تو میرے سامنے تھی اور اس کے چہرے کے بدلتے ہوئے تاثرات بھی میری نظروں کے سامنے تھے۔ میں نے اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھرتے دیکھ لئے تھے اور مجھے اندازہ ہوگیا تھا کہ رینڈل کے پاسپورٹ پر گوٹے مل کا نہ صرف ویزا موجود ہے بلکہ اس پر امیگریشن کی مہر بھی ہے۔

"اچھی طرح دیکھ لیں خاتون! اس پاسپورٹ پر پیرس میں گوٹے مل کے سفارت خانے نے ویزے کی مہر لگائی ہے اور گوٹے مل ائرپورٹ کے امیگریشن کی مہر بھی موجود ہے" رینڈل نے پرسکون لہجے میں کہا۔

"یہ دونوں چیزیں جعلی بھی ہوسکتی ہیں" تہذیب نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"آپ اپنے ذرائع سے تصدیق کرسکتی ہیں۔"

"ٹھیک ہے' میں پاسپورٹ لے جارہی ہوں۔ تصدیق کرنے کے بعد تمہیں واپس کردوں گی۔"

"ضرور لے جایئے مگر پاسپورٹ کی رسید عنایت کرتی جایئے گا۔"

"تم کہاں ٹھہرے ہوئے ہو؟" تہذیب نے جھنجلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"اسی کلب میں" رینڈل نے مسکرا کر کہا "اور پولیس ہیڈ آفس میں اس کی انٹری بھی کرادی ہے۔ آپ اس کی تصدیق بھی کرسکتی ہیں۔"

تہذیب نے اسے گھور کر دیکھا "اپنے مخصوص اختیارات کے تحت میں تمہیں بغیر وجہ بتائے بغیر بھی گرفتار کرسکتی ہوں۔" وہ غرائی۔

"ضرور کرسکتی ہوں گی" رینڈل نے نہایت اطمینان سے کہا "لیکن اس صورت میں آپ کی حکومت کو حکومت فرانس کے سامنے جواب دہی کرنا پڑجائے گی۔ فرانس کی حکومت اپنے ایک شہری کی بلاجواز گرفتاری پر ہرگز خاموش نہیں بیٹھے گی۔"

بات معقول تھی اور اس میں وزن تھا۔ جب رینڈل کے پاس

کاغذات موجود تھے تو اسے یوں آسانی سے گرفتار نہیں کیا جاسکتا تھا۔

"ٹھیک ہے میں جارہی ہوں.... مگر یہ مت سمجھنا کہ تم بچ گئے ہو۔ میں بہت جلد دوبارہ آؤں گی۔" تہذیب ایڑیوں کے بل گھوم کر واپس چلی گئی۔ دونوں مسلح محافظ بھی اس کے ساتھ ہی واپس چلے گئے تھے۔ یہ ایک ہی دن میں رینڈل کی دوسری بڑی کامیابی تھی اور مجھے پہلے سے اس کا اندازہ تھا کہ رینڈل اگر منظر عام پر آیا ہے تو کسی مضبوطی کی بنا پر ہی آیا ہوگا۔

تھوڑی دیر بعد میں نے بل ادا کیا اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھنے کا ارادہ ہی کیا تھا کہ عقب سے رینڈل کی آواز سنائی دی۔

"اب ایسی بھی کیا بے مروتی کہ تم بغیر ملے ہی چلے جارہے ہو۔"

میں نے پلٹ کر دیکھا۔ وہ مسکرا رہا تھا۔ میں نے بھی اپنے لبوں پر مسکراہٹ سجائی اور اس کی میز پر جا بیٹھا۔

"میں ڈر رہا تھا کہ کہیں تم مجھے بھی پہچاننے سے انکاری نہ ہوجاؤ" میں نے کہا۔

رینڈل نے ایک طویل سانس لی "وہ میری مجبوری تھی" اس نے کہا "تہذیب کے پاس مائیکرو ٹیپ ریکارڈر تھا لہٰذا میں اپنی زبان سے ایک بھی ایسا لفظ نہیں نکال سکتا تھا جو میرے لئے مسائل کھڑے کردے۔"

میں حیرت سے رینڈل کو دیکھنے لگا۔ وہ شخص ہمیشہ اپنے ساتھ ایسی چیزیں لئے پھرتا تھا جو اس قسم کے آلات کی نشان دہی کردیتی تھیں؟

"تمہیں اس بات کا علم کیسے ہوا؟" میں نے سرسری انداز میں پوچھا۔

"میری دیدہ دلیری کی کوئی تو وجہ ہوگی؟" اس نے کہا "جب میں پس پردہ نہیں ہوتا تو ہر طرح سے مسلح رہتا ہوں۔ معلوم نہیں کب کون کہاں سے وار کرجائے؟"

"تم جیسے پائے کے ایجنٹ کو اتنا ہی محتاط رہنا چاہئے" میں نے کہا۔

"طنز کررہے ہو؟" اس نے مجھے گھورتے ہوئے کہا۔

"ہرگز نہیں' میں طنز نہیں کررہا۔ خود حفاظتی کو میں بہت ضروری چیز تصور کرتا ہوں۔"

"میرے مقابلے میں تم نے تہذیب کو کیوں آگے کیا" اچانک اس نے مجھے گھورتے ہوئے کہا۔

"وہ میری ماتحت نہیں ساتھی ہے۔ اس کا خیال تھا کہ تم پر قابو پایا جاسکتا ہے لہٰذا اس نے اپنے طور پر یہ قدم اٹھایا۔ مجھے تو معلوم بھی نہیں تھا کہ اس کے کیا ارادے ہیں؟"

"تم جھوٹ بول رہے ہو؟" اس نے مجھے مشکوک نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا "یہ کیسے ممکن ہے کہ تمہیں کچھ معلوم ہی نہ ہو۔ دنیا جانتی ہے کہ تم دونوں ایک جان دو قالب ہو۔"

"بات تو تم درست کہہ رہے ہو" میں نے متفکر انداز میں کہا "لیکن جو کچھ میں نے کہا وہ بھی غلط نہیں ہے۔"

"تمہارے ذہن میں مجھے گرفتار کرنے کا خیال کیوں نہیں آیا؟" رینڈل نے مجھے گھورتے ہوئے کہا۔

"دراصل میرے اندر یہ خامی ہے کہ میں کسی بات پر عمل کرنے سے پہلے اس پر ہر زاویے سے غور ضرور کرلیتا ہوں اور اس بات سے تم بہت اچھی طرح واقف بھی ہو چنانچہ مجھے خوشی ہے کہ میں نے جو کچھ سوچا تھا بعینہٖ وہی ہوا۔"

"ہاں میں جانتا ہوں کہ تم بہت ذہین ہو لیکن میں بھی اس وقت تک سکون سے نہیں بیٹھوں گا جب تک تمہیں ذہنی شکست سے دوچار نہیں کردوں گا۔"

"بہت اچھی بات ہے" میں نے سرہلا کر کہا "میں بھی تمہیں بے سکونی میں مبتلا رکھنا چاہتا ہوں۔"

رینڈل کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھر گئی "میں تمہاری کوئی چال کارگر نہیں ہونے دوں گا" اس نے کہا۔

"کوئی ایسی چال بتاؤ جو میں نے چلی ہو اور ناکام ہوئی ہو؟" میں نے پُرسکون لہجے میں کہا اور وہ مجھے گھورنے لگا۔

"غالباً تم ان چالوں کی طرف اشارہ کررہے ہو جو تم نے ایگلز کے خلاف چلی تھیں؟"

"یقیناً میرا اشارہ اسی طرف ہے لیکن اس سے یہ کہہ کر کہ اپنی برأت کا اظہار مت کردینا کہ وہ لوگ نااہل تھے جن سے میرا سامنا ہوا۔"

"یہ حقیقت ہے" اس نے مجھے گھورتے ہوئے کہا "اگر وہ نااہل نہ ہوتے تو مجھے خود میدان عمل میں نہ اترنا پڑتا۔"

"تم ہی کون سا تیر چلالو گے" میں نے ہنس کر کہا۔ مقصد اسے طیش دلانے کے سوا کچھ نہیں تھا۔

"یہ تو وقت ہی بتائے گا" اس نے معنی خیز لہجے میں کہا۔

"وقت تو بعد میں بتائے گا میں تو وہ دیکھ رہا ہوں جو موجودہ صورت ہے۔ میرا ایک ہلکا سا وار بھی نہ سہ سکے اور میں تمہیں روشنی میں لے آیا۔"

"لیکن اس کے بعد کیا ہوا؟" رینڈل نے طنزیہ لہجے میں کہا "تم میرا بال بھی بیکا نہ کرسکے۔"

"میں اوچھا ہاتھ ڈالنے کا قائل نہیں ہوں رینڈل! ورنہ یہ بھی ممکن ہے کہ تم منظر عام سے ہمیشہ کے لئے غائب ہوجاؤ۔ کسی کو کبھی تمہارا سراغ ہی نہ ملے۔"

"میری طرف سے تمہیں کھلی اجازت ہے" رینڈل نے چیلنج کرنے والے انداز میں کہا۔ "تم جب چاہو اپنا یہ شوق پورا کرنے کی کوشش کرسکتے ہو۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"میں صرف کوشش ہی نہیں کرتا رینڈل! کامیاب کوشش کرتا ہوں اور ہر کام اس وقت کرتا ہوں جس وقت اسے کیا جانا چاہئے۔ مجھے معلوم ہے کہ تم سفارت خانے کے زور پر اکڑتے پھر رہے ہو لیکن یہ خیال رکھنا کہ تمہاری کڑی نگرانی ہو رہی ہے۔ گوٹے ہل میں رہ کر تم کوئی سازش نہیں کر سکو گے۔"

"جب تک میں گوٹے ہل میں ہوں تم مجھ پر ہاتھ بھی نہیں ڈال سکو گے؟"

"تم تمام زندگی تو گوٹے ہل میں نہیں رہ سکتے رینڈل! میں جس وقت چاہوں تمہارا ویزا منسوخ کرا سکتا ہوں مگر میں ایسا نہیں کروں گا' میں انتظار کروں گا۔ مناسب وقت کا انتظار۔"

"بے فکر رہو' وہ وقت کبھی نہیں آئے گا۔ ویسے بھی شاید پرسوں تک میں خود ہی گوٹے ہل سے چلا جاؤں گا۔"

"جب تک چاہو رہو لیکن ایک بات یاد رکھنا۔ میری نظروں میں آئے بغیر تم گوٹے ہل سے نکل نہیں سکو گے۔"

"مجھے معلوم ہے" رینڈل نے معنی خیز انداز میں سر ہلایا "ملک سے باہر جانے والے راستوں کی کڑی نگرانی ہو رہی ہو گی لیکن مجھے چھپ کر جانے کی کیا ضرورت ہے؟ میں قانونی طور پر یہاں آیا ہوں اور قانونی طور پر ہی جاؤں گا۔"

"تم جیسے لوگ جتنے قانونی کام کرتے ہیں ان سے میں بخوبی واقف ہوں۔" میں نے طنزیہ لہجے میں کہا "میں تہذیب کا کلمکس نہیں ہوں اور نہ ہی تمہیں کسی چھوٹے موٹے جرم میں گرفتار کرنا چاہتا ہوں ورنہ یہ ثابت کرنا کیا مشکل ہے کہ تم یہاں غیر قانونی طور پر آئے ہو۔"

"ہر چیز اصلی ہے علی!" رینڈل نے ہنس کر کہا "اپنے قد سے اونچی باتیں مت کیا کرو۔ اس معاملے میں تفتیش کرنے سے بھی تمہیں کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔"

میں رینڈل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے مسکرایا "ٹرالا ٹنز کے ریکارڈ کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟" میں نے کہا اور رینڈل چونک پڑا "تم نے ہر قسم کی مضبوطی کر لی ہو گی مگر ٹرالا ٹنز کے ریکارڈ کے بارے میں تم بھی کچھ نہیں کر سکتے۔"

رینڈل خاموشی سے مجھے دیکھتا رہا۔ اس کا چہرہ یکایک ہی بے تاثر ہو گیا تھا۔

"لیکن تمہیں بے فکر رہنا چاہیے" میں نے ہنس کر کہا "اگر تہذیب کا ذہن کسی طرح اس طرف چلا بھی گیا تو میں اسے روک دوں گا۔"

"اسے یاد رکھنا علی! کہ تمہارا انجام بڑا عبرت ناک ہو گا" اس نے سرگوشیانہ انداز میں کہا "موشے ہارڈ سے ٹکرا کر آج تک کوئی شخص سلامت نہیں رہا۔"

"میں یاد رکھوں گا" میں نے سر ہلا کر کہا اور اس کی میز سے اٹھنے کا ارادہ ہی کر رہا تھا کہ دیواروں پر نصب اسپیکروں سے نشر ہونے والی مدھم موسیقی ختم ہو گئی اور میرا نام لے کر اعلان کیا گیا کہ میرا فون ہے۔

میں چونک پڑا۔ یہاں اس طرح فون کئے جانے کا مطلب یہ تھا کہ کوئی انتہائی غیر معمولی بات ہے۔ میں رینڈل سے کچھ کہے بغیر فون کی طرف بڑھ گیا۔

"علی گروپ کے مقامی ہیڈ کوارٹر میں زبردست دھماکا ہوا ہے" دوسری طرف بڈ کہہ رہا تھا "اتفاق سے اس وقت وہاں ایک نگران کے علاوہ کوئی ممبر موجود نہیں تھا اس لئے جانی نقصان نہیں ہوا۔ نگران البتہ زخمی ہوا ہے مگر خدا کا شکر ہے کہ زیادہ زخمی نہیں ہوا۔"

ریسیور پر میری گرفت بے حد سخت ہو گئی اور میں نے شعلہ بار نگاہوں سے رینڈل کو دیکھا جو ابھی تک اپنی میز پر بیٹھا تھا "جو ہونا تھا ہو گیا بڈ!" میں نے بڈ کو جواب دیا تو حیرت انگیز طور پر میرا لہجہ پُرسکون تھا "تہذیب جو مناسب سمجھے گی کر لے گی۔ میں ٹیرس محل جا رہا ہوں۔ فرصت ملتے ہی تم بھی وہیں آ جانا۔"

فون بند کر کے میں رینڈل کے پاس گیا "مجھے تمہارے کارنامے کی اطلاع مل گئی ہے رینڈل" میں نے سرد لہجے میں کہا "بہت اچھا ہوا کہ تم نے مجھے مشتعل کر دیا' اب تم دیکھنا میں تمہارا کیا حشر کرتا ہوں۔"

"کیا بات ہو گئی؟" رینڈل نے بڑی معصومیت سے کہا۔ "میں تمہارے انداز میں غصے کی جھلک دیکھ رہا ہوں۔"

میں اسے کوئی جواب دیئے بغیر وہاں سے نکل آیا۔ خون میری کنپٹیوں میں ٹھوکریں مار رہا تھا۔ دھماکے کا ذمے دار رینڈل کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا مگر بدقسمتی یہ تھی کہ میں فوری طور پر اس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کر سکتا تھا۔ مصلحتیں آڑے آ رہی تھیں' اگر یہ معاملہ کسی اور ملک میں ہوا ہوتا تو میں رینڈل کو فوری طور پر سزا دیئے بغیر نہ رہتا۔

میرا ذہن مختلف خیالات کی آماجگاہ بنا ہوا تھا۔ میں ایسی کوئی تدبیر کرنا چاہ رہا تھا کہ سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے لیکن یہ کام آسان نہیں تھا اور مجھے ہر قیمت پر یہ کام کرنا تھا۔

انہی خیالات میں الجھا ہوا میں ٹیرس محل پہنچ گیا۔ میں نے رینڈل کو شکنجے میں کسنے کے لئے ایک خاکہ ترتیب دے لیا تھا۔ بس اس میں رنگ بھرنے کی کسر رہ گئی تھی۔

کیتھی براؤن نے مجھے دوبارہ وہی منحوس خبر سنائی اور میں اس سے رسمی جملے کہتا ہوا ٹیلی فون کی طرف بڑھ گیا۔ میں میلی نوف کے نمبر ڈائل کر رہا تھا۔

"سنا ہے کل رات کو تمہاری واپسی ہے" میں نے کیرولین سے اپنا تعارف کرانے کے بعد کہا۔

"تم نے ٹھیک سنا ہے" کیرولین نے جواب دیا۔

"جس اخبار کی طرف سے میں انٹرویو لینے آیا تھا اس کی طرف سے کل رات میلی نوف کے اعزاز میں ایک عدد ڈنر کا اہتمام کیا گیا ہے۔" میں نے کیتھی براؤن کو آنکھ مارتے ہوئے کہا "میں چاہتا ہوں کہ میلی نوف اس میں شرکت کرے۔"

"یہ کیسے ممکن ہے؟" کیرولین نے پریشان ہو کر کہا "شیڈول کے مطابق ہمیں کل واپس چلے جانا ہے۔"

"شیڈول تبدیل کیا جا سکتا ہے اور اس قسم کے پروگرام تو آئے دن تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔"

"سمجھنے کی کوشش کیجئے جناب! ہمیں یہاں سے مشرق بعید کے ایک ملک بھی جانا ہے....."

"مجھے معلوم ہے" میں نے اس کی بات کاٹ کر کہا "میلی نوف اپنے منصوبے کو کوریا کے اشتراک سے روبہ عمل لائے گا لیکن جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اس پر عمل ہونا بھی ضروری ہے۔"

"تو پھر آپ انہی سے بات کر لیں" کیرولین نے لائن میلی نوف سے ملا دی۔

"میں تمہیں پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ میں اخباری نمائندوں کا سامنا کرنے سے گریز کرتا ہوں" میلی نوف نے میری بات سن کر کہا "اور پھر ہمارے شیڈول میں گنجائش بھی نہیں ہے......"

"لیکن میں وعدہ کر چکا ہوں۔ کیا تم میری زبان جھوٹی کراؤ گے؟" میرے لہجے میں پوشیدہ دھمکی میلی نوف سے پوشیدہ نہ رہ سکی۔

"ایک دن کی تاخیر کا مطلب سمجھتے ہو" اس نے مردہ سی آواز میں کہا "ہمارا لاکھوں کا نقصان ہو گا۔"

"بڑے مقاصد کے حصول کے لئے کروڑوں کی قربانی بھی پیش کرنی پڑے تو دریغ نہیں کرنا چاہئے۔ ویسے تم بے فکر رہو' میں کم از کم اس بات کی ضمانت تو دے سکتا ہوں کہ وہاں تم سے اخباری نمائندے سوال جواب نہیں کریں گے۔"

"ٹھیک ہے" میلی نوف نے بادل ناخواستہ کہا "میں اس ڈنر میں شرکت کروں گا۔"

"یہ تم کیا کرتے پھر رہے ہو" فون بند کرنے پر کیتھی نے مجھے گھورتے ہوئے کہا۔

"میلی نوف کے اعزاز میں ہنگامی ڈنر کا انتظام کر رہا ہوں" میں نے مسکرا کر کہا۔

"ادھر پوری عمارت تباہ ہو گئی اور تم دعوتوں کے چکر میں پڑے ہوئے ہو۔"

"تہذیب کہاں ہے؟" میں نے پوچھا۔

"علی گروپ کے ہیڈ کوارٹر کی خبر سن کر گئی تھی۔ اب آتی ہی ہو گی۔"

میں نے چند اہم فون اور کئے۔ کیتھی براؤن اس تمام عرصے میں حیران ہوتی رہی تھی۔ ایک فون تو میں نے اخبار کے پبلشر کو کیا تھا۔ وہ میلی نوف کے اعزاز میں ڈنر دینے کے لئے فوری طور پر

دنیا کے حیرت انگیز فن
تحریر شناسی
کاغذ پر دوسروں کی شخصیت کو کھلی کتاب کی طرح پڑھئے
اردو میں پہلی بار

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

◎ کیا اس کے ساتھ شادی کی جا سکتی ہے ؟
◎ کیا اسے پر بھروسہ کیا جا سکتا ہے ؟
◎ کیا یہ ایمان دار اور ہمدرد ہے ؟
◎ اس کا جنسی رویہ کیسا ہے ؟
◎ اس میں برائیاں زیادہ ہیں یا اچھائیاں ؟
◎ اور ایسی دوسری بہت سی باتیں

قیمت ۲۵ روپے
ڈاک خرچ ۱۲ روپے
ہر شخص کے لیے یکساں طور پر کارآمد کتاب
ملنے کا پتہ
مکتبہ نفسیات پوسٹ بکس ۹۴۴ کراچی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عصرِ حاضر کی الف لیلہ۔ اُردو زبان کی طویل ترین کہانی

ایک ایسے انسان کی داستان جو سوچ کی انگلیوں سے دوسروں کے دماغ ٹٹولتا اور لوگوں کو اپنی سوچ کے اشاروں پر نچاتا ہے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

کتابیات پبلی کیشنز ۔ پوسٹ بکس ۲۳

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تیار ہو گیا تھا۔ ایک اور فون کے ذریعے میں نے ایگزیکیوٹو کلب کی انتہائی سخت نگرانی کے احکامات جاری کئے تھے۔ یہ تیلی فون میں نے ایک مقامی ایجنسی کے سربراہ کو کیا تھا لیکن سب سے اہم فون وہ تھا جو میں نے پیرس کیا تھا۔ فون پر ہونے والی گفتگو سن کر کیتھی براؤن کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی تھیں۔

"اب مجھے اندازہ ہوا کہ تم اس معاملے میں سنجیدہ ہوئے ہو۔"

"اس سے قبل کوئی تدبیر ذہن میں نہیں آرہی تھی۔ یہ بھی ہے کہ اگر رینڈل اس بار نظروں سے اوجھل ہو گیا تو معلوم نہیں اس کی تلاش میں کہاں کہاں کی خاک چھاننا پڑ جائے۔"

"یہ کیوں نہیں کہتے کہ علی گروپ کے ہیڈ کوارٹر کی تباہی کی خبر سن کر تم حرکت میں آئے ہو؟"

"یہ صرف تمہارا خیال ہے۔ میں مستقل اس کی تاک میں ہوں۔ مجھے ہر قیمت پر اس پر ہاتھ ڈالنا تھا لیکن اب میں اس کے خلاف جو کچھ بھی کروں گا اسے قانونی مضبوطی بھی حاصل ہوگی.... لیکن ایک بات کا خیال رکھنا۔ تم نے کچھ نہیں سنا۔"

کیتھی براؤن حیرت سے مجھے دیکھنے لگی "یہ بات بالکل سمجھ میں نہیں آئی۔ آخر اس میں چھپانے والی کون سی بات ہے؟"

"کیا میں اس کا یہ مطلب لوں کہ میں نے تمہارے سامنے فون کرکے غلطی کی ہے؟" میں نے کیتھی کو گھورتے ہوئے کہا۔

"ن.... نہیں" کیتھی گڑبڑا گئی پھر سنبھل کر بولی "اچھا ٹھیک ہے' میں نے کچھ نہیں سنا' اپنی مصلحتیں تم خود جانو۔"

کچھ دیر بعد تہذیب اور بڈ آگئے۔ وہ دونوں بجھے بجھے سے دکھائی دے رہے تھے حالانکہ کوئی جانی نقصان نہیں ہوا تھا۔ صرف ایک آدمی زخمی ہوا تھا اور وہ بھی شدید زخمی نہیں تھا۔

"تم نے دیکھا رینڈل کتنا دیدہ دلیر ہو گیا ہے" تہذیب نے بیٹھتے ہوئے کہا۔

"میں اس کی قوتِ پرواز سے واقف ہوں۔ ایک تنظیم قائم کرکے وہ اپنی اوقات بھول گیا ہے" میں نے کہا۔ "لیکن اس کے منہ کے بل گرنے کا وقت آگیا ہے۔"

"یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ قانونی طور پر گوٹے مل میں داخل ہوا ہو؟" تہذیب نے کہا۔

"نہیں وہ قانونی طور پر یہاں داخل نہیں ہوا۔"

"لیکن اس کا پاسپورٹ اور امیگریشن کی مہریں۔۔۔"

"کیا ہم لوگ اس طرح کے جعلی کام نہیں کرتے رہے؟" بڈ نے کہا "اس کے پاس تو ہم سے بھی بڑھ کر وسائل ہیں۔"

"وہ تو ٹھیک ہے" تہذیب نے ہچکچاتے ہوئے کہا "لیکن مجھے یہ ماننے میں تامل ہے کہ ان میں کوئی ایک چیز بھی جعلی ہے۔"

"بڈ تمہاری اس بات پر حیرت ہی ظاہر کر سکتا ہے۔"

"تہذیب کا کہنا درست ہے بڈ!" میں نے کہا "اس کے پاس کوئی چیز بھی جعلی نہیں ہے۔"

"یہ تم کہہ رہے ہو چیف!" بڈ نے حیران ہو کر کہا "تمہیں معلوم ہے کہ نہ اس نے فرانس سے پرواز کی اور نہ گوٹے مل ائرپورٹ سے یہاں داخل ہوا۔"

"ہاں' میں اس کے باوجود یہ بات کہہ رہا ہوں۔ اس لئے کہ وہ رینڈل ہے۔ پاسپورٹ تو اس کے پاس پہلے سے ہی موجود ہوگا۔ اس پر امیگریشن کی اصلی مہریں لگوائی گئی ہیں ورنہ رینڈل یوں دندناتا نہ پھرتا۔"

"تو کیا وہ یوں ہی دندناتا رہے گا؟" بڈ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جب تک میں چاہوں گا وہ یونہی دندناتا رہے گا۔"

"تم کیوں چاہتے ہو کہ وہ دندناتا رہے؟" بڈ نے حیرت سے کہا۔

"اس لئے کہ فی الوقت وہ گرفت میں نہیں آسکتا۔ تہذیب نے جو کوشش کی اس کا نتیجہ تمہارے سامنے ہے۔"

"اور اگر وہ نظروں سے اوجھل ہو گیا تو؟" بڈ نے کہا۔

"نہیں' ایسا نہیں ہو سکے گا۔ میں نے اس کی انتہائی سخت نگرانی کرنے کا حکم دے دیا ہے۔"

"کتنی سخت نگرانی؟" بڈ نے دلچسپی سے پوچھا۔

"اتنی سخت نگرانی کہ ایک چڑیا کا بچہ بھی نگرانی کرنے والوں کی نگاہ سے بچ کر نہیں جا سکتا۔ ایگزیکیوٹو کلب کے ہر دروازے کی نگرانی کی جارہی ہے۔ اگر کوئی ملاقاتی اندر داخل ہوگا تو اسے بھی چیک کیا جائے گا کہ وہ کس سے ملنے جارہا ہے اور کتنی دیر بعد اس کی واپسی ہورہی ہے۔ اس بات کی طرف سے بے فکر رہو کہ اب کوئی شخص ہمارے آدمیوں کی نگاہ میں آئے بغیر رینڈل سے مل سکے گا۔"

"اور اگر رینڈل پہلے کی طرح نگرانی کرنے والوں کو ڈاج دے کر نکل گیا تو؟"

"اب یہ بھی نہیں ہوگا" میں نے مسکرا کر کہا "پہلے کی بات اور تھی اس وقت تم نے خفیہ طور پر اس کا تعاقب کرنے کی کوشش کی تھی۔ اب تو سب کچھ کھل کر سامنے آگیا۔ اس کا تعاقب اور نگرانی علی الاعلان کی جائے گی۔"

فون کی گھنٹی بج رہی تھی۔ کیتھی براؤن نے ریسیور اٹھایا اور پھر میری طرف بڑھا دیا "تمہارا فون ہے۔"

میں نے اس سے ریسیور لے کر کان سے لگا لیا۔ دوسری طرف سے رینڈل تھا "تم نے وعدہ کیا تھا کہ میلی نوف اور اس کے عملے سے کوئی تعرض نہیں کرو گے۔"

"ہاں مجھے یاد ہے۔ میں نے یہ وعدہ کیا تھا لیکن جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے میں نے ایسی کوئی حرکت نہیں کی۔۔۔"

"تم نے اسے کل رات ایک ڈنر میں شریک ہونے کے لئے مجبور کیا ہے" رینڈل نے کہا "اور یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے۔"

"تمہیں کوئی غلط فہمی ہو گئی ہے" میں نے بڑی معصومیت سے کہا "میں بھلا اپنے دشمن کو ڈنر میں شرکت کے لئے کیوں مجبور کرنے لگا۔"

"اس میں بھی تمہاری کوئی چال ہو گی۔ تم ضرور میلی نوف کے خلاف کچھ کرنا چاہ رہے ہو۔"

"اگر مجھے اس کے خلاف کچھ کرنا ہوتا تو کر چکا ہوتا" میں نے تلخی سے کہا "اسے ڈنر میں شرکت کے لئے مجبور کرنے کے بجائے میں اسے سرکاری مہمان بناتا۔"

"لیکن یہ بھی ٹھیک نہیں ہے" ریڈل نے کہا "اصولی طور پر تمہیں میلی نوف سے بے غرض ہو جانا چاہئے تھا۔"

"میں تو ہو گیا تھا لیکن تم خود کو معاملات سے الگ نہیں رکھ سکے۔ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ اس کے یہاں سے نکل جانے تک تم خاموشی اختیار کرتے مگر تم نے چھیڑ چھاڑ شروع کر دی۔"

"میں نے چھیڑ چھاڑ شروع کر دی!" ریڈل نے حیرت سے کہا "یہ تم کیا کہہ رہے ہو ڈیئر علی! میں تو تمہاری نظروں کے سامنے موجود تھا۔"

"اب اگر میں کچھ کہوں گا تو اس کے جواب میں تم وہی فرسودہ مثال پیش کرو گے کہ جنگ اور محبت میں سب جائز ہوتا ہے' اس لئے میں کچھ نہیں کہوں گا۔"

"یعنی میلی نوف کو روکنا تمہاری کسی سازش کا حصہ ہے؟" ریڈل نے کہا' میں نے اندازہ کر لیا کہ وہ خوف زدہ ہے۔ اسے خوف زدہ ہونا ہی چاہئے تھا اس لئے کہ چور کے پاؤں نہیں ہوتے۔ اسے ہر وقت دھڑکا لگا رہتا ہے کہ کہیں اس کی چوری کھل نہ جائے۔ ریڈل کو بھی یہی خوف دامن گیر تھا کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ میلی نوف کے گرد کوئی جال بُنا جا رہا ہو۔

جال یقیناً بُنا جا رہا تھا مگر میلی نوف کے گرد نہیں... میلی نوف کو تو ضمناً زد میں آنا تھا۔ اصل ہدف تو ریڈل تھا۔ جال تو اس کے گرد بُن رہا تھا جس کا اسے اندازہ ہی نہیں تھا۔ وہ خود کو بہت ذہین سمجھتا تھا اور اس کے دانست میں دوسروں کی نظروں سے پوشیدہ رہ کر سازشیں کرنا اور اپنے مہروں کو آگے بڑھاتے رہنا ذہانت تھی حالانکہ اس میں ذہانت کا زیادہ دخل نہیں ہوتا۔ ذہانت کے معیار پر اترنے کے تو اور ہی پیمانے ہوا کرتے ہیں جن میں سے ایک پیمانے کی زد میں وہ اس وقت تھا۔

"سازشیں کرنے کا کام میں نے تمہارے لئے اٹھا رکھا ہے" میں نے پُرسکون لہجے میں کہا "میں تو منصوبے بناتا ہوں اور ان پر عمل کرتا ہوں اور اپنے حریفوں پر اوچھا ہاتھ ڈالنے سے گریز کرتا ہوں۔"

تمہیں گوٹے ال ائرپورٹ تو یاد ہی ہو گا" ریڈل نے تمسخرانہ لہجے میں کہا "اس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟"

اس کا اشارہ اس واقعے کی طرف تھا جب اس نے کرنل شوالو کے میک اپ میں مجھے میرے ساتھیوں سمیت گوٹے ال ائرپورٹ سے اغوا کر لیا تھا۔

"مجھے یاد ہے ریڈل!" میں نے ایک طویل سانس لے کر کہا "اور بہت جلد میں اسے تمہارے لئے بھی یادگار بنا دوں گا۔"

"وہ سب بعد کی باتیں ہیں۔ فوری درپیش مسئلہ یہ ہے کہ میلی نوف کی راہ میں کوئی رکاوٹ مت ڈالو۔"

"میں نے اس کی راہ میں کوئی رکاوٹ کھڑی کرنے کی کوشش نہیں کی۔ میں نے تو اس سے صرف ڈنر قبول کرنے کی درخواست کی تھی جو اس نے قبول کر لی۔ کسی اور کو اس پر کیا اعتراض ہے؟"

"اس کے پروگرام میں خلل ڈالنے کی کوشش مت کرو علی! اسے جانے دو۔"

"اگر وہ جانا چاہتا ہے تو چلا جائے لیکن میرے خیال میں اس جیسے آدمی کے لئے یہ نامناسب سی بات ہو گی کہ وہ دعوت قبول کرنے کے بعد اس میں شرکت کرنے سے انکار کر دے۔"

"انکار اس کی طرف سے نہیں' تمہاری طرف سے ہو گا۔ ڈنر منسوخ کر دو۔"

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو ریڈل!" میں نے حیرت سے کہا "ڈنر تو منسوخ نہیں ہو سکتا۔ بہت سے لوگ اس پروگرام میں شریک ہیں۔ بینکویٹ ہال بک کرایا جا چکا ہے' ڈنر کے لئے مینو طے ہو چکا ہے۔ دعوت نامے چھپ چکے ہیں اور تھوڑی دیر بعد تقسیم ہونے بھی شروع ہو جائیں گے۔ سیکیورٹی کے انتظامات کو بھی حتمی شکل دی جا چکی ہے۔ اب تم خود انصاف کرو کہ ایسے میں کوئی پروگرام کس طرح منسوخ کیا جا سکتا ہے؟"

"مجھے یقین نہیں آ رہا" ریڈل نے کہا "ابھی تھوڑی دیر پہلے کی تو بات ہے....."

"مجھ سے ذرا سی تاخیر ہو گئی ورنہ پروگرام تو پہلے ہی طے پا چکا تھا۔"

"ٹھیک ہے علی! لیکن یہ یاد رکھنا کہ تم اپنی کوشش میں کامیاب نہیں ہو سکو گے۔"

"تم میری طرف سے اپنا دل میلا مت کرو۔ مجھے میلی نوف کے خلاف سازش کرنے کی ضرورت اس لئے نہیں ہے کہ میرے پاس ایک بہت ہی اہم نوعیت کی کیسٹ موجود ہے جس پر کچھ ایسے اعترافات ٹیپ ہیں جو میلی نوف کی ایک ناپسندیدہ تنظیم سے وابستگی ظاہر کرتے ہیں۔"

"ایسی ایک ریکارڈنگ تو میرے پاس بھی محفوظ ہے" ریڈل نے زہریلے لہجے میں کہا "لیکن میری شرافت دیکھو کہ میں نے اسے عام نہیں کیا۔"

"اچھا" میں نے حیرت سے کہا "مجھے نہیں معلوم تھا کہ تمہارے پاس بھی میلی نوف کے خلاف مواد موجود ہے۔"

"بنو مت علی!" ریڈل نے ناخوشگوار لہجے میں کہا "وہ وقت یاد کرو جب تم نے اپنے بعض مخصوص نظریات کا اعلان کیا تھا" وہ اس وقت کا ذکر کر رہا تھا جب میں جزیرۂ مرگ پر تھا اور میں نے یہ ظاہر کیا تھا جیسے مجھ پر شخصیت کی تبدیلی کا عمل کارگر ہو گیا ہے۔

"مجھے یاد ہے ریڈل! ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمہیں وہ کیسٹ بہت پسند ہے اسی لئے تم نے اسے اپنے پاس بحفاظت رکھ چھوڑا ہے۔ اگر تم فرمائش کرو تو میں ویسی ہی دو چار کیسٹس اور ریکارڈ کرا کے تمہیں بھجوا دوں تاکہ تم ان سے اپنا دل بہلاتے رہو۔"

"تم اپنے حق میں اچھا نہیں کر رہے ہو علی!" ریڈل نے کہا مگر اس کا لہجہ بہت پُرسکون تھا' یوں جیسے وہ مجھے موسم کا حال سنا رہا ہو۔

"اکثر لوگوں کا خیال یہی ہے کہ میں جو کچھ بھی کرتا ہوں اپنے حق میں اچھا نہیں کرتا۔"

"تمہاری مرضی۔ میری خواہش تو یہ تھی کہ تمہارے لئے کوئی مشکل نہ کھڑی ہو لیکن خیر..." ریڈل نے سلسلہ منقطع کر دیا۔

"یہ وقت بھی دیکھنا تھا کہ وہ ہمیں ہمارے گڑھ میں آ کر دھمکیاں دے" بڈ نے ایک ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔

"دھمکیاں اگر کسی کو نقصان پہنچا سکتیں تو آج یہ دنیا لوگوں سے خالی ہو چکی ہوتی" میں نے مشفقانہ انداز میں کہا "اگر اس بے چارے نے مجھے چند دھمکیاں دے دیں تو اس میں اس قدر دل گرفتہ ہونے کی کیا ضرورت ہے؟"

"مجھے غصہ آ رہا ہے چیف!" بڈ نے مٹھیاں بھینچ کر کہا "جی چاہ رہا ہے ریڈل کا خون پی جاؤں۔"

کیتھی براؤن خاصی مضطرب نظر آ رہی تھی۔ صرف وہ اس بات سے واقف تھی کہ میں ریڈل کے گرد کیا جال بُن رہا ہوں اور غالباً اس کے پیٹ میں اسی وجہ سے درد ہو رہا تھا۔ میں نے اسے تنبیہی نظروں سے گھورا اور اس نے خود کو سنبھال لیا۔

"اس مشن کی انچارج تم ہو تہذیب! تم چونکہ دوسری طرف معروف تھیں اس لئے میں نے تمہاری طرف سے ریڈل کی نگرانی سخت کرا دی ہے لیکن میرا خیال ہے کہ اب ہمیں ہر وقت اپنے پاس ٹرانس میٹر رکھنے چاہئیں تاکہ بروقت آپس میں رابطہ قائم کر سکیں۔"

"تمہارا خیال نہایت مناسب ہے" تہذیب نے کہا "لیکن

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"مجھے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے تم مجھے اصل بات سے بے خبر رکھ رہے ہو" تہذیب نے مزید کہا۔

"سب کچھ تو تمہارے سامنے ہے" میں نے کہا "پھر تمہیں یہ کیوں محسوس ہو رہا ہے کہ میں کچھ چھپا رہا ہوں۔"

"موجودہ حالات میں رینڈل کو ڈھیل دینے کا کوئی جواز نہیں ہے...."

"تم یہ کیوں بھول رہی ہو کہ وہ فرانسیسی پاسپورٹ پر یہاں آیا ہے۔ اس کے خلاف کوئی قدم اٹھانے کی صورت میں سفارت خانہ خاموش نہیں رہے گا اور ہم اپنے دوست جنرل ٹیرس کے لئے الجھنیں پیدا نہیں کر سکتے۔"

"کیا ضروری ہے کہ اس کے خلاف کوئی قانونی قدم ہی اٹھایا جائے۔ اسے کوئی حادثہ بھی تو پیش آ سکتا ہے؟" تہذیب نے کہا۔

"میں میڈم سے پوری طرح متفق ہوں چیف! اب اسے حادثہ پیش آ ہی جانا چاہئے۔"

"ہرگز نہیں۔" میں نے سختی سے کہا "اس قسم کے نادر خیالات اپنے دماغ سے نکال دو۔ ہم اسے مکمل شکست سے دوچار کریں گے۔"

"یعنی میرا اندازہ درست ثابت ہوا" تہذیب نے مجھے غور سے دیکھتے ہوئے کہا "تم یقیناً کسی خاص لائن پر کام کر رہے ہو۔"

"ہاں تہذیب!" میں نے ایک طویل سانس لے کر کہا "میں ایک خاص لائن پر کام ضرور کر رہا ہوں لیکن اس کے لئے اہم ترین بات یہ ہے کہ رینڈل نظروں سے اوجھل نہ ہونے پائے۔ میرا خیال ہے بڈ کو خود جا کر نگرانی کے انتظامات کا جائزہ لینا چاہئے۔"

"او کے چیف!" بڈ نے اٹھتے ہوئے کہا "میں جا رہا ہوں۔ ٹرانس میٹر بھی ساتھ لے جا رہا ہوں۔"

بڈ ٹرانسیٹر لے کر چلا گیا۔ میں نے اور تہذیب نے بھی ٹرانسیٹر نکال لئے تھے تاکہ بڈ اگر کوئی پیغام دینا چاہے تو اسے فون تک جانے کی زحمت نہ کرنی پڑے۔

"تمہارے انداز سے معلوم ہوتا ہے کہ تم نے میری بات کو سنجیدگی سے لیا ہے" بڈ کے جانے کے بعد کیتھی براؤن نے کہا اور میں چونک پڑا۔

"کون سی بات کو؟"

"وہی مکان اور گھر والی بات" کیتھی نے معنی خیز انداز میں کہا۔

"اوہ، لیکن گھر والی بات تو گھر والی سے کرو" میں نے کہا اور کیتھی نے ایک قہقہہ لگایا۔

"گھر والی ابھی ہے کہاں" اس نے کہا "البتہ اس انتظار میں ضرور ہے کہ تم اس پر نظرِ کرم فرماؤ اور اسے اس درجے سے سرفراز فرماؤ۔"

"یہ اچانک تم پر کیا دُھن سوار ہو گئی ہے؟" تہذیب نے کہا۔

"ارے واہ دل میں لڈو پھوٹ رہے ہیں اور اوپر اوپر غصے کا اظہار کر رہی ہو۔"

"معلوم ہوتا ہے کیتھی کچھ کرا کے ہی چھوڑے گی" تہذیب نے بے بسی سے کہا۔

"ارے تو کیا میں کوئی بری بات کر رہی ہوں...."

"اچھا بابا ٹھیک ہے" میں نے اس سے جان چھڑانے کے لئے کہا "تمہاری خواہش پوری کر دی جائے گی مگر اب کچھ کھانے وغیرہ کی بھی بات کرو۔ ہمارا دوست جنرل ٹیرس تو مسلح افواج کی سربراہی کانفرنس میں شرکت کے لئے گیا ہوا ہے اس لئے ہمارا کوئی پُرسانِ حال ہی نہیں ہے۔"

ابھی ہمارے درمیان اسی قسم کی گفتگو جاری ہی تھی کہ ٹرانسیٹر پر کال موصول ہوئی۔ دوسری طرف بڈ تھا۔

"مجھ پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے چیف!" ٹرانسیٹر پر بڈ کی آواز آ رہی تھی "ایگزیکٹو کلب کے قریب ایک لوڈنگ ٹرک نے میری کار کو ٹکر ماری۔ کار کی باڈی تقریباً تباہ ہو گئی۔ بس قسمت ہی تھی کہ زندہ بچ گیا۔"

"ممکن ہے یہ کوئی اتفاقی حادثہ ہو...." میں نے کہنا چاہا مگر بڈ نے میری بات کاٹ دی۔

"مجھے غلط فہمی نہیں ہوئی چیف! یہ اتفاقی حادثہ نہیں تھا۔ میں نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے شخص کو پہچان لیا ہے۔ وہ ایڈگر تھا۔ گوٹے بل کا نامی گرامی غنڈہ...."

میں نے تہذیب کی طرف دیکھا۔ اس کے چہرے پر شدید غصے کے آثار تھے۔ غصہ تو مجھے بھی بے حد آ رہا تھا مگر خود پر قابو رکھنا ضروری تھا۔ اس بات میں کوئی کلام نہیں تھا کہ بڈ پر حملہ رینڈل نے کرایا ہے۔

"تم کہاں سے بات کر رہے ہو بڈ!"

"ایگزیکٹو کلب سے صرف ایک فرلانگ کے فاصلے پر ہوں۔"

"ٹھیک ہے تم کلب پہنچو۔ میں تھوڑی دیر میں تم سے رابطہ قائم کرتا ہوں" میں نے سلسلہ منقطع کیا اور تہذیب سے کہا "میں ایڈگر کو چیک کرنے جا رہا ہوں۔ تم یہیں ٹھہر کر دوسرے معاملات دیکھو۔"

تہذیب نے تفہیمی انداز میں سر ہلایا اور میں ٹیرس محل سے روانہ ہو گیا لیکن باہر نکلتے ہی میں نے محسوس کیا کہ میری کار کا تعاقب کیا جا رہا ہے۔ میں نے کار ایک ویران سڑک کی طرف موڑ دی۔

مجھے بڈ کا خیال آیا جس کی کار کو ایک بھاری ٹرک نے ٹکر ماری تھی۔ ٹرک ڈرائیور چونکہ ایک مقامی بدمعاش تھا اس لئے یہ اندازہ کرنا چنداں مشکل نہیں تھا کہ وہ کوئی حادثہ نہیں تھا جو کچھ بھی ہوا ایک سوچی سمجھی سازش کے نتیجے میں ہوا۔ سوال یہ تھا کہ سازش کس نے کی اور کسی کی بڈ سے کیا دشمنی تھی اس سوال کا آسان اور سادہ سا جواب یہ تھا کہ بڈ کو حادثہ صرف اس وجہ سے پیش آیا کہ وہ میرے لئے کام کر رہا تھا۔ دشمنی مجھ سے تھی اور نشانہ میرے ساتھی کو بنایا گیا۔ واضح طور پر یہ رینڈل کی حرکت تھی۔ ورنہ میرا یا میرے ساتھیوں کا کسی مقامی بدمعاش سے کیا واسطہ ہو سکتا تھا۔

میں نے عقب نما آئینے میں دیکھا۔ تعاقب کرنے والی کار بدستور میرے تعاقب میں تھی۔ شہر کے نواح کی طرف جانے والی یہ سڑک اسٹریٹ لائٹوں تک سے محروم تھی اور خاصا طویل ٹکڑا ایسا تھا جس کے دونوں طرف کسی بھی قسم کی آبادی نہیں تھی۔ اس سڑک کا رخ کرنے سے میرا مقصد یہ تھا کہ تعاقب کرنے والا کھل کھیلے۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ ان لوگوں کے دل میں کوئی حسرت رہ جائے۔ میرا یہ اقدام خاصا خطرناک ثابت ہو سکتا تھا اس لئے کہ مجھے نہیں معلوم تھا کہ پچھلی گاڑی میں کتنے افراد ہیں اور ان کے عزائم کیا ہیں۔ یہ بھی ممکن تھا کہ وہ مجھے ٹھکانے ہی لگا دینے کی کوشش کر بیٹھے بلکہ یہی امکان زیادہ قرینِ قیاس تھا۔

دفعتاً میں نے گاڑی کی رفتار سست کر دی۔ میرا خیال تھا کہ تعاقب کنندہ میری کار کے قریب آنے کی کوشش کرے گا مگر میری توقعات کے برعکس اس کی طرف سے ایسی کوئی کوشش نہیں کی گئی اور اس نے بھی اسی مناسبت سے اپنی گاڑی کی رفتار کم کر دی۔ میری اور اس کی کار کے درمیان اب بھی اتنا ہی فاصلہ برقرار تھا جتنا رفتار کم کرنے سے قبل تھا۔ گویا تعاقب کنندہ کا مقصد صرف میری نگرانی کرنا تھا۔

میں نے کار کی رفتار مزید آہستہ کر دی اور پھر بتدریج کار کو سڑک کے کنارے سے لگا کر روک دیا۔ مجھے یہ دیکھ کر حیرت نہیں ہوئی کہ عقبی کار بھی روک دی گئی تھی۔ وہ کوئی بھی تھے کم از کم تعاقب کے معاملے میں بالکل اناڑی تھے۔ تعاقب کرنے کا انہیں برائے نام بھی سلیقہ نہیں تھا۔

چند لمحوں کے اندر صورتحال کا پوری طرح تجزیہ کرنے کے بعد میں نے ٹرانسیٹر نکال لیا۔ ہمارے خلاف منظم پیمانے پر کام ہو رہا تھا۔ بڈ پر حملے کے فوراً بعد میرا تعاقب یہی ظاہر کرتا تھا لہٰذا ہمیں بھی منظم طریقے سے کام شروع کر دینا چاہئے تھا۔ بصورت دیگر تاخیر کا اندیشہ تھا۔

ٹرانس میٹر پر تہذیب کو جلدی جلدی ضروری ہدایات دے کر میں کار سے اتر گیا اور کار کا بونٹ کھول دیا۔ مقصد یہ تاثر دینا تھا جیسے کار میں کوئی خرابی واقع ہو گئی ہو۔ اگرچہ اس کی کوئی خاص ضرورت نہیں تھی تاہم محض احتیاطاً میں تھوڑی سی وقت گزاری کر رہا تھا۔ مجھے معلوم تھا کہ میری ہدایات پر عمل ہونے میں چند منٹ سے زیادہ عرصہ درکار نہیں تھا۔

چند منٹ یوں گزارنے کے بعد میں دوبارہ ڈرائیونگ سیٹ پر آ بیٹھا۔ اس بار کار اسٹارٹ کرنے کے بعد میں آگے جانے کے بجائے اسے واپس موڑ رہا تھا۔ میں نے واضح طور پر محسوس کیا کہ میری اس حرکت سے وہ لوگ بوکھلا گئے ہیں۔ شاید انہیں مجھ سے ایسی کسی حرکت کی توقع نہیں تھی۔ انہوں نے بڑی افراتفری کے عالم میں گاڑی موڑی اور شہر کی طرف واپس دوڑا دی۔ اب میری کار ان کا پیچھا کر رہی تھی۔ وہ بھول گئے تھے کہ انہیں میرا تعاقب کرنا ہے لیکن انہیں اس بات کا ہوش ضرور تھا کہ مجھے اپنا پیچھا نہ کرنے دیں اور اس کے لئے ان کے پاس فوری طور پر رفتار کے سوا اور کوئی طریقہ نہیں تھا۔ اس ویران سڑک پر جس سے کوئی ذیلی سڑک بھی نہیں نکلتی تھی کسی کو تعاقب سے جھٹکنا قریب قریب ناممکن تھا۔

اگلی کار کی بڑھتی ہوئی رفتار کے ساتھ میں بھی رفتار میں اضافہ کر رہا تھا لیکن میں نے اس بات کا خیال رکھا تھا کہ درمیانی فاصلہ ایک مخصوص حد سے کم نہ ہونے پائے۔ گوٹے بل کی اس ویران سڑک پر آگے پیچھے دوڑتی ہوئی دو کاریں تیز رفتاری کے ریکارڈ توڑنے کے درپے تھیں۔ اگلی کار کی تیز رفتاری مجھے تشویش میں مبتلا کر رہی تھی۔ اس لئے کہ مجھے معلوم تھا آگے راستہ بند ہے۔

پھر وہی ہوا جس کا مجھے خدشہ تھا۔ سڑک کے اختتام پر پولیس کی دو موبائل گاڑیوں نے سڑک پر ترچھے کھڑے ہو کر راستہ بند کر رکھا تھا۔ پولیس والوں نے کار کو ہاتھ دے کر روکنے کی کوشش کی مگر وہ نہیں رکے۔ رکنے کے بجائے انہوں نے کار کو سڑک سے نیچے اتار کر موبائلوں کے برابر سے نکال لے جانے کی کوشش کی لیکن اتنی تیز رفتار پر ان کی یہ کوشش عبث تھی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ کار الٹ گئی۔ میں نے اپنی آنکھوں سے اسے قلابازیاں کھاتے دیکھا اور پھر ایک تناور درخت سے ٹکرا کر اس میں آگ بھڑک اٹھی۔

میں اپنی کار کی رفتار پہلے ہی کم کر چکا تھا۔ میں نے موبائلوں کے نزدیک کار روک دی اور کار سے اتر کر متاسفانہ انداز میں دھڑا دھڑ جلتی ہوئی کار کو دیکھنے لگا۔ جو کچھ فاصلے پر الٹی ہوئی جل رہی تھی۔ چند پولیس والے اور انسپکٹر میرے قریب آ گیا۔

"آپ اپنے کاغذات دکھانا پسند کریں گے جناب!" انسپکٹر نے مجھ سے کہا مگر اس نے خیال رکھا تھا کہ اس کا لہجہ گستاخانہ نہ ہونے پائے۔

میں نے اسے گہری نظروں سے دیکھا۔ "تمہیں جو احکامات دیئے گئے تھے ان میں یہ ہدایت بھی شامل تھی؟" میں نے سوالیہ لہجے میں کہا۔

لمحے بھر کے لئے وہ گڑبڑا گیا لیکن فوراً اس نے خود کو سنبھال

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لیا۔ "کچھ فیصلے ہمیں خود بھی کرنے پڑتے ہیں۔"

"کار میں کتنے آدمی تھے؟" میں نے اس کی بات کو نظرانداز کرتے ہوئے کہا۔

"چار" انسپکٹر نے روا روی میں کہا پھر مجھے گھورنے لگا۔ "میں نے تم سے کاغذات نکالنے کو کہا تھا۔"

"مجھے اس بات کا افسوس ہے کہ ان میں سے ایک بھی زندہ نہ بچ سکا۔ یہ لوگ لیرس گل سے میرا تعاقب کر رہے تھے۔ اب یہ بھی معلوم نہیں ہوسکے گا کہ یہ کون تھے؟"

لیرس گل کے حوالے پر انسپکٹر کی عقل ٹھکانے آگئی اور اس نے میری شناخت طلب کرنے کا خیال ترک کردیا۔

"ہم کیا کرسکتے تھے جناب۔" انسپکٹر نے بے چینی سے ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔ "ہم نے تو انہیں روکنے کی کوشش کی تھی۔ ہمیں کیا معلوم تھا۔"

"میں تمہیں الزام نہیں دے رہا انسپکٹر!" میں نے بارعب انداز میں کہا "تم نے اپنا کام عمدگی سے کیا۔ میں تمہاری سفارش کروں گا۔"

"شکریہ جناب۔۔۔ ویسے ان لوگوں کی شناخت کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ میں نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے شخص کی ایک جھلک دیکھی تھی۔ مجھے شبہ ہے کہ وہ ایڈگر۔۔۔"

"کیا!" میں چونک پڑا۔ "یہ کار ایڈگر چلا رہا تھا؟"

"نہیں جناب۔۔۔ ایڈگر کا دست راست مارٹن۔۔۔ لیکن میں وثوق سے کچھ نہیں کہہ سکتا ممکن ہے مجھے غلط فہمی ہوئی ہو۔"

"نہیں، تمہیں غلط فہمی نہیں ہوئی۔" میں نے تیزی سے کہا۔ "معلوم کرو کہ اس وقت ایڈگر کہاں ہے۔"

انسپکٹر موبائل کی طرف بڑھ گیا۔ میں الجھن میں پھنس گیا۔ آخر ایڈگر کو مجھ سے اور میرے ساتھیوں سے کیا دشمنی ہوگئی تھی؟ میں تو اس سے ٹھیک سے واقف بھی نہیں تھا۔ بس سرسری طور پر اس کا نام سنا تھا۔ تھوڑی دیر قبل اس نے بڈ پر حملہ کیا۔ بڈ کی زندگی تھی کہ وہ بچ نکلا اور اب اس واقعے کے تھوڑی دیر بعد ایڈگر کے آدمی میرا تعاقب کر رہے تھے۔۔۔ آخر کیوں؟

"میں نے معلوم کرلیا ہے جناب۔" انسپکٹر نے میرے خیالات کا سلسلہ درہم برہم کرتے ہوئے کہا۔ "وہ اپنے آفس میں موجود ہے۔"

"آفس میں۔" میں نے حیرت سے کہا۔ "کیا یہاں غنڈے بدمعاشوں کے بھی آفس ہوتے ہیں؟"

"معلوم ہوتا ہے آپ اس سے پوری طرح واقف نہیں ہیں۔" انسپکٹر نے کہا "ایڈگر ایک ایسا بدمعاش ہے جو اپنے پیچھے کوئی ثبوت نہیں چھوڑتا۔ ثبوت کے بغیر اس پر ہاتھ ڈالنا ممکن نہیں ہے اس کا آفس پیراڈائز بار میں ہے۔ پیراڈائز بار اس کی اپنی ملکیت ہے۔ اس بار کے علاوہ وہ شراب امپورٹ کرکے سپلائی بھی کرتا ہے۔"

"بس ٹھیک ہے انسپکٹر۔" میں نے ہاتھ اٹھا کر کہا "میں سمجھ گیا۔ مزید تفصیلات بتانے کی ضرورت نہیں۔ کیا تم مجھے پیراڈائز بار تک لے چلو گے؟"

"کیوں نہیں جناب۔" انسپکٹر نے خوش ہوکر کہا "لیکن اس سے قبل مجھے اس کار۔۔۔"

"یہاں کے معاملات اپنے ماتحتوں پر چھوڑ دو اور تم میرے ساتھ چلو۔" میں نے کہا۔ "اور ہاں۔۔۔ ہتھکڑی کا ایک جوڑا ضرور ساتھ لے لینا۔"

"تو کیا صرف ہم دونوں۔۔۔" انسپکٹر نے حیرت سے کہا "یہ اتنی بڑی پولیس فورس کس لئے ہے جناب۔"

"جب پولیس فورس کی ضرورت پڑے گی اس وقت پولیس فورس بھی طلب کرلیں گے۔ فی الحال تو تم میرے ساتھ چلو۔"

پیراڈائز بار روایتی قسم کا ایک بار ثابت ہوا۔ انسپکٹر سیموئیل کے ساتھ میں سیدھا بارٹینڈر کی طرف بڑھ گیا۔ اس قسم کے مقامات پر پولیس کی آمد سے کھلبلی مچ جایا کرتی ہے۔ وہاں بھی یہی ہوا۔ باوردی انسپکٹر کو دیکھ کر بار میں میزوں کے گرد بیٹھے ہوئے شرابی اضطراب میں مبتلا ہوگئے تھے لیکن عجیب بات یہ تھی کہ بارٹینڈر مطمئن نظر آرہا تھا۔

"آپ نے بہت دیر کردی جناب۔" اس نے انسپکٹر سے کہا۔

"باس بہت دیر سے آپ کے منتظر ہیں۔"

بارٹینڈر کی بات سن کر میں حیران ہوا لیکن میں نے سوچا ممکن ہے انسپکٹر نے ایڈگر کو یہاں روکے رکھنے کے لئے اسے اپنی آمد کی اطلاع بجھوادی ہو اس لئے میں نے خاموشی اختیار کی۔ انسپکٹر نے بھی کوئی سوال نہیں کیا تھا۔ میں اور انسپکٹر اس بغلی کمرے کی طرف بڑھے جس کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔

"تم لوگوں کی کارکردگی بہت خراب ہے انسپکٹر۔" ایڈگر کے آفس میں داخل ہوتے ہی ہمیں یہ جملہ سننا پڑا۔ کہنے والا ایڈگر ہی ہوسکتا تھا۔ میں اسے پہچانتا نہیں تھا لیکن شاید وہ مجھ سے واقف تھا۔ اس لئے کہ انسپکٹر سے یہ جملہ کہنے کے بعد اس نے میری طرف دیکھا تھا اور میں نے محسوس کیا تھا کہ مجھے دیکھ کر وہ عجیب قسم کی بے چینی میں مبتلا ہوگیا ہے۔

میں نے دانستہ اس پر سے نظریں ہٹائیں اور آفس کا جائزہ لینے لگا۔ اس کا آفس عجیب ہی منظر پیش کر رہا تھا جہاں اس کے علاوہ چند افراد اور بھی موجود تھے۔ دو فرش پر بندھے پڑے تھے ایک کرسی پر بیٹھا تھا مگر اس کے ہاتھ بھی پشت پر بندھے تھے۔ ایڈگر کھڑا ہوا تھا۔ ہماری آمد سے قبل وہ شاید ٹہل رہا تھا۔ اس کے علاوہ دو اور افراد بھی تھے جن کے ہاتھوں میں ریوالور نظر آرہے تھے۔ یہ سب کچھ میری سمجھ سے بالاتر تھا۔

"ہمیں اور معاملات بھی دیکھنے ہوتے ہیں۔" انسپکٹر نے بے نیازی سے کہا۔

"معاملہ کیا ہے؟" میں نے نرم لہجے میں ایڈگر سے پوچھا۔

"میں مقامی تھانے کو فون پر تفصیلات بتا چکا ہوں۔" ایڈگر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"فون پر سنی ہوئی تفصیلات کی روشنی میں تو کچھ بھی نہیں کیا جاسکتا۔" میں نے کہا۔ میرا لہجہ بدستور نرم تھا۔ معاملہ کچھ کچھ میری سمجھ میں آنا شروع ہوگیا تھا۔

"یہ شخص جس کا نام فرنانڈس ہے۔" ایڈگر نے اس شخص کی طرف اشارہ کیا جو کرسی پر بیٹھا تھا اور جس کے ہاتھ پشت پر بندھے ہوئے تھے "یہ شراب کا ایک مقامی ڈیلر ہے۔ یہ شخص ڈیڑھ گھنٹا قبل یہاں آیا اور اس نے مجھے دھمکیاں دیں۔ اس کے ساتھ دو مسلح افراد تھے۔ میرے آدمیوں نے بڑی مشکل سے ان لوگوں پر قابو پایا اور پھر میں نے کوئی ایک گھنٹا قبل علاقے کے تھانے کو فون پر مطلع کیا لیکن تم لوگ اتنی دیر بعد یہاں پہنچے ہو۔"

میں سناٹے میں آگیا۔ صورتحال پوری طرح مجھ پر واضح ہوگئی تھی۔ بڈ کے بچ جانے پر ایڈگر نے یہ ڈرامہ ترتیب دیا تھا اس لئے کہ جو وقت وہ بتا رہا تھا اس وقت بڈ پر حملہ ہوا تھا۔ ایڈگر نے جائے واردات پر اپنی عدم موجودگی ثابت کرنے کے لئے یہ ناٹک رچایا تھا اور اب مجھے اس کا توڑ کرنا تھا۔

"تم کیا کہتے ہو؟" میں نے فرنانڈس سے کہا۔ میں، ایڈگر اور انسپکٹر ابھی تک کھڑے ہوئے تھے۔ ایڈگر نے ہم سے بیٹھنے تک کو نہیں کہا تھا۔

"میں ہمیشہ ایڈگر سے مال لیتا ہوں لیکن اس بار اس نے ہمیں جعلی مال تھمادیا۔ بوتلوں سے مقامی شراب برآمد ہوئی ہے۔ میں اس سے یہی شکایت کرنے آیا تھا لیکن اس نے ہمارے ساتھ یہ سلوک کیا۔"

فرنانڈس کا بیان سن کر میں نے تفہیمی انداز میں سرہلایا۔

"یہ سراسر بکواس ہے۔۔۔" ایڈگر نے اسٹارٹ لیا ہی تھا کہ میں نے ہاتھ اٹھا کر اس کی بات کاٹ دی۔

"یہ معاملہ سرکاری تفتیشی مراحل میں داخل ہوچکا ہے لٰہذا اب تم صرف اس وقت بولوگے جب تم سے کچھ پوچھا جائے۔" میں نے سخت لہجے میں کہا۔ "میرا خیال ہے اب یہاں ان لوگوں کی کوئی ضرورت نہیں رہی۔" میں نے دونوں ریوالور برداروں کی طرف اشارہ کیا۔ "لٰہذا انہیں یہاں سے رخصت کردو۔"

ایڈگر نے بھرائی ہوئی آواز میں ان لوگوں سے چلے جانے کو کہا اور وہ کمرے سے باہر چلے گئے۔

"اب میرا خیال ہے اگر تم اپنی کرسی پر بیٹھ جاؤ تو ہم بات آگے بڑھائیں۔" میں نے ایڈگر سے کہا اور وہ خاموشی سے میز کے عقب میں اپنی کرسی پر جا بیٹھا۔

اس کے بیٹھنے کے بعد میں نے انسپکٹر کو بھی ایک کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود بھی ایک نشست سنبھال لی۔

"مارٹن کی کار کو حادثہ پیش آگیا۔" میں نے ایڈگر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔ "کار میں آگ لگ گئی تھی۔ وہ اپنے ساتھیوں سمیت ہلاک ہوچکا ہے۔"

ایڈگر بری طرح چونکا تھا۔ "حادثہ کب اور کہاں پیش آیا؟" اس نے مضطربانہ لہجے میں کہا۔

"تمہیں نہیں معلوم کہ مارٹن اپنے ساتھیوں سمیت کس مہم پر تھا۔" میں نے چبھتے ہوئے لہجے میں کہا۔

نئی سوچ' نیا رنگ' نیا لہجہ' نیا آہنگ

ایک کفن بردوش نوجوان کی کہانی جس کے شب و روز موت کی بستی میں گزر رہے تھے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

تیسرا اور چوتھا حصہ کتابی شکل میں تیار ہے
قیمت فی حصہ ۴۰ روپے ڈاک خرچ ۱۶ روپے
چاروں حصے ایک ساتھ منگانے پر ڈاک خرچ معاف

کتابیات پبلی کیشنز
پوسٹ بکس 23 کراچی۔ 74200

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"نہیں" ایڈگر نے نفی میں سرہلایا۔ "وہ مجھے بتا کر نہیں گیا تھا۔"

"اور پچھلے ڈیڑھ گھنٹے کے دوران تم بھی یہیں موجود رہے ہو؟"

"ہاں' میں نے بار سے باہر قدم بھی نہیں نکالا۔ فرنانڈس سے ہی الجھا رہا لیکن مجھ سے اس انداز میں کیوں پوچھ گچھ کی جارہی ہے۔ جیسے میں کوئی مجرم ہوں؟"

"تو نہیں بتاؤ کہ مارٹن کو حادثہ کہاں پیش آیا ہے۔" میں نے جیب سے ٹرانسیٹر نکالتے ہوئے انسپکٹر سے کہا۔ وہ ایڈگر کو حادثے کے بارے میں بتانے لگا اور میں نے ٹرانسیٹر پر تہذیب سے رابطہ قائم کیا۔

"تم کہاں غائب ہو۔" میری آواز سنتے ہی اس نے بے صبری سے کہا "ہم تمہاری طرف سے فکرمند ہوچکے تھے۔ جنرل ٹیرس بھی تمہارا انتظار کررہے ہیں۔"

"سنو تہذیب جنرل ٹیرس اگر تمہارے پاس موجود ہے تو اس سے فوراً میری بات کراؤ۔"

تہذیب نے میرے لہجے میں کوئی خاص بات محسوس کرلی تھی اس لئے اس نے بغیر کچھ کہے ٹرانسیٹر جنرل کے حوالے کردیا تھا۔ ایڈگر 'انسپکٹر اور فرنانڈس حیرت سے مجھے دیکھ رہے تھے۔

"کیا بات ہے اولڈ بوائے۔" چند لمحے بعد ٹرانسیٹر پر جنرل کی آواز ابھری۔

"میں تمہاری اسکیم پر عمل کررہا ہوں جنرل! میں اس وقت پیراڈائز بار میں موجود ہوں۔ ایڈگر میرے سامنے بیٹھا ہے اور میں تمہارے اس خیال سے متفق ہوچکا ہوں کہ اس سے پوچھ گچھ کرنا بے کار ہے اور میں بھی اسی نتیجے پر پہنچا ہوں کہ وقت ضائع کرنے کے بجائے اسے ٹھکانے ہی لگادیا جائے۔"

"بالکل..... بالکل۔" جنرل ٹیرس گڑبڑا کر اس کے علاوہ اور کچھ نہ کہہ سکا۔ اس بے چارے کو تو کچھ بھی معلوم نہیں تھا لیکن ایڈگر اچھل کر کھڑا ہوگیا تھا۔ نہ صرف کھڑا ہوا تھا بلکہ اس نے ریوالور نکال کر مجھے کور بھی کرلیا تھا۔

"تم سے بات کرنے کے بعد میں ایک کوشش اور کروں گا جنرل!" میں نے ایڈگر کی طرف دیکھے بغیر کہا۔ "میں اس بات کا قائل ہوں کہ آدمی کو موت کے گھاٹ اتارنے سے قبل ایک موقع ضرور دینا چاہئے ممکن ہے وہ راہ راست پر آجائے۔"

"تمہاری مرضی۔" جنرل نے کہا۔ "ویسے میرا خیال یہی ہے کہ ایسے لوگ موقع سے فائدہ نہیں اٹھاسکتے۔"

"پھر بھی میں ایک کوشش ضرور کروں گا جنرل! تھوڑی دیر بعد دوبارہ تم سے رابطہ کروں گا۔" میں نے سلسلہ منقطع کرکے ایڈگر کی طرف دیکھا۔ "یہ کیا ایڈگر!" میں نے متحیرانہ انداز میں کہا۔

"ریوالور جیب میں رکھ لو۔ کیوں اپنی موت کے پروانے پر دستخط کر رہے ہو۔"

"مجھے اپنی زندگی کی ضمانت درکار ہے۔" ایڈگر نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔

"اس کے لئے جو طریقۂ کار تم نے منتخب کیا ہے وہ غلط ہے۔" میں نے نرمی سے کہا۔ "جو ضمانت تم طلب کررہے ہو وہ تو خود تمہارے پاس ہے۔ ہم سے تعاون کروگے تو ہم تمہیں کچھ نہیں کہیں گے۔"

"زبان کھولنے کے بعد میں اور مشکل میں پھنس جاؤں گا۔"

"تم کیا سمجھتے ہو۔" میں نے مسکرا کر کہا۔ "ہمیں سب معلوم ہے مگر ہم تمہاری زبان سے سننا چاہتے ہیں۔"

"یعنی۔ یعنی سب کچھ جاننے کے باوجود مجھے کچھ نہیں کہا جائے گا۔" ایڈگر نے بے یقینی سے کہا۔

"بشرطیکہ تم سب کچھ سچ سچ بتادو۔" میں نے کہا اور ایڈگر کے ہاتھ میں موجود ریوالور کی نال جھک گئی۔ پھر وہ خود بھی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"مجھے معلوم ہے کہ مارٹن تمہارا تعاقب کررہا تھا۔" ایڈگر نے بوجھل آواز میں کہا "بلکہ اسے تمہاری نگرانی پر میں نے ہی مامور کیا تھا اور بڈ کو....."

"ان باتوں کے اعادے کی ضرورت نہیں..... یہ تو مجھے معلوم ہے جو باتیں مجھے نہیں معلوم وہ بتاؤ۔"

"جو باتیں تمہیں نہیں معلوم وہ مجھے بھی نہیں معلوم۔" ایڈگر نے کہا "لہٰذا یہ ممکن نہیں کہ میں تمہاری معلومات میں کوئی اضافہ کرسکوں۔"

"تم مجھ سے واقف ہو؟" میں نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔" ایڈگر نے مخصوص سی آواز میں کہا "لیکن مجھے معلوم نہیں تھا کہ مجھے تمہارے خلاف کام کرنا ہے۔"

"تم شاید ہوش میں نہیں ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ تم جس کے خلاف کام کررہے ہو اس سے ہی واقف نہ ہو؟"

"یہ حقیقت ہے..... میں جھوٹ نہیں بولوں گا۔ مجھے جھوٹ بولنے کی ضرورت بھی نہیں ہے۔" ایڈگر نے کہا۔ اس کے لہجے سے سچائی جھلک رہی تھی۔

"ٹھیک ہے' میں تمہاری بات مان لیتا ہوں لیکن یہ سب کچھ کس طرح ہوا؟"

ایڈگر نے انسپکٹر کی طرف دیکھا۔ اس کے انداز میں جو جھجک تھی اس سے صاف ظاہر تھا کہ وہ انسپکٹر سے خوف زدہ ہے۔

"تم جو کچھ بھی کہوگے اسے تمہارے خلاف استعمال نہیں کیا جائے گا۔" میں نے تسلی دی۔ "لہٰذا جو کچھ بھی کہنا ہے کھل کر کہو۔"

"میں ہمیشہ پولیس سے بچ کر کام کرتا ہوں۔" ایڈگر نے کہا "آپ کو تو اندازہ ہوگا کہ اس قسم کے کاموں میں شرافت سے کام نہیں چلتا۔ کبھی کبھی کوئی ضرورت مند آجاتا ہے تو میں اس کا کام بھی کردیتا ہوں۔"

"بشرطیکہ معاوضہ معقول ملے۔" میں نے ٹکڑا لگایا۔

"اس معاملے میں میرا ایک معیار ہے۔ میں کبھی دب کر بات نہیں کرتا۔ معاوضہ مرضی کا نہ ہو تو میں کسی کام میں ہاتھ نہیں ڈالتا۔"

"اور اس معاملے میں تو معاوضہ بھی تمہیں توقع سے کہیں بڑھ کر ملا ہوگا؟"

"یہ حقیقت ہے لیکن مجھے یہ بھی نہیں معلوم کہ ان ہنگاموں کی پشت پر کون ہے۔"

"کیا مطلب؟" میں نے اسے گھورا۔ "تمہیں معاوضہ کس کے ذریعے ملا تھا؟"

"فرنانڈس کے ذریعے۔" ایڈگر نے کہا اور میں نے چونک کر فرنانڈس کی طرف دیکھا جو بھیگی بلی بنا بیٹھا تھا۔

"اس اعتبار سے تو یہ تمہارا محسن ہوا۔" میں نے کہا "پھر تم نے اسے باندھ کیوں رکھا ہے؟"

"یہ تو محض ایک ناٹک ہے اور اس لئے ہے کہ جو جھوٹ ہم بول رہے ہیں اس میں حقیقت کا رنگ بھرا جاسکے۔ یہ آئیڈیا فرنانڈس نے ہی پیش کیا تھا تاکہ جائے واردات پر میری عدم موجودگی ثابت کی جاسکے۔"

میں نے دوبارہ فرنانڈس کی طرف دیکھا۔ "میرا خیال ہے تم بھی میری کوئی راہنمائی نہیں کرسکوگے؟"

"آپ کا خیال درست ہے جناب! زیادہ تر ہدایات مجھے فون پر ہی ملی ہیں۔ صرف رقم دینے کے لئے ایک شخص آیا تھا مگر اس نے اپنا چہرہ چھپا رکھا تھا اور نیم تاریکی میں مجھ سے ملا تھا۔ اس لئے میں نہیں بتاسکتا کہ وہ کون تھا۔ اس کے علاوہ مجھے یہ بھی نہیں معلوم تھا کہ ہمیں کن لوگوں کے خلاف کام کرنا ہوگا۔ اگر ہمیں شبہ بھی ہوجاتا کہ یہ اتنی اونچی سطح کا معاملہ ہے تو اس میں ہاتھ ڈالنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔"

"یہ تمہیں کب معلوم ہوا کہ تمہیں کن لوگوں کے خلاف کام کرنا ہے؟" میں نے فرنانڈس کو گھورتے ہوئے پوچھا۔

"ابھی تھوڑی دیر پہلے ایڈگر نے مجھے بتایا کہ اس نے بڑے صاحب کو پہچان لیا تھا اور اس کے ہاتھ پاؤں پھول گئے تھے۔ یہ مجھ پر ناراض ہورہا تھا کہ میں نے یہ معاملہ کیوں لیا مگر جناب مجھے ہی کون سا علم تھا کہ میں کیا کرنے والا ہوں۔"

"اس کے ہاتھ کھول دو انسپکٹر! اب یہ لوگ ہمارے لئے کام کریں گے۔"

"ہمیں خوشی ہوئی جناب!" فرنانڈس نے کہا۔ "آپ چاہتے تو ہم سے زبردستی بھی کام لے سکتے تھے مگر آپ نے جس درگزر کا مظاہرہ کیا ہے اس کے بعد تو ہم آپ کے غلام ہوگئے ہیں۔"

"تم نادانستہ طور پر کسی کے آلۂ کار بن گئے اس لئے میں تمہیں زیادہ قصوروار بھی نہیں سمجھتا۔" میں نے کہا۔ میں ریڈل کے وار کو اسی پر الٹنے کے بارے میں سوچ رہا تھا۔

"تم دونوں کو میری ہدایات پر عمل کرنا ہوگا۔" میں نے اپنے ذہن میں ایک منصوبہ ترتیب دیتے ہوئے کہا۔

"ہم ہر طرح سے تیار ہیں۔" ایڈگر نے کہا۔

"بس تو پھر اٹھو اور میرے ساتھ چلو۔" میں نے کہا اور ہم چاروں بار سے باہر آگئے۔

بار کے دروازے سے باہر قدم رکھتے ہی مجھے سرخ رنگ کی وہ کار نظر آگئی جو کچھ فاصلے پر کھڑی تھی۔ کار اسٹارٹ تھی اور اس کی پارکنگ لائٹس جل رہی تھی۔ وہ کار بڑی تیزی سے حرکت میں آئی تھی اور اس کے ساتھ ہی میری چھٹی حس نے مجھے کسی نادیدہ خطرے کا احساس دلانا شروع کردیا۔ کار آندھی اور طوفان کی طرح ہم سے نزدیک تر ہوتی چلی جارہی تھی۔ اس کی ہیڈلائٹس بھی روشن ہوگئی تھیں۔ روشن ہیڈلائٹس کے عقب میں کار کے اندر کچھ دیکھنا مشکل تھا تاہم کار کی کھڑکی سے جھانکتی ہوئی برین گن کی نال مجھے نظر آگئی۔

"بچو" میں نے چیخ کر اپنے ساتھیوں کو ہوشیار کرنے کے ساتھ ساتھ خود کو فٹ پاتھ پر دائیں جانب گرادیا اور اس کے ساتھ ہی فضا برین گن سے چلنے والی گولیوں کی تڑتڑاہٹ سے گونج اٹھی۔ میں نے چیخوں کی آوازیں بھی سنی تھیں مگر یہ تعین کرنا دشوار تھا کہ گولیاں کس کے لگی ہیں۔ میں بہرحال محفوظ رہا تھا۔

جو کچھ بھی ہوا' چشم زدن میں ہوا تھا۔ سرخ کار آندھی اور طوفان کی طرح ہمارے سامنے سے گزری اور برین گن کا برسٹ مارتی ہوئی گئی۔ اس کے گزرتے ہی میں بڑی پھرتی سے اٹھا۔ فرنانڈس اور انسپکٹر سیموئیل گولیوں سے چھلنی ہوگئے تھے۔ وہ پھرتی کا مظاہرہ نہیں کرسکے تھے لہٰذا گولیاں انہیں چاٹ گئی تھیں۔ ایڈگر البتہ محفوظ رہا تھا۔ وہ اٹھ کر میری ہی طرف آرہا تھا۔ اس کے چہرے پر وحشت ناک تاثرات تھے۔ غالباً اس بات نے اس پر دیوانگی طاری کردی تھی کہ اس کے اپنے بار کے دروازے پر اس پر حملہ کیا گیا۔

بار کے اندر بھی اس اچانک فائرنگ سے کھلبلی مچ گئی تھی۔ گولیوں کی خوفناک تڑتڑاہٹ نے پوری اسٹریٹ پر دہشت کی ایک لہر دوڑادی تھی۔ وہ جو مرچکے تھے ان کے لئے کچھ نہیں کیا جاسکتا تھا اس لئے میں نے وہاں سے نکل جانے کا فیصلہ کیا۔

"یہاں سے نکل چلو ایڈگر۔" میں نے تیزی سے کہا اور اپنی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کار کی طرف جھپٹا۔ ایڈگر نے میرا ساتھ دیا تھا۔ پھر کسی کے قریب آنے سے قبل ہی کار اسٹارٹ کر کے آگے بڑھا چکا تھا۔

"میرا خون کھول رہا ہے۔" ایڈگر نے مٹھیاں بھینچ کر کہا۔ "کل تک کسی میں اتنی مجال نہیں تھی کہ میری طرف آنکھ اٹھا کے بھی دیکھ سکے اور آج۔۔۔"

"شاید تمہیں اندازہ نہیں ہے کہ تم کن لوگوں کے آلۂ کار بن گئے ہو" میں نے پُرسکون لہجے میں کہا۔ "یہ ایک بین الاقوامی دہشت گرد صیہونی تنظیم ہے۔ اس قسم کی قتل و غارت گری کرانا ان کے معمولات میں شامل ہے۔"

"کاش مجھے معلوم ہو جائے کہ اس حملے کا ذمے دار کون ہے۔ میں اس کا خون پی جاؤں گا۔" ایڈگر نے دانت پیس کر کہا۔

"ان کا اصل ہدف میں تھا اور اس میں شک نہیں کہ میں بال بال بچا ہوں۔ وہ لوگ پہلے سے ہمارے باہر نکلنے کے منتظر تھے۔ تمہیں اس جھگڑے میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔"

"انہوں نے میرے بار کے دروازے پر حملہ کیا ہے۔ اگر میں نے ان کے خلاف کوئی قدم نہ اٹھایا تو گوٹے بل کے سارے بدمعاش شیر ہو جائیں گے اور میری وقعت دو کوڑی کی بھی نہیں رہ جائے گی۔"

"تمہیں خدا کا شکر ادا کرنا چاہئے ایڈگر! دو آدمی مارے گئے۔ ان میں ایک کا تعلق ایک سرکاری ایجنسی سے بھی ہے اور سرکاری ایجنسی سے متعلق کوئی آدمی مارا جائے تو سرکاری ایجنسیاں کچھ زیادہ ہی مستعدی کا مظاہرہ کرتی ہیں۔ اس جھگڑے میں پڑنے کا مطلب خود کو خواہ مخواہ مشکلات میں پھنسانے کے سوا کچھ نہیں ہوگا؟"

"مجھے حیرت ہے یہ بات آپ کہہ رہے ہیں۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ سرکاری ایجنسیوں کے کام کرنے کا طریقہ کیا ہوتا ہے۔ سب سے پہلے میری ہی شامت آئے گی۔"

"مجھے معلوم ہے ایڈگر!" میں نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔ "لیکن ایک حقیقت تم بھی نظر انداز کر رہے ہو اور وہ یہ کہ واردات کے وقت میں بھی تمہارے ہمراہ تھا۔"

"اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔" ایڈگر نے تیزی سے کہا "بلکہ یہ تو اور بھی خراب بات ہے۔ میں تو پہلے ہی بڈ صاحب والے معاملے میں نظروں میں آچکا ہوں۔ اب تو یہی سمجھا جائے گا کہ جو کچھ بھی ہوا میری ایما پر ہوا۔"

"ان خدشات کو اپنے ذہن سے جھٹک دو۔" میں نے کہا۔ "اس لئے کہ میں انہیں ایسا نہیں کرنے دوں گا۔ میرا بیان تمہارے حق میں ہوگا۔"

ایڈگر نے حیرت سے مجھے دیکھا۔ "ایک تو آپ کا رویّہ میری سمجھ سے باہر ہے کہیں میں کسی بڑی مشکل میں تو نہیں پھنسنے والا ہوں۔"

مجھے ہنسی آگئی۔ "میں تو تمہیں مشکلات سے نکالنے کی کوشش کر رہا ہوں اور تم مجھ پر ہی شبہ کر رہے ہو۔ یہ تو زیادتی ہے نا ایڈگر ڈیئر!"

"میں کبھی پولیس کی گرفت میں نہیں آیا لیکن اس بار آیا تو ایسے بے ڈھب طریقے سے آیا کہ بچنے کا کوئی راستہ ہی نہیں تھا۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ زد پر آنے کے باوجود میرے ساتھ رعایت کیوں برتی جا رہی ہے۔"

"کسی حقیقت سے محض اس بنا پر انکار نہیں کیا جا سکتا کہ وہ سمجھ میں نہیں آرہی۔ تم مجھے جانتے ہو، میرے مشن سے بھی واقف ہوگے۔ میں اپنی توجہ ہمیشہ اپنے مشن پر مرکوز رکھنے کی کوشش کرتا ہوں۔ میرے مشن کی راہ میں جو بھی آئے گا اس سے میرا تصادم ہوگا۔ آسان لفظوں میں یوں سمجھ لو کہ جو مجھ سے الجھے گا میں اس سے الجھوں گا اور جو مجھ سے نہیں الجھے گا اس سے میرا کوئی جھگڑا نہیں ہے۔ تم نادانستگی میں دشمن کے آلۂ کار بن گئے لیکن جیسے ہی تمہیں اپنی غلطی کا احساس ہوا تم اس سے باز آگئے۔ اگر بڈ کو تمہارے ہاتھوں نقصان پہنچ گیا ہوتا تو میں تمہیں ہرگز معاف نہ کرتا۔"

"میں آپ کا شکریہ ادا نہیں کر سکتا جناب!" ایڈگر نے کپکپاتی ہوئی آواز میں کہا۔ "لیکن میں نے بڈ صاحب کو بروقت پہچان لیا تھا۔ ان سے میرا واسطہ پڑتا رہا ہے۔ مجھے یہ بھی معلوم تھا کہ وہ آپ کے ساتھیوں میں سے ہیں اور میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ گوٹے بل میں آپ کا مرتبہ کیا ہے۔ سچ پوچھئے تو مجھے اپنی موت نظر آنے لگی تھی۔"

"ان تمام معاملات کے پیچھے ایک شاطر دماغ کام کر رہا ہے۔ وہ مجھ سے چھپا چھپا پھر رہا تھا لیکن اب میری نظروں میں آگیا ہے۔ وہ حد سے بڑھی ہوئی خود اعتمادی کا شکار ہے۔ اسے یہ زعم ہے کہ کوئی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ میں اس کا زعم خاک میں ملانے کے درپے ہوں جبکہ اس کی کوشش یہ ہے کہ میں اپنی توجہ مرکوز نہ کرنے پاؤں۔ تم اس سے اندازہ کر لو کہ وہ کل رات یہاں پہنچا ہے اور اس وقت سے اب تک اس نے ہمیں سکون کا سانس نہیں لینے دیا۔ کل رات وہ میری نظروں سے اوجھل ہو گیا تھا۔ چند گھنٹے قبل وہ پھر نظر آیا۔ اگرچہ اب ہم نے ایسے انتظامات کر لئے ہیں کہ وہ ہماری نظروں سے اوجھل نہ ہو سکے تاہم جو کچھ وہ کر چکا ہے اس کا فوری تدارک ممکن نہیں ہے۔ اس نے سارا وقت شرپسند عناصر سے رابطوں میں گزارا ہوگا جس کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ مجھ پر اور میرے ساتھیوں پر تابڑ توڑ حملے ہو رہے ہیں۔ ان حملوں کا نوٹس نہ لینا میری مجبوری ہے۔ اگر میں ان چکروں میں الجھ گیا تو اس کا مقصد پورا ہو جائے گا۔"

"لیکن۔۔۔ لیکن مسٹر علی کیا آپ الجھ نہیں گئے۔" ایڈگر نے جھجکتے ہوئے کہا۔

"میں نے ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کیا۔ فوری طور پر ایک منصوبہ بنایا اور اب اس پر عمل پیرا ہونے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ ریڈل کو بھی مزہ آجائے گا۔"

ایگزیکٹیو کلب پہنچنے تک میں ایڈگر کو اس کا رول سمجھا چکا تھا۔

بڈ گیٹ پر ہی موجود تھا اور بے چینی سے میرا انتظار کر رہا تھا۔ میرے ساتھ ایڈگر کو دیکھ کر اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

"تم نے اتنی جلدی اسے پکڑ بھی لیا۔" اس نے کہا "لیکن اس نے اعتراف تو نہیں کیا ہوگا؟"

"ریڈل کہاں ہے؟" میں نے بڈ کے سوال کو نظر انداز کرتے ہوئے پوچھا۔

"تھوڑی ہی دیر قبل اپنے کمرے میں گیا ہے لیکن تم نے بہت زیادہ دیر لگا دی۔"

"پہلے ریڈل سے مل لیں۔ باتیں بعد میں ہوتی رہیں گی۔"

دستک کے جواب میں کمرے کا دروازہ خود ریڈل نے کھولا تھا۔ مجھے دیکھ کر اس کے ہونٹوں پر بڑی پُرفریب مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

"زہے نصیب! یقین نہیں آتا کہ ایک عظیم المرتبت شخصیت نے میری عزت افزائی کی ہے۔ تشریف لائیے۔" اس نے دروازے سے ہٹتے ہوئے کہا۔ اس نے بڈ اور ایڈگر کی طرف نگاہ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا تھا۔

"میں تنہا نہیں ہوں۔" میں نے خشک لہجے میں کہا۔ "میرے ہمراہ دو افراد اور بھی ہیں۔"

"جس طرح دوستوں کے دوست بھی دوست ہوتے ہیں اسی طرح مہمانوں کے ساتھ آنے والے بھی مہمان ہوتے ہیں۔ تمہارے ساتھ آنے والے بھی میرے مہمان ہیں۔ میں نے انہیں اندر آنے سے روکا تو نہیں ہے۔"

ہم تینوں اندر داخل ہو گئے۔ ریڈل ہمارے سامنے بچھا جا رہا تھا۔ ایڈگر کو حیرت تھی۔ اسے میری اس بات پر شبہ پیدا ہونا شروع ہو گیا ہوگا کہ مجھ پر ہونے والے حملوں کے پس پشت ریڈل کا ہاتھ کارفرما تھا۔ ایڈگر کے سامنے تو ریڈل کا ایک ہی روپ تھا اور وہ روپ اتنا خوش نما تھا کہ اس کی ظاہر بین نگاہیں اس کے روپ کے عقب میں پوشیدہ کریہہ شخصیت تک نہیں پہنچ پا رہی تھیں۔

"تم نے بہت پست ذہنیت کا مظاہرہ کیا ہے۔ ریڈل! مجھ پر حملہ کرانے کے بجائے تمہیں کرائے کے غنڈوں کا سہارا نہیں لینا چاہئے تھا۔"

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔" ریڈل نے متحیرانہ لہجے میں کہا۔ "میں مستقل تمہارے سامنے ہوں۔ کسی کو فون کروں گا تو وہ بھی تمہارے علم میں آجائے گا۔۔۔"

"ایڈگر نے مجھے تمام باتوں سے نہ صرف آگاہ کر دیا ہے بلکہ وہ تمہارے خلاف گواہی دینے پر بھی آمادہ ہو گیا ہے۔" میں نے کہا اور ریڈل نے چونک کر ایڈگر کی طرف دیکھا۔

"جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے ایڈگر سے یہ پہلی ملاقات ہے۔" ریڈل نے ایڈگر کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"آج صبح کی بات ہے ایک شخص پیراڈائز بار پہنچا اور ایڈگر سے ملاقات کی۔ اس شخص نے ایک بڑی رقم کے عوض ایڈگر کو مجھ پر اور میرے ساتھیوں پر قاتلانہ حملے کرنے کے لئے تیار کر لیا اور وہ شخص تم ہو ریڈل۔"

"اچھا" ریڈل نے استہزائیہ انداز میں کہا "یہ میری معلومات میں ایک دلچسپ اضافہ ہے۔"

"سنجیدگی اختیار کرو ریڈل! تمہیں اندازہ نہیں ہے کہ تم کس قسم کی مشکلات میں گھر گئے ہو۔"

"سنجیدگی تو تمہیں اختیار کرنی چاہئے۔ تمہیں میرے خلاف اتنا واضح ثبوت مل گیا تھا تو میرے پاس دوڑے آنے کی کیا ضرورت تھی۔ اپنے آدمیوں سے کہتے، وہ مجھے گرفتار کر لیتے۔"

"ایڈگر نے بڈ کی کار کو ٹکر مارنے کی کوشش کی تھی۔ قسمت تھی کہ بڈ بچ گیا۔ پھر ایڈگر کے چار ساتھیوں نے میرا تعاقب کیا۔ وہ چاروں مارے گئے۔ اس کے بعد ذرا دیر قبل پیراڈائز بار سے نکلتے ہوئے مجھ پر فائرنگ کی گئی۔ میں تو خیر بچ گیا لیکن دو افراد ہلاک ہو گئے جن میں سے ایک کا تعلق مقامی پولیس سے تھا۔ میں تو وہاں سے نکل آیا لیکن اب تک پولیس تفتیش شروع کر چکی ہوگی۔۔۔"

"میری سمجھ میں نہیں آیا کہ یہ کہانیاں تم مجھے کیوں سنا رہے ہو؟" ریڈل نے میری بات کاٹ کر کہا۔

"اس لئے کہ مجھے تم سے ہمدردی ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ گوٹے بل کی پولیس تم تک پہنچے۔"

"شکریہ۔۔۔ گوٹے بل میں کوئی تو میرا ہمدرد ہے۔" ریڈل نے طنز کیا۔ "ویسے تم نے جو زحمت کی اس کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ پولیس کو آنے دو، میں خود ان سے نمٹ لوں گا۔"

"تمہیں شاید اندازہ نہیں ہے۔ پیراڈائز بار کے کئی ملازمین نے تمہیں وہاں دیکھا تھا اور وہ سب تمہیں شناخت کر لیں گے۔"

ریڈل کی آنکھوں میں دلچسپی کی چمک ابھری۔ "اندازاً یہ کس وقت کی بات ہوگی؟" اس نے مجھ سے پوچھا۔

"اندازاً نہیں یقیناً یہ صبح دس بج کر بارہ منٹ کی بات ہے جب تم پیراڈائز میں داخل ہوئے تھے۔"

"دیکھو علی! میں تمہیں ایک سنجیدہ اور بردبار آدمی سمجھتا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوں۔ تمہاری شخصیت خاصی باوقار ہے۔ اس قسم کے اوچھے ہتھکنڈے پولیس والوں کے لئے چھوڑ دو۔"

"میں نے بھی چیف کو کچھ قیمتی مشورے دیئے تھے مگر چیف مانتے ہی نہیں۔" بڈ نے کہا۔ "اپنی من مانی کئے جاتے ہیں۔ شاید تمہاری بات ان کی سمجھ میں آجائے۔"

"سمجھ میں آنے والی بات بغیر کسی کے سمجھائے سمجھ میں آجاتی ہے اور نہ سمجھ میں آنے والی بات کوئی کسی کو نہیں سمجھا سکتا۔" میں نے کہا۔

"محض اتفاق کی بات ہے کہ جس وقت میں ہیرا ڈائز بار میں تھا عین اسی وقت فرانسیسی سفارت خانے میں بھی موجود تھا۔" ریڈل نے طنزیہ لہجے میں کہا۔ "وہاں سے میری واپسی ساڑھے دس بجے ہوئی۔"

بڈ نے چونک کر اڈگر کی طرف دیکھا۔ "میرا خیال ہے میں نے وقت غلط بیان کر دیا۔ صحیح بات یہ ہے کہ اس وقت گیارہ بج کر چند منٹ ہوئے تھے۔ کیوں؟"

"ہاں۔" اڈگر نے کھنکار کر کہا۔ میں نے محسوس کیا تھا کہ وہ ریڈل کی شخصیت سے بری طرح مرعوب ہو گیا ہے۔ "اس وقت سوا گیارہ بجے تھے۔"

ریڈل کے ہونٹوں پر عیارانہ مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ "میرا خیال تھا تم اپنے پتے بڑی احتیاط سے کھیلتے ہو گے لیکن آج اندازہ ہوا کہ تم سے زیادہ فلاپ کھلاڑی تو شاید روئے زمین پر ملنا مشکل ہے۔"

میں نے حیرت سے پلکیں جھپکائیں۔ "ناراض کیوں ہو رہے ہو ڈیئر ریڈل! مجھ سے کیا غلطی نہیں ہو سکتی؟"

"تم اوچھے ہتھکنڈوں پر اتر آئے ہو۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارا مد مقابل کون ہے؟" ریڈل نے جھنجھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں تو تمہاری ہمدردی میں یہاں چلا آیا تھا ریڈل!" میں نے اٹھتے ہوئے کہا "اگر مجھے پہلے سے علم ہوتا کہ تم میرا شکریہ ادا کرنے کے بجائے مجھ پر طنز شروع کر دو گے تو ہرگز یہاں نہ آتا۔"

"بیٹھ جاؤ علی!" ریڈل نے ہاتھ ہلا کر کہا۔ "اور مجھ پر ہاتھ ڈالنے کا خیال ذہن سے نکال دو....." دروازے پر ہونے والی دستک کی وجہ سے ریڈل اپنا جملہ مکمل نہ کر سکا۔

"کون ہے.... آجاؤ۔" ریڈل نے بلند آواز میں کہا۔ دروازہ کھول کے اندر داخل ہونے والی تہذیب ما لکم ایکس تھی۔

"اوہو! معلوم ہوتا ہے آج میری قسمت بہت زیادہ زوروں پر ہے۔ ورنہ کہاں میں اور کہاں اتنے بڑے بڑے لوگ....."

"حیرت ہے۔" میں نے قطع کلامی کرتے ہوئے کہا "ایرن ہال کے بزولے کا شمار بڑے لوگوں میں کب سے ہونے لگا۔"

"تشریف لایئے میڈم ایکس!" ریڈل نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا "علی تو معلوم نہیں کیوں، مجھ سے کچھ خفا خفا لگ رہے ہیں۔"

"حالانکہ انہیں تو تم پر صدقے واری جانا چاہئے تھا۔" تہذیب نے میرے برابر بیٹھتے ہوئے کہا "معلوم ہوتا ہے علی نے تمہارے احسانات بھلا دیئے۔"

"اب سے چند گھنٹے قبل تم مجھے گرفتار کرنے آئی تھیں، اب یہ آئے ہیں۔ معلوم نہیں تم دونوں میری طرف سے اس قدر بدظن کیوں ہو گئے ہو۔"

"جو اچھے لوگ ہوتے ہیں نا وہ کسی کی طرف سے بدظن نہیں ہوتے۔ جیسے تم ہو۔" تہذیب نے تمسخرانہ انداز میں کہا۔ "اور جو برے لوگ ہیں وہ ہر ایک کی طرف سے بدظن ہی رہتے ہیں۔ جیسے ہم ہیں۔"

"آپ تو مذاق کے موڈ میں معلوم ہوتی ہیں میڈم ایکس....."

"چند گھنٹے قبل تو تم نے مجھے پہچاننے سے ہی انکار کر دیا تھا۔ اب میرا نام کیسے یاد آگیا؟"

"اس وقت آپ کی نیت میں فتور تھا۔ آپ مجھے پھانسنے کے لئے آئی تھیں۔ مجھے مائیکرو ٹیپ ریکارڈر قسم کے آلات سے بہت ڈر لگتا ہے۔ اس وقت آپ کی نیت تو صاف ہے مگر علی کی نیت ٹھیک نہیں ہے۔ کاش انہیں معلوم ہوتا کہ اس وقت یہاں ہونے والی گفتگو کا ایک ایک لفظ ٹیپ کیا جا رہا ہے۔ علی کو شاید یہ نہیں معلوم کہ جس جال میں یہ مجھے پھانسنے آئے تھے اس میں خود پھنس چکے ہیں۔ اس ٹیپ کی بنیاد پر میں علی کے خلاف مقدمہ کر سکتا ہوں۔ کسی غیر ملکی شہری کو ہراساں کرنا جرم ہے۔ مگر میں ایسا نہیں کروں گا۔ اس لئے کہ مجھے تم لوگوں سے محبت ہے اور جن سے محبت ہو انہیں نقصان نہیں پہنچایا جاتا۔"

میں نے حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر ریڈل کو دیکھا۔ "تم بلف کر رہے ہو۔" میں نے بے یقینی سے کہا۔ "یہاں کوئی ٹیپ ریکارڈر نظر نہیں آرہا۔"

ریڈل ہنسنے لگا۔ "تم بڑی دلچسپ باتیں کرتے ہو۔ تمہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ کسی چیز کی موجودگی کے لئے اس کا نظر آنا چنداں ضروری نہیں اور اس میں بلف کرنے کی کیا بات ہے۔ اپنی مضبوطی کے لئے میں ایسے انتظامات نہ رکھوں تو تم جیسے دوست مجھے ایک گھنٹے بھی زندہ نہیں رہنے دیں گے۔"

وہ ٹھیک کہہ رہا تھا۔ اس وقت اس کی زندگی کا دارومدار انہی انتظامات پر تھا جو اس نے کر رکھے تھے۔ اس کا دفاعی حصار ذرا بھی کمزور ہوتا تو یوں آزادانہ طور پر نہیں گھوم سکتا تھا۔ میں اسے پھانس لیتا۔

"گویا میں نے اب تک جو محنت کی تھی وہ رائیگاں ثابت ہوئی۔" میں نے مایوسی سے کہا۔ "میری چال تم نے مجھ پر ہی الٹ دی۔"

"نہیں، اتنی تو نہیں۔" ریڈل نے معنی خیز لہجے میں کہا۔ "لیکن مستقبل میں یہ ہو بھی سکتا ہے، اگر تم اپنی حرکتوں سے باز نہ

آئے تو۔"

"میرا تو کبھی [illegible] تاریکی اختیار کرلی۔" بڈ نے کہا "مجھے کبھی [illegible] تھی کہ چیف کی صلاحیتیں تو زوال پذیر [illegible] گئی ہیں۔"

"یہ کھیل جو ہو رہا ہے اس کا انجام یہی ہونا ہے۔" ریڈل عیاری سے مسکرایا "تمہارا چیف حقائق کا سامنا کرنے سے گریزاں ہے۔ تم لوگوں کو بھی غلط سوجھ رہا ہے مگر ایک وقت آئے گا جب تم سنجیدگی سے یہی کچھ سوچ رہے ہو گے۔"

"بس تو پھر ٹھیک ہے۔" بڈ نے سر ہلایا۔ "جو وقت کل آنا ہے وہ آج ہی کیوں نہ آجائے۔ جو کام ہمیں کل کرنا ہے اسے آج ہی کیوں نہ کر لیں۔"

"اچھے بچے آج کا کام کل پر نہیں چھوڑتے۔" ریڈل نے سنجیدگی سے کہا "لیکن یہ مقدمہ صرف اچھے بچوں کے لئے ہے۔ جب اچھے بچے بن جاؤ، میرے پاس چلے آنا۔ میں تمہاری پذیرائی کروں گا۔"

"تم بہت اونچی ہواؤں میں اڑ رہے ہو ریڈل۔" میں نے زہریلے لہجے میں کہا۔ "لیکن اسے یاد رکھنا کہ میں تمہیں بچ کر نہیں جانے دوں گا۔"

"زندگی بڑی ناپائیدار شے ہے علی! کون جانے تمہیں کل کا سورج بھی دیکھنا نصیب ہوتا ہے یا نہیں۔" ریڈل نے بے پروائی سے کہا۔

"ایک مسلمان کی حیثیت سے میرا اس پر ایمان ہے ریڈل! لیکن مجھے امید ہے کہ تمہارے کسی گرگے یا کرائے کے ٹٹو کے ہاتھوں نہیں مارا جاؤں گا۔ میں تمہارا مقروض ہوں ریڈل! اور یہ قرض میں جلد از جلد چکا دینا چاہتا ہوں۔"

"کون سے قرض کی بات کر رہے ہو علی۔" ریڈل نے بڑی معصومیت سے کہا "جزیرے والا یا ایئرپورٹ والا۔"

"جزیرے والا قرض تو میں عرصہ ہوا مع سود ادا کر چکا۔ وہ شاخ ہی نہ رہی جس پہ آشیانہ تھا۔"

ریڈل نے بڑا بھرپور قہقہہ لگایا۔ "جسے تم آشیانہ کہہ رہے ہو وہ تو عارضی ٹھکانہ بھی نہیں تھا لیکن کوئی بات نہیں..... تم چھوٹی موٹی کامیابیوں پر ہی جشن منالو۔ بڑی کامیابی تو تمہارے حصے میں آنے سے رہی۔"

"اصل کامیابی کا دن تو وہ ہو گا جب فلسطین یہودیوں کے تسلط سے آزاد ہو جائے گا لیکن تمہارے غرور کو خاک میں ملا دینا بھی میری ایک بڑی کامیابی ہو گی۔"

"تم شاید یہ سمجھ رہے ہو کہ میرے بعد کام رک جائے گا۔ اگر ایسا ہے تو یہ خیال ذہن سے نکال دو۔ جو کام میں کر رہا ہوں میں نہیں رہوں گا تو کوئی اور اسے آگے بڑھانے کے لئے میری جگہ لے لے گا۔"

"جو کچھ تم کر رہے ہو تم سے پہلے اولیو ہاورڈ کر رہا تھا۔ اس کے بارے میں یہ کہا گیا کہ اس کی عمر زیادہ ہو گئی تھی۔ تمہاری عمر زیادہ نہیں ہے۔ تم نے اولیو ہاورڈ کی جگہ لی ہے۔ تمہارے بعد کوئی جواز نہیں رہ جائے گا۔ کوئی نیا تجربہ نہیں کیا جائے گا۔ یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ جائے گی کہ جو کام اولیو ہاورڈ نہیں کر سکا وہ ناممکن تھا۔ تمہارے چھوڑے ہوئے کام آگے بڑھانے کے لئے کوئی نہیں آئے گا۔ کام بے شک جاری رہے گا مگر سمتیں تبدیل ہو جائیں گی۔"

"ایک انسان کو خوش فہمیوں کی دلدل سے نکالنا کسی دوسرے انسان کے بس سے باہر ہوتا ہے۔" ریڈل نے کہا "تمہارا بھی یہی حال ہے۔ بے بسی کی انتہا کو پہنچ جانے کے باوجود بھی خوش فہمی کا دامن تمہارے ہاتھوں سے نہیں چھوٹا۔ میں تمہارے سامنے ہوں مگر تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ جب میں نظروں سے اوجھل نہیں رہوں گا اس وقت تم کیا کر لو گے؟"

"تم تو ایک لعنت ہو۔ تم اب بھی میری نظروں سے اوجھل نہیں ہو سکو گے۔ گوٹے مل کے علاوہ کسی اور ملک میں تمہارے لئے پناہ نہیں ہے۔ یہاں کب تک رہو گے۔ کبھی تو یہاں سے جاؤ گے۔"

"کبھی۔" ریڈل نے تمسخرانہ انداز میں کہا۔ "زیادہ سے زیادہ دو روز بعد میں فرانس واپس چلا جاؤں گا۔ جی چاہے تو کل آکر ٹکٹ دیکھ لینا۔ کل صبح میں سیٹ کنفرم کروالوں گا۔"

"مجھے بہت لطف آئے گا ریڈل! کرائے کے ٹٹوؤں سے بچتے ہوئے مجھے تمہارے خلاف کچھ نہ کچھ کرنا ہے۔"

٭٭٭٭٭٭٭٭

"تم نے اس طرح یہاں آکر اچھا نہیں کیا۔" میں نے تہذیب سے کہا۔ ہم اس وقت ایگزیکٹیو کلب کے ڈائننگ ہال میں بیٹھے تھے۔ ریڈل کے کمرے سے نکلنے کے بعد اڈگر واپس چلا گیا تھا اور میں تہذیب اور بڈ کے ساتھ کھانا کھانے کے لئے یہیں رک گیا تھا۔ ان دونوں نے بھی ابھی تک کھانا نہیں کھایا تھا۔

"کیوں اچھا نہیں کیا۔" تہذیب نے تیوریوں پر بل ڈالے۔ "اس معاملے کی انچارج میں ہوں۔ میں تم سے جواب طلبی کر سکتی ہوں کہ تم نے انچارج کی اجازت کے بغیر کوئی قدم کس طرح اٹھایا۔"

"بالکل پوچھ سکتی ہو۔" میں نے خوش دلی سے کہا۔ "جب مجھ پر حملہ ہوا تو میں نے سوچا کیوں نہ لگے ہاتھوں ریڈل کو دعوتِ مبارزت دیتا چلوں۔ ممکن ہے کام بن ہی جائے مگر کام نہیں بنا۔"

"مجھے..... معلوم ہے کہ تم اصل بات نہیں بتاؤ گے۔" تہذیب نے ایک ٹھنڈی سانس لے کر کہا "شکریہ زیادتی بھی تو مت کرو۔"

"تم جانتی ہو تو کیوں پوچھ رہی ہو۔" میں نے کہا۔ "یہ حقیقت

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہے کہ ریجنل جیسے شخص کے مقابلے پر انتہائی احتیاط کی ضرورت ہے۔"

"جب تم اپنے ساتھیوں سے کچھ چھپاتے ہو تو یوں لگتا ہے جیسے وہ اعتبار کے قابل نہ ہوں" بڈ نے مغموم لہجے میں کہا۔

"اپنے ساتھیوں کو میں اپنے آپ سے زیادہ معتبر سمجھتا ہوں لیکن ہمیں کچھ نہیں معلوم کہ آئندہ کیا ہونے والا ہے۔ فرض کرو جن لوگوں کو میں اپنے منصوبے میں شریک کرتا ہوں ان میں سے کوئی دشمن کے ہاتھ لگ جائے اور اس پر تشدد کیا جائے اور اس حد تک کیا جائے کہ وہ اپنی زبان بند نہ رکھ سکے تو کیا ہوگا؟"

"میں اپنی شکایت واپس لیتی ہوں۔" تہذیب نے کہا۔ ...لے کی نزاکت کے پیش نظر تمہیں حق ہے کہ جو مناسب سمجھو کرو۔"

...یج تو میڈم ہیں۔" بڈ نے حیران ہو کر کہا۔

...ی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور۔" تہذیب ...ہنس کر بولی۔ "میرا اس مشن کا انچارج ہونا بھی علی کے منصوبے کا ایک حصہ ہے۔"

بڈ نے احمقانہ انداز میں منہ کھول دیا۔ "میں ... نہیں۔"

"ریجنل کو یہ تاثر دینا ضروری ہے کہ ہم اس کے سامنے بے بس ہو رہے ہیں۔" تہذیب نے کہا۔ "وہ اس زعم میں مبتلا ہو جائے گا کہ ہم اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اور علی کے لئے اسے بے خبری میں چھاپ لینا آسان ہو جائے گا۔ کیوں علی؟"

"تم بالکل درست سمجھیں۔" میں نے مسکرا کر کہا۔ "میں یہی کچھ کرنا چاہ رہا ہوں۔"

"یعنی اس نگرانی وغیرہ کا کچھ فائدہ نہیں۔" بڈ نے مایوسی سے کہا۔ "ہم ناحق اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں۔"

"احمق آدمی نگرانی نہیں ہوگی تو منصوبہ کس کے خلاف بروئے کار لائیں گے؟" میں نے کہا۔ "نگرانی تو بنیادی اہمیت کی حامل ہے۔"

"جہاں تک میرا اندازہ ہے چیف تم محض اس وجہ سے کمزور پڑ رہے ہو کہ معاملہ ایک غیر ملکی سفارت خانے کا ہے؟" بڈ نے کہا۔

"میرے کمزور پڑنے کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے" میں نے کہا "اور یہی اس ... کے باعث وہ خوش فہمی میں مبتلا ہے۔"

"تم یہ معاملہ میرے سپرد کر دو چیف! اس سے قبل بھی میں بعض ایسے کام کر چکا ہوں جو کوئی اور نہیں کر سکتا تھا۔ تم دیکھنا میں اس معاملے کو کتنی خوش اسلوبی سے نمٹاتا ہوں۔"

"تم کیا کرنا چاہتے ہو؟" میں نے بڈ کو گھورتے ہوئے کہا۔

"اسے ٹھکانے لگا کے لاش غائب کر دیں گے اور خود اس کی تلاش شروع کر دیں گے۔"

"تمہیں اس کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔" میں نے نفی میں سر ہلایا۔

"کیوں نہیں دی جا سکتی۔ آخر اس میں حرج ہی کیا ہے؟" ...معلوم ہوتا ہے تم جزیرۂ مرگ پر جھیلنے والی بے عزتی بھول گئے۔ ریجنل کو ختم کر دینے سے اس بے عزتی کا بدلہ نہیں لیا جا سکتا۔ اس کی رسوائی بہت ضروری ہے۔ وہ ناقابل شکست ہونے کے زعم میں مبتلا ہے۔ اسے خود پر ناز ہے کہ وہ بہت اچھا منصوبہ ساز ہے۔ اس کا خیال ہے کہ ہر کامیابیاں میرے مخالفین کی نااہلی کی مرہون منت ہوتی ہیں۔ اس وقت وہ صیہونیت کا بہت بڑا سرمایہ ہے۔ یہودیوں نے اسے اپنی تمام امیدوں کا مرکز بنا رکھا ہے۔ اگر اسے اس طرح چپکے سے مار کر اس کی لاش غائب کر دی جائے تو کچھ بھی باقی نہیں ہوگا۔ اسے تو یہودی دنیا کے لئے عبرت کا سامان بنانا ہے۔ کوئی ایسی صورت نکالنی ہے کہ آئندہ کسی کے ہاتھوں میں کوئی بڑی قوت مرکوز نہ ہونے پائے۔ یہودیوں کی سمجھ میں آ جائے کہ دشمن کو کمزور نہ سمجھا جائے۔ کسی حد تک تو یہ بات ان کی سمجھ میں آ چکی ہوگی لیکن اس کی تکمیل اس وقت تک نہیں ہوگی جب تک کہ ریجنل پر فیصلہ کن ضرب نہ لگا دی جائے۔ کیا سمجھے؟"

"سمجھ گیا۔" بڈ نے اثبات میں سر ہلایا۔ "تم بہت دور تک دیکھتے ہو چیف! اسی لئے تو میں تمہیں چیف کہتا ہوں۔"

"بکواس مت کرو۔ تم تو ریجنل کی شاگردی میں جانے کی خواہش کا اظہار کر رہے تھے؟"

بڈ ہنسنے لگا۔ "آخر میں تمہارا معاون ہوں چیف! یہ کیسے ممکن ہے کہ میں اسے ایسے بغیر چھوڑ دوں۔"

"تمہیں معلوم تھا کہ بڈ پر قاتلانہ حملہ ہوا اس کے بعد مجھے بھی خدا نے بچایا اس کے باوجود تم یوں دندناتی ہوئی چلی آئیں۔ تمہیں احتیاط کرنی چاہئے تھی۔" میں نے تہذیب سے کہا۔

"میں نے احتیاط کی ہے۔" تہذیب مسکرائی۔ "محافظوں کے جلو میں یہاں تک آئی ہوں اور اب ہم اسی طرح سفر کیا کریں گے۔"

"میں تم سے متفق ہوں۔ اس وقت ہمیں بے جا خطرات مول لینے سے گریز کرنا ہوگا۔"

****

رات کا ایک بج چکا تھا مگر جنرل ٹیرس اور کیتھی براؤن نہ صرف جاگ رہے تھے بلکہ ہمارے منتظر بھی تھے۔ میں تہذیب اور بڈ انگیز کیٹو کلب سے اسکواڈ کاروں کے جلو میں واپس آئے تھے۔

"میں تمہارے ہی انتظار میں جاگ رہا ہوں۔" جنرل نے مجھ سے کہا۔ "اور مجھے تم سے اہم نوعیت کی گفتگو کرنی ہے۔"

"ضرورت پڑنے پر تم مجھے سوتے سے بھی اٹھا سکتے ہو۔" میں نے مسکرا کر کہا۔ "ویسے خیریت تو ہے۔ بہت سنجیدہ نظر آ رہے ہو۔"

معیاری نفسیاتی اور علمی کتابیں
خوابوں کے اسرار
امتحان میں کامیابی
ٹیلی پیتھی کی جدید تحقیقات
ٹیلی پیتھی و مستقبل بینی
مکتبہ نفسیات، پوسٹ بکس نمبر ۹۴۳ ... کراچی 74200
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"بات ہی ایسی ہے علی! میں سرکاری مشنری کے اہل کاروں کا مارا جانا گوارا نہیں کر سکتا۔"

"اوہ!" میں بھی سنجیدہ ہو گیا "ہاں ہم انسپکٹر سیموئیل مارا گیا ہے لیکن اس سلسلے میں کیا کیا جا سکتا ہے؟"

"میں کسی غیر ملکی کو بھی ڈھیل دینے کے حق میں نہیں ہوں۔ تم خواہ مخواہ اس چکر میں آ گئے کہ اس کا تعلق فرانس سے ہے اور اگر اس کے خلاف کوئی اقدام اٹھایا گیا تو اس معاملے میں حکومت فرانس ملوث ہو جائے گی۔"

"میں خواہ مخواہ اس چکر میں نہیں آیا جنرل! کیا یہ حقیقت نہیں ہے؟"

"[illegible]ت ہے تو ہوا کرے۔" جنرل نے غصیلے لہجے میں کہا۔ "سفارتی [illegible] کا مقصد مجرموں کو تحفظ دینا نہیں۔ اگر کوئی شخص مجرم [illegible] تو انہیں سزا ملنی چاہئے۔"

"تمہیں اس پر غور کرنا چاہئے علی!" کیتھی براؤن نے کہا "تم نے ریندل کو ڈھیل دینے کی انتہا کر دی ہے۔"

میں نے باری باری ان دونوں کو غور سے دیکھا۔ "میں خود بھی تم دونوں سے متفق ہوں۔" میں نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔ "لیکن میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ اس سلسلے میں فوری طور پر کیا کیا جا سکتا ہے۔"

"تم سمجھنا نہیں چاہ رہے ہو گے۔" جنرل بولا۔ "ورنہ یہ تو بالکل سامنے کی بات ہے۔ ریندل کو گرفتار کیا جا سکتا ہے۔"

"کس جرم میں؟" میں نے پوچھا۔

"وہ یہاں تخریب کاری کر رہا ہے اس جرم میں۔"

"کیا تم اس پر الزام ثابت کر سکو گے جنرل؟"

"ظاہر ہے کہ ثابت نہیں کر سکیں گے لہٰذا اسے ملک بدر کر دیں گے۔"

"اگر تم سمجھتے ہو کہ اس طرح اسے قرار واقعی سزا مل جائے گی تو ضرور اسے ملک بدر کر دو۔"

جنرل ٹیرس مجھے گھورنے لگا۔ "کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ اس پر کوئی الزام بھی ثابت نہیں کیا جا سکتا؟"

"شاید" میں نے مختصراً کہا۔

"جب آگ اپنے دامن تک پہنچ جائے تو مصلحتیں بالائے طاق رکھ دینی چاہئیں۔" جنرل نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"آگ بجھانے کے لئے دامن تو کیا پورے پیراہن کی قربانی بھی دینا پڑے تو اس سے گریز نہیں کرنا چاہئے۔"

"تمہاری بات سے یہ مفہوم نکلتا ہے کہ فی الوقت اس کے خلاف کچھ نہ کچھ ضرور ثابت کیا جا سکتا ہے۔"

میں نے جواب دینے سے قبل چند لمحے غور کیا۔ وہ بے حد جذباتی ہو رہا تھا۔ اس کے لہجے اور انداز سے ناراضگی ظاہر ہو رہی تھی لیکن اس میں بھی اپنائیت تھی۔ وہ گوٹے ہل میں مکمل طور پر بااختیار ہوتے ہوئے بھی مجھ سے اجازت کا خواہاں تھا۔ اگر وہ چاہتا تو اپنے طور پر ریندل کے خلاف کوئی بھی قدم اٹھا چکا ہوتا۔ میں اس کا کیا کر سکتا تھا مگر اس نے ایسا نہیں کیا۔ میں اسے مورد الزام نہیں ٹھہرا سکتا تھا۔ مجھے معلوم تھا کہ اس کے دل میں اپنے عوام سے بھی محبت موجود ہے۔ سرکاری ملازمین کو وہ ملک و قوم کا اثاثہ سمجھتا تھا اگرچہ گوٹے ہل کے سرکاری ملازمین میں بھی وہ تمام خامیاں موجود تھیں جو تیسری دنیا کے ممالک کے سرکاری ملازمین کا جزو لاینفک بن چکی ہیں لیکن اس کے باوجود جنرل یہ گوارا نہیں کر سکتا تھا کہ انہیں کسی غیر کے ہاتھوں نقصان اٹھانا پڑے۔ کچھ قصور میرا بھی تھا اگر میں اسے اپنے منصوبے میں شامل کر لیتا تو اس کے پاس صبر کر لینے کے لئے کوئی جواز تو موجود ہوتا۔

"تم نے صحیح اندازہ لگایا ہے جنرل!" میں نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔ "ریندل کے خلاف اتنا مواد بہرحال موجود ہے کہ اسے گرفتار کیا جا سکتا ہے۔"

"تو پھر۔۔۔ تو پھر تمہاری خاموشی کا جواز کیا ہے۔" جنرل نے مضطربانہ انداز میں کہا۔ "میں یہاں موجود نہیں تھا لیکن مجھے معلوم ہوا ہے کہ گوٹے ہل میں علی گروپ کے ہیڈ کوارٹر میں دھماکا ہوا تھا۔ خدا کا شکر ہے کہ کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ مگر یہی کیا کم ہے کہ تخریب کار کھل کھیلنے پر اتر آئے ہیں۔ اس کے بعد بڈ پر حملہ ہوا پھر تمہارا تعاقب کیا گیا جس کے نتیجے میں چار افراد مارے گئے۔ ان کا تعلق چونکہ شرپسند عناصر سے تھا اس لئے مجھے ان کی ہلاکت کا غم نہیں ہے لیکن اس کے تھوڑی ہی دیر بعد تم پر بھی حملہ ہوا۔ تم بچ گئے مگر دو دیگر افراد مارے گئے۔ ان میں سے ایک سرکاری مشنری کا ایک اہم پرزہ تھا۔ چند گھنٹوں کے اندر اندر اتنی خوں ریزی ہو چکی ہے علی مگر تمہارے کانوں پر جوں تک نہیں رینگی؟"

"ان تمام تخریب کاریوں کے عقب میں ریندل ہے۔" میں نے کہا۔ "یہ ایک ایسی حقیقت ہے جسے نہ تو ثابت کیا جا سکتا ہے اور نہ تبدیل کیا جا سکتا ہے۔"

"تبدیل کیا جا سکتا ہے؟" جنرل نے حیرت سے مجھے گھورا۔ "کیا یہ لایعنی بات نہیں ہے؟"

"میرا مطلب یہ ہے کہ اگر ریندل کو گرفتار کر لیا جائے تو یہ واقعات رکیں گے نہیں۔ اسی طرح جاری رہیں گے۔"

"یہ بات تم اتنے وثوق سے کس طرح کہہ سکتے ہو؟"

"یہ محض میرا اندازہ ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ یہ اندازہ غلط نہیں ہے۔ ہماری نظروں میں آنے کے بعد ریندل غائب ہو گیا تھا۔ کل رات کے بعد سے آج رات تک اس کی سرگرمیوں کے بارے میں ہم قطعاً لاعلم ہیں۔ سوال یہ ہے کہ اس دوران وہ کیا کرتا رہا اور کہاں رہا؟"

"تم ایسی ہی واہیات باتوں میں الجھنے کی وجہ سے کچھ کر نہیں پاتے۔" جنرل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ واہیات باتیں نہیں ہیں جنرل! اس وقت میرے خلاف ایک نیٹ ورک کام کر رہا ہے۔ ریندل نے یہاں کے اہم جرائم پیشہ لوگوں سے رابطے قائم کر کے ایک ایسا مربوط نظام قائم کر دیا جو میرے خلاف کام کرتا رہے گا۔ گویا ایک طرح سے اسے خودکار نظام کہا جا سکتا ہے۔ رقم کی ان لوگوں کو کمی نہیں ہے اس لئے اس نے رقم تو دل کھول کر خرچ کی لیکن خود سامنے نہیں آیا اس لئے کسی کو نہیں معلوم کہ وہ کس کے لئے کام کر رہے ہیں اگر معلوم ہوتا تو ریندل کی گرفتاری پر معاملہ رک جاتا لیکن چونکہ کسی کو معلوم ہی نہیں کہ وہ کس کے لئے کام کر رہے ہیں اس لئے جو کچھ انہیں فیڈ کر دیا گیا ہے وہ اسی طرح کرتے رہیں گے۔ ہاں اگر انہیں معلوم ہو کہ ان سے کام لینے والا ریندل ہے تو اس کی گرفتاری پر یہ تخریب کاریاں رک جائیں گی۔"

"یہ محض مفروضات ہیں۔" جنرل نے سر ہلایا۔ "لیکن ان مفروضات کو بنیاد بنا لیا جائے تو آدمی عضو معطل ہو کر رہ جائے۔"

میں نے جنرل کو جواب دینے کے بجائے ٹیلی فون کا ریسیور اٹھایا اور پیراڈائز بار کے نمبر ڈائل کئے۔ ریسیور خود ایڈگر نے اٹھایا تھا۔ میں نے اس کی بھرائی ہوئی آواز پہچان لی تھی۔

"میں آپ سے رابطہ قائم کرنے کے لئے بے چین تھا جناب۔" ایڈگر نے میری آواز پہچاننے کے بعد کہا "لیکن مجھے معلوم نہیں تھا کہ آپ سے کہاں رابطہ قائم کیا جا سکتا ہے۔ اس وقت یہاں پولیس والوں کا ہجوم ہے۔ انہوں نے میرا ناطقہ بند کر رکھا ہے۔"

"مجھے یاد ہے ایڈگر! مجھے کچھ تاخیر ہو گئی لیکن بے فکر رہو' چند منٹ کے اندر اندر وہ تمہارا پیچھا چھوڑ دیں گے لیکن مجھے حیرت ہے کہ انہوں نے تم کو فون اٹینڈ کرنے کی اجازت کیوں دے دی۔"

"اتنی رعایتیں تو مجھے مل ہی سکتی ہیں جناب! تھوڑا بہت اثر و رسوخ میرا بھی ہے لیکن یہ معاملہ چونکہ اونچی سطح کا ہے اس لئے میرے ہمدرد بھی بے بس ہیں۔"

میں نے ماؤتھ پیس پر ہاتھ رکھا اور ایڈگر کی گلوخلاصی کرانے کے لئے تہذیب کو چند ہدایات دیں۔ تہذیب نے فوراً ہی ٹرانسمیٹر سنبھال لیا۔

"اب تمہارے ہمدرد تمہیں کچھ نہیں کہیں گے۔" میں نے ایڈگر سے کہا "اس کے علاوہ اور کوئی خاص بات تو نہیں ہے۔"

"ہے تو سہی لیکن اس کے لئے تخلیہ ضروری ہے اور میں گھرا ہوا ہوں۔"

"فون نمبر نوٹ کرو۔" میں نے ایک نمبر نوٹ کرایا۔ "اور جیسے ہی تنہائی میسر آئے مجھ سے بات کرو۔"

فون بند کر کے میں نے جنرل کی طرف دیکھا۔ "اپنی بات ثابت کرنے کے لئے مجھے تھوڑی دیر اور لگے گی۔" میں نے کہا۔

"میں نے متعلقہ لوگوں سے بات کر لی ہے۔" تہذیب نے مجھ سے کہا۔ "ایڈگر کی جان چھوٹ جائے گی۔"

"وہ کہہ رہا تھا کہ کوئی اہم بات ہے جو وہ دوسروں کے سامنے نہیں بتا سکتا۔ اب وہ لوگ اس کے پاس سے ہٹیں تو وہ مجھے فون کرے۔"

"تم کہہ رہے تھے ریندل نے تمہارے خلاف کوئی نیٹ ورک قائم کر دیا ہے۔"

"اگر نہیں کیا تو میں اسے نااہل کہوں گا۔" میں نے جنرل کی بات کاٹ دی۔ "واقعات بھی اسی سمت اشارہ کرتے ہیں اور حالات کا تقاضا بھی یہی تھا کہ میری توجہ اصل معاملے سے ہٹانے کے لئے مجھے مستقل طور پر الجھا لیا جائے۔"

"مجھے تو بس اس بات سے دلچسپی ہے کہ ریندل ٹھکانے لگے تو علی اپنا وعدہ پورا کرے۔" کیتھی براؤن نے کہا۔

"کون سا وعدہ؟" بڈ بولا۔ اس کے کان کھڑے ہو گئے۔

"کچھ نہیں۔" تہذیب نے جلدی سے کہا اور کیتھی براؤن ہنسنے لگی۔

"تم لوگ ضرور مجھ سے کچھ چھپا رہے ہو؟" بڈ نے ایک ایک کو دیکھتے ہوئے کہا۔ "لیکن یاد رکھو بڈ سے کچھ چھپانا ممکن نہیں ہے۔"

"جب یہ ممکن ہی نہیں ہے تو تمہیں پریشانی کس بات کی ہے۔" میں نے شرارت آمیز لہجے میں کہا۔

"تم لوگ بڈ کو تنگ مت کیا کرو۔" کیتھی براؤن نے کہا۔ "دراصل علی نے ریندل کا قضیہ نمٹتے ہی گھر بسانے کا وعدہ کیا ہے۔"

"کیا۔" بڈ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ "اتنی بڑی بات سے مجھے بے خبر رکھا گیا۔"

"میں نے ایسا کوئی وعدہ نہیں کیا۔" میں نے جلدی سے کہا۔

"تم نے ضرور وعدہ کیا ہو گا چیف! کافی عرصے سے تم کسی بہانے کی تلاش میں تھے۔ میڈم بھی تاک میں تھیں کہ کوئی بہانہ ملے اور تم دونوں ٹھکاک۔"

"یہ ٹھکاک کیا ہوتا ہے۔" میں نے بڈ کو خشمگیں نظروں سے گھورا۔

"ہم۔۔۔ میرا مطلب تھا شادی۔۔۔" بڈ ہکلایا۔

"یہ بدتمیز آدمی ہے۔" تہذیب نے ناگواری سے کہا "اسے گفتگو تک کرنے کی تمیز نہیں ہے۔"

"معافی چاہتا ہوں میڈم! لیکن شادی کرنا بدتمیزی تو نہیں کہلائے گی۔"

"بے ہودہ الفاظ کا استعمال تو بدتمیزی ہے۔"

"ٹھکاک کوئی بے ہودہ لفظ بھی نہیں ہے۔ زیادہ سے زیادہ اسے بے معنی کہا جا سکتا ہے۔ جذبات کی شدت اور وارفتگی میں عموماً ایسے بے معنی الفاظ بول دیے جاتے ہیں۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"تمہاری شادی سے تمہارے جذبات کا کیا تعلق ہے؟" تہذیب نے اسے گھورا۔
"میں تم دونوں کو دل و جان سے بڑھ کر چاہتا ہوں۔ یہ خوش خبری سن کر خوشی میں دیوانہ ہو گیا تھا۔" بڈ نے ڈھٹائی سے کہا۔
"اب فرزانگی کی حدود میں واپس آ جاؤ۔ کیتھی براؤن مذاق کر رہی تھی۔"
"یعنی وہ شادی والی بات..... وہ سہرے کے پھول کھلنے کے دل کش مناظر—"
"ضرور پیش کئے جائیں گے۔" کیتھی براؤن نے بڈ کی بات اڑا کر کہا۔ "اگر کوئی اسے مذاق سمجھ رہا ہے تو وہ خود بھگتے گا۔"
اس نوک جھونک کے دوران جنرل ٹیرس خاموش تھا اور کسی گہری سوچ میں مستغرق دکھائی دے رہا تھا۔ دفعتاً چونک کر بولا۔
"ریجنل کو کب تک ڈھیل دی جاتی رہے گی؟"
"اسے ڈھیل ایک لمحے کے لئے بھی نہیں دی جائے گی۔" میں نے ایک طویل سانس لے کر کہا "تہذیب نے جب اسے گوٹے مل میں غیر قانونی طور پر داخلے کے الزام میں گرفتار کرنے کی کوشش کی تو اس نے پاسپورٹ اور ویزا دکھا کر تہذیب کو لاجواب کر دیا تھا۔ اس کے تھوڑی دیر بعد میں نے اس سے کہا تھا کہ وہ جعلی ویزا اور امیگریشن کی مہریں تو لگوا سکتا ہے مگر ایئرلائن کے مسافروں کی فہرست تبدیل نہیں کروا سکتا—"
"تم نے..... تم نے اس سے یہ بات کہی تھی۔" جنرل ٹیرس نے چونک کر کہا۔
"ہاں، میں نے اس سے کہا تھا اور ساتھ ہی اسے تسلی بھی دی تھی....."
"تم نے بہت برا کیا۔" جنرل نے مضطربانہ انداز میں کہا۔ "اسے گرفتار کر لینا چاہئے تھا۔"
میں نے کیتھی براؤن کی طرف دیکھا۔ "اس موقعے پر تمہیں میری طرف سے بولنا چاہئے۔" میں نے کہا۔
"مجھے!" کیتھی نے حیرت سے کہا۔ "اس معاملے میں، میں تمہاری کیا طرف داری کر سکتی ہوں؟"
"ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ کچھ بھی مخفی نہیں رہنے دیں گے۔ میں نے سوچا تھا کچھ کام رازداری سے کر لیا جائے لیکن لوگ اس قدر جذباتی ہو گئے کہ اب انہیں بھی شریک کرنا پڑے گا۔"
"خود ہی زباں بندی کے احکام جاری کرتے ہو اور پھر خود ہی گلے شکوے بھی کرنے لگتے ہو۔"
"اب تو زباں بندی کا حکم واپس ہو گیا۔ اب تو تم میری طرف داری کر سکتی ہو۔"
"یہ کیا چکر ہے۔" جنرل نے متجسس لہجے میں کہا۔ "ایسی کون سی بات ہے جو دوسروں سے چھپائی جا رہی ہے۔"
"ریجنل پر ہاتھ ڈالنے کے لئے ٹھوس مواد کی ضرورت تھی اور ٹھوس مواد حاصل کرنے میں بھی وقت لگتا۔ دوسری طرف ریجنل کو روکنے کی اس کے سوا کوئی اور صورت بھی نہیں تھی کہ میلی نوف کو روکا جائے لہٰذا میں نے میلی نوف کے اعزاز میں ایک ہنگامی ڈنر کا اہتمام کیا تاکہ گوٹے مل سے اس کی روانگی میں تاخیر ہو سکے اور اس کے بعد....." میں نے خاموش ہو کر سوالیہ نظروں سے کیتھی کی طرف دیکھا۔
کیتھی میری نظروں کا مفہوم سمجھ گئی۔ "اس کے بعد علی نے پیرس ایک فون کیا۔" کیتھی نے کہا "دراصل علی کو شبہ ہے کہ ریجنل کا پاسپورٹ جعلی ہے۔"
"تو تم اس چکر میں ہو کہ ریجنل کو جو سفارتی تحفظ حاصل ہے وہ اس سے محروم ہو جائے۔" جنرل نے چونک کر کہا۔
"اس کے بغیر بات نہیں بن سکتی جنرل! میں چاہتا ہوں کہ جب اس پر ہاتھ ڈالا جائے تو وہ ہل جل بھی نہ سکے۔ میں اسے مکمل شکست سے دوچار کرنا چاہتا ہوں جبکہ تم لوگ جلدبازی کا مظاہرہ کر رہے ہو۔"
"جب تم اپنے ساتھیوں تک کو بے خبر رکھو گے تو یہی ہو گا۔" تہذیب نے کہا۔
"کمال یہ ہے کہ جس بات سے سب بے خبر تھے وہ کیتھی براؤن کے علم میں کس طرح آ گئی؟" بڈ بولا۔
"علی نے میرے سامنے ہی فون کیا تھا۔" کیتھی نے ہنس کر کہا۔ "بعد میں علی نے مجھ سے زبان بند رکھنے کی درخواست کی۔ اب میں علی کی درخواست رد تو کرنے سے رہی۔"
"اس میں تو شبہ نہیں ہے۔" جنرل نے سر ہلایا "علی کی درخواست رد نہیں کی جا سکتی لیکن یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر اس کا پاسپورٹ جعلی نہ ثابت ہوا تو.....؟"
"توقع تو یہی ہے کہ پاسپورٹ اصلی نہیں ہو گا اگر ہوا تو گوٹے مل کا ویزا جعلی ہو گا۔ میں نے مکمل تحقیقاتی رپورٹ کے لئے کہا ہے۔"
"گویا سارا دارومدار اس رپورٹ پر ہے جو فرانس سے موصول ہو گی۔" جنرل ٹیرس نے کہا "اگر رپورٹ موصول ہونے میں تاخیر ہو گئی تو تم کیا کرو گے؟"
"تاخیر نہیں ہو گی۔ رپورٹ زیادہ سے زیادہ صبح تک موصول ہو جائے گی۔"
"یہ بھی ذہن میں رکھو کہ رپورٹ ریجنل کے حق میں بھی ہو سکتی ہے۔" جنرل نے کہا۔
"یہ مت بھولو کہ وہ ایک فراڈ آدمی ہے۔ اس کا تعلق کیسی ہی منظم تنظیم سے کیوں نہ ہو لیکن ایک فراڈ شخص کے لئے یہ ممکن نہیں ہوتا کہ وہ اصل کاغذات کے چکر میں پڑے۔ اس کی سہولت تو جعلی کاغذات میں ہی مضمر ہوتی ہے۔ جب اور جس قسم کے کاغذات درکار ہوئے بنوا لئے۔ اصل کاغذات کے ساتھ یہ

سہولت کہاں؟"
جنرل ٹیرس کے انداز سے میں نے محسوس کیا جیسے وہ قائل نہیں ہوا تاہم مروتاً وہ خاموش ہو گیا تھا۔ چند لمحے خاموشی سے گزرے پھر اس سکوت کو فون کی گھنٹی نے توڑا۔ فون ایڈگر کا تھا۔
"ان لوگوں نے میرا پیچھا چھوڑ دیا ہے جناب۔" ایڈگر کہہ رہا تھا۔ "اگر آپ میری مدد نہ کرتے تو ان لوگوں سے گلوخلاصی ممکن نہ ہوتی۔"
"رسمی باتیں چھوڑو۔ تم بے قصور تھے اس لئے میں نے تمہاری سفارش کی۔ اب جلدی سے یہ بتا دو کہ تم مجھ سے کیا بات کرنا چاہ رہے تھے؟"
"میرے پاس کسی نامعلوم شخص کا فون آیا تھا۔" ایڈگر نے کہا "اس نے مجھ پر الزام عائد کیا کہ میں نے جس پارٹی کے خلاف کام کرنے کے لئے معاوضہ لیا اسی سے مل گیا۔"
"اچھا۔" میں نے دلچسپی سے کہا "پھر تم نے اس الزام کا کیا جواب دیا؟"
"میں نے کہا کہ مجھے پہلے صحیح پوزیشن نہیں بتائی گئی تھی۔ یہ تو بہت اونچی سطح کا معاملہ ہے اور پھر میں نظروں میں بھی آ گیا ہوں۔ اپنی جان بچانے کے لئے مجھے کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی تھا۔ اس پر اس شخص نے مجھے دھمکی دی اور کہا کہ معاملہ خواہ کسی سطح کا بھی ہو چونکہ میں معاوضہ وصول کر چکا ہوں لہٰذا اب اس معاملے سے ہاتھ نہیں کھینچ سکتا۔ اگر میں نے ایسا کیا تو مجھے اس کے سنگین نتائج بھگتنے پڑیں گے۔"
"بڑی دلچسپ صورت حال ہے۔" میں نے کہا۔ "اس شخص کی گفتگو سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہماری نقل و حرکت پوری طرح اس کے علم میں ہے۔"
"جی ہاں، اور اس نے اگلی فرمائش جو کی ہے وہ بڑی خطرناک ہے۔ اس نے مجھے بتایا کہ علی یار خاں اب اسکواڈ کاروں کے ساتھ نقل و حرکت کر رہا ہے۔ مجھے ان اسکواڈ کاروں پر حملہ کرنا ہے۔"
"یہ تو واقعی تشویشناک بات ہے۔ اس طرح تو تم خود بھی خطرے سے دوچار ہو سکتے ہو۔"
"میں نے اس سے یہی کہا جس کے جواب میں اس نے کہا کہ یہ کام تو ہر قیمت پر ہونا ہے۔ اس نے یہ بھی جتایا کہ مجھے پہلے ہی کئی گنا زیادہ معاوضہ ادا کیا جا چکا ہے۔"
"تم نے اسے کوئی حتمی جواب دیا یا نہیں؟" میں نے ایڈگر سے پوچھا۔
"میں نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ معاوضہ کی رقم واپس کی جا سکتی ہے مگر اس نے مجھے سوچنے کی مہلت دی ہے۔ وہ مجھے دوبارہ فون کرے گا۔"
"یہ بہت اچھا ہوا۔ اب اس کا فون آئے تو تم ہامی بھر لینا مگر اس سے یہ بھی کہہ دینا کہ تمہیں چونکہ میرے بارے میں علم نہیں

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہے کہ میں کہاں ہوں لہٰذا میری نشان دہی کردی جائے۔"

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں جناب!" ایڈگر نے حیرت سے کہا۔ "میں اتنا خود کش قدم نہیں اٹھا سکتا۔"

"جو میں کہہ رہا ہوں تمہیں وہی کرنا ہے۔" میں نے قدرے سختی سے کہا۔ "اس سے آگے میرا کام ہے۔"

میں نے فون کرکے جنرل ہیرس کی طرف دیکھا۔ "میری بات درست ثابت ہوئی۔ ریجنل کا ترتیب دیا ہوا نیٹ ورک کام کر رہا ہے۔ اسکواڈ کاروں پر حملوں کی باتیں ہو رہی ہیں۔"

"یعنی ہمیں یہ معلوم کرنے کی کوشش کرنی پڑے گی کہ ریجنل نے کن لوگوں کو تمہارے پیچھے لگایا ہے۔" جنرل نے تشویش سے کہا۔

"اگر ہم نے اس قسم کا کوئی قدم اٹھایا تو اس میں پھنس کر رہ جائیں گے اور ریجنل کا مقصد پورا ہو جائے گا۔ وہ اس چکر میں ہے کہ میری توجہ اس کی طرف سے ہٹ جائے۔"

"پھر تم نے کیا سوچا ہے؟"

"مجھے میک اپ کا سہارا لینا پڑے گا۔ وہ میری تلاش میں ہاتھ پیر مارتے رہ جائیں گے۔ تم بس اتنا کرو کہ بنس ڈلے کو ٹیرس محل طلب کرلو۔"

"اوہو" جنرل نے ہونٹ سکوڑے۔ "گویا اب تم بنس ڈلے کے میک اپ میں کام کرو گے؟"

"کیا کیا جائے مجبوری ہے۔"

"لیکن اپنا وعدہ مت بھول جانا۔" کیتھی براؤن نے مجھے ٹوکا۔ "ریجنل سے نمٹتے ہی تمہیں وعدہ پورا کرنا ہوگا۔"

"اب اتنا خوف زدہ بھی مت کرو کہ میں ریجنل کو چھوڑنے پر مجبور ہو جاؤں۔" میں نے ہنس کر کہا۔

"تہذیب اتنی بری تو نہیں ہے۔" کیتھی نے آنکھیں نکالیں اور میں گڑبڑا گیا۔

"بات یہ نہیں ہے۔۔۔" میں نے کہنا چاہا مگر یڈ نے میری بات کاٹ دی۔

"تو گویا وہ شادی والی بات سچ تھی اور تم دونوں ہی اس بات کو مذاق قرار دیتے رہے؟"

"بے وقوف آدمی۔" میں نے جھنجلا کر کہا "کیتھی نے یکطرفہ طور پر یہ بات کی تھی۔"

"اس بار میں تم لوگوں کو چھوڑوں گی نہیں۔" کیتھی نے کہا۔ "بہت عرصہ تم لوگوں کو برداشت کیا ہے۔"

"جب وقت آئے گا تب دیکھیں گے۔" میں نے بے پروائی سے کہا اور بات ختم ہوگئی۔

****

میں رات دو بجے کے بعد سویا تھا اور صبح سات بجے کے قریب مجھے اٹھا دیا گیا۔ ٹیرس محل کے ٹیلی پرنٹر پر ہیرس سے پیغام موصول ہوا تھا۔ میں یہ تاکید کرکے سویا تھا کہ اگر کوئی پیغام ہو تو مجھے اٹھا دیا جائے۔ میرے ساتھ تہذیب بھی اٹھ گئی تھی۔ میں نے ٹیلیکس پر سرسری نظر ڈالی۔ وہ ایک مخصوص کوڈ میں تھا اور یہ بھی میری ہدایت کے مطابق تھا۔

میں جلدی سے ہاتھ منہ دھو کر آیا اور ٹیلیکس کے پیغام کو ڈی کوڈ کرنے بیٹھ گیا۔ تہذیب میری کرسی کے عقب میں کھڑی مجھے کام کرتے دیکھ رہی تھی۔ مختصر سا پیغام تھا جسے میں نے دس منٹ کے اندر اندر ڈی کوڈ کرلیا۔ اس پیغام کے مطابق ریجنل کے پاس نہ تو فرانس کی شہریت تھی اور نہ ہی کسی پاسپورٹ آفس سے اس نام کے کسی شخص کو پاسپورٹ جاری کیا گیا تھا۔

"تم نے دیکھا۔" میں نے تہذیب کی طرف مڑ کر کہا "ریجنل جعلی پاسپورٹ پر کس طرح دندناتا پھر رہا ہے؟"

"ہاں" تہذیب نے اثبات میں سر ہلایا۔ "لیکن اس کے پاسپورٹ کے بارے میں فرانس سے تفتیش کرنے کا خیال کسی اور کے ذہن میں کہاں آسکتا تھا۔"

"اس کی یہ سب سے بڑی مضبوطی تھی تہذیب! اور ہماری راہ کی سب سے بڑی رکاوٹ بھی یہی تھی۔ اس کے سان و گمان میں بھی نہیں ہوگا کہ میں اس حد تک آگے بھی جاسکتا ہوں۔"

"اب تو یہ ثابت ہوگیا کہ ریجنل کو سفارتی تحفظ حاصل نہیں ہے۔ اب تو اس کے خلاف ڈائریکٹ ایکشن ہونا چاہئے۔"

"نہیں تہذیب! ایکشن تو اس کے خلاف ضرور لیا جائے گا مگر ابھی نہیں۔۔۔ ہمیں تحمل کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔"

"لیکن علی! تم مجھے یہ نہیں بتاؤ گے کہ تمہارا منصوبہ کیا ہے؟" تہذیب نے کہا اور میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ ابھر آئی۔

"منصوبہ بہت سادہ ہے جان علی! یہ رپورٹ جو مجھے بھجوائی گئی ہے یہی رپورٹ کوئٹے ل میں فرانسیسی سفارت خانے کو بھی بھجوائی گئی ہوگی۔ میں انسپکٹر بنس ڈلے کے میک اپ میں سفارت خانے جاؤں گا اور وہاں کے کسی ذمے دار فرد سے ملاقات کرکے ان سے درخواست کروں گا کہ فی الحال اس معاملے میں خاموشی اختیار کی جائے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ سفارت خانے سے بات باہر چلی جائے۔"

"اس سے کیا فائدہ ہوگا؟" تہذیب نے پوچھا۔

"ریجنل بے خبر رہے گا اور ہم اپنے منصوبے پر کام کرتے رہیں گے۔"

"میرے خیال میں تو اب کسی منصوبے وغیرہ کی ضرورت نہیں رہی۔ ہم اس پر براہ راست ہاتھ ڈال سکتے ہیں۔" تہذیب نے کہا۔

"کس جرم میں؟" میں نے بڑی معصومیت سے کہا اور تہذیب مجھے گھورنے لگی۔

"کیا اب بھی اس سوال کی کوئی گنجائش باقی بچی ہے؟"

"نہیں بچی ہوگی۔" میں نے بے پروائی سے کہا "لیکن اگر اسے یوں آسانی سے پکڑ لیا گیا تو مزہ نہیں آئے گا۔"

"تم بتاتے کیوں نہیں کہ آخر تم کس چکر میں ہو؟" تہذیب نے تیز لہجے میں کہا۔

"چکر صرف ریجنل کا ہے۔ اس میں کوئی لڑکی تو ملوث ہے نہیں جو تمہیں تشویش ہو رہی ہے۔"

"اگر ہو بھی تو مجھے کیا۔" تہذیب نے روٹھے ہوئے انداز میں کہا۔ "میرا تم پر کوئی ایسا حق نہیں جس کے تحت تمہیں روک سکوں۔"

"اور وہ جو کیتھی براؤن کہہ رہی تھی۔" میں نے شرارت آمیز لہجے میں کہا۔ "اس کے بارے میں کیا خیال ہے۔"

"کیتھی براؤن احمق ہے۔" تہذیب نے غصیلے لہجے میں کہا "خوامخواہ تم پر دباؤ ڈال رہی ہے۔ میں نے اسے منع بھی کیا تھا مگر وہ نہیں مانی۔"

"وہ تو ہم دونوں پر دباؤ ڈال رہی ہے۔" میں نے حیرت سے کہا۔ "صرف مجھ پر ہی تو دباؤ نہیں ڈال رہی۔"

"اسے ایسا نہیں کرنا چاہئے۔" تہذیب نے اپنی ہی دُھن میں کہا "میں کسی بھی شخص کو اس کی مرضی کے خلاف کوئی کام کرنے پر مجبور کرنے کے خلاف ہوں۔ ہر شخص کو اپنی مرضی کے مطابق زندگی بسر کرنے کا حق حاصل ہے۔"

"اور اس شخص کے بارے میں کیا کہو گی جس نے اپنی زندگی کو کسی دوسرے کی مرضی کے مطابق ڈھال لیا ہو؟" میں نے کہا۔

تہذیب نے چونک کر مجھے دیکھا۔ "اسے احمق کہیں گے۔ اس لئے کہ تم نے مجھے اصل موضوع سے بھٹکا دیا ہے۔ بات ہو رہی تھی اس منصوبے کی جو تم نے ریجنل کے لئے بنایا ہے۔"

"سچی بات بتاؤں تہذیب۔" میں نے دفعتاً سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔ "منصوبے کے خدوخال میرے ذہن میں واضح نہیں ہیں۔ اس کا انحصار ریجنل پر ہے۔ معلوم نہیں وہ کیا قدم اٹھاتا ہے۔ بس میں پوری طرح تیار ہوں۔ ریجنل جو بھی قدم اٹھائے مجھے اس کا توڑ کرنا ہے اور مناسب وقت پر اس پر ضرب لگانی ہے۔ یہ جو کچھ میں کر رہا ہوں۔ یہ سب تو پیش بندیاں ہیں۔"

"میرا خیال ہے اب تم سچ بول رہے ہو۔" تہذیب مسکرائی۔

"میں جھوٹ کب بولتا ہوں۔" میں نے معصومیت سے کہا اور تہذیب ہنسنے لگی۔

"تم اتنی سادگی سے جھوٹ بولتے ہو کہ بڑے بڑے دھوکا کھا جائیں۔"

"اب تک بنس ڈلے یہاں پہنچ چکا ہوگا۔ مجھے اس کے روپ میں فوری طور پر کام شروع کر دینا چاہئے۔ ریجنل کو کم سے کم موقع ملنا چاہئے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ ہم پر سبقت لے جائے۔"

****

ٹھیک نو بجے میں فرانسیسی سفارت خانے میں داخل ہو رہا تھا۔ استقبالیہ پر موجود حسین فرانسیسی لڑکی نے ایک خوشگوار مسکراہٹ کے ساتھ میرا استقبال کیا۔

"ایک نہایت اہم معاملے میں مجھے سفیر محترم سے ملنا ہے۔" میں نے انسپکٹر بنس ڈلے کے نام کا وزیٹنگ کارڈ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے فرانسیسی میں کہا۔

"آپ۔۔۔۔۔۔ آپ فرانسیسی ہیں موسیو۔" لڑکی نے حیران ہو کر پوچھا۔

"نہیں۔" میں نے مسکرا کر کہا۔ "مقامی انٹیلی جنس میں کسی غیر ملکی کا تقرر کس طرح ہو سکتا ہے۔"

"تو پھر آپ اتنی عمدہ فرنچ کس طرح بول رہے ہیں۔ کیا آپ نے فرانس میں طویل عرصہ گزارا ہے۔"

"نہیں۔" میں نے ہنس کر کہا "فرانس میں گیا ضرور ہوں مگر وہاں رہنے کا اتفاق نہیں ہوا۔"

"کمال ہے موسیو۔" اس نے حیرت سے آنکھیں پٹپٹائیں۔ "آپ پر تو اہل زبان کا گمان ہوتا ہے۔"

"ہم لوگوں کا پیشہ ہی ایسا ہے۔ زبانیں کتنی ہی سیکھ لیں کم محسوس ہوتی ہیں۔"

"آپ سفیر محترم سے کس سلسلے میں ملنا چاہتے ہیں؟"

"یہ بات تو میں انہی کو بتا سکوں گا۔" میں نے شائستہ لہجے میں کہا۔

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"کوئی ٹاپ سیکرٹ قسم کا معاملہ ہے؟" اس نے متجسس انداز میں کہا۔

"یہی سمجھ لو۔"

اس نے مجھے سفیر کی سیکریٹری کے کمرے میں بھیج دیا۔ جہاں ایک بار پھر مجھے اس قسم کے سوال جواب کا سامنا کرنا پڑا اور آخر پندرہ منٹ بعد سفیر صاحب مجھ سے ملنے پر آمادہ ہو گئے مگر انہوں نے مجھے صرف پانچ منٹ کا وقت دیا تھا۔ سفیر نے خاصی سرد مہری کا مظاہرہ کیا لیکن جب میں نے اس سے رواں فرانسیسی میں گفتگو شروع کی تو اس کی سرد مہری میں دراڑیں پڑنا شروع ہو گئیں۔

"تیرس کل سے مجھے پیغام ملا تھا کہ کوئی انسپکٹر بنس ڈلے مجھ سے ملنے آ رہا ہے۔" سفیر نے کہا۔ "کیا تمہیں فرانس کے ویزے کی ضرورت ہے۔ اگر ایسی بات تھی تو تمہیں......"

"آپ کے سامنے میز پر ایک ٹیلیکس میسج رکھا ہے۔ میں اسی پیغام کے بارے میں تفصیلی گفتگو کرنے آیا ہوں۔"

"اوہ!" سفیر نے چونک کر مجھے دیکھا۔ "یہ بڑا الجھا دینے والا معاملہ ہے لیکن تمہیں اس ٹیلیکس کے بارے میں کیسے معلوم ہوا؟"

"یہ انکوائری ہم نے سرکاری طور پر کرائی ہے۔" میں نے کہا۔

"لیکن اس کا مجھ سے کیا تعلق ہے۔" سفیر نے قدرے جھنجلا کر کہا۔ "اگر کسی شخص کے پاس فرانس کا جعلی پاسپورٹ ہے تو میں اس سلسلے میں کیا کر سکتا ہوں؟"

"یہ شخص جس کا نام رینڈل ہے ان دنوں یہیں موجود ہے اور ہم اس پر اس لئے ہاتھ نہیں ڈال سکتے کہ اسے سفارتی تحفظ حاصل تھا۔"

"تم بڑے شوق سے اس پر ہاتھ ڈال دو۔ اب وہ سفارتی تحفظ سے محروم ہو چکا ہے۔" سفیر نے کہا "تاہم یہ اتنی اونچی سطح کا معاملہ تو ہرگز نہیں ہے کہ مجھ تک لایا جاتا۔"

"بعض مصلحتوں کے تحت ہم فوری طور پر ہاتھ نہیں ڈالنا چاہتے۔ ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ وہ اس غلط فہمی میں مبتلا رہے کہ اسے ہنوز سفارتی تحفظ حاصل ہے۔"

"ٹھیک ہے۔" سفیر نے سر ہلایا۔ "میں اپنے عملے کو تاکید کر دیتا ہوں کہ اس معاملے کو ٹاپ سیکرٹ رکھا جائے لیکن یہ تو حکومت فرانس کا مجرم ہے....."

"یہ ایک عالمی مجرم ہے جناب! معلوم نہیں اس کے پاس کتنے ملکوں کے جعلی پاسپورٹ ہوں گے۔"

"ہمیں اس سے کیا غرض ہو سکتی ہے۔" سفیر نے کہا "یہ بات تو ہم نے ثابت کی ہے....."

"لیکن اس کی نشان دہی ہم نے کی ہے۔ اگر ہم نشان دہی نہ کرتے تو یہ شخص یونہی دندناتا رہتا۔"

"یہ ملکوں کے معاملات ہیں انسپکٹر! تمہاری سمجھ میں آسانی سے نہیں آئیں گے۔ میں اس معاملے کو سفارتی سطح پر اٹھاؤں گا۔"

"میں نے عرض کیا تھا کہ وہ ایک عالمی مجرم ہے۔ غالباً آپ نے میری اس عرض داشت پر توجہ نہیں دی۔"

"میں نے سن لیا ہے۔" سفیر نے بیزاری کا مظاہرہ کیا "تمہارا کام ختم ہو گیا۔ اب تم جا سکتے ہو۔"

"میں آپ سے متفق نہیں ہوں جناب!" میں نے بڑے سکون سے کہا۔ "یہ معاملہ جو بھی ہے اس کا فیصلہ اسی میز پر ہو گا۔"

"تم شاید سفارتی آداب سے واقف نہیں ہو۔" سفیر نے مجھے گھور کر دیکھا۔ "اور پھر میرے پاس وقت بھی نہیں ہے۔"

"جب معاملہ رینڈل جیسے مجرم کا ہو تو آداب بالائے طاق رکھ دینے پڑتے ہیں اور زبان و مکان کی قیود سے آزاد ہو کر بات کرنی پڑتی ہے۔"

"میں تمہیں مزید پانچ منٹ دے سکتا ہوں اور وہ بھی محض اس لئے کہ تم ایک دعوا کر رہے ہو۔"

"ایک عالمی صیہونی تنظیم ہے جس کا نام اینگلز ہے۔ ممکن ہے آپ نے اس تنظیم کا نام سنا ہو ممکن ہے نہ سنا ہو۔ تاہم اس سے کوئی خاص فرق نہیں پڑتا۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ شخص اس تنظیم کا سربراہ ہے۔"

"تمہیں یہ معلومات کہاں سے حاصل ہوئیں اور کیا ضروری ہے کہ یہ معلومات حقائق پر مبنی ہوں؟"

"ان معلومات کے حصول کے عقب میں کئی برسوں اور سیکڑوں افراد کی محنت شامل ہے سفیر محترم! اور ان کے غلط ہونے کا ایک فیصد بھی احتمال نہیں ہے۔"

"تم اتنے یقین سے یہ بات کہہ سکتے ہو مگر میں نہیں کہہ سکتا اور نہ ہی بغیر کسی ٹھوس ثبوت کے تمہاری باتوں پر یقین کیا جا سکتا ہے۔"

"وقت آنے پر یہ بات ثابت بھی کر دی جائے گی جناب!" میں نے کہا۔

"تمہیں آخر کون سے وقت کا انتظار ہے؟"

"جتنے بڑے پیمانے پر یہ تنظیم سرگرم عمل ہے اس کے پیش نظر ہی توقع ہے کہ اس شخص کی گرفتاری کے بعد گوئٹے مل کی حکومت کو بین الاقوامی دباؤ کا سامنا بھی کرنا پڑ سکتا ہے۔ اگر ہم نے فوری طور پر اس پر ہاتھ ڈال دیا تو اس کے خلاف جو گواہ پیش کئے جائیں گے انہیں جعلی قرار دیا جا سکتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ انہیں جان سے ہاتھ دھونے پڑ جائیں لہٰذا یہ ضروری ہے کہ اس پر اس انداز میں ہاتھ ڈالا جائے کہ اس کے مجرم ہونے میں کوئی شک و شبہ باقی نہ رہے۔"

"مجرموں کی سرکوبی میں تعاون کرنا ہر پُرامن شہری کا فرض ہے۔" سفیر نے چند لمحے سوچنے کے بعد کہا "رینڈل نامی اس شخص کے پاس فرانس کا جعلی پاسپورٹ ہے۔ اس اعتبار سے یہ شخص حکومت فرانس کا مجرم قرار پاتا ہے۔ اس اعتبار سے ہماری حکومت یہ مطالبہ کر سکتی ہے کہ اسے ہمارے حوالے کر دیا جائے لیکن جو کچھ تم کہہ رہے ہو اگر وہ سچ ہے تو پھر زیادہ سنگین الزامات کے تحت اس پر پہلا حق تمہاری حکومت کا بنتا ہے۔ بس شرط یہ ہے کہ تم اپنے الزامات ثابت کر سکو۔"

"یہ بات آپ کے علم میں آج آئی ہے لیکن ہمیں بہت پہلے سے علم ہے کہ اس نے پیرس کو اپنا ہیڈ کوارٹر بنا رکھا ہے۔"

سفیر کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نظر آئے۔ "اگر ایسا ہے تو تمہیں چاہئے تھا کہ پہلے ہی ہمیں مطلع کر دیتے۔"

"وہ آسانی سے ہاتھ آنے والا شخص نہیں ہے اور نہ ہی پہلے ہمیں یہ معلوم تھا کہ اس کے پاس جعلی شناختی کاغذات ہیں۔ ہم تو سمجھ رہے تھے کہ اس کے پاس فرانس کی شہریت ہو گی۔"

"ٹھیک ہے مسٹر بنس ڈلے! میں سمجھتا ہوں کہ تمہارے دعووں کی روشنی میں تمہیں ایک موقع ضرور ملنا چاہئے لیکن اگر وہ بچ نکلا تو کیا ہو گا۔"

"آپ بے فکر رہیں جناب۔" میں نے بڑے اعتماد سے کہا۔ "اس کے گرد ہمارا گھیرا تنگ سے تنگ تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ وہ بچ کر نہیں نکل سکے گا۔"

میں سفیر کے کمرے سے نکلا تو اس کی سیکریٹری نے خاصے متجسس انداز میں مجھ سے پوچھا۔ "آپ پورے بیس منٹ اندر رہے ہیں جبکہ آپ کو صرف پانچ منٹ دیے گئے تھے۔"

"ہاں تمہارا سفیر مجھے کچھ جچا نہیں۔" میں نے معنی خیز انداز میں کہا۔ "اگر اس کی جگہ کمرے میں تم ہوتیں تو کم از کم ایک گھنٹہ ضرور کمرے کے اندر گزار آتا۔"

وہ کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ "میں سمجھ گئی۔" اس نے شوخی سے کہا "ضرور کوئی ایسی اہم بات ہے جو آپ مجھے بتانا نہیں چاہتے۔"

"ابھی تو مجھے ایک اور جگہ پہنچنا ہے۔" میں نے گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا "کسی وقت فرصت سے تمہیں ڈنر پر مدعو کروں گا۔"

"شکریہ موسیو۔" اس نے مجھے ایک دلکش مسکراہٹ سے نوازا۔ "میں آپ کی دعوت ضرور قبول کروں گی۔"

●●●✱✱●●●

"ڈیوڈ ریان اور کلارا بہت مضطرب ہیں۔" تہذیب نے مجھے بتایا "پرسوں سے کسی نے السٹ کران کی خبر نہیں لی ہے۔"

"انہیں مضطرب رہنے دو اور ان سے کہو فی الحال اپنی حفاظت خود کریں۔ ویسے مجھے توقع نہیں ہے کہ اس موقع پر انہیں کسی قسم کا خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔"

"سفیر کیا کہتا ہے؟" جنرل تیرس نے پوچھا۔

"میں نے اسے رینڈل کی حقیقت سے آگاہ کر دیا ہے لیکن اسے میری باتوں پر یقین نہیں آیا تاہم وہ مجھے ایک موقع دینے پر تیار ہو گیا ہے۔"

"دوسرے تو پھر بھی تمہاری خواہش کا احترام کر لیتے ہیں مگر تم کبھی کسی دوسرے کی خواہش کا احترام نہیں کرتے۔" کیتھی براؤن نے کہا۔

"یہ مت بھولو کہ اس وقت تم انسپکٹر بنس ڈلے سے مخاطب ہو۔" میں نے بارعب انداز میں کہا۔

"بات اڑانے کی کوشش مت کرو۔ شکل بدل لینے سے آدمی نہیں بدل جایا کرتے۔"

"میں نے رات سے اب تک بہت غور کیا ہے اور اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ خواہ دوسروں کی خواہش کا احترام کیا جائے یا نہ کیا جائے مگر کسی کے جذبات سے نہیں کھیلنا چاہئے۔"

"اس فلسفیانہ جملے کا کیا مطلب ہوا۔" کیتھی براؤن نے تیوریوں پر بل ڈال کر کہا۔ "کہیں تم مجھ پر کوئی الزام تو نہیں عائد کر رہے۔"

"اوہو، ایک تو تم بہت جلد بدگمانی میں مبتلا ہو جاتی ہو۔" میں نے ہنس کر کہا "میرا روئے سخن تمہاری طرف ہرگز نہیں تھا۔"

"جب تم سیدھی سادی گفتگو کرنے کے بجائے اشاروں اور کنایوں میں باتیں کرو گے تو غلط فہمیوں کا پیدا ہونا لازمی امر ہے۔"

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

"بات تو تب ہی ہے کہ اشاروں اور کنایوں میں سے اصل مطلب برآمد کرلیا جائے۔ غلط فہمی میں تو ہر شخص مبتلا ہو سکتا ہے۔ غلط فہمی میں مبتلا ہو جانا کوئی کمال تو نہیں ہے۔"

"تم دیکھ رہی ہو۔" کیتھی نے شکایتی انداز میں تہذیب سے کہا۔ "علی مجھے کس قدر پریشان کر رہا ہے اور تم ایک لفظ بھی نہیں بول رہیں۔"

"بھئی میں تو خود اس معاملے میں ایک فریق ہوں۔" تہذیب ہنس کر بولی۔ "میں تو نہ علی کی طرف سے بول سکتی ہوں اور نہ تمہاری طرف سے۔"

"فریق ہونے کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ آدمی ایک غلط بات دیکھ کر بھی چپ رہے۔ تم کم از کم غلط بات پر کسی کو ٹوکنے کا حق تو رکھتی ہی ہو۔"

"میں نے تو تمہیں سمجھانے کی کوشش بھی کی تھی لیکن تم نے ہی کون سا میری بات مان لی ہر بار وہی تذکرہ نکال کر بیٹھ جاتی ہو۔"

"میں خوب سمجھ رہی ہوں۔ تم دونوں اصل میں ایک ہی ہو۔ جو کچھ علی کہے گا وہی تم بھی کہو گی۔ فرق صرف الفاظ اور انداز کا ہوگا۔"

"ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمیشہ ایک ہی رہیں۔" میں نے شرارت آمیز لہجے میں کہا۔ "یہ نہ ہو کہ ہمارے درمیان بھی ویسی ہی خلیج پیدا ہو جائے جیسی تمہارے اور جنرل کے درمیان ہے۔"

"تم لوگ اپنی باتوں میں مجھے کیوں گھسیٹ رہے ہو۔" جنرل نے آنکھیں نکالیں۔

"دیکھا... دیکھا۔" میں نے جلدی سے کہا۔ "یعنی تمہاری باتیں الگ ہیں اور جنرل کی الگ... جبکہ میں اور تہذیب ایک ہی ہیں۔"

"اس معاملے میں تو جنرل بھی میرے ہمنوا ہیں۔" کیتھی نے فخریہ انداز میں کہا "کیوں جنرل؟"

"بھئی خواہش تو میری بھی یہی ہے کہ ان دونوں کے درمیان فاصلے اب ختم ہو جانے چاہئیں لیکن جب یہ لوگ راضی ہی نہیں ہیں تو کوئی اور کیا کر سکتا ہے۔"

"ہم نے اتنے عرصے تک یہ معاملہ ان دونوں پر چھوڑے رکھا۔ انہیں چاہئے تھا کہ دوسروں کو اپنی طرف انگلی اٹھانے کا موقع ہی نہ دیتے مگر جب انہوں نے ہمیں مایوس کیا تو مجبوراً مجھے

دخل اندازی کرنا پڑی۔" کیتھی نے کہا۔

"اس دخل اندازی کے چکر میں تم سرحدوں کے بہت اندر تک گھس آئی ہو۔ اب بس بھی کرو۔" میں نے کہا۔

"مکمل تخلیاتی تک فوجوں کی واپسی ناممکن ہے۔" کیتھی نے جنگجویانہ انداز میں کہا "پیش قدمی جاری رہے گی۔"

"یہ تو اچھا ہے کہ بڈ یہاں موجود نہیں ہے ورنہ چو مکھی لڑنی پڑجاتی۔"

"تم سب کچھ کہنا مگر اصل موضوع پر مت آنا۔"

"تم تو مجھے بہت بڑا کریڈٹ دیئے دے رہی ہو۔" میں نے حیرانہ لہجے میں کہا۔ "مجھے اپنی اس صلاحیت کا علم نہیں تھا کہ خواتین کو بھی موضوع سے بھٹکا سکتا ہوں۔"

"نہیں بھٹکا سکتے۔" کیتھی نے مسکرا کر کہا۔ "خاص طور پر اس صورت میں جب ایک خاتون کسی بات کا تہیہ کئے بیٹھی ہو۔"

"ایمانداری کی بات یہ ہے کہ کیتھی ٹھیک کہہ رہی ہے۔" جنرل ٹیرس بولا "لیکن جتنا اصرار یہ کررہی ہے وہ غیر مناسب ہے۔"

"میرا خیال ہے یہ ساری باتیں قبل از وقت ہیں۔" تہذیب نے بڑی سنجیدگی سے کہا "جو خواہش تم لوگوں کی ہے وہی ہماری بھی ہے مگر پہلے ریڈل والا معاملہ تو نمٹ جائے۔"

"ہم کون سا کسی بات پر فوری اصرار کررہے ہیں۔" کیتھی نے تڑی بہ تڑی کہا "بات صرف وعدے کی ہی تو ہے۔ تم لوگ وعدہ کرلو' یہ تذکرہ ہی ختم ہوجائے گا۔"

"کیا خیال ہے تہذیب؟" میں نے تہذیب کی طرف دیکھا اور تہذیب نے ایک طویل سانس لی۔

"اگر تم اس تذکرے سے پیچھا چھڑانا چاہتے ہو تو وعدہ کرلو۔" تہذیب نے کہا۔

"ایک کے وعدہ کرنے سے کام نہیں چلے گا۔" کیتھی نے للکار کر کہا۔ "دونوں کو وعدہ کرنا پڑے گا۔"

"میں پہلے ہی بہت عاجز آچکی ہوں۔ تمہارے پاس اس کے سوا کوئی اور موضوع ہی نہیں بچا۔ تم مجھ سے جو وعدہ کہو کرنے کو تیار ہوں۔"

"اور تم کیا کہتے ہو؟" کیتھی میری طرف متوجہ ہوئی۔

"تمہیں معلوم ہے ہم دونوں ایک دوسرے سے اختلاف نہیں کرتے۔ اس معاملے میں کیسے کرسکتے ہیں۔"

"واشگاف الفاظ میں وعدہ کرو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ بعد میں تم اپنے الفاظ سے کوئی فائدہ اٹھا جاؤ۔"

"تم تو جنگ کے موڈ میں ہو بابا۔" میں نے کانوں کو ہاتھ لگائے "میں اپنے الفاظ سے کسی قسم کا فائدہ اٹھانے کی کوشش نہیں کروں گا۔"

کیتھی نے فاتحانہ انداز میں دونوں ہاتھ بلند کئے۔ "آخر میں ایک جنرل کی بیوی ہوں۔ مجھ سے جیتنا کوئی مذاق تھوڑی ہے۔"

●●●✱✱●●●

میں سرشام ہی کلارا اور ذیوڈریان کے پاس پہنچ گیا۔ وہ دونوں ہوٹل کے اسی کمرے میں مقیم تھے جو میلی نوف کے کمرے کے نیچے واقع تھا۔ آٹھ بجے اسی ہوٹل میں میلی نوف کے اعزاز میں ڈنر دیا جانا تھا جس کا انتظام میں نے کرایا تھا۔ اس ڈنر کا مقصد میلی نوف کو وقتی طور پر کوٹے ال میں روکنے کے سوا کچھ نہیں تھا۔ ریڈل کے خلاف تحقیقات کرنے کے لئے مجھے وقت چاہئے تھا۔ کام میری توقع سے بہت پہلے ہوگیا تھا اور اب میں ریڈل کو گرفت میں لینے کے لئے پرتول رہا تھا۔ ڈنر تو بہرحال دیا جانا تھا۔

انسپکٹر بنس ڈلے کے میک اپ میں ان دونوں کے کمرے میں داخل ہوا۔ "میں علی یار خان ہوں۔" میں نے جلدی سے کہا اور ایک اجنبی کو اپنے کمرے میں دیکھ کر کھڑا ہوتا ہوا ذیوڈریان ایک طویل سانس لے کر بیٹھ گیا۔

"میک اپ کرنے کے فن میں تو آپ کا کوئی ثانی نہیں ہے۔" اس نے کہا۔ "میں تو کبھی آپ کو پہچان ہی نہیں سکتا تھا۔"

"علی کے اس آرٹ کو میں نے تو بہت قریب سے دیکھا ہے۔" کلارا بولی۔ "واقعی یہ بڑا حیران کن معاملہ ہے۔"

"میں نے سوچا تھا اس بار میک اپ کا سہارا نہیں لوں گا۔" میں نے ایک صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا "لیکن تمہارے موشے ہاوئلہ نے مجھے مجبور کردیا۔"

"وہ کیسے؟" ان دونوں نے بیک وقت حیرت سے کہا۔

"مجھ پر تابڑ توڑ قاتلانہ حملے ہونے شروع ہوگئے تھے۔ اپنی جان بچانے کی یہی صورت نظر آئی کہ حملہ کرنے والوں کی نظروں سے ہی اوجھل ہوجاؤں۔"

"یعنی آپ خوف زدہ ہوگئے۔" ذیوڈریان نے انتہائی حیرت کا مظاہرہ کیا۔

"میں حملہ آوروں سے الجھنے کی پوزیشن میں نہیں تھا۔ ریڈل کو مجبوراً منظرعام پر آنا پڑا تھا اور وہ یہ انتظام کرکے منظرعام پر آگیا تھا کہ مجھے سکون کا سانس نہیں لینے دے گا۔ اگر میں حملہ آوروں کی طرف توجہ دیتا تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا کہ ریڈل کی طرف سے میری توجہ ہٹ جاتی اور وہ بچ کے نکل بھی سکتا تھا۔"

"بچ کے تو وہ اب بھی نکل سکتا ہے۔" کلارا نے مضطربانہ انداز میں کہا۔ "وہ انتہائی شاطر آدمی اور شیطانی دماغ کا مالک ہے۔ ایسے ایسے منصوبے بناتا ہے کہ عقل دنگ رہ جائے۔"

"ہے تو خیر یہ اپنے منہ میاں مٹھو بننے والی بات لیکن تمہارا یہ خادم بھی کسی سے کم نہیں ہے۔ ریڈل کو ایسے شکنجے میں کسوں گا کہ ساری زندگی یاد رکھے گا۔"

"آپ مسئلے کی سنگینی کو سمجھنے کی کوشش نہیں کررہے۔" ذیوڈریان نے کہا۔ "ریڈل کے سلسلے میں آپ کو اپنے آدمیوں پر بھروسا کرنا پڑے گا....."

"مجھے معلوم ہے ذیوڈ کہ میں کس حد تک اپنے آدمیوں پر بھروسا کرسکتا ہوں۔ مجھے ریڈل کی حد پرواز کا بھی اندازہ ہے۔"

"آپ تو یہاں بیٹھے ہیں۔" ذیوڈ نے مایوسانہ لہجے میں کہا "ممکن ہے ریڈل آپ کے آدمیوں کو دھوکا دے کر نکل بھی چکا ہو؟"

"میلی نوف۔" میں نے مسکرا کر کہا۔ "جب تک میلی نوف یہاں موجود ہے ریڈل بھی موجود ہے۔ آخر میلی نوف الیس دن ہے۔ الیگزی کی ہائی کمان کا ایک ممبر۔ ریڈل اسے کسی اور کے رحم و کرم پر کیوں کر چھوڑ سکتا ہے۔"

"وہ ایک ایسا ناقابل اعتبار آدمی ہے جس کے بارے میں کوئی بات بھی یقین سے نہیں کہی جاسکتی۔" کلارا نے کہا "اور پھر میری سمجھ میں نہیں آتا کہ تمہیں انتظار کس بات کا ہے۔"

"ریڈل کی نگرانی اور گرفتاری کے لئے میں نے تہذیب کو انچارج بنادیا ہے۔ وہی اس معاملے کو دیکھ رہی ہے۔"

"تہذیب یا گلم ایکس کی صلاحیتوں سے انکار ممکن نہیں ہے۔" کلارا نے مضطربانہ انداز میں کہا "لیکن ریڈل کے مقابلے پر وہ کچھ بھی نہیں۔ اس کے مقابلے کے لئے تو تمہیں خود میدان میں اترنا پڑے گا۔"

"تہذیب کو بھی تو میں نے ہی انچارج بنایا ہے۔ اگر تم یہ کہتی ہو کہ اس کا مقابلہ صرف میں ہی کرسکتا ہوں تو تمہیں میرے فیصلے پر بھی اعتماد کرنا چاہئے۔"

"تمہاری صلاحیتوں پر تو اعتماد ہے لیکن اس پر شبہ ہے کہ تم ریڈل کی مکاریوں اور شاطرانہ ذہنیت سے پوری طرح واقف ہو۔"

"اس کے باوجود کہ میں چھ ماہ سے زیادہ اس کی قید میں رہا۔ کوشش کے باوجود اس کا سراغ نہیں لگا سکا اور یہ معلوم ہونے کے باوجود کہ اگر وہ ایک بار نظروں سے اوجھل ہوگیا تو پھر اس کا سراغ لگانے کے لئے طویل جدوجہد کرنا پڑے گی۔"

"تمہارے لئے دعا ہی کی جاسکتی ہے۔" کلارا نے کہا "کاش ریڈل تمہارے ہاتھوں سے بچ کر نہ نکل سکے۔"

"فی الحال تو میلی نوف کے اعزاز میں ڈنر دیا جارہا ہے۔" میں نے کہا۔

"یہ بات سمجھ میں نہیں آئی۔" ذیوڈ بولا۔ "پروگرام کے مطابق میلی نوف کو آج روانہ ہوجانا چاہئے تھا۔"

"یہ سب کچھ میرے بنائے ہوئے منصوبے کے مطابق ہورہا ہے۔ میلی نوف نے اپنا پروگرام بہرحال زیادہ مؤخر نہیں کیا۔ ڈنر کے فوراً بعد وہ یہاں سے ائرپورٹ جائے گا جہاں سے چارٹرڈ طیارے کے ذریعے وہ واپس چلا جائے گا۔"

"یہ ڈنر تمہاری طرف سے تو نہیں ہے؟" کلارا نے کہا۔

"میری ہی طرف سے سمجھو۔ اس لئے کہ یہ منصوبہ میرا ہی ہے۔"

"کاش ہمیں بھی ریڈل کے خلاف کام کرنے کا کوئی موقع مل سکتا۔" ذیوڈریان نے کہا۔

"اپنے حصے کا کام تم کرچکے ہو۔ تم دونوں ہی کی مدد سے میں آج کامیابی کے اس قدر نزدیک پہنچ چکا ہوں کہ جب چاہوں ریڈل

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

عمدہ کمپیوٹرائزڈ کتابت۔ مضبوط جلد۔ بہترین طباعت
خوبصورت ٹائٹل
قیمت =/50 روپے؛ ڈاک خرچ =/10 روپے
رقم پیشگی ارسال کرنے پر ڈاک خرچ معاف

کتابیات پبلی کیشنز پوسٹ بکس 23
رمضان چیمبرز۔ بلوریا اسٹریٹ
آئی آئی چندریگر روڈ۔ کراچی 74200

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کو اپنی گرفت میں لے سکتا ہوں۔"

"اس کے باوجود کچھ تشنگی سی محسوس ہوتی ہے۔" کلارا بولی "اس سے بڑھ کر بھی کچھ کرنے کو جی چاہتا ہے۔"

"بے فکر رہو۔ میں پوری کوشش کروں گا کہ تم دونوں کو اس کا موقع دیا جائے۔"

ان دونوں کے پاس سے اٹھنے کے بعد میں نے کچھ دیر ڈنر کے لیے کیے جانے والے انتظامات کا جائزہ لیا اور پھر مطمئن ہو کر ہوٹل سے نکل آیا۔ اب میرا رخ پیراڈائز بار کی طرف تھا۔

پیراڈائز بار میں چند افراد ہی موجود تھے۔ زیادہ تر میزیں غیر آباد تھیں۔ ابھی ان کے آباد ہونے کا وقت نہیں ہوا تھا۔ میں سیدھا اس حصے کی طرف بڑھ گیا جہاں ایڈگر کا آفس تھا۔ آفس کا دروازہ بند تھا اور دروازے کے باہر اسٹول پر ایک مسٹنڈا اسٹول پر بیٹھا اونگھ رہا تھا۔ مجھے آفس کی طرف جاتے دیکھ کر وہ اسٹول سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیوں منہ اٹھائے کہاں چلے جا رہے ہو۔" اس نے غرا کر کہا۔

"مجھے مسٹر ایڈگر سے ملنا ہے۔" میں نے نرم لہجے میں کہا۔

"بھاگ جاؤ۔ وہ مصروف ہیں۔ کسی سے نہیں مل سکتے۔"

"نہیں...... ان سے میرا ملنا اشد ضروری ہے۔ انہیں بتاؤ کہ انٹیلی جنس ڈیپارٹمنٹ سے انسپکٹر بنس ڈلے آیا ہے۔"

"اے مسٹر تم نشے میں تو نہیں ہو...... تم جیسے بہت سے آتے ہیں۔ ان میں سے بعض تو فوج کے کرنل جنرل تک ہوتے ہیں۔"

میں نے جواب میں اپنا شناختی کارڈ جیب سے نکال کر اس کی آنکھوں کے سامنے لہرایا۔ "اگر ذرا بھی پڑھے لکھے ہو تو اسے پڑھ لو۔"

وہ پڑھا لکھا تھا یا نہیں تھا مگر سرکاری کارڈ اور اس پر چسپاں تصویر تو پہچان ہی سکتا تھا۔ اس کے چہرے کی رنگت بدل گئی۔

"ہم...... میں ابھی جا کر انہیں بتاتا ہوں۔" اس نے ہکلاتے ہوئے کہا اور آفس کے دروازے کی طرف جھپٹنے کی کوشش کی۔

"نہیں میرے دوست۔" میں نے اس کا بازو پکڑتے ہوئے کہا "اب اس کی ضرورت نہیں رہی۔ میں خود ہی اسے بتا بھی دوں گا اور اس سے مل بھی لوں گا۔"

اس کی سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ کیا کرے اور میں اسے ہکا بکا چھوڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

آفس کے اندر داخل ہوا تو ایڈگر کسی سے فون پر بات کرنے کے بعد ریسیور واپس رکھ رہا تھا۔ ایک اجنبی کو اپنے آفس میں داخل ہوتے دیکھ کر اس کی پیشانی پر شکنیں پڑ گئیں۔

"کون ہو تم۔" اس نے بڑے خراب لہجے میں کہا۔ "اور بلا اجازت میرے آفس میں کیسے داخل ہوئے۔"

"اس قدر ناراض ہونے کی کیا ضرورت ہے۔" میں نے ایک کرسی گھسیٹ کر اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا "تم بھی میرا کارڈ دیکھ کر اطمینان کر لو۔"

ایڈگر ایک طویل سانس لے کر کرسی کی پشت گاہ سے ٹک گیا۔ "کیا اب بھی کوئی بات باقی رہ گئی ہے۔" اس نے مضمحل انداز میں کہا۔

"کس سلسلے میں مسٹر ایڈگر؟"

"یہ تو زیادتی ہے کہ حملہ مجھ پر کیا گیا اور تنگ بھی مجھے ہی کیا جا رہا ہے۔ مجھے تو بتایا گیا تھا کہ وہ معاملہ ختم کیا جا چکا ہے۔"

"وہ معاملہ تو ختم کیا جا چکا ہے مسٹر ایڈگر لیکن اب ایک نیا معاملہ اٹھ کھڑا ہوا ہے۔" میں نے اپنی اصل آواز میں کہا "ہمیں اطلاع ملی ہے کہ آپ مسٹر علی پر حملہ کرنے کے منصوبے بنا رہے ہیں۔"

ایڈگر بری طرح چونک پڑا۔ اس نے اب تک میری آواز کی تبدیلی پر غور نہیں کیا تھا۔ "یہ سراسر الزام ہے۔" اس نے احتجاجی انداز میں کہا "تم یہ بات ثابت نہیں کر سکتے۔"

"ہم لوگ حقائق کو ثابت نہیں کرتے ان کا اعتراف کرایا کرتے ہیں۔" میں نے بے پروائی سے کہا۔

"یہ کھلی ہوئی دھاندلی ہے۔ اس دھاندلی کے خلاف میں عدالت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا۔"

"ضرور کھٹکھٹانا۔" میں نے کہا۔ "مگر اعتراف کرنے کے بعد...... بے وقوف آدمی تو آواز بھی نہیں پہچانتے۔"

"اوہ...... اوہ۔" ایڈگر نے چونک کر کہا۔ "یہ کیسے ممکن ہے۔ یہ آواز تو علی یار خان کی ہے۔"

"ہاں...... میں میک اپ میں ہوں۔ تاکہ مجھ پر کوئی حملہ نہ ہو سکے۔ یہ بتاؤ کہ پھر اس شخص کا کوئی فون آیا تھا۔"

"اس نے تو مجھے عاجز کر رکھا ہے۔ میں اس سے کہہ چکا ہوں کہ میں قانون کے محافظوں سے نہیں الجھتا۔ ان سے بچ کر ہی کام کرتا ہوں مگر وہ اس پر مصر ہے کہ میں تمہیں تلاش کروں۔"

"معلوم نہیں اور کتنے لوگوں سے یہ فرمائش کی گئی ہوگی۔" میں تضحیک آمیز انداز میں مسکرایا۔ "انہیں شاید یہ معلوم نہیں کہ اگر میں نہ چاہوں تو وہ تاقیامت میرا سراغ نہیں لگا سکتے۔"

"آپ جب یہاں داخل ہوئے اس وقت بھی اسی کا فون تھا۔ اب وہ فرمائش کر رہا ہے کہ میں آج رات ساڑھے بارہ بجے ائرپورٹ کے باہر ہوائی فائرنگ کروا دوں۔"

میں چونک پڑا۔ ائرپورٹ کے باہر فائرنگ کا کیا مقصد ہو سکتا ہے۔ جو وقت ایڈگر نے بتایا ٹھیک اسی وقت میلی نوف کو ائرپورٹ پر موجود ہونا تھا۔

"تم نے اس سے پوچھا نہیں کہ اس فائرنگ سے وہ کیا فائدہ حاصل کرنا چاہتا ہے؟" میں نے کہا۔

"پوچھا تھا۔ اس نے کہا کہ مجھے معاوضہ ادا کیا جا چکا ہے لہٰذا

اس معمولی سے کام کے عوض مجھے کوئی سوال کرنے کا حق حاصل نہیں ہے۔"

"بات تو معقول ہے۔ تمہیں انکار نہیں کرنا چاہئے تھا۔ اب اگر اس کا فون آئے تو ہامی بھر لینا مگر ساتھ ہی یہ بھی کہہ دینا کہ تمہیں جو معاوضہ ادا کیا گیا ہے اس کے عوض یہ آخری کام ہوگا۔"

"میں اس سے کہہ دوں گا لیکن اس طرح فائرنگ کرنے پر اگر میرے آدمی پکڑے گئے تو کیا ہوگا؟" ایڈگر نے جھجکتے ہوئے کہا۔

"کچھ بھی نہیں ہوگا۔" میں نے اٹھتے ہوئے کہا۔ "میں اس بات کا انتظام کروں گا کہ تمہارے کسی آدمی کو گرفتار نہ کیا جائے۔"

●●●●✱✱●●●

رات نو بجے تقریب کا آغاز ہوا۔ اس وقت میں ٹیرس محل میں ہی موجود تھا اور سارے ضروری انتظامات مکمل کر چکا تھا۔

"میرے اندازے کے مطابق آج کی رات فیصلہ کن ثابت ہونی چاہئے۔" میں نے تہذیب سے کہا۔ جنرل ٹیرس اور کیتھی براؤن بھی ہمارے ساتھ کھانے کی میز پر موجود تھے۔

"اس لئے آج تم جلدی کھانا کھا رہے ہو۔" جنرل نے قہقہہ لگا کر کہا۔

"تم نے ٹھیک اندازہ لگایا ہے جنرل! ممکن ہے بعد میں ہمیں کھانے کا موقع نہ ملے۔"

اسی وقت تہذیب کو ٹرانسیٹر پر کال موصول ہوئی۔ یہ بڈ کی کال تھی۔ "میلی نوف کے ساتھیوں میں سے ایک شخص جس کا نام مائیکل سولو ہے۔ رینڈل سے ملنے آیا ہے۔"

تہذیب نے میری طرف دیکھا اور میں نے ذہن پر زور دیا۔

"میرا خیال ہے اس شخص کا تعلق میلی نوف کے محافظوں میں سے ہے۔" میں نے کہا اور تہذیب نے ٹرانسیٹر میں ہی سوال دہرایا۔

"ہاں میڈم یہ وہی شخص ہے لیکن سوال یہ ہے کہ وہ ڈنر میں کیوں شریک نہیں ہے اور یہاں کیا کر رہا ہے؟"

تہذیب نے ایک بار پھر سوالیہ نظروں سے میری طرف دیکھا۔

"اس سے کہو کہ ان دونوں پر کڑی نگاہ رکھے۔ اب ان دونوں کی نگرانی کی جائے گی۔" میں نے کہا۔

تہذیب نے بڈ تک میری ہدایات پہنچا دی اور رابطہ منقطع کر کے مجھ سے بولی۔ "یہ نکتہ واقعی اہم ہے کہ مائیکل سولو رینڈل سے ملنے کیوں آیا ہے؟"

"میلی نوف کا کوئی اہم پیغام لے کر آیا ہوگا۔" میں نے بے پروائی سے کہا اور دوبارہ کھانے کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"مجھے ٹالنے کی کوشش مت کرو۔" تہذیب غرائی "تمہارے ذہن میں یقیناً کوئی اہم بات ہے۔"

"ہرگز نہیں۔" میں نے بڑے یقین سے کہا۔ "اگر کوئی بات ہوتی تو تمہیں ضرور بتاتا۔"

تہذیب مطمئن نہیں ہوئی۔ میں نے بھی تہذیب سے غلط بیانی کی تھی۔ میرا ذہن واقعی اس معاملے میں الجھ گیا تھا۔ تقریباً چار گھنٹے بعد میلی نوف کی گوٹے مل سے واپسی تھی۔ ایسے میں اس کے کسی ماتحت کا رینڈل سے ملاقات کرنا کسی بڑے واقعے کا پیش خیمہ بھی ہو سکتا تھا۔ میں نے اپنے ذہن میں رینڈل کے منصوبے کا جو سرسری خاکہ بنایا تھا وہ مجھے بروئے کار نظر آتا محسوس ہونے لگا۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد دوبارہ بڈ نے کال کی۔ "مائیکل سولو واپس جا رہا ہے۔" بڈ کہہ رہا تھا۔ "لیکن رینڈل بھی اس کے ساتھ ہی باہر نکلا ہے۔ کیا اسے روکنے کی کوشش کی جائے۔"

میں نے تہذیب کے ہاتھ سے ٹرانسیٹر لے لیا۔ "ہرگز نہیں۔" میں نے کہا۔ "لیکن اب ان دونوں کی مستقل نگرانی ہوگی۔ خبردار دونوں میں سے ایک بھی نظروں سے اوجھل نہ ہونے پائے۔"

"وہ دونوں الگ الگ کاروں میں بیٹھ رہے ہیں چیف! میں دونوں میں سے کس کی نگرانی کروں۔"

"رینڈل کی" میں نے تیزی سے کہا۔ "ممکن ہے وہ تمہیں ڈاج دے کر نکلنے کی کوشش کرے اس لئے تم کوئی بھی قدم اٹھا سکتے ہو بلکہ تم پولیس کی ریڈیو کاریں طلب کر لو۔"

"میں سمجھ گیا چیف!" بڈ نے کہا۔ "تم بے فکر رہو۔ رینڈل کا باپ بھی مجھ سے بچ کر نہیں جا سکے گا۔"

"میرا خیال ہے ایکشن شروع ہو گیا ہے۔" میں نے تہذیب کو ٹرانسیٹر واپس کرتے ہوئے کہا "رینڈل خاصی دیر بعد حرکت میں آیا مگر آیا۔ اب دیکھو کیا ہوتا ہے۔"

ٹرانسیٹر پر بڈ سے مسلسل رابطہ تھا۔ رینڈل گوٹے مل کی سڑکوں پر بے مقصد ڈرائیونگ کرتا پھر رہا تھا۔ دوسری طرف کی رپورٹ یہ تھی کہ مائیکل سولو ڈنر میں شریک تھا۔ رینڈل سے مل کر وہ سیدھا تقریب میں واپس پہنچا تھا۔

"رینڈل کسی بڑے چکر میں معلوم ہوتا ہے۔" ایک گھنٹے بعد تہذیب نے کہا "آخر اس بے مقصد ڈرائیونگ سے وہ کیا فائدہ اٹھانا چاہ رہا ہے؟"

"مجھے اس کا اندازہ ہے۔" میں نے مسکرا کر کہا "مگر میں ابھی نہیں بتاؤں گا۔ اس کے لئے تم مجھے کم از کم ڈیڑھ گھنٹے کی مہلت دو۔"

اس وقت گیارہ بجے تھے۔ میلی نوف کو پونے بارہ بجے ہوٹل سے نکل کر تقریباً سوا بارہ بجے ایئرپورٹ پہنچنا تھا۔

ساڑھے گیارہ بجے بڈ نے رپورٹ دی کہ رینڈل

ایگزیکٹو کلب کی طرف واپس جا رہا ہے۔ پھر معلوم ہوا کہ وہ ایک نزدیکی پٹرول پمپ پر رک کے گاڑی میں پٹرول بھروا رہا ہے۔ میں

تمام اطلاعات بلا تبصرہ سن رہا تھا۔

چند منٹ بعد ٹرانسیٹر پر بڈ کی مضطربانہ آواز سنائی دی۔ "رینڈل نے ٹنکی فل کروائی ہے۔ اس کے ارادے خطرناک معلوم ہوتے ہیں۔"

"تم بھی اپنی گاڑی کی ٹنکی فل کروالو۔" میں نے کہا۔

"اس نے دوبارہ سفر شروع کر دیا ہے چیف! اس بار کار کی رفتار بے حد تیز ہے۔"

"تعاقب جاری رکھو بڈ!"

"وہ مخالف سمت میں سفر کر رہا ہے چیف!" چند منٹ بعد بڈ نے بتایا۔ "یہ سڑک آگے جا کر ہائی وے سے مل جاتی ہے۔"

"اسے روکنے کی کوشش کرو بڈ!"

"یہ ناممکن ہے چیف! سڑکیں سنسان پڑی ہیں اور جس رفتار سے وہ کار چلا رہا ہے اس رفتار پر تو بس درمیانی فاصلہ ہی برقرار رکھا جا سکتا ہے۔"

دوسری طرف سے اطلاع ملی کہ میلی نوف ہوٹل سے روانہ ہو رہا ہے۔ مائیکل سولو بھی اس کے ساتھ ہی ہے۔

"میرا خیال ہے رینڈل ہمیں دھوکا دے گیا چیف!" بڈ کی آواز آئی۔ "وہ ہائی وے پر پہنچ چکا ہے۔ ہم بڑی عجیب صورت حال سے دوچار ہیں۔ اگر پٹرول ڈلوانے کے لئے رکتے ہیں تو رینڈل ہاتھ سے نکل جاتا ہے اور اگر تعاقب جاری رکھتے ہیں تو ہماری گاڑیوں کا پٹرول ختم ہو جائے گا۔"

"تم نے دیکھا۔" میں نے ہنس کر تہذیب سے کہا "رینڈل واقعی جینئس ہے۔ اس نے بڈ اینڈ کمپنی کو کیسا ناک آؤٹ کیا ہے۔"

"یہ سب کچھ تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔" تہذیب نے بگڑ کر کہا۔ "سب تم سے کہتے رہے کہ اسے ڈھیل مت دو مگر تم اپنی بات پر اڑے رہے۔"

"تہذیب کا کہنا درست ہے۔" کیتھی براؤن نے کہا۔ "تم نے رینڈل کو حد سے زیادہ ڈھیل دی ہے۔ اب بھگتو۔"

"تمہارا کیا خیال ہے جنرل!" میں نے جنرل کی طرف دیکھا۔

"بظاہر تو یہی معلوم ہو رہا ہے کہ رینڈل بچ کر نکل جائے گا۔" جنرل نے محتاط انداز میں کہا۔ "تاہم آخری نتیجہ نکلنے تک کوئی بات یقین سے نہیں کی جا سکتی۔"

"رینڈل تمہاری ذمے داری ہے بڈ!" میں نے ٹرانسیٹر میں کہا۔ "میں نے تم سے کہا تھا کہ اسے کسی قیمت پر بھی نظر سے اوجھل نہیں ہونا چاہئے۔"

"ارے تو مجھے کیا معلوم تھا کہ وہ مردود یہ حرکت کر بیٹھے گا۔" بڈ نے جھنجلا کر کہا۔

"اگر تم کہو تو ہم فضائیہ کے ہیلی کاپٹروں سے مدد لے سکتے ہیں۔" جنرل نے مجھ سے کہا۔

"ابھی نہیں" میں نے رسٹ واچ دیکھتے ہوئے کہا "آخری ایکشن شروع کرنے کے لئے مناسب وقت بارہ بجے کے بعد شروع ہوگا۔ اس وقت تک تم تیاریاں مکمل کر لو۔ میں اور تہذیب ایئرپورٹ جا رہے ہیں۔"

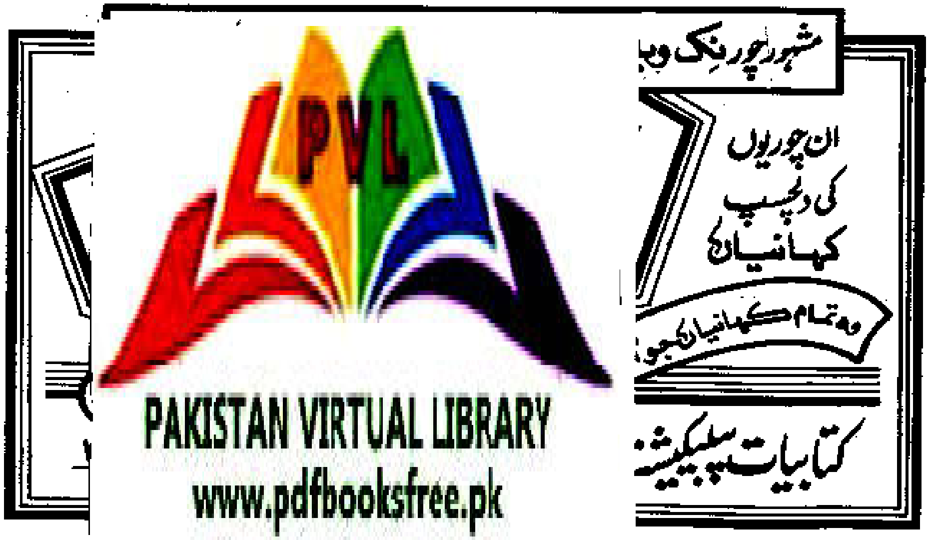

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میلی نوف کو الوداع کہنے کے لئے وزیر صنعت و تجارت ایئرپورٹ آ رہے تھے اس لئے ایئرپورٹ پر زبردست حفاظتی انتظامات کئے گئے تھے۔ ان حفاظتی انتظامات کا انچارج انسپکٹر بنس ڈلے تھا جبکہ حقیقت یہ تھی کہ میں نے حفاظتی انتظامات میں کوئی دلچسپی نہیں لی تھی بس چند ہدایات جاری کر دی تھیں جن پر عمل کرنا لازمی تھا۔ بقیہ انتظامات حسب معمول تھے۔

ائرپورٹ پر ہجوم نہیں تھا۔ رات کے بارہ بج کر بیس منٹ ہوئے تھے اور اس وقت وہاں نہ کوئی فلائٹ آتی تھی اور نہ جاتی تھی۔ بڈ مستقل چیخ رہا تھا کہ اس کی گاڑی میں پیٹرول ختم ہونے والا ہے۔ میں نے کار سے اترنے سے قبل جنرل کو ہدایت دی کہ آرمی ایکشن شروع کر دیا جائے اور ریجنل کو گرفتار کر کے ائرپورٹ کے وی آئی پی لاؤنج میں پہنچا دیا جائے۔

"کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ تم کیا کرنا چاہ رہے ہو۔" تہذیب نے بے بسی سے کہا۔ "کیا میلی نوف پر ہاتھ ڈالو گے۔"

"بس دیکھتے جاؤ۔" میں نے ہنس کر کہا۔ "ویسے میلی نوف پر ہاتھ ڈالنا مذاق نہیں ہے۔"

"اور ریجنل پر ہاتھ ڈالنا بہت آسان ہے۔" تہذیب نے جل کر کہا۔

"ائرپورٹ پر تم مجھ سے دور ہی دور رہنا۔" میں نے کار سے اترنے سے قبل تہذیب سے کہا۔ "اس لئے کہ موجودہ میک اپ میں میرا تمہارے ساتھ نظر آنا مناسب نہیں ہے۔"

"مگر میں یہاں جاؤں گی کہاں اور کروں گی کیا؟" تہذیب نے جھنجلا کر کہا۔

"تم کوئی اجنبی تو ہو نہیں۔ وی آئی پی لاؤنج میں بھی جا سکتی ہو۔ میں بھی تھوڑی دیر بعد وہیں آ جاؤں گا۔ مگر خبردار! میرے کسی معاملے میں دخل مت دینا۔"

میں ٹہلتا ہوا ڈپارچر لاؤنج میں پہنچ گیا جہاں امیگریشن وغیرہ کی کارروائیاں ہو رہی تھیں۔ میلی نوف اپنے ساتھیوں سمیت وی آئی پی لاؤنج میں موجود تھا۔ انسپکٹر بنس ڈلے کی حیثیت سے میں چند افراد سے ملا اور پھر وی آئی پی لاؤنج کی طرف بڑھنے لگا۔ ابھی میں راستے ہی میں تھا کہ میں نے گولیوں کی تڑتڑاہٹ سنی۔ مجھے چونکہ معلوم تھا کہ یہ ایڈگر کے ساتھی ہیں اور صرف ہوائی فائرنگ کر رہے ہیں اس لئے میں بغیر رکے آگے بڑھتا رہا۔

وی آئی پی لاؤنج کے باہر متعدد مسلح محافظ راہداریوں میں بکھرے ہوئے تھے۔ وی آئی پی لاؤنج کے دروازے پر بھی دو محافظ موجود تھے۔ ان سب نے مجھے سیلوٹ کیا اور میں سر کے خفیف سے

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اشارے سے سلام کا جواب دیتا ہوا وی آئی پی لاؤنج میں داخل ہو گیا۔ اندر وزیر موصوف اور میلی نوف ایک ہی صوفے پر بیٹھے بے تکلفی سے باتیں کر رہے تھے۔ وی آئی پی لاؤنج میں تیز روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ ٹیلی ویژن کیمرے عکس بندی کرنے میں مصروف تھے۔ سرکاری خبر رساں ایجنسی کا ایک فوٹو گرافر بھی نظر آ رہا تھا۔ اس کے علاوہ میلی نوف کے ساتھی تھے اور تہذیب تھی جس نے میرے اندر داخل ہونے پر نگاہ اٹھا کر میری طرف دیکھا تھا پھر دوسری طرف دیکھنے لگی تھی۔

میں دروازے کے پاس ہی رک گیا۔ میری نگاہوں کا مرکز مائیکل سولو تھا جو مس کرکیولین سے سرگوشیوں میں باتیں کر رہا تھا۔ کیرولین کچھ جھینپی جھینپی سی نظر آ رہی تھی لیکن کسی نے نظر اٹھا کر میری طرف نہیں دیکھا۔

چند لمحوں تک تو میں خاموشی سے انہیں دیکھتا رہا پھر آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا ہوا مائیکل سولو کے پاس پہنچ گیا۔

"میں معذرت چاہتا ہوں جناب۔" میں نے جھک کر بڑے مؤدبانہ انداز میں کہا۔ "میں آپ کی جامہ تلاشی لینا چاہتا ہوں۔"
مائیکل سولو نے چونک کر میری طرف دیکھا اور اس کی پیشانی پر شکنیں پڑ گئیں۔ "تم کون ہو؟" اس نے تیکھے لہجے میں کہا۔
"خاکسار کو بس ڈلے کہتے ہیں اور میں یہاں سیکیورٹی انچارج ہوں۔"

"کیا تمہیں نہیں معلوم کہ وی آئی پی لوگوں کی جامہ تلاشی نہیں لی جا سکتی۔" مائیکل سولو نے قدرے اونچی آواز میں کہا اور چند لوگ چونک کر ہماری طرف متوجہ ہو گئے۔

"مجھے نہیں معلوم کہ کیا کیا جا سکتا ہے اور کیا نہیں..... میں تو صرف اتنا جانتا ہوں کہ میں سیکیورٹی انچارج ہوں۔ سیکیورٹی کے نقطۂ نظر سے جو مناسب سمجھوں کر سکتا ہوں۔"

مائیکل سولو کی مٹھیاں غصے سے بھنچ گئیں۔ "معلوم ہوتا ہے کہ تم مزید ملازمت نہیں کرنا چاہتے۔"
میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ ابھری۔ "کرنا چاہتا ہوں مسٹر مائیکل۔" میں نے بڑے میٹھے لہجے میں کہا۔ "تبھی تو آپ کی تلاشی لینے پر اصرار کر رہا ہوں۔"
مائیکل سولو کھڑا ہو گیا۔ "ہماری توہین کی جا رہی ہے۔" اس نے بلند آواز سے کہا اور وہاں موجود تمام لوگ چونک پڑے۔
"کیا بات ہے۔" وزیر صنعت و تجارت نے اونچی آواز میں کہا۔

"ہماری توہین کی جا رہی ہے جناب! یہ شخص میری تلاشی لینے پر اصرار کر رہا ہے۔"
"سیکیورٹی کے لئے میں اسے ضروری سمجھتا ہوں جناب۔" میں نے مؤدبانہ انداز میں کہا۔ "ہمیں کسی ایک فرد کی تلاشی لینی تھی جس کے لئے میں نے مسٹر مائیکل کا انتخاب کیا ہے۔ آخر انہیں کیا اعتراض ہے؟"
"جامہ تلاشی لینا ایک طرح کی اہانت ہے۔" میلی نوف نے کہا "میں اپنے تمام ساتھیوں کو اپنی ہی طرح سمجھتا ہوں۔ اگر تلاشی لینا ضروری ہے تو پھر میری تلاشی لے لی جائے۔ میں بخوشی اس کے لئے تیار ہوں۔"
وزیر موصوف نے میلی نوف کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر دھیمی آواز میں کچھ کہا پھر مجھ سے مخاطب ہوئے۔ "تم فوری طور پر یہاں سے نکل جاؤ۔ صبح تمہاری معطلی کے احکامات جاری کر دیے جائیں گے۔"
"آپ کا حکم سر آنکھوں پر جناب لیکن اگر آپ ایک نظر اس کاغذ کو ملاحظہ فرما لیں....."
"مجھے کچھ نہیں دیکھنا۔" وزیر موصوف نے ناگواری سے کہا "بلکہ میں تو تمہیں دیکھنا بھی گوارا نہیں کر سکتا۔"
"تو پھر مجھے اجازت دیجئے کہ میں یہیں سے جنرل ٹیرس سے بات کر لوں۔" میں نے جیب سے ٹرانسیٹر نکالتے ہوئے کہا۔
"تم..... تم کیا دکھانا چاہتے ہو۔" وزیر موصوف کے چہرے کی رنگت تبدیل ہو گئی۔

میں آگے بڑھا اور نہایت مؤدبانہ انداز میں جیب سے ایک اجازت نامہ نکال کر وزیر موصوف کی طرف بڑھا دیا۔ انہوں نے اس پر جلدی جلدی ایک نگاہ ڈالی اور اپنا نچلا ہونٹ دانتوں میں دبا لیا۔
"اگر آپ اجازت دیں تو میں مسٹر مائیکل کی جامہ تلاشی لے لوں۔" میں نے نہایت ادب سے پوچھا۔ انہوں نے جواب دینے کے بجائے منہ دوسری طرف پھیر لیا۔ یہ گویا ایک طرح کی اجازت تھی۔

"اب جبکہ وزیر موصوف نے مجھے اجازت مرحمت فرما دی ہے، میرا خیال ہے آپ کو بھی کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔" میں نے میلی نوف سے کہا۔

میلی نوف کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔ "میری کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ کونسے ملک کی حکومت ہماری توہین کرنے پر کیوں تلی ہوئی ہے۔" اس نے وزیر موصوف کو مخاطب کیا تھا مگر وہ کیا جواب دیتے۔ انہیں کچھ معلوم ہی نہیں تھا۔ ان کی زبان پر تو اس اجازت نامے نے تالے ڈال دیے تھے جو میں نے انہیں دکھایا تھا۔ اس

اجازت نامے کی رو سے میں کوئی بھی قدم اٹھانے کے لئے پوری طرح آزاد تھا اور یہ اجازت نامہ جنرل ٹیرس کے دستخطوں سے جاری کیا گیا تھا۔

"مسٹر مائیکل نے چند گھنٹے قبل ایک ایسی شخصیت سے ملاقات کی تھی جسے گوٹے لی کی حکومت نے ناپسندیدہ قرار دے دیا ہے۔"

"اگر تمہارا اشارہ مسٹر رینڈل کی طرف ہے تو میں ان کے بارے میں ایسی کسی بات سے لاعلم ہوں۔" مائیکل سولو نے کہا۔

"تو پھر جامہ تلاشی کے نام پر تم اس بری طرح بھڑک کیوں رہے ہو۔" میں نے چبھتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ مجھے اس عمل سے اپنی اہانت کا احساس ہوتا ہے۔"

"کیا تم یہ چاہتے ہو کہ تمہارے ذاتی احساسات پر ایک مملکت کے مفادات قربان کر دیے جائیں۔"

"اگر یہ بات ہے تو میں بخوشی تلاشی دینے کو تیار ہوں۔" مائیکل نے اچانک مسکراتے ہوئے کہا اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر چند قدم آگے آگیا۔

میں فاتحانہ انداز میں آگے بڑھا اور مائیکل کو سر سے پیر تک ٹٹول کے دیکھا۔ اس کے پاس کسی قسم کا ہتھیار نہیں تھا۔ البتہ اس کے کوٹ کی جیب میں سے سفید رنگ کی ایک چھوٹی سی گیند برآمد ہوئی۔

"یہ کیا چیز ہے مسٹر مائیکل!" میں نے متحیرانہ انداز میں کہا۔

"ڈیکوریشن پیس ہے۔" مائیکل نے پُرسکون انداز میں کہا۔ "میرے پاس کوئی قابل اعتراض چیز ہے ہی نہیں۔"

"مسٹر مائیکل فرماتے ہیں کہ یہ کوئی خاص چیز نہیں کوئی قابل اعتراض چیز نہیں، محض ایک ڈیکوریشن پیس ہے۔" میں نے ایڑیوں کے بل پر گھومتے ہوئے بلند آواز میں کہا۔ "لیکن حاضرین کرام! میں آپ کو ایک حقیقت سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں۔ اس گیند کی حقیقت سے...... ایسی ہی ایک گیند کی مدد سے اس وی آئی پی لاؤنج سے کچھ عرصہ قبل چند وی آئی پی مہمانوں کو اغوا کیا گیا تھا....." اچانک میری آواز بند ہو گئی۔ وجہ یہ تھی کہ عقب سے مائیکل نے میرے ریوالور پر جھپٹا مارا تھا اور اسے ہولسٹر سے نکال کر تیزی سے مجھ سے دور چلا گیا تھا۔

"اپنے ہاتھ اٹھا لو انسپکٹر۔" اس نے گرج کر کہا۔ "تم ریوالور کی زد میں ہو۔"

میں نے خاموشی سے اپنے دونوں ہاتھ بلند کر دیے۔ "تم اپنے حق میں اچھا نہیں کر رہے مسٹر مائیکل!"

"میں خوب جانتا ہوں کہ کب کیا قدم اٹھانا چاہئے۔ اگر تم نے کوئی چالاکی دکھانے کی کوشش کی تو میں ذرا برابر بھی رعایت نہیں کروں گا۔"

"میں جانتا ہوں کہ تم رعایت کرنے کے عادی نہیں ہو۔" میں نے کہا پھر وزیر موصوف سے مخاطب ہوا۔ "آپ نے دیکھا کہ آپ کن لوگوں کی حمایت کر رہے تھے؟"

"میری طرف رخ کرو اور یہ بتاؤ کہ اس گیند کے بارے میں تمہیں کس نے بتایا تھا؟"

میں آہستگی سے مائیکل کی طرف گھوما۔ "انہی مہمانوں نے مجھے اس گیند کے بارے میں بتایا تھا۔" میں نے شیشے کی دیوار کے پار رن وے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جہاں ایک جیلی کاپٹر اتر رہا تھا۔ "ان میں سے ایک مہمان یہاں موجود بھی ہیں۔ شاید تم انہیں نہیں پہچانتے۔ ان کا نام تہذیب ما لکم ایکس ہے۔"

تہذیب کے نام پر مائیکل چونکا پھر اس کی نظریں تہذیب پر جا کر رک گئیں۔ "یہ بڑا اچھا ہوا کہ میڈم ایکس بھی یہاں موجود ہیں۔ اب وزیر موصوف کے علاوہ یہ بھی ہمارے ساتھ جائیں گی۔ آپ بھی ادھر ہی آ جائیں میڈم۔"

تہذیب اٹھ کر میرے برابر آگئی۔ وہ مجھے خشمگیں نگاہوں سے گھورے جا رہی تھی۔

"نہیں مسٹر مائیکل!" میں نے کہا۔ "کسی اور کے تمہارے ساتھ جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اس لئے کہ اب تم بھی کہیں نہیں جاؤ گے۔"

"تم حد سے زیادہ خوش فہم آدمی معلوم ہوتے ہو مسٹر بنس! تمہیں یہ احساس بھی نہیں ہے کہ اس وقت ایک وزیر یرغمالی کی حیثیت سے یہاں موجود ہے۔"

میں نے وزیر صنعت و تجارت کو دیکھا جو ہکا بکا کھڑے تھے۔ ان کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ "اب تو ثابت ہو گیا کہ یہ شخص مجرم ہے۔" میں نے ان سے کہا۔

"تم یہ بات کسی اور کو بتانے کے لئے زندہ نہیں رہو گے۔" مائیکل غرایا۔

"کوئی بات نہیں مسٹر مائیکل!" میں نے بڑے اطمینان سے کہا۔ "یہ ٹی وی کیمرے گواہی دیں گے....."

"انہیں عکس بندی کرنے دو۔ جاتے وقت میں ریکارڈر کیسٹیں اپنے ہمراہ لے جاؤں گا۔"

"یہ تو بڑی زیادتی ہو گی۔" میں نے مایوسانہ لہجے میں کہا۔ "دنیا کو کیسے پتا چلے گا....."

"دنیا کو کچھ معلوم ہونے کی ضرورت نہیں۔ جو ہم چاہیں گے

وہی دنیا کے علم میں آئے گا۔" مائیکل سولو نے کہا۔ "یہ گیند مجھے واپس کر دو۔"

مائیکل کی ہدایت کے بعد جب میں گیند نیچے قالین پر رکھ کر چند قدم پیچھے ہٹ گیا اور مائیکل نے انتہائی احتیاط کا مظاہرہ کرتے ہوئے آگے بڑھ کر گیند اٹھالی لیکن ابھی وہ الٹے قدموں چلتا ہوا اپنی جگہ پر واپس پہنچا ہی تھا کہ لاؤنج کا دروازہ کھلا۔ میں نے پلٹ کر دیکھا۔ رینڈل لاؤنج میں داخل ہو رہا تھا۔ اس کے ہاتھ پشت پر بندھے ہوئے تھے اور اس کے عقب میں دو فوجی بھی نظر آ رہے تھے۔ رینڈل کو دیکھ کر مائیکل کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی تھیں مگر اس نے فوراً ہی ذہانت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے ہاتھ میں دبے ہوئے ریوالور کا رخ وزیر صنعت و تجارت کی طرف کر دیا۔

"اسلحہ پھینک دو۔" اس نے گرج کر کہا "ورنہ میں وزیر موصوف کو گولی مار دوں گا۔"

دونوں فوجی ایک لمحے کو ہچکچائے مگر میں نے انہیں مائیکل کے حکم پر عمل کرنے کا مشورہ دیا اور انہوں نے بھی مناسب یہی سمجھا کہ اپنے ہتھیار پھینک دیں۔

"تم نے دیکھا۔" مائیکل نے فاتحانہ انداز میں کہا "اب اگر کہو تو ہم تمہیں بھی اپنے ساتھ ہی لے چلیں۔"

"ایک منٹ ٹھہرو۔" میلی نوف نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔ "میری ایک تجویز ہے۔ تم رینڈل کو بے شک گرفتار کر لو مگر مائیکل کو نکل جانے دو۔ یہ بے وقوف آدمی ہے۔"

مائیکل خاموش رہا۔ گویا وہ اس تجویز سے متفق تھا۔ میں نے وزیر موصوف کی طرف دیکھا۔ "آپ کا کیا خیال ہے جناب؟" میں نے ان سے پوچھا۔

"میرے خیال میں مسٹر میلی نوف نے ایک معقول تجویز پیش کی ہے۔" انہوں نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ "اس تجویز پر عمل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔"

"اور آپ کیا کہتی ہیں مادام؟" میں نے تہذیب سے کہا۔

"ہمارا مجرم رینڈل ہے۔ جب یہ گرفتار ہو گیا تو ہم دیگر لوگوں سے صرف نظر کر سکتے ہیں۔"

میں نے ایک طویل سانس لی۔ "میرا فیصلہ یہ ہے مسٹر میلی نوف کہ مائیکل بھی خود کو ہمارے حوالے کر دے۔ اس سے کم پر میں کسی مفاہمت کے لئے تیار نہیں ہوں۔"

"معلوم ہوتا ہے تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔" مائیکل نے کہا "تم میرے ساتھ سودے بازی کی پوزیشن میں نہیں ہو۔ ہمارا پلہ بھاری ہے۔"

"تو میں اس پلڑے کو ہلکا کئے دیتا ہوں۔" میں نے اپنے ہاتھ گراتے ہوئے کہا۔

"خبردار انسپکٹر!" مائیکل چیخا۔ "میں تم سے پہلے اس وزیر کو گولی مار دوں گا۔"

"ضرور مار دو۔" میں نے بڑے سکون سے کہا "اس کے بعد دوسری گولی مجھے، تیسری اور چوتھی ان فوجیوں کو، پانچویں تہذیب کو

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور جھٹی خود اپنے آپ کو مار لیتا۔"

میں نے مائیکل کی طرف ایک قدم بڑھایا۔ وزیر موصوف کے چہرے کی رنگت پہلے ہی اڑ چکی تھی۔ غالباً انہیں اپنی موت کا یقین آگیا تھا لیکن مائیکل نے ریوالور کا رخ تیزی سے میری طرف کر دیا۔ "تم احمق ہو پہلے میں تمہیں موت کی نیند سلاؤں گا۔ کسی اور کا نمبر بعد میں آئے گا۔"

میں نے مائیکل کی طرف ایک قدم اور بڑھایا۔ لاؤنج میں چھایا ہوا سناٹا پہلے سے گہرا ہو گیا تھا۔ ہر شخص یہی توقع کر رہا تھا کہ کسی بھی لمحے مائیکل کے ریوالور سے گولی نکلے گی اور مجھے چاٹ جائے گی۔ تہذیب اور وزیر موصوف سب سے زیادہ مضطرب تھے۔

"رک جاؤ انسپکٹر۔" وزیر موصوف نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا "کیوں خواہ مخواہ اپنی جان کے درپے ہوئے ہو۔"

"میں وہی کر رہا ہوں جو میرا فرض ہے۔" میں نے ان کی طرف دیکھے بغیر کہا۔

"اپنے ہاتھ اوپر اٹھاؤ۔" مائیکل نے درشت لہجے میں کہا۔ "ورنہ میں تمہیں اگلی وارننگ نہیں دوں گا۔"

"ریوالور ہاتھ میں ہو تو چیونٹی بھی شیر ہو جاتی ہے۔" میں نے مضحکانہ انداز میں کہا۔

"خود کو دلیر یا شیر کہلوانے کا مجھے کوئی شوق نہیں ہے۔" مائیکل نے سرد لہجے میں کہا۔ "جب اسلحہ موجود ہو تو ایسی کوئی حماقت نہیں کرنی چاہیے۔"

"لیکن میں کیا کروں۔" میں نے مایوسانہ انداز میں کہا۔ "مجھے ایک پرانا قرض چکانا ہے۔ یاد ہے 'تم نے مجھے گوٹے مل ائرپورٹ کے حوالے سے طعنہ دیا تھا۔"

مائیکل سولو بری طرح چونک پڑا۔ "کون ہو تم؟" اس نے سرسراتی ہوئی آواز میں کہا۔ اس کے چہرے پر اچانک ہی تناؤ پیدا ہو گیا تھا۔

"میں تمہارا ازلی دشمن ہوں ریڈل۔" میں نے اچانک سخت لہجے میں کہا۔ "پہچان سکو تو مجھے میری آواز سے پہچان جاؤ۔"

مائیکل کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ "تم..." اس کے منہ سے بس اتنا ہی نکلا تھا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ بلند ہو گیا۔ اس نے مجھ پر فائر کرنے کا حتمی فیصلہ کر لیا تھا۔

"آج فیصلے کی رات ہے ریڈل!" میں نے اس کے بلند ہوتے ہوئے ہاتھ کی پروا کیے بغیر کہا۔ "آج معلوم ہو جائے گا کہ تم کتنے ذہین 'شاطر اور دلیر ہو۔"

ریڈل کا ہاتھ تیزی سے نیچے آیا اور اس نے میرے سر کا نشانہ لے کر ریوالور کا ٹریگر دبا دیا۔ لاؤنج کی محدود فضا میں ایک دھماکا ہوا۔ ریوالور کی نال سے دھواں نکل رہا تھا مگر میرے منہ سے نہ تو کوئی چیخ برآمد ہوئی تھی اور نہ ہی میں زمین پر گرا تھا۔ میں تو اپنے قدموں پر پہلے کی طرح کھڑا مسکرا رہا تھا۔

"تمہارے لی کوان نے مجھے ناقابل تسخیر بنا دیا ہے۔ اب مجھ پر گولیاں بھی اثر نہیں کرتیں۔"

لاؤنج میں سنسنی پھیل گئی۔ ایسا ناقابل یقین منظر پہلے کسی نے نہیں دیکھا ہو گا۔ ایک شخص پر فائر کیا گیا مگر اسے کچھ بھی نہیں ہوا۔ ریڈل کی آنکھیں بھی حیرت سے پھیل گئی تھیں جو مائیکل سولو کے میک اپ میں تھا۔

"ابھی پانچ گولیاں باقی ہیں ریڈل۔" میں نے مضحکانہ انداز میں کہا۔ "انہیں بھی آزما لو۔ شاید کوئی گولی کام کر جائے۔ میں تمہیں مکمل شکست سے دوچار کرنا چاہتا ہوں۔"

ریڈل پر دیوانگی سی طاری ہو گئی۔ اس نے لگاتار پانچ مزید فائر کر کے ریوالور خالی کر دیا۔ فائرنگ کے نتیجے میں مجھے کوئی گزند پہنچنے کے سوا سب کچھ ہوا اور پھر ریڈل نے مجھ پر ریوالور کھینچ مارا۔ میں نے جھکائی دی اور ریوالور میرے اوپر سے گزر گیا۔ پھر جیسے ہی میں سیدھا ہوا ریڈل نے بجلی کی سی تیزی سے گیند میرے چہرے کی طرف پھینکی۔ میں نے گیند سے بچنے کی کوشش نہیں کی۔ اس کے بجائے میں نے دونوں ہاتھ آگے کی طرف بڑھائے اور نہایت احتیاط سے گیند کو کیچ کر لیا۔

"میں تمہیں یہی موقع دے رہا تھا۔" میں نے گیند تہذیب کی طرف بڑھاتے ہوئے ریڈل سے کہا جو سناٹے کے عالم میں کھڑا تھا۔ دونوں فوجیوں نے پوزیشن سنبھال لی تھی اور اب ریڈل حرکت نہیں کر سکتا تھا۔

"اب کیا خیال ہے مسٹر ملی نوف!" میں نے کہا "یہ دونوں مجرم ثابت ہو گئے ہیں لہٰذا اگر اجازت ہو تو ان دونوں کو گرفتار کر لیا جائے۔"

ملی نوف نے بمشکل سر کو اثباتی جنبش دی۔

"آپ کے مزید اطمینان کے لیے میں آپ لوگوں کو مائیکل سولو کا اصل چہرہ دکھائے دیتا ہوں۔" میں ریڈل کی طرف بڑھا لیکن ابھی میں اس سے چند قدم کے فاصلے پر ہی تھا کہ اس نے مجھ پر جھپٹنے کی کوشش کی۔ میں اس کے لیے پہلے سے تیار تھا بلکہ سچی بات یہ ہے کہ میں نے اسے خود پر حملہ کرنے کا موقع فراہم کیا تھا۔ اس کی گرفتاری سے قبل اسے معذور کر دینا ضروری تھا۔

میں نے تیزی سے ایک طرف ہٹ کر ریڈل کا دایاں ہاتھ جکڑا اور پوری قوت سے کہنی کے جوڑ پر ضرب لگائی۔ ہڈی ٹوٹنے کی آواز سب نے ہی سنی تھی۔ میں نے ریڈل کو ہمیشہ کے لیے ناکارہ کر دیا تھا۔

ریڈل کے حلق سے ایک کربناک چیخ نکلی۔ وہ گرا اور ماہی بے آب کی طرح لوٹنے لگا۔ میں اس کی چیخوں کی پروا کیے بغیر نہایت بے رحمانہ انداز میں اس کے سینے پر چڑھ کر بیٹھ گیا اور پھر ذرا سی

کوشش کے بعد میں نے اس کے چہرے سے مائیکل سولو کا ماسک اتار پھینکا۔ اب وہاں دو رینڈل تھے۔ ایک زمین پر پڑا لوٹ رہا تھا۔ چیخ رہا تھا اور اول فول بک رہا تھا اور دوسرا لاؤنج کے دروازے کے قریب کھڑا تھا۔

اسے بے نقاب کرنے کے بعد میں دوسرے رینڈل کی طرف بڑھا اور اس کے چہرے سے بھی ماسک اتار دیا۔ وہ مائیکل سولو تھا۔ سب لوگ سکتے کے عالم میں تھے۔ ایک عالمی تنظیم کے سربراہ کا عبرت ناک انجام انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ خود کو ناقابل تسخیر سمجھنے والا بدترین ذلت اٹھا کر گرفتار ہو گیا تھا۔

"آج میں نے تمام قرض چکا دیے ہیں رینڈل! جس جگہ سے تم نے مجھے اور میرے ساتھیوں کو اغوا کیا تھا میں نے تمہیں اسی مقام پر لا کر مارا ہے۔"

"حکومت فرانس تمہیں نہیں چھوڑے گی۔" رینڈل کرب ناک انداز میں دھاڑا۔

"تمہارے تمام حربے ناکام ہو چکے ہیں۔ تمہاری گرفتاری فرانسیسی سفیر کی پیشگی اجازت سے عمل میں آئی ہے۔"

❁❁❁❁✱✱❁❁❁❁

ٹیرس محل واپس پہنچتے پہنچتے صبح کے چار بج گئے تھے مگر وہاں جنرل ٹیرس اور کیتھی براؤن مجھے جاگتے ہوئے ملے۔ بڈ بھی موجود تھا جو خوں خوار نگاہوں سے مجھے گھور رہا تھا۔

"ایک بڈ ہی رہ گیا ہے جسے تم ہمیشہ بے وقوف بناتے رہتے ہو۔" اس نے غرا کر کہا۔ "تم نے مجھے جعلی رینڈل کے پیچھے لگائے رکھا۔"

"اگر تم نے ساتھ نہ دیا ہوتا تو رینڈل.... گرفتار ہی نہیں ہو سکتا تھا۔ مجھے پہلے ہی اندازہ تھا کہ وہ ہمیں کسی اور سمت میں الجھانے کی کوشش کرے گا۔ مائیکل سولو پہلا شخص تھا جو اس سے ملنے پہنچا۔ رینڈل نے ہر چیز پہلے ہی طے کر لی ہوگی۔ احمق آدمی یہ سمجھ رہا تھا کہ ہم نقلی رینڈل کے پیچھے لگے رہیں گے اور خود وہ بچ کر نکل جائے گا۔"

"ہم لوگ تمہیں مبارک باد دینے کے لئے جاگ رہے تھے۔" کیتھی براؤن نے کہا۔ "سچی بات یہ ہے کہ آدمی اگر کسی جذبے کے تحت کام کرے تو کامیابی اس کے قدم چومتی ہے۔"

"کیا مطلب؟" میں نے حیرت سے کہا۔

"تم نے ایک خاص لگن کے تحت کام کیا۔" کیتھی نے معنی خیز لہجے میں کہا "ورنہ کہاں تم اور کہاں کامیابی... اب تمہیں اپنا وعدہ پورا کرنا ہوگا۔"

"صبح کے چار بجے۔" میں نے آنکھیں نکالیں۔ "تم تو ہتھیلی پر سرسوں جمانے کو تلی بیٹھی رہتی ہو۔"

"وعدہ پورا کرنا علی کی سرشت میں شامل ہے۔" جنرل ٹیرس نے کہا۔ "اب اسے بھی آرام کرنے دو۔ معلوم نہیں کتنے عرصے بعد چین کی نیند سوئے گا۔"

❁❁❁❁✱✱❁❁❁❁

دو ہفتے کے اندر اندر میری اور تہذیب کی شادی ہو گئی۔ جنرل ٹیرس اور کیتھی براؤن تو یہ تقریب بڑی دھوم دھام سے کرنا چاہتے تھے مگر میں اس کے خلاف تھا چنانچہ کئی روز کی کش مکش کے بعد یہی طے ہوا کہ تقریب نہایت سادگی سے انجام پائے گی۔ اس تقریب میں جنرل اور کیتھی براؤن کے چند قریبی دوست کے علاوہ علی گروپ کے ارکان شریک تھے۔

شادی کی تقریبات اختتام پذیر ہونے کے بعد میں کوئی رات دو بجے کے قریب حجلۂ عروسی میں داخل ہوا تو مجھ پر ایک عجیب سی افسردگی طاری تھی۔ میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ میری شادی وطن سے ہزاروں میل دور اس طرح ہوگی کہ اس میں میرے خاندان کا ایک فرد بھی شریک نہیں ہوگا۔

"کیا سوچ رہے ہو علی!" عروسی جوڑے میں ملبوس تہذیب نے گھونگھٹ کے عقب سے شرمیلی آواز میں کہا۔

میں آہستگی سے چلتا ہوا بیج کے پاس پہنچا اور تہذیب کے برابر بیٹھ گیا۔ "میں قسمت کی اس ستم ظریفی پر غور کر رہا تھا کہ میری شادی ہوئی تو دیارِ غیر میں۔" میں نے دھیمی آواز میں کہا۔

دلہن بنی تہذیب نے گھونگھٹ الٹ کر میری طرف دیکھا۔

"کتنی عجیب بات ہے' میں بھی یہی سوچ رہی تھی۔"

"یہ موقع ہی ایسا ہوتا ہے تہذیب! شاید ہر ایک کو ایسے موقع پر اپنے بچھڑے ہوئے عزیز و اقارب یاد آتے ہوں گے۔"

"میں کچھ اور سوچ رہی تھی علی!" تہذیب نے جھجکتے ہوئے کہا "لیکن نہیں..... میں کچھ بھی نہیں کہوں گی ورنہ تم سوچو گے....." وہ خاموش ہو گئی۔

"تہذیب" میں نے تڑپ کر کہا۔ "کیا امنگوں بھری اس رات کی ابتدا بدگمانی سے ہوگی۔ تمہارے ذہن میں یہ بات کیسے آئی کہ میں تمہارے بارے میں کوئی بات غلط سوچ سکتا ہوں۔"

"بس آگے کچھ مت کہنا علی!" تہذیب نے بڑی محبت سے اپنا ہاتھ میرے ہونٹوں پر رکھ کر مجھے چپ کرا دیا۔ "بات بدگمانی کی نہیں..... بس مجھے کہتے ہوئے شرم آ رہی تھی' زبان نہیں کھل رہی۔"

"ایسی کیا بات ہے تہذیب!" میں نے حیرت سے کہا "ہم دونوں نے کبھی ایک دوسرے سے کچھ نہیں چھپایا۔ بلا جھجک کچھ بھی کہہ سکتے ہیں۔"

"میں..... میں سوچ رہی تھی اگر ہم اپنی پہلی رات پاکستان میں گزاریں....." وہ جملہ ختم کرتے کرتے مارے شرم کے دہری ہو گئی۔

میں حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا۔ اس وقت وہ گرین پول کی ایجنٹ' جوڈو کراٹے کی ماہر تہذیب با لکل ایکس نہیں تھی۔ اس وقت تو وہ ایک خالص مشرقی عورت تھی جو پہلی رات اپنے مجازی خدا سے بے تکلف نہیں ہو سکتی۔ اس کی نظریں جھکی جھکی ہوتی ہیں' آواز میں ارتعاش اور لہجہ مدھم ہوتا ہے۔ الفاظ ٹوٹ ٹوٹ کر منہ سے ادا ہوتے ہیں اور کانوں کی لویں ذرا ذرا سی بات پر سرخ ہو جاتی ہیں۔ وہ مجھ سے اتنی سی بات نہیں کہہ پا رہی تھی کہ اگر شادی وطن سے دور ہوئی تو کیا ہوا' ہم شبِ عروسی تو اپنے وطن میں منا سکتے ہیں۔

وطن کے حوالے پر میرے ذہن میں بہت سی یادیں تازہ ہو گئیں۔ آدمی خواہ کچھ بھی کرے' کہیں بھی رہے وطن کی مٹی سے اس کا ناتا بہت گہرا ہوتا ہے جو کبھی ٹوٹ نہیں سکتا۔ شاید میری اپنی لاشعوری خواہش بھی یہی تھی جسے تہذیب نے زبان دے دی تھی۔ وہ ٹھیک کہہ رہی تھی۔ ہمیں اپنی شبِ عروسی پاکستان میں ہی منانی چاہیے تھی۔ پاکستان جو میرا وطن تھا' وطن ہے اور وطن رہے گا۔ میرا پیارا وطن پاکستان جس کا نام آتے ہی کانوں میں بنسی کی مدھر تانیں گونجنے لگتی ہیں۔ بیلوں کے گلے میں بندھی ہوئی گھنٹیوں کی آوازیں بانسری کی ان تانوں میں گھل مل جاتی ہیں۔

"میں تم سے متفق ہوں تہذیب!" میں نے کپکپاتی ہوئی آواز میں کہا۔ "شبِ عروسی پاکستان میں ہی منائی جائے گی۔"

❁❁❁❁✱✱❁❁❁❁

چوتھے روز ہم پاکستان پہنچ گئے اور ایک طویل عرصے بعد اپنی سرزمین پر قدم رکھتے وقت میں شدید قسم کے جذبات کا شکار تھا۔ میرا جی چاہتا تھا وطن پاک کی مٹی کو بوسے دوں۔ اس کی خاک پر اپنی جبیں رگڑوں' اپنے رب کے حضور سربسجود ہو جاؤں۔ میں سرخ رو ہو کر لوٹا تھا۔ میرا دامن کامیابیوں اور دل خوشیوں سے معمور تھا۔

ہمارے پاس زیادہ ساز و سامان نہیں تھا۔ ضرورت کی چند چیزیں اور دو عدد سوٹ کیس جن میں چند جوڑے کپڑوں کے سوا اور کچھ نہیں تھا۔ ہم نے اپنی آمد کی اطلاع کسی کو نہیں دی تھی اس لئے یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا کہ کوئی ہمیں ریسیو کرنے آتا لیکن اس وقت میری حیرت کا ٹھکانہ نہیں رہا جب میں نے ایک ڈرائیور کی یونیفارم میں ملبوس ایک شخص کو اپنے قریب آتے دیکھا۔

"مسٹر اینڈ مسز علی۔" اس نے بڑی خوش خلقی سے کہا اور ٹرالی سے ہمارے سوٹ کیس اٹھا لئے۔ "گاڑی موجود ہے' تشریف لائیے۔"

میں حیرت سے گنگ ہو کر رہ گیا۔ ڈرائیور کے اعتماد نے مجھے بری طرح الجھا دیا تھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ کوئی اجنبی کام نہیں کر رہا۔ جیسے یہ سب کچھ ہمارے اور اس کے مابین طے شدہ پروگرام کے مطابق ہو رہا ہے۔

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"یہ کیا چکر ہے علی!" تہذیب نے کہا "کیا ہمیں کہیں سکون نہیں مل سکے گا۔ یہاں بھی ایسے پراسرار واقعات ہمارا پیچھا نہیں چھوڑیں گے؟"

میں خود بھی اس مخمصے میں تھا اسے کیا جواب دیتا۔ اس اثنا میں ڈرائیور مڑا اور ہمیں اپنی جگہ کھڑا دیکھ کر بولا۔ "تشریف لائیے جناب۔"

"میرا خیال ہے اسے بھی دیکھ ہی لیتے ہیں۔" میں نے تہذیب سے کہا۔ وہ میرے لہجے کو پہچانتی تھی۔ اثبات میں سر ہلا کر اس نے رضامندی ظاہر کر دی اور ہم نے ڈرائیور کے پیچھے چلنا شروع کر دیا۔

ایک سیاہ سیڈان کے پاس پہنچ کر اس نے بڑے ادب سے ہمارے لئے عقبی دروازہ کھولا۔ ہمارے اندر بیٹھنے کے بعد دروازہ بند کیا اور ہمارے سوٹ کیس ڈکی میں رکھنے کے بعد ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر کار اسٹارٹ کر دی۔ میں تن بہ تقدیر ہو کر بیٹھ گیا۔ ہر قسم کے حالات سے نبرد آزما ہونے کے لئے میں پہلے ہی پوری طرح تیار تھا۔

کار اسٹار گیٹ سے شارع فیصل پر دائیں جانب مڑ گئی گویا ہم شہر کی طرف جا رہے تھے۔ مضافات کی طرف جا رہے ہوتے تو بھی کوئی فرق نہ پڑتا۔

ہمارے اس سفر کا اختتام سول لائنز کی ایک پرانی سی کوٹھی پر ہوا۔ پورے سفر کے دوران کسی نے ایک لفظ بھی ادا نہیں کیا تھا۔ جس کوٹھی کے پورچ میں کار رکی تھی۔ اس پر کسی قسم کی تختی نہیں تھی۔ بس وہ ایک پرانی سی عمارت تھی جس کے احاطے میں رونق بھی نظر نہیں آ رہی تھی۔

ڈرائیور نے اتر کر ہمارے لئے دروازہ کھولا اور اسی کی معیت میں ہم کوٹھی کے اندر داخل ہوئے۔ اندر راہداری میں بچھا ہوا پائدان بھی شاید کوٹھی کی ہی عمر کا تھا۔ وہ بری طرح بوسیدہ ہو چکا تھا مگر بچھا ہوا تھا۔ اس راہداری کے دونوں طرف کئی کمرے تھے مگر سب کے دروازے بند تھے۔ ڈرائیور کی معیت میں ہم راہداری کے سرے پر واقع کمرے تک پہنچے۔ اس کمرے کا دروازہ بھی بند تھا۔

"اندر تشریف لے جائیے جناب۔" ڈرائیور نے پہلے کے سے اخلاق کے ساتھ کہا۔ "آپ کا انتظار ہو رہا ہے۔"

میں اور تہذیب دروازہ کھول کے اندر داخل ہوئے اور یہ دیکھ کر ہم دونوں ہی حیران رہ گئے کہ وہ ایک آفس تھا جب کہ ہم کسی رہائشی کمرے کی توقع کر رہے تھے۔ آفس خالی تھا۔ میز پر ایک ٹیپ ریکارڈر رکھا تھا جس کا پلے کا بٹن دبا ہوا تھا۔ مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میرے لئے کوئی جال بچھایا گیا ہو۔

میں نے کمرے کا دروازہ بند کیا اور ہم دونوں میز کے سامنے پڑی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ دفعتاً ٹیپ ریکارڈر سے آواز ابھرنے لگی۔ وہ آواز سن کر میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ وہ میری آواز تھی۔ ریجنل نے جویرہ مرگ پر میری آواز ٹیپ کی تھی۔ جب اس نے مجھ پر شخصیت کی تبدیلی کا عمل کیا تھا اس دوران اسے دھوکا دینے کے لئے میں نے صیہونیت کی حمایت میں اور مسلمانوں خصوصاً فلسطین کے خلاف جو کچھ کہا تھا وہ سب کچھ اس کیسٹ میں محفوظ تھا اور ٹیپ ریکارڈر کے اسپیکر سے پگھلے ہوئے سیسے کی مانند میرے کانوں میں اتر رہا تھا۔

میرے جسم میں سنسنی دوڑ رہی تھی اور تہذیب کے چہرے کی رنگت زرد پڑ گئی تھی۔ ہم کسی جال میں پھنس گئے تھے۔

"یہ سب کچھ کیا ہے علی!" تہذیب نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا اور میں نے ہاتھ بڑھا کر ٹیپ ریکارڈر بند کر دیا۔

"یہ مقدرات ہیں تہذیب! انتظار کرو' جلد ہی کچھ نہ کچھ سامنے آ جائے گا۔"

میرے الفاظ ختم ہوتے ہی دروازہ کھلا اور سفید شلوار قمیص میں ملبوس ایک شخص کمرے میں داخل ہوا۔ اس نے سنہری فریم کا چشمہ لگا رکھا تھا اور اس کی عمر پچاس سے کچھ اوپر ہی تھی۔

"السلام علیکم دوستو۔" اس نے بڑے دوستانہ انداز میں کہا۔ "وطن واپسی پر میں آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں۔"

"وعلیکم السلام۔" میں نے جواب دیا۔ "خوش آمدید کہنے کا یہ طریقہ کچھ زیادہ انوکھا نہیں ہے؟"

وہ ہنسنے لگا اور ہنستے ہوئے میز کے عقب میں ریوالونگ چیئر پر بیٹھ گیا۔ "بے شک ہے لیکن ہم بھی کیا کریں۔ یہ کیسٹ ہمیں پرسوں موصول ہوئی تھی۔ اس کے ساتھ ہی ایک پیغام بھی تھا جس کا مفہوم یہ تھا کہ مسلمانوں کا غدار علی یار خان پاکستان واپس آ رہا ہے۔ یہ کیسٹ ہمیں ایک دوسرے ادارے کے توسط سے ملی ہے۔ بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے جیسے یہ کیسٹ آپ کے جرائم کا ثبوت ہے لیکن ہم جانتے ہیں کہ ایسا نہیں ہے۔ اگر آپ یہودیوں کے ایجنٹ ہوتے تو یہ کیسٹ کبھی ہم تک نہیں پہنچ سکتی تھی۔ چنانچہ دو دنوں کے اندر اندر ہمیں دن رات محنت کرنی پڑی۔ جنرل ٹیرس تک سے رابطہ کیا گیا اور پھر تمام حقائق سے آگاہ ہونے کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا کہ ہمیں آپ کی صلاحیتوں سے استفادہ کرنا چاہئے۔ آخر آپ کے وطن کا بھی آپ پر کوئی حق ہے۔"

میں نے سکون کی ایک طویل سانس لی۔ تہذیب بھی یوں مسکرائی تھی جیسے اس کے اعصاب پر سے کوئی بڑا بوجھ ہٹ گیا ہو۔ "اس حق کو آپ کس طرح استعمال کرنا چاہیں گے؟" تہذیب نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"علی کی مرضی کے مطابق۔" اس نے اتنا مختصر اور بھرپور

جواب دیا کہ کچھ کہنے کی گنجائش ہی نہیں بچی۔ پاک سرزمین پر قدم رکھتے ہی میری تسکین کا سامان ہو گیا تھا۔

"آپ کی رہائش کا انتظام کر دیا گیا ہے اور ساتھ ہی ایک مہینے کی چھٹی کا بھی۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "پہلے آپ ہنی مون منالیں پھر ہم بقیہ باتیں بھی طے کر لیں گے۔"

"میں بہت کڑی شرائط بھی پیش کر سکتا ہوں۔" میں نے کہا۔

"آپ کتنی کڑی شرائط پیش کریں گے علی صاحب!" اس نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔ "میں اپنے ادارے کا سربراہ ہوں لیکن بخدا میں آپ کی ماتحتی میں کام کر کے فخر محسوس کروں گا۔ اس سے زیادہ میں اور کیا کہہ سکتا ہوں۔"

اس سے زیادہ واقعی کچھ نہیں کہا جا سکتا تھا۔

اس بات کو کئی سال گزر چکے ہیں۔ میں اب بھی یہودیوں کے خلاف برسرپیکار ہوں مگر اب میں اپنے وطن کے لئے کام کر رہا ہوں۔ چونکہ میں ایک انتہائی خفیہ اور حساس نوعیت کے ملکی ادارے سے وابستہ ہوں اس لئے اپنے وہ کارنامے قلم بند نہیں کر سکتا جو اس دوران میں نے سرانجام دیے تاہم اتنا ضرور کہہ سکتا ہوں کہ جب بھی آپ اخبار میں کسی یہودی کی گرفتاری یا کسی صیہونی منصوبے کی ناکامی کی خبر پڑھا کریں تو اس ناچیز علی یار خان کو ضرور یاد کر لیا کریں۔

(ختم [illegible])

ono : 61940
Library
WAD

Scanned By: Azam Ali